

- قرشیت شرط ہے۔ ۱۷۴
- شرط قرشیت برائے خلافت شرعیہ کا ثبوت ۱۷۴
- ۶۵۶ء کو شہید ہوئے۔ ۱۷۶
- ۱۲ رجب کو مستنصر باللہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ ۱۷۶
- دلیل نمبر ۲ ۱۷۶
- مصر میں قائم شدہ خلافت جو اڑھائی سو برس تک ۱۷۶
- رہی خود سلطان کی قائم کردہ تھی۔ ۱۷۶
- مقتدر باللہ کو تیرہ برس کی عمر میں ۱۲۹۶ء میں ۱۷۶
- خلافت ملی۔ ۱۷۶
- سلاطین اسلام جانتے تھے کہ غیر قرشی ہونے ۱۷۵
- کے سبب وہ خود خلیفہ نہیں بن سکتے لہذا انھوں ۱۷۵
- نے جلد شرعیہ کے لئے عباسی قرشیوں کی خلافت ۱۷۵
- قائم رکھی۔ ۱۷۵
- دلیل نمبر ۳ ۱۷۷
- مملکت ہند کے قشر سلاطین نے بھی عباسی ۱۷۷
- قرشی خلافت سے اپنے نام پر وائے سلطنت طلب کیا۔ ۱۷۷
- بادشاہ ہند غیاث الدین آلم شاہ بن اسکندر شاہ ۱۷۷
- نے خلیفہ مستعین باللہ سے اپنے لئے پروانہ ۱۷۷
- تقر سلطنت مانگا۔ ۱۷۷
- خود مستر آزاد کی گواہی۔ ۱۷۷
- مصر کی عباسی خلافت کا سلسلہ کب شروع ہوا۔ ۱۷۷
- سلطان محمد بن قفل شاہ اور سلطان فیروز شاہ ۱۷۷
- کے خلافت سے بندگی و غلامی رہی۔ ۱۷۷
- مستر آزاد کسی فتنے کی ترنگ میں اپنے ہی اعتقاد ۱۷۷
- کے خلافت اور غنا قرض بات کہہ گئے۔ ۱۷۷
- مصر میں خلافت کی بنیاد سلطان یحییٰ نے رکھی۔ ۱۷۸
- قرشیت شرط ہے۔ ۱۷۴
- شرط قرشیت برائے خلافت شرعیہ کا ثبوت ۱۷۴
- احادیث متواترہ سے ہے اور اس پر صحابہ کرام، ۱۷۴
- تابعین اور اہلسنت کا اجماع ہے۔ ۱۷۴
- خارجی اور کچھ معتزلی خلافت شرط کے لئے شرعیہ ۱۷۴
- قرشیت کے مخالف ہیں۔ ۱۷۴
- بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امیر یا ملک غیر ۱۷۴
- کہہ سکتے ہیں شرعاً اس کو خلیفہ یا امیر المؤمنین ۱۷۴
- نہیں کہہ سکتے۔ ۱۷۴
- ہر بادشاہ قرشی کو بھی خلیفہ یا امیر المؤمنین نہیں ۱۷۵
- کہہ سکتے جب تک شرائط خلافت نہ پائی جائیں ۱۷۵
- شرائط خلافت سات ہیں۔ ۱۷۵
- اجمالی کلام و واقعات عام و ازالہ او عام جہاں عام ۱۷۵
- اس بات پر دلائل کہ اسم خلافت میں قرشیت ۱۷۵
- شرعی اصطلاح ہے جس پر جلد صدیوں میں ۱۷۵
- مسلمانوں کا اتفاق رہا۔ ۱۷۵
- دلیل نمبر ۱ ۱۷۵
- زمانہ صحابہ سے برابر علماء کرام خلفاء و ملوک کو ۱۷۵
- علیہ کہتے آئے ہیں حتیٰ کہ خود سلاطین اسی ۱۷۵
- کے پابند رہے۔ ۱۷۵
- کفار تاتار کے دست ظلم سے محرم ۶۵۶ء میں ۱۷۵
- جامر خلافت تاتار ہو گیا تو علماء نے منہ نہ کیا ۱۷۵
- کہ سارے تین برس تک خلافت منقطع رہی ۱۷۵
- حالانکہ اس وقت بھی قاضی سلطانین موجود تھے۔ ۱۷۵
- مصر کے سلطان یحییٰ کا لقب ملک نظام تھا۔ ۱۷۵

- دلیل نمبر ۱۷۸
 سلطانین اسلام نے خلافت کی سات میں سے
 چھ شرائط پائے جانے کے باوجود صرف ایک
 شرط یعنی قریشیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے
 اپنے آپ کو خلیفہ نہ مانا اور قرشی خلافت کا محتاج
 دست نگر جانا۔
- دلیل نمبر ۱۷۹
 مستنصر باللہ نے سلطان بیرس کو جب پروانہ
 سلطنت جاری کیا تو اظہار النیاد کے لئے اس کے
 پاؤں میں سونے کی بیڑیاں ڈال دیں جن کو پہن کر
 سلطان نے اپنے دار السلطنت قاضی
 کا گشت کیا۔
- قدرت دوسرے سے مکتب ہو سکتی ہے مگر
 قریشیت ایسی چیز نہیں جو دوسرے سے
 مکتب ہو۔
- دلیل نمبر ۱۸۰
 مستنصر باللہ کی بیعت سب سے پہلے امام اجل
 امام عز الدین بن عبدالسلام نے کی پھر سلطان
 بیرس پھر قاضی پھر امراء وغیرہم نے۔
- ابوالعباس حاکم بامر اللہ کے بیٹے تیسرے خلیفہ معری
 مستنکفی باللہ کی خلافت کا امضاء اور اس کی صحت
 کا ثبوت امام اجل تقی الدین بن دقین العبد کے
 فتوے سے ہوا۔
- ابوالعباس احمد حاکم بامر اللہ کی صحت خلافت پر
 امام قاضی العضاۃ عز الدین بن جماعہ نے
- شہادت دی۔ ۱۷۹
 کسی عیدی کی خلافت صحیح نہ ہونے کی وجہ سے۔ ۱۸۰
 خلیفہ مستنکفی باللہ کا سن وصال۔ ۱۸۰
 جو کسی خلیفہ سے بڑائی کرے اس کے لئے دنیا
 میں ہلاکت اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔ ۱۸۱
 مصر میں برکات خلافت کا ظہور۔ ۱۸۱
 دلیل نمبر ۱۸۲
 مسٹر آزاد کے لئے ایک محل دے دے معنی ہدیان
 کا رد۔ ۱۸۲
 دلیل نمبر ۱۸۳
 اجمال مفصل کی تفصیل محل جو ایک مقدمہ اور
 تین فصلوں پر منقسم ہے۔ ۱۸۳
 مقدمہ ۱۸۴
 خلیفہ و سلطان کا فرق سات وجوہ سے۔ ۱۸۴
 خلیفہ جہان بانی و مکرانی میں رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب مطلق ہوتا ہے اور
 تمام اُمت پر ولایت عامہ والا ہوتا ہے۔ ۱۸۴
 سلطان کا بادشاہ ہوتا ہے جس کا تسلط قہری
 ملکوں پر ہو چھوٹے چھوٹے وایان ملک اس
 کے زیر حکم ہوں۔ ۱۸۴
 سلطان دو قسم کے ہیں (۱) موقوتی (۲) منتجب ۱۸۴
 خلیفہ اور سلطان کی اطاعت میں فرق۔ ۱۸۴
 خلیفہ کے حکم سے مباح فرض اور اس کے منع
 کرنے سے مباح حرام ہو جاتا ہے۔ ۱۸۵
 امام اعظم ابوحنیفہ کی نظر میں حکم خلیفہ کی اہمیت۔ ۱۸۵

- ۱۸۵ آیر کویر میں اولی الامر سے مراد کون ہیں۔
- ۱۸۶ خلیفہ ایک وقت میں تمام جہاں میں ایک ہی ہو سکتا ہے اور سلاطین دس ملکوں میں دس۔
- ۱۸۷ کوئی سلطان اپنے انعقاد سلطنت میں دوسرے سلطان کے اذن کا محتاج نہیں مگر ہر سلطان اذنی خلیفہ کا محتاج ہے۔
- ۱۸۸ سلطان خلیفہ کو معزول نہیں کر سکتا جبکہ خلیفہ سلطان کو معزول کر سکتا ہے۔
- ۱۸۹ سلطنت کے لئے قریشیت تو درکنار حریت بھی شرط نہیں۔
- ۱۹۰ خلافت کے لئے حریت باجماع جملہ اہل قبیلہ شرط ہے۔
- ۱۹۱ سلطان خلیفہ سے بہت نیچا درجہ ہے۔
- ۱۹۲ کبھی خلیفہ کے نام کے ساتھ لفظ سلطان نہیں کہا جاتا۔
- ۱۹۳ کسی کے نام کے ساتھ سلطان لگنا ہی اس کی کافی دلیل ہے کہ وہ خلیفہ نہیں۔
- ۱۹۴ کسی عرف حادث سے مسئلہ خلافت مصطلح شرعیہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
- ۱۹۵ اجتماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں۔
- ۱۹۶ فصل اول۔
- ۱۹۷ کتب عقائد سے شرط قریشیت کا ثبوت۔
- ۱۹۸ امام نجم الملہ والدین غفرلہم جن دافنس کے مقتدی اور صاحب ہدایہ کے استاذ ہیں۔
- ۱۹۹ خلیفہ کے لئے شرط قریشیت پر دلیل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ "الائمة من قریش"۔
- ۲۰۰ حدیث الائمة من قریش "پر محمد ثناء گفتگو اور اس کی تخریج۔
- ۲۰۱ امام ابو الفضل حافظ ابن حجر نے حدیث الائمة من قریش "پر ایک مستقل رسالہ لکھا جس میں اس کی روایات قریب چالیس صحابہ کرام سے جمع کیں۔
- ۲۰۲ جہاں محدث ہو وہاں جیسے پر لام استغراق کے لئے جوتا ہے۔
- ۲۰۳ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب اس حدیث مذکور کے مضمون پر عمل کیا اور اس پر اجماع کیا تو یہ دلیل قطعی ہو گئی۔
- ۲۰۴ حدیث مذکور میں امامت نماز باجماعت مراد نہیں تو ضرور خلافت مراد ہے۔
- ۲۰۵ خلیفہ مسلمین کے لئے قریشی ہونا شرط ہے یا شعی ہونا شرط نہیں۔
- ۲۰۶ تہذیب امام ابو الشکور ساجی کو سلطان الاولیاء محبوب الہی خواجہ نظام الحق والدین نے دوس میں پڑھا۔
- ۲۰۷ کتب حدیث سے شرط قریشیت کا ثبوت۔
- ۲۰۸ خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی رہیں۔

- جیب تک دنیا میں ایک قرشی بھی باقی ہے
غیر قرشی کی خلافت منعقد نہ ہوگی۔
- ۱۹۳ امامت خلافت سے عام ہے۔
دولت عباسیہ کے بعد چونکہ امت نصب امام
پر قادر نہیں لہذا اس ترک واجب کے سبب سے
گنہگار نہ ہوگی۔
- ۱۹۴ امامت خلافت سے عام ہے۔
خلافت عباسیہ اور ظہور امام مہدی کے بارے
میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
پیشین گوئی۔
- ۱۹۵ امام مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف
سے بھر دیں گے۔
- ۱۹۶ فعل دوم
خطبہ صدارت مولوی فرنگی محلی میں پندرہ سطر
کارگزاری کی ناز برداری۔
- ۱۹۷ مولوی فرنگی محلی صاحب کے پندرہ سطر
خطبہ صدارت کا پیشین گوئی جوہ سے ردِ قاضی
خلافت کے لئے شرط قرشیت کو صرف شافعیہ
کی طرف نسبت کرنا اور حنفیہ میں سے فقط بعض
کے قوی کلام سے اس کے سمجھے جانے کا ادعا
کرنا خلافِ دیانت و اخلاص عام ہے۔
- ۱۹۸ یہ گنا کہ شرط قرشیت پر دعویٰ اجماع کی ابتداء
قاضی میاض سے معلوم ہوتی ہے مگر ثبوت اجماع
مشکل ہے ثقات ائمہ کی تکذیب کا اشعار ہے
جو فعل اجماع میں تہم ہیں وہ نقل اقوال خاصہ میں
- ۱۹۴ اولیٰ ہے۔
ہذا کی صفت ہمیشہ جنس ہوتی ہے۔
جنس غنی قریش میں منحصر ہے۔
حدیث مذکور اگرچہ لغتاً خبر ہے مگر معنی
امر ہے۔
- ۱۹۵ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت
عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر
انکار کیوں کیا۔
خلفاء مجیدیہ کی خلافت اس نے باطل ہے کہ
وہ قرشی نہ تھے۔
- ۱۹۶ کتب فقہ حنفی سے شرط قرشیت کا ثبوت۔
فرقہ فراریہ اور کعبیہ گمراہ ہیں انہوں نے شرط
قرشیت میں اہلسنت کا خلاف کیا۔
- ۱۹۷ ازالہ وہم میں عبارات کتب عقائد و حدیث۔
حدیث بخاری اسمعوا و اطیعوا و امن
استعمل علیکم عبد حبشی سے پیدا شدہ
وہم کا ازالہ۔
- ۱۹۸ حدیث کو اس معنی پر حمل کرنا واجب ہے کہ اجماع
کے خلاف نہ واقع ہو۔
فزع و گراں کتب عقائد۔
شرح عقائد میں مذکور ایک اشکال کا جواب

- ۲۰۶ کیرنکر معتمد ہوں گے۔
- ۲۰۶ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ابن خلدون کا لہجہ اور تیور خلافتِ ادب ہے۔
- ۲۰۶ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مقتدا رہیں۔
- ۲۰۷ حضرت سالم حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام نہیں بلکہ ان کی بی بی شیبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، ابو حذیفہ نے انہیں متبنی کیا تھا اور اپنی بیٹی خاتمہ سے ان کی شادی کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
- ۲۰۷ کلام ابن خلدون کے پہلے اور کروٹوں کا بدلنا۔
- ۲۰۸ ابن خلدون شرط قریشیت کی نفی میں خزار مغزلی سے بھی بہت آدھنچا آڑا۔
- ۲۰۸ ابن خلدون نے قریشیت کے بجائے مصیبت کو شرط خلافت قرار دیا۔
- ۲۰۸ مصیبت کی حالت سے متعلق احادیث۔
- ۲۰۸ متفقہ شارح کو مقصود شارح بنانا شارح علی السکون پر اقرار و اجترار ہے۔
- ۲۰۸ امام اجل امام سنت قاضی ابوبکر باستانی کا مذہب۔
- ۲۰۸ امام باقلانی کے ارشاد سنہ نورخ کا سفید جھوٹ اور سیاہ افترار ثابت کر دیا۔
- ۲۰۹ لفظ اختیاری سے جہاں کو دھوکا دینا یکہ عظیم ہے اور اختیاری کا معنی مطلب۔
- ۲۱۰ حکم پر تسلط کی دو صورتیں ہیں۔
- ۲۰۶ غیر متدین کی تعلیم و تکریم اور مجلسوں میں ان کی صدارت و تعظیم کی شامت۔
- ۲۰۶ شرط قریشیت کے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ہو تو اس میں اور اجماع میں تطبیق کیسے ہوگی۔
- ۲۰۷ قریش میں مصطفیٰ کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔
- ۲۰۷ آخر نے الاصلۃ من قریش سے استدلال فرمایا اور جمع محل بالام کے افادہ استعراق سے اتمام تقریب فرمادیا۔
- ۲۰۷ صحابہ کرام کے مقابل اپنی پر میگونیاں نکالنا شایہ دیں نہیں۔
- ۲۰۸ محققین اہلسنت اور امام ابوبکر باقلانی کی طرف قریشیت سے حد دل کرنے کی نسبت کو ناوردیج اکابر ائمہ اہلسنت، ائمہ کلام، اکابر حدیث اور اعظم فقہ کے مقابل میں متاخر نورخ ابن خلدون کا قولی مان لینا درست نہیں۔
- ۲۰۸ تاریخ نویسی کے سوا کسی علم دینی میں ابن خلدون کا نام نہانوں پر نہیں آتا۔
- ۲۰۸ فرنگی محل تحریر میں ابن خلدون کی عبارت میں تحریف۔
- ۲۰۹ ابن خلدون کے ہجرات اور نظریاتِ فاسدہ۔
- ۲۰۹ ابن خلدون ہندو، اجماع صحابہ کا خارق اور خزار یہ و معتزلہ کا موافق ہے۔

- جبراً و جب اطاعت اور چیرنے ہے اور اس کا خلیفہ
شرعی ہونا اور چیرنے ہے۔ ۲۱۸
اگر کوئی غلام اپنی شوکت سے زبردستی ملک بنائیے
تو فتنہ بچانے کے لئے اطاعت اس کی بھی
واجب ہے۔ ۲۱۸
الغیر و ات تبع المظورات۔ ۲۱۹
تنبیہ۔ ۲۱۹
شامی کی عبارت سے دھوکہ دی کا سہ باب۔ ۲۱۹
عبارت شامی میں وارد لفظ امامت بمعنی سلطنت
ہے خواہ مخہ ہو یا باطلہ، نہ کہ بمعنی خلافت شریعہ
اگرچہ اپنے محل میں وہ بھی مراد ہوتی ہے جیسے حدیث
الائمة من قریش میں۔ ۲۲۰
لفظ امیر خلیفہ کے ساتھ خاص نہیں والی شہر و مزار
محتاج کو بھی کہتے ہیں مگر الائمة من قریش
میں قطعاً ائمہ سے مراد خلفاء ہیں۔ ۲۲۰
تنبیہ: امامت متغلب صحت بالائے طاق
حکم اتباع بھی نہیں لاتی جب تک امارت فتنہ
یا ضرر و تادی نہ ہو۔ ۲۲۱
حیث ان پر جو مسلمان کہلا کر امر و نہی میں مشرک
کے پس رو بنتے اور اسے اپنا رہنما بناتے ہیں۔ ۲۲۱
قیامت میں ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ
بلایا جائے گا۔ ۲۲۱
تو لانا فرنگی محل کی حصہ نسفی کی عبارت سمجھنے
میں غلطی۔ ۲۲۲
فرنگی محل صاحب کی شرح مراقف کی عبارت
میں تحریر ہے۔ ۲۲۲
دوست کا دشمن اپنا دشمن ہوتا ہے۔ ۲۲۵
ترکی سلاطین اہلسنت تھے اس لئے انہوں
نے خود خلافت شریعہ کا دعویٰ نہیں کیا۔ ۲۲۵
فصل سوم ۲۲۶
رسالہ خلافت میں مسٹر ابو الکلام آزاد کی تبلیغات
ہذیان کی خدمت گزاری۔ ۲۲۶
ابو الکلام آزاد کی تحریک پچیس وجوہ سے ردِ تبلیغ۔ ۲۲۶
بحث اول، مسٹر کا قیاسی دھوکہ سے دین
کو رو کرنا۔ ۲۲۶
مسٹر آزاد کا خارجیوں سے سیکھا ہوا اعتراض اور
اس کا جواب۔ ۲۲۶
تنبیہ: نسب معتبر ہے۔ ۲۲۶
نکاح میں شرعاً کفارت کا اعتبار ہے۔ ۲۲۷
حدیث "قد موارقیش لولا تعدد موہب" ۲۲۰
چھ صحابہ کرام کی روایت سے ہے۔ ۲۲۷
یہ گمان بد کہ کسی وقت تمام جہاں میں سب مسلمان
عظام، سب قریش کرام نہ لائے و نہا حاصل
ہر جہاں دوسرے اہلسنت ہے۔ ۲۲۸
قیامت تک کوئی نہ کوئی قریشی خلافت کا اہل
غور رہے گا۔ ۲۲۸
حدیث کی پیش گوئی یاں کر اس کے خلاف کا ادعا
جہل صریح بلکہ ضلال قبیح ہے۔ ۲۲۹
بحث دوم، ردِ احادیث نبوی میں مسٹر آزاد
کی بے سود کوشش۔ ۲۳۰

- خلافت قریش سے متعلق احادیث کو پیش کرتی اور
خبر پر محمول کرنا مسٹر آزاد کی جہالت ہے۔ ۲۳۰
مسٹر آزاد اپنے نقشے میں اپنے آپ کو تمام ائمہ
مجتہدین سے اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ ۲۳۰
حدیث صحیحین پر مسٹر آزاد کا اسٹد ظلم۔ ۲۳۰
حدیث کے بارے میں ابراہیم الکلام آزاد کی کمال جہالت
و جہیائی۔ ۲۳۱
حدیث "لا يزال هذا الامر في قریش ما بقى
منهم اثنان" سے مسٹر آزاد کے غلط استدلال
کا آٹھ دہرہ سے زرد۔ ۲۳۱
وجہ اول ۲۳۱
وجہ ثانی و ثالثہ ۲۳۲
کسی پرچہ اخبار کی ایڈیٹری اور چیرمین اور حدیث
فقہ کا سمجھنا اور۔ ۲۳۲
وجہ رابع ۲۳۲
وجہ خامس ۲۳۳
سلطان اور رنگ زیب محی الملة والدين محمد عالمگیر
کا فرکش اور دین پرورد بادشاہ تھے۔ ۲۳۳
اجبر بادشاہ اتحاد مشرکین کا دلدادہ تھا۔ ۲۳۳
وجہ سادس ۲۳۳
وجہ سابع و ثامن ۲۳۴
مسٹر آزاد نے حدیث "الاثمۃ من قریش"
سے تشریح اڑانے اور نری خبر ماننے کے لئے
کیا کیا ڈوبتے سوار پکڑے ہیں۔ ۲۳۴
ائمہ کرام کی طرف سے تطبیقی احادیث کو منسلک
رنگ دینے اور اس سے اپنی مقصد برآری کی
مسٹر آزاد نے جو کوشش کی اس کا چار دہرہ
سے زرد۔ ۲۳۵
یہود کی خصلت ہے کہ بات کو اس کی جگہ سے
پھیر دیتے ہیں۔ ۲۳۶
ابراہیم الکلام آزاد کے اس ادعا کا چار دہرہ سے
زرد کہ حضرت ابوبکر والی روایت بطریق اتصال
ثابت ہی نہیں۔ ۲۳۶
اگر وہ شری کے بغیر دوسرے کے کفر پر رخص
شیرہ حرام ہے۔ ۲۳۶
مسلمانوں کو کفر ارتداد سے بچانا فرض ہے۔ ۲۴۰
جو مسلمان کسی مسلمان کے مرتد ہونے کی حمایت
کرے جیسی ہے ایسا شخص فقہاء کے نزدیک
کافر ہے۔ ۲۴۰
مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کی کوشش بقدر
ضرورت ہر مسلمان پر فرض ہے، معذوری کا
حکم اور ہے۔ ۲۴۰
چار پیروں کے علاوہ علیٰ اہلہم سادات گیلانیہ کو
یہودی نصرانی، خنزیر کہنے پر از سر نو تبرعہ اسلام
تجربہ نہ نکاح ضروری ہے۔ ۲۴۱
سات برس سے کم کا نامکچر وال بچہ اسلام و
کفر میں خیر الابدین کے تابع ہے۔ ۲۴۲
سات سال سے بڑے بچے کے کفر و اسلام کا
اعتبار ہے۔ ۲۴۲
حدیث ما عن مولود یولد علی الفطرة کی تفسیر۔ ۲۴۲

- انگریزی پڑھنے کا حکم ۲۴۴ خلافت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر
- توہین علماء کفر ہے۔ ۲۴۴ کافر ہے۔ ۲۵۰
- لفظ "مولوی لوگ کیا جانیں" سے توہین نکلتی ہے۔ ۲۴۴ جو رافضی حضرت علی کو خلفائے ثلاثہ پر فضیلت دے
- ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حد کفر خالص ہے ۲۴۵ وہ گمراہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ۲۵۰
- صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار بھی خالص کفر ہے۔ ۲۴۵ صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا
- ان پچاس کتابوں کے نام جن میں رافضی تہراتی کی تکفیر منصوص ہے۔ ۲۴۵ منکر کافر ہے۔ ۲۵۱
- خارجیوں کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے کہ کھاج جو اہل حوی و بدعت حد کفر تک نہ پہنچا ہو اس کے پیچھے نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی مگر رافضی، قدری اور مشبہہ کے پیچھے بالکل نہیں ہوگی۔ ۲۴۵
- باطل ہے اور عورت سے قربت زنا۔ ۲۴۵ جو شیخیں کہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے وہ شہر مرتد ہو جائے گا اور شکر اسکے ساتھ دُعا کھاج پر مجب نہیں کیا جاسکتا۔ ۲۴۵
- رسالہ رسالہ فضیلة (تہراتی رافضیوں کا ردِ بلیغ) ۲۴۹ کافر ہے۔ ۲۵۱
- ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض بنی عم رافضی تہراتی ہیں وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے ہاں عصبیت بالکل نہیں، اس صورت میں وہ مستحق ارث ہیں یا نہیں۔ ۲۴۹
- روافض کو سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا اور ان کی یہ محرومی دینی اختلاف کی وجہ سے ہے۔ ۲۵۰
- موانع ارث چار ہیں۔ ۲۵۰ کوئی سے جہد کے پیچھے نماز مطلقاً ناجائز ہے
- رافضی تہراتی مطلقاً کافر ہے۔ ۲۵۰ جہی، قدری اور غالی رافضی کے پیچھے نماز
- اللہ تعالیٰ کے لئے جہیت کا قائل کافر ہے۔ ۲۵۰ ناجائز ہے۔ ۲۵۳
- صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کن اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز اور کن کے پیچھے ناجائز ہے۔ ۲۵۰
- کافر ہے۔ ۲۵۰

- کافر کو کافرنہ کہنے والا اور اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔
- ۲۶۵ اس کو تجہید اسلام لازم، اور جو یہ کہے کہ ساری عبادتیں ہمارے لئے ہیں اس کی مراد بھی صحیح ہے۔
- ۲۶۰ زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، یہ کلمہ ایذا پر مسلم
- ۲۶۶ آئمہ مذہب میں مسلمان اور سچا مومن ہوں کہنت
- ۲۶۰ صحیح ہے۔
- ۲۶۶ جہنم ماسوی اللہ کا حدیث ضروریات دین ہے
- ۲۶۶ ضروریات دین میں تاویل مسطور نہیں ہوتی۔
- ۲۶۰ قرآن مجید کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے مصون و محفوظ ہونا ضروریات دین ہے
- ۲۶۶ رد اقصیٰ کی طرف سے "اتالہ لحافظون"
- ۲۶۰ کی غلط تاویل کا رد۔
- ۲۶۶ یحییٰ اور قادیانیوں کی تاویلات باطلہ
- ۲۶۰ سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً
- ۲۶۶ درہم برہم ہو جائیں۔
- ۲۶۸ رافضیوں تبراہیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی
- ۲۶۸ اجماعی۔
- ۲۶۲ رد اقصیٰ ملعون عقیدوں پر آگاہ ہونے کے باوجود
- ۲۶۸ ان کو مسلمان جاننے والا کافر ہے۔
- ۲۶۳ عقار کی بدگونی کو سننے والا بحکم حدیث منافق ہے
- ۲۶۳ اور بحکم فقہاء کافر ہے۔
- ۲۶۳ تحقیر کی نیت سے عالم کو عیلم و علوی کو علوی
- ۲۶۹ کہنا کفر ہے۔
- ۲۶۹ جو یہ کہے کہ ساری عبادتیں اللہ کے لئے ہیں
- ۲۶۵ اس نے ٹھیک کہا، جو اس کی تکذیب کرے
- ۲۶۰ اس کو تجہید اسلام لازم، اور جو یہ کہے کہ ساری عبادتیں ہمارے لئے ہیں اس کی مراد بھی صحیح ہے۔
- ۲۶۰ زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، یہ کلمہ ایذا پر مسلم
- ۲۶۶ آئمہ مذہب میں مسلمان اور سچا مومن ہوں کہنت
- ۲۶۰ صحیح ہے۔
- ۲۶۶ جہنم ماسوی اللہ کا حدیث ضروریات دین ہے
- ۲۶۶ ضروریات دین میں تاویل مسطور نہیں ہوتی۔
- ۲۶۰ قرآن مجید کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے مصون و محفوظ ہونا ضروریات دین ہے
- ۲۶۶ رد اقصیٰ کی طرف سے "اتالہ لحافظون"
- ۲۶۰ کی غلط تاویل کا رد۔
- ۲۶۶ یحییٰ اور قادیانیوں کی تاویلات باطلہ
- ۲۶۰ سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً
- ۲۶۶ درہم برہم ہو جائیں۔
- ۲۶۸ رافضیوں تبراہیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی
- ۲۶۸ اجماعی۔
- ۲۶۲ رد اقصیٰ ملعون عقیدوں پر آگاہ ہونے کے باوجود
- ۲۶۸ ان کو مسلمان جاننے والا کافر ہے۔
- ۲۶۳ عقار کی بدگونی کو سننے والا بحکم حدیث منافق ہے
- ۲۶۳ اور بحکم فقہاء کافر ہے۔
- ۲۶۳ تحقیر کی نیت سے عالم کو عیلم و علوی کو علوی
- ۲۶۹ کہنا کفر ہے۔
- ۲۶۹ جو یہ کہے کہ ساری عبادتیں اللہ کے لئے ہیں
- ۲۶۵ اس نے ٹھیک کہا، جو اس کی تکذیب کرے
- ۲۶۰ اس کو تجہید اسلام لازم، اور جو یہ کہے کہ ساری عبادتیں ہمارے لئے ہیں اس کی مراد بھی صحیح ہے۔
- ۲۶۰ زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، یہ کلمہ ایذا پر مسلم
- ۲۶۶ آئمہ مذہب میں مسلمان اور سچا مومن ہوں کہنت
- ۲۶۰ صحیح ہے۔
- ۲۶۶ جہنم ماسوی اللہ کا حدیث ضروریات دین ہے
- ۲۶۶ ضروریات دین میں تاویل مسطور نہیں ہوتی۔
- ۲۶۰ قرآن مجید کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے مصون و محفوظ ہونا ضروریات دین ہے
- ۲۶۶ رد اقصیٰ کی طرف سے "اتالہ لحافظون"
- ۲۶۰ کی غلط تاویل کا رد۔
- ۲۶۶ یحییٰ اور قادیانیوں کی تاویلات باطلہ
- ۲۶۰ سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً
- ۲۶۶ درہم برہم ہو جائیں۔
- ۲۶۸ رافضیوں تبراہیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی
- ۲۶۸ اجماعی۔
- ۲۶۲ رد اقصیٰ ملعون عقیدوں پر آگاہ ہونے کے باوجود
- ۲۶۸ ان کو مسلمان جاننے والا کافر ہے۔
- ۲۶۳ عقار کی بدگونی کو سننے والا بحکم حدیث منافق ہے
- ۲۶۳ اور بحکم فقہاء کافر ہے۔
- ۲۶۳ تحقیر کی نیت سے عالم کو عیلم و علوی کو علوی
- ۲۶۹ کہنا کفر ہے۔
- ۲۶۹ جو یہ کہے کہ ساری عبادتیں اللہ کے لئے ہیں

- ۲۷۲ جہنم نہیں۔
 ۲۷۳ جہنم دنیا میں کسی کا جو چاہے کسی نے رکھا ہو،
 ۲۷۴ لوح محفوظ میں علم کی حیثیت سے وہی نام مرقوم
 ہے، اور جس نام میں تغیر واقع ہو اور زمانہ کی قید
 کے ساتھ دونوں نام مرقوم ہیں۔
 ۲۷۵ جس نے اپنا نام بدلا اور علم کی طرح مشہور نہ ہوا
 اللہ کے یہاں بھی وہ علم قرار نہیں دیا گیا۔
 ۲۷۵ اللہ تعالیٰ کے لئے یہاں "کالفظ ممنوع" ہے۔
 یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ مضر کی رضا چاہتا ہے صحیح ہے
 اور یہ مضمون قرآن سے ثابت ہے، اس کو
 جہد کا قول بنانا قابلِ توبہ مجرم ہے۔
 ۲۷۵ اللہ تعالیٰ روزِ محشر اولین و آخرین کو جمع کر کے
 حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
 فرمائے گا یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور
 اسے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔
 ۲۷۶ تحویل قبلہ اور روایت نبوی کا ذکر۔
 ۲۷۶ زناہ باندھنے، ہیٹ، کوٹ، پتلون وغیرہ
 لباس نصاریٰ پہننے کا حکم۔
 ۲۷۶ جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا کافر
 ہو گیا۔
 ۲۷۷ حب فی اللہ اور بغض اللہ مناطِ ایمان ہے
 توبہ علی کو خدا کہنے والا کافر ہے، اسی سے
 میل جول، سلام کلام، اس کی عبادت،
 مرنے پر غسل و کفن، نماز جنازہ پڑھنا، جنازہ
 اٹھانا اور مقابرِ مسلمین میں دفن کرنا حرام ہے۔
 ۲۷۷
- ۲۷۹ حتام الحرمین کے احکام حق دیکھے ہیں۔
 ۲۷۹ قادیانی کے رد کا طریقہ۔
 ۲۷۹ قادیانی کی تصانیف میں کلمات کفریہ برساتی کیرا
 کی طرح بکھرے ہیں۔
 ۲۷۹ قادیانی کے بعض کلمات کفریہ کا تذکرہ۔
 ۲۷۹ قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں۔
 ۲۸۰ قریح کافروں سے خودمات میں بحث نہ کی جائے۔
 ۲۸۱ حدیث متواتر کا انکار کفر ہے۔
 ۲۸۰ حدیث متواتر کی دو قسمیں۔
 ۲۸۰ مطلقاً حدیث کا استہزاء کفر ہے۔
 ۲۸۰ شیعہ، خیر مقلد وغیرہ بد مذہبوں میں ضروریاتِ دین
 کا منکر کفر ہے۔
 ۲۸۱ غیر متنبی کے چند غلط عقائد و مسائل۔
 ۲۸۲ غیر مقلدین گمراہ اور یکم فقہاء کافر ہیں
 ۲۸۲ اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ماننا کفر ہے۔
 ۲۷۹ اللہ تعالیٰ کے لئے جہت تسلیم کرنا گمراہی اور بہت
 سے اللہ کے نزدیک کفر ہے۔
 ۲۷۹ اللہ تعالیٰ عرضیں پر ہے، آسمان میں ہے، اس
 سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے، اللہ اپور تم نیچے،
 ۲۸۳ ای الفاظ کو اللہ نے کلمات کفر میں شمار کیا ہے۔
 ۲۸۴ "اللہ نے نیت کی" بولنے کا حکم۔
 ۲۸۵ امام فردی پر تامل۔
 ۲۸۵ اللہ تعالیٰ کو کسی شئی سے تشبیہ دینا یا مکان
 جہت کے ساتھ اس کو متصف کرنے کا حکم۔
 ۲۸۵ فقہ حنفی کو مطلقاً باطل و ناحق جاننا سخت خبیث

- مرتدین کے احکام ۲۹۸
 مرتد کی عورت عدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔
 شاتم رسول کی توبہ کے بعد بھی اس سے ترکِ معاشرت جاری رہے تا آنکہ صدقِ توبہ کے آثار ظاہر ہوں۔
 شاتم رسول کے کفر میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔
 حالتِ کفر کی صحبت سے جو بچتہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا۔
 اللہ رسول کے حضور حالتِ نشہ میں کلمہ گستاخی بچنے والا معذور نہیں رکھا جائے گا۔
 توہینِ نبی کر کے مکرنے والے کو بھی سزا دی جائے گی۔
 قبولِ توبہ مرتد کی تفصیل۔
 ردتِ سکراں کا حکم۔
 مرتد کے احکام متعلقہ موت و حیات
 مرتد کی زوجہ کا حکم
 مرتد کے احوال ضبط ہوتے ہیں
 تہی کی تنقیص کرنے والے کی تکفیر یا جاج امتی
 تہی پر دشنام طرازی کرنے والے کی توبہ قبول نہیں۔
 ہر مرتد کی توبہ سچے دل سے ہو تو قبول ہے،
 سائبِ نبی کی توبہ قبول نہ ہونے کا مطلب۔
 استغانتِ بغیر اللہ کو حرام اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مردہ کہنے والے کے متعلق سوال ۳۰۵
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنیوالے کو کوئی آمتی معاف نہیں کر سکتا
 آمتی سے معافی مانگنے کے کوئی معنی نہیں۔
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان کر اس سے مستحانت کا انکار و باہیہ کا خیال ہے جن کی امامت جائز نہیں
 کفارہ ایسے گناہ کا ہے جس کا معاد خصم ہو
 مرد سے بڑے بڑے گناہ کا کفارہ نہیں۔
 مرتد ہونے کا کفارہ نہیں، ارتداد کے لئے توبہ
 تجریدِ اسلام ہے ورنہ قتل اور ابدی جہنم۔
 اپنے خاندان کو سادات پر فضیلت دینے والے اولادِ بنی ظہر کو حضرت باجروہ کے سبب لوندی بچہ کہنے والے پر سب و قسم کرنے والے اور ایذا رسانی
 جارتہ کہنے والے کا حکم۔
 ایک موضوع روایت اور اس کے بیان کرنے والے کا حکم۔
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کا حکم، توہین پر مطلع ہو کر جو اس کو کافر نہ جانے اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔
 مردوں نے کلمہ کفر بکا تو عورتیں نکاح سے نکل گئیں، اور محمدتیں مرتد ہو گئیں تو اپنے شوہروں کے نکاح سے خارج نہ ہوئیں البتہ شوہروں کو انھیں بائتہ لگانا منع ہے۔
 مسلمان کو کافر کہنے والے پر کفر طے آئے گا۔
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا

- کافر کرنے والا احوال حاصل کرنے کی وجہ سے
کفر سے بچے گا۔ ۳۱۵
- ۳۱۰۔ دُورِ نَسَحِ قَطْعی ہے، اس کا ثبوت ضرورت
دین سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ ۳۱۶
- ۳۱۱۔ کفر صادر ہو تو تجدید نکاح ضروری ہے۔
نکاح کے لئے گواہ رشتہ دار مثلاً بیٹا بیٹی
ہوں وہ بھی کافی ہیں۔ ۳۱۷
- ۳۱۱۔ قتل کے بعد تین روز تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کا بیلہ گور و کفن پڑا
رہنا رافضیوں کا اقرار ہے۔ ۳۱۵
- ۳۱۲۔ یہ کہنا کہ شہادت کے بعد کتوں نے ٹانگ چبا
ڈال تھی درود بخیر فرما ہے۔ ۳۱۵
- ۳۱۸۔ آیات قرآنی کا انکار کفر ہے۔
نمانے کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
آیت من کر اس کے خلاف عمل کرے انکار
نہ کرے تو یہ کفر نہیں۔ ۳۱۸
- ۳۱۲۔ علیؑ ملعون گناہ کبیرہ کرنے والا غاسق ملعون
ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ۳۱۸
- ۳۱۳۔ جہنم کا جلوس گھولانے پر ان کا شکریہ ادا کرنا
قشتہ کھنونا، معبودانِ باطل کی ہے بولنی او
جنہوں نے ان کے جلوس کے ساتھ گشت کی
قریب بہ کفر ہوئے۔ ۳۱۸
- ۳۱۴۔ راضی بہ کفر ہونے کی ایک صورت اور اس کا
شرعی حکم۔ ۳۱۹
- ۳۱۵۔ مرتد سے سلام کلام، اس کی شادی غنی میں شرکت
- کافر ہے، اس پر مطلع ہو کر جو ایسے مسلمان کچھ وہ
کافر، ایسے لوگ عزیز ہوں یا غیر، سب کے نکاح
وٹ گئے۔ ۳۱۰
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں
بے ادبانہ الفاظ بولنے والے، حضرت زینب و
حضرت زید رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی
شان میں بے ادبی کرنے والے کی مجلس میں بیٹھنے
کا حکم۔ ۳۱۱
- جو ایسے کافروں کے ساتھ اسی عالم استہزاء و
توہین میں بجز بیٹھے انھیں کے جیسا ہو گیا۔ ۳۱۱
- سنت پڑھنے والے کو مشرک کہنے والے، نمازیں
التحیات و درود کو بے سند ستانے والے،
نماز جنازہ کو قرآن سے ثابت نہ ماننے والے
کے بارے میں سوال۔ ۳۱۲
- مطلقاً حدیث شریف کا منکر کافر ہے، اس
مضمون کی کلمات۔ ۳۱۲
- اتن احکام مشہورہ متواترہ کا بیان جن کا صریح
تذکرہ قرآن میں نہیں ہے۔ ۳۱۳
- قرآن کا منزل من اسد ہونا بھی حدیث ہی سے
ثابت ہے۔ ۳۱۳
- جہارت حفظ الایمان کی ایک غلط تاویل
کا رد۔ ۳۱۳
- اللہ تعالیٰ پر لفظ سخی، دوتا کا اطلاق
شرعاً منع ہے۔ ۳۱۴
- کلام صریح میں تاویل نامقبول ہے۔ ۳۱۵

- اس کی عبادت، اس کی نماز جنازہ، اس کی قبر پر جاننا حرام۔ ۳۲۰۹
- مرزائی کے مذہب سے آگاہ ہو کر اس کو لڑائی دینا زنا پر پیش کرنا ہے اور فعل فسق ہے۔ ۳۲۱
- مرزائی کے کفر پر مطلع ہو کر اسے مسلمان سمجھے تو خود کافر ہے۔ ۳۲۱
- مرزائی کا لڑکا بہت شعور کو نہ پہنچا ہو تو ابرین کے تابع ہو کر وہ بھی کافر، بہت شعور کو پہنچ کر ان کو کافر جانا، اسلام لایا تو مسلمان ہے۔ ۳۲۱
- مرزائی کی عورت مسلمان ہو تو تابع لڑکے اس کے تابع ہو کر مسلمان قرار دئے جائیں گے۔ ۳۲۱
- متجوزات انبیاء عظیم السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے احوال مرنے کا انکار کفر ہے۔ ۳۲۲
- ظہور بات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ ۳۲۲
- حائیکری اور دیگر فتادی کا انکار تو ہیں علماء قرآنی کا انکار گمراہی ہے۔ ۳۲۳
- فصل الفاء محتاج توجیہ نہیں۔ ۳۲۴
- کفار کی عبادت میں شرکت کفر ہے اور کفر کو چلکا جانا بھی کفر ہے۔ ۳۲۴
- قرہ مجتہدین پر دست درازی گمراہی ہے۔ ۳۲۴
- گرامات ادبیہ قرآن سے ثابت ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔ ۳۲۴
- خوش پاک کی شان میں زبان درازی رافضی تبرائی کرتے ہیں۔ ۳۲۵
- برے خیالات دل میں آئیں یا بلا قصد زبان سے ادا ہو جائیں نہ گناہ نہ اس سے اسلام میں فرق آئے۔ ۳۲۶
- دوسرے کا علاج ۳۲۶
- واحد کا یہ کہنا کہ حفظ قرآن وحدیث سے دیا پھر یہ کہنا کہ نہ معلوم جھوٹ ہے یا سچ، قرآن میں شک کرنا ہے۔ ۳۲۷
- جو واحد تقریر میں بہشتی زیور منگوانے کی تاکید کرے زیور بندی معلوم ہوتا ہے۔ ۳۲۷
- بہشتی زیور کا مصنف کافر ہے، عمام مسلمانوں کو اس کتاب کا دیکھنا حرام ہے۔ ۳۲۷
- کفار کی تعریف، ان کے اقسام واحکام۔ ۳۲۷
- کافر دو قسم ہے، اصلی و مرتد۔ ۳۲۷
- کافر اصلی دو قسم ہے، مجاہد و منافق۔ ۳۲۷
- منافق تمام کافروں سے بدتر ہے۔ ۳۲۷
- کافر مجاہد چار قسم پر ہے۔ ۳۲۸
- آریوں کو جو حد بھجنا محنت باطل ہے۔ ۳۲۸
- مرتد کی دو قسمیں ہیں، مجاہد و منافق۔ ۳۲۸
- مرتد منافق کی صحبت ہزار کافروں کی صحبت سے بدتر ہے۔ ۳۲۸
- دہلیہ اور دیوبندیہ سب سے بدتر ذہن قائل ہیں۔ ۳۲۸
- رسالہ العبدین ختم النبیین (حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم جمیع انبیاء اور مرسلین ہونے کا روشن بیان۔ ۳۳۱
- آیت کریمہ ہا کان محمد ابدا احدا من

- ۳۲۰ سے معارضہ کہ یہ تاویل وہاں بھی چل سکتی ہے۔
 ۳۲۱ خاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام کون سا ہے۔
 ۳۲۲ کیا یہ آیت کریمہ ثبوت خاتمتہ کا ملکہ ہے یا نہیں۔
 ۳۲۳ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کل انبیاء کا خاتم نہ مانے اس کے پیچھے نماز اور اس کی تعظیم و توقیر کا کیا حکم ہے۔
 ۳۲۴ دلائل خارجیہ
 ۳۲۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین معنی آخر النبیین ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔
 ۳۲۶ حدیث لا نبی بعدی متواتر ہے۔
 ۳۲۷ خاتم النبیین معنی آخر النبیین پر اجماع ہے اس کا ثبوت نصوص علماء سے ہے۔
 ۳۲۸ آیت خاتم النبیین کے معنی مشہور میں کسی کی تاویل یا تخصیص کفر ہے۔
 ۳۲۹ متفقین بالا پر امام غزالی، امام نابلسی، علامہ شہاب الدین فضل اللہ کے نصوص۔
 ۳۳۰ حجتہ مصنف میں لفظ خاتم النبیین میں تاویل کرنے والے کچھ کذابوں کی تاویلات کا ذکر۔
 ۳۳۱ اس میں تاویل کا رد کہ آیت میں خاتم النبیین سے مراد شریعت جدیدہ کا ختم ہے۔
 ۳۳۲ رسالہ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة میں اسی مضمون کا بیان ہے۔
 ۳۳۳ لفظ خاتم النبیین میں نفی استغراق کے لئے جو تاویل پیش کی جاتی اس پر رب العالمین سے معارضہ کہ یہ تاویل وہاں بھی چل سکتی ہے۔
 ۳۳۴ قادیانیہ، قاسمیہ، تدریجہ ضروریات دین کے منکر ہیں۔
 ۳۳۵ منکرین ختم نبوت کے کفر میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔
 ۳۳۶ آیت خاتم النبیین کے استغراق سے انکار مطلقاً کفر ہے۔
 ۳۳۷ ختم نبوت کی تفسیر ختم زمانی قطعی اجماعی ہے۔ ضروریات دین اپنے ثبوت میں کسی خاص نفع کے محتاج نہیں ہوتے۔
 ۳۳۸ یہ کہنے والا کہ حرمت خمر قرآن سے ثابت نہیں کافر ہے۔
 ۳۳۹ ختم نبوت رمان کا ثبوت یہ کریمہ خاتم النبیین پر موقوف نہیں۔
 ۳۴۰ ختم زمانی کو ماننے والا منکرین ختم نبوت کی تکفیر کے باوجود آیت میں الف لام حمد کی تفسیر و تخصیص کا قائل بلکہ فقہ کافر ہوگا، آیت میں نفی استغراق کا قائل منکرین ختم نبوت کا معین و مددگار ہے۔
 ۳۴۱ قرآن عظیم میں حرف ۲۶ پیغمبروں کے نام مذکور ہیں۔
 ۳۴۲ شمول، یوشع اور حضرت خضر علیہم السلام کا ذکر قرآن میں مبہم طریقہ پر ہوا۔
 ۳۴۳ قرآن سے ایسی تیس آیات کا بیان جن میں رسول کا ذکر بطریق استغراق ہوا۔

- ۳۵۱ آفری نبی کی تعریف ہے۔
- ۳۵۲ آیت لام حمد خارجی کے دلائل کا تین طرح سے رد۔
- ۳۵۳ ایک غلطوالہ کی نشان دہی۔
- ۳۵۴ تلوک کی عبارت مذکورہ حمیدوں کو الٹی مضر۔
- ۳۵۵ حمد خارجی کے معنی درست نہ ہوں قرآن لام استغراق مراد لینا واجب ہے۔
- ۳۵۶ آیت مبارکہ میں الف لام حمد خارجی ہو تب بھی استغراق ہی ثابت ہوگا۔
- ۳۵۷ لائے نفی جنس صیغہ عموم سے ہے۔
- ۳۵۸ جو کبیر یعنی نماز روزہ کا انکار کرے، نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے پر طعن و تشنیع کرے گا۔
- ۳۵۹ گوشت کھانے کو مطلقاً حرام کہنا کفر ہے۔
- ۳۶۰ قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے۔
- ۳۶۱ کلمہ پڑھ کر مذکورہ بالا امور کے ترک ہوں تو مرتد ہیں۔
- ۳۶۲ (مرتد کفار کی بدترین شکل ہے) ان کے ساتھ مرتدین کے احکام کے موافق عمل درآمد ہو۔
- ۳۶۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبیدت کا منکر کافر ہے۔
- ۳۶۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت کا مطلقاً انکار کفر ہے، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں صورت ظاہری بشری ہے حقیقت ارفع و اعلیٰ ہے۔
- ۳۶۵ ایسے سات مقامات قرآنی کا ذکر جہاں انبیاء سابقین کو بوصف جنسیت ذکر کیا گیا۔
- ۳۶۶ ایسے چھ مقامات کا ذکر جہاں رسول کا ذکر مطلقاً ہے قید بشری و خصوص کیا گیا۔
- ۳۶۷ ایسے آٹھ مقامات کا ذکر جہاں رسول کی خاص حاجت کا ذکر ہے۔
- ۳۶۸ وہ مقامات جہاں بطریق حمد ضروری ذکر ہوا۔
- ۳۶۹ وہ مقامات جہاں بطریق حمد ذکر کرنا ہوا۔
- ۳۷۰ وہ مقامات جہاں بطریق حمد علمی ذکر ہوا۔
- ۳۷۱ آیت کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں اگر الف لام حمد خارجی ہو تو حمد خارجی ذکر کر ہوگا۔
- ۳۷۲ آیت مذکورہ میں انبیاء مذکور بوصف جنسیت مراد ہوں قرکلام الہی کا فضول و مصل ہونا لازم آئے گا۔
- ۳۷۳ آیت خاتم النبیین میں الف لام حمد خارجی مراد لیے کی صورت میں قرآنی میں مذکور رسول کی متعدد اہم ہوگی جو خود حمد خارجی کے خلاف ہے۔
- ۳۷۴ آیت مبارکہ خاتم النبیین میں الف لام استغراق کے لئے نہ ہو بلکہ حمد خارجی ذکر کے لئے ہو تو آیت مبارکہ تشابہات میں سے ہوگی۔
- ۳۷۵ آیت میں استغراق کے علاوہ جو معنی مراد ہیں آیت تم نوت پر دلیل نہ ہوگی۔
- ۳۷۶ جہنم علیہ کے اضلال کی چند ترکیبوں کا ذکر ان احادیث کا بیان جن میں خاتم النبیین معنی

- کتاب ذوالنور الحق المبین کا شرعی حکم۔ ۳۵۸ اور جاتر ہے۔ ۳۶۵
- اشرفی تھانوی کو کافر کہنے والوں کو برادری سے خارج کرنا ظلم شدید ہے۔ ۳۵۸
- اشرفی کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر تکفیر کر نیوالے کو برادری سے خارج کرنے والا خود ہی حشر اور ازیان ہے۔ ۳۵۹
- لفظ ضلال اور بدعت کے معنی اور اس کی قسمیں ۳۶۰ عبادات میں۔ ۳۶۵
- لفظ حرام کفر کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ ۳۶۰ آیت مبارکہ من لہو حکم کی تفسیر ۳۶۶
- امثالہ کے مختلف گروہوں کا ذکر۔ ۳۶۱ جو شخص اپنے کفر کا اقرار کرے کافر ہے۔ ۳۶۶
- حسام الحرمین میں فرقہ امثالہ کے اس گروہ کا ذکر ہے جو حضور کے زمانہ کے بعد بھی کسی نبی کے امکا کے قائل ہیں۔ ۳۶۱
- شکار کی غرض سے غیر خدا کی قربا کرنے والے کا ہے ۳۶۲ گروہوں کے احکام ۳۶۶
- جو اس کو جائز کہے، مولوی ہی کیوں نہ ہو، کافر ہے ۳۶۳ مشرکوں کے دین کی تائید اور دین اسلام کی پرہیز کر نیوالے پر حکم کفر لازم ہے۔ ۳۶۸
- غیر خدا کو سجدہ تحیہ کو جائز کرنے والا کافر نہیں! ۳۶۴ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بت کہنے اور ان کے نام کو گروہ کو بت کے سجدہ تحیہ بلاشبہ حرام ہے۔ ۳۶۴
- فرقہ اہل حدیث کو گمراہ اور اسماہیلی کہنا صحیح ہے ۳۶۴ نام کے برابر کہنے والے کا حکم۔ ۳۶۸
- دیوبندیان سے بھی گمراہ اور کافر ہیں۔ ۳۶۴ غیر متقلید کی دشمنی رسول کا بیان۔ ۳۶۹
- آج کوئی جہتہ مطلقہ موجود نہیں ۳۶۴ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ لفظ "یا" نہیں ملنا چاہئے بلکہ رسول اللہ
- تقریبات ائمہ کے خلاف دلیل مستند نکالنا جہتہ مطلقہ کا کام ہے۔ ۳۶۴ کہنا اور کہنا چاہتے۔ ۳۶۹
- آیت کریمہ فلا ورب الا یہ سے تکفیر عامہ اہل اسلام پر ایک غلط استدلال کا رد۔ ۳۶۵
- کتنی بھی حق کے لئے غیر اسلامی کچری سے چارہ جوتی یا جرابہ ہی بحکم من لہو حکم جہا انزل اللہ نہیں
- حق چارہ جوتی یا جرابہ ہی حرام و گناہ ہے۔ ۳۶۵
- گناہ کو کفر قرار دینا خارجیوں کا مذہب ہے۔ ۳۶۵
- نفس نامارہ کی کشتی سے کسی امر شرعی کی ناگواری اور بے ادبی سے اس کو بڑا ہانا اور ہے اور یہ البتہ کفر ہے، چاہے تعدات میں جو چاہے
- آیت مبارکہ من لہو حکم کی تفسیر ۳۶۶
- جو شخص اپنے کفر کا اقرار کرے کافر ہے۔ ۳۶۶
- اپنے مرشد کے لڑکے کو نبی زادہ کہنے والے کا حکم۔ ۳۶۶
- ایک غیر شرعی مثال میں شریک ہونے والے مختلف گروہوں کے احکام ۳۶۶
- مشرکوں کے دین کی تائید اور دین اسلام کی پرہیز کر نیوالے پر حکم کفر لازم ہے۔ ۳۶۸
- نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بت کہنے اور ان کے نام کو گروہ کو بت کے نام کے برابر کہنے والے کا حکم۔ ۳۶۸
- غیر متقلید کی دشمنی رسول کا بیان۔ ۳۶۹
- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ لفظ "یا" نہیں ملنا چاہئے بلکہ رسول اللہ
- کہنا اور کہنا چاہتے۔ ۳۶۹
- نام مبارک دیوار پر کندہ کرنے سے افضل آیتہ میں لکھ کر لٹکانا ہے۔ ۳۶۹
- ایک عجیب و غریب قوم کے احکام۔ ۳۶۹
- جس مال کے حرام ہونے کا غالب گمان ہو اس کو

- کایہ میں صرف کرنا حرام اور شہرہ کے مال سے احتراز افضل ہے۔ ۳۷۰
- رسالہ الامداد کی ایک جہارت کے متعلق سوال اور اس کا جواب۔ ۳۷۱
- ایک بے قید گراہ کی گراہیوں کے بارے میں سوال۔ ۳۷۲
- فقہ حنفی کی تعمیر گراہی ہے ۳۷۳
- تفسیر بارائے حرام ہے ۳۷۴
- اقام رازی اور امام غزالی رحمہما اللہ تعالیٰ کو اپنے مقابلہ میں القادحیضہ سے یاد کرنا تکبر ہے۔ ۳۷۵
- صحابہ کو بھونا بھنا گمراہی اور عموماً سب کو بھونا بھنا کفر ہے۔ ۳۷۶
- لب بالہ کے بال سکھوں کی طرح رکھا ملاوٹ اور تشبیہ بالکفار ہے۔ ۳۷۷
- سردی کے صرف خوف سے تیمم کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا فاسق ہے۔ ۳۷۸
- اسپرٹ حرام و نجس ہے اس کا استعمال اور مسجد کے دروں کو اس سے آلودہ کرنا شریعت پر جرات ہے ۳۷۹
- سرد کو طلال جانتا کفر اور حرام جان کر کھانا اپنی ماں سے ۳۸۰ بار زنا کرنے کے برابر ہے۔ ۳۸۱
- بغیر عذر سفر و مرض روزے کے بجائے فدیہ کافی جانتا نئی شریعت کا ایجاد ہے۔ ۳۸۲
- دوسرے کی حوریت بے نکاح تصرف میں (محرم) اور دھوکا دہی کا یہ مسلم نہیں۔ ۳۸۳
- اپنی منکوحہ پر غیرت نہ کرنے والا دیوث اور جورو ۳۸۴
- ماں باپ کو گالیاں مٹنے کو خاموش رہنے والا حاق ۳۸۵
- یہ دونوں کام فسق کے ہیں۔ ۳۸۶
- مغرب میں نماز قصر کرنا نئی شریعت گھڑنا ہے۔ ۳۸۷
- آپؐ انکسی میں کوئی لفظ چھوڑنے سے ایکٹ مہب پر نفاذ باطل ہے، رائج یہ ہے کہ بے فساد مٹنی فاسد نہیں۔ ۳۸۸
- جو کافروں میں مٹنے سے راضی ہو کافر ہو گیا۔ ۳۸۹
- جنس کے بارے میں معلوم ہو کر تدبیر سے خواہش کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اس کے لئے کوشش کی جائے۔ ۳۹۰
- دوسریوں کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے پر حکم کفر ہے، اور اجماعاً گناہ جان کر بھی پڑھنا سخت گناہ ہے۔ ۳۹۱
- قلم الہی اور علم رسالت میں مساوات کا فقیہہ گمراہی ہے مگر ذاتی اور عطائی کا فرق ماننے تو کافر نہ ہو گا۔ ۳۹۲
- قلم باری سے ساری مخلوقات کے علم کو وہ نسبت نہیں جو بوند کے کوڑی حصہ کو سمند سے۔ ۳۹۳
- ایصال ثواب جائز، اس کے لئے دن متعین کرنا جائز، لیکن اس کو واجب جانتا یا حضور کی سنت بھنا باطل ہے۔ ۳۹۴
- اپنی لڑائی کی حرام کمانی کھانے والا دیوث، سخت فاسق ہے، مسلمان اس سے میل جول ترک کر دیں۔ ۳۹۵

- ۳۸۲ بلاوجہ الزام رکھنا حرام و گناہ ہے۔
- ۳۸۵ قادیانی پر علمائے حرمین نے کفر کا فتویٰ دیا جو شخص وہابیوں کے کفر میں شک کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔
- ۳۸۸ ایک دنیا دار لیڈ کے بارے میں سوال دیوبندیوں کو مسلمان جاننا ان کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔
- ۳۸۵ نیاز کا کھانا کھانا دینا دلیل اسلام نہیں۔
- ۳۸۹ مسلمانوں کے ایک سیاسی فرقے کے بارے میں سوالات اور اس کے جواب۔
- ۳۸۸ حکم دینا کہ ولی دین کا حکم غصوبہ ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کا فرضے سوالات یہ نہ برتی۔
- ۳۸۹ مکہ میں بھی کافروں کی مہنت تک جائز نہ تھی۔
- ۳۸۰ نبی کی طرف اتیان کبیروہ کی یا تبلیغ رسالت میں مہنت کی نسبت کرنا نبی کو گالی دینا ہے۔
- ۳۸۹ اپنے ناجائز فعل کی سند میں کسی نبی سے استشہاد سخت محرمی ہے۔
- ۳۸۹ مسجد حرام میں کفار کا داخلہ مطلقاً منع ہے۔
- ۳۹۰ کفار مسجد نبوی میں اپنی طرح عبادت کرتے تھے یہ محض جھوٹ ہے۔
- ۳۹۰ تہذیب رسالت میں دُف و کفار مسجد میں بطور استعلا نہیں آتے تھے۔
- ۳۹۱ مشرک کا بطور استعلا مسجد میں آنا حرام ہے۔
- ۳۹۱ تحفہ کی کتب محترمہ میں مسجد میں داخلہ کفار کی
- ۳۸۸ سہو مطلقاً حرام ہے کم ہو یا زیادہ، اس کی علت پر امر اور کفر ہے ایسے شخص پر توبہ واجب، تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری، نہ مانے تو مسلمان اس کا مقاطعہ کریں۔
- ۳۸۸ طریقہ اریدہ کا مرید اگر تمام عقائد ایمانیہ کا معتقد ہے تو بیشک مسلمان ہے۔
- ۳۸۹ کلمہ شریف کے دونوں اجراء کا ماننا فرض ہے کلمہ شریف کے نکات جو شخص فرض واجب کی حقیقت جانے بغیر محمد رسول اللہ کو واجب کے اس کا حکم تھوڑا ہلکا ہے، معرکہ کر کے وہ کافر ہے۔
- ۳۸۹ ہم کو قرآن و حدیث کی ضرورت نہیں، نماز کی تحقیر کفر ہے۔
- ۳۸۰ پختہ کلمات کفریہ کا بیان۔
- ۳۸۰ بلاوجہ بدگمانی حرام ہے۔
- ۳۸۰ وہابیہ تفسیر کرتے ہیں ان کی تنقیح ضروری ہے۔
- ۳۸۱ بلاوجہ ظاہر علماء سے بعض پر نفرت کفر ہے عالم دین کی توہین منافق کا کام ہے۔
- ۳۸۱ کسی دہائی کو دہائی جان کر کافر نہ مانے تو خود مسلمان نہیں۔
- ۳۸۲ جس کے نزدیک کفر و اسلام کا مساو صرف مولویوں کا جھگڑا ہو وہ بھی مسلمان نہیں۔
- ۳۸۲ وہابیہ اور اہل حدیث کو قرآنی دست کے ملنے والے کہنا بھی کفر ہے۔
- ۳۸۲ قوبر کے بعد گناہ باقی نہیں رہتا، قوبر کے بعد

- جو مشرک کو مشیو ابنائے قیامت کے دن اسی کے نام سے پکارا جائے۔
- ۴۰۶ کسی مشرک کے لئے کہنا کہ ہمارا شہر پاک کرنے کے لئے آئے ہیں قرآن کی تکذیب ہے۔
- ۴۰۷ مشرک کو شرعاً کوئی عتوت حاصل نہیں۔
- ۴۰۸ مشرک کی تعظیم گناہ کبیرہ اور سبب بیعت کئی اسلام
- ۴۰۹ مشرک تو مشرک ہے فاسق کی بجائے بولنے سے لڑتا ہے غضبناک ہوتا ہے۔
- ۴۱۰ جتنا تمہارے معنی روج اعظم اور یہ جبریل امین کا لقب ہے جب تک عقل و شعور باقی ہے کسی بلند رتبہ آدمی سے بھی احکام شرعیہ موقوف نہیں۔
- ۴۱۱ حق تعالیٰ بنید بعدای علیہ الرحمۃ کافر مان۔
- ۴۱۲ رواضی رمانہ علی النجوم مرتد ہیں، ان سے اہل اسلام جیسا کوئی معاملہ کرنا حلال نہیں۔
- ۴۱۳ حکم شریعت و صحافت کفر ہے، اس پر قہر تجبید اسلام و نکاح ضروری ہے۔
- ۴۱۴ تمام گناہ فرقتی جو ضروریات دین کے منکر ہوں مرتد ہیں اور ان کے احکام مرتد ہی کے ہیں۔
- ۴۱۵ یہ کہنا کہ جس میں منافق سے باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے،
- ۴۱۶ حدیث نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خرا ہے۔
- ۴۱۷ کافر اصلی اور مرتد کافرق۔
- ۴۱۸ جو کفر کی فتح اور اسلام کی شکست چاہے مسلمان نہیں۔
- ۴۱۹ شارب خمر کو اس کی مبارکباد دینا کفر ہے۔
- ۴۲۰ قریش مرتد ہیں ان کے احکام مرتد ہی کے ہیں۔
- ۴۲۱ قیام خلافت کے شرعی طریقوں سے سوال اور حدیث شریف الاثنیۃ من القریش کی تحقیق سے استفسار۔
- ۴۲۲ الاثنیۃ من القریش حدیث صحیحہ و متواتر ہے اور اہل اسلام کا اس مضمون پر اجماع ہے۔
- ۴۲۳ ہر سلطنت اسلام جگہ ہر فرد مسلمان کی خیر خواہی بقدر طاقت فرض ہے، اگر طاقت کے باوجود کاپلی کے سبب سے مدد نہ کرے ترک گناہ کبیرہ ہے، اور کفار کی خوشنودی کے لئے ہر قوی مستحق لعنت ہے اور دل سے ضرر اسلام کیلئے ہر قوی کفر ہے۔
- ۴۲۴ مسلمانان ہند پر عدم استطاعت کی وجہ سے جہاد فرض نہیں۔
- ۴۲۵ ہندوستان دارالاسلام ہے یہاں سے ہجرت کا حکم نہیں۔
- ۴۲۶ امانت مالی ممکن ہے لیکن ذریعہ وصول الی المستحقین پر دو ٹوٹی ہو۔
- ۴۲۷ قانون جن امور کو رد کرتا ہے ان کے نہ کرنے میں ہم کو عذر ہے۔
- ۴۲۸ خلافت کی حمایت کے نام پر خلافت شرع امور کی اجازت نہیں۔
- ۴۲۹ جزیرۃ العرب میں کفار کی سکونت پچھلے سلاطین ترک کے زمانہ سے ہے۔

شرعیات کے بھی اگر بے رحم ثابت ہو تو
مزا کا سستی ہوگا۔

○ المعجزة المؤمنة في آية الممتحنة
(غیر مسلموں سے تعلقات رکھنے کی شرعی حدود و
قیود کا مفصل بیان اور سورۃ الممتحنہ کی آیات پر
کی تفسیر)

نقل خط مولوی حاکم علی صاحب حنفی نقشبندی
پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور۔

جواب خط مولوی صاحب بنانب مفتی اعظم ہند
حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری (رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ)

مواالات و مجرد معاشرت میں زمین و آسمان کا
فرق ہے۔

ذہری معاشرت اگر مضر دین نہ ہو تو مرتدین کے
سوا کسی سے ممنوع نہیں۔

معاشرت میں ذمی مثل مسلم ہے۔
خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و

استیباب بشر و لہا غیر ذمی کافر سے بھی جائز ہے۔
مسلمان کافر کے ہاتھ ایسی چیز فروخت نہ کرے

جس میں امانت حرب یا امانت اسلام ہو۔
کافر کو بمصلحت شرعی بیہ دینا جس میں کسی دہم کفر کا

اعزاز نہ ہو یا اس کا ہدیہ قبول کرنا جس سے دین
پر اعتراض نہ ہو درست ہے۔

مرتد عورت دائم المجلس کی جائے گی اور اسلام
لانے تک اس کے ساتھ کھانا دینا اور نشست

برخواست ممنوع ہے مگر اس کو قتل نہیں
کیا جائے گا

دشمن کے وطن میں امان سے تجارت کے لئے
جانا جائز ہے۔

مسلمان امان سے کو دار الحرب بغرض تجارت
جانا چاہے تو اس کو منع نہیں کیا جائے گا۔

مسلمان کو تجارت کے لئے کون کون سی چیزیں
دار الحرب لے جانا جائز اور کون سی ناجائز ہیں۔

مسلمان کسی مجوسی کے یہاں مزدوری کرے تو
حرام نہیں۔

مجوسی ذرے گوشت مشوک کھانے کی گنجائش ہے
حکومت کے کسی نے یہودی یا نصرانی سے خریدار

دیہوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے کافر کو
خاصی مقرر کرنا جائز ہے۔

دشمنوں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے سپہ سالار کو
جبر بھیا تو اس کا حکم۔

کون سی صلح جائز اور کون سی ناجائز ہے۔
مسلمانوں کو اپنے سکول و کالج کے لئے غیر مسلم

حکومت سے ادا رینا کب جائز اور کب
ناجائز ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سرمد مرغز
در بنیاد ہیں۔

تھانوی صاحب کو سنی سمجھنے کی غلطی پر مولوی
حاکم علی صاحب کی توبہ۔

مولوی حاکم علی صاحب کے سوال کے جواب کے

- بارے میں چودھری عزیز الرحمن کا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے استفسار۔
- ۴۲۶ جہد طرق یا طبع کا بیان جو معاندین نے اختیار کرنا عظیم القیوۃ والاسلام کے ساتھ رواد کے اور مسلمانوں کو ان سے پرہیز کی مقرر ہے۔
- ۴۲۷ پہلا طریقہ، صوبے سے بات نہ سننا۔
- ۴۲۸ دوسرا طریقہ، سن کر مکارانہ تکذیب کا منہ کھول دینا۔
- ۴۲۹ تیسرا طریقہ، ہدایت کو مغلل یا لغو نہ بنانا۔
- ۴۳۰ چوتھا طریقہ، حق کا باطل سے معارضہ کرنا۔
- ۴۳۱ مذاہب کے اقسام اور اخذ احاد کے احکام۔
- ۴۳۲ تادمہ کو گرفتار نہ سے ادا دینی تھی۔
- ۴۳۳ جتنے مذاہب کو گرفتار نہ کی ادا احاد غلبہ شرع سے مقید یا ان کی طرف مقرر ہو وہ ناجائز ہے۔
- ۴۳۴ لیڈر احاد پھیلاتے ہیں اور محرب دین تعلیمیں نہیں چھوڑتے۔
- ۴۳۵ لیڈر نصاریٰ کی ادھوری غلامی چھڑاتے اور مشرکین کی پوری غلامی بناتے ہیں۔
- ۴۳۶ مواتات ہر کافر سے حرام ہے۔
- ۴۳۷ مواتات صوریہ کے احکام۔
- ۴۳۸ مواتات صوریہ ضرورتاً خصوصاً بصورت اکرارہ جائز ہے۔
- ۴۳۹ جہد معاضلت کا حکم
- ۴۴۰ احکام النبیہ میں لیڈروں کی طرح طسرح کی کھینچنا بلکہ کاپیٹ۔
- ۴۴۱ تعلیم کے لئے ادا دین اور لیڈران کی دینی محنت کہ اسلام ان کو نہ جب مد نظر نہ تھا
- ۴۴۲ نہ اب ہے۔
- ۴۴۳ جتنے مدارس کے نصاب میں امور خلافت اسلام اور توہین رسالت داخل ہوں ان میں تعلیم و تعلم حرام ہے۔
- ۴۴۴ مواتات کی بحث۔
- ۴۴۵ ترک معاضلت کو ترک مواتات بنا کر ترک مواتات میں داند شدہ آیات کو کرم سے استدلال نہ
- ۴۴۶ ہندوؤں کا اس سے استثناء غلط ہے۔
- ۴۴۷ آیہ محنت کا روشن بیان
- ۴۴۸ آیہ کریمہ لا یغنی عنک اللہ بنو غیرہ کے بارے میں ہے۔
- ۴۴۹ بنو غیرہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔
- ۴۵۰ آیہ کریمہ محنت کی مراد کے بارے میں مفسرین کرام کے اقوال۔
- ۴۵۱ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سلطان المفسرین ہیں اور امام مجاہد ان کے تلمیذ اکبر ہیں۔
- ۴۵۲ آیہ محنت میں امر خفیہ کا مسک
- ۴۵۳ کافر ذمی کے لئے وصیت جائز اور مسیری کے لئے ناجائز ہے۔
- ۴۵۴ ذمی کو نفی صدقات دے سکے ہیں۔
- ۴۵۵ زکوٰۃ ذمی کو نہیں دے سکتے۔

- کافر حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا حلال نہیں اگرچہ وہ مستانمیں ہو۔ ۴۳۹
- آیت میں نسخ کے اقوال ۴۴۱
- امام عطاء بن ابی رباح کے فضائل ۴۴۱
- مشرکوں سے خوش سلوک کا حکم ۴۴۲
- یہاں مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں جو اس کی طرف بلائے ہیں مسلمانوں کے بدخواہ ہیں۔ ۴۴۶
- خود قرآن حکیم سے اس آیت کی فسوفی کا ثبوت اگر غیر محارب کو عام مانی جائے۔ ۴۴۷
- سب کافروں سے قتال و غفلت کا حکم ہے اگرچہ محارب بالفعل نہ ہوں، محارب بالفعل کی تخصیص فسوخ ہوگئی۔ ۴۴۸
- تمام مشرکین ہند محارب بالفعل ہیں ورمحارب بالفعل کے معنی کی تحقیق۔ ۴۵۳
- الآلہ منکر تین قسم ہے۔ ۴۵۴
- قرآن حکیم سے طرحات لیڈران کا رد۔ ۴۵۵
- آیہ کریمہ وقتاتوا اللہ سرکین کا حاکم کیا یقاتلونکم کا فہم میں چار احتمال ہیں۔ ۴۵۵
- مشرک متقاتل بالید ہو یا نہ ہو ہر ایک کے اظہار عداوت فرض اور وادوا اتحاد حرام ہے۔ ۴۵۶
- اقبح قول الکفر ہے کہ کریم محمد صرف معابدین کے بارے میں ہے۔ ۴۵۷
- تصریح دولت پر فائز ہے۔ ۴۵۷
- اعتبار عدم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص سبب کا ۴۵۷
- فساد و صبیان اگرچہ حکم قتال سے مستثنیٰ ہیں مگر ۴۵۷
- حکمت غفلت سے مستثنیٰ نہیں۔ ۴۵۷
- اہل جہاد و فتر کی عورتیں بچے ان کے حکم میں رہیں گے اور غیر معاہدہ عربوں کے زنانہ اطفال ان کے حکم میں۔ ۴۵۷
- یہاں کے کسی کافر فقیر کو بھیک دینا بھی جائز نہیں ۴۵۸
- حربی سے نیک سلوک شرعاً کوئی نیکی نہیں۔ ۴۵۸
- حربی کفار کو صدقہ و خیرات دینا ان پر مہربانی اور بہرہ رومی کے مترادف ہے جو قرآن مجید نے غفلت سے ہے۔ ۴۵۸
- مستانمیں کے لئے مسئلہ بہرہ و وصیت کی تحقیق۔ ۴۵۸
- حربی مستانمیں کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔ ۴۶۰
- وصیت بھی ہدیہ ہی ہے کہ تملیک میں جہان ہے ۴۶۳
- قدیمہ منکر میں سنو ر زنت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچ سو اشتر فیاں صفوان اور ابوسفیان کو دیں کہ فقر اور مکر میں تقسیم کریں۔ ۴۶۲
- واقعہ عین کے لئے ظہم نہیں ہوتا۔ ۴۶۲
- ابوسفیان و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مولودہ العقب سے تھے۔ ۴۶۳
- دار الحرب میں داخل ہونے والے لشکر اسلام کا سپہ سالار اگر دشمنوں کے بادشاہ کو ہدیہ بھیجے تو کوئی عرج نہیں۔ ۴۶۴
- یہ عبارات انہ لیڈروں پر سخت لاشد ہیں۔ ۴۶۴
- سلوک مالی کی اقسام ۴۶۵
- عزالت کی تقسیم اور اس کے احکام کا بیان۔ ۴۶۵
- عزالت دو قسم ہے، اول حقیقیہ، دوم صوریہ۔ ۴۶۵

قبل طبعی کا حکم

شئی مستمر میں بتانے کے لئے علم ابتدا ہے۔

ہوا ارض ہر آبی متحد ہیں۔

موالات صوریہ کے احکام۔

موالات صوریہ کی اعلیٰ قسم مہانت اور ادنیٰ قسم

مدرات۔

مدرات کا بیان

مدرات و مہانت کے درمیان موالات صوریہ

کی دو قسمیں اور ہیں یعنی برواقساط اور معاشرت

معاشرت کے نیچے سلام، کلام، مصافحہ،

جھالست، مساکنت اور مواصلت وغیرہ

افعال کثیرہ ہیں۔

بروصلہ کی تین قسمیں۔

میدان جنگ سے بھاگنا کب حرام اور کب

پسندیدہ ہے۔

شرعی غیر معاہدہ سے موالات کی حالی صورت بھی

حرام ہے۔

آیات مجتہد میں برومعاہدہ سے کیا

مراد ہے۔

معنی اقساط کی تحقیق۔

آیہ مجتہد میں اقساط کے معنی میں مفسرین تین وجہ

پر مختلف ہوئے۔

بر اور اقساط میں فرق۔

لیڈروں کو قیصر اجواب۔

لیڈروں کو چوتھا جواب۔

۴۶۵ آیہ کریمہ لاینبھسکھ میں کفار سے کچھ نیکت تلو

۴۶۶ اور مالی مواسات کی اجازت ہے نہ کران کو اپنا

۴۶۷ انصار اور یاربغار بنانے کی۔

۴۶۸ لیڈروں سے ضروری سوال۔

۴۶۹ ترک موالات میں لیڈروں کی افراط و تفریط۔

۴۷۰ اگر تروں کو خوش کرنے کے ہستی الزام کا رد۔

۴۷۱ رد مذہب میں پچاس رسالے شائع کئے گئے۔

۴۷۲ اٹھارہ مسائل سے خدامان شرع کا مقصود کسی

۴۷۳ مخلوق کی خوشی نہیں ہوتا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا

اور اس کے بندوں کو اس کے احکام پہنچانا

۴۷۴ ہوتا ہے۔

۴۷۵ مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیڈروں کا

۴۷۶ رد بیع۔

۴۷۷ لیڈران پر دوسرا رد۔

۴۷۸ مشرکوں سے اتحاد کا حکم۔

۴۷۹ لیڈروں کے نزدیک رسول اللہ بھی خلاف خدا

۴۸۰ حکم فرما سکے ہیں۔

۴۸۱ قرآن حکیم کے صفحات مشرکوں سے اتحاد و

۴۸۲ دوا دھرم کرنے سے گونج رہے ہیں۔

۴۸۳ لیڈران پر قیصر ارد۔

۴۸۴ لیڈروں کے نزدیک دشمنان خدا سے اتحاد

۴۸۵ میں خدا کی محبت ہے۔

۴۸۶ دشمن تین ہیں، ایک خود اپنا دشمن، دوسرا

۴۸۷ دوست کا دشمن، قیصر دشمن کا دوست۔

۴۸۸ لیڈران پر چوتھا رد۔

۴۸۲	معاہدہ کا رکھنا اور اس کی شرط۔	۴۸۲	کتابی صرف ارادہ موافقت مشرکین سے مشرک
۴۸۲	لیڈران پر پانچواں رد۔	۴۸۲	بوسکے گا مگر مشرک نے ارادے سے کتابی
۴۸۲	معاہدہ شرعیہ ایک قسم امان ہے۔	۴۸۲	نہ ہو جائے گا۔
۴۸۲	امان کی شرط۔	۴۸۲	اصل مقصود صلف گورنمنٹ ہے امان مقصد
۴۸۲	معاہدہ کا حکم۔	۴۸۲	اور ترکوں کا نام ٹی ہے۔
۴۸۲	کس کو امان دینا صحیح اور کس کو غیر صحیح ہے	۴۸۲	مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل۔
۴۸۲	لیڈران پر چہارم رد۔	۴۸۵	ترتیب استعانت مشرکین پر آیات قرآنیہ۔
۴۸۲	معاہدہ شرعیہ میں شرط عظم۔	۴۸۵	پہلی آیت
۴۸۲	صلح حدیبیہ منسوخ ہو چکی ہے۔	۴۸۶	لیڈروں نے اس آیت قرآنی کو کیسا کیسا رد کیا
۴۸۲	لیڈران پر ساتواں رد۔	۴۸۶	اور کس کس طرح مجھلایا۔
۴۸۲	مشرکوں سے معاہدہ لیڈران کے اہل غرض۔	۴۸۶	دوسری آیت۔
۴۸۲	مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے۔	۴۸۶	تفسیر آیت کریمہ۔
۴۸۲	صرف یونین آپس میں بھائی بھائی ہیں نہ کہ	۴۸۶	تیسری آیت کریمہ۔
۴۸۲	یونین اور مشرکین۔	۴۸۶	اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت
۴۸۲	کافروں سے اتحاد کرنے والوں کا قرآنی حکم۔	۴۸۶	ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔
۴۸۲	کافروں کا حلیف بننا حرام ہے۔	۴۸۶	چوتھی آیت کریمہ
۴۸۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابی بن منافق	۴۸۶	تفسیر آیت کریمہ
۴۸۲	کے چچہ سہیلیف یہودیوں کو واپس فرمادیا۔	۴۸۸	تخیم استعانت مشرکین پر احادیث صحیحہ۔
۴۸۲	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہودیوں کو	۴۸۶	پہلی حدیث
۴۸۲	مشرک کیوں کہا۔	۴۸۸	دوسری حدیث
۴۸۲	الکفر ملۃ واحده۔	۴۸۶	تیسری حدیث
۴۸۲	مسلمان معاذ اللہ اگر ارادہ کفر کرے تو کافر	۴۸۸	چوتھی حدیث
۴۸۲	ہو جائے گا۔	۴۸۹	جواز استعانت میں پیش کی جانے والی بعض
۴۸۲	کافر محض ارادہ اسلام سے مسلمان نہ ہو گا	۵۰۰	روایات کا حال۔
۴۸۲	جب تک اسلام قبول نہ کرے۔	۴۸۹	روایات جواز قوت میں احادیث منہج کو نہیں

- پہنچی ہیں لہذا ان کے معارضی نہیں۔ ۵۰۹ کافر کو کتابنا کر استعانت جائز ہے جب وہ
- ممانعت استعانت کو خسران قرار دینے کے لئے ۵۱۰ ہمارے ہاتھ میں کتے کی طرح مسخر ہو۔
- جو دوا لے لے پیش کئے جاتے ہیں ان کا جواب۔ ۵۱۱ شکار میں کتے سے استعانت کب جائز ہے
- یہود سے استعانت کے پانچ جواب۔ ۵۱۲ کتا اگر شکار میں سے ماشہ بھر بھی کھا لے تو
- حکم نے قسم سے صرف چار حدیثیں سنیں۔ ۵۱۳ شکار حرام ہو جائے گا۔
- امام شافعی کے نزدیک حدیث منقطع مردود ہے۔ ۵۱۴ ذلیل و قلیل کافروں سے استعانت جائز ہے
- حسن بن عمارہ موقوف ہے۔ ۵۱۵ ذکر انبؤہ کثیر ہے۔
- مترسل امام شافعی کے نزدیک مہمل ہے۔ ۵۱۶ روزہ اُحد چھ سو یہودی حضور اکرم صلی اللہ علیہ
- حیوۃ نے ذہری سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ۵۱۷ وسلم نے واپس کر دئے۔
- ذہری کے مہمل کو محدثین پابرہوا کہتے ہیں۔ ۵۱۸ غزوہ خیبر میں وٹل یہودیوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ
- صفوان بن امیہ سے استعانت کے روشنی ۵۱۹ و السلام سے عمر ای کا حکم فرمایا۔
- جوابات۔ ۵۲۰ غزوہ اُحد میں مسلمانوں کی تعداد سات سو اور
- حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غزوہ نہیں ۵۲۱ غزوہ خیبر میں ایک ہزار پانچ سو تھی۔
- کے ذہن صفوان بن امیہ پر عطاء کریمانہ اور ۵۲۲ غزوہ حنین کے موقع پر مشکہ اسلام بارہ ہزار تھا۔
- صفوان کا خراج تحسین۔ ۵۲۳ استعانت کی چار صورتیں اور ان کے احکام۔
- کیا غزوہ حنین و طائف میں صفوان بن امیہ ۵۲۴ کافر کو راز دار بنانا مطلقاً حرام ہے۔
- تشریح جہاد تھا۔ ۵۲۵ کافر کو محرومی پر فخر رکھنے کی ممانعت ہے۔
- صرف ذمی سے استعانت جائز ہے عربی سے ۵۲۶ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہترین
- مطلقاً حرام ہے۔ ۵۲۷ حافظ اور عذرہ خط واسے نصرانی کو مجرب بنانے
- ذمی کافر میں بھی صرف کتابی سے استعانت ۵۲۸ کا مشورہ قبول نہ فرمایا۔
- جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے۔ ۵۲۹ کافر کی تعظیم حرام ہے۔
- تحقیق مقام استعانت کی اقسام اور ان ۵۳۰ بے تعلیمی کے ساتھ بھی کافر سے استعانت
- کے احکام ۵۳۱ صرف بوقت حاجت جائز ہے۔
- استعانت کی تین حالتیں ہیں، التجا، ۵۳۲ کافر سے جواز استعانت کی صورت۔
- اعتماد، استعانت۔ ۵۳۳ مسلمانوں کا مشقت میں پڑنا کافروں کی ہلے تمنا

- ہوتی ہے۔ ۵۱۶ لیڈران کی یہی خواہی اسلام۔ ۵۲۶
- لیڈروں نے احکام شریعت کو کیسے بدلا۔ ۵۱۶ لیڈران کی اسلامی غیرت۔ ۵۲۶
- لیڈروں کی حکم شرع میں سٹا طرح سے تحریف۔ ۵۱۶ لیڈران محض اخوار کے لئے مسئلہ دخول مسجد کا نام لیتے ہیں انھوں نے جو کیا بالاجماع حرام قطعی ہے۔ ۵۱۸
- کا رد۔ ۵۱۸ مشرکین تو محض نجس ہیں۔ ۵۱۸
- مشرک تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ ۵۱۸ تیرا کسی چیز سے محبت کرنا تجھے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔ ۵۲۶
- مشرکوں پر اعتماد حرام قلعی بلکہ تکذیب کلام الہی ۵۱۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع دربارہ استقامت فتویٰ میں لیڈروں کی توثیق فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں شیطاں تو انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے کفار کی قسمیں کھینچے نہیں۔ ۵۲۰
- لیڈر مفتیوں کے اپنے ہی شائع کردہ فتوے نے انھیں گھر تک پہنچا دیا۔ ۵۲۰
- مفتیوں کو ہدایت معنی کو جب اصل واقعہ معلوم ہو تو اسے جائز نہیں کہ سائل کو اس کے سوالی کے موافق فتویٰ لکھ دے تاکہ باطل پر اس کا مددگار نہ ہو۔ ۵۲۱
- اہل باطل کے ہاتھ میں فتویٰ آجانے کی خرابی۔ ۵۲۱
- مساجد میں مشرک کو لے جانے کا رد۔ ۵۲۱
- مشرکین عرب کو ذمی بنانا رد از تقاضا پر مدون دو حکم تھے اسلام لائیں ورنہ قتلوار۔ ۵۲۵
- غیر ذمی کافر کو مسجد میں آنے کی اجازت فسوخ ہو چکی ہے۔ ۵۲۶
- لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر فسوخات پر عمل کرتے ہیں اور اس میں اپنا پکاؤ سمجھتے ہیں۔ ۵۲۶
- لیڈران کی یہی خواہی اسلام۔ ۵۲۶
- لیڈران کی اسلامی غیرت۔ ۵۲۶
- لیڈران محض اخوار کے لئے مسئلہ دخول مسجد کا نام لیتے ہیں انھوں نے جو کیا بالاجماع حرام قطعی ہے۔ ۵۱۸
- تیرا کسی چیز سے محبت کرنا تجھے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔ ۵۲۶
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کفایت سے ذکر کیا جائے یا انھیں لے دقت مرجا کہا جائے۔ ۵۲۶
- آیاتی لیڈر بننے والے اپنے حق میں احکام کو گرام دیکھیں۔ ۵۲۸
- کافر کی تعظیم کفر ہے۔ ۵۲۸
- اگر مجوسی کو بطور تعظیم کہا اسے استاذ تو کافر ہو گیا۔ ۵۲۸
- دربارہ مساجد لیڈران کا پیش کردہ شاہجہانپوری فتویٰ خود انھیں پرورد ہے۔ ۵۲۹
- کافر کو بطور استقلال مسجد میں جانا مطلقاً حرام ہے۔ ۵۲۹
- مفتی کو ہدایت شریعت کے ساتھ لیڈروں کی حالت۔ ۵۳۰
- ضروری عرض واجب اللحاظ۔ ۵۳۰
- جو لوگ دلائل سے عاجز ہوں وہ اپنا عجز چھپانے کے لئے اظہار احکام رب الانام کا نام

- گھائیاں رکھتے ہیں تاکہ جواب سے گریز کا حیلہ ہو سکے۔
- ۵۳۰ قتل ناجی اور غارتِ مسلم میں اعدا مت مطلقاً حرام۔
- ۵۳۱ ترکِ معاشرت پر ایک نظر۔
- ۵۳۲ لیڈروں کی طرف سے مسئلہ موالات میں ایک طرف اتنا افر و کہ نصاریٰ سے نرمی معاشرت بھی حرام قطعی اور دوسری طرف اس قدر قریب کہ ہندوؤں سے اتحاد بلکہ ان کی غلامی فرض شرعی۔
- ۵۳۳ تبرع کو حرام جانی کر چھوڑنے میں حرج نہیں۔
- ۵۳۴ تحريم مباح کا احتیاطِ مضلالت ہے۔
- ۵۳۵ حرام قطعی کو فرض منانا ایمان و عمل دونوں کیلئے تباہ کن ہے۔
- ۵۳۶ اعتبارات و مطالب کیوں نہیں بند کرتے۔
- ۵۳۷ وادوں کے لئے شر و فحشاں اور اپنے لئے خوشحالی۔
- ۵۳۸ لیڈران اوروں کو ترکِ تعاون کی طرف بلاتے ہیں اور خود ان کا عمل اس کے خلاف ہے۔
- ۵۳۹ لیڈروں پر لیڈروں سے متقاطعہ فرض ہے۔
- ۵۴۰ جو خود اپنے کے پر عامل نہ ہو اس کی بیعت و پکار اوروں سے کیا عمل کرائے گی۔
- ۵۴۱ ہندوؤں کی دیگ عرفقت سے بائگی کا چادر۔
- ۵۴۲ ہندو الفت اور گاندھی رعبت کا راز۔
- ۵۴۳ دشمن اپنے دشمن کے لئے قین باتیں چاہتا ہے۔
- ۵۴۴ منکر پر زور و انکار کس حالت میں فرض ہے اور کہاں اس کا یہ حکم نہیں۔
- ۵۴۵ ناجی قتل یا غارتِ مسلم حرام ہے۔
- ۵۴۶ شراب پینا سخت خبیث کام ہے۔
- ۵۴۷ بلاوجہ شرعی شورشوں کے لئے سینہ سپر ہو جانا شرعاً واجب نہیں۔
- ۵۴۸ جب فتنے اور بد مذہبیاں ظاہر ہو جائیں تو کسب کے لئے عالم پر اپنا علم ظاہر کرنا فرض ہو جاتا ہے۔
- ۵۴۹ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لئے شریخِ ادنیٰ کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔
- ۵۵۰ تمام کے احکام و اقسام۔
- ۵۵۱ جہادِ اہم و جہادِ ارادہ منکر ہے۔
- ۵۵۲ جہاد کی تین قسمیں ہیں (۱) جنائی (۲) لسانی (۳) ستانی۔
- ۵۵۳ واقعہ کربلا سے لیڈروں کا استناد و اغوائے مسلیحین ہے۔
- ۵۵۴ کربلا کی لڑائی کا آغاز امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے نہ تھا۔
- ۵۵۵ بعض واقعات و احوال کربلا۔
- ۵۵۶ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل فرمایا اور یہی ان کی شانِ نبیہ کے شایاں تھی۔
- ۵۵۷ دیکھ امام نے کیا کیا اور تم کیا کر رہے ہو اسلام و کفر کیوں ملاتے ہو۔

- ۵۴۳۔ اتمام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے کسی کتے نے بھی مشرکوں سے مدد نہ مانگی۔
- ۵۴۴۔ اتمام پاک نے بشرق سے بیس ہزار فحشا کا مقابلہ فرمایا۔
- ۵۴۵۔ اتمام کا توکل اللہ تعالیٰ پر تھا جبکہ لیڈروں کا اعتماد اعداء اللہ پر ہے۔
- ۵۴۶۔ لیڈروں کے دلی ساختہ احکام پر نہ شرع شاہد ہے نہ عقل مساعد۔
- النفس الفکر فی قریبان البقرہ (گادو کشی کے معاملہ میں مفصل تحقیقات اور ہندوؤں کے شبہات کا ازالہ)
- ۵۴۷۔ مستحکم عہدہ کر گائے کشی واجب یا مباح ہے اور قربانی اونٹ کی یا گائے کی بہتر ہے۔ جہاں فتنہ ہو کیا وہاں گادو کشی سے باز رہا جائے؟
- ۵۴۸۔ صدر الشریعت مصنف ہمارے شریعت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی طرف اہم وصفاً (ماشیر) ۵۴۹۔ شریعت کے ہر حکم میں وقتی اور مصالح ہیں۔
- ۵۵۰۔ مصالح صرف سے بدل جاتے ہیں تو حکم بھی بدل جاتا ہے۔
- ۵۵۱۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ثانی بکشتان میں عورتوں پر پردہ واجب نہ تھا عورتیں پنجوقتہ جماعت میں حاضر ہوتی تھیں۔
- ۵۵۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانہ میں رنگ بدلا تو انھوں نے فرمایا، اگر حضور جیسے عورتوں کو
- مسجد سے روک دیتے۔ پھر زمانہ مابعد میں اور حالت خرابہ ہوئی تو آخر نے جوان عورتوں کو روک دیا، جب اور زمانہ بدلا تو مطلقاً جانحیت ہو گئی۔
- ۵۵۳۔ درختار اور فتح القدر سے مسئلہ کا حکم۔
- ۵۵۴۔ ان حدیثوں کا ذکر جن میں عورتوں کو حضور پر حجاب کی اجازت ہے۔
- ۵۵۵۔ موجودہ احکام حدیث کے خلاف نہیں بلکہ وہی کہ زمانہ بدلنے کے سبب حکم بدلا۔
- ۵۵۶۔ شرع و حجاب کے کچھ مسائل۔
- ۵۵۷۔ واجب و حرام لعینہ وغیرہ کا بیان مع اشد۔
- ۵۵۸۔ انگریزوں کے کاسید ہا پر وہ مسلمانوں کا شعار اور نشا پڑا، خروں کا قرآن پڑھ کر کھانا کھا لینا حرام ہے۔
- ۵۵۹۔ گادو کشی اپنے اصل اور ذات کے اعتبار سے واجب نہیں، نہ اباحت کے اعتقاد کے ساتھ اس کا تارک گنہگار نہ ہماری شریعت میں کسی چیز کا بافتقین کھانا فرض۔
- ۵۶۰۔ گائے کی قربانی کرنا واجب لعینہ اور ترک حرام لعینہ نہیں، لیکن واجب لغیرہ و حرام لغیرہ تو ہو سکتا ہے اس کے یک لخت ترک میں اسلام اور اہل اسلام کی توہین اور ذلت ہے،
- ۵۶۱۔ اور یہ شرعاً حرام ہے۔
- ۵۶۲۔ سائل نے لفظ ترک کھا ہے حالانکہ ترک اور کف میں فرق ہے۔
- ۵۶۳۔

- ترک کے نقصانات کی تفصیل۔ ۵۵۲
گوشت حبساہل اسلام کی غذا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا احسان بتایا ہے۔ ۵۵۳
گوشت کی فضیلت کی احادیث۔ ۵۵۴
بکری کا گوشت گراں ہے سب کو دانا میسر نہیں۔ ۵۵۵
فطرت کا قانون یہ ہے کہ خاص نباتات کی غذا نباتات حیوانات کی غذا اور حیوانات انسان کی غذا۔ ۵۵۶
گوشت میں بدن انسان کے لئے غیر معمولی فائدہ و مصالح ہیں۔ ۵۵۷
سائل کا یہ کہنا کہ گاؤ کشی پر کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا، غلط ہے۔ ۵۵۸
اوٹنٹ اور گائے اور بکری میں گائے کی وجہ ترجیح۔ ۵۵۹
ہمارے یہاں گائے کا ذبیحہ اصل مذہب میں داخل، اور غیر مسلموں نے یہ پابندی بعد میں اپنے سر ڈال لی ہے۔ ۵۶۰
گائے کو ہندو مذہبی پیشوا غور کھاتے تھے۔ ۵۶۱
گاؤ کشی کی حرمت کی وہ وجہ قرار دی گئیں، ۱) ہتیا، تو دوسرے جانوروں کی ہتیا ای حضرات میں عام ہے۔ اگر اس کی وجہ سے جان لینا حرام ہو تو سانپ کا مارنا بھی حرام ہو گا۔ ۵۶۲
چینیوں کے طرز عمل سے استدلال کہ وہ مطلقاً ہتیا کو شدید حرام سمجھتے ہیں، مگر انہیں کے دیگر ہم قوم ان کی اس ہتیا کا خیال کے بغیر ہتیا کرتے ہیں پھر ہم پر پابندی کیوں؟ ۵۶۳
دوسری وجہ تعظیم، سو اس پر بھی خود یہ حضرات پورے نہیں اترتے، مثالوں سے اس کی وضاحت۔ ۵۶۴
سئل اور گائے میں وجہ فرق کیا ہے۔ ۵۶۵
جہاں قانون گاؤ کشی بند ہے وہاں شریعت بھی مجبور نہیں کرتی کہ ضرور کرو اور ضرور۔ ۵۶۶
مورد آفات بنو۔ ۵۶۷
خلاصہ حکم۔ ۵۶۸
ہندوستان میں گاؤ کشی کی رسم موقوف کرانے کی ہندو کی ویششوں کے بارے میں مسلم لیگ شیعہ بریلی کی طرف سے بھیجے گئے استغفار کا جناب خواجہ مرزا کی طرف سے جواب اور مصنف علیہ الرحمۃ کی اس پر تصدیق۔ ۵۶۹
تصدیق منہاج نبی مفتحی ہند حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری۔ ۵۷۰
کیا قرآن میں قربانی کا دمنع ہے؟ ۵۷۱
قرآن و حدیث سے قربانی کا دمنع ثابت ہے۔ ۵۷۲
آیت مبارکہ "والبہدن جعلنا" سے گائے کی قربانی پر استدلال، نیز تفسیر قادری کے ترجمہ سے اس موضوع پر استدلال۔ ۵۷۳
آئمہ ثلاثہ حنفیہ کے اقوال سے استدلال۔ ۵۷۴
آیت مبارکہ "وکل امة جعلنا منسکاً

- ۵۶۱ سے استدلال۔
- ۵۶۱ سورۃ النعام کی آیت ثلاثہ ازواج الایہ سے
- ۵۶۲ بقراءۃ النعام ہونے پر استدلال
- ۵۶۲ آیت واذ قال موسیٰ لقومہ " سے
- ۵۶۲ استدلال۔
- ۵۶۲ تفسیر قادری سے حکم مذکورہ بالا کی علت۔
- ۵۶۳ بحکم آیات قرآنی عاریث رسول بھی اسی طرح
- ۵۶۳ احکام کا اثبات کرتی ہیں جیسے آیات قرآنی۔
- ۵۶۳ آں آیتوں کا بیان جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات وحی ہونے اور ان کی امامت
- ۵۶۳ فرمانبرداری کا حکم ہے۔
- ۵۶۳ سماع مستند اور نسائی سے ان حدیثوں کی
- ۵۶۳ تخریج جن میں قربانی لقرآن ذکر ہے۔
- ۵۶۴ ویدوں سے قربانی کاؤ کی مانعت ثابت نہیں
- ۵۶۴ اگر شاستروں پر بنائے مسئلہ ہے تو ہماری
- ۵۶۴ فقہ میں بھی قربانی کاؤ کی تصریح ہے اس کو خلاف
- ۵۶۴ مذہب کہنا دھوکا ہے۔
- ۵۶۴ حوررتی پرچن، گھنٹا بجانا، سنکھ پھونکنا، ہمایہ
- ۵۶۴ پر پانی پینا، ہولی، دیوالی وغیرہ ہندو
- ۵۶۴ باتیں وید سے ثابت نہیں۔
- ۵۶۴ اخبار پانیئر کے حوالے سے وید سے قربانی کاؤ
- ۵۶۴ کا جواز۔
- ۵۶۴ برہمن پران، ستیارتھ پرکاش، ترہتا، منو مرقی
- ۵۶۴ سے مسئلہ بالا کا ثبوت۔
- ۵۶۴ فیصلہ ذاتی کورٹ سے مسئلہ کا ثبوت۔
- ۵۶۱ غیر مسلموں سے چند وصول کرنے کی غرض سے
- ۵۶۱ قربانی بند کرنا کیسا ہے۔
- ۵۶۲ دینی کام کے لئے غیر مسلموں سے چند لینا
- ۵۶۲ منع ہے۔
- ۵۶۲ کتابی کافر سے مستند باقی کا ذبح کرنا مکروہ ہے
- ۵۶۲ ایسے کفر گویوں کا حکم جو غیر مسلموں کی خوشنودی
- ۵۶۲ کے لئے از خود قربانی کاؤ بند کرنے کا اعلان کریں
- ۵۶۳ آیات سورۃ بقرہ، سورۃ النعام، سورۃ حج سے
- ۵۶۳ قربانی کا ثبوت۔
- ۵۶۳ جو جس سے دوستی کرے قیامت کے دن اس کے
- ۵۶۳ ساتھ مشرب ہو
- ۵۶۳ حدیث انت معہ من احببت اور ما احب
- ۵۶۴ ساجس الحدیث سے صبرن باؤ پر استدلال۔
- ۵۶۴ مطلقاً علماء دین یا کسی عالم دین کو عالم ہونے
- ۵۶۴ کے سبب بڑا کہنا کفر ہے۔
- ۵۶۴ شریعت مطہرہ کی ادنیٰ توہین یقیناً قطعاً کفر و
- ۵۶۴ ارتداد ہے۔
- ۵۶۴ گائے کی قربانی شعائر اسلام ہے، دشمنان دین
- ۵۶۴ سے اتحاد منانے کو شعائر اسلام ہند کرنا
- ۵۶۴ بدخواہی اسلام ہے۔
- ۵۶۴ چندہ جمع کر کے گائے کی قربانی چھڑانا اور بکری کی
- ۵۶۴ قربانی میں اس چندہ سے بددین یا شیطان کا داؤ
- ۵۶۴ ہے، مسلمان آنکھیں کھل رکھیں۔
- ۵۶۴ کفار کبھی دین اسلام کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے
- ۵۶۴ جس میں وہ ساعی ہوں اس میں مسلمانوں کے

- ۵۷۲ دین کا فرض ہے۔ مسئلہ کا حکم اور اہل اسلام کے خلاف شرع
- ۵۷۳ کافروں کے زبانی اتحاد پر چھوٹا قرآن عظیم کو
- ۵۷۴ مجھوں ہے۔ گاو کشی بند کرنے سے مسلمانوں کو جو معاشی
- ۵۷۵ ہندو مسلم اتحاد کے نتیجے میں گائے کی قربانی کو
- ۵۷۶ چھوڑ دینا ایک طرف مبالغہ ہے۔ ایک حدیث مبارک جو اپنی عزت خدا کے یہاں
- ۵۷۷ دیکھنا چاہیے اندازہ لگائے کہ اس کے دل میں
- ۵۷۸ اللہ تعالیٰ کی قدر کیسی ہے۔ آدھی اگر اللہ و رسول کے معاملہ کو اپنے ذی
- ۵۷۹ معاملہ کے برابر کے تو اس کے عمل کے لئے
- ۵۸۰ کافی ہے۔ آیت و تفسیر سے قربانی کا ثبوت اور اللہ تعالیٰ
- ۵۸۱ کے احکام کی جہت سے کرنے والوں کی عذاب
- ۵۸۲ سے کوئی نہ۔ اتنی مسئلہ سے متعلق مسلسل تین سوال و جواب
- ۵۸۳ قربانی کے لئے خریدی ہوئی گائے کو ہندوؤں
- ۵۸۴ کی خوشنودی کے لئے بیل یا بھیجنے سے بیل
- ۵۸۵ قربانی کرنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے نیت کر کے پھرنا معصیت
- ۵۸۶ ہندوؤں سے اتحاد حرام اور اس کی وجہ سے
- ۵۸۷ قربانی کا موقوف کرنا حرام، اور ایسا کرنا
- ۵۸۸ کا حشر ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔ عیسٰی خوشنودی اہل ہندو کے لئے مستحب
- ۵۸۹ بجائے تین دن کے ایک دن مقرر کرنا حرام ہے۔ ہندو کی خوشنودی کے لئے اللہ و رسول کے حکم
- ۵۹۰ میں شکی کرنا مسلمان کا کام نہیں۔
- ۵۹۱ گائے بچھڑ بکری اونٹ وغیرہ کی قربانی میں مسلمان
- ۵۹۲ منجانب شریعت مختار ہیں مگر مخالفان اسلام کی
- ۵۹۳ خاطر شعائر اسلام بند کرنے کا کسی وقت مسلمانوں
- ۵۹۴ کو اختیار نہیں۔ ہندوستان میں گائے کی قربانی قائم رکھنا واجب
- ۵۹۵ سب اور ہندو مسلم اتحاد کی ناپاک مصلحت کے لئے
- ۵۹۶ اس کا چھوڑنا حرام ہے۔ شعائر اسلام کو بند کرنے کی کوشش کرنے والا
- ۵۹۷ اسلام کا بدخواہ ہے ایسا شخص عالم نہیں ظالم
- ۵۹۸ ہے جو اسلام پر ظلم کر رہا ہے۔

- تقریر کو بے پردہ مرید کرنے والا، داڑھی خنسی
دکھنے والا، عاقلوں کی عیبست کرنے والا پیر نہیں
مسخرہ شیطان ہے۔
- ۵۸۲ پیر بے واسطہ اللہ تک پہنچا دیتا ہے، اگر
اس کا مطلب بے واسطہ رسول ہے تو کفر ہے
۵۸۳ جو یہ کہے کہ مسلمانوں کے گھر میں یہ طاقت ہے کہ
اسے پڑھا کر سوراخ کرنے والے کو مسلمان کر لیتے
ہیں، تو سوراخ پر پھر پڑھ کر اسے کیوں نہیں کھا لیتے،
یا ایسے کہ ہم مسلمانوں سے کام نہیں ہندوؤں
سے کام ہے، ایسا شخص کافر ہے۔
- ۵۸۴ آیت کریمہ یشفعہ شفاعہ حسنة
کی تفسیر۔
- ۵۸۵ اعمال حسنة کے قبولیت کی شرط ایمان ہے۔
کافر کا کوئی عمل حسن مقبول نہیں۔
- ۵۸۶ کسی مشرک کو سفارش بنانا اور جہ اور اس
کی تعلیم و تکریم امر آخر ہے۔
- ۵۸۷ چند افعالی کفریہ کا بیان۔
- ۵۸۸ دین اسلام تمام جہان کے لئے ہدایت ہے۔
اب کوئی جدید نبی نہیں آئے گا۔
- ۵۸۹ شرعیت کی قطعی مثال کی ہوتی چیز کو جو کوئی حرام
بتائے یا حرام کو حلال قرار دے وہ خود کافر
ہو جاتا ہے۔
- ۵۹۰ حلت قرآنی کا وادہ حرمت شرکت اعیاد ہنود
ضروریات دین میں سے ہے۔
- ۵۹۱ کفار کے میل میں شرکت حرام ہے۔
- ۵۹۲ انجوتی گواہی سب کے لئے حرام اور غیر مسلموں
کے امور شریک کے لئے جو تو قریب بہ کفر ہے۔
- ۵۹۳ جو شخص جس مذہب یا فرقہ کا ہونے کی خواہش
ظاہر کرے وہ اسی کا ہو گیا۔
- ۵۹۴ ایک فتویٰ نما استفتاء
۵۹۵ گمراہوں سے اجتناب کی حدیث مسلم
ابوداؤد کی روایت کردہ بیمار ہوتی تو عیادت
نہ کرو، مریجاتیں تو جنازہ میں حاضر نہ ہو۔
- ۵۹۶ آئین ماجرہ کا اضافہ کہ ملاقات ہو تو سلام
نہ کرو۔
- ۵۹۷ عقید کی روایت کہ ان کی ہم نشینی نہ کرو، ان
کے ساتھ کھان پان نہ کرو، ان سے شادی بیاہ
نہ کرو۔
- ۵۹۸ آئین جہان کا اضافہ کہ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو،
ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔
- ۵۹۹ دیلمی راوی کہ میں ان سے بری و بد بچے دور۔
۶۰۰ ان سے جہاد کرنا ترک اور دوطرے سے جہاد کرنے
کی طرح ہے۔
- ۶۰۱ آئین حاکم کی روایت کہ صاحب بدعت سے
ترش روئی کے ساتھ پیش آؤ کہ اللہ تعالیٰ
انہیں مینو من رکھتا ہے، وہ حراط سے گزر نہ سکیں
نکوتے ہو کر ٹڈی اور مکھیوں کی طرح گریں گے۔
- ۶۰۲ طبرانی کی حدیث کہ صاحب بدعت کی تعظیم کرنا
اسلام کے دھبے پر مدد کرنے والا ہے۔
- ۶۰۳ طبرانی اور ابونعیم کی اسی کی ہم معنی روایت۔

- جس کا حکم بعض اجانت اور دھتکار و
 ۵۸۹ پٹکار ہے (شرح مقاصد)
 صاحبِ بدعت کے بارے میں فضیل ابن عیاض
 کا قول۔
 ۵۸۷ تمام الحرمین میں جن گروہوں پر کفر کا فتویٰ دیا گیا
 ان کا بیان۔
 ۵۸۸ ظہورِ فتنے کے وقت علماء پر حق کا ظاہر کرنا ضروری ہے
 جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو ایذا دے اس کو
 ۵۹۰ مسجد سے نکال دیا جائے۔
 یزید علیہ المایستحقہ باجماع اہلسنت خاسق و
 ۵۹۱ فاجر اور جری علی الکبائر تھا۔
 امام احمد بن حنبل اور ان کے اتباع یزید کی
 تکفیر کرتے ہیں۔
 یزید کی حکومت میں حریمِ طیبین کی بے حرمتی
 ۵۹۲ ہوئی اور عداوت مکر بلا بپا ہوئی۔
 ہمارے امام اعظم کے نزدیک یزید کا فسق و فجور
 علی التواتر ثابت ہے کفر کا ثبوت نہیں اس
 ۵۹۲ لئے سکوت کرتے ہیں۔
 مشہد ہو تو گناہ کبیرہ کی نسبت کرنی بھی
 منع ہے۔
 یزید کے فسق و فجور سے انکار اور امام حسین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام ضروریاتِ مذہب
 اہلسنت کے خلاف ہے۔
 جس سے کوئی بڑی بُرائی صادر ہو اس سے
 ۵۹۲ چھوٹی کی شکایت بے سود۔
- جب کوئی بات دلیل قطعی سے ثابت ہو تو
 ۵۹۳ قرآن کا اضافہ بے سود ہے۔
 مرتدین سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے۔
 ۵۹۳ ایک سیاسی جلسہ کی شرکت وغیرہ امور کے متعلق
 ۵۹۵ سوالات۔
 ۵۸۷ بریل میں جلسہ خلافت ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۰ء
 ۵۹۵ میں ہوا۔
 خلافتی بیان کو اہل وطن سے دوستی قرآن سے
 ۵۹۵ ثابت ہے۔
 ایک سیاسی جلسہ کی شرکت کے بارے میں
 ۵۹۵ سوال۔
 مسائل سے قبل ایک مراسلات کے دس درجے
 ۵۹۱ ہیں اور اس کی صورتی و تحقیقی دو قسموں میں
 ۵۹۶ سب کا حکم شرعی۔
 ۵۹۷ اعلیٰ حضرت کے چند اصحاب کی تاریخائے وفات۔
 ۵۹۸ انکارِ کفر کے بعد لا طائل تاویلوں کا رد۔
 ۵۹۹ دھوکا دہی کے لئے الفاظِ کفر بکن بھی کفر ہے۔
 ۵۹۲ ترمیمِ الفاظِ کفر بکن کے بعد یہ تاویل مردود کہ
 ۵۹۹ میں نے دل سے نہیں کہا تھا۔
 ۵۹۲ یہ تاویل بھی نامقبول ہے کہ کلم کے باوجود
 میں اس سے راضی نہ تھا یا بطور ہزل و
 ۹۰۰ استہزاء بکہ۔
 ۵۹۷ ضرورتِ کفری الفاظِ زبان سے ادا کرنے کی شرط
 ۹۰۰ ایک جائز صورتِ اکراہ شرعی ہے۔
 ۵۹۲ کفر کے بعد تجدیدِ اسلام و نکاح ضروری و نہ

- ۶۰۰ زمانے خالص ہوگا۔
 ۶۰۱ دل میں لاکھ ایمان ہو زبان سے کلمہ کفر بکے سے
 آدمی کافر ہو جاتا ہے۔
 ۶۰۲ حکم شرع نرم الفاظ میں ادا کرنے سے بھی غلط
 نتائج مرتب ہوتے ہیں۔
 ۶۰۳ جیسا حرم ہو تو یہی ضروری ہے السر
 یا السور والعلانیۃ بالعلانیۃ۔
 ۶۰۴ ایک کلمہ کفر کی غلط تاویل کا حکم
 اللہ تعالیٰ کو خبر نہیں، فرشتے روح نکالنے آگئے
 یہ کلمہ کفر ہے۔
 ۶۰۵ خدا کے سبب بھی نہیں سنوں گا، کلمہ کفر ہے۔
 ۶۰۶ یزید کو علیہ کنا جائز، رحمۃ اللہ علیہ کنا منع ہے
 بلا وجہ شرعی مسلمان کو یزید کنا نہ ہے۔
 ۶۰۷ شرع کیا چیز ہے، آجکل کوئی شرع پر عمل کرتا
 کلمہ کفر ہے، ہاں بطور طعن کہا تو کفر نہیں مگر
 سخت گناہ ہے۔
 ۶۰۸ لفظ الیہنا محمد کی صحیح تاویل ممکن ہے
 اس لئے یہ کلمہ کفر نہیں، ناجائز ہے۔
 ۶۰۹ کسی کلام میں نفاق سے احتمال کفر کے ہوں اور
 ایک اسلام کا، تو اس کے بولنے والے پر
 حکم کفر نہ دیں گے۔
 ۶۱۰ "عام لوگوں نے دین خراب کر دیا" کلمہ کفر
 ہے، تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے۔
 ۶۱۱ زہرا یہ کلمہ بولنا کہ کیا نماز کو کھل بنا رکھا ہے
 دوسرے نے زہرا ہی کہا، اور کیا، یہ کلمہ
- ۶۰۶ کفر نہیں۔
 ۶۰۷ عزت کے وقت صرف لاجول ولاقوۃ یا
 لاجول پر اقتصاد قبیح ہے کفر نہیں۔
 ۶۰۸ رائج کچھ روئے کو عدالت کنا جائز لیکن ان کے
 حکام کو عادل کنا کلمہ کفر ہے۔
 ۶۰۹ کلمات کفر لکھنے اور بولنے کا حکم ایک ہے، ہاں
 لکھتے وقت اس کا اعتقاد نہ ہو تو کفر نہیں۔
 ۶۱۰ "میں خدا اور رسول کو نہیں مانتا کہ کون ہیں"
 مسجد کو نہیں جانتا کہ کیا چیز ہے" یہ کلمہ
 تحقیر کہا تو کفر ہے، اور اپنی جہالت سے اظہار
 کے لئے ہو تو کفر نہیں، طرز اداء اللہ تعالیٰ نہیں
 مسلمانوں کو "بیٹی چودہ" کنا قابل تفسیر و فہم ہے
 ۶۱۱ گول بول سوال کا جواب نہیں دیا جاتا۔
 ۶۱۲ مسلمان کی توبہ کا دوسرے مسلمانوں کو قبول
 کرنا واجب ہے۔
 ۶۱۳ اللہ تعالیٰ بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔
 ۶۱۴ معذرت خواہ کا عذر نہ قبول کرنا قیامت کے
 دن باعث محرومی عرصہ کوثر ہے۔
 ۶۱۵ بدگمانی گناہ ہے۔
 ۶۱۶ سوسے سے توبہ کا انکار کفر ہے۔
 ۶۱۷ کسی گنہگار مسلمان سے توبہ کے بعد میل جول
 رکھنے والوں کو خالص از اسلام سمجھنا کا قرآنہ
 خیال ہے، تجدید اسلام و نکاح ضروری ہے۔
 ۶۱۸ اپنے پیروں کو خدا اور رسول بنا، علماء دین
 کی توہین، سبب تک خدا و رسول کو نہ دیکھ لیں گے

- ایمان نہ لائیں گے، حوالہ علی کو تمام انبیاء
خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام پر
۶۱۰ فضیلت، یہ چاروں باتیں کفر ہیں۔
مرشد کو خدا کہنے والا کافر، مرشد پسند کرے
۶۱۱ تو وہ بھی کافر۔
۶۱۱ مرشد حق کی قدمیوسی جائز، مجدد ممنوع ہے۔
۶۱۱ عالم وہی ہے جو سستی صحیح العقیدہ ہو۔
۶۱۱ عالم کی توہین کفر ہے۔
۶۱۲ مگر انہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے
بچیں، نجسیت نہیں۔
۶۱۲ بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے۔
۶۱۲ مکر وہ مکر می کو ہلکا جانتا مکر ہی ہے۔
۶۱۲ توبہ صادقہ کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے
۶۱۳ دین اسلام کو نقلی کہنے والے کے بارے میں
حکم میں تفصیل ہے۔
۶۱۳ اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ "صاحب" بون حدیث
میں وارد ہے اور لفظ "میاں" کا اطلاق
۶۱۳ ممنوع ہے
۶۱۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لفظ "صاحب"
کا اطلاق قرآن مجید میں ہے،
۶۱۳ "مجدد صاحب" کہنا غیر مسلموں کا شعار ہے اس
سے بچنا چاہئے۔
۶۱۳ وہ نہ دشریعت کے ایک صیغہ کے بارے میں
سوال۔
۶۱۳ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور عرش اللہ
- ۶۱۵ کہنا جائز ہے۔
۶۱۵ غیر معتقدین کے عقیدے ایسے ہیں کہ حکم فقہان
پر حکم کفر عامہ ہوتا ہے۔
۶۱۵ جو عالم غیر معتقد کی نماز جنازہ ان کے عقائد پر
مطلع ہو کر پڑھے اس پر توبہ واجبہ نہ نکاح
۶۱۶ لازم ہے۔
۶۱۶ لفظ کافر کالی کے طور پر بھی بولا جاتا ہے لیکن شریعہ
میں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے جو ہر غیر مسلم پر
۶۱۶ بولا جاتا ہے۔
۶۱۶ پچانسی ہونے سے ایک آئی قبل بھی جو مسلمان
برادہ حقیقتہ مسلمان ہو گیا، اس کے ساتھ
۶۱۶ اسلامی معاملات کئے جائیں۔
۶۱۶ دودہ امر جو دل میں پھیر
۶۱۶ آیات متشابہات میں اہلسنت وجماعت کا
پہلا مسلک تفریق ہے، مثلاً عرش پر اللہ تعالیٰ
کا استواء معلوم ہے کیفیت مجہول ہے نہ تعالیٰ
کا ہر شے کو محیط ہونا معلوم ہے، احاطہ ذاتی یا صفاتی
۶۱۹ سے بحث نہ کی جائے گی۔
۶۲۰ تفریق امام اعظم اور دیگر ائمہ سلف کا مسلک تھا۔
۶۲۰ اللہ تعالیٰ جسم، جہت اور مکان سے پاک ہے۔
۶۲۰ مسلک دوم تاویل ہے یعنی عقل و شہدائے
مراقی معنی بیان کئے جائیں۔
۶۲۰ اللہ تعالیٰ علی کل شئی قدير سے مراد احاطہ
۶۲۰ صفاتی ہو گا۔
۶۲۰ یہ کہنا کہ کوئی کوشہ یا مکان ایسا نہیں جہاں

- ۶۲۰ ذات خدا موجود نہیں یہ کلمہ کفر ہے ۔
 ہزاروں ائمہ خلف ائمہ اثنی کو احاطہ صفت آتی
 مانتے ہیں ۔
 ۶۲۰ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر مکان میں موجود مانتے
 بالائزہ آنے والے استخوانوں کا بیان ۔
 ۶۲۱ جو شخص مسلمان ہو کر فتنہ کا مطلقاً انکار کرے
 مرتد ہے ۔
 ۶۲۲ اللہ تعالیٰ کو کسی سے مشورہ کی ضرورت نہیں
 لیکن اس نے بندوں سے تعلیم مشورہ کیا ،
 یہ کلمہ کفر نہیں بلکہ یہ حدیثوں سے مضمون ثابت ہے
 نماز سے انکار مطلقاً کفر نہیں البتہ سخت گناہ
 ہے اذیت سے انکار کفر ہے ۔
 ۶۲۳ ”میں کافر ہی ہوں“ یہ کلمہ مکمل تاویل ہے اس
 کے بولنے والے پر تجدید اسلام اور نکاح کا
 حکم ہے ۔
 ۶۲۴ بزرگان اسلام کے مناقب کو دنت کھتا ہے نہ
 بات گستاخی ہے ۔
 ۶۲۵ غیر مسلموں کے مذہبی جذبات اور ان کے معبودوں
 کو عزت دینا کفر ہے ۔
 ۶۲۵ کافر کے کسی فعل کی تعریف کفر ہے ۔
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیر کہنا جب نہ
 نہیں ۔
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے چارہ
 کہنا حرام ہے ۔
 ۶۲۶ امام مالک کا مسلک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
- ۶۲۴ علیہ وسلم پر لفظ یتیم کا اطلاق جائز نہیں
 ۶۲۴ حدیث الفقر فخری ہے اصل ہے ۔
 ۶۲۰ ابن حاتم طلیعی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ
 اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
 ۶۲۸ یتیم اور حیدر کا شہر کہا
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زہ کو عبوری
 ۶۲۸ کہنے کا حکم ۔
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اونٹ بان
 ۶۲۹ کہنے کا حکم ۔
 ۶۲۹ ابوالمبارک المعرفی کا ایک کفری شعر
 حدیث مبارک اللھم اجیبی مکیثاً کا
 ۶۳۱ صحیح مطلب ۔
 آپ کی ذات مبارک پر یتیم اور اس قسم کے
 دیگر الفاظ کے اطلاق کے بارے میں فقہاء
 ۶۳۱ کے متضاد احکام میں نفیس تطبیق ۔
 نکلات جہاد بنی کا حکایت دہرانا بھی ممنوع و
 حرام ہے اور تمکین کے درجہ بدرجہ احکام ۔
 ۶۳۲ سورۃ الفتح میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے رؤسے روشن اور زلفہ مشکیں کی
 ۶۳۲ قسم یاد کی گئی ہے ۔
 ۶۳۲ ترغیب تو ہیں رسالت کے احکام ۔
 ۶۳۵ ہندو ہوتے تو بہتر کہ روزے تو نہ رکھا پڑتے
 ”تیس روزے پوری قید ہیں ، محرک پیاس
 لے کر آتے ہیں“ رمضان بڑے ظالم ہیں
 ۶۳۵ کہنے کا حکم ۔

- ۶۵۱ علیہ السلام کو سچے سے ذرہ بناتے لیکن ان
۶۵۱ افعال کے انبیاء عظیم السلام کی طرف نسبت
کرنے کی صورتیں اور ان کا حکم۔
۶۴۹ ایک صحیح روایت میں جبرٹ کا پونڈ اور اسکا ازالہ
۶۵۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے
۶۴۹ تکبر کا لفظ استعمال کرنا کفر ہے۔
۶۴۹ جیسے مجمع میں کفر کے دیسے ہی میں ازالہ فردی
۶۴۹ ایک نحوئی روایت
۶۴۹ رضا با کفر کفر ہے۔
۶۴۹ حضور مرمر مٹی میں مل جائیں گے، یہ کفر ہے۔
۶۴۸ حیات انبیاء کی غبت حدیثیں
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع
اور واحد دونوں ہی صیغے ذکر فرمائے
آداب کے خیال سے جمع کا صیغہ بھی بول سکتے
ہیں لیکن افضل اور ادنیٰ واحد کا صیغہ
ہی ہے۔
۶۴۸ مسلمانوں کو کافر ٹھہرانا کفر ہے۔
۶۴۹ بہشتی زیور اور اس کے ماننے والوں پر
شرعاً حکم کفر ہے۔
۶۴۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور الہی
کا جزو کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔
۶۵۰ لغز فور کی تحقیق
اللہ و رسول کو غلیظ گالی دینے والے کو زبانی
معافی مانگنے پر معاف کرنا جائز نہیں۔
۶۵۱ اللہ جل جلالہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
- ۶۵۱ وسلم کا مدعی ہر مسلمان ہے۔
۶۵۱ شریعت چوڑے میں جاسے، کلمہ کفر ہے۔
۶۴۹ مرتد بیوی سے قبل اسلام جامع حرام ہے،
۶۵۲ اولاد چوڑی تو ولد الحرام کہیں گے ولد ازنا نہیں۔
۶۵۲ کافر کو کافر کہنا چاہئے۔
۶۴۹ مدخل سے عدت کے اندر نکاح حرام قطعی ہے
۶۵۳ دونوں پر جذباتی فرض ہے۔
۶۴۹ جانی بوجہ کر بواہر نکاح پڑھائے اور کہے کہ
۶۴۹ عدت کی ضرورت نہیں وہ کافر ہے۔
۶۴۹ جھنجھلا کر بھی یہ لفظ کہنا سنت پراس ہے کہ ستر
۶۴۸ برکتی بسم اللہ، قریب واجب ہے۔
توبہ کے بعد ایسے شخص کو کافر کہنے والوں پر کفر کا
۶۵۳ خوف ہے
جو کسی توبہ کرنے والے کو طعن دیتا ہے مرنے
۶۵۳ سے قبل اسی گناہ میں خود مبتلا ہوتا ہے۔
۶۴۸ تمار کی تحقیر کرنا، عذاب الہی کو ہلکا ٹھہرانا اور
۶۴۹ قادیانی کے مقاصد کو ناحق اور ظلم سمجھنا کفر ہے۔
۶۵۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور مبارک
۶۴۹ کو غیر مخلوق کہنا قرآن کی تکذیب ہے۔
۶۵۵ صدقے کا بکرا و فنی کرنا، مرغ کاڑنا، پتلا بنانا
۶۴۹ ٹونا ٹونکا ہے اور سخت حرام ہے۔
۶۵۵ اس کے ساتھ کفری اعتقاد یا عمل ہو تو کفر
بھی ہے۔
۶۵۵ ہم تو زید پر ایمان لائے، کہنے والے پر توبہ
۶۵۶ تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔

- ۶۶۰ طریقہ ہے۔
- ۶۶۰ عاتقہ الابشر مثل کافر کہتے تھے۔
- ۶۶۱ جو مسلمان بن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کے کافروں سے بھی گھٹیا بات کرتا ہے۔
- ۶۶۲ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بشری کا مقصد خلق کا نفس حاصل کرنا ہے۔
- ۶۶۲ آپ کی بشریت جبریل علیہ السلام کی ملکیت اعلیٰ ہے۔
- ۶۶۳ پیغمبروں کے خواص بشری اس لئے نہیں کہ وہ اس کے محتاج ہیں بلکہ تعلیم سنت و ہدایت امت کے لئے ہیں۔
- ۶۶۳ عقل کی ایک ایمانی افراد زجارت
- ۶۶۴ انبیاء بشر خدا کے لئے کے فائدہ سزاوارست امت کو
- ۶۶۴ انس ہو، تو شیعی تعلیم، طوائف انیت کا سد باب
- ۶۶۴ کلمہ شہادت میں لفظ عبد کا دوسرا سولہ کے فائدہ۔
- ۶۶۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعویٰ مسادات صرف تاوقت حرکت نہیں، کفر ہے۔
- ۶۶۵ انبیاء سنیۃ الانبیاء سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کرتے تو ولی کیا کریں گے، جو دعویٰ کرے ولی نہیں شیطان ہے۔
- ۶۶۵ شیطانیات صوفیہ کے مطابق۔
- ۶۶۵ حضرت بایزید بسطامی کے قول سے مخالف
- ۶۶۶ اعظمہ شانی کی توضیح اور ایک لگداز حکایت
- ۶۶۶ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک جنت ہیں
- ۶۶۶ دلالی ایک ردی پیشہ ہے
- کافر کے پاس جو شراب کی آمدنی ہے اس کا وہ علم نہیں جو مسلمان کی ایسی آمدنی کا ہے۔
- ۶۵۱ عقد و فسخ دونوں مالی حرام پر چمے نہ ہوں تو طبع حلال ہے۔
- ۶۵۶ مولوی محمد علی نانکے ندوہ کے خیالات۔
- ۶۵۶ مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی کی طرف منسوب
- ۶۵۶ ایک غلط روایت۔
- ۶۵۶ مرزا مظہر جان جاناں کے مکتوب کا ایک مضمون جس میں ہندوؤں کے مذہب کو آسانی گمان کرنے کی کوشش کی ہے۔
- ۶۵۶ مرزا صاحب کا مکتوب دلیل شرع نہیں۔
- ۶۵۶ تبیع سنا بل شریف میں ہندو پیشواؤں کو کافر لکھا ہے۔
- ۶۵۶ اویسائے کرام بیک وقت چند جگہ حاضر ہو سکتے ہیں۔
- ۶۵۶ رام و کرشن کے دو پر تو اتر ہندو کے علاوہ کوئی دلیل نہیں۔
- ۶۵۸ تو اتر ہندو سے رام و کرشن کا رسول ہونا تو بڑی بات ہے شریف آدمی ہونا بھی ثابت نہیں۔
- ۶۵۸ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت سے متعلق ایک سوال۔
- ۶۵۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صورت بشری، دوسری ملکی، تیسری حقیقی تھی۔
- ۶۵۹ خصائص بشریت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنا کافروں کا

- ۶۷۸ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دلال کے لفظ سے تعبیر کرنا آپ کی توہین ہے۔
- ۶۷۹ ذکر میلاد کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین سمجھنا شیطانی خیال ہے۔
- ۶۸۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد شریف میں تشریف لائے تھے۔
- ۶۸۱ قیام میلاد محفل میں تشریف کی وجہ سے نہیں ذکر ولادت کے احترام میں ہے۔
- ۶۸۲ کافر افسر کے حکم کی تعمیل کرنے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے۔ اس فقرے کا حکم۔
- ۶۸۳ مسلمانوں کے مذہبی کام میں افسری کی دو قسمیں (۱) قہری، اس میں معذوری و مجبوری ہے۔
- ۶۸۴ (۲) اختیاری، یہ ناجائز اور حرام ہے۔
- ۶۸۵ غیروں کو رازدربنانے کی ممانعت۔
- ۶۸۶ نااہل بلکہ نامناسب کو عامل ناما اللہ و رسول کے ساتھ خیانت ہے۔
- ۶۸۷ دینی امور میں کافروں سے مدد چاہنی حرام ہے۔
- ۶۸۸ دینی مدرسہ کا بد مذہب اور مشرکی کو افسر بنانا حرام ہے۔
- ۶۸۹ معصیت کی بات کسی مسلمان اعلیٰ افسر کی بھی ماننا حرام ہے۔
- ۶۹۰ دوسرے کی شرکت کو فقہاء نے کفر کہا ہے۔
- ۶۹۱ بتوں پر پھول چڑھانا، ناقوس بجانا کفر ہے۔
- ۶۹۲ نیروز مهرگان کا بد مذہب اور اہل غیر اسلامی عیدوں کی تعظیم مقصود ہو تو کفر ہے۔
- ۶۹۳ معبودان باطل کی جے برن کفر ہے۔ کافروں کی جے کو فقہاء نے کفر کہا ہے۔
- ۶۷۷ کفر واقعی کے متکروں کو بھی تجوید اسلام و نکاح ضروری ہے۔
- ۶۷۸ قطعی کافر کے احکام اس سے سخت ہیں۔
- ۶۷۹ مجائس کفار میں شرکت حرام ہے۔
- ۶۸۰ قشتہ ہمدان کی عبادت کا طریقہ اور کفر ہے۔
- ۶۸۱ ایک سیکندے کے لئے بھی کفر پر رضا کفر ہے۔
- ۶۸۲ جیسا جرم ویسی تو بہ ضروری ہے۔
- ۶۸۳ مذکورہ بالا مسائل سے متعلق دوسرے سوال و جواب۔
- ۶۸۴ جے ہونا شمار کفار اور فقہاء کے نزدیک کفر ہے۔
- ۶۸۵ جبر و رضا کے حدود کا بیان۔
- ۶۸۶ قشتہ کے متعلق ایک سوال۔
- ۶۸۷ ہملی، دیوالی، نیروز مهرگان غیر اسلامی تہواروں کی تائید اور ان کے منانے کا حکم۔
- ۶۸۸ ہم خدا و رسول کو نہیں دیکھتے، کھنڈ والے کا حکم۔
- ۶۸۹ یزید پسید کے آخری احکام
- ۶۹۰ اہل حق کے مباحاتی ما اعظم شافعی اور فرعون کے انامہ العالین لکھنے میں فرق ہے۔
- ۶۹۱ کسی خاص عالم کو کسی دنیاوی وجہ سے گالی دینا کفر نہیں۔
- ۶۹۲ ارتداد سے نکاح منع ہوتا ہے طلاق نہیں واقع ہوتی۔

- ۶۸۳ وہابی ہمنے کے علاوہ متین
تہماز اوٹھک بیٹھک ہے، روزہ بخوکامنا ہے،
جتنے نمازی حاجی ہیں سب بے ایمان ہیں، یہ کلمہ
کفر ہے۔
- ۶۸۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایٹمی کنا
کفر ہے۔
- ۶۸۵ انبیاء کرام اپنے مزارات مقدسہ میں زندہ ہیں،
نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دے جاتے ہیں جہاں
چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی
حکومت میں تصرف فرماتے ہیں۔
- ۶۸۵ جو شخص میلاد شریف پڑھوانے والے کو جہنم کے خود
جہنمی ہے۔
- ۶۸۶ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صف الہیہ
کا نقصان تھا، بات حق ہے طرہ ادا درست نہیں۔
- ۶۸۶ حضرت کا خیال نمازیں آئے تو نماز نہ ہوگی، نہ ہے
غیر کا آئے تو ہر جائے گی۔ یہ جملہ بولنا بیانی و
فرشتہ کی قویں کرنا، اللہ تعالیٰ کو بُرا کہنا
کفر ہے۔
- ۶۸۶ یہ کہنا غلط ہے کہ ستر دلیل کفر کی اور ایک اسلام
کی، تو آدمی مسلمان ہے۔
- ۶۸۶ صحابہ کرام کے صبر و تحمل کو شرمناک کمزوری اور
نامردی کہنا کفر ہے۔
- ۶۸۶ ایسے شخص کی تائید و حمایت کرنے والا بھی اسلام
سے نکل گیا۔
- ۶۸۸ ایسے شخص کی تردید سے روکنے والوں کے حکم میں
لنا داخل ہے۔
- ۶۸۸ تفصیل ہے۔
- ۶۸۸ اللہ تعالیٰ کے اسرار میں شہید و بصیر ہے اس کو
ماضر و ناظر نہ کہنا چاہئے۔
- ۶۸۹ ایک رافضی تصنیف کے احکام
چند گمراہ کن جگہ کافرانہ کتابوں کے بارے میں
انتباہ۔
- ۶۹۰ "ہم کو شریعت منظور نہیں رواج منظور ہے"
کلمہ کفر ہے۔
- ۶۹۱ "ہم کرم کارکم نہ پر شرعاً" اور "شریعت منظور
نہیں" کا فرق۔
- ۶۹۱ ترویج اشرفی سے مسئلہ ایتان ارواح پر ایک
قریری مناظرہ۔
- ۶۹۲ دو حصے ہیں تحردوں کو شب و روز عیسٰی
یوم عاشورہ، شب نصف شعبان آتی ہیں۔
- ۶۹۴ کتب و غیرہ کو ایسی ویسی کتاب کہنا ان کتابوں
کی توہین ہے۔
- ۶۹۴ تمام انبیاء کرام پر رحمنا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر خصوصاً ایمان لانے کا قرآن میں
حکم ہے۔
- ۶۹۸ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب اس کے رسولوں
پر ایمان لانا بھی ہے۔
- ۶۹۹ ان آیات کا بیان جس میں رسولوں پر ایمان لانے
کی ترغیب ہے۔
- ۶۹۹ اسلام لانے میں تمام ضروریات دین پر ایمان
لانا داخل ہے۔

- یہود و نصاریٰ جو قرأت و انجیل قائم کریں باطل پر ہیں۔
- ۴۰۰ قرأت و انجیل کے قیام میں حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانا داخل ہے۔
- ۴۰۱ خلائج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین میں منحصر ہے۔
- ۴۰۲ ہدایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے پر موقوف ہے۔
- ۴۰۳ اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے میں تعسیری ڈالتے والا کہ بعض پر ایمان لانے بعض کافر کرے، پتا کافر ہے۔
- ۴۰۴ یہود و نصاریٰ پر مسلمان ہونا نہ رہی ہے۔
- ۴۰۵ اسلام کے سوا ہر دین کا پیرو آخرت میں خسارہ میں ہوگا۔
- ۴۰۶ یہود و نصاریٰ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں کافر ہیں۔
- ۴۰۷ یہود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ان کے وسیلہ سے کفر لایا پر فتح مانگتے تھے۔
- ۴۰۸ آخرت کی ساری ہماریں مسلمانوں کے لئے ہیں کافر اس سے یکسر محروم ہیں۔
- ۴۰۹ قربانی کرنے والے اپنی مستربانی کا جو حصہ جس کو چاہے دیں یا تقصیر کسی حصہ میں کسی کا حق شرف وارد نہیں۔
- ۴۱۰ جس نے یہ کہنا کہ حضور کے زمانہ سے قربانی میں ہمارا حصہ چلا آیا ہے حضور پر اقرار کیا، بے توبہ مرا تو جہنم کا سزاوار ہے۔
- ۴۱۱ چاہے ہماری قربانی مقبول نہ ہو ہم باپ دادا کی رسم نہ چھوڑیں گے یہ کہنے والے پر توبہ تجوید سلام و تہجد نہ نکاح فرض ہے۔
- ۴۱۲ کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔
- ۴۱۳ آدمی کو کھانا مکروہ ہے دفن کر دی جائے۔
- ۴۱۴ دلی گردہ وغیرہ قربانی کرانے والے کو اختیار ہے۔
- ۴۱۵ چاہے خود کھائے یا بے تقسیم کرادے۔
- ۴۱۶ بت پر جاں تر دیج میں کشش کرنا کفر ہے۔
- ۴۱۷ وارثی مندرانا حرام ہے اور یہ کہنا کہ مندرانا میری طبیعت کا اختیار ہے گناہ پر اعلان ہے مگر کفر نہیں۔
- ۴۱۸ میری طبیعت کا اختیار اور میری طبیعت کو اختیار میں فرق ہے۔
- ۴۱۹ جو شخص یہ کہے کہ آج ملاوس میں مندر جانا ہوں شک و محو کر رکھ لیا ہے اسلامی نجات سے مجھے کیا تعرض ہو کافر ہو گیا۔
- ۴۲۰ قربانی کا دوسرے متعلق ایک سوال درج اب۔

فہرست ضمنی مسائل

تفسیر اصول تفسیر

۲۹۰	اولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمیدؑ کی تفسیر۔	۱۳۵	بنت پرست، واپیر اور دیوبندیہ طائف حادثہ اللہ ورسولہ میں داخل ہیں۔
۲۹۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نسخ قرآن جائز نہیں۔	۱۳۵	جو یوہودون من حادثہ اللہ ورسولہ ہیں وہ یؤمنون باللہ والیومہ الآخر نہیں۔
۲۹۳	آیت "تقلید فی الساجدین" کی تفسیر۔	۱۳۵	کلام الہی میں اسی طرف سے کسی قید کا اضافہ نکر قرآن آخر اعلیٰ اللہ ہے۔
۳۳۲	آیت خاتم النبیین کے معنی مشہور میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کفر ہے۔	۱۴۶	آیت مبارکہ: "خذ العوضات الکافر وکف دین کی تفسیر۔
۳۳۶	انس تاویل کا رد کہ آیت میں خاتم النبیین سے مراد شریعت بعیدہ کا ختم ہے۔	۱۶۳	آیت کریمہ میں اولیٰ رحمۃ مراد ہے آیت کریمہ انانحن نزلنا الذکر وانا معہ لجاطلون کی تفسیر۔
۳۴۱	قرآن شریف میں حرف ۲۶ پیڑیوں کے نام بخ کر دیے۔	۲۵۹	آیت کریمہ لایاتہ الباطل من بین ید یہ
۳۴۲	شمویل اور یوشع اور حضرت خضر علیہم السلام کا ذکر قرآن میں مبہم طریقہ پر ہوا۔		
	قرآن سے ایسی تفسیریں آیتوں کا بیان جن میں رسولؐ		

- ۳۴۲ ذکر بطریق استعراق ہوا۔
 ۳۵۴ استعراق ہی ثابت ہوگا۔
 ۳۴۵ آیہ سات مقامات قرآنی کا ذکر جہاں انبیاء سابقین کو بوصف جنسیت ذکر کیا گیا۔
 ۳۴۶ آیہ سات مقامات کا ذکر جہاں رسول کا ذکر مطلقاً ہے قید شمول و خصوص کیا گیا۔
 ۳۴۷ آیہ سات مقامات کا ذکر جہاں رسولوں کی خاص جلالت کا ذکر ہے۔
 ۳۴۸ وہ مقامات جہاں بطریق حمد حضوری ذکر ہوا۔
 ۳۴۸ وہ مقامات جہاں بطریق حمد ذکر کی ذکر ہوا۔
 ۳۴۸ وہ مقامات جہاں بطریق حمد علی ذکر ہوا۔
 ۳۴۸ آیت کریمہ "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" میں الف لام حمد خارجی و برحق حمد خارجی ذکر ہوگا۔
 ۳۴۸ آیت کریمہ میں انبیاء مذکور بوصف جنسیت مراد ہوں تو کلام الہی کا فضول و حمل چونا لازم آئے گا۔
 ۳۴۸ آیت خاتم النبیین میں الف لام حمد خارجی مراد لینے کی صورت میں قرآن میں مذکور رسولوں کی متعدد اصناف ہوں گی جو خود حمد خارجی کے خلاف ہے۔
 ۳۴۹ آیت مبارکہ خاتم النبیین میں الف لام استعراق کے لئے ہو بلکہ حمد خارجی ذکر کی کے لئے جو تو آیت مبارکہ متشابہات میں سے ہوگی۔
 ۳۴۹ آیت میں استعراق کے علاوہ جو معنی مراد لیا جائے آیت فہم نبوت پر دلیل نہ ہوگی۔
 ۳۵۰ آیت مبارکہ میں الف لام حمد خارجی ہو تب بھی
- ۳۴۵ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۴۶ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۴۷ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۴۸ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۴۹ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۵۰ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
- ۳۴۵ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۴۶ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۴۷ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۴۸ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۴۹ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے
 ۳۵۰ آیت کریمہ "لا ینہکم اللہ" بخلاف اللہ کے

۷۰۵	۴۸۴	ان تشریف آوری سے پہلے ان کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔	ہناؤ اور مالی مواسات کی اجازت ہے نہ کہ ان کو اپنا انصار اور یار غار بنانے کی۔
	۴۹۰	فوائد حدیثیہ	حرمت استعانت مشرکین پر آیات قرآنیہ۔
	۴۹۰		پہلی آیت کریمہ
	۴۹۱	حدیث "الانمة من قریش" پر عثمانہ گفتگو	دوسری آیت کریمہ
۱۸۸	۴۹۱	اور اس کی تخریج۔	تفسیر آیت کریمہ
	۴۹۲	حدیث بخاری اسمعوا و هیعوا و انب	تیسری آیت کریمہ
	۴۹۳	استعمل علیکم عبد حشی سے یہ شد	تفسیر آیت کریمہ
۱۹۸	۴۹۳	وہم کا ازالہ۔	چوتھی آیت کریمہ
	۴۹۳	حدیث کو اس معنی پر حل کرنا واجب ہے کہ اجماع	تفسیر آیت کریمہ
۱۹۹		کے خلاف نہ واقع ہو۔	آیت کریمہ "والبدن جعلنا" سے لگنے
	۵۶۰	انہ کے "الانمة من قریش" سے استدلال	کی قربانی پر استدلال، نیز تفسیر قادری کے
		فرمایا اور بنی علی باللام کے افادہ استغراق سے	ترجمہ سے اس موضوع پر استدلال۔
۲۰۶		انعام تقریب فرمایا۔	آیہ بارکہ "ولکل امة جعنا منسکا سے
	۵۶۱	حدیث "قد مواتی شاولا تقد موہا"	استدلال۔
۲۲۷		چھ صحابہ کرام کی روایت سے ہے۔	سورۃ انعام کی آیت "ثلثۃ ان و اج"
		حدیث "ما من مولود یولد علی فطریۃ"	سے بقرہ کے انعام ہونے پر استدلال۔
۲۲۲	۵۶۲	کی تفسیر۔	و ذال موسی لقومہ الیہ سے استدلال
۲۸۰		حدیث متواتر کی دو قسمیں۔	آیہ سورہ بقرہ، سورہ انعام اور سورہ حج سے
	۵۶۸	حدیث مبارک "اھل البیوع کلاب اھل النار"	قربانی کا ثبوت۔
۲۸۸	۵۷۸	کی تفسیر۔	آیہ کریمہ "من یشفع شفاعۃ حۃ" کی تفسیر۔
		ایک موضوع روایت اور اس کے بیان	سورہ والضحیٰ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
۳۰۸		کرنے والے کا حکم۔	وسلم کے رؤے روشن اور زلف مشکیں کی
۳۳۲	۶۳۴	حدیث "لا ہی بعدی" متواتر ہے۔	قسم یاد کی گئی ہے۔
		آن احادیث کا بیان جن میں خاتم البیین	یہود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

- یعنی آخری نبی کی تصریح ہے۔ ۳۵۱ ایک صحیح روایت میں مجتہد کا پیوند اور اس
 "آئمۃ من قریش" حدیث صحیح و متواتر کا ازالہ۔ ۶۲۶
- ہے اور اہل اسلام کا اس مضمون پر اجماع ہے ۴۱۵
 تحریم استعانت مشرکین پر احادیث صحیحہ۔ ۶۹۱
 جواز استعانت میں پیش کی جانے والی بعض روایات کا حال۔ ۵۰۰
- کافروں کی زمین میں نماز پڑھنے کی شدید ممانعت۔ ۱۶۲
 مغرب میں نماز قصر کرنا نئی شریعت گھڑنا ہے ۳۷۲
- آیت الکرسی میں کوئی لفظ چوڑے سے ایک مذہب پر نماز باطل ہے، رائج یہ ہے کہ ۵۰۱
 بے فائدہ معنی فاسد نہیں۔ ۳۷۵
- امامت ۵۰۲
 آتی احادیث کا ذکر میں حرر توں کو حضور پر جماعت کی اجازت ہے۔ ۵۵۱
 صحاح ستہ اور نسائی سے ان احادیث کی تخریج جس میں قربانی بقر کا ذکر ہے۔ ۵۶۲
- ایک حدیث مبارکہ کہ جو اپنی خدا کے ہاں دیکھنا چاہے اندازہ لگائے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قدر کیسی ہے۔ ۵۷۵
 مگر آجوں سے اجتناب کی حدیث مسلم۔ ۵۸۲
 حدیث "الفقر فخری" بے اصل ہے۔ ۶۲۷
 حدیث مبارکہ "اللہم احییہنی مسکینا" کا صحیح مطلب۔ ۶۳۱
 ایک مجبونی روایت۔ ۶۴۶
- جوابی صوفی و بدعت حد کفر تک نہ پہنچا ہوا اس کے پیچھے نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی مگر رافضی، قدری اور مشبہہ کے پیچھے باطل نہیں ہوگی۔ ۶۵۱
 جہتہ ع کی اقتدار میں نماز کراہت کے ساتھ کب صحیح ہے۔ ۶۵۲
 کون سے جہتہ ع کے پیچھے نماز مطلقاً ناجائز ہے ۶۵۳
 جہی، قدری اور غالی رافضی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ ۶۵۲
 کئی اہل اجواء کے پیچھے نماز جائز اور کئی کے پیچھے ناجائز ہے۔ ۶۵۲
 تہذیب پر جواز مسیح کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے ۶۵۲

اُم المؤمنین مسیتہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور کافر کے پیچھے باطل ہے۔

مفتور سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان کر ان سے استغاثت کا انکار و بابیہ کا خیال ہے جن کی امامت جائز نہیں۔

علی الاعلان گناہ کبیرہ کو نیکو لافاتی حدیث کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی پر شخص دہریوں کے کفر میں شک کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاسکتی۔

۲۵۴

۲۹۴

۳۰۹

۳۱۸

۳۸۵

غیر ذمی کافر کو مسجد میں آنے کی اجازت منسوخ ہو چکی ہے۔

کافر کو بطور استعلا مسجد میں جانا مطلقاً حرام ہے۔

جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو ایذا دے اس کو مسجد سے نکال دیا جائے۔

زکوٰۃ

ذاتی کو نفلی صدقات دے سکتے ہیں، زکوٰۃ ذمی کو نہیں دے سکتے۔

نکاح

کتابیہ عورت سے نکاح صحیح ہے اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے۔

نکاح کتابیہ کے بیچ ہونے کی شرطیں۔

صافی (ستارہ پرست) عورتوں سے نکاح کیسا ہے۔

نکاح میں شرعاً کفارت کا اعتبار ہے۔

مرتد کی عورت حدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔

مکرر کفر صادر ہو تو تجدید نکاح ضروری ہے اور نکاح کے لئے گواہی گواہ دہشتہ وار مثلاً بیانیہ ہوں وہ بھی کافی ہیں۔

مرزائی کے مذہب سے آگاہ ہو کر اس کو لڑائی دینا زنا پر پیش کرتا ہے اور فعل فسق ہے

۱۱۹

۱۱۹

۱۱۹

۲۲۷

۲۹۸

۳۱۹

۳۲۱

احکام مسجد

مسجد حرام میں کفار کا داخلہ مطلقاً منع ہے۔

عہد رسالت میں وفد کفار مسجد میں بطور استعلا نہیں آتے تھے۔

مشرک کا بطور استعلا مسجد میں آنا حرام ہے۔

تغییر کی کتب معتقدہ میں مسجد میں واحسنہ کفار کی ممانعت ظاہر ہے۔

غیر مسلموں کی کثرت کی حالت میں داخلہ کفار سبب پامانی اسلام ہے۔

مفتور کے زمانہ مبارک میں کتنے مسجد میں آتے جاتے تھے، آج کل سب تہ لانا سخت منسوخ ہے۔

۲۹۰

۳۹۱

۳۹۱

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۲

۵۲۱

- گستاخی کرنے والے کو کوئی اتنی معاف نہیں کر سکتا، اتنی سے معافی مانگے کے کوئی معنی نہیں۔
- ۲۰۵۔ اور ہے دل سے اس کو بڑا چاہنا اور ہے،
- ۲۱۵۔ اور یہ البتہ کفر ہے، چاہے مقدمات میں ہو چاہے
- ۲۲۳۔ عبادات میں۔
- ۲۶۵۔ اختلاف زمانہ سے احکام بدلتے ہیں۔
- ۲۹۱۔ طعنہ کفریات کی ناقص تاویل انھیں کفر ہونے سے نہ بچائے گی۔
- ۳۰۱۔ مفتیوں کو ہدایت۔
- ۳۰۹۔ مفتی کو جب اصل واقعہ معلوم ہو تو اسے جائز نہیں کہ سائل کو اس کے سوال کے موافق فتویٰ نکلے دے تاکہ باطل پر اس کا مددگار
- ۳۱۱۔
- ۳۱۲۔
- ۳۱۳۔
- ۳۱۴۔
- ۳۱۵۔
- ۳۱۶۔
- ۳۱۷۔
- ۳۱۸۔
- ۳۱۹۔
- ۳۲۰۔
- ۳۲۱۔
- ۳۲۲۔
- ۳۲۳۔
- ۳۲۴۔
- ۳۲۵۔
- ۳۲۶۔
- ۳۲۷۔
- ۳۲۸۔
- ۳۲۹۔
- ۳۳۰۔
- ۳۳۱۔
- ۳۳۲۔
- ۳۳۳۔
- ۳۳۴۔
- ۳۳۵۔
- ۳۳۶۔
- ۳۳۷۔
- ۳۳۸۔
- ۳۳۹۔
- ۳۴۰۔
- ۳۴۱۔
- ۳۴۲۔
- ۳۴۳۔
- ۳۴۴۔
- ۳۴۵۔
- ۳۴۶۔
- ۳۴۷۔
- ۳۴۸۔
- ۳۴۹۔
- ۳۵۰۔
- ۳۵۱۔
- ۳۵۲۔
- ۳۵۳۔
- ۳۵۴۔
- ۳۵۵۔
- ۳۵۶۔
- ۳۵۷۔
- ۳۵۸۔
- ۳۵۹۔
- ۳۶۰۔
- ۳۶۱۔
- ۳۶۲۔
- ۳۶۳۔
- ۳۶۴۔
- ۳۶۵۔
- ۳۶۶۔
- ۳۶۷۔
- ۳۶۸۔
- ۳۶۹۔
- ۳۷۰۔
- ۳۷۱۔
- ۳۷۲۔
- ۳۷۳۔
- ۳۷۴۔
- ۳۷۵۔
- ۳۷۶۔
- ۳۷۷۔
- ۳۷۸۔
- ۳۷۹۔
- ۳۸۰۔
- ۳۸۱۔
- ۳۸۲۔
- ۳۸۳۔
- ۳۸۴۔
- ۳۸۵۔
- ۳۸۶۔
- ۳۸۷۔
- ۳۸۸۔
- ۳۸۹۔
- ۳۹۰۔
- ۳۹۱۔
- ۳۹۲۔
- ۳۹۳۔
- ۳۹۴۔
- ۳۹۵۔
- ۳۹۶۔
- ۳۹۷۔
- ۳۹۸۔
- ۳۹۹۔
- ۴۰۰۔
- ۴۰۱۔
- ۴۰۲۔
- ۴۰۳۔
- ۴۰۴۔
- ۴۰۵۔
- ۴۰۶۔
- ۴۰۷۔
- ۴۰۸۔
- ۴۰۹۔
- ۴۱۰۔
- ۴۱۱۔
- ۴۱۲۔
- ۴۱۳۔
- ۴۱۴۔
- ۴۱۵۔
- ۴۱۶۔
- ۴۱۷۔
- ۴۱۸۔
- ۴۱۹۔
- ۴۲۰۔
- ۴۲۱۔
- ۴۲۲۔
- ۴۲۳۔
- ۴۲۴۔
- ۴۲۵۔
- ۴۲۶۔
- ۴۲۷۔
- ۴۲۸۔
- ۴۲۹۔
- ۴۳۰۔
- ۴۳۱۔
- ۴۳۲۔
- ۴۳۳۔
- ۴۳۴۔
- ۴۳۵۔
- ۴۳۶۔
- ۴۳۷۔
- ۴۳۸۔
- ۴۳۹۔
- ۴۴۰۔
- ۴۴۱۔
- ۴۴۲۔
- ۴۴۳۔
- ۴۴۴۔
- ۴۴۵۔
- ۴۴۶۔
- ۴۴۷۔
- ۴۴۸۔
- ۴۴۹۔
- ۴۵۰۔
- ۴۵۱۔
- ۴۵۲۔
- ۴۵۳۔
- ۴۵۴۔
- ۴۵۵۔
- ۴۵۶۔
- ۴۵۷۔
- ۴۵۸۔
- ۴۵۹۔
- ۴۶۰۔
- ۴۶۱۔
- ۴۶۲۔
- ۴۶۳۔
- ۴۶۴۔
- ۴۶۵۔
- ۴۶۶۔
- ۴۶۷۔
- ۴۶۸۔
- ۴۶۹۔
- ۴۷۰۔
- ۴۷۱۔
- ۴۷۲۔
- ۴۷۳۔
- ۴۷۴۔
- ۴۷۵۔
- ۴۷۶۔
- ۴۷۷۔
- ۴۷۸۔
- ۴۷۹۔
- ۴۸۰۔
- ۴۸۱۔
- ۴۸۲۔
- ۴۸۳۔
- ۴۸۴۔
- ۴۸۵۔
- ۴۸۶۔
- ۴۸۷۔
- ۴۸۸۔
- ۴۸۹۔
- ۴۹۰۔
- ۴۹۱۔
- ۴۹۲۔
- ۴۹۳۔
- ۴۹۴۔
- ۴۹۵۔
- ۴۹۶۔
- ۴۹۷۔
- ۴۹۸۔
- ۴۹۹۔
- ۵۰۰۔
- ۵۰۱۔
- ۵۰۲۔
- ۵۰۳۔
- ۵۰۴۔
- ۵۰۵۔
- ۵۰۶۔
- ۵۰۷۔
- ۵۰۸۔
- ۵۰۹۔
- ۵۱۰۔
- ۵۱۱۔
- ۵۱۲۔
- ۵۱۳۔
- ۵۱۴۔
- ۵۱۵۔
- ۵۱۶۔
- ۵۱۷۔
- ۵۱۸۔
- ۵۱۹۔
- ۵۲۰۔
- ۵۲۱۔
- ۵۲۲۔
- ۵۲۳۔
- ۵۲۴۔
- ۵۲۵۔
- ۵۲۶۔
- ۵۲۷۔
- ۵۲۸۔
- ۵۲۹۔
- ۵۳۰۔
- ۵۳۱۔
- ۵۳۲۔
- ۵۳۳۔
- ۵۳۴۔
- ۵۳۵۔
- ۵۳۶۔
- ۵۳۷۔
- ۵۳۸۔
- ۵۳۹۔
- ۵۴۰۔
- ۵۴۱۔
- ۵۴۲۔
- ۵۴۳۔
- ۵۴۴۔
- ۵۴۵۔
- ۵۴۶۔
- ۵۴۷۔
- ۵۴۸۔
- ۵۴۹۔
- ۵۵۰۔
- ۵۵۱۔
- ۵۵۲۔
- ۵۵۳۔
- ۵۵۴۔
- ۵۵۵۔
- ۵۵۶۔
- ۵۵۷۔
- ۵۵۸۔
- ۵۵۹۔
- ۵۶۰۔
- ۵۶۱۔
- ۵۶۲۔
- ۵۶۳۔
- ۵۶۴۔
- ۵۶۵۔
- ۵۶۶۔
- ۵۶۷۔
- ۵۶۸۔
- ۵۶۹۔
- ۵۷۰۔
- ۵۷۱۔
- ۵۷۲۔
- ۵۷۳۔
- ۵۷۴۔
- ۵۷۵۔
- ۵۷۶۔
- ۵۷۷۔
- ۵۷۸۔
- ۵۷۹۔
- ۵۸۰۔
- ۵۸۱۔
- ۵۸۲۔
- ۵۸۳۔
- ۵۸۴۔
- ۵۸۵۔
- ۵۸۶۔
- ۵۸۷۔
- ۵۸۸۔
- ۵۸۹۔
- ۵۹۰۔
- ۵۹۱۔
- ۵۹۲۔
- ۵۹۳۔
- ۵۹۴۔
- ۵۹۵۔
- ۵۹۶۔
- ۵۹۷۔
- ۵۹۸۔
- ۵۹۹۔
- ۶۰۰۔
- ۶۰۱۔
- ۶۰۲۔
- ۶۰۳۔
- ۶۰۴۔
- ۶۰۵۔
- ۶۰۶۔
- ۶۰۷۔
- ۶۰۸۔
- ۶۰۹۔
- ۶۱۰۔
- ۶۱۱۔
- ۶۱۲۔
- ۶۱۳۔
- ۶۱۴۔
- ۶۱۵۔
- ۶۱۶۔
- ۶۱۷۔
- ۶۱۸۔
- ۶۱۹۔
- ۶۲۰۔
- ۶۲۱۔
- ۶۲۲۔
- ۶۲۳۔
- ۶۲۴۔
- ۶۲۵۔
- ۶۲۶۔
- ۶۲۷۔
- ۶۲۸۔
- ۶۲۹۔
- ۶۳۰۔
- ۶۳۱۔
- ۶۳۲۔
- ۶۳۳۔
- ۶۳۴۔
- ۶۳۵۔
- ۶۳۶۔
- ۶۳۷۔
- ۶۳۸۔
- ۶۳۹۔
- ۶۴۰۔
- ۶۴۱۔
- ۶۴۲۔
- ۶۴۳۔
- ۶۴۴۔
- ۶۴۵۔
- ۶۴۶۔
- ۶۴۷۔
- ۶۴۸۔
- ۶۴۹۔
- ۶۵۰۔
- ۶۵۱۔
- ۶۵۲۔
- ۶۵۳۔
- ۶۵۴۔
- ۶۵۵۔
- ۶۵۶۔
- ۶۵۷۔
- ۶۵۸۔
- ۶۵۹۔
- ۶۶۰۔
- ۶۶۱۔
- ۶۶۲۔
- ۶۶۳۔
- ۶۶۴۔
- ۶۶۵۔
- ۶۶۶۔
- ۶۶۷۔
- ۶۶۸۔
- ۶۶۹۔
- ۶۷۰۔
- ۶۷۱۔
- ۶۷۲۔
- ۶۷۳۔
- ۶۷۴۔
- ۶۷۵۔
- ۶۷۶۔
- ۶۷۷۔
- ۶۷۸۔
- ۶۷۹۔
- ۶۸۰۔
- ۶۸۱۔
- ۶۸۲۔
- ۶۸۳۔
- ۶۸۴۔
- ۶۸۵۔
- ۶۸۶۔
- ۶۸۷۔
- ۶۸۸۔
- ۶۸۹۔
- ۶۹۰۔
- ۶۹۱۔
- ۶۹۲۔
- ۶۹۳۔
- ۶۹۴۔
- ۶۹۵۔
- ۶۹۶۔
- ۶۹۷۔
- ۶۹۸۔
- ۶۹۹۔
- ۷۰۰۔
- ۷۰۱۔
- ۷۰۲۔
- ۷۰۳۔
- ۷۰۴۔
- ۷۰۵۔
- ۷۰۶۔
- ۷۰۷۔
- ۷۰۸۔
- ۷۰۹۔
- ۷۱۰۔
- ۷۱۱۔
- ۷۱۲۔
- ۷۱۳۔
- ۷۱۴۔
- ۷۱۵۔
- ۷۱۶۔
- ۷۱۷۔
- ۷۱۸۔
- ۷۱۹۔
- ۷۲۰۔
- ۷۲۱۔
- ۷۲۲۔
- ۷۲۳۔
- ۷۲۴۔
- ۷۲۵۔
- ۷۲۶۔
- ۷۲۷۔
- ۷۲۸۔
- ۷۲۹۔
- ۷۳۰۔
- ۷۳۱۔
- ۷۳۲۔
- ۷۳۳۔
- ۷۳۴۔
- ۷۳۵۔
- ۷۳۶۔
- ۷۳۷۔
- ۷۳۸۔
- ۷۳۹۔
- ۷۴۰۔
- ۷۴۱۔
- ۷۴۲۔
- ۷۴۳۔
- ۷۴۴۔
- ۷۴۵۔
- ۷۴۶۔
- ۷۴۷۔
- ۷۴۸۔
- ۷۴۹۔
- ۷۵۰۔
- ۷۵۱۔
- ۷۵۲۔
- ۷۵۳۔
- ۷۵۴۔
- ۷۵۵۔
- ۷۵۶۔
- ۷۵۷۔
- ۷۵۸۔
- ۷۵۹۔
- ۷۶۰۔
- ۷۶۱۔
- ۷۶۲۔
- ۷۶۳۔
- ۷۶۴۔
- ۷۶۵۔
- ۷۶۶۔
- ۷۶۷۔
- ۷۶۸۔
- ۷۶۹۔
- ۷۷۰۔
- ۷۷۱۔
- ۷۷۲۔
- ۷۷۳۔
- ۷۷۴۔
- ۷۷۵۔
- ۷۷۶۔
- ۷۷۷۔
- ۷۷۸۔
- ۷۷۹۔
- ۷۸۰۔
- ۷۸۱۔
- ۷۸۲۔
- ۷۸۳۔
- ۷۸۴۔
- ۷۸۵۔
- ۷۸۶۔
- ۷۸۷۔
- ۷۸۸۔
- ۷۸۹۔
- ۷۹۰۔
- ۷۹۱۔
- ۷۹۲۔
- ۷۹۳۔
- ۷۹۴۔
- ۷۹۵۔
- ۷۹۶۔
- ۷۹۷۔
- ۷۹۸۔
- ۷۹۹۔
- ۸۰۰۔
- ۸۰۱۔
- ۸۰۲۔
- ۸۰۳۔
- ۸۰۴۔
- ۸۰۵۔
- ۸۰۶۔
- ۸۰۷۔
- ۸۰۸۔
- ۸۰۹۔
- ۸۱۰۔
- ۸۱۱۔
- ۸۱۲۔
- ۸۱۳۔
- ۸۱۴۔
- ۸۱۵۔
- ۸۱۶۔
- ۸۱۷۔
- ۸۱۸۔
- ۸۱۹۔
- ۸۲۰۔
- ۸۲۱۔
- ۸۲۲۔
- ۸۲۳۔
- ۸۲۴۔
- ۸۲۵۔
- ۸۲۶۔
- ۸۲۷۔
- ۸۲۸۔
- ۸۲۹۔
- ۸۳۰۔
- ۸۳۱۔
- ۸۳۲۔
- ۸۳۳۔
- ۸۳۴۔
- ۸۳۵۔
- ۸۳۶۔
- ۸۳۷۔
- ۸۳۸۔
- ۸۳۹۔
- ۸۴۰۔
- ۸۴۱۔
- ۸۴۲۔
- ۸۴۳۔
- ۸۴۴۔
- ۸۴۵۔
- ۸۴۶۔
- ۸۴۷۔
- ۸۴۸۔
- ۸۴۹۔
- ۸۵۰۔
- ۸۵۱۔
- ۸۵۲۔
- ۸۵۳۔
- ۸۵۴۔
- ۸۵۵۔
- ۸۵۶۔
- ۸۵۷۔
- ۸۵۸۔
- ۸۵۹۔
- ۸۶۰۔
- ۸۶۱۔
- ۸۶۲۔
- ۸۶۳۔
- ۸۶۴۔
- ۸۶۵۔
- ۸۶۶۔
- ۸۶۷۔
- ۸۶۸۔
- ۸۶۹۔
- ۸۷۰۔
- ۸۷۱۔
- ۸۷۲۔
- ۸۷۳۔
- ۸۷۴۔
- ۸۷۵۔
- ۸۷۶۔
- ۸۷۷۔
- ۸۷۸۔
- ۸۷۹۔
- ۸۸۰۔
- ۸۸۱۔
- ۸۸۲۔
- ۸۸۳۔
- ۸۸۴۔
- ۸۸۵۔
- ۸۸۶۔
- ۸۸۷۔
- ۸۸۸۔
- ۸۸۹۔
- ۸۹۰۔
- ۸۹۱۔
- ۸۹۲۔
- ۸۹۳۔
- ۸۹۴۔
- ۸۹۵۔
- ۸۹۶۔
- ۸۹۷۔
- ۸۹۸۔
- ۸۹۹۔
- ۹۰۰۔
- ۹۰۱۔
- ۹۰۲۔
- ۹۰۳۔
- ۹۰۴۔
- ۹۰۵۔
- ۹۰۶۔
- ۹۰۷۔
- ۹۰۸۔
- ۹۰۹۔
- ۹۱۰۔
- ۹۱۱۔
- ۹۱۲۔
- ۹۱۳۔
- ۹۱۴۔
- ۹۱۵۔
- ۹۱۶۔
- ۹۱۷۔
- ۹۱۸۔
- ۹۱۹۔
- ۹۲۰۔
- ۹۲۱۔
- ۹۲۲۔
- ۹۲۳۔
- ۹۲۴۔
- ۹۲۵۔
- ۹۲۶۔
- ۹۲۷۔
- ۹۲۸۔
- ۹۲۹۔
- ۹۳۰۔
- ۹۳۱۔
- ۹۳۲۔
- ۹۳۳۔
- ۹۳۴۔
- ۹۳۵۔
- ۹۳۶۔
- ۹۳۷۔
- ۹۳۸۔
- ۹۳۹۔
- ۹۴۰۔
- ۹۴۱۔
- ۹۴۲۔
- ۹۴۳۔
- ۹۴۴۔
- ۹۴۵۔
- ۹۴۶۔
- ۹۴۷۔
- ۹۴۸۔
- ۹۴۹۔
- ۹۵۰۔
- ۹۵۱۔
- ۹۵۲۔
- ۹۵۳۔
- ۹۵۴۔
- ۹۵۵۔
- ۹۵۶۔
- ۹۵۷۔
- ۹۵۸۔
- ۹۵۹۔
- ۹۶۰۔
- ۹۶۱۔
- ۹۶۲۔
- ۹۶۳۔
- ۹۶۴۔
- ۹۶۵۔
- ۹۶۶۔
- ۹۶۷۔
- ۹۶۸۔
- ۹۶۹۔
- ۹۷۰۔
- ۹۷۱۔
- ۹۷۲۔
- ۹۷۳۔
- ۹۷۴۔
- ۹۷۵۔
- ۹۷۶۔
- ۹۷۷۔
- ۹۷۸۔
- ۹۷۹۔
- ۹۸۰۔
- ۹۸۱۔
- ۹۸۲۔
- ۹۸۳۔
- ۹۸۴۔
- ۹۸۵۔
- ۹۸۶۔
- ۹۸۷۔
- ۹۸۸۔
- ۹۸۹۔
- ۹۹۰۔
- ۹۹۱۔
- ۹۹۲۔
- ۹۹۳۔
- ۹۹۴۔
- ۹۹۵۔
- ۹۹۶۔
- ۹۹۷۔
- ۹۹۸۔
- ۹۹۹۔
- ۱۰۰۰۔

اسماء الرجال

محمد عابدین سلطان محمد خاں مرحوم کے عہد میں انہیں کی طرف سے دمشق اور تمام دیار شام کے مفتی اعظم تھے۔

۱۴۵ حکم نے مقسم سے صرف چار ہیش سنیں۔
۵۰۲ حسن بن عمارہ متروک ہے۔
۵۰۳ ختوہ نے زہری سے کوئی حدیث نہیں سنی۔
۵۰۴ زید علیہ السلام متعمر باجماع اہلسنت فاسق و فاجر اور جری علی الکبار تھا۔

تاریخ و تذکرہ

۱۴۸ اخرجو یہود و النصرانی پٹن اور دینی میں ہوا۔

۱۴۸ قرامطہ، عبیدی اور نجدیر کا جبری تسلط کسی خلیفہ یا سلطان کی اجازت سے نہ تھا۔

۱۴۸ عدن اور جدہ میں نصاریٰ کا قیام اور اس قدر سلطنت ترک سے ہے۔

۱۴۸ قرامطہ جو اسود کھود کر لے گئے جو میں برس بعد واپس ہوا، نجدیوں کی ضرب سے اس میں شق آگئی۔

۱۴۸ میاں عبد المجید بدایونی نے ہزاروں کے مجمع میں گاندھی کو مکر مبغوث من اللہ کہا۔

۱۴۸ مشرکین نے حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابتداء کی تحمت رکھی تھی۔

۱۵۸ قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کی تکذیب کی۔

۱۴۵ زمانہ صحابہ سے برابر علماء کرام خلفاء و ملوک کو علیحدہ کرتے آئے ہیں حتیٰ کہ خود سلاطین اسی کے پابند رہے۔

۱۴۵ کفار تاتار کے دست ظلم سے محرم ۶۵۶ھ میں جامعہ خلافت تاتار ہو گیا تو علماء نے فرمایا کہ سارے تین برس تک خلافت منقطع رہی

۱۴۵ حالانکہ اس وقت بھی قاہرہ سلطنتیں موجود تھیں مگر کے سلطان بیکس کا نقیب ملک ظاہر تھا۔

۱۴۵ خلیفہ مستعصم باللہ ۴۴۱ (صفر بروز چار شنبہ ۶۵۶ھ کو شہید ہوئے۔

۱۴۶ ۴۴۱ رجب ۶۵۹ھ کو مستنصر باللہ خلیفہ مقرر ہوئے۔

۱۴۶ مصر میں قائم شدہ خلافت جو اڑھائی سو برس تک رہی خود سلطان کی قائم کردہ تھی۔

۱۴۶ مقتدر باللہ کو تیرا برس کی عمر میں ۶۹۶ھ میں خلافت ملی۔

۱۴۶ مملکت ہند کے مفسر سلاطین نے بھی عباسی قرشی خلفائے اپنے نام پر وائے سلطنت طلب کیا۔

۱۴۶ بادشاہ ہند فیاض الدین احمد شاہ بن اسکندر شاہ نے خلیفہ مستعین باللہ سے اپنے لئے پروانہ تقرر سلطنت مانگا۔

۱۴۶ مصر کی عباسی خلافت کا سلسلہ کب شروع ہوا۔

سلطان محمد تغلق شاہ اور سلطان فیروز شاہ کے خلافت سے بندگی و غلامی رہی۔

۱۷۸ مقررین خلافت کی بنیاد سلطان یلبرس نے رکھی سلطانین اسلام نے خلافت کی سات میں سے چھ شرائط پائے جاتے کے باوجود صرف ایک شرط یعنی قریشیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے اپنے آپ کو خلیفہ نہ مانا اور قرشی خلافت کا تختہ دست بردار ہوا۔

۱۷۹ سلطان مستنصر باللہ نے سلطان جبریل کو جب پروانہ سلطنت جاری کیا تو اظہارِ انقیاد کیلئے اس کے پاؤں میں مسکے کی پڑیاں ڈریں جن کو پس کر سلطان نے اپنے دار السلطنت قاہرہ کا گشت کیا۔

۱۸۰ مستنصر باللہ کی بیعت سب سے پہلے امام اجل قزاق الدین بن عبد السلام نے ہی چرمین یلبرس پھر قاضی پھر امراء و غیرہ نے۔

۱۸۱ ابوالعباس حاکم بامر اللہ کے بیٹے تیسرے خلیفہ مصری مستکفی باللہ کی خلافت کا افسار ملا اس کی صحت کا ثبوت امام اجل تقی الدین بن دقین الیحد کے فتوے سے ہوا۔

۱۸۲ ابوالعباس احمد حاکم بامر اللہ کی صحت خلافت پر امام قاضی القضاۃ عز الدین بن جابر شہادت دی خلیفہ مستکفی باللہ کا سن وصال۔

۱۸۳ امام ابو الفضل حافظ ابن حجر نے حدیث "الانۃ من قریش" پر ایک مستقل رسالہ لکھا جس میں اس کی روایات قریب چالیس صحابہ کرام سے جمع کیں۔

۱۹۰ تمہد امام ابراہیم شکر سالی کو سلطان الادب

۹ محبوب المی خواجہ نظام الحق دیرینہ درس میں پڑھایا ۱۹۳ حضرت سالم حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام نہیں بلکہ ان کی بلی شعیبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ابو حذیفہ نے انہیں متبلی کیا تھا اور اپنی بھتیجی فاطمہ سے ان کی شادی کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

۲۱۲ ترکی سوطین اہلسنت تھے اس نے انہوں نے خود خلافت ترعیہ کا دعویٰ نہیں کیا۔

۲۲۵ سلطان اورنگزیب محی الملک والدین محمد عالمگیر کا فرکشی اور دین پرور بادشاہ تھے۔

۲۳۲ اگر بادشاہ اتحاد مشرکین کا دلدار تھا۔

۲۳۴ قتل کے بعد تین روز تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کا بے کر و کفن پڑا۔

۲۳۶ ہزار افسروں کا اقتدار ہے۔

۲۳۷ یہ کہنا کہ شہادت کے بعد کتوں نے مانا ہے۔

۲۳۸ چالی تھی دروغ بے فروغ ہے۔

۲۳۹ اسطغیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی کو افغان مسلمانوں نے قتل کیا۔

۲۴۰ جزیرۃ عرب میں کفار کی سکونت پچھلے سوطین ترک کے زمانہ سے ہے۔

۲۴۱ تھانوی صاحب کوشنی کچھ کی غلطی پر دہلی حاکم علی صاحب کی قویہ۔

۲۴۲ تہود کو گورنمنٹ سے امداد ملتی تھی۔

۲۴۳ بنو نصر۱۰۰۰ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔

۲۴۴ قحط مگر معتدل میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ

- ۵۴۳ علیہ وسلم نے پانچ سواشر فیاں صفوی اور
ابوسفیان کو دی کہ فخر اہل حقہ میں تقسیم کریں۔ ۴۶۲
- ۵۹۲ ابوسفیان و صفوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
دونوں موافقہ القلوب سے تھے۔ ۴۶۴
- ۵۹۵ ردّ ندوہ میں پچاس رسالے شائع کئے گئے۔ ۴۷۷
- ۵۹۷ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ابن ابی منافق کے چھ سرحدیٹ یہودیوں کو
واپس فرما دیا۔ ۴۸۸
- ۶۲۰ کیا غزوہ خنین و طاعت میں صفوان ابن امیہ
شریک جہاد تھا۔ ۵۰۴
- ۶۲۰ روزِ احد چوتھو یہودی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے واپس کر دئے۔ ۵۱۰
- ۶۲۸ غزوہ خیبر میں دسٹس یہودیوں کو غفر علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے ہر اسی کا حکم فرمایا۔ ۵۱۱
- ۶۵۶ غزوہ احد میں مسلمانوں کی تعداد سات سو
اور غزوہ خیبر میں ایک ہزار چار سو تھی۔ ۵۱۰
- ۶۵۷ غزوہ خنین کے موقع پر لشکر اسلام
بازہ ہزار تھا۔ ۵۱۱
- ۶۵۷ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے بہترین حافظہ اور عمدہ خط و لے لکھائی کو
محور بنانے کا مشورہ قبول نہ فرمایا۔ ۵۱۲
- ۶۸۰ کر بلا کی لڑائی کا آغاز امام حسین رضی اللہ عنہ
کی طرف سے نہ تھا۔ ۵۴۱
- ۱۱۰ بعض واقعات و احوال کر بلا
امام پاک نے بہترین سے نہیں ہزار فجار کا
- ۵۴۱ الاسلام یعلو ولا یصلی (اسلام غالب
ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا) ۵۴۱
- ۱۱۰

فضائل و مناقب

- ۵۴۳ کا مقابلہ فرمایا۔
۵۹۲ یرید کی حکومت میں حرین طیبین کی بے نرمی
چوٹی اور حادثہ کر بلا بپا ہوا۔
۵۹۵ بریلی میں جیلہ خلافت ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء
میں ہوا۔
۵۹۷ آنحضرت کے چند احباب کی تاریخائے وفات
تقریباً امام اعظم اور دیگر ائمہ تسلسل کا
مسلسلہ تھا۔ ۶۲۰
- ۶۲۰ ہزاروں ائمہ خلف احاطہ الہی احاطہ صفاتی
مانتے ہیں۔ ۶۲۰
- ۶۲۸ ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ
اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی حجیم اور حیدر کا خضر کیا تھا۔ ۶۲۸
- ۶۵۶ مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی طرف
منسوب ایک غلط روایت۔ ۶۵۶
- ۶۵۷ مرزا منہر جان جاناں کے مکتوب کا ایک مضمون
جس میں ہندوؤں کے مذہب کو آسمانی گمان
کرنے کی کوشش کی ہے۔ ۶۵۷
- ۶۸۰ ہوتی دیوالی 'نوروز مہرگان خیر اسلامی تہواروں
کی تاریخ اور ان کے منانے کا حکم۔ ۶۸۰

- ۲۸۵ حدیث پر مشتمل ہے۔
- ۱۷۴ آثار اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جلالت شان پر اُمتِ اہلبیت کا اجماع منفعہ ہو چکا ہے۔
- ۲۸۵ امام اعظم کی عظمت کا انکار مگر ہی ہے۔
- ۱۸۱ امام مجتہدین کا مقام باقی اولیائے بلند۔
- ۲۸۶ حدیث مبارک من عادلی ولنا فقد اذنتہ بالاحزاب۔
- ۱۸۵ امام جہدی علیہ السلام زمین کو محل و انصاف سے بھر دیں گے۔
- ۲۸۶ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مقتدر ہیں۔
- ۲۸۷ فضیلت نسب معتبر ہے۔
- ۲۸۸ اس بات پر دلائل کہ قرآن مجید تغیر و تبدل، زیادت و نقص اور تحریف سے محفوظ ہے۔
- ۲۸۹ یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے۔
- ۲۹۰ صحیح ہے اور یہ مضمون قرآن سے ثابت ہے اس کو جہل کا قول تانا قابلِ توبہ مجرم ہے۔
- ۲۹۱ اللہ تعالیٰ روزِ محشر اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائے گا یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔
- ۲۹۲ تحویل قبلہ اور روایت بخاری کا ذکر۔
- ۲۹۳ فقہ حنفی احکام قرآن حکیم اور احکام صحاح
- ۲۸۵ حدیث پر مشتمل ہے۔
- ۱۷۴ آثار اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جلالت شان پر اُمتِ اہلبیت کا اجماع منفعہ ہو چکا ہے۔
- ۲۸۵ امام اعظم کی عظمت کا انکار مگر ہی ہے۔
- ۱۸۱ امام مجتہدین کا مقام باقی اولیائے بلند۔
- ۲۸۶ حدیث مبارک من عادلی ولنا فقد اذنتہ بالاحزاب۔
- ۱۸۵ امام جہدی علیہ السلام زمین کو محل و انصاف سے بھر دیں گے۔
- ۲۸۶ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مقتدر ہیں۔
- ۲۸۷ فضیلت نسب معتبر ہے۔
- ۲۸۸ اس بات پر دلائل کہ قرآن مجید تغیر و تبدل، زیادت و نقص اور تحریف سے محفوظ ہے۔
- ۲۸۹ یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے۔
- ۲۹۰ صحیح ہے اور یہ مضمون قرآن سے ثابت ہے اس کو جہل کا قول تانا قابلِ توبہ مجرم ہے۔
- ۲۹۱ اللہ تعالیٰ روزِ محشر اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائے گا یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔
- ۲۹۲ تحویل قبلہ اور روایت بخاری کا ذکر۔
- ۲۹۳ فقہ حنفی احکام قرآن حکیم اور احکام صحاح

- قیامت انبیاء کی مثبت حدیثیں۔ ۶۴۸
- اولیاءِ کرام بیک وقت چند جگہ حاضر ہو سکتے ہیں۔ ۶۴۹
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت سے متعلق ایک سوال۔ ۶۵۰
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صورت بشری، دوسری نکل، تیسری جلی تھی۔ ۶۵۱
- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لباسی بشری کا مقصد خلق کا انس حاصل کرنا ہے۔ ۶۵۲
- آپ کی بشریت جبریل علیہ السلام کی ملکیت سے اعلیٰ ہے۔ ۶۵۳
- پیغمبر کی خواہش بشری اس لئے نہیں کہ وہ اس کے محتاج ہیں بلکہ تعلیم سنت و ہدایت انسان کے لئے ہیں۔ ۶۵۴
- بدخل کی ایک ایمان افروز عبارت۔ ۶۵۵
- انما انا بشر مثکم کلمۃ کے فوائد سہ گانہ، امت کو انس ہو، تواضع کی تعلیم، غور فرائیت کا سد باب۔ ۶۵۶
- انبیاء سید الانبیاء سے ہماری کا دعویٰ نہیں کرتے تو ولی کیا کریں گے، جو دعویٰ کرے ولی نہیں شیطانی ہے۔ ۶۵۷
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالکِ جنت ہیں۔ ۶۵۸
- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنہا میں تشریف لائے تھے۔ ۶۵۹
- قیام میلادِ محفل میں تشریف کی وجہ سے نہیں ذکر و ولادت کے احترام میں ہے۔ ۶۶۰
- انبیاء کرام اپنے مزاراتِ مقدسہ میں زندہ ہیں، نمازی پڑھتے ہیں، روزی دے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی حکومت میں تصرف فرماتے ہیں۔ ۶۶۱
- بیوقوف**
- ہم کو زید پر ایمان ملے "کنہ والے پر توبہ، تجھ پر ایمان و کلمہ کا لازم ہے۔ ۶۶۲
- کافر کے پاس جو شراب کی آمدنی ہے اس کا وہ حکم نہیں جو مسلمان کی ایسی آمدنی کا ہے۔ ۶۶۳
- عقد و نقد دونوں میں حرام پر جمع نہ ہوں تو بیع حلال ہے۔ ۶۶۴
- احبارہ**
- مسلمان کسی جوہی کے یہاں مزدوری کرے تو حرج نہیں۔ ۶۶۵
- کافر کو محوری پر نوکر رکھنے کی ممانعت ہے۔ ۶۶۶
- دقانی ایک مذہبی پیشہ ہے۔ ۶۶۷
- ہمسپہ**
- کافر کا بدیہ قبول کرنا جس نے یں پر اعتراض نہ ہو درست ہے۔ ۶۶۸
- دشمنوں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے سپہ سالار کو قیامت انبیاء کی مثبت حدیثیں۔ ۶۶۹

- ۲۲۳ پذیر بھیجا تو اس کا حکم۔
 ۲۸۵ مستامن کے لئے مسئلہ ہجرت و وصیت کی تحقیق
 دار الحرب میں داخل ہونے والے لشکر اسلام
 کا سپہ سالار اگر دشمنوں کے بادشاہ کو ہدیہ
 بھیجے تو کوئی عوج نہیں۔
 ۲۶۲ امانت کا تحقق بطور تعلق بھی ممکن ہے۔
 ۱۴۴ امانت کی گنجائی کے لئے قرینیت شرط، اس پر صراحہ
 کا اجماع اور حدیث صحیح کی نفی ہے۔
 ۱۴۵ بیعت کے ساتھ ساتھ تعلق بھی جمع ہو سکتا ہے۔
 ۱۴۵ جہودہ عیان اسلام و کلمہ گو میں خلافت کا منکر
 کوئی فرقہ نہیں۔
 ۱۵۰ خلافت کمیٹی نے جس اسلامی حکومت کو خلافت
 اسلامیہ قرار دیا وہ شرعی خلافت ہرگز نہیں۔
 ۱۵۰ جو نبی صاحب شریعت ہوئے وہ گزشتہ پیغمبروں
 کے کلام کو مٹانے کے لئے نہیں پورا کرنے کیلئے
 آئے تھے۔

- ۲۲۳ آئے تھے۔
 ۱۵۹ اعرائے شرع کے اقسام
 ۱۶۸ اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔
 ۱۶۸ عدم سلطان و قاضی کی حالت میں قضائے کے
 بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے
 ہوں گے۔
 ۱۶۹ اعظم علما سے بلد کا منصب۔
 ۱۶۹ امانت اختیاری انتخاب پر موقوف نہیں، نہ اس
 کی بیعت ضروری۔
 ۱۶۹ امیر قہری کا بیان۔
 ۱۶۳ امیر قہری کا انتخاب مسلمانوں پر ہے اور اس
 کی بیعت سے انکار ضرور گناہ ہے۔
 ۱۶۰ خلیفہ المسلمین بھی امیر قہری ہے۔

- ۲۲۳ آئے تھے۔
 ۱۵۹ اعرائے شرع کے اقسام
 ۱۶۸ اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔
 ۱۶۸ عدم سلطان و قاضی کی حالت میں قضائے کے
 بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے
 ہوں گے۔
 ۱۶۹ اعظم علما سے بلد کا منصب۔
 ۱۶۹ امانت اختیاری انتخاب پر موقوف نہیں، نہ اس
 کی بیعت ضروری۔
 ۱۶۹ امیر قہری کا بیان۔
 ۱۶۳ امیر قہری کا انتخاب مسلمانوں پر ہے اور اس
 کی بیعت سے انکار ضرور گناہ ہے۔
 ۱۶۰ خلیفہ المسلمین بھی امیر قہری ہے۔

- ۲۲۳ آئے تھے۔
 ۱۵۹ اعرائے شرع کے اقسام
 ۱۶۸ اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔
 ۱۶۸ عدم سلطان و قاضی کی حالت میں قضائے کے
 بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے
 ہوں گے۔
 ۱۶۹ اعظم علما سے بلد کا منصب۔
 ۱۶۹ امانت اختیاری انتخاب پر موقوف نہیں، نہ اس
 کی بیعت ضروری۔
 ۱۶۹ امیر قہری کا بیان۔
 ۱۶۳ امیر قہری کا انتخاب مسلمانوں پر ہے اور اس
 کی بیعت سے انکار ضرور گناہ ہے۔
 ۱۶۰ خلیفہ المسلمین بھی امیر قہری ہے۔

- ۲۲۳ آئے تھے۔
 ۱۵۹ اعرائے شرع کے اقسام
 ۱۶۸ اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔
 ۱۶۸ عدم سلطان و قاضی کی حالت میں قضائے کے
 بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے
 ہوں گے۔
 ۱۶۹ اعظم علما سے بلد کا منصب۔
 ۱۶۹ امانت اختیاری انتخاب پر موقوف نہیں، نہ اس
 کی بیعت ضروری۔
 ۱۶۹ امیر قہری کا بیان۔
 ۱۶۳ امیر قہری کا انتخاب مسلمانوں پر ہے اور اس
 کی بیعت سے انکار ضرور گناہ ہے۔
 ۱۶۰ خلیفہ المسلمین بھی امیر قہری ہے۔

- ۲۲۳ آئے تھے۔
 ۱۵۹ اعرائے شرع کے اقسام
 ۱۶۸ اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔
 ۱۶۸ عدم سلطان و قاضی کی حالت میں قضائے کے
 بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے
 ہوں گے۔
 ۱۶۹ اعظم علما سے بلد کا منصب۔
 ۱۶۹ امانت اختیاری انتخاب پر موقوف نہیں، نہ اس
 کی بیعت ضروری۔
 ۱۶۹ امیر قہری کا بیان۔
 ۱۶۳ امیر قہری کا انتخاب مسلمانوں پر ہے اور اس
 کی بیعت سے انکار ضرور گناہ ہے۔
 ۱۶۰ خلیفہ المسلمین بھی امیر قہری ہے۔

- ۲۲۳ آئے تھے۔
 ۱۵۹ اعرائے شرع کے اقسام
 ۱۶۸ اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔
 ۱۶۸ عدم سلطان و قاضی کی حالت میں قضائے کے
 بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے
 ہوں گے۔
 ۱۶۹ اعظم علما سے بلد کا منصب۔
 ۱۶۹ امانت اختیاری انتخاب پر موقوف نہیں، نہ اس
 کی بیعت ضروری۔
 ۱۶۹ امیر قہری کا بیان۔
 ۱۶۳ امیر قہری کا انتخاب مسلمانوں پر ہے اور اس
 کی بیعت سے انکار ضرور گناہ ہے۔
 ۱۶۰ خلیفہ المسلمین بھی امیر قہری ہے۔

- ۱۷۰۔ امیر المومنین کے لئے سات شرطیں لازم ہیں۔
 ۱۷۰۔ صورتہ ار یا دالی کا بیان اور اس کے شرائط۔
 ۲۹۶۔ ہندوستان میں مسلمان امیر عام مقرر کرنے پر قادر نہیں۔
 ۱۷۰۔ اجتماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں۔
 ۲۹۶۔ قیامت میں ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا۔
 ۲۷۱۔ حدیث کی پیش گوئی مان کر اس کے خلاف کا ادعا جہل صریح بلکہ ضلالی قبیح ہے۔
 ۲۷۱۔ اللہ تعالیٰ کے لئے جمعیت کا قائل کافر ہے۔
 ۲۷۱۔ صحابیت صدیقی اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے۔
 ۲۷۱۔ جرّافضی حضرت علی کو خلفائے ثلاثہ پر جمیلت دے وہ گمراہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔
 ۲۷۱۔ صدیقی و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا منکر کافر ہے۔
 ۲۷۱۔ جنتہ سے کیا مراد ہے۔
 ۲۷۱۔ خالی رافضی سے کیا مراد ہے۔
 ۲۷۱۔ ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر کافر اس کا تاویل کی طرف التفات نہ ہو۔
 ۲۷۱۔ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرک نہ کرنا اور ان کو سب و شتم کرنے والا کافر ہے۔
 ۲۷۱۔ روافضی متعدد انواع کفر کے جامع ہیں۔
 ۲۷۱۔ غیر نبی کو نبی پر افضل کہنے والا باجائز مسلمین کا کفر ہے۔
 ۲۷۱۔ کافر کو کافر نہ کہنے والا اور اس کے کفر و غدا میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔
 ۲۷۱۔ تنبیہ جلیلہ ضروریات دین کے ثبوت پر اگر بالخصوص نص قطعی نہ بھی ہو تب بھی ان کا منکر کافر ہوگا۔
 ۲۷۱۔ باجائز مسلمین کسی غیر حشد کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔
 ۲۷۱۔ جمیع ماسوی اللہ کا حدوث ضروریات دین سے ہے۔
 ۲۷۱۔ قرآنی مجید کا ہر نقص و زیادت و تفسیر و تحریف ایسے مصنون و محفوظ ہونا ضروریات دین سے ہے۔
 ۲۷۱۔ "الحمد لله" میں مسلمان اور سچا مومن ہوں "کہنا صحیح ہے۔
 ۲۷۱۔ جو نام دنیا میں کسی کا ہو چاہے کسی نے رکھا ہو اور محمدؐ میں علم کی حیثیت سے وہی نام مرقوم ہے، اور جس نام میں غیر واقع ہو اور زمانہ کی قید کے ساتھ دونوں نام مرقوم ہیں۔
 ۲۷۱۔ جس نے اپنا نام بدلا اور علم کی طرح مشہور نہ ہوا اللہ کے یہاں بھی وہ علم قرار نہیں دیا گیا۔
 ۲۷۱۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مسکایا ماننا کفر ہے۔
 ۲۷۱۔ مومن عاصی معذب ہے ملعون نہیں۔
 ۲۷۱۔ قیاس و فقہ کی حجیت بھی ضروریات دین سے ہے۔
 ۲۷۱۔ قرآنی کا منزل من اللہ ہونا بھی حدیث ہی سے ثابت ہے۔
 ۲۷۱۔ اللہ تعالیٰ پر لفظ سنی داتا کا اطلاق شرعاً منع ہے۔

- ۲۸۶ اور مشرکین۔
مسلمان معاذ اللہ اگر ارادہ کفر کرے تو
۴۲۱ کافر ہو جائے گا۔
۴۲۶ کافر محض ارادہ اسلام سے مسلمان نہ ہوگا
۴۲۷ جب تک اسلام قبول نہ کرے۔
۴۲۷ کتابی صرف ارادہ موافقت مشرکین سے شرک
۴۲۷ ہو سکے گا مگر مشرک نہ رہے ارادے سے کتابی
۴۲۸ نہ ہو جائے گا۔
۴۲۸ مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل۔
۴۲۸ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے
۴۲۸ عداوت ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔
۴۲۹ صرف ذاتی سے استعانت جائز ہے، حربی
۵۰۶ یہ مطلقاً حرام ہے۔
۵۲۱ تحریم مباح کا احتیاط ضلالت ہے۔
۵۳۱ حرام قطعی کو فرض منانا ایمان و عمل دونوں کے لئے
۵۳۱ تباہ کن ہے۔
۴۷۷ جو جس سے دوستی کرے قیامت کے دن انہی
۵۶۹ کے ساتھ اس کا حشر ہو۔
۴۷۷ حدیث "انت مع احببت" اور "ما احببت" سے مضمون بالا پر استدلال
۴۱۲ مطلقاً ظاہر دین یا کسی عالم دین کو عالم ہونے
۵۷۰ کے سبب برا کہنا کفر ہے۔
۴۱۲ شریعت مطہرہ کی ادنیٰ توہین یقیناً قطعاً کفر و
۵۷۰ ارتداد ہے۔
۵۷۰ اعمال حسندہ کے قبولیت کی شرط ایمان ہے۔
۲۸۶ برہہ خیالات دل میں آئیں یا بلا قصد زبان
سے ادا ہو جائیں نہ گناہ نہ اس سے اسلام
میں فرق آئے۔
۲۸۶ کفار کی تعریف، ان کے اقسام و احکام۔
۲۸۷ کافر دو قسم ہے، اصلی و مرتد۔
۲۸۷ کافر اصلی دو قسم ہے، مجاہد و منافق۔
۲۸۷ منافق تمام کافروں سے بدتر ہے۔
۲۸۷ آرتوں کو موصوفہ کجنا سخت باطل ہے۔
۲۸۷ مرتد کی دو قسمیں ہیں، مجاہد و منافق۔
۲۸۷ خاتم النبیین یعنی آخر النبیین پر اجماع ہے
اس کا ثبوت نصوص علماء سے ہے
۲۸۷ ختم نبوت کی تفسیر ختم زمانی قطعی اجماعی ہے۔
۲۸۷ بقیر عذر سفر و مرض روزے کے بد کے ذریعہ
کافی جاننا شریعت کا ایجاد ہے۔
۲۸۷ علم الہی اور علم رسالت میں مساواة کا حقیقہ
مگر ای ہے مگر ذاتی اور عطائی کا فرق ماننے تو
کافر نہ ہوگا۔
۲۸۷ علم باری سے ساری مخلوقات کے علم کو وہ
نسبت بھی نہیں جو بوند کے کر و دیں حصہ کو
سمندر سے۔
۲۸۷ کافر اصلی اور مرتد کا فرق۔
۲۸۷ قیام خلافت کے شرعی طریقوں سے سوال اور
حدیث شریف "الائمة من القریش" کی تحقیق
سے استفسار۔
۲۸۷ صرف مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں کہ مومنین

- کاذب کا کوئی عمل حسن مقبول نہیں۔
 ۵۷۹ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں شہید و بصیر ہے اس
 ۵۸۱ کو حاضر و ناظر نہ کہنا چاہئے۔
 ۶۸۸ روحیں اپنے گھروں کو شب جمعہ، یوم عید۔
 ۶۹۲ یوم عاشورہ، شب نصف شعبان آتی ہیں۔
 ۵۸۱ تمام انبیاء کرام پر عمرنا اور حضور صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم پر خصوصاً ایمان لانے کا
 ۵۸۲ قرآن میں حکم ہے۔
 ۶۹۸ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب اس کے رسولوں
 پر ایمان لانا بھی ہے۔
 ۶۹۹ ان آیات کا بیان جن میں رسولوں پر ایمان
 لانے کی ترغیب ہے۔
 ۶۹۹ اسلام لانے میں تمام ضروریات دین پر ایمان
 لانا داخل ہے۔
 ۷۰۰ آخرت کی ساری بہاری مسلمانوں کے لئے
 ہیں، کافرا اس سے یکسر محروم ہیں۔
رَدِّ بَدْعِزہبیاں
 ۶۲۰ روافض کے عقائد باطلہ کا بیان۔
 ۶۲۵ نجدیوں و دہلیویوں کے عقائد باطلہ کا بیان۔
 ۶۲۶ پیچروں کے عقائد باطلہ کا بیان۔
 ۶۲۶ تھوڑے صوفیوں کے نظریات باطلہ کا بیان۔
 ۶۲۱ روافض کے چند عقائد جن کی وجہ سے ای کی تکفیر
 ضروری ہے یہ لوگ ملت اسلامیہ سے
 ۶۲۱ خارج ہیں۔
 ۶۲۷ کفر اصل سے ارتداد بدتر، کفر اصل میں
 رضا یا کفر کفر ہے۔
 یہ کہنا کہ کوئی کوشش یا مکان ایسا نہیں
 جہاں ذات خدا موجود نہیں یہ کلمہ کفر ہے۔
 اللہ تعالیٰ کی ذات ہر مکان میں موجود مانتے پر
 لازم آنے والے استمالوں کا بیان۔
 اتحاد کہ سب میں خدا کا حقہ اور سب خدا،
 یہ کفر ہے۔
 رضا یا کفر کفر ہے۔

- ۲۳۰ ائمہ مجتہدین سے اعلیٰ سمجھتے ہیں۔
- ۲۳۱ حدیث صحیحین پر مسٹر آزاد کا اشد ظلم۔
- ۱۳۸ حدیث کے بارے میں ابوالکلام آزاد کی
- ۱۳۹ کمال جسارت و جیہاکی۔
- ۱۵۱ حدیث "لا یرال ہذا الامری فی قریش عابقی
منہم اثنان" سے مسٹر آزاد کے غلط
استدلال کا آنکھ دھوہ سے رد۔
- ۱۵۲ ائمہ کرام کی طرف سے تطبیق احادیث کو غلط
رنگ دینے اور اس سے اپنی مقصد برآری کی
مسٹر آزاد نے جو کوشش کی اس کا چار
وجہ سے رد۔
- ۱۵۹ یہود کی خصلت ہے کہ بات کو اس کی جگہ سے
پھیر دیتے ہیں۔
- ۱۸۲ ابوالکلام کے اس ادعا کا چار وجہ سے
رد کہ حضرت ابوبکر والی روایت بطریق
اتصال ثابت ہی نہیں۔
- ۲۱۰ رد افض کا یہ قول کفر ہے کہ ائمہ نبیوں سے
افضل ہیں۔
- ۲۱۱ کرامیہ کا یہ قول کفر و ضلالت ہے کہ دلی نبی
سے افضل ہو سکتا ہے۔
- ۲۲۶ مجتہدان رد افض کے کفر صریح پر مشتمل فتوے۔
- ۲۲۶ رد افض کی طرف سے "اتالہ فی فظون"
کی غلط تاویل کا رد۔
- ۲۳۰ تحریروں اور قادیانیوں کی تاویلات باطلہ
سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً
- نصرانیت سے مجوسیت بدتر، اور اس سے بھی
بدتر و باہت، اور اس سے بدتر دیوبندیت
و باہنی سنوئی اور ترکوں کو غیر مسلم مانتے ہیں۔
- آزاد صاحب کا ایک خطبہ مجبور
فرعون نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی تکفیر کی تھی۔
- ابوالکلام صاحب راؤ کا بعض قسم کا گھڑا کھنڈی قرار دینا
عالمگیر محبت کو اسلام کا اصل اصول بتانا
حکم قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔
- ابوالکلام آزاد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
صاحب شریعت نبی ہونے کا انکار کیا۔
- عبدالمجاہد دریا بادی کے ہنرات۔
- ہندوستان میں سیاسی جدوجہد کا مقصد
اسلام کی سرخروئی نہیں۔
- مسٹر آزاد کے ایک مہمل جیب معنی بزدل کا رد۔
- آپنی غلطوں کے ہنرات اور نظریات فاسدہ
- آپنی غلطوں و ہنرات، اجماع صحابہ کرام کا غارت
اور ضرایع و معززہ کا موافق ہے۔
- ستیدہ ناز فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
بارے میں ابی غلہ دہی کا لہجہ اور تیور
خلاف ادب ہے۔
- ابوالکلام آزاد کی تحریر کا پچھنی وجہ سے
رد تبلیغ۔
- خلافت قریش سے متعلق احادیث کو پیشگوئی
اور خبر پر مہمل کرنا مسٹر آزاد کی جہالت ہے۔
- مسٹر آزاد اپنے نیشے میں اپنے آپ کو تمام

- درہم برہم ہو جاتیں۔ ۲۶۷
- ۲۶۸۔ گناہ کو کفر قرار دینا ناجائز و کاذب ہے۔ ۲۶۵
- ۲۶۹۔ حاکم الحرمین کے احکام حق و صحیح ہیں۔ ۲۶۹
- ۲۷۰۔ قادیانی کے رد کا طریقہ۔ ۲۷۰
- ۲۷۱۔ قادیانی کی تفسیر میں کلمات کفریہ برساتی کیروں کی طرح بکھرے ہیں۔ ۲۷۱
- ۲۷۲۔ قادیانی کے بعض کلمات کفریہ کا تذکرہ۔ ۲۷۲
- ۲۷۳۔ قادیانی کی جھوٹی پیشگوئیاں۔ ۲۷۳
- ۲۷۴۔ بھارت شیطانی ایمان کی ایک نسل تاویل کا رد۔ ۲۷۴
- ۲۷۵۔ غوث پاک کی شان میں زمان درازی رافضی تہرائی کرتے ہیں۔ ۲۷۵
- ۲۷۶۔ جو واعظ تقریریں ہمیشہ ریورس شکاٹے کی تاکید کرے دیوبندی معلوم ہوتا ہے۔ ۲۷۶
- ۲۷۷۔ وہابیہ دیوبندیہ سب سے بدتر و ہر قابل ہیں۔ ۲۷۷
- ۲۷۸۔ قلم مصنف میں لفظ خاتم النبیین میں تاویل کرنے والے کچھ کذابوں کی تاویلات کا ذکر۔ ۲۷۸
- ۲۷۹۔ جنت میں کے اختلال کی چند ترکیبوں کا ذکر۔ ۲۷۹
- ۲۸۰۔ آفت لام حدہ خارجی کے دلائل کا تیس طرح سے رد۔ ۲۸۰
- ۲۸۱۔ ایک غلط حوالہ کی نشان دہی۔ ۲۸۱
- ۲۸۲۔ تلوین کی عبارت مذکورہ محدثوں کو الٹی مضر۔ ۲۸۲
- ۲۸۳۔ امثالہ کے مختلف گروہوں کا ذکر۔ ۲۸۳
- ۲۸۴۔ حاکم الحرمین میں فرقہ امثالہ کے اس گروہ کا ذکر ہے جو حضور کے زمانہ کے بعد بھی کسی نبی کے اسکان کے قائل ہیں۔ ۲۸۴
- ۲۸۵۔ فرقہ اہل حدیث کو گمراہ اور اسماعیلی کہنا صحیح ہے۔ ۲۸۵
- ۲۸۶۔ قرآن عظیم سے مزاحمت لیدرائی کا رد۔ ۲۸۶
- ۲۸۷۔ مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیدرائی کا رد۔ ۲۸۷
- ۲۸۸۔ کسی مشرک کے لئے کہنا کہ ہمارا شریک کوٹنے کیلئے آئے ہیں قرآن کی تکذیب ہے۔ ۲۸۸
- ۲۸۹۔ مشرک کو شرعاً کوئی عزت حاصل نہیں۔ ۲۸۹
- ۲۹۰۔ مشرک کی تعظیم گناہ کبیرہ اور سبب بیخ کنی اسلام۔ ۲۹۰
- ۲۹۱۔ مشرک تو مشرک ہے، فاسق کی سب سے بڑی سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے۔ ۲۹۱
- ۲۹۲۔ یہ کہنا کہ جس میں نثار سے باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔ ۲۹۲
- ۲۹۳۔ حدیث نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افرا ہے۔ ۲۹۳
- ۲۹۴۔ قرآن عظیم سے مزاحمت لیدرائی کا رد۔ ۲۹۴
- ۲۹۵۔ مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیدرائی کا رد۔ ۲۹۵

غلافی بیانی کہ اہل وطن سے دوستی قرآن سے ثابت ہے۔

۵۹۵

اتھار رکھ کر کے بعد لاطال تاولوں کا رو۔

۵۹۸

صریح انفاذ کفر بکنے کے بعد یہ تاویل مردود کہ میں نے دل سے نہیں کہا تھا۔

۵۹۹

یہ تاویل بھی نامقبول ہے کہ تکلم کے باوجود اس سے راضی نہ تھا، یا بطور ہزل و استہزاء کے کہے۔

۶۰۰

موتوی محمد علی ناظم ندوہ کے خیالات۔

۶۰۶

وہابی ہونے کی علامتیں۔

۶۸۳

رائسی اہلسنت کو خارج جی کہتے ہیں۔

۷۱۰

منطق

امامت، خلافت سے عام ہے

نحو

لایعنی جنس صیغہ عزم سے ہے۔

توبہ و استغفار

قبول توبہ مرتد کی تفصیل

نبی پر دشنام طرازی کرنے والے کی توبہ مقبول نہیں۔

ہر مرتد کی توبہ پہلے دل سے ہر توبہ قبول ہے،

ساب نی کی توبہ قبول ہونے کا مطلب۔

۲۰۳

ترغیب و ترہیب

خدا مان دیں کو گمراہوں کے سب و شتم سے علی نہ کرنا چاہئے۔

۱۵

ہر کسی غیظ سے بُرائی کرے اس کے لئے دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔

۱۸۱

مرتد منافق کی صحبت ہزار کافروں کی صحبت سے بدتر ہے۔

۴۲۸

اہلِ ابرار سے پرہیز کی نصیحت۔

۴۰۳

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لئے

۵۴۰

سُرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

۵۴۰

شعاریہ اسلام کو بد کرنے کی کوشش کرنے والا اسلام کا بدخواہ ہے، ایسا شخص عالم نہیں

۵۴۳

عالم ہے جو اسلام پر ظلم کر رہا ہے۔

۵۴۳

آدمی اگر اللہ و رسول کے معاملہ کو اپنے ذاتی معاملہ کے برابر رکھے تو اس کو عمل کے لئے

۲۰۰

کافی ہے۔

۵۷۵

آیت و تفسیر سے قربانی کا ثبوت اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی بے قدری کرنے والوں کی عذاب سے تخفیف۔

۵۷۵

ہندوؤں سے اتحادِ حرام اور اس کی وجہ سے قربانی کا وہ خوف کرنا حرام، اور ایسے کرنے والے کا حشر ہندوؤں کے ساتھ ہو گا۔

۵۷۷

تعدرت خواہ کا عذر نہ قبول کرنا قیامت کے دن

باعثِ عروہی حوض کوثر ہے۔

۶۰۹

گمراہوں سے آگاہ کرنا اور راہِ حق کی طرف بلانا

۶۱۲

توبہ صادقہ کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۰

بجا آوری حکمِ خدا و رسول ہے۔

کسی کو خوش رکھنے کے لئے حکمِ شرعی سے باز

۱۶۵

رہنا گناہ ہے۔

حفظ و اباحت

احتیاط اسی میں ہے کہ نصاریٰ کی نسا و دوبار

۱۲۲

سے احتراز کرے۔

۱۷۴

مال یا اعمال سے اعانتِ فرضِ کفایہ ہے۔

آج کل بعض یہود و عیالہ السلام کی اہلیت

۲۰۵

قصبت کی حالت سے متعلق احادیث۔

کے قاتل ہیں ان کے زن و ذبیحہ سے بچنا

۱۲۲

لازم باتیں۔

۲۳۹

شدید حرام ہے۔

اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح و ران کے ذبیحہ

۲۴۰

مسلمانوں کو کفر و ارتداد سے بچانا فرض ہے۔

کے تنازعوں سے جبکہ ضرورت نہ ہو تو احتراز چاہیے۔

۲۲

جو مسلمان کسی مسلمان کے مرتد ہونے کی حمایت

۲۴۰

کرے جہی ہے۔

عائقِ کام نہیں کہ ایسا فعل اختیار کرے جس کی

۲۴۰

بیتا نامس فقہاء کے نزدیک کافر ہے۔

ایک جانب نامحرم اور دوسری جانب حرام

۱۲۲

قطعی ہو۔

۲۴۰

مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کی کوشش بقدر

سلطنتِ اسلام، جماعتِ اسلام، بلکہ ہر

۲۴۰

حکم اور ہے۔

فردِ اسلام کی غیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔

۱۳۳

انگریزی پڑھنے کا حکم

۲۴۲

گنہگاروں کے ساتھ بزرگوارانِ دین نے نرمی و سختی

مسلمان اپنے فرائض کا بقدر طاقت مکلف ہے

۱۳۳

دونوں طرح کے معاملات ردوار کئے ہیں اس لئے

مشرکین سے مولاۃ اتحاد اور ان کے مراسم کی

۲۴۲

ایسوں کے ساتھ نرمی گناہ نہیں ہے۔

ادائیگی اور ان کی حمایت وغیر خواہی مگر ہی بلکہ

۱۳۳

کفر بھی ہو سکتی ہے۔

۲۴۲

تلاہ کو "گو بر میں مُردہ دینے وال" کہنا کفر تو

تباہ زمین دیں ہر اصلی کافر سے جائز ہے۔

۱۳۹

نہیں مگر سخت شفیق کلمہ ہے، ایسے شخص کی تکفیر

کافر، اصلی غیر ذمی غیر مستامن سے عقودِ غاسقہ

۲۴۲

قابلِ توبہ جرم ہے۔

بھی جائز ہیں جن میں عذر نہ ہو۔

۱۳۹

اللہ تعالیٰ کے لئے "میاں" کا لفظ

اقبال و اقوال کفر و ضلال پر کسی عالم کا انکار

۲۴۵

ممنوع ہے۔

کرنا حق و ثواب ہے۔

۱۵۰

- کسی بھی حق کے لئے غیر اسلامی پکھری سے چارہ جولی یا جرابہ سی بھکھو من لو بھکھو جا منزل اللہ نہیں ہے اور جائز ہے۔
- ۲۸۳ بلا وجہ الزام رکھنا حرام و گناہ ہے۔
- ۲۸۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے مولا ت نہیں برتی۔
- ۲۸۸ ناسحق چارہ جولی یا جرابہ سی حرام و گناہ ہے۔
- ۲۹۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کی سبقت مذکور میں "نہیں ملنا چاہئے بلکہ یا رسول اللہ کہنا اور رکھنا چاہئے۔
- ۲۹۹ نام پاک دیوار پر کندہ کرنے سے افضل آئینہ میں لکھ کر لٹکانا ہے۔
- ۳۰۱ جس مال کے حرام ہونے کا غالب گمان ہو اس کا بغیر میں صرف کرنا حرام اور شہرہ کے مال سے احترام افضل ہے۔
- ۳۰۳ تفسیر درائے حرام ہے۔
- ۳۰۵ امام رازی اور امام مغزالی رحمہما اللہ تعالیٰ کو اپنے مقابل میں انفاق سینغہ سے یاد کرنا تکبر ہے اپنی منگو پر غیرت نہ کر لے والا دیوث اور جو رو سے ماں باپ کو گایاں سن کر خاموش رہنے والا عاق یہ دونوں کام فسق کے ہیں۔
- ۳۰۷ اتصال خواب جائز، اس کے لئے دلی متعین کرنا جائز، لیکن اس کو واجب جاننا یا حصر کی سنت سمجھنا باطل ہے۔
- ۳۰۹ اپنی لڑکی کی حرام کھائی کھانے والا دیوث سخت فاسق ہے مسلمان اس سے میل جول ترک کر دی۔
- ۳۱۰ بلا وجہ بدگمانی حرام ہے۔
- ۳۱۱ قویہ کے بعد گناہ باقی نہیں رہتا، قویہ کے بعد بلا وجہ الزام رکھنا حرام و گناہ ہے۔
- ۳۱۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے مولا ت نہیں برتی۔
- ۳۱۸ مشرک سے اتحاد و ملاقات حرام ہے۔
- ۳۲۰ مشرک کو ضرورت دینی میں بادی و پیشوا بنانا قرآن کی تکذیب ہے۔
- ۳۲۱ مسلمانان ہند پر عدم استطاعت کی وجہ سے جہاد فرض نہیں۔
- ۳۲۲ قانون جی امور کو رد کرتا ہے ان کے نہ کرنے میں ہم کو غدر ہے۔
- ۳۲۴ اختلاف کی تائید کے نام پر خلاف شرع امور کی اجازت نہیں۔
- ۳۲۵ خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و استیباب بشرط غیر ذمی کافر سے بھی جائز ہے۔
- ۳۲۶ دشمن کے وطن میں امان لے کر تجارت کیلئے جانا جائز ہے۔
- ۳۲۸ مسلمانوں کو اپنے سکول و کالج کیلئے غیر مسلم حکومت سے امداد لینا مکہب جائز اور مکہب ناجائز ہے۔
- ۳۲۹ جس مدارس کو گورنمنٹ کی امداد امور خلاف شرع سے مقید یا ان کی طرف منجر ہو وہ ناجائز ہے۔
- ۳۳۰ مولا ت ہر کافر سے حرام ہے۔
- ۳۳۲ مولا ت صوریہ ضرورتاً خصوصاً بصورت اکراہ

- جائز ہے۔ ۴۳۲ نماز میں حاضر ہوتی تھیں۔ ۵۵۰
- جن مدارس کے نصاب میں امور خلافت اسلام اور توہین رسالت داخل ہوں ان میں تعلیم و تعلم حرام ہے۔ ۴۳۵
- کافر جہلی کو کسی قسم کا صدقہ دینا حلال نہیں اگرچہ وہ مستامن ہو۔ ۴۳۹
- مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے۔ ۴۴۶
- کافروں کا حلیف بننا حرام ہے۔ ۴۴۷
- کافر کو رازدار بننا مطلقاً حرام ہے۔ ۵۱۱
- کافر کی تعظیم حرام ہے۔ ۵۱۳
- رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کنیت سے ذکر کیا جائے یا انھیں آتے وقت مرحبا کہا جائے۔ ۵۲۷
- تیساع کو حرام جای کر چھوڑنے میں حرج نہیں منکر پر زد و انکار کس حالت میں فرض ہے اور کہاں اس کا یہ حکم نہیں۔ ۵۳۷
- ناحق قتل یا غارتِ مسلم حرام ہے۔ ۵۳۸
- قتلِ ناحق اور غارتِ مسلم میں امانت مطلقاً حرام۔ ۵۳۸
- شراب پینا سخت جہیث کام ہے۔ ۵۳۸
- بلا وجہ شرعی شور شرابوں کے لئے سینہ سپر ہو جانا شرعاً واجب نہیں۔ ۵۳۸
- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ پرکشتی میں عورتوں پر پردہ واجب نہ تھا، عورتیں پنجوقتہ
- ۵۵۰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانہ میں رنگ بدلا تو انھوں نے فرمایا اگر حضور ہوتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، پھر زمانہ مابعد میں اور عانت خراب ہوئی تو اللہ نے بران عورتوں کو روک دیا، پھر اور زمانہ بدل تو مطلقاً کافیت ہو گئی۔ ۵۵۰
- استرد و حجاب کے کچھ مسائل۔ ۵۵۲
- انگریزوں کے سیدھا پردہ مسلمانوں کا شمار اور انٹا پردہ کافروں کا، قرآن نے پردہ کا انکار کیا لینا حرام ہے۔ ۵۵۲
- کادوسی اپنی اصل اور ذات کے اعتبار سے واجب نہیں، نہ اباحت کے اعتبار سے ساتھ اس کا تار کی گنہ گار، نہ ہماری شریعت میں بالیقین کھانا فرض۔ ۵۵۳
- گوشت طبعاً اہل اسلام کی غذا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا احسان بتایا ہے۔ ۵۵۳
- گوشت کی فضیلت کی احادیث۔ ۵۵۴
- بکری کا گوشت گراں ہے سب کو دہانا حیرت نہیں۔ ۵۵۴
- جہاں قانوناً گاؤ کشی بند ہے وہاں شریعت بھی مجبور نہیں کرتی کہ ضرور کرواد و مورد آقا ٹھہرو۔ ۵۵۷
- دینی کام کے لئے غیر مسلموں سے کچھ لینا منع ہے۔ ۵۶۶

- کتبی کا فر سے قربانی کا ذبح کرنا مکروہ ہے۔ ۵۶۷
 اتنے کلمہ گوئیوں کا حکم جو غیر مسلموں کی خوشنودی
 کے لئے از خود قربانی کاؤ بند کرنے کا اعلان کریں۔ ۵۶۸
 گائے، بھیر، بکری اور اونٹ وغیرہ کی قربانی میں
 مسلمان منجانب شریعت جتنی ترجیح دیتے ہیں مگر مخالفین اسلام
 کی خاطر شہداء اسلام بند کرنے کا کسی وقت مسلمانوں
 کو اختیار نہیں۔ ۵۶۹
 ہندوستان میں گائے کی قربانی قائم رکھنا
 واجب ہے اور ہندو مسلم اتحاد کی ناپاک مصیبت
 کے لئے اس کا چھوڑنا حرام ہے۔ ۵۷۰
 مسئلہ کا حکم اور اہل اسلام کے خلاف شرع
 افعال کی قدر تشریح۔ ۵۷۱
 اللہ تعالیٰ کے واسطے نیت کر کے پھرنا میسر ہے
 قصص خوشنودی اہل ہندو کے لئے قربانی بجا ہے
 تین دن کے ایک دن مقرر کرنا حرام ہے۔ ۵۷۲
 کفار کے میلے میں شرکت حرام ہے۔ ۵۷۳
 ظہور فتن کے وقت ملا۔ پر حق کا ظاہر کرنا ضروری
 یزید کو علیہ کنا جائز، رحمتہ اللہ علیہ کنا مستحب ہے۔ ۵۷۴
 بتاؤ جو شرعی مسلمان کو یزید کنا گناہ ہے۔ ۵۷۵
 مسلمان کی توبہ کا دوسرے مسلمانوں کو قبول کرنا
 واجب ہے۔ ۵۷۶
 بدگمانی گناہ ہے۔ ۵۷۷
 مترشد حق کی قدم بوسی جائز، سجدہ ممنوع ہے۔ ۵۷۸
 مگر اہل حق کے محبوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے
 بچیں، غیبت نہیں۔ ۵۷۹
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور عرش اللہ
 کنا جائز ہے۔ ۶۱۵
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر کسٹ
 جائز نہیں۔ ۶۱۶
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیچ رہ کنا
 حرام ہے۔ ۶۱۷
 تمام مالک کا مسلک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پر لفظ قیم کا اطلاق جائز نہیں۔ ۶۱۸
 بتاؤ جو شرعی بغض اور اس کے موافق عمل
 فتن ہے۔ ۶۱۹
 آئین کریمین کے فضائل و مناقب بیان کرنا
 چاہئیں مگر ایسے ادا اس طرح نہیں کر سکتی
 اور جیسا کہ ظاہر ہو۔ ۶۲۰
 حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت
 کو ناقص کنا جہ ادبی ہے۔ ۶۲۱
 ستارہ جو منکرات شریعہ سے خالی ہو مباح بلکہ
 مستحب ہے۔ ۶۲۲
 مزامیر حرام ہیں۔ ۶۲۳
 خدا کے بعد عالم کا درجہ، یہ کفر بھی ہو سکتا ہے
 اور ظلم ایمان بھی۔ ۶۲۴
 تمام کے کام کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف
 غلط ہے۔ ۶۲۵
 آدم علیہ السلام کو کپڑا پہنا سکھایا، داؤد علیہ السلام
 لوہے سے زورہ بناتے۔ لیکن ان افعال کے
 انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کرنے کی

- ۶۴۶ صورتیں اور ان کا حکم
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع اور
واحد دونوں ہی صیغے ذکر فرمائے۔
- ۶۴۸ ادب کے خیال سے جمع کا صیغہ بھی بول سکتے ہیں
لیکن افضل اور ادنیٰ واحد کا صیغہ ہی ہے
- ۶۴۸ سلطان دو قسم کے ہیں، (۱) موزنی (۲) منتخب
خلیفہ اور سلطان کی اطاعت میں فرق۔
- ۶۵۵ خلیفہ کے حکم سے مباح فرض اور اس کے منع
کرنے سے مباح حرام ہو جاتا ہے۔
- ۶۵۶ خلیفہ ایک وقت میں تمام جہاں میں ایک ہی
ہو سکتا ہے اور مصلطین دس ملکوں میں دس۔
- ۶۵۷ کوئی سلطان اپنے انعقاد سلطنت میں دوسرے
سلطان کے اذن کا محتاج نہیں مگر ہر سلطان اذی
عیفہ کا محتاج ہے۔
- ۶۵۸ سلطان خلیفہ کو معزول نہیں کر سکتا جبکہ خلیفہ
سلطان کو معزول کر سکتا ہے۔
- ۶۵۹ سلطنت کے لئے قرشیت اور درکار حریت بھی
شرط نہیں۔
- ۶۶۰ خلافت کے لئے حریت باجاریہ جملہ اہل قبلہ
شرط ہے۔
- ۶۶۱ حکم پر تسلط کی دو صورتیں ہیں۔
- ۶۶۲ جبراً وجوب اطاعت اور چیز ہے اور اس کا
خلیفہ شرعی ہونا اور چیز ہے۔
- ۶۶۳ اگر کوئی غلام اپنی شوکت سے زبردستی ملک
دبا بیٹھے تو فقہہ بچانے کے لئے اطاعت اس
کی بھی واجب ہے۔
- ۶۶۴ دنیا کی امور میں کافروں سے مدد چاہنی حرام ہے۔
- ۶۶۵ دنیا میں کافر مذہب اور مشرکین کو افسر بنانا حرام ہے۔
- ۶۶۶ مقصیت کی بات کسی سلطان اہل امر کی بھی نہ آئے
- ۶۶۷ دوسرے کی شرکت کو فقہائے کفر لکھا ہے۔
- ۶۶۸ بتوں پر پھول پڑھانا، ناقوس بجانا کفر ہے۔
- ۶۶۹ بروز ہر گان کو ہدیہ حرام اور ان غیر اسلامی عیدوں
کی تعلیم مقصود ہو تو کفر ہے۔
- ۶۷۰ مجالس کفار میں شرکت حرام ہے۔
- سیاست**
- خلیفہ جاتہانی و حکمرانی میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب مطلق ہوتا ہے اور تمام

لیکن واجب لغیرہ و حرام لغیرہ تو ہو سکتا ہے

اس کے یک بحث ترک میں اسلام اور اہل اسلام

کی توہین اور ذلت ہے اور یہ شرعاً حرام ہے۔ ۵۵۳

سائل نے لفظ ترک لکھا ہے حالانکہ ترک اور

کف میں فرق ہے۔ ۵۵۴

ترک کے نقصانات کی تفصیل۔ ۵۵۲

اونٹ اور گائے اور بکری میں گائے کی

وجہ ترجیح۔ ۵۵۵

کسی مشرک کو سفارشی بنانا اور ہے اور اس

کی تعلیم و تکریم امر آخر ہے۔ ۵۵۶

مساحدے قبل تک عبارات کے دس وجہ ہیں

اور اس کی صوری و تحقیقی دو قسمیں ہیں سب کا

حکم شرعی۔ ۵۵۷

لفظ کافر کمال کے طور پر بھی بولا جاتا ہے لیکن

شرع میں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے جو ہر

غیر مسلم پر بولا جاتا ہے۔ ۶۱۷

چہرہ و رضا کے حدود کا بیان۔ ۶۱۸

ارتداد سے نکاح فسخ ہوتا ہے طلاق نہیں

واقع ہوتی۔ ۶۱۹

قیری طبیعت کا اختیار اور میری طبیعت کو

اختیار میں فرق ہے۔ ۷۰۹

اصول فقہ

عدم موالاة مجس کفار کا حکم مفسر ہے جس کی تفسیر تکذیب ہے

۱۵۶ کے معنی عم کی مدت پوری ہونے کے ہیں

متعالج عرف سے بدل جاتے ہیں تو حکم بھی بدل

جلتا ہے۔ ۵۵۰

ترجمہ احکام حدیث کے خلاف نہیں بلکہ وہی

کہنا نہ بدلنے کے سبب حکم بدلا۔ ۵۵۱

واجب حرام لعینہ و لغیرہ کا بیان مع اشد۔ ۵۵۲

تفسیر قادری سے حکم مذکورہ بالا کی علت۔ ۵۵۳

حکم آیات قرآنی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم بھی اسی طرح احکام کا اثبات کرتی ہے

جیسے آیات قرآنی۔ ۵۵۴

ان آیات کا بیان جن میں رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی بات وحی ہونے اور ان

کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ۵۵۵

حدود و تعزیر

زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، یہ کلمہ ازہر مسلم ہے

۶۱۷

شرعیہ محکمہ سے بھی اگر بے حاشی حرم ثابت ہو تو

۶۱۸

وہ منزا کا مستحق ہوگا۔ ۶۱۸

مرتدہ عورت دائم الحبس کی جائے گی اور اسلام

لانے تک اس کے ساتھ کھانا پینا اور نشست

۶۱۹

برخاست ممنوع ہے مگر اس کو قتل نہیں

کیا جائے گا۔ ۶۲۱

مسلمانوں کو بیٹی چودہ کن قابل تعزیر حرم ہے

۶۰۸

مناظرہ

صریح کافروں سے فروعات میں بحث نہ کی جائے۔ ۶۸۰

کفارہ

کفارہ ایسے گناہ کا ہے جس کا معاد ضمیمہ ہو،
حد سے بڑھے ہوئے گناہ کا کفارہ نہیں۔ ۲۰۷

امر بالمعروف

جس کے بارے میں معلوم ہو کہ تہمیر سے خواہش
کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اس کے لئے
کوشش کی جائے۔ ۳۷۶

شرابی

حرفی مستامس کو قربانی کا گوشت دین
باجز نہیں۔ ۲۹۰

قربانی کے لئے خریدی ہوئی گائے کو ہندوؤں
کی خوشنودی کے لئے بیل یا بھینس سے
بیل کو قربانی کرنا منع ہے۔ ۵۷۷

قربانی کرنے والے اپنی قربانی کا جو حصہ
جس کو چاہے ویں بالخصیص کسی حصہ میں کسی
کا حق شرعاً دار نہیں۔ ۷۰۸

کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔ ۷۰۸
دل گروہ وغیرہ قربانی کرانے والے کو اختیار
ہے چاہے خود کھائے چاہے تقسیم
کرادے۔ ۷۰۸

شرابی کا ذرے متعلق ایک سوال و
جواب۔ ۷۱۰

لفظ خاتوا النبیین میں نفی استغراق کیجئے
جو تاویل پیش کی جاتی ہے اس پر رب العالمین

سے معارضہ کہ یہ تاویل وہاں بھی چل سکتی ہے۔ ۲۲۷
گاؤ گشت کی خدمت کی رو جو قرار دی گئیں۔ ۵۵۶

اگر ہتیا کی وجہ سے جان لینا حرام ہو تو سانپ کا
مارنا بھی حرام ہوگا۔ ۵۵۷

جینیوں کے طرز عمل سے استدلال کہ وہ مطلقاً
ہتیا کو شدید حرام سمجھتے ہیں مگر انھیں کے دیگر
ہم قوم ان کی اس ہتیا کا خیال کے بغیر ہتیا
کہتے ہیں تو پھر ہم پر پابندی کیوں۔ ۵۵۶

دوسری وجہ تعظیم سوا اس پر بھی خود یہ حضرات
پورے نہیں اترتے، مثالوں سے اس کی وضاحت
بیل اور گائے میں وجہ فرق کیا ہے۔ ۵۵۶

تو مٹی پوجن، گھنٹا بجانا، سنگ پوجنا، مہادیو
پر پانی ٹپکانا، ہولی، دیوالی وغیرہ صد ہا
باتیں وید سے ثابت نہیں۔ ۵۶۵

آج کل پانیر کے حوالے سے وید کا قربانی کا بوجھ
برہمن پران، ستیارتھ پرکاش، ترہنا،
منوسمرتی سے مسئلہ باطل ثابت۔ ۵۶۶

لینے والی کو رٹ سے مسئلہ کا ثبوت
مولوی اشرف علی سے مسئلہ ایتان ارواح پر
ایک تحریری مناظرہ۔ ۶۹۲

تقلید

عوام الناس پر تقلید واجب ہے۔ ۲۹۰

۲۴۰ کرنا چاہئے۔
۵۶۵ خلافت مذہب کنا دھوکا ہے۔

متفرقات

۲۴۱ وحدۃ الوجود کی تحقیق۔
۱۸۰ کسی عید کی خلافت صحیح نہ ہونے کی وجہ

۲۴۱ توحید، وحدت، اتحاد، تینوں الفاظ کے
۱۸۳ خلیفہ و سلطان کا فرق سات وجود سے۔

۲۴۱ معنی کا بیان۔
شرح عقائد میں مذکور ایک اشکال کا جواب

۲۴۱ توحید پر ایمان ہے، وحدۃ الوجود عیسائی
۲۰۳ اور مصنف علیہ الرحمۃ کی تحقیق۔

۲۴۱ اقوال اکابر سے ثابت ہے۔
شامی کی عبارت سے دھوکا دہی کا سد باب۔

۲۴۱ مسئلہ وحدت میں تین فرقوں کا بیان اور
لفظ "امیر" خلیفہ کے ساتھ خاص نہیں

۲۴۱ ایک دلکش مثال سے حقیقت حال کی وضاحت
والی شہر و سردار عجم کو بھی کہتے ہیں مگر ائمہ

۲۴۱ وجود حقیقی باری تعالیٰ کا ہے بقیہ سب اسی
عن قریش میں قطعاً ائمہ سے مراد

۲۴۱ اہل حقیقت نے وجود کی دو قسمیں کی ہیں
خلفاء ہیں۔

۲۴۱ حقیقی و ذاتی اور ظلی و عطائی۔
موجود حقیقی علی کی عقائد نسفی کی عبارت سمجھنے

۲۴۱ شطیحات و صوفیہ کے مطالب۔
میں غلطی۔

۲۴۱ حضرت بایزید بسطامی کا قول سبوح فی
فرنگی علی صاحب کی شرح مواقف کی عبارت

۲۴۱ اعظم شافی کی توضیح اور ایک دنگاز
میں تحریر۔

۲۴۱ حکایت۔
دوست کا دشمن اپنا دشمن ہوتا ہے۔

۲۴۱ تعادل ادیان
ایمان برین پر اطمینان کا ایک اور نام سیول کے پھر رہا

۲۴۱ ہمارے یہاں گائے کا ذبیحہ اصل مذہب میں
آنام قوی پر تفضل۔

۲۴۱ داخل اور غیر مسلموں میں یہ پابندی جسد میں
عالمگیری اور دیگر فتاویٰ کا انکار تو یہیں ملتا ہے۔

۲۴۱ اپنے سر ڈال لی ہے۔
قہل الفاظ محتاج توجیہ نہیں۔

۲۴۱ ویدوں سے قربانی گاؤ کی مانعت ثابت نہیں
۵۵۹ اگر شاستروں پر بنائے مسئلہ ہے تو ہماری فقہ

۲۴۱ میں بھی قربانی گاؤ کی تصریح ہے، اس کو
کتاب ذوالنورالحی المبین کا شرعی حکم۔

۳۶۰ لفظ خصال اور بدعت کے معنی اور اس
کی قسمیں۔

۲۶۴	دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں	آج کوئی مجتہد مطلق موجود نہیں۔
۵۳۶	چاہتا ہے۔	کلمہ شریف کے دونوں اجزاء کا ماننا فرض ہے
۶۵۰	لفظ نور کی تحقیق۔	کلمہ شریف کے نکات۔
۲۵۱	اللہ و رسول کو غیظ گالی دینے والے کو زبانی معافی مانگنے پر معاف کرنا جائز نہیں۔	قہار کے معنی روح اعظم اور یہ جبریل امین کا لقب ہے۔
۶۶۵	کلمہ شہادت میں لفظ عبیدۃ و س سولۃ کے فوائد۔	دشمن تین ہیں، ایک خود اپنا دشمن، دوسرا دوست کا دشمن، تیسرا دشمن کا دوست۔
۲۸۷	آدیار کے سبحانی ما اعظم شانی اور فرعون کے انارب العالمین کہنے میں فرق ہے۔	استغناقت کی تین حالتیں ہیں، التما، اعتماد، استخدام۔
۲۸۹	ایک رافضی تصنیف کے احکام۔	استخدام کی چار صورتیں اور ان کے احکام
۶۹۰	چند مجراہ کن بلکہ کافرانہ کتابوں کے بار میں انتباہ۔	



کتاب السیر

مسئلہ از بریلی پُرانا شہر مجلس سیدانی مسئلہ مستقیم نذات یکم ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ
کی فرماتے ہیں علامتے دین اس مسئلہ میں کہ زہد کے تین بیٹے ہیں، ایک مرض مرگ میں مبتلا ہے، دوسرا
بیٹا جوان مگر سنبھالو، اگر وہ نہ ہوں تو زید اور اس کی عیہ دوسروں کے محنت دہا میں کیونکہ صغیفی کا عالم ہے،
بڑا بیٹا بعزم ہجرت کابل و داس ہوتا ہے کل کی تاریخ میں، اور اس کی بیوی سال بھر کی بیوی پورے دن امید
کے ہیں اور اس کو بھی پھر سے جاتا ہے۔ جو حکم قرآن و حدیث شریف کا ہو اس میں ہرگز انکار نہیں۔

الجواب

اس صورت میں کابل کی ہجرت اسے جائز نہیں، حدیث میں ہے،
کفی بالنسء اثمان یضیع صحت یقوت یلہ کسی آدمی کے گزگار ہوئے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ
اسے ضائع کر دے جس کی روزی اس کے ذمہ تھی۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔
دائرۃ تنویر العلوم (د)

۲۳۸/۱	آفتاب عالم پریس لاہور	کتاب الزکوۃ	سنتین، برداؤد
۱۹۵۰، ۱۹۳۱، ۱۹۰/۲	دار الفکر بیروت		مسند احمد بن حنبل
۳۸۲/۲	المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت	حدیث ۱۳۴۱۵	لہجہ البکیر

مسئلہ ازلاہور محلہ سادھوانی مسد میاں تانہ الدین خیلا ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ہجرت کے احکاموں اور شرائط کا استعمال کس صورت میں ہو چکا ہے؟

الجواب

دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت فرض ہے،

قال الله تعالى ان الذين توفيتهم الملائكة
ظالمی الصهم قالوا فيهم كذبتم قالوا كذبنا مستضعفين
في الارض قلوا الم يكن الله واسعاً
ففيها جروا فيها فاولئك ما دهم جهنم و
سادت مهيرون

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں
اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ظالم کہتے تھے اُن سے فرشتے
کہتے ہیں تم کا سہ میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں گمراہ تھے
کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین گمراہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت
کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بڑی جگہ
پہنچنے کی۔ (ت)

ہاں اگر حقیقتہً مجبور ہو تو معذور ہے،

قال تعالى الا المستضعفين من الرجال و
النساء ولولدان لا يستطيعون حيلة ولا يهتدون
سبيلاً فاولئك عسى الله ان يعفو عنهم
وكان الله عفواً غفوراً

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: معزورہ جو وہاں سے گئے مرد اور عورتیں
اور بچے جنہیں کوئی تدبیریں پڑے اور نہ راستہ چاہیں
تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ
معاف فرمائے والا بخشنے والا ہے۔ (ت)

اور دارالاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں،

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا هجرة بعد الفتح

حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فتح (مکہ) کے
بعد ہجرت نہیں۔ (ت)

ہاں اگر کسی جگہ کسی مذہب خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرمائے سے مجبور ہو تو اسے اس جگہ کا بہانہ واجب ہے اس
مکان میں معذوری ہو تو مکان بدلے۔ محلہ میں معذوری ہو تو دوسرے محلہ میں چلا جائے۔ بستی میں معذوری ہو
تو دوسری بستی میں جائے۔ مزارک التزیلی میں ہے،

والايه تدل على ان من لم يتمكن

یہ آیت مبارکہ اس پر دال ہے کہ جب کوئی شخص کسی شہر

سے القرآن الکریم ۹۷/۴

سے ۹۸/۴

سے کنز العمال حدیث ۵۴۰۵

مؤسستہ الرسالہ بیروت

۱۰۹/۶

من اقامة دینہ فی بلد کما یجب و علم
انہ یتکون من اقامتہ فی عیدہ حقت علیہ
المہاجیرۃ و فی الحدیث "من خرب مدینہ
من امر من وان کانت شبر من الارض
استوجب لہ الجتہ" و کان رفیق ابیہ
ابراہیم و نبیہ محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم

میں اقامت دین پر اس طرح قادر و متکون نہیں جیسا کہ لازم
ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ دوسرے شہر میں اقامت پر
قادر ہو جائے گا تو اس پر وہاں ہجرت کرنا لازم ہو جائیگا
اور حدیث میں ہے کہ جو شخص دین کی خاطر ایک جگہ سے دوسری
جگہ بھاگا خواہ وہ ایک باشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے
جنت لازم ہو جاتی ہے اور وہ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم
علیہ السلام اور اپنے ہی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شگت پاسے گا۔ دت

بندستان دار الحرب نہیں دار الاسلام ہے، کما حقہ قناہ فی فتوٰنا، اعلام الاعلام (جیب کہ ہم نے اس کی
تحقیق اپنے فتویٰ اعلام الاعلام میں کی ہے۔ ت۔ واللہ اعلم۔

رسالہ

اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام (عظم کے پہاڑوں کا اعلان کہ بیشک ہندوستان دارالاسلام ہے)

تمنا سیکھ از بدایوں محلہ برہم پورہ مدرسہ مرزا علی بیگ صاحب ۱۲۹۸ھ
کیا فرماتے ہیں علامہ دین ان مسائل میں،

(۱) ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام؟

(۲) اس زمانہ کے یہود و نصاریٰ کتابی میں یا نہیں؟

(۳) روافض و غیر جماعت عین کہ کفار داخل مرتدین ہیں یا نہیں، جواب مفصل بدلتل عقیدہ و نظریہ نقل دیکار ہے،
میتنوا تو جسروا۔

جواب سوال اول

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ علامہ شمس الرحمن علیہ السلام کے مذہب پر ہندوستان دارالاسلام
ہے ہرگز دارالحرب نہیں کہ دارالاسلام کے دارالحرب ہر جگہ میں جو تین باتیں ہمارے امام اعظم امام الامام رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے نزدیک درکار ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہاں احکام شرک طائیفہ جاری ہوں اور شریعت اسلام کے احکام
شمار مطلقاً جاری نہ ہونے پائیں اور صاحبین کے نزدیک اسی قدر کافی ہے مگر یہ بات بحدہ اندیشہاں قطعاً موجود
نہیں اہل اسلام بجمہر وعیدین و اذان و اقامت و نماز باجماعت و غیرہ شمار شریعت بغیر جماعت علی الاعلان
ادا کرتے ہیں۔ فرائض، نکاح، رضاع، طلاق، عدۃ، رجعت، منہر، خلع، نفقات، حضانت، نسب، یتیم،

وقت، وصیت، شفعہ وغیرہ، بہت معاملات مسلمین ہماری شریعت غرضیہ کی بنا پر فیصلہ ہوتے ہیں کہ ان امور میں حضرات علماء سے فتویٰ لینا اور اسی پر عمل و حکم کرنا حکام، نظریاتی کو بھی ضرور ہوتا ہے اگرچہ بنود و محسوس و نصاریٰ ہوں اور مجاہد اللہ بھی شوکت و جہد و شریعت علیہ عالیہ اسلام علیہ السلام تعالیٰ علیہا السلام ہے کہ مخالفین کو بھی اپنی نسیم ابراہیم پر مجبور فرماتی ہے واللہ شہد رب العالمین، فتاویٰ عالمگیریہ میں سرائے و باج سے نقل کیا،

اعمران داس الحرب تصیو دار الاسلام بشرط جان لو کہ مشک دار الحرب ایک ہی شرط ہے دار الاسلام واحد و هو اظہار حکم الاسلام فیہا۔

ہو جلتے۔ (ت)

پھر سرائے و باج سے صاحب المذہب شینا و مولانا محمد علی الحسن قدس سرہ الاحسن کی زیادات سے کہ کتب فیہ الروایۃ سے ہے نقل کیا،

ای تصیو دار الاسلام داس الحرب علی ابی حنیفہ
 من حیثہ اللہ تعالیٰ بشرط ثلاثۃ احدها
 اجراء احکام الکفار علی جمیع الاشتہار وان
 لا یحکم فیہا بحکم الاسلام، نہ ہاں و
 صورۃ المسند ثلاثۃ اوجہ اما ان یغلب
 اهل الحرب علی دار من دورنا او ام شد
 اهل مصر غلبوا و اجرو احکام الکفر او
 نقض اهل الدمة العهد و تعبوا علی
 درہم ففی کل من هذه الصور لا تصیو
 دار حربنا لا بشلا ثلثہ شروط، و قال
 نویوسف و محمد من حیثہ اللہ تعالیٰ
 بشرط واحد و هو اظہار احکام الکفر و هو ان یس
 در غرض و ضروری ہے،

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دار الاسلام
 تین شرائط سے دار الحرب ہوتا ہے جن میں ایک یہ کہ وہاں
 کفار کے احکام اعلانیہ جاری کئے جائیں اور وہاں اسلام
 نہ لائی ہو، دوسرے، پھر فرمایا، اور مسئلہ کی صورت
 تین طرح ہے، اہل حرب ہمارے علاقہ پر غلبہ پالیں یا ہمارے علاقہ کے شہری مرتد
 ہو کر وہاں غلبہ پالیں اور کفر کے احکام جاری کر دیں یا وہاں
 ذمی لوگ نہ کہ کوئی کوئی غلبہ حاصل کر لیں، تو ان کے صورتوں میں
 وہ علاقہ صرف تین سرسور سے دار حرب ہے، امام
 ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ سے فرمایا صرف
 ایک ہی شرط سے دار الحرب جب بن جائے گا
 وہ یہ کہ احکام کفر اعلانیہ جاری کر دیے جائیں
 یہی قیاس ہے الخ (ت)

دار الحرب تصیروہ از الاسلام یا جوار احکام الاسلام
 فیہا کاقامة الجمعة والایجاد وان یبقی فیہا کافر
 اصلی ولم یتصل بدار الاسلامیان کان بینہما و
 بین دار الاسلام مصر آخر لاهل الحرب، لاهذ
 لفظ العلامة تخصر واثرة شیخی مرادة فی
 صیغہ الانہی، وتبعہ المول القزوی فی التنبیہ
 وأقرہ المدقق العلائی فی الدرر، ثم المخطوطی
 والتأملی اقتدیان فی المحاشیتین۔

جامع الفصولین سے نقل کیا گیا،

لہ ان ہذا البند صارت دار الاسلام یا جوار
 احکام الاسلام فیہا فمابقی شی من احکام
 دار الاسلام فیہا تبقی دار الاسلام علی
 ما عرف ان الحکم اذا ثبت بعلة فما یبقی
 شی من العلة یبقی الحکم
 بمقائہ، ہکذا ذکر شیخ الاسلام
 ابوبکر فی شرح صیر الاصل
 انتہی، وعن الفصول العمادیۃ
 ان دار الاسلام لا یصیر دار الحرب
 اذا بقی شی من احکام الاسلام
 وان نزل علیہ اهل الاسلام وعن
 منشور الامام ناصر الدین دار الاسلام انما

دار الحرب، اسلامی احکام جاری کرنے مثلاً جمعہ درمیدین
 وہاں وہ، کہنے پر دار الاسلام بن جاتا ہے اگرچہ وہاں
 کوئی اصلی کافر بھی موجود ہو اور اس کا دار الاسلام سے
 اتصال بھی نہ ہو یوں کہ اس کے اور دار الاسلام کے
 درمیان کوئی دوسرا حربی شہر حاصل ہو، یہ علامہ شمس
 کے الفاظ ہیں، اور مجمع الانہر میں شیخ زادہ نے اس کی
 پیروی کی ہے، اور مولیٰ غزوی نے تنویر میں اس کی اتباع
 کی، اور مدق علائی نے درر میں اس کو ثابت رکھا پھر
 مخطوطی اور تأملی نے اپنے اپنے حاشیہ میں اس کی اقتدائی

امام صاحب کے ہاں دار الحرب کا علاقہ اسلامی احکام
 وہاں جاری کرنے سے دار الاسلام بن جاتا ہے تو جب
 تک وہاں اسلامی احکام باقی رہیں گے وہ علاقہ
 دار الاسلام رہے گا، یہ اس لئے کہ حکم جب کسی علت
 پر مبنی ہو تو جب تک علت میں سے کچھ پایا جاسکے تو
 اس کی بقا سے حکم بھی باقی رہتا ہے جیسا کہ معروف
 ہے۔ ابوبکر شیخ الاسلام نے اصل (جسوط) کے
 سیر کے باب کی شرح میں یونہی ذکر فرمایا ہے ۱۰۱ھ
 فصول عمادیہ سے منقول ہے کہ دار الاسلام جب تک وہاں
 احکام اسلام باقی رہیں گے تو وہ دار الحرب نہ بنے گا
 اگرچہ وہاں اہل اسلام کا غلبہ ختم ہو جائے، امام ناصر الدین
 کی فتوے سے منقول ہے کہ دار الاسلام صرف اسلامی

صارت دارالاسلام باجراء الاحکام فما بقیت
عنفه من علائق الاسلام یتخرج بجانب الاسلام
ومن البرهان شرح مواهب الرحمن لا یصیر
دار الحرب ما دام فیہ شیء منها بحسب
دار الاسلام لانما یجوز اعلام الاسلام
واحکامه اعلام کلمة الاسلام وعن الدار المتق
لصاحب الدار والمختار ان دار الحرب تصیر
دار الاسلام باجراء بعض احکام الاسلام

شرح تلخیص میں ہے :

لا خلاف ان دار الحرب تصیر دار الاسلام
باجراء بعض احکام الاسلام

اور اسی میں ہے :

وقال شیخ الاسلام والامام الاصمعیانی ان
الدار محکومة بدار الاسلام بقاء حکم واحد
فیہا کما فی العادی وغیرہ۔

پھر اپنے ہمدردوں کے متن و فہم کی نسبت فرماتے ہیں :

فلاحتیاط ان یجعل هذه البلاد دار الاسلام
والسین و ان کانت لملا عین و ابید فی الظاهر

احکام جاری کرنے سے جتنا ہے موجب تک وہاں اسلام
کے تعلقات باقی ہیں تو وہاں اسلام کے پہلو کو ترجیح دی جائے گی
اور برہان شرح مواہب الرحمن سے منقول ہے کہ کوئی
علاقہ اس وقت تک دار الحرب نہ بنے گا جب تک
وہاں کچھ اسلامی احکام باقی ہیں کیونکہ اسلامی نشانات
کو اور کلمہ اسلام کے نشانات کے احکام کو ہم ترجیح دیں گے
دار الاسلام کا حکم اس کے خلاف ہے۔ جمہور و علماء
کی امتیاز سے منقول ہے کہ دار الحرب میں بعض اسلامی
احکام کے نفاذ ہے دار الاسلام بن جاتا ہے (ت)

یہ اختلاف دار الحرب وہاں بعض اسلامی احکام کے
نفاذ سے وہ دار الاسلام بن جاتا ہے (ت)

شیخ الاسلام اور امام السیجستانی نے فرمایا کسی بھی علاقہ
میں کوئی ایک اسلامی حکم بھی باقی ہو تو اس علاقہ کو
دار الاسلام کہا جائے گا۔ جیسا کہ عادی وغیرہ میں ہے (ت)

احتیاط یہی ہے کہ یہ علاقہ دار الاسلام و مسلمان مستدار
جرا جائے۔ اگرچہ وہاں ظاہری طور پر شیطانوں کا

سے الفصل العادی

سے البرہان شرح مواہب الرحمن

سے الدر المنثور علی ہاشم جمع الاخر

سے جامع الرموز کتاب الجہاد

سے

دار اخیار التراث العربی بیروت

مکتبہ اسلامیہ گنبد قوس ایران

۔۔۔۔۔

۱/۶۲۴

۲/۵۵۶

۳/۵۵۶

لہو لاء الشیطان سے بنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم
النظیمین وبعث برحمتک من القوم الکفریین
کہ فی المستصحب وعیونہ۔
قبضہ سے اسے ہمارے رب! ہمیں نکالوں کے لئے فتنہ
نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں سے نجات عطا فرما۔
جیسا کہ مستصحب وغیرہ میں ہے (د۔ت)

در غرر و تنویر البصار و در مختار و مجتہد الانہر وغیرہ میں کہ شرط اول کو صحت بلعلا جواسے احکام الشریک سے تبرک
وہاں بھی یہی مقصود کہ اس ملک میں کلیۃ احکام کفری جاری ہوں نہ یہ کہ مجروحان بعض کفر کافی ہے اگرچہ اُن کے
ساتھ بعض احکام اسلام بھی اجراء پائیں۔

فی العاشیۃ الطحاویۃ علی الدار المختار قولہ
باجراء احکام اہل الشریک ای علی الاشتہار
وان لا یحکم فیہا بحکم اہل الاسلام ہندیۃ
وہاں ہر اہل لو اجہزت احکام المسلمین و
احکام اہل الشریک لا تکن دار حرب انتہی۔
ظاہر ہے کہ اگر وہاں احکام شریک اور احکام اسلام دونوں نافذ ہوں تو دار الحرب نہ ہوگا (د۔ت)

اور اسی طرح حاشیہ شریک میں نقل کر کے مقرر کی

اقول وبالله التوفیق والدلیل علی ذلک
امرات الاول قول محمد وہو الطوائف
المذہب انہا تصیر دار حرب عند الامم
بشرائط ثلاث احدها اجراء احکام
انکفار علی سبیل الاشتہار وان
لا یحکم فیہا بحکم الاسلام فانظر
کیف اراد الجملة الاخیریۃ ولم یقتصر
علی الاول فلو لم یفسر کلامہم
بما ذکرنا لکانت کلام الامم

اقول وبالله التوفیق میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ
تعالیٰ سے ہے اس پر دلیل دو چیزیں ہیں اول یہ
کہ نام محمد مراد اللہ تعالیٰ جو مذہب کے ترجمان ہیں ان کا
یہ قول کہ وہ علاقہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک ہیں شریک
سے دار الحرب بنتا ہے ان میں سے ایک یہ کہ وہاں کفار
کے احکام اعلائیہ جاری کئے جائیں اور کوئی اسلامی حکم
نافذ نہ ہو، تو فوراً کہہ دو کہ انہوں نے آخری جملہ کیسے زائد
فرمایا، صرف پہلے جملہ پر اکتفا نہ فرمایا، اگر فقہار کا کلام
ہمارے ذکر کردہ بیان سے واضح نہ بھی کیا جائے تو صرف

قاضیا علیہم وناہیت بہ قاضیا عدلاقالتی
 انتھؤلاء العلماء هم الذین قالوا
 فی دار الحرب انھا تصیر دار الاسلام
 باجراء احکام الاسلام فیہا تا ما ان تقولوا
 فیہا انھا تصیر دار الاسلام باجراء
 بعض احکام الاسلام ولومع جبروت
 بعض احکام الکفر فعلى هذا ترفع
 البینة بئیم الدامین وکل ما تجری
 فیہا الحکامات مع استحجام لقیة
 شرائط الحربیة تکوین دار حرب
 و اسلام جمیعاً الصدق الحدیث معاً
 و کذا نواردت الخلو و التحدیض
 فی کل الموضعیة یعرف ان دار الحرب
 ما یجبری فیہا احکام الشریکة خاصة
 و دار الاسلام ما یحکم فیہا احکام الاسلام
 محضة فصلی هذا تکوین دار التو
 و صفاها لک واسطة بئیم الدامین
 و لم یقل بہ احد و اما انت تربید
 التحدیض فی المقارنات و انت
 الاول فہذا یخالف ما قصدت
 الشارح من اعلاء الاسلام
 و بئیم العلماء کشیفاً من
 الاحکام علی انت الاسلام
 یعلم و لا یصل علی انه
 یسلم انت تکوین دار الاسلام

واما ما تنبہ کا کلام ہی فیصلہ کن ہے تجھے یہی فیصلہ کر
 کلام دانی ہے۔ دوسری چیز یہ سب کو یہی وہ علماء کرام ہیں
 جنہوں نے دار الحرب کے متعلق فرمایا کہ وہ دار الاسلام
 بن جاتا جب اس میں اسلامی احکام جاری کئے جائیں
 تو اگر یہاں بھی بعض اسلامی احکام مرید جس طرح
 کہ دار الحرب کے لئے کفار کے بعض احکام تم نے
 مراد لئے تو جب بعض اسلامی احکام کے ساتھ کچھ احکام کفار
 ہوں گے تو اس سے دار الحرب اور دار الاسلام کے
 درمیان فرق ختم ہو جائے گا، کیونکہ ان دونوں میں سے
 ہر ایک میں دونوں قسم کے حکم پائے جائیں گے اگرچہ
 کفار کے احکام زائد ہوں تو لازم آئے گا کہ ہر ایک
 دار الحرب اور دار الاسلام بھی ہوگی کہ دونوں پر ہر ایک
 کی تعریف صادق آئے گی، اگر تم یہاں یہ مراد لو کہ ہر دار
 میں اس کے تمام احکام وہاں نافذ ہوں اور ایک دوسرے
 کے احکام سے خالی ہوں یعنی دار الحرب وہ ہے جس میں تمام
 احکام خاص کفر کے ہوں اور دار الاسلام وہ ہے جس میں
 خاص اسلامی احکام ہوں، تو اس سے لازم آئے گا
 کہ جس دکانی بحث ہو رہی ہے وہ دونوں داروں میں واسطہ
 کھائے کہ یعنی وہ دار الاسلام ہو نہ دار الحرب ہو، کیونکہ
 ایسے دار ہوں جو قائل نہیں، اگر تم یہ مراد لو کہ ثانی یعنی
 دار اسلام میں، خاص اسلامی ہوں اور دوسرے یعنی
 دار الحرب میں خاص کفری نہیں، اس سے شائع
 کا مقصد اظہار کہ اسلام اور اس کی ترجیح فوت ہو جائیگی
 جو شارع کے مقصد کے خلاف ہے جبکہ علماء نے
 بہت سے احکام "الاسلام یعلم و لا یعلم" (اسلام

باسرہا ووجہ علی مذہب الصاحبیت
اذا اجبر فیہا شئ من احکام الکفر
او حکم فیہا بعض ما لو یزالہ اللہ بمعنہ
وتعالف وهو معلوم مشاہد فی
ہذا ۱۶ صا ربین من قبلہا
بکثیر حدیث فشا التماوت فی
فی الشریع الشریع وتقاعد الحکام عن
اجراء احکامہ وترقب اہل الذمۃ
علی خلاف مراد الشریعۃ عن ذل
ذلیل الی عز و جلیل واعطوا مناصب
مرقیعۃ و مراتب شامخۃ منیعیۃ
حق استعملوا علی المسلمین
وہم اقلہ للقبائل کما نقل
المولف الشافعی

احبابنا نوب الزمان کثیرۃ
وامرئمنہا مرفعة السفہاء
فمتی یفیک الدھر من سکرانہ
واری ایہود بذلۃ الفقہاء

وکذلک امرأتی بعض الظلمۃ من حکام الجور
لعض البیدعات التي خرقها ائمة الکفر
فاجروہا فی بلادہم کتعلیف الشہود و
النار المصادرات والمکوس ووضف
الوقلات الباطلۃ علی الاموال والنفس الی غیر
ذلک من لاحکام الباطلۃ ویسمی ہذا الامر الفظیم
من اشنع الشنائع الہائکہ فوجب القول بان امر

غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا، کے قاعدہ پر مبنی
قرار دے گئے ہیں، مگر وہ عازیں یہ بھی لازم آئے گا کہ تمام
دارالاسلام صاحبین کے مذہب پر دارالحرب قرار
پائیں جبکہ ان میں کچھ احکام کفر پائے جاتے ہوں یا اللہ
تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف ہوں حکم نامہ
پائے جاتے ہوں جیسا کہ آج کے دور میں مشاہد ہے بلکہ
قبل ازیں بھی ایسا رہا ہے جب سے شریعت کے ہائے
میں نسبی ظاہر ہوئی اور مسلمان حکام نے شرعی احکام
کے نفاذ سے دگردانی کر رکھی ہے، اور ذاتی حضرات کو
ترقی ملی ہے کہ خلاف شرع ذیل کی ذلت سے نکل کر بڑی
حوت پار ہے ہیں جن کو مسلمان حکمرانوں نے بلند منصب
اور محض نظرات عطا کر رکھے ہیں یہاں تک کہ وہ مسلمانوں
پر کسی کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ ایک قاضی پر دم فرمائے
جس کا کلام مولانا شاہی نے نقل کیا ہے دشو کا ترجمہ

قد استقر زمانہ کے مصائب کثیر ہیں، ان میں سے سخت ترین
یہ وقت لوگوں کا اقتدار ہے، جو کب زمانے کا نشہ ختم ہوگا
جبکہ ملک یہودی بن کر فقہار کی ذلت گاہ بن چکا ہے
اور جیسا کہ بعض ظالم حکمرانوں نے کافر بیڈروں کی جاری کردہ
کئی بدعات کو پسند کرتے ہوئے اپنے ملکوں میں جاری کر دیا مثلاً
گراہوں سے حلف لینا اور ٹیکس، چٹانیاں اور لوگوں کے
اموال اور نفوس پر باطل قسم کے محمولات لاگو کر دئے
یہ پریشان کن برے معاملات مسلمان ملکوں میں مانتے
پڑیں گے لہذا ضروری ہے کہ پہلے مقام یعنی در عرب
میں خالص مکمل احکام کفر ہوں اور دوسرے یعنی
دارالاسلام میں ایسا نہ ہو جبکہ یہی مدعی ہے، تو اس سے

في استقامه الاقل هو ان يخصص والتمتع
 دون ثانی وهو المقصود وبهذا تبیین
 ان الدار التي تجری فیہا الحکومات شیئ
 صفت ہد، وشیئ من ہد اکدار ما ہذا
 لا تكون دار حرب علی مذهب الصاحبین
 ایضا لعدم تخاص احکام الشریک فخص
 الظن ما عرض لبعض المعاصمین
 من بناء نفی الحربیة علی الہمد علی
 مذهب الامام فقط فتوہم انہ لا یتقیر
 علی مذهب الصاحبین واخطی الی تطویر
 الکلام بما کان فی نفی عنہ وشد منی فسد و
 اعظم شاعة ما اعتری بعض اجلة المشاہیر
 من الدین اذ رکنوا حصوہم اذ حوہ نفی الحربیة
 عن بلاد بناء علی عدم تحقق الشرط الثانی
 علی الاتصال بدار الحرب ایضا فکانوا معنی
 الاتصاف ان تكون معاطة بدار الحرب من کل
 جهة ولا تكون فی جانب بلدة اسلامیة وهو
 غیر واقع فی بلاد الہمد اذ جہا الغری فی متصل
 بملت الاغا غنة کفش وروکابل وغیرہ من بلاد
 دار الاسلام قول یا لیتہ لفتی معنی اشعور
 او نظر الی فضائل العربین فاصل فی معنی الرباط
 او عمران حکمة والشام والطائف والمض
 حین وبني المصطلق وغیرہا کانت دار حرب
 علی عهد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 مع اتصالها بدار الاسلام قطعاً او فہم

واشیج بریہ کر وہ دار جس میں دونوں قسم کے احکام کی کفر
 کے اور کچھ اسلام کے پاسے جائیں جیسا کہ ہمارا یہ ملک
 ہے، صاحبین کے مذہب پر بھی دار الحرب نہ ہوگا کیونکہ
 یہاں خالص بعض احکام کفر نہیں ہیں تو ہمارے بعض
 معاصرین کا یہ گمان کہ ہندوستان سے دار الحرب کی
 نفی کی بنیاد صرف امام صاحب کا مذہب ہے، اس کا
 وہم ہے کہ صاحبین کے مذہب پر درست نہیں ہے
 اس نے طویل کلام کیا جبکہ اس کی ضرورت نہیں
 تھی، مگر درجین اور سب سے خطرناک موقف وہ ہے
 جو ہمارے زمانہ کے مشہور اجلہ حضرات کو ملتا ہے
 کہ انہوں نے ہمارے اس ملک سے دار الحرب کی
 نفی کی بنیاد شریعتی یعنی کسی دار الحرب سے اتصال کے
 نہ پائے، اقرار کیا ہے اور انہوں نے اتصال کا
 معنی کیا ہے کہ چاروں طرف سے دار الحرب میں گھرا ہوا
 ہو اور کسی طرف سے دار الاسلام سے نہ ملا ہوا ہو
 چونکہ اتصال کا معنی ہندوستان میں نہیں پایا جاتا
 لہذا یہ دار الحرب نہ ہوگا کیونکہ ہندوستان مغربی جانب
 سے افغانوں کے ملک پشاور اور کابل وغیرہ دار الاسلام
 سے ملا ہوا ہے اقول (میں کہتا ہوں کہ) کاش
 وہ سرحدوں کے معنی پر غور کر لیتے، یا اسلامی سرحدوں
 کی گمرانی کی تفصیل کو دیکھتے جو سب سے رباط کے معنی پر
 غور کر لیتے یا یہ معلوم کر لیتے کہ کون کون سا ملک، طائف، حنین
 اور بنی مصطلق کے علاقے وغیرہ حضور علیہ وسلم سے
 اسلام کے ایک زمانہ میں دار الحرب تھے حالانکہ ان
 سب کا دار الاسلام سے اتصال تھا یا یہ بھی سمجھ لیتے

ان الامام کما فتح بلدة من بلاد الكفار
واجب فیها احکام الاسلام حسب ما
دار الاسلام والقی تلها من البلاد تحت
حكم الكفار دار حرب کما كانت او تظن ان
لوصح ما قاله لا استحالی ان یکون
شیء من ديار الكفر دار حرب الا ان
یفصل بینها و بین الحدود الاسلامیة
البحر والنفوذ ولعل یقل به احد و ذلك لان
کلیما حکمت علی بلدة بانها دار حرب سألنا
عما یحیط بها من البلاد فان كانت فیها
من بلاد الاسلام كانت الاولیة ایضا
والاسلام لعدم الاتصال بالمعنی المذكور
والا نقل الکلام الی ما یلائق حتم
ینتهی الی بلدة من بلاد الاسلام فتصیر
کلیها دار الاسلام لتلاقی بعضها ببعض
اولا یتکون فی تلك الجهة بلدة اسلامیة
منظومة الارضیة لاجلة ففساد هذا القول
اظهر من ان ینخف وانما
منشوء القیاس الفاسد و
ذلك ان الشرط عند الامام
فی صیغرة بلدة من
دار الاسلام دار الحبوب ان
لا تكون محاطة بمدار
الاسلام من الجهات الاربع و ذلك لان
غلبة اکثر اذن علی شرف الزوال فلا تخرج به

کہ مسلمان امام جب کفار کے کسی علاقہ کو فتح کر کے وہاں
اسلامی احکام جاری کر دیتا تو وہ علاقہ دار اسلام بن جاتا
سے جبکہ اس سے متصل باقی علاقے جو کفار کے قبضہ
میں بدستور ابھی تک موجود ہیں وہ پہلی طرح دار الحرب
ہیں یا ان کو سمجھ آتی کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اگر صحیح ہو تو
پھر دنیا بھر میں کوئی بھی دار کفر اس وقت تک دار الحرب
نہ کہلے گی جب تک ان میں اور دار الاسلام میں سمندر
اور بیابانوں کا فاصلہ نہ ہو، حالانکہ کوئی بھی دار الحرب کے
اس معنی کا قائل نہیں ہے، یہ اس لئے کہ جب آپ کسی
ملک کو دار الحرب کیسے گئے تو ہم استفسار کریں گے
کہ اس کے ارد گرد کن ملکوں کا احاطہ ہے اگر کوئی بھی ان
میں سے دار اسلام ہو تو پہلا ملک (دار حرب) بھی
دار اسلام رہے گا یا نہ ہو کیونکہ وہ انھیں جو دار الحرب کا
معیار ہے وہ نہ پایا گیا اور نہ اگر ارد گرد اسلامی ملک
ذہب تو پھر ہم اس سے ملنے والے دوسرے ملک کی
بابت معلوم کریں گے حتیٰ کہ ملنے والے کوئی دار اسلام
پایا گیا تو یہ درمیان واسطے تمام ملک دار الاسلام
ہو جائیں گے کیونکہ ان ملکوں کا آپس میں ایک دوسرے
سے اتصال ہو گیا ہے، یا پھر تسلیم کیا جائے کہ اس
جست میں کوئی ارضی کوئی بھی دار اسلام نہیں بظاہر
یہ ہے کہ دار الحرب کے اس معیار واسطے قول کا فساد
واضح ہے جس میں کچھ بھی خفا نہیں ہے، اس کی بنیاد
یہ خاسد قیاس ہے کہ امام صاحب کے نزدیک کسی ملک
کے دار الحرب بننے کے لئے یہ شرط ہے کہ چاروں طرف
سے وہ ملک دار الاسلام میں گھرا ہوا نہ ہو کیونکہ اگر وہ

البدعة عن دار الاسلام فمن علم ان شروط الحربية
ان تكون في طاعة بدار الحرب من جميع
الجوانب وما افنده من قياس كما دیکھی
عما افاد الناس۔

تھرا ہوا ہو تو اس دار الحرب میں کھار کا غلبہ معروض سقوط میں
ہے گا تو یوں وہ دار الاسلام سے خارج نہ رہے گا۔
لہذا انھوں نے خیال کر لیا کہ کسی ملک کے ترقی ہو سنے
کے لئے ضروری ہے کہ وہ چاروں طرف سے حربی
ملکوں میں گھرا ہوا ہو، یہ قیاس نہایت ہی خاص ہے
جو عام القیاس کے لئے بھی غنی نہیں۔ (دست)

الحاصل ہندوستان کے دارالاسلام ہونے میں شک نہیں غلب ان سے جو تحلیل و بڑے لئے جس کی
حوت نصوص قاطعہ قرآنیہ سے ثابت اور کسی کسی سخت وجہیں اسی پر وار کیا اس ملک کو دار الحرب ٹھہرائیں اور
باجہ قدرت واستطاعت ہجرت کا خیال بھی دل میں نہ لائیں گویا یہ بلاد اسی دن کے لئے دار الحرب بنے تھے
کہ مرے سے سو کے لطف اڑا سینگے اور با آرام تمام وطن مالوف میں بسر فرمائیے استغفر اللہ، اھوٹ منون
بعض کتاب و تکفرون بعض (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں، تو کیا بعض کتاب پر ایمان
لاتے ہو یا بعض کا انکار کرتے ہو۔ ت) اللہ سبحنہ و تعالیٰ فرماتا ہے سورہ کھائیلے قیامت کو آسیب زدہ کی طرح
اٹھیں گے یعنی مجنونا نہ کرتے پڑتے ہوں اس

اور حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے کچھ لوگ ملا خط فرمائے کہ پیٹ ان
کے پھول کر مکانوں کے برابر ہو گئے ہیں اور شل شیشہ کے ہیں کہ اندر کی چیز نظر آتی ہے سناپ پھول ان میں بھگے
ہیں، میں نے دریافت کیا کہ یہ کوئی لوگ ہیں، جبریل نے عرض کیا، سو دکھانے والے ہیں۔

جب تعظیم ربو کی آیت نازل ہوئی بعض مسلمانوں نے کہا، جو سود ہمارے نزول آیت سے پہلے کا رہ گیا ہے وہ
لے لیں، سزا باز رہیں گے، حکم آیا اگر نہیں مانتے تو اعلان کردہ اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا ہے
سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
سود خور پر لعنت کی ہے۔

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سود خور پر لعنت فرماتے
سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، سود کے شتر ٹکڑے ہیں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی
اپنی ماں سے زنا کرے۔

۱۵ القرآن حکیم ۲۵۵/۲ ۱۵ سنن ابی داؤد باب التعلیل فی الزنا ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف
۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف
۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف
۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف ۱۵ سنن ابی یوسف

اور ایک حدیث میں آیا، سُود کا ایک درم دانستہ کہنا ایسا ہے جیسا چھتیس بار پی ماں سے زنا کرنا۔
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

جواب سوال دوم

نصاری باعتبار حقیقت لغیر از انجا کہ قیام بیدر مستلزم صدق مشق ہے بل شبہہ مشرکین ہیں کہ وہ باعتبار قائل بتثلیث و نبوت ہیں اسی طرح وہ یہود جو الوہیت و انجیت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائل تھے مگر کلام اس میں ہے کہ حق تبارکہ و تعالیٰ نے کتب آسمانی کا اجلابی فرما کر یہود و نصاریٰ کے احکام کو احکام مشرکی سے جُدا کیا اور اُن کا نام اہل کتاب رکھا اور ان کے نساء و ذبیح کو حلال و مباح ٹھہرایا لیکن نصاریٰ نماز بھی کہ الوہیت عبد اللہ مسیح بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کی علی الاعلان تصریح اور وہ یہود جو مثل بعض طوائف باضیہ الوہیت بنو خدا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائل ہوں انھیں میں داخل اور اس فرقہ کے مستحق ہیں یا ان پر شرعیہ ہی احکام مشرکین جاری ہوں گے اور اُن کی نساء سے تزویج اور ذبیح کا تناول نارہ و بوجہ۔ کلمات صمد کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس بارے میں مختلف بہت مشائخ نے قول اخیر کی طرف میل فرمایا بعض علماء سے تصریح کی کہ اسی پر قوی ہے مستحسن

میں ہے :
 قَالُوا هَذَا بَعْضُ الْخَلْقِ اِذَا الْوَيْعُ قَدَّ الْمَسِيحُ
 الْوَيْعُ اِذَا اِخْتَفَا فُلَادُ فِي مَبْسُوطِ شَيْئِ الْاِسْلَامِ
 وَيَجِبُ اَنْ لَا يَأْكُلُوْا ذِيْ اَنْفِ اَهْلِ الْكِتَابِ اِذَا
 اِخْتَفَا وَاَنْ الْمَسِيْحُ اِلَهٌ وَاَنْ عَزِيْرُ اِلَهٌ وَاَنْ
 يَتَوَجَّهَ نِسَاءَهُمْ وَقِيلَ عَلَيْهِ الْفَتْوَى
 علماء نے فرمایا کہ ان کا ذبیح تب حلال ہو گا کہ وہ جیسے
 علیہ السلام کو الٰہ مانتے ہوں لیکن اگر وہ ان کو الٰہتے
 ہوں تو پھر حلال نہ ہو گا اور شیخ الاسلام کی مبسوط میں ہے
 کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اہل کتاب کا ذبیح اس صورت
 میں نہ کھائیں جب وہ مسیح علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام
 کو الٰہ مانتے ہوں اور اندریں صورت ان کی عورتوں سے نکاح بھی نہ کریں، اسی پر قوی کہا گیا ہے (ت)

آنی علماء کا استدلال آیہ کریمہ قَالَتِ الْيَهُودُ عِزِّيْرٌ اَبْنُ اِلٰهٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيْحُ اَبْنُ اِلٰهٍ لَا يَهُودُ سَنَ
 کہا عزیر ابن اللہ اور نصاریٰ نے کہا مسیح ابن اللہ۔ (ت) سے ہے کہ اس کے، جو میں ارشاد پایا سُبْحٰنَہُ و
 تعالیٰ عَمَّا يَشْرُكُوْنَ (وہ پاک ذات ہے اور جو انھوں نے اس کا شریک بنایا اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے)

من مشکوٰۃ البصائر، مشکوٰۃ دہلی ص ۲۴۹ و مستند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۲۱۵/۵ و الترغیب و الترہیب، ص ۴/۶
 کے فتح بقدر بحوالہ مستصفی کتاب النکاح فصل فی بیان الحورات مکتبہ نوید مصر ص ۳۵/۴

سے القرآن الکریم ۳۱/۹

رد المحتار میں ہے :

في المعراج ان اشتراط ما ذكر في النص من
مختلف لعامة الروايات

انما محقق على الاطلاق مرفعا كمال الله والدين محمد بن الهمام رفته الله عليه فتح القدير میں اس مذہب کی ترجیح اور
دلیل مذکور مذہب اول کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں ،

مطلق لفظ المشرك اذا ذكر في المسامع لا ينصرف
الى اهل الكتاب وان علموا في طائفة بل طوائف
واطلاق لفظ الفعل اعني يشركون على فعلهم
كما ان من رأى بطله من المسلمين فلم يعمل
الا لاجل نريد يصح في حقه انه مشرك لفساد
ولا يتبادر عند اطلاق الشارح لفظ المشرك
اس اذنه لما عهد من اس اذنه به من عيبه مع
الله غيره ممن لا يدعى اتباعا في كتاب ولا لفظ
عطفهم عليه في قوله تعالى لهم يكن الذين
كفروا من اهل الكتاب والمشركين منفكين
ونص على حدهم بقوله تعالى والمحصنت من
الذين اتوا نكث من قبلكم اي العفائف
منهن الى اخر ما اطال واطاب كما هو دأبه
رحمه الله تعالى.

عورتوں کے حلال ہونے پر صراحتاً نص فرمائی گئی ہے یعنی اہل کتاب کی حیثیت عہد میں حلال ہیں ، ابن ہمام کے دلیل اور
طیب قول کے آخر تک ، جیسا کہ ان کی عادت ہے ، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے ۔ (ت)

بالجملہ حقیقتیں کے نزدیک رائج یہی ہے کہ یہود و نصاریٰ مطلقاً اہل کتاب ہیں اور ان پر احکام مشرکین جاری نہیں

رد المحتار کتاب الذبائح دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۳۸/۵
نگہ فتح القدير کتاب اشکاج فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نور المدینہ سکھر ۱۳۵/۲

أقول وكيف لا وقد علم الله سبحانه وتعالى
 أنهم يقولون بتات ثلثة حتى نفهم
 من ذلك وقال انتھوا خسرناكم
 وان هم يقولون ان المسيح اله حتى
 قال لقد كفر الذین قالوا انت الله
 هو المسيح ابن مریة بل بالوھیة امه
 ایضا حتى یسأله علیہ الصلوٰۃ والسلام
 یوم القیمة یعیسی ما انت قلت للناصب
 اتحدونی واتی الھین من دون الله و
 انھم مصرحون بالبنوة حتی نقل
 عنھم قالت الیھود عن مر ابن الله وقالت
 النصارى المسيح ابن الله و مع
 ذلك فرقت بینھم و بین مشرکین و
 والمحصن من الدین او توا الکتب
 من قبلكم و قال طعام الذین اتوا
 الکتب حل لکم و قال لم یکن الذین
 کفروا من اھل الکتب و
 المشرکین منفکیں حتی تاتیھم
 البیتۃ فاشد بالعطف الی
 التغایر فالسول مباحنہ و تعالیٰ

أقول (میں کتاب میں) یہ کیسے مراد نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ علیم
 ہے کہ نصاریٰ ثالث ثلثہ کہتے ہیں حتی کہ ان کو اس سے منع
 بھی فرمایا اور فرمایا اس سے باز آؤ تمھارے لئے بہتر
 ہے اور وہ علیم ہے کہ نصاریٰ کہتے ہیں مسیح الہ ہے حتی کہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا لقد کفر الذین قالوا انت الله هو
 المسيح ابن مریم، بلکہ وہ ان کی والدہ کو بھی الہ کہتے
 ہیں حتی کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جیسے علیہ السلام سے
 سوال فرمائے گا یا عیسیٰ انت قلت للناس
 اتخذونی و امی الھین من دون الله اور وہ علیم ہے
 کہ یہ لوگ جیسے علیہ السلام کے بیٹا ہونے کی تعریف کرتے
 ہیں حتی کہ ان سے نقل فرمایا قالت الیھود عن مر ابن الله
 وقالت النصارى المسيح ابن الله اس کے باوجود
 اللہ نے اسے ال کتاب و مشرکین میں فرق بیان
 فرمایا اور ارشاد فرمایا، تمھارے سوا میں پرستار تم سے نہ
 جی کہ تم سے پہلے کتاب مل اور فرمایا جن کو کتاب دی گئی
 (اہل کتاب) ان کا طعام تمھارے لئے حلال ہے جس کو
 یہ لوگ فرمایا طعام الدین اتوا الکتب حل لکم
 اور فرمایا، لم یکن الذین کفروا من اھل الکتب
 و المشرکین منفکیں حتی تاتیھم البیتۃ، و فتح
 دہل آنے تک کافر لوگوں میں سے اہل کتاب اور مشرک

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۱۴/۵

لَمْ يَكُنْ ۲۰/۹

لَمْ يَكُنْ ۵/۵

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۱۴/۴

لَمْ يَكُنْ ۱۱۶/۵

لَمْ يَكُنْ ۵/۵

لَمْ يَكُنْ ۱/۴۸

جہان بوں گے۔ تو اس سے یہ کہہ رہی دونوں میں عظمت کے ذریعہ تغیر کی رہنمائی فرمائی، تو اللہ سب سے نہ و تعالیٰ ان کے مذاہب کو بہتر جانتا ہے اللہ احکام کی مشروریہ کو بہتر جانتا ہے، تو حکم اسی کا ہے اور بلند و بالا جنت اسی کی ہے، اسی کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس کو انہوں نے شریک بنایا اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے اور بعض مشائخ نے اسی پر ترقی کرتے ہوئے صابی عورتوں سے نکاح کو بھی جائز قرار دیا بشرطیکہ وہ کسی دین کی آسمانی کتاب اور کسی نبی پر ایمان رکھتی ہوں اگرچہ وہ سستاروں کی بیچاری ہوں اور انہوں نے یہ تصریح کی ہے کہ سستاروں کی پوجا ان کو کتاب ہونے سے خارج نہیں کرتی، یہ وہ نظریہ ہے جو امام غزالی برہان الملک و ربیع مرینی کی کتاب ہدایہ کے حاکم کلام سے ملتا ہے، جہاں انہوں نے نکاح کے عدم جواز کو دو چیزوں پر مرتب کیا ایک سستاروں کی پوجا اور دوسری کتاب کا نہ ہونا، اور اس کی علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزالی نے تشریح اتیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سستاروں کی پوجا کرتی پھر اس کی کتاب بھی نہ ہو۔ تو اس عبارت کے مفہوم مخالفت سے یہ اشارہ دیا کہ اگر اس کی کتاب ہو تو نکاح جائز ہے اگرچہ وہ سستاروں کی پوجا کرتی ہو۔ اگر تیرا اعتراض ہو کہ اس مسئلہ میں قولنا نین بنیخیم نے کیا غمگین کرتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ صحیح بات یہ ہے

اعلم بعد اہبہم واعلم بما یشرع من الاحکام فله الحکم وله الحجۃ السامیۃ لا الہ الا هو یخضعہ وتعالی عما یشرکون حتی ترقی بعض الشائخ فجوز نکاح الکواکب ایضاً انکنت یدت بکتاب منزل ویؤمن بنبی مرسل وامن عہد الکواکب وصور انہا لا تخرجہم عن النکتیۃ وهو الذی یعطیہ ظاہر کلامہ الاصنام المحقق برہان السملۃ والدیۃ السرخسی فی فی الہدایۃ حیث مراتب عدم حمل النکاح علی امیرت عبادۃ الکواکب وعدم الکتاب وتبعہ العلامة ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الغزالی فی التسنویر فقال لا عبادۃ کوکب لا کتاب لہما فی شدہ بفہومہ المخالفت فی انہا امت کانت لہما کتاب حمل نکاحہما مع عبادتہما الکواکب فان قلت الیس قد تکلم فیہ السمولی بن نجیم فی ابصر فقل الصحیح اہم ان کانوا یعبدونہا یعنف

لہ القرآن الکریم ۳/۹

لہ درمختار شرح تنویر الابصار کتاب افکاح

مطبع مجتہاتی دہلی

الکواکب حقيقة فليسوا اهل الكتاب و
ان كانوا يعطونهم الكتب العظيم المسماين
للكفة فهم اهل الكتاب كذا في
المجتبى انتهى فيستفاد منه ان الصحيح
مباينة الكتابية لعبادة غير الله سبحانه
وتعالى فلا يجمعان ابدا وچریتجہ عامال
اليه كثير من الشائع في حق اولئك
اليهود والنصارى انهم مشركون
حقا حق قيل ان عليه الفتوى
قلت وبالله التوفيق ههنا فرق دقيق
هو ان قضية العقل هي المباينة
القطعية بين الكتابية وعبادة غير الله
سبحانه وتعالى فانها هي الشرع حق
والكتابي غير مشرک عند الشرح فكل
من ساءلنا يعبد غير الحق حمل وعلا
حكمت عليه انه مشرک قطعا وان كان
يقرب بكتب وانبیاء عليهم الصلوة و
السلام وكننا خالفا هذه القضية
في اليهود والنصارى بحكم النص فاننا وجدنا
القرآن العظيم يحكي عنهم ما يحكي
من العقائد الخبيثة ثم يحكم عليهم بان هم
اهل الكتاب ويعينهم عن المشركين فوجب
التسيم لورود النص بخلاف الصابئة اذ

کہ اگر یہ لوگ حقیقتہً ستاروں کی عبادت کرتے ہوں تو
یہ اہل کتاب نہ ہوں گے اور اگر وہ صرف ستاروں کی
تعظیم کرتے ہوں جیسا کہ مسلمان کعبہ کی تعظیم کرتے ہیں
تو پھر یہ اہل کتاب ہیں، نتیجہ میں یونہی ہے اور تو
اس بیان کا مفاد یہ ہے کہ کتابیہ اور غیر اللہ کی عبادت
والی ایک دوسرے سے الگ ہیں دونوں کا اجتماع
نہیں ہو سکتا تو اب اس سے بہت سے مشائخ کا
ان یہود و نصاری کے متعلق یہ نظریہ قابلِ ترجمہ
قرار پایا کہ یہ لوگ حقیقی مشرک ہیں حتیٰ کہ بعض نے اسی
پر فتویٰ کا قول کیا ہے۔ قلا۔ میں کہتا ہوں، اللہ
تعالیٰ کی توفیق سے، کہ یہاں ایک باریک فرق ہے وہ
یہ کہ عقل کا تقاضا یہی ہے کہ کتابیہ اور غیر اللہ کی عبادت
کر کے دانی عورت ایک دوسرے سے قطعاً جدا ہیں،
کیونکہ غیر اللہ کی عبادت قطعاً مشرک ہے جبکہ بشری
کتابیہ غیر مشرک ہے لہذا جن کو بھی یہ لائق عبادت
کرنے والا پائیں گے ہم اس کو قطعاً مشرک کہیں گے اگرچہ
وہ کتب اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اقرار کرے
لیکن ہم نے اس عقلی کلیہ کا خلاف یہود و نصاریٰ میں نص
کے حکم پر مانا ہے کہ ہم نے قرآن کو ان کے عقائد خبیثہ
کی حکایت کرنے کے باوجود یہ حکم کرتے ہوئے پایا کہ
یہ اہل کتاب ہیں، اور یہ کہ قرآن ان میں اور مشرکین میں
اختیار بھی کرتا ہے لہذا نص کے وارد ہونے پر اس کو
تسیم کرنا واجب ہے بخلاف صابئہ عورت کے کہ اس کے

سہ یہ دیکھم مثلاً ذلک فلو یجز قیاسہم
 علیٰ هؤلاء ولا الخسوف عن قضیۃ العقل
 فی بابہم والمحال من کتابیہ القائلین
 بالنبوة والوہیۃ الغیبر من الیہود والنصارى
 واسدۃ فیما احسب علی خلاف النیاس فی قصہ
 علی المورۃ کو بہذا تبیین است ما قالہ
 ذلک البعض من المشایخ است عبادۃ
 النکواکب لا تخیرج الصابۃ عن الکتابیۃ
 قول مہجور وان کلام الہدایۃ والتنویہ
 غیری محمول علی خدہما واست الحق مع
 الصلاۃ صاحب البحر ف تصحیحہ
 اشراکہم است کانوا یعبدون النکواکب
 وانہ لاتنافی بہت تصحیحہ ہذا و
 قولہ سابق فی اولئک الیہود والنصارى
 است المذہب الاطلاق است قالوا
 بالثالث ثلثۃ وبہ ظہر است انتصار
 الصلاۃ حمید بن نجیم فی النہر
 والمولیٰ محمد بن عابدین فی
 رد المحتار لذلک البعض من المشایخ
 باست عامر من حل التصرانیۃ و
 است اعتقدت المسیح الہا یوسید
 قول بعض المشایخ انتہیٰ معنی
 علی الذہول من ہذا الفرق
 فاستم تحریر ہذا المقام فقد زلت فیہ اقدام
 و الحمد للہ ولی الانعام۔

معلق ایسی کوئی تعین نہیں ہے اس لئے صابی لوگوں
 کو ان یہود و نصاریٰ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور
 نہ ہی ان کے بارے میں عقل کل کے ترک کیا جاسکے گا۔
 خلاصہ یہ کہ یہود و نصاریٰ کتابی لوگ جبروت کے قائل
 ہونے کے باوجود غیر اللہ کی الوہیت کے قائل ہیں کہ
 اہل کتاب ماننا میرے خیال میں غلط قیاس ہے ہند
 یہ حکم اپنے مورد میں ہی محفوظ رہے گا جس پر کسی اور کو
 قیاس نہیں کیا جاسکتا، اس سے ان بعض مشائخ کا
 یہ نظریہ کہ تاروں کی پوجا صابہ عورت کو کتابیہ سے
 جدا نہیں کرتی، واضح طور پر متروک قرار پاتا ہے در
 یہ بھی واضح ہو گیا کہ ہدایہ اور تنویر کا کلام ظاہری معنی
 پر محمول نہیں ہے اور صاحب بحر کا کلام حق ہے کہ صابی
 لوگ اگرستیوں کی پوجا کرتے ہیں تو وہ مشرک ہیں جس
 کی انھوں نے تصحیح کی ہے، اس سے یہ بھی واضح ہوا
 کہ بحر کی اس تصحیح اور اس کے پہلے قول کہ یہود و نصاریٰ
 کا اہل کتاب ہونا علی الاطلاق مذہب ہے اگرچہ
 وہ ثالث ثلثہ کے قائل ہیں یہی حق نہیں ہے اور اسی پر
 بھی واضح ہو گئی کہ علامہ طبرانی بن نجیم کا تفسیر میں اور علامہ
 محمد بن عابدین کا رد المحتار میں مذکور بیان کہ نصرانی عورت
 اگرچہ مسیح علیہ السلام کو اللہ ہونے کا عقیدہ رکھے تب
 بھی اس سے نکاح حلال ہے کہ ان بعض مشائخ کی
 تائید ماننا اس فرق سے ذہول پر مبنی ہے، اس تحریر کو
 غنیمت سمجھو، کیونکہ اس میں بہت سے قدم پیستے ہیں،
 نعتوں کے مالک اللہ تعالیٰ کے لئے ہی حمد

ہے۔ دست

مردانہ جگہ پر رکھا اختلاف ہے اور اس قول پر فتویٰ بھی منقول ہو چکا تو احتیاط اسی میں ہے کہ نصاریٰ کی نساء و ذہاب سے احتراز کرے، اور آج کل بعض یہودی بھی ایسے پائے جاتے ہوں جو عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہلیت نامیں تو ان کے ذہب سے بھی بچنا لازم جانیں کہ ایسی جگہ اختلاف اندر میں پڑنا محتاط آدمی کا کام نہیں، اگر فی الواقع یہ یہود و نصاریٰ عند اللہ کتابی ہی ہوتے تاہم ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذہب کے تناول میں ہمارے لئے کوئی نفع نہیں، نہ شرعاً ہم پر لازم کیا گیا، نہ بھلائی ہمیں اس کی ضرورت بلکہ رتعدیر کتابیت بھی علماء تصریح فرماتے ہیں کہ بے ضرورت احتراز چاہئے،

فی الفتوح القدیر یجوز تزویج الکتابیات و فتح القدیر میں ہے کتابیات سے نکاح جائز ہے، اور
الاولیٰ ان لا یفعل ولا ینکح ذیحتم الا للضرورة والاولیٰ یہ ہے کہ نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کا ذہب بغیر ضرورت
کھایا جائے (د)۔

اور اگر انھیں علماء کا مذہب حق ہو اور یہ لوگ جو اپنے اعتقادوں کے عند اللہ مشرک ٹھہرے تو پھر زمانے بعض ہو گا اور ذہب حرام مطلق والیاء ذہاب اللہ تعالیٰ، تو مطلق کا کام نہیں کہ ایسا فعل اختیار کرے جس کی ایک جانب نامحرم اور دوسری جانب حرام قطعی، فقیر فقیر اللہ تعالیٰ کہ ایسا ہی گن کرنا تھا یہاں تک کہ توفیق الہی عجیب لاہر میں اسی مضمون کی تصریح دیکھی،

جیٹ قال فعلى هذا یزعمون الحکام فی دیارنا
ان ینسبوا لهم من الذہب لان النصاری فی
ترماننا ینصرون بالابنیۃ فحکم اللہ تعالیٰ
وعدم الضرورة متحقق و الاحتیاط واجب
لان فی حق ذیحتم اختلاف العلماء کما
بینا فی لاحذ بجانب الحرمة اذ فی عدم عدم
الضرورة انتہی واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔
جہاں انھوں نے فرمایا کہ اس بنا پر ہمارے ملک کے
حکام پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو نصاریٰ کے ذہب سے
منع کریں کیونکہ ہمارے زمانہ کے نصاریٰ عیسائی علیہ السلام
کے ابن اللہ ہونے کی تصریح کرتے ہیں، جبکہ ضرورت
بھی متحقق نہیں ہے تو احتیاط واجب ہے کیونکہ ان کے
ذہب میں علماء کا اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے
تو حرمت وال جانب اپنا نا بہتر ہے جبکہ ضرورت
نہیں ہے اللہ، واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم (د)۔

جواب سوال سوم

فی الواقع جو بڑی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کوڑا بٹکے پڑے، پیشانی انیس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے، بدن انیس کاروزوں میں ایک خاکہ رہ جائے، عمر میں ہزار روپے کوئے، لاکھ پھاڑ سونے کے راہ خدا پر دسے، دانشہ ہرگز ہرگز کچھ مقبول نہیں جب تک حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تعصیق نہ کرے، ضروریات اسلام اگر شے ہزار ہیں تو ان میں سے ایک کا بھی سکارا ایسا ہے جیسا نو سونا دسے کا، آج کل جس طرح بعض بد دینوں نے یہ روش نکالی ہے کہ بات بات پر کفر و شرک کا اطلاق کرتے ہیں اور مسلمان کو دائرۃ اسلام سے خارج کہتے ہوئے مطلق نہیں ڈرتے حالانکہ مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و الشانہ و الشادۃ فرماتے ہیں، فقد جاء به احدھما (ان دونوں میں سے ایک نے یہ حکم اپنے اوپر لگا لیا۔ ت) یہی بعض بد دینوں پر یہ بلا ٹوٹی ہے کہ ایک دشمن خدا سے صریح کلمات تو ہیں آقا سے عالمیان حضور پر نور سید المرسلین اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اور ضروریات دین کا انکار کئے جاتے ہیں اور اسے تپا پکا مسلمان کہتے ہیں کسی کو اصل اللہ رکھی کو نام الودیع ملتے جاتے ہیں یہ نہیں جانتے یا جانتے ہیں وہ یہ کہ نہ گڑباد روایت ہی نہیں، تو حزیروا بہت پرستی میں کیا زہر گھل گیا ہے، وہ بھی آخر اسی نے کھر ٹھہری کہ قول ضروریات دین یعنی توحید الہی جل و علا کے خلاف ہے کہتے ہیں وہ کہہ گئے نماز پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے ایسے مجاہد سے کہتا ہے ہم کو تو اسے کافر کہیں ان لوگوں کے سامنے اگر کوئی ٹکڑے افعال اسلام اور اسے باایضہ دیکھتا ہے شاید جب بھی کافر کہیں گے مگر اس قدر نہیں جانتے کہ حال تو تابع ایمان میں ہیں ایمان تو ثابت کر تو افعال سے احتجاج کرو۔ ابلیس کے برابر تو یہ مجاہد سے کہتے ہیں کہ پھر اس کے کیا کام آئے جو ان کے کام آئیں گے، آخر حضور راقہ حسن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قوم کی کثرت افعال اس درجہ بیان فرمائی کہ،

تَحْقِرُونَ صَلَواتَكُمْ مِمَّا صَلَواتُهُمْ وَصِيَاكُمْ مِمَّا وَصِيَاهُمْ
 حیا مہم او کہ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لے صحیح بخاری کتاب الادب باب من اکرافادہ بغیر تہلیل و قیدی کتبہ حاندہ کرچی ۹۰۱/۲

صحیح مسلم کتاب الایمان ۵۴/۱

لے صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب من رایا لقراءۃ القرآن ۵۵۹/۲

پھر ان کے دین کا بیان فرمایا کہ :

يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنْ الرَّمِيَّةِ ۚ
 دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار
 نکل جاتا ہے۔ (ت)

یہی کلر گوئی تو مجرور بان سے کہنا ایمان کسے کافی نہیں، منافقین تو خوب زور و شور سے گلہ پڑھتے ہیں
 حالانکہ ان کے لئے فی الدنیا والاسفل من النار (جہنم کی نچی تہ میں۔ ت) کا فرمان ہے والعیاذ باللہ۔
 الحاصل ایمان تصدیقی قلبی کا نام ہے اور وہ بعد انکار ضروریات کہاں، مثلاً :

(۱) جو رافضی اس قرآن فہید کو جو بفضل الہی ہمارے ہاتھوں میں موجود ہمارے دلوں میں محفوظ ہے عیاذ باللہ
 یا جس عثمانی بتائے اُس کے ایک حرف یا ایک نقطہ کی نسبت صحابہ یا اہلسنت یا کسی شخص کے گھٹا نہ یا
 پڑھانے کا دعویٰ کرے۔

(۲) یا احتمال کے شاید ایسا ہوا ہو۔

(۳) یا کہ مولیٰ علی یا باقی، نہ یا کوئی غیر نبی، نبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔

(۴) یا مسئلہ جیشہ ملعونہ بدل کا قاتل مولیٰ کے باری تعالیٰ کبھی ایک حکم سے پشیمان ہو کر اُسے بدل دیتا ہے۔

(۵) یا کہ ایک وقت تک صلیب پر دھراج رہی جب اُسے اطلاع ہوئی کہ بدل دیا تعالیٰ اللہ عما یقول
 الظالمون علواً کبیراً۔

(۶) یا دامنِ مہفت نامی طیب الطیب اعظم المرکزین ان بارگاہ طہارت پناہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ بنت
 العسلیٰ علیہ السلام تعالیٰ علی زوجہا الکریم و ایہا ولیہا و بارک و سلم کے بارے میں اُس اٹک مغضوب
 ملعون کے ساتھ اپنی ناپاک زبان آلودہ کرے۔

(۷) یا کہ احکام شریعت حضرات ائمہ طاہرین کو سپرد تھے جو چاہتے رہ نکالتے جو چاہتے بدل ڈالتے۔

(۸) یا کہ مصطفیٰ علیہ السلام کے بعد ائمہ طاہرین پر وہی شریعت آتی رہی۔

(۹) یا کہ ان میں سے کوئی شخص حضور پر نور مصطفیٰ علیہ السلام کے بعد ائمہ طاہرین کا ہم پلہ تھا۔

(۱۰) یا کہ حضرات کریمین امین شہیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں
 کہ ان کی سی ماں حضور کی والدہ کب حقیں اور ان کے سے باپ حضور کے والد کہاں تھے اور ان کے سے

لے صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب من رآیا القرآن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۶/۶

لے القرآن الکریم ۴/۱۳۵

نانا حضور کے نانا گب تھے۔

(۱۰) یا کے حضرت جناب شیر خدا اکرم اللہ وجہہ الکریم نے نوح کی کشتی بچائی، ابراہیم پر آگ بھجائی، یوسف کو بادشاہی دی، سلیمان کو عالم پناہی دی، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اجمعین۔

(۱۲) یا کے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی وقت کسی جگہ حکم الہی کی تبلیغ میں معاذ اللہ تفریادیا یا الی غیر ذلک من الاقوال المحیثۃ۔

(۱۱) یا جو نجدی و ہالی حضور پر نور سیدہ اولیٰں و اولیٰں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی مثل آسمان میں یا زمین کی لطافت بالا میں یا زمین میں موجود مانے یا کے کبھی تمنا یا کبھی ہو گا یا شاید ہو یا ہے تو نہیں مگر ہو جائے تو کچھ ترش بھی نہیں۔

(۲) یا حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرے۔

(۳) یا کے آج تک جو صحابہ تابعین خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین سمجھے رہے خطا پر تھے نہ پکچھانی ہونا حضور کے لئے کوئی کمال بلکہ اس کے معنی یہ ہیں جو میں کچھا۔

(۴) یا کے میں ذکر کرتا ہوں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت پائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۵) یا وہ ایک بڑے نام ذکر کے لئے غار میں صاحب رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانا فلاں و فلاں کے تصور میں وہ بے جا مانے سے بدتر ہے لعنة الله علی مقالة المجیثۃ۔

(۶) یا جو تبلیغ رسالت حضور پر نور محبوب رب العالمین ملک الاولین و الاخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس چہرہ اسی سے تشبیہ دے جو فرمان شاہی رعایا کے پاس دیا۔

(۷) یا حضور اقدس مالک و معلیٰ جنت علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیۃ اور حضرت سیدہ و مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و حضرت سیدنا خوش اعظم رحمی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے کریمہ طیبہ کلمہ کر کے (خاک بدہان گستاخان) یہ سب جہنم کی راہیں ہیں۔

(۸) یا حضور فریاد رس بیکیاں حاجت روا سے دو جہان صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ سے استعانت کو برا کہہ کر یوں ملعون مثال دے کہ جو غلام ایک بادشاہ کا ہو رہا اُسے دوسرے بادشاہ سے بھی کام نہیں رہتا پھر کیسے..... کا کیا ذکر ہے اور یہاں دو پاپاں قوموں کے نام لکھے۔

(۹) یا اُن کے مز پر نواز کو خافۃ زیارت میں کسی پادری کا فرک گور سے برابر ٹھہرائے، اشد حققت اللہ علی قولہ۔

(۱۰) یا اس کی خباثت قلبی تو یہی شان رفیع المکان واجب الاعظام حضور رشید الامام علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام پر

ہاٹھ ہو کر حضور کو اپنا بڑا بھائی بتائے،

(۱۱) یا کے اُن کے ہرگز، مرکز میں مل گئے۔

(۱۲) یا اُن کی تعریف ایسی ہی کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس سے بھی کم الی غیر ذلک من

الخرافات الصغیرۃ۔

(۱) یا کوئی بخیر ہی روشنی کا مدعی کے باندی غلام بنانا ظلم صریح اور بہائم کا سا کام ہے جس شریعت میں کبھی یہ فعل جائز رہا ہو وہ شریعت مجانب اللہ نہیں۔

(۲) یا معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے انکار کرنے نیل کے شئی ہونے کو جوار بھانا بتائے، عصا کے اڑدیا بن کر حرکت کرنے کو سیلاب وغیرہ کا شعبہ شمرائے۔

(۳) یا مسلمانوں کی جنت کو معاذ افسردہ نیوں کا چکر لکے۔

(۴) یا نابالغوں کو الم نفسانی سے توبہ دل کرے،

(۵) یا وجود ملائکہ علیہم السلام کا منکر ہو،

(۶) یا کے آسمان پر ہندی کا نام سے وہ جسم جسے مسلمان آسمانی کہتے ہیں محض باطل ہے،

(۷) یا کے شیطان اگر اُس کا علم شیعہ سب، کوئی پیر نہیں فقہ فوف بہن نام ہے اور قرآن عظیم میں جو تھے آدم و حوا وغیرہما کے موجود ہیں جن سے شیطان کا وجود جسمانی سمجھا جاتا ہے تشبیلی کہانیاں ہیں۔

(۸) یا کے ہم باقی اسلام کو بُرا کے بغیر نہیں رہ سکتے،

(۹) یا نصوص قرآنیہ کو عقل کا تابع بتائے کہ بوجہ قرآن عظیم کی قانون پیری کے مطابق ہوگی مافی ہائے گی در نہ کفر جل کے روستہ زشت پر پردہ ڈھکنے کو ناپاک کاویس کی باتیں گی،

(۱۰) یا کے نمازیں استقبال قبلہ خود نہیں بھر منہ کر دہی طوف خد ہے۔

(۱۱) یا کے آج کل کے بیرو و خضاری کافر نہیں کراخوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نہ پایا نہ حضور کے معجزات دیکھے۔

(۱۲) یا ہاتھ سے کھانا کھانے وغیرہ بعض نسن کے ذکر پر کے تہذیب نصاریٰ نے ایجاد کی اتنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض افعال نامہذب تھے، اور یہ دونوں گلے بعض اشقیاء سے فقیر نے خود کئے، الی غیر ذلک

من الاباطیل الشیطانیۃ۔

(۱) یا کوئی بخیر صوفی کے حبیب بندہ مارت باللہ ہو جاتا ہے تکالیف شریعہ اس سے ساقط ہو جاتی ہیں یہ باتیں خود انک پہنچنے کی راہ میں جو مقصود تک واصل ہو گیا اُسے راستہ سے کیا کام۔

- ۲۶۔ یا کہ یہ رکوع و سجدہ تو مجربوں کی نماز ہے مجربوں کو اس نماز کی کیا ضرورت، ہماری نماز ترک و جرد ہے۔
- ۳۱۔ یا یہ نماز روزہ تو عاموں نے انتظام کئے بنایا ہے۔
- ۴۔ یا جتنے عالم ہیں سبہ ہندت میں عالم وہی ہے جوا نبیاء بنی اسرائیل کی مثل مجھنے دکھائے، یہ بات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حاصل ہوئی وہ بھی ایک مذمت کے بعد مولیٰ علی کے سکھانے سے، کما سمعتمہ صحت بعض المستہودین علی اللہ (جیسا کہ میں نے خود ایسے لوگوں سے سنا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ہجرات کرتے ہیں۔ ست)
- ۵۔ یا خدا تمک پہنچنے کے لئے اسلام شرف نہیں، بیعت پاک جانے کا نام ہے اگر کافر بار سے یا تو پاک جائے ہم اسے بھی خدا تمک پہنچا دیں گو خدا اپنے دین غیث پر ہے۔
- ۶۔ یا رندوں کا ناپاچہ علانیہ دیکھے جب اس پر اعتراض ہو تو کہے یہ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔
- کہ بعض من بعضہم واعترف بہ بعض مخلص مریدیہ (جیسا کہ اسی کے بعض سے مجھے اطلاع مل اور اس کے مخلص مرید نے اس کا اعتراف کیا۔ ست)
- ۷۔ یا شبانہ روز جلد سازگی میں مشغول رہتے جب تو ہم مزامیر کی احادیث سنائیں تو کہے یہ بدعتیں قرآن کثیف سے مزہ باجوں کے لئے، راہوں میں پر اس وقت اس میں رات گئے یہ طیب نفیس لفظ ہے جواب ایجاب ہوئے اس زمانے میں ہوتے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سوا ان کے سنیے کے ہرگز کوئی کام نہ کرتے۔

(۸) یا کہ اسے

بجئے خدا ہے سراہا گیا ہے محمد خدا ہے خدا ہے محمد
یہ دونوں میں ایک ان کو دوست بگنا خدا باطن و ظاہر ہے محمد

(۹) یا کہ اسے

سبحات تری آنکھوں میں سب بجایا ہے اشاروں میں جلا دیتے ہیں مراد یہ رسول

(۱۰) یا کہ اسے

علی مشکک کشا شیر خدا تھا اور حیدر تھا وہ بالا مرتبہ بخارا کب دوشی پیمبر تھا
ربت کد کب خیر شکن خزانہ آذر تھا مجوں کے توڑنے میں اس کے ہار ایم بھر تھا

اگر مونا ز زیر پا کتف مشاء رسول کا

۱۱۔ یا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے اور انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں

کوئی خدا کا محبوب نہ تھا۔

(۱۲) یا اُس کے جلسہ میں لا الہ الا اللہ خلاق رسول اللہ اُسی مفرد کا نام لے کر کہا جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے۔

یہ سب فرقہ یا قطع والیقین کا فرض مطلق ہیں، ہدایہ اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم والا لعنہم لعنة تبید صفہا منہم وکبر منہم وتزیل عنہم ولا سلام ولا تسلیم علیہم وعاہدہم آمین اللہ تعالیٰ ان کو سیّدی راہ کی ہدایت دے وہ نہ بنیں پر لعنت فریبہ ایسی لعنت جو ان کے بڑوں چھوٹوں کو ملیا میٹ کر دے اور اسلام اور مسلمانوں سے ان کی عار اور اندھا پن ختم ہو جائے، آمین :- مت، اور جو شخص ابتداء میں صحیح الاسلام تھا بعد ان غرافات کی طوفان رجوع کی اُس کے مرتبہ ہونے میں شبہ نہیں، اس قدر پر تو اجتماع قطعی قائم ہے، اب رہی محنت اس بات کی کہ ان میں جو شخص قدیم سے ایسے ہی مقام پر ہوا اور بچپن سے یہی کہ بات سیکھے جیسے وہ جہت میں جن کے باپ یا سے یہی مذہب کفر پہلے آتے ہیں ان کی نسبت یہ حکم جو ناجائز ہے کہ نہ رچہ قسم میں کہو، ایسے کہ باوجود کفر شرع مطہر نے ان کی عورتوں سے نکاح و روابط کا تبادلہ جائز دیا وہ کتابی ہیں اور بعض وہ جن کے فسار و ذباہح حرام، مگر ان سے جو یہ لینا مناسب ہو تو صلح کرنا غلبہ پائیں تو رقی بننا جائز ہے اور انھیں خواہی خواہی اسلام پر جبر نہ کریں گے، وہ منکرین ہیں اور بعض ایسے جن کے ساتھ یہ سب باتیں، بائیں، اور تہذیب کی باتیں کے جتنی کفار یہ جہان اسلام پر کس قسم کے حکم جاری ہوں، مطالعہ کتب فقہ سے اس بارہ میں چار قول مستفاد ہوتے ہیں جن کی تفصیل فقیر نے رسالہ المقایلہ المفسرۃ عن احکام البدعة الکفرۃ میں بالا مزید علیہ کی اُن میں مذہب صحیح و معتہ علیہ یہی ہے کہ یہ جہت میں حکم شرع مطلقاً مرتدین میں خواہ یہ بدعت بن کے باپ دادا سے پہلے آتی ہو یا خود انھوں نے ابتداء سے اختیار کی ہو وہ بعد ایک زمانہ کے کہ کسی طرح فرق نہیں، بس اتنا چاہئے کہ باوجود دعویٰ اسلام و اقرار شہادت میں بعض ضروریات دی سے انکار رکھتا ہو اُس پر احکام مرتدین جاری کئے جائیں گے۔ حاکمیر میں ہے :-

يجب اعلان الرضا ف قد لهم برجعة
الاصوات الى الدين ويتناسخ الاسرار
باعتقالي روح لا اله الا الله وبقولهم
في خسرو ج امام باطن وبقولهم الامرو
الهي الى ان يخرج الامام باطن وبقولهم ان
جبريل عليه الصلوة والسلام غط في الوحى الى محمد
صلى الله تعالى عليه وصده دون علي بن ابي طالب
واختصيه من ان باتون پر کہ "خود سے دوبارہ و شیعہ میں
آئیں گے، روح دوسرے جسموں میں آئیں گے، خدا تعالیٰ
کی مدح ائمہ اہلبیت میں غفلت ہوئی ہے، امام باطن خروج
کریں گے، امام باطن کے خروج تک امر و نہی حکم اسط
رہیں گے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہت علی کے
مقابلہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لینے میں غلطی ہوئی ہے،"
ان کی تکفیر ضروری ہے، یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج

مرضى الله تعالى عنه وهؤلاء القوم خاص جوت
عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين
كذا في نظرية
ہیں، اور ان کے احکام مرتدین جیسے ہوں گے،
تعمیر میں ایسے ہی ہے۔

(ت)

خود علامہ شامی علیہ الرحمۃ تنقیح الفتاویٰ الحامیہ میں مولف فتاویٰ علامہ حامد آفندی عمادی سے نقل کرتے
ہیں انھوں نے شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی کے مجموعہ میں علامۃ الزیجہ آفندی حنفی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ دیکھی جس میں
اُن سے کثیرہ انقض کے بارے میں سوال ہوا تھا مگر ان کے کلمات کفریہ لکھ کر فرماتے ہیں،

ثبت بالتواتر قطعاً عند الفقهاء والعوام المسلمين
ان هذه القبائل مجتمعة في هؤلاء الضالين
المضلين فمن انصف بواحد من هذه الامور
فهو كافرا في ان قل ولا يجوز تركهم عليه
باغواء الجزية ولا بامان مؤيد نص عليه
قاضي خاں في فتاواه ويجوز استرقاق نسائهم
لان استرقاق المرتدة بعد ما حقت بغير
اصحاب جائز المثل مستقطا۔
خاص و عوام مسلمانوں میں یہ بات تو، تر سے چلی آرہی ہے
کہ مذکور قبائلیں ان گروہ لوگوں میں جمع ہیں جن کا ان قبائل
میں سے کسی ایک سے ضعف ہونے والا کافر ہے،
(آگے یہاں تکسفر آیا) کہ جزیرہ کے بدلے یا ان کے لیے
ان لوگوں کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی، اس پر ناخیزان
نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے اور ان کی عورتوں کو
لوٹیاں بنانا جائز نہ کہ مرتدہ عورت جب از الحرب
چلی جائے تو اس کے بعد اس کو لونڈی بنانا جائز ہے
و ملقطا۔ (ت)

فتاویٰ علامہ قاضی خاں میں شیخ امام ابو محمد بن الفضل علیہ الرحمۃ سے دربارہ جیفس و جیفس کے اول زن و
شہرہ تھے پھر دونوں مسلمان ہوئے عورت نے اور مسلمان سے نکاح کر لیا منقول،
ان کا نہ بظہران الکفر او احدھما کانا بمنزلة
المرتدين لو يصح نكاحهما ويصح نكاح
المرأة مع الثانی استی باختصار۔
مرد و عورت دونوں یا ان میں سے ایک جب کفر کا اظہار
کرے تو ان کا حکم مرتدوں والا ہوگا، ان کا نکاح ختم
ہو جائیگا اور وہ عورت دوسرے کے لئے حلال
ہوگی، اور مختصراً۔ (ت)

سہ فتاویٰ ہندیہ باب التاسع فی احکام المرتدین
سہ العقود الدینیۃ تنقیح الفتاویٰ الحامیۃ باب الردۃ والتعزیر
سہ فتاویٰ قاضی خاں کتاب النکاح باب فی المهرات
۲۶۳ / ۲ نورانی کتب خانہ پشاور
۱۰۴ - ۵ / ۱ قندھار افغانستان
۱۶۷ / ۱ نوکسور لکھنؤ

اہم علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں امام اہلسنت قاضی ابو جعفر بغدادی سے نقل فرماتے ہیں،

انہم علیٰ مراسعہ من کفر ہم بالانکادیل ولا تحمل منکفتم
ولا اکل ذبائحہم ولا الصلوٰۃ علیٰ میتہم و
یختلج فی مواضعہم علی الخلاف فی میراث
المیراث

جن لوگوں نے ان کی تکفیر کی ہے ان کی راسے میں اس سے
نکاح کرنا ان کا بوجھ کھانا، ان کی نماز جنازہ پڑھنا
جائز نہیں ہے اور ان کی وراثت میں وہی اختلاف
ہوگا جو مرتد کی وراثت میں ہے۔ (د)

ان عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ ان مسئلہ میں منکرین ضروریات دین پر حکم مرتدین جاری ہونا ہی منقول و مقبول
بلکہ نہ اسباب اربعہ کا مفتی ہے۔ بالخصوص ان اہل اللہ پر حکم ارتداد ہی جاری کیا جائے گا نہ ان سے سلطنت اسلام
میں معاہدہ دائمی جائز نہ ہمیشہ کو امان دینا جائز، نہ جزیرہ لینا جائز نہ کسی وقت کسی حالت میں ان سے رہبر رکھنا جائز
نہ پاس بیٹھنا جائز نہ بٹھانا جائز، نہ ان کے کسی کام میں شریک ہونا جائز نہ اپنے کام میں شریک کرنا جائز، نہ نکت
کرنا جائز نہ بوجھ کھانا جائز۔

قالکھم اللہ الیٰ یذہبون قال اللہ تعالیٰ و
من یتولہم یمکونانہ منہم۔

اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے یہ کہ ہر جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ
نے فرمایا جو تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا وہ انہی
میں سے ہے۔ (ب)

ہدسا اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم و دین ہذا
النسب الیکرم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسمیہ و
ثبثنا بالقول الثابت فی الدنیا والاخرۃ انہ ولی
ذلک و اهل التقویٰ و اهل المغفرۃ لا الہ الا
ہو سبحنہ و تعالیٰ عما یشرکون ۝ واللہ تعالیٰ
اعلم۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت کرے اور اس
آخری نبی علیہ افضل الصلوٰۃ والتسمیہ کے دین پر
چلے۔ اور دنیا و آخرت میں ایمان کامل پر ثابت قدم
رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کا مالک ہے اسے تعزی
والودار مغفرت والو! اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
پاک و بلند ہے کسی شریک سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ب)

کتبہ المذنب احمد رضا
عفی عنہ بحمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسئلہ ازہیبتی غفران بارخ آجودہ ہندی آجری

بخدمت حضرت مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین موجودہ اسلامی حالت کا خیال کرتے ہوئے اود عام علماء کی تقریر متعلق ہجرت کرنے نہ کرنے کے مسئلے جوئے طبیعت پر تذبذب پیدا ہو رہا ہے کہ ہجر کو کیا کرنا چاہئے ہجرت کروں یا نہیں، اس کے متعلق حضور کا ذاتی خیال کیا ہے؟

الجواب

علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہجرت دو قسم ہے، عامہ و خاصہ۔ عامہ کہ تمام اہل وطن ترک وطن کر کے چلے جائیں۔ اور خاصہ کہ خاص اشخاص اپنے ہجرت دار الحرب سے ہر مسلمان پر فرض ہے جس کا بیان آیہ کریمہ ان الذین تو فہم المذکرات علی انفسہم الا یہ لوگ بھی کہ جان فوٹے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے آیہ - ت، میں ہے۔ اس سے صرف عورتیں اور بچے اور عاجز و عرج جو عمل نہیں کئے مستثنیٰ ہیں، جس کا ذکر اس کے متصل دوسری آیہ کریمہ الا المستضعفین آیہ میں ہے۔ باقی سب پر فرض ہے جو باوصف قدرت دار الحرب میں سکونت رکھے اور ہجرت نہ کرے مستثنیٰ مذاب ہے۔ رہا دار الاسلام اس سے ہجرت عامہ حرام ہے کہ اس میں مساجد کی ویرانی دے دے قہرِ مسلمین کی ردا دی، حرروں بچوں اور سیوفوں کی تباہی ہوگی اور ہجرت خاصہ میں تین صورتیں ہیں، اگر کوئی شخص کسی وجہ خاص سے کسی مقام خاص میں اپنے فرائض و غنیہ بجا نہ لاسکے اور دوسری جگہ ممکن ہو تو اگر یہ خاص اسی مکان میں ہے اس پر فرض ہے کہ یہ مکان چھوڑ کر دوسرے مکان میں چلا جائے اور اگر اس محلہ میں معذور ہو تو دوسرے محلہ میں اٹھ جائے اور اس شہر میں مجبور ہو تو دوسرے شہر میں و علیٰ ہذا القیاس۔ گما بدینہ فی مدارک التنزیل و استشہاد بعد حدیث (جیسا کہ مدارک التنزیل میں اس کی تفصیل ہے اور اس پر حدیث مبارکہ سے استشہاد کیا ہے۔ ت، دوسرے وہ کہ یہاں اپنے فرائض بجا نہ لاسکے سے عاجز نہیں اور اس کے ضعیف ماں باپ یا بیوی یا بچے جن کا نفقہ اس پر فرض ہے وہ نہ جاسکیں گے یا نہ جائیں گے اور اس کے چلے جانے سے بے وسیعہ رہ جائیں گے تو اس کو دار الاسلام سے ہجرت کرنا حرام ہے حدیث میں ہے۔

کفٰ بالسرۃ اشخاص یضیع من کسی آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ

اسے قائل کر دے جس کا نفقہ اس کے ذمے تھا۔
 یا وہ عام جس سے بڑھ کر اس شہر میں جائز نہ ہو اسے بھی حرام ہے وقد نص فی البدایہ والدر المختار
 انہ لا یجوز لہ السفر الطویل منها فضلا عن المهاجرة (بزار یہ اورد و مختار میں تصریح ہے کہ ایسے آدمی
 کے لئے طویل سفر جائز نہیں ہے جیسے وہ وہاں سے ہجرت کر جائے۔ ت) تیسرے وہ کہ نہ فرائض سے عاجز ہے
 نہ اس کی یہاں حاجت، اسے اختیار ہے رہے یا چلا جائے جو اس کی مصلحت ہو یہ تفصیل دارالاسلام میں ہے،
 کہ حقیقتاً فی فتاویٰ (جیسا کہ اس کی تحقیق ہم نے اپنے فتاویٰ میں کی ہے۔ ت) اب آپ اپنی حالت کا
 اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کو ہجرت جائز یا واجب یا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از کمیٹی طائیفہ داس روڈ حضرت داربرادر مستور نذیر احمد مجددی ۱۲ محرم ۱۳۳۹ھ
 (۱) سلطنت اسلامیہ عثمانیہ تباہ برباد کی جا رہی ہے، اس کے حصے بخرے کر لئے گئے، ایسی حالت میں ہم
 اہل سنت و جماعت کو اس سلطنت اسلامیہ سے بھردی اور اس کے دشمنوں سے نفرت کر لی چاہئے
 یا نہیں؟

(۲) اماکن مقدسہ بیت المقدس کے لئے، خصوصاً حرم شریف میں خون بہایا گیا، خلافت کبرۃ اللہ میں آگ لگی، ان
 جہے حرمتی کوئے والوں اور ان افراد سے جو اس بے حرمتی کے باعث ہوئے ہم کو نفرت اور عداوت
 رکھنی چاہئے یا نہیں؟

(۳) خصوصاً جس قوم نے سلطنت اسلامیہ کو برباد اور اماکن مقدسہ کو بے حرمت کرنے کی کوشش کی ہو وہ دشمنِ عام
 اور مخالفِ امتِ تعالیٰ و رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھیجے گئے یا نہیں اور بغیر اسے آئینہ کبریا لا تجد
 قوماً یؤمنون باللہ والیومہ الآخر یؤمنون من حاد اللہ و رسولہ الا ان تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین
 رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کدوسی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی تھی،
 ہم اہل سنت و جماعت کو ان دشمنانِ اسلام سے دوستانہ تعلقات ترک کرنے چاہئیں یا نہیں؟ یتیم الخیر

۲۳۸/۱	کتاب الزکوۃ	آفتاب عالم پریس لاہور	۲۳۸/۱
۱۹۵/۱، ۱۹۵/۲، ۱۹۵/۳	دار التکریوت	مسند احمد بن حنبل	۱۹۵/۱، ۱۹۵/۲، ۱۹۵/۳
۲۸۲/۲	حدیث ۱۳۴۱۵	المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت	۲۸۲/۲
۲۳۹/۱	کتاب الجہاد	مطبع مجتہبی دہلی	۲۳۹/۱
		۲۲/۵۸	۲۲/۵۸

الجواب

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین لله والصلوۃ والدین
النصر لکل مسلم

مگر تبرکین بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے تا مقدورات پر مسلمان کو اُجھارنا جو نہ ہو سکے اور فرد سے
اور اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر اقرار اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ لا یكلف اللہ نفسا الا وسعها، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ کسی جان پر بوجہ نہیں ڈالتا مگر
وقال تعالیٰ فاتقوا اللہ ما استطعتم۔ اس کی طاقت بھر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو اللہ سے
ڈرو جہاں تک ہو سکے۔ (ت)

پھر خیر خواہی اسلام حدود اسلام میں رہ کر ہے، مشرکین سے اتحاد و موالات اور ان کو راضی کرنے کو شعار اسلام کی بندش
مشرک لیڈر کو اپنے دین کا بادی و رہبر بنانا، مشرک پکڑا کر مسلمانوں کا دواغذا ٹھہرانا، اسے مسجد میں لے جا کر جماعت مسلیج سے
انہما کھڑا کر کے پکڑ دوانا، اپنے تھوں پر مشرکوں سے قشتے لگوانا، مشرکوں کے مجمع میں مشرک لیڈروں کی بے پکارنا،
مشرک لیڈروں کی تشکیلی اپنے کہہ سوں پر غل کر رکھٹ میں سے بنانا، مساجد کو مشرک دواغذا ٹھہرانا، اس کے ماتم
کے لئے مساجد میں سر رہنے ہونا، اس کے لئے نماز و دعا سے نفرت کا اشتہار دینا، قرآن مجید اور روایات کو ایک
ڈولے میں رکھ کر دونوں کی پڑ جائے ہوئے مندر میں لے جانا، مشرکوں نے قربانی کا دھڑا پر مسلمانوں کو بے دریغ ذبح کیا
آگ سے پھونکائیں میں کے جو بعض گرفتار ہوئے اور ان پر محبت کامل پہنچ گیا، ان کے لئے رحم کی درخواست کرنا، ان
کی رہائی کی ریزولوشن پاس کرنا، صاف لکھ دینا کہ ہم نے قرآن و حدیث کی تمام عمریت پرستی پر شاکر کر دی، صاف لکھ
دینا کہ آج اگر تم نے سہہ و بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا، صاف لکھ دینا کہ ہماری جماعت ایک ایسا
مذہب بنائے گی کہ میں ہے جو کفر و اسلام کا امتیاز اٹھا دے گا، صاف لکھ دینا کہ ہم ایسا مذہب بنانا چاہتے ہیں
جو سنگم و پرہیزگار (بجوں کی پرستش کا ہوں) کو مقدس مقام ٹھہرائے گا۔ یہ امور خیر خواہی اسلام نہیں کد چھری سے
اسلام کو دبا کرنا ہے یہ سب افعال و اقوال ضلال بعید و کفر شیعہ ہیں اور ان کے فاعل و قائل و قابل اعدائے دین عید و

لے صحیح البخاری باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدین لله والصلوۃ والدین قیدی کتب خانہ کراچی ۱۳/۱

لے القرآن الحکیم ۲۸۶/۲

لے ۱۶/۶۳

و شکرانی ربہ مجید ہیں،

اتخذوا ذلہم لہوا ولعباً، بدوا نعت اللہ
کفریاً، ویعدوا الذلۃ ظلموا ای منقلب
یستقبلون ۱۱
جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا، اللہ کی نعمت
ناشکر سے بدل دی۔ اور اپنا چاہتے ہیں کلم
کو کس کرہٹ پر پٹا کھاتیں گے۔ (ت)

نفرت دینیہ مکروہ تیزی سے اسادت مکروہ تحریمی و عرام صغیرہ و کبیرہ مراتب بدعت و ضلال و انحراف کفر و ارتداد
سب سے حسب مراتب ہے جس کے درجات منقب سے فرضی انحراف کفر و ریات دین تک ہوں گے لیکن بواجب مراتب
سے نفرت ذکر سے اودھ سے اذعانے نفرت میں جھوٹا ہے، مکروہ تیزی سے اسادت بڑی ہے، اسادت سے
مکروہ تحریمی بدتر ہے، اس سے کیا تر اپنے اپنے مرتبہ پر بدتر ہیں اور ان سب سے بدعت و ضلال بدتر ہیں اور
ان کے بھی مدارج مختلف ہیں اور ان سب سے کفر بدتر ہے اور اس میں بھی مراتب ہیں کفر اصلی سے
ارتداد بدتر اور اس میں بھی ترتیب ہے، کفر اصلی کی ایک سمت قسم
نصرانیت ہے اور اس سے بدتر جوہریت، اس سے بدتر بت پرستی، اس سے بدتر وہابیت، ان سب سے
بدتر اور خبیث تر دیوبندیت، افعالی کیسے ہی شنیع ہوں کسی کفر کی شناخت کو نہیں پہنچ سکے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بدتر
از بدتر سے بدتر، کافروں بت پرستوں سے خدا و دودا و مسایانا ہے، کیسا دودا، ہاں کا اتحاد، بکو غلامی و
انقیاد، اور ان سے بھی بدتر کفارہ و جاسیہ کو اپنی مجلسوں کی حدائیں دی جاتی ہیں اور ان تمام بدتر از بدتر سے بدتر
دیوبندیت کے سر شفیق جند کی گڑی باندھنے کی فکر کی جاتی ہے، جب مشرکین و مرتدین سے یہ کچھ اتحاد ہے تو کسی فعل و
معصیت سے نفرت کا ادھر بعض سفید ٹھٹ سے اگر تمہاری نفرت اللہ کے لئے ہوتی تو افعال سے ایک درجہ ہی
بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی اگر بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی دیوبندیوں سے کروڑ درجہ ہوتی تو نفرت کے دھمے
محض مکروہ فریب ہیں۔

یخضعون للذین آمنوا وما یخضعون
الا انفسہم وما یشعرون ۱۲
ذوب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت
میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انھیں
شعور نہیں۔ (ت)

۱۱ المستمر ای الکرم ۵۱/۲

۱۲ ۲۸/۱۴

۱۳ ۲۲۴/۲۶

۱۴ ۹/۲

ایہ کریم

لا تجد قومًا يؤمنون بالله واليوم الآخر موافقون
من حاد الله ورسوله.

تم نہ پاؤ گے اُن لوگوں کو جو حق میں اللہ اور پیغمبر
کی ہر بات کو دوستی کریں اُن سے جنہوں نے اللہ اور اس کے
رسول سے مخالفت کی۔ (ت)

کی نکاحات اس جہیز پارٹی کے لئے سب نالی القرآن والقرآن یلصقہ (بہت سے قرآن پڑھنے والوں پر
قرآن لٹکتا رہتا ہے۔ ت) کی پوری مصداق ہے کیا بہت پرست و دیر و دیوبند پر من حاد اللہ ورسولہ میں
داخل نہیں ضرور ہیں، کیا یہ پارٹی اُن سے وادادہ اتحاد کر کے یوادیوں من حاد اللہ ورسولہ میں داخل نہ بنے
خود رہے ہوئے، اور یہی قریم کریم قرار ہی ہے کہ جو یوادیوں من حاد اللہ ورسولہ ہیں وہ یؤمنون باللہ والیوم
الآخر نہیں، لا جرم:

شہدوا علی انفسہم انہم کافروں کا فریب سے
یجرہونہم میوتہم بایدیہم وایدی المؤمنین
فاعتبروا یا اولی الابصار

نساء اللہ العافیۃ ولعوفۃ باللہ من حد لہ
انہ رد لاجل ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار
وصلی اللہ وسلم وبارک علی المسید الکرم الخلد
والہ الاظهار وصحہ الاخیر وامتہ الخلد یوم
القرار واللہ تعالیٰ اعلم۔

مومنہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے ہیں اور ہل ہار
کے اسس حالی سے اللہ تعالیٰ کے دامن سے وابستہ
ہوتے ہیں، اللہ احد قہار کی قدرت کے بغیر نیکی کی قیامت
اور برائی سے باز آنے کی قدرت نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ
کی رحمتیں، برکات ہمارے کرم آقا پر ہوں اور آپ کی
آل اطہر اصحاب خیار اور امت نبی پر قیامت تک ہوں۔
واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

ہم سب سے اہل کافر فیل خانہ کنہ مسئلہ مولوی سید محمد آصف صاحب شعبان ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یا حبیب محبوب اللہ روحی فدک، قبلہ کونین و کتبہ دارین محی اللہ والذین دامت فیہم۔ بعد تسلیات

سے القرآن الکریم ۲۲/۵۰

سے اہل لایں الحاج البحر الاول ص ۵۵ الجزائانی ص ۳۰ دار الکتاب العربی بیروت
سے القرآن الکریم ۱۳۰/۶ و ۳۴/۷ سے القرآن الکریم ۲/۵۹

فہ ویانہ وقتاً سے حصول سعادت آستان ہوسا اس کے بغض و تعالیٰ مذوی بجزیت ہے۔ معصوری مزج قدس
مقام ہر عا کے سحری مطلوب۔

(۱) ذمی کفار کو ان کے مندر و عبادت گاہ میں عبادت کرنے و تیز مراسم کفر کے کرنے کی سلطان اسلام
اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ و صورت اجازت دینے کے شبہ ہوتا ہے کہ احکام کفر پر رضا کفر ہے
جیسا کہ اتمام حجت نامہ میں ۴۲ سوال کے آخر میں ہے (تقسیم ملک کہ اتنا آپ کا اتنا ہندوؤں کا) ان
دونوں صورتوں میں احکام کفر تمام یا بڑے حصہ میں آپ کی رضا سے جاری ہوں گے کہ آپ ہی اس اشتراک یا
تقسیم پر راضی ہوئے، احکام کفر پر رضا کفر یا کم از کم بدینی ہے یا نہیں؟

(۲) کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

اخرجوا الیہود والنصارى من
جزیرۃ العرب۔ نکال دو۔ (ت)

اور کس زمانہ تک اس حدیث شریف پر عمل ہوتا رہا، اور کس بادشاہ کے وقت سے عدنان وغیرہ میں نصاریٰ
کا قیام ہوا، حدیث شریف سے کیا مقصود ہے؟

(۳) کیا وہابیہ و یوسیدیہ خد بہم اللہ تعالیٰ ازلہ قتلے انھیں رسوا فرما سے۔ (ت) بیت مقدس و
مساجد کو مقامات مقدسہ نہیں سمجھتے اگرچہ ترکوں کو مسلمان و نیز اوراماکن مقدسہ کو مقامات مقدسہ نہ سمجھیں لیکن
شاید مساجد کی وجہ سے و نیز اس حدیث شریف کی وجہ سے پابستہ ہوں کہ عراق عرب غیر مسلم کی ہستیوں
سے پاک ہو جائے اور نصاریٰ پریشان ہو کر اسے چھوڑ دیں

(۴) کیا ابن عبد الوہاب نجدی نے سنگ بسود کو بھی کچھ نقصان پہنچایا تھا اور جگہ سے ہٹا دیا تھا؟ والسلام
مع التکریم۔

الجواب

جیسی و محبی و مجربی اجماع اللہ تعالیٰ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) سلطان اسلام ہرگز کفار کو مراسم کفر کی اجازت نہیں دے سکتا، کیا اجازت کفر دے کر خود کافر ہوگا
بلکہ متوکلہم و عایدینون (انہیں ہم ان کے دین پر چھوڑ دیں گے۔ ت) یعنی جہاں جس بات کے ازالہ کا
حکم نہیں وہی قدر ضائع کرے گا نہ یہ کہ ان سے کہے گا کہ ہاں ایسا کرو۔ رسالہ علامہ شریانی پھر رد المحتار
میں ہے۔

لیس المراد انہ جائز ان مرہم بہ جائز سے یہ مراد نہیں کہ ہم اس کا امر

کرتے ہیں بلکہ معنی یہ ہے کہ ہم انھیں اللہ کے دین پر چڑھتے ہیں پس یہ ان کے ان معاصی میں سے ہے جو وہ امت تم رہتے ہیں مثلاً شرب مینا وغیرہ اور یہ نہیں کہے کہ انکو جائز ہیں تو بادشاہ اور قاضی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ انھیں کے تم یہ کام کرو اور نہ یہ کہ وہ ان کی مدد کریں۔ (ت)

مخلاف یہاں کے کہ ضرور کچھ ہو گا ذیقین کی تراویح و قرآن واد سے ہو گا۔

(۲) یہ حدیث ان لفظوں سے صحیح نہیں مگر اس مضمون میں کہ جزیرہ عرب میں کوئی ناسلم نہ رہے، متعدد صحیح حدیثیں وارد ہیں، مقصود حدیث حکم شریعی یہ ہے کہ جزیرہ عرب میں کسی غیر مسلم کا توطن و طول اقامت جائز نہیں، تجارت وغیرہ امور مفسدہ کے لئے آئیں اور چلے جائیں، ظاہر اسالی بجز تک قیام کی اجازت کسی کو نہ دی جائیگی۔ تفسیر المقاصد علامہ شرنبلالی پھر در مختار میں ہے،

یمنعون من استيطان مكة والمدینة لانهما من ارض العرب قال صلى الله تعالى عليه وسلم لا يجتمع في ارض العرب ارباب مسلم ولودخل لتجاسة جاس ولا يطيل بیه

مكة المكرمة اور مدینہ منورہ طیبہ کو انھیں وطن بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی کیونکہ یہ دونوں شہر ارض عرب میں تصور سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، زمین عرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے اگر تجارت کے لئے داخل ہو تو جائز ہے لیکن طویل مدت نہ رہے۔ (ت)

رد المحتار میں ہے،

قوله لا يها من ارض العرب اذ ان الحكم غير مقصور على مكة والمدینة بل جزیرة العرب كلها كذلك كما عرّب به في الفتاویء، فيمنع من امت يطيل فيها المكث حتى يتخذ فيها مسكنات حالهم في المقام في ارض العرب مع التزام

قوله کیونکہ وہ ارض عرب میں سے ہیں "بتا رہے کہ یہ حکم محض مکہ اور مدینہ تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام جزیرہ عرب کا یہی حکم ہے جیسا کہ فتح وغیرہ میں بیان ہوا ہے لہذا ایسی طویل مدت تک وہاں ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا کہ وہاں دور بانٹ وغیرہ بنائے کیونکہ زمین عرب میں ان کا التزام جزیرہ کے ساتھ

الجزية كمالهم في غير هابل جرية ، و هالك
لا يصنعون من التجارة بل من اطلالة العقار
فكذلك في امراض العرب شوح المسير و طاهره
ان حد، بطول سنة تأمل
ظہر ایسا ہی ہے جیسے وہ دیگر مقام پر بل جزیرہ ٹھہری تو
وہاں انھیں تجارت سے منع نہیں کیا جائے گا۔
طویل قیام سے روکا جائے گا۔ اسی طرح زمین عرب کا
معاملہ ہے، و شرح السیر۔ ظاہر یہی ہے کہ طواستہ
ہفت کی حد ایک سال تک ہے، تاہل۔ (د)

اس حکم احکم کی تکمیل خلافت سیدنا فاروق، عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی اور بعد کے خلفاء میں مسترد ہی قرار ملا۔
پھر عبید بن جراح پھر داؤد بن جندبہ، ان کفار کا چند روزہ جبری تسلط کسی خلیفہ یا سلطان کی اجازت سے تھا
نہ کسی بین الاقوامی قانون مختصر کی قرارداد سے عدق میں نصاریٰ کا قیام اور بعد میں ان کی سفارت کا مسکن
سلطنت ترک کے اواخر سے ہے۔

(۳) داؤد بن مساجد کو مقدس سمجھا کر یہی مگر ساتھ ہی ترکوں کو بھی غیر مسلم ہستی مانتے ہیں جس طرح تمام ہنسنت
کو جانتے ہیں تو ان کے جیسے نصاریٰ ویسے ہی ترک، بگڑے دل میں ترکوں کو بدتر سمجھتے ہیں کہ مشرک و مرتد جانتے ہیں۔

(۴) قرآن مجید میں سنگ اسود کو لے گئے تھے، بمیں برس کے بعد ان کے یہاں سے ملا، نجد کا اسے جگہ ہے۔
ہاں، منتقل نہیں، ہاں سیف الجب، یہاں کے روئے ہے اس میں شق تھا، لک ہے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از چکل ضلع بلہ از ہزار مسؤل محمد شیر نوار خان صاحب ۲۰ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علامہ دینی و ہادیان بین و مضیق تشریح متین اس باب میں کہ ان دونوں جب کہ دول یورپ
نصاری نے سلطنت حضرت سلطان روم خلیفہ ملکہ و سلطنت کے بیشتر حصہ مملکت و دار الخلافہ پر تسلط اور
جزیرۃ العرب و اماکن مقدسہ پر بھی براہ راست و بالواسطہ تسلط و اقتدار جمالیہ ہے کیا ان حالات میں مسلمانان ہند
کے لئے ضروری ہے یا نہیں کہ ایسا کوئی طرز عمل متفق طور پر اختیار کریں جو خاصہ ان سلطنت اسلام و اماکن مقدسہ کو
عاجز کرنے والا اور نقصان پہنچانے والا اور جس کا اثر سلطنت اسلام و اماکن مقدسہ کی حفاظت کے لئے نہ فساد
پھیلنے ہوئے ہوئے ہو، پیتنوا تو جبروا۔

الجواب

اس سوال کا جواب بھی بار بار چھپ چکا، بل شبہ سلطنت اسلام کی حمایت اور اماکن مقدسہ کا تحفظ
مسلمانوں پر فرض ہے مگر ہر فرض بقدر قدرت ہے اور ہر حکم حسب استطاعت، ہندوؤں کی غلامی حرام ہے

اور اس سے اتحاد و داد و حمایت قرآن ہے، جو شخص جو طریقہ برتنا چاہے اسے تین باتیں سوچ لینا ضرور ہے،
 اول وہ طریقہ شرعاً جائز ہو، نہ حرمت و کفریات جیسے آجکل لوگوں نے اختیار کئے ہیں۔
 دوم وہ طریقہ ممکن بھی ہو، اپنے آپ کو اس کے کرنے پر قدرت ہو کہ غیر مقدوریات کا اٹھانا شرعاً بھی
 حاکمت سے عقلاً بھی حماقت۔

سوم وہ طریقہ مفید بھی ہو، وقت و مٹا سے پریشانی اٹھائے یا کے لئے سینہ سپر ہو، اور کرے وہ بات جو
 محض غیر مفید و بے اثر ہو، یہ بھی شرعاً حقیقتاً کسی طرت مقبول نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم
 مستحکم از بنارس محلہ انبیاء کی منڈی مسٹر محمد عمر صاحب رضوی ۲۲ رمضان ۱۳۴۹ھ

کیا ارشاد فرماتے ہیں علامتے دین حنیفی اس مسئلہ میں کہ ہندوستان کے کافر ذمی ہیں یا حربی، کافر ذمی اور
 حربی کی یہاں تعریف کیا ہے، ہندوستان کے کفار سے لین دین بیع و شرا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا و توحید
 الجواب

ہندوستان کے کافر ذمی نہیں، ذمی وہ کافر ہے کہ سلطنت اسلام میں مطیع الاسلام ہو کر رہے اور جزیہ
 دینا قبول کرے، بیع و شرا لین دین کے جائز ہو گا کہ اصل سے جائز ہے اگرچہ ذمی نہ ہو ہندیہ میں ہے،

اذا اراد المسلم ان يبايع و يترهب باهوان
 فليقم مرة لعينه ذك منه وكن له اذا اراد
 حمل الامتعة اليهم في البحر في السفينة
 ملخصاً
 جب کوئی مسلمان تجارت کے لئے دکان کے دار پے
 دار الحرب میں داخل ہونا چاہے تو اسے دوکان میں بیگا
 اسی طرت اس صورت میں حکم ہے جب وہ مسند میں کشتی کے
 ذریعے ان کی طرف سامان لے جانے کا ارادہ رکھتا ہو،
 ملخصاً۔ (دست)

بلکہ کافر اصلی غیر ذمی و غیر مستامن سے اپنے فتنے کے ساتھ عقد بھی جائز ہیں جو مسلم ذمی مستامن سے ناجائز ہیں،
 جن میں غدر نہ ہو کہ غدر و ہر غدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر ذمی ہو یا حربی مستامن ہو یا غیر مستامن
 اصلی ہو یا مرتد۔ ہذا یہ واضح التحذیر و غیر بجا میں ہے،

لان ما لهم غير معصوم فباي طريق اخذوا
 لمسلم احذ ما لا مباحا ما لم يكن غدرًا
 کیونکہ ان کا مال معصوم نہیں، اسے مسلمان جس طریق سے
 بھی حاصل کرنے وہ مال مباح ہو گا مگر شرط یہ ہے کہ غدر نہ ہو۔

۲۴۲/۶ کتاب السیر ابواب المساکین فی المستامن نورانی کتب خانہ پشاور
 ۲۵۴/۵ باب استیدار و کفار مکتبہ نوید رضویہ سکس
 ۳۴۱/۱ کتاب الجہاد مطبعہ مجتہدانی دہلی

کفار ہند کے ذہنی و مستامی نہ ہونے کے سبب ان سے یسوع دھڑا مانا جائز کچھ سخت جہالت ہے ، یہ
 سبب تو اور کو سبب و صحت ہے نہ کہ وجہ مانعت ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رسالہ
تَابِعُ النُّورِ عَلَى سَوَالَاتِ جَبَلْپُورِ
(جبلپور کے سوالات پر نظر ہونے والا نور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَعَلَّہٗ وَانصَلَّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔
مسئلہ ۱۶۲ از جمل پرکاشیہ بازار دکان سیمہ عبدالغفور صاحب آمل مرچنٹ مرسلہ عبدالجبار صاحب ناظم امت
خدا م اہل سنت ۲۰ شوال ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں ۱
(۱) ایک تپو پکاشی پابندہ سبب و ملت سما کہ دنیا دینی عالم باطل جو حکومت ترکی کو ایک عظیم الشان سلطنت
اسلامیہ کے اور اپنی متحد و تقریروں میں اس عظیم سلطنت اسلامیکہ پر مصیبت زدہ مسلمان کی مدد و اعانت و
حمایت اور امانت و صیانت و حفاظت ہر مسلمان پر بقدر وسعت و استطاعت ہر جائز و ممکن و مفید طریقہ کے
ساتھ ضروری و لازم و فرض فرماتے اور لوگوں کے بار بار نہایت اصرار کے ساتھ اس امر کے استفسار پر کہ
”آپ ترکوں کی خلافت کو خلافت راشدہ کاملہ اور سلطان ترکی کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے ہیں کہ نہیں“ اس کے جواب
میں فرماتے ”سلطنت ترکی خلق ہا اللہ تعالیٰ وایدھا وحواسہا و اخذل اعدائہا“ (اللہ تعالیٰ اس سلطنت
کو ہمیشگی بخئے، اس کی مدد فرمائے، اس کی حفاظت فرمائے اور اس کے دشمنوں کو ذلیل فرمائے۔) کے متعلق

صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ میں بکھرے تعالیٰ سستی ہوں اور ہمیشہ ہر حال میں تحقیقاتِ سلف اور مسئلہٴ اہلسنت و تصریحاتِ محققین کا قبیح اور اُمتِ مروجہ کے اجماع و اطلاق متواتر کا پابند رہا ہوں اور یہی میرا مذہب و عروہ و خلقی ہے، مسئلہٴ خلافتِ مغل کے متعلق ہر ایک ثابت و محقق و قطعی طے شدہ مذہبی قدیم مسئلہ ہے، میں احتیاط کے خلاف اتنا ہر سلف پر ایک جدید اختراعِ خلافت کو ترجیح دینے سے قاصر ہوں، اور آج کل کے بے جا اور ناجائز و فراغِ دین و ملت و مخالفتِ کتاب و سنت شورشوں اور ایسی شورشی خلافت کیٹیوں سے علیحدہ رہے، جن خلافت کیٹیوں کا مقصد خاص ہندو مسلم اتحاد ہے اور کفار و مشرکین کے ساتھ دلِ محبت اور مراہت قائم کرنا اور مسلمانوں کو ہندوؤں کا مصلحت منقاد و غلام بنانا، محرماتِ شرعیہ کو حلال اور حرماتِ حلالہ کو حرام ٹھہرانا، خلافت کا نام کر کے کلامِ تمام مافیٰ مقاصدِ خلافت و خلافتِ اسلام و موجبِ بربادیِ اسلام و تباہیِ اہل اسلام کرنا سیاستِ مبالغہ کے ساتھ تو لاؤ فعلیہ و تحریریہ کفار و مشرکین کی تعظیم و ترقی خود کرنا اور مسلمانوں سے کرنا ناجائز دھماکے نصرتِ اسلام و مسلمینِ مشرکوں کی طرح کافر و مشرک کی جیسے پکارا کسی کافر و مرتد و دہائی کے مہنے یا حیل جانے پر اظہارِ غم اور ماتم کے لئے بازارِ ہند کرنا ہڑتائیں کرنا، مسلمانوں کو دکانیں بند کرنے پر مجبور کرنا، جوان کا کمانہ مانے سے تعظیم دینے اور اس کی حرمت و ناموس کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا اور بایں کٹ کر دینا، ترکی ٹوپیاں سروں سے اتار کر جلا دینا، شعارِ مشرک کا زخمی ٹوپی پہننے پر نذر دینا وغیرہ ایسی مستحاج ایسی موٹے کلموں و ملاکت کیٹیوں کے ان کے کفر و اور خلافتوں کو اہل اسلام پر اپنے بیانات میں ظاہر کر کے اور لوگوں کو راہِ راست کی طرف بلانے ایسے عالمِ دین پر غصے خلافت کے انکار کا بہتان و فترا باندہ کر اسے دائرہٴ اہل سنت سے خارج کرنا اور قطعاً قرآن کا منکر ٹھہرا کر اس کے کفر و ارتداد پر فتویٰ شائع کرنا کیسا ہے اور اس کے مستحق و مفتی و مصدقین اور اس فتویٰ کے ماننے والوں اور اس پر عمل کر کے ایسے عالمِ باطل کی شان میں ناشائستہ کلمات استعمال کرنے والوں کی نسبت شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) یہ صرف مولات میں الیہود و النصارى عام ہے یا ہر کافر و مشرک و جہتِ رد و دہائی و جہلِ دین سے۔
(۳) کیا ہر ترک مولات میں الیہود و النصارى کو فرض بتانے والے اور دوسرے کفار و مشرکین و مرتدین ہندو و وہابیہ سے مولات کرنے والے اسے فرض جہتِ رد و دہائی کے محض و مکتذب قرآنِ عظیم نہیں اگرچہ تو ان کی نسبت شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے،

(۴) جو عالمِ باطل ہر کافر و مشرک نصاریٰ، ہندو، عجمی، بلکہ ہر گمراہ بے دین و بد مذہب مرتد و دہائی اور ہر دشمنِ دین اور ہر مخالفِ اسلام سے ترکیب مولات فرض اور اس کے ساتھ مولاتِ حرام بتانے اور آج کل کے شور و پسندوں کا من گھڑت ترک مولات جو صرف نصاریٰ سے کیا جاتا ہے وہ بھی احمق اور کافروں، مشرکوں، مرتدوں، ہندوؤں، وہابیوں سے مولات فرض بتایا جاتا ہے، ایسے انوکھے اندھے ایہی و مشرک ترک مولات کو

من فی اسلام و مخالفت کتاب و سنت فرماتے، ایسے عالم یا عمل کو گورنمنٹ کا تنخواہ یافتہ کہنا، اور ترک موالات میں ایسٹ و انڈیا ری یا مطلق ترک موالات کے انکار کا بہتان و افترا گھڑ کر اس کے کفر و ارتداد پر استفسار کرنا، فتویٰ دینا، اس فتویٰ کی تصدیق کرنا اور ایسے مستغنی و معصومین اور اسے مان کر ایک عالم کی شان میں توہین آمیز لفظ غلط استعمال کرنے والے سب کے لئے شرعیہ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۵) جماعت اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کافروں، مشرکوں کے اغوا سے مسلمانوں میں بٹھوٹ پیدا کرنا، مسجد النبی عید گاہ سے مسلمانوں کو علیحدہ کر کے کافروں کی مدد سے نیچے قائم کر کے نماز عید لا کرنا، مسلمانوں کو دھوکا دینے اور شیطانی چال اور مکر و فریب سے عید گاہ اہلسنت سے پھیر کر کافروں کی زمین گول بازار میں بھیجنے کے لئے کافروں کو راستوں پر مقرر کرنا اور مشرکوں کے کھنڈے عید گاہ چھوڑ کر جماعت اہل سنت سے منہ موڑ کر مسجد النبی کو ویران کرنے کے لئے کافروں کے زیر سایہ حفاظت و حمایت نماز ادا کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں پر شرعیہ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۶) مشرکوں کی پرستوں کو خوش و خوش رہنے دینا، انہیں مجبور کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

(۷) جو گائے کی قربانی کرنا چاہتا ہے اس کا ان مشرک پرستوں کے سکائے سے ان کے دام شیطنت میں پھنس گائے کی قربانی چھوڑنا کیسا ہے اور چھوڑنے والے کا کیا حکم ہے؟ پتھو، ٹو، جھڑوا، بست ہی کر مہوگا، ہر سوا کے جواب کے ساتھ دلیل ہو اگر مختصر۔

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وآله وصحبه المكلين عندنا۔

(۱) صورت مستفسرہ میں عالم ہر صرف ہر اس حق پر ہے اور اس کے مخالفین گمراہ و ضال،

قال الله تعالى فماذا بعد الحق الا الضلال بے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی (ت)۔

بلاشبہ حمایت سلطنت اسلامیہ و حفاظت اماکن مقدسہ میں وسعت و استیلاعت کی شرط قرآن عظیم سے ہے،

اور اس کے عرق میں جائز و مکہن و مفید کی تحدید شرع و عقل سلیم سے۔ قال الله تعالى،

لا یكلف الله نفسا الا وسعها۔ انہ کسی جان پر بوجہ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھرت۔

وقد يكون بالتغلب مع المبايعه وهو الواقع
في سلاطين الزمان فصرهم
الرجل

یعنی تغلب کی امامت کبھی بیعت کے ساتھ بھی ہوتی ہے
کہ ہے تو متغلب مگر لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے
ہیں یہ ہمارے زمانے کے سلاطین کا یہی واقعہ ہے،
رہیں عزوجل ان کی مدد فرمائے (ہم کہتے ہیں آمین)

علامہ سید موصوف جن کی کتاب مروج آج تمام عالم میں مذہب حنفی کے اعلیٰ درجہ مجدد سے ہے۔ سلطان
عبد المجید خاں مرحوم کے والد سلطان محمد خان مرحوم کے زمانے میں انھیں کے قلم و ملک شام میں انھیں کی طرف سے
شہر دمشق و تمام دیار شام کے مفتی اہل تھے (حضرت امام تعالیٰ علیہ) مفتی و مستفیذ کو برین کی ان شہادتوں کے بعد
زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں،

قال الله تعالى شهدوا على انفسهم
خوفت کیوں کہ اس بارے میں اگر پوچھا ہو انھیں اپنے مفتی اعظم دینار معظم سے پوچھے، کہیں کے، اہم شہد تم
عیناً (تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔ ت) وہ کہیں، انطقنا الله الذي انطق به كل شئ (وہ کہیں گی ہیں
امہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گواہی بخشی۔ ت)

مشرکوں سے اتحاد و دوستی مسلام اور ن سے، حد میں دلی یقین کفر ہے۔

قال تعالى ترى كثير منهم يتولون الذين
كفر والبس ما قدمت لهم انفسهم
انت يحذرون ولو كانوا يؤمنون بالله والنسبي
وما انزل اليه ما اتخذوهم اولياء ولكن
كثير منهم فاسقون

تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے
ہیں، بیشک کیا ہی بُری ہے وہ چیز جو خود انھوں نے
اپنے لئے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہو اور
انھیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہو گا اور اگر انھیں اللہ راہ
نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد،
وداد، محبت، موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ
ان میں بہت سے فرمان الہی سے نکلے ہوئے ہیں (ت)

دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۱۰

سورہ المائد
سورہ العنکبوت ان الکرم
سورہ
سورہ
سورہ

یہ اور سب سے زائد اور آیات کریمہ میں مطلقاً کفار سے اتحاد و دواؤ کو حرام و کفر فرمایا ہے، مسلمان کی شان نہیں کہ واصلہ ہمارے ارشادات سے اور ان میں مشرکین یا خاص ہندوؤں کے اشتہار کی بیکر کھڑے ،

قال الله تعالى اذن لكم ام علم الله
انہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی کہ مثلاً میرے کلام میں مگر ہندو کا پیوند لگاؤ، یا تم اللہ پر جھوٹ بانہتے ہو۔

وقال تعالى اتقون على الله عالا تعلمون
انہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا بے جانے ہو جیسے اللہ پر کسی بات کا چھٹا رکھتے ہو کہ مثلاً اس نے ہندوؤں کو جبراً کر لیا ہے

وقال تعالى يحرفون الكلم من بعد
مواضعه (الی قولہ عز وجل) لهم في

السدنيا خزي ولهم في الاخرة عذاب
عظیم ہے

ان سے اتحاد و دواؤ کو حرام و کفر نہ فرماتا، ایسوں کے لئے دنیا میں رُسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب
مشرکوں کا غلام و منقاد بننا ان کا پس رو بننا جو کہیں وہی کرنا نحو صاب سے امر دینی سمجھا ہو اس میں ان کی اطاعت کرنا یہ سب حرام حرام ہے سخت مخالفت ذوالجلال والا کرام ہے، مگر ایسی کفر اس کا انجام ہے۔

قال الله تعالى ولا تتبعوا خطوات الشيطان
انہ نکر عیدو ہیں

وقال تعالى فلا تطعم السمك ذین
وقال تعالى ولا تطعم منهم اثماً او كفوراً

انہ تعالیٰ نے فرمایا، جھٹکے والوں کی اطاعت نہ کرو۔
انہ تعالیٰ نے فرمایا، ان میں سے کسی مجرم یا کافر کی اطاعت نہ کرو۔

وقال تعالى وان تطعم اكثر من الارض يضلوك
عن سبيل الله

انہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ جو زمین میں ہیں ان میں اکثر
وہ ہیں کہ اگر تو نے ان کی اطاعت کی تو وہ تجھ کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے۔

سہ القرآن الکریم ۵۹/۱
سہ القرآن الکریم ۶۸/۱۰
سہ القرآن الکریم ۲۳/۴۹
سہ " " ۲۰۸/۲
سہ " " ۱۱۶/۴

وقال تعالى يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين
كفروا يردوكم على اعقابكم فتنظروا احاسين
الذات تعالى نے فرمایا، اے ایمان والو! اگر تم کافروں
کے حکم پر چلے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل (اسلام
سے) پھیر دینگے تو پورے ٹوٹے میں پلٹو گے۔

حلال کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا ائمہ حنفیہ کے مذہب راجح میں مطلقاً کفر ہے، جبکہ ان کی علت و حرمت
قطعی ہو جیسے جائز کسب و تجارت و اجارت کی علت مشرکین سے و داد و انقیاد و اتحاد کی حرمت، ان حلالوں کو
وہ لوگ حرام بلکہ کفر اور ان حراموں کو حلال بلکہ فرض کر رہے ہیں اور اگر وہ حرام قطعی حرام لعینہ ہے، جیسے مذکور ت جب
تو اسے حلال ٹھہرانا باجماع ائمہ حنفیہ کفر ہے، ائمہ عز و جل کفار کا بیان فرماتا ہے،

لا يجرمون ما حرم الله ورسوله
جسے اللہ و رسول نے حرام فرمایا کافر اسے حرام نہیں ٹھہرتے۔
تین عقائد میں مسئلہ صحت ہے، نیز فتاویٰ علامہ وغیرہ میں ہے،

من اعتقد الحرام حلالا او على القلب يكفر
هذا اذا كان حراما بعينه والحرمة قامت
بدليل مقطوع به اما اذا كانت باخبار الاحاد
لا يكفر (مخلصاً)۔
جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر
ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہ
ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اگر ثبوت
خبر واحد سے ہو تو کافر نہیں ہوگا۔ (مخلصاً، دت)

بزازیہ و شرح وہبانیہ و در مختار میں ہے،
يكفر اذا تصديق بالحرام القطعي
رد المحتار میں ہے،

حاصل یہ ہے کہ قول اول پر کفر کرنے کے دو شرائط ہوں گی
اول دلیل کا قطعی ہونا، ثانی اس کا حرام لذاتہ ہونا، و
دوسرے قول پر پہلی شرط ہے اور آپ اس کی ترجیح سے
آگاہ ہیں اور بزازیہ کا ذکر اسی پر ہے۔ (دت)

حاصلہ ان شرط انکفر على القول الاول شيان
قطعية الدليل وكونه حراما بعينه او على
الثاني ليشترط الشرط الاول فقط، وعلقت
ترجيحه وما في البزازية مبنی علیہ۔

۳۸۳/۴	۲۹/۹	سۃ القرآن الکریم	۱۴۹/۲	سۃ القرآن الکریم
۱۳۴/۱		مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ		مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ
۲۷/۲		مطبع مجتہدی دہلی		مطبع مجتہدی دہلی
		دار احیاء التراث العربی بیروت		دار احیاء التراث العربی بیروت

فی شعب الایمان عن ابراہیم بن میسرۃ
 ابراہیم سے اور بہت سے شعب الایمان میں حضرت ابراہیم
 بن میسرۃ سے اسے سند روایت کیا ہے۔ (۱)
 جہد حسب کی توفیر پر حکم ہے مشرک کی تعظیم پر کیا ہو گا، اور تعظیم علیہ السلام میں جہد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے راوی،

نہیں النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت
 یصافح المشرکون او یکنوا ادر یجب بہم
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی
 مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں یا
 اس کے آتے وقت درجہ کریں۔

یہ باتیں کچھ ایسی تعظیم بھی نہیں ادنیٰ درجہ کریم میں ہیں کہ نام لے کر نہ پکارا غلوں کا باپ کہایا آتے وقت بگڑنے
 کو آئیے کہہ دیا، حدیث سے اس سے بھی منع فرمایا نہ کہ معاذ اللہ اس کی ہے پکارنی اور وہ اعمال شیطانی، اور
 یہ مذہب یاد کر یہ اقوال عوام کے ہیں کسی دھرم کے نہیں۔ محض کاذب و پادور ہے۔ تمہیں نے عوام کا انہوم کو اس اتحاد
 مشرکین عوام و نصیب پر ابھارا اور ان حرکات طعونہ سے نہ رہا بلکہ اپنے مقاصد مفاسد کا نوید بگھا تھا رسد دلوں میں ایمان
 یا ایمان کی قدہ ہوتی تو اس اتحاد عوام و کفر کے لئے جہیسی زمین رسول پر اٹھالی ہے، دانتوں، مشرق مغرب ٹاپتے
 پھرتے ہو، ہزاروں دھواں اور بڑے دیویشیں پاس کرتے ہو اس کے نتیجہ میں مسلمانوں میں ساتھ نہ دینے والوں پر
 فتویٰ کفر نکالتے ہو، صد اخراجات کے کالم ان کی بدگونی سے گزرتے ہو، اس سے سوچتے تھے ان کے حسدوں
 غلاظتوں کی آگ بجھائیں، کھائے کہ یہ تمہاری ہی لٹکاؤں تھی اور اپنی داغی بچائے کے لئے اس کا بھانا تم پر فرض میں
 تھا، مگر سب دیکھ رہے ہیں کہ ہرگز ہرگز ان شیطانوں کی روک تھام میں اس بولاہٹ والی جان توڑ کوشش کا
 دسواں، بیسواں، سوواں حصہ بھی نہ دکھایا پھر جو بٹے بھانے بنانے سے کیا حاصل، معذرتاً خود آدمیوں نے
 جو کچھ کیا وہ جاہلوں کی حرکات مذکورہ سے کہیں بدتر و خبیث تر ہے، اور کیوں نہ ہو کہ شکر بقدر علم، احوال عوام اور مصائب
 نے کہیں، پھر میں جہد پر بھایا اور خطبہ میں مدح خلفائے راشدین و حضرات سنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جگہ گاندھی کی جگہ
 اسے مقدس ذات ستروہ صفات کہا، میاں جہد الما جہد الہی نے ہزاروں کے گلیں میں گاندھی کو نہ کہ مہوٹ میں لہڑ
 کہا کہ اللہ نے ان کو تمہارے پاس نہ کر بنا کر بھیجا ہے، کہاں یہ حرکات طعونہ اور کہاں بے تیر امتی جاہلوں کا بے
 پکارنا،

حانی توفیقون ۵ افلا تعقوبون ۵ کلا بل
 تم کہاں اونہ سے جاتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں، اگر قی
 لے حلیۃ لاویا ترجمہ ۲۲۶ اسحاق بن ابراہیم دارالکتب العربیہ بیروت ۱۳۶/۹
 لے القرآن الکریم ۲۲/۱۰ لے القرآن الکریم ۲۲/۲

مرات علی قلوبہم ما کافوا یکسبوت۔
نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔ ان کی
کمانیوں سے۔ (ت)

ترکی ٹوپیاں جلانا صرف تخصیص مالی ہونے کی وجہ سے حرام ہے اور گاندھی ٹوپی پہننا مشرک کی طرف اپنے آپ کو حسب
کرنا ہوتا ہے اس سے سخت تر اشد حرام ہے، مگر وہ لوگ ترکی ٹوپوں کو شہداء اسلام جان کر پہنتے تھے اب انہیں
جلاد یا دوران کے بدلے گاندھی ٹوپی پہن لینا مشرک ہونا کہ انہوں نے نشان اسلام سے مدد لیا اور کافر کا
چیلہ بنا قبول کیا، بنفس لفظین بدل لائے (خاموں کو کیا ہی بڑا بد لفظ۔ ت) بالحد ایسے اقوال و افعال کفر و منکول
پر عالم موصوف کا انکار عین حق و صواب و سبب ثواب و رضا ہے رب الارباب تھا اور جو ان کے شرعی احکام اہل
اسلام پر ظاہر فرمانا اور ان کو ذیاب فی ثیاب کے شر سے بچا کر راہ حق کی طرف بلانا، شتی عالم کا جلیل فرض مذہبی و
کار معصی و بجا آوری حکم خداوندی تھا اور ہے، بل و علی و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کی طرف نفس خلافت کا انکار
نسبت کرنا بہتان ہی نہیں چیز سے دیگر است۔ اس کی تہ میں اور اشد جہالت ہے، مسلمان تو مسلمان نفس
خلافت کا منکر جملہ حیات گذر میں کون ہے جس سے سائل سوال کرنا اور مجیب جواب دینا اہل سنت حضرات خلفائے
اربع رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو غیبہ جانتے ہیں، غیر مقدمہ دیوبندی بھی ایسے میں زراعت نہیں کرتے، روافض حضرت بریل علی
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو غیبہ دھمکتے ہیں، رزاقی اپنے مراد میں کلمات سے مراد مسئلہ داروہ ہے
اسی سے سوال اسی کا تذکرہ ہے تو اسے یوں مطلق لفظ نفس خلافت سے تعبیر چلیس ایسی ہے اور دلیں جو مراد
ہے اس کا حال خود خلافت کیٹی کے مفتی اعظم نے مستحق اس کے یہ در معظم کے فتوے سے ظاہر ہو گیا کہ عالم موصوف
نے وہی فرمایا جو متواتر حدیثوں میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جس پر اجماع صحابہ ائمہ ہے جو جمیع
اہل سنت و جماعت کا اعتقاد ہے اہل سنت سے خراج قرآن کا انکار کفر اذعان کے یہ چار احکام طعنہ کاٹش اس
عالم دین پر محمد درستی تو اس فتویٰ کے مفتی ابواس کے صدیقین حکم ظاہر احادیث صحیحہ و خصوص کتب معتبرہ فقہیہ ایک
ہی بلا سے کفر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ایما لیسر فی قال لا ینجہ کافر فقد باء بہما احدہما
فمن کانت کما قال والامر جعت علیہ
جو شخص کسی کفر کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک
پر یہ بلا ضرور پڑے جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر و خیر

سہ القرآن الکریم ۴/۴

سہ - - - ۵۰/۱۸

سہ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان میں قال لا ینجہ کافر قدیمی کتب غازی کراچی ۵۴/۱
صحیح بخاری کتاب الادب باب من انکر الخلفاء لیسر تاویل ۹۰/۲

مرواۃ مسلم والترمذی ونحوہ البخاری
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
تکفیر اسی قائل پر ملٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔
(اسے مسلم، ترمذی اور اس کی مثل بخاری نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

در مختار میں ہے،

عبر انشاءم بیا کافر و هل یکفران اعتقد
المسلم کافر انعم والایہ یفتی بے
تو وہ کافر ہوگا؟ ہاں وہ کافر ہے، اور اگر کافر نہیں سمجھتا تو پھر کافر نہیں۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ (ت)
سُرع و ہیانیر، ذخیرہ، نہر الخاق و رد المحتار میں ہے،
لانه لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد
دین الاسلام کفرًا۔
کیونکہ جب مسلمان کو کافر مانا تو اس نے دین
اسلام کو کفر جانا۔ (ت)

اس کی تفصیل جلیل و تحقیق حمیل بخاری کتابوں المککبۃ الشہابیۃ اور النہج الاکید وغیرہا میں ہے مگر یہاں
تو طور خلافت کمیٹی کے لیڈروں مفتیوں کے فتوے سے روشنی کر دیا کہ تکفیر صرف اس سنی عالم کی نہیں بلکہ تمام ائمہ
اہل سنت اور جلا صحابہ کرام اور خود درست داند کی تصور سیدالامام عبید و سیہم و عبودۃ و السلام کی ہے، اب کون
مسلمان ہے کہ اس تکفیری فتوے اور اس کی ناپاک تصریح کو کلمات کفر نہ کہے گا۔ فقہا بکرام ائمہ و صحابہ در کنار
غرض و رادہ کس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام پاک پر کفر کا حکم لگانے والوں کو کافر نہ کہیں گے تو اور کسے کافر
کہیں گے، اب ان سے پوچھئے کہ یہ کہنے کو کفر اخبث و اشد ہوئے خصوصاً وہ کفر اخیر سب سے خبیث تر
سب سے بعین، وذلک جزاء الظالمین (اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ ت) سنی عالم کو اس کی پروا
نہ کرنی چاہئے، ہر قوم کی ایک اصطلاح ہوتی ہے، ان لوگوں کی اصطلاح حدیدہ میں ملت گاندھی ہے اور
سنت ملت گاندھی، اس کی روش سے جدا پہننے والوں کو اہل سنت و جماعت سے خارج اور اس کی ملت
مخبرہ کے مخالفوں کو کافر مقرر کتے ہیں، جس طرح قرون طعون نے معاذ اللہ حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوۃ و السلام کی
تکفیر کی تھی کہ فعلت فعلنک الی فی فعلت و انت من الکافرین (تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا اور تم ناشر

لے در مختار باب التقریر مطبعہ مجتہدانی دہلی ۳۲۴/۱
لے رد المحتار دار ابنہ التراث العربی بیروت ۸۳/۳
لے القرآن الکریم ۱۴/۵۹ لے القرآن الکریم ۱۹/۲۶

تھے۔ اور مشرکین مکہ و حجاز نے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ ابتداء کی تہمت رکھی تھی کہ ماسمعنا بهذا فی اللہ الاخرة ان هذا الا اختلاق (یہ تو ہم نے سب سے پیچھے دین نصاریت میں بھی سنی یہ تو بڑی نئی گھڑت ہے۔) بلکہ چیزات تو فرعون و مشرکین سے بھی بڑھ کر کوئی زالی ان کی اصطلاح رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے دشمنوں خدا کے مجربوں کو کہا یہ خود اپوں کو بگڑا اپنی ہی زبانوں سے اپنی ہی باتوں کو کہتے ہیں، آخر نہ دیکھا کہ مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہجہانپوری و عبد المجاہد صاحب بدایونی نے فتویٰ شاہجہان پور میں کس شد و مد سے نفس خلافت کی جبر دکاٹ دی اور فتویٰ جبلی پور نے اپنے ان دونوں لیڈروں مفتیوں عالموں پر کاغذ مزہد کی چھانٹ دی بلکہ خود مولوی ریاست علی خاں و عبد المجاہد نے اسی فتویٰ شاہجہانپور کے آخر میں اپنے ہی اوپر فاسق و مفسد کی بانٹ دی، پھر فتویٰ جبلی پور میں علماء سے دین کو کھنکے کی کاشکایت، آخر نہ دیکھا کہ حق برحق دارر سید رجعت علیہ ان کا کفر انہیں پر پٹا دوہیل للکفرین من عذاب شدید (اور کافروں کی غزابی ہے ایک سخت عذاب سے۔) مستغنی اگر واقع میں اس گروہ سے نہ موتا ایک بات صاف دل سے معلوم کرنا چاہتا اور سب یہ ناپاک کفر دیکھتا اسے ردی میں پھینک دیتا تو اس پر الزام نہ آتا مگر وہ تو اول سے اسی غیبت پر اعتقاد لاتے اور افوا سے عوام کو اس کی تائید ہی کے لئے فوٹے گھڑا دے دے ہذا اسی گروہ ناحق ڈروہ کے پاس سے جاتے اور پھر سے جاتے اس سے احتجاج کر کے اس کی بجائست پھیلاتے ہیں تو وہ اور اس کے ماننے والے سب کفر کے ماننے والے ہیں ان کا وبال ان پر ہے کہ نہ ہوگا لا ینقض من اوزارہم شئ منک لہی کے جوہر میں کی نہ ہوگی۔) مگر چنانچہ ان کے منہ سے صدقین پر اپنے وبال کے علاوہ ان سب کا بھی پڑے گا،

علیہ و ذرہا و ذرہ من حمل بہا الی یومہ القیامت۔ اس کا جوہر اس پر ہوگا اور جو قیامت تک اس پر

عمل پیرا ہوگا اس کا جوہر بھی اس پر آئے گا۔ (دست)

و لیحملن اثامہم و اثامہ افعالہم۔ اور جیگ ضرور وہ اپنے جوہر ٹھائیں گے اور اپنے جوہر

کے ساتھ اور جوہر دست)

جسٹناے مذکور عالم دین کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے والوں کو یہی پس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسوں کو کھلمنافی بتایا۔ ارشاد فرماتے ہیں،

ثلاثۃ لا یتخفف بحقہم الامنان فی سبب تین شخصوں کے حق کو جکا نہ جائے گا مگر کھلمنافی،

۱۔ القرآن الکریم ۲/۱۳

۲۔ القرآن الکریم ۴/۲۸

۳۔ صحیح مسلم کتاب العلم باب من سئل عن حدیث الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۳۴۱/۲

۴۔ صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الحدیث علی الصدوق " " " " ۳۴۵/۱

۵۔ القرآن الکریم ۱۳/۱۹

النفاق كذا في الشبهة في الاسلام كذا في العلم و
 امامه مقتضى سواد الطبراني في الكبير عن
 ابى امامة الباهلي رضى الله تعالى عنه
 بسند حسنه الترمذى لم يرد غير و سواد
 ابو الشيخ في كتاب التوبيخ عن جابر رضى الله
 تعالى عنه وعندنا من زيادة لفظ بيعت
 النفاق .
 مجمع الانهر في سب

من قال لعالم عو يلع على وجه الاستحقاق
 كفر .
 واليه ذبا لله تعالى . یہ سوال اول کا جواب بھی ہے اور یہیں سے جن سوال آئندہ کے جواب واضح ہو گئے
 وبالله التوفيق .

(۲) موالات ہر کافر سے منکر ہے اور واضح ہو چکا کہ رب ۱۰۰ سال سے عام کفار کے نسبت یہ احکام
 فرمائے تو بزرگ زبان ان میں سے کسی کافر کا استثناء ماننا اللہ عزوجل پر افرائے بعید اور قرآن کریم کی تحریف شدید ہے
 بلکہ عالم الغیب عزجلہ نے یہ حکم یہود و نصاریٰ سے خاص ماننے والوں کے سر میں اپنے قدر عظیم کا پتھر جمے دیا
 ایک آیت میں صراحت کتابوں کے ساتھ باقی کفار کو جڈا ذکر فرمایا کہ کتابی و غیر کتابی سب کو تعظیم علم مفسر منور ہو جائے
 جاپان ضلیل کی تاویل ذیل راہ نہ پائے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا
 دِينَهُمْ هُزُوًا وَلَهُمَا مِنَ الدِّينِ أَوْتُوهُمَا لِكِتَابِ
 مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَفَاءُ أَوْلِيَاءُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنْتُمْ
 مُؤْمِنِينَ
 اسے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کیل ٹھہرتے
 ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یہود و نصاریٰ)
 اور باقی سب کافران میں کسی سے اتحاد و ودا
 نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

سہ المعجم الکبیر حدیث ۷۸۱۸ مکتبۃ الفیصلیہ ۲۳۸/۸
 کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ حدیث ۴۳۸۱ موسستہ الرسالہ بیروت ۲۲/۱۶
 سہ مجمع الاسرار شرح طبری الاثر فصل ان الفاظ الکفر الذی الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۹۵/۱
 سہ القرآن الکریم ۵۷/۵

اب تو کسی مغربی کے اس بکے کی گنجائش نہ رہی کہ یہ حکم صرف یہود و نصاریٰ کے لئے ہے، نیز آئے کریم میں ٹھکانا شروع فرماتا ہے کہ کئی قسم کے کافروں سے اتحاد کرنا ماننے والا ایمان میں رکھنا اور اُن پر آیت میں صریح تصریح کر رکھی کہ انھیں اللہ و رسول و قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد نہ کرتے، نیز صاف فرمایا،

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ
أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ

نہ پاؤ گے انھیں جو اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ
ان سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ و رسول سے مخالفت
کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز بہن
سہان اللہ و عر مشرکین یا دہا یہ نے اللہ و رسول کی مخالفت نہ کی صرف یہود و نصاریٰ نے کی ہے۔
قرآن کریم ہا بجا شاہد ہے کہ مطلقاً موات حرام ہونے کی علت کفر و مخالفت و عداوت اللہ و رسول ہے جل و علا و صل اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم، یہ معنی انھیں آیات سے ہے کہ یہاں تلاوت ہوتی۔ روشن اور نہایت صریح تر الفاظ سے اس کا علت
ہونا اس آئے کریم میں بیان فرمادیا کہ،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ لَا تَخْشَوْنَ آبَاءَكُمْ وَلَا إِخْوَانَكُمْ أُولَئِكَ
أَنَاسُتَحِبُّوا لَكَفَرُوا عَلَى الْإِيمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ فَاذْلِكُمْ هُمُ الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو اپنے باپ بھائیوں سے بھی محبت
نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر کو اختیار کریں اور تم میں جو ان
سے محبت کرے گا وہی پکا ظالم ہے۔
اللہ اکبر یہ ہے وہ اسلام جس پر ان کے بڑے لیڈر اہل الکلام آزاد کا مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب میں یہ اہتمام کہ
وہ بعض اقسام کفار سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ عالمگیر قسمت اس کی دعوت حق کا اصل الاصول ہے
اِنَّ اللّٰهَ وَاٰتٰلِیْہٖ سَاجِدُوْنَ، کیا اللہ عز و جل نے نہ فرمایا،

اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ
صَاعٌ قَلِیْلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہ پائیں گے
دنیا میں تمہارا سا برت لیں پھر ان کے لئے دردناک
عذاب ہے۔

کیا نہ فرمایا،

قُلْ اِنَّ السَّادِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ الْکَذِبَ
اے مجرب تم فرمادو کہ بیشک وہ جو اللہ پر افسترا

۱۲/۵۸ مٹ القرآن الکریم

۱۳/۹ " " "

۱۱۶ و ۱۱۷/۱۶ " " "

لا يفلحون ۝ متاع في الدنيا ثم اليها مرجعهم
ثم نذيقهم العذاب الشديد بما كانوا
يكفرون ۝
کیا نہ فرمایا،

ويلكم لا تقفروا على الله كذباً فيسحقكم بعذاب
وقد خاب من اعترى ۝
کیا نہ فرمایا،

انما يعترى الكذب الذين لا يؤمنون ۝
یسے قرآن عظیم کا فتنی جس نے کفر کا علم جما دیا۔

وخسرنا لك البطلون ۝ وقيل بعد القوم
انظالمين ۝
اور باطل والوں کا دباؤ خوار ہے اور فرمایا گیا کہ
دور ہوں بے انصاف لوگ۔ (ت)

حاشیہ نہ کسی قسم کفار سے محبت کرنے کا اسلام نے حکم نہ دیا تاہم بیٹے کافروں تو ان سے بھی محبت کو
صریح حرام فرمادیا اور وہی محبت و امداد، اٹھا کرنے و اوب کر تہا بی بی صاف صاف ارشاد و اعلام فرمایا کہ وہ
انہیں کافروں میں سے ہیں انہیں اللہ و قیامت پر ایمان نہیں انہیں اللہ و رسول و قرآن پر ایمان نہیں، بالحد وہ
کسی طرح مسلمان نہیں۔ ہاں کافروں میں فرق ہو گا تو یہ کہ جس کا کفر اللہ اس سے معاملات کا حرام و کفر ہونا ارشاد و
نائد کہ علتِ حرمت کفر سے علتِ جہنمی زیادہ حکم سخت تر۔ یہ ان کذابوں، مفریوں پر اور انا پڑے گا کہ کفر میں یہود
نصاری سے جو کس بدتر ہیں، یہود سے وہاں یہ دسائے مرتدین عنود بدتر ہیں و لہذا ان کے احکام اسی ترتیب پر
سخت تر ہیں،

كما لا يخفى على من له اعلام باحكام الفقهاء
ويمكن الظالمين بايت الله يجهلون ۝ وسيعلم
الذين ظلموا اي متقلب ينقلبون ۝
جیسا کہ یہ ہر اس شخص پر واضح ہے جو احکام فقہائے
آگاہ ہے لیکن ظالم آیات اللہ کا انکار کرتے ہیں۔
اور اب چاہا ہے ہیں ظالم کہ کس کو ٹپٹا کھا بیٹھے (ت)

۱۰/۴۰	۱۰/۴۰	۱۰/۴۰	۱۰/۴۰
۱۵/۱۹	۱۵/۱۹	۱۵/۱۹	۱۵/۱۹
۳۴/۱۱	۳۴/۱۱	۳۴/۱۱	۳۴/۱۱
۲۲۴/۲۶	۲۲۴/۲۶	۲۲۴/۲۶	۲۲۴/۲۶

(۳) ضرور وہ لوگ کذب و محرف قرآن میں اور خود بحکم قرآن کافرو نامسلمان، جس کا بیان بقدر توانی پہنچا
مکذیب قرآن عظیم ان کی تہی نہیں ان کے اعظم لیڈر ان ابوالکلام آزاد نے اہلال میں سیدنا عیسیٰ علی نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی صاحب شریعت کا صاف انکار کیا اور منہ بھر کر قرآن عظیم کو جھٹلایا، اہلال
۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء میں کہا:

”مسیح ناصری کا تذکرہ بیکار ہے، وہ شریعت موسیٰ کا ایک ٹھیلہ تھا جو خود کو نبی صاحب شریعت
نہ تھا، اس کے مثال مجدد کی سی تھی، وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا
اس نے خود تصریح کر دی کہ میں تو ریت کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔“ (ذو حنا ۱۳: ۵)
مسلمان! اوّل تو روح اللہ کلمہ اللہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا کہ اس کا تذکرہ بیکار ہے۔
دوم بار بار مٹو کہ فقہوں سے جانا کہ وہ نبی صاحب شریعت نہ تھے۔

سوم نصاریٰ کی انجیل محرف سے سند لانا اور وہ بھی محض برہانے جہالت و ضلالت۔ کیا صاحب شریعت
انبیاء اللہ کے اگلے کلاموں کو مٹانے آتے ہیں، حاشا بلکہ پورا ہی فرمانے کو، نسخ کے یہی معنی ہیں کہ اگلے حکم کی مدت
پوری ہو گئی، خیریاں کہنا یہ ہے کہ ان فقہوں میں امام صاحب نے پیٹ بھر کر قرآن عظیم کی مکذیب کی، فسادِ قرآنِ کریم
قطعا ارشاد فرماتا ہے کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحب شریعت تھے۔
اور اس نے پہلے قرآن مقدس کا ذکر فرمایا،

وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ
اور فرمایا،

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْكَافِرُونَ ۝

پھر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انجیل و نبایان کر کے فرمایا،
وَيَحْكُمُ أَهْلَ الْأَنْجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ
بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝
انجیل والے اللہ کے اتارے پر حکم کریں اور جو اللہ کے
اتارے پر حکم نہ کریں وہی فاسق ہیں۔

سہ اہلال ابوالکلام آزاد ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء

۱۔ القرآن الکریم ۴۲/۵

۲۔ - ۴۲/۵

۳۔ - ۴۴/۵

ثانیاً اور صاف فرمایا کہ دونوں کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرن مجید اترنے کا ذکر کر کے فرمایا ،

لَکُلِّ جَعَلْنَا مَسْکُوۡثَ شَرِیۡعَةٍ وَّمِنْهَا جَاوِلُوۡشَاءُ ۝۱۱
لَجَعَلْنَاکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً یَّعْلَمُوۡنَ
اسے توراۃ و انجیل و قرآن والو! ہم نے تم میں ہر ایک کے لئے ایک شریعت عہدہ رکھی اور اللہ چاہتا ہے تم سب کو گروہ واحد کر دیتا۔

ثالثاً مکہ فہم یلیدوں یا ہیٹ و حرم عقیقہ کی اس سے بھی تسکین نہ ہو تو قرآن عظیم جھوٹوں کو راہ نہیں دیتا اس نے نہایت روشن لفظوں میں بعض احکام توراۃ مقدس کا احکام انجیل مبارک سے فسخ ہونا بتا دیا، اپنے نبی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے ،

وَمَعَدَ قَالِیۡمَ بَیۡنَ یَدَیۡ مِنَ التَّوۡرَۃِ وَ اٰتٰی لَکُمۡ
بَعْضُ الَّذِیۡ حُرِّمَ عَلَیۡکُمۡ ۝۱۲
میں تمہارے پاس آیا ہوں سچا بتاتا اپنے آگے اتری کتاب قدرت کو اور اس سے کہ میں تمہارے واسطے

بعض وہ چیزیں مثال کر دوں جو تم پر توراۃ سے حرام فرمائی تھیں۔
اب بھی کسی مسلمان کو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب شریعت ہونے میں شک ہو سکتا ہے یا منکر بخشم اس میں شک کر سکتا ہے وہ مسلمان رہ سکتا ہے ، انجیل میں کئی جگہ ان احکام کی تفصیل دی ہے کہ پہلے تم سے یہ فرمایا گیا تھا اور اب میں یہ کہتا ہوں ، آزاد صاحب خاص اپنا اطمینان چاہیں تو اپنی معتبر بائبل ہی کو دیکھ لیں ، آزاد صاحب تو ابو الکلام ہیں ، واقعہ سخن سے خوب آگاہ ہیں یہ تین آیات کریمہ تھیں ولیحکم اهل الانجیل ، لکل جعلنا منکم ولاحل لکم۔ بلیغ الہ ہر کے جب ان کی تکذیب کی اور منہ پھاڑ کر کہہ دیا کہ مسیح صاحب شریعت نہ تھا تو اسے بھی تین فقروں سے مرگہ کیا : اس کی مثال جہنم کی سی تھی ، وہ کوئی شریعت نہ لایا ، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا ، تاکہ ہر آیت کے مقابلے کو ایک فقرہ تیار رہے آیات قرآن پر مار کر کہنے کو یہ ان کی ذوالافتادہ ہے۔ بالحد ایک تکذیب وہ تھی کہ اسلام نے کچھ کافروں سے محبت کا حکم دیا ، دوسری تکذیب وہ کہ مسلمین و کافرین سب سے محبت اسلام کی اصل الاصول ہے ، اور چار تکذیبیں ان چار فقروں سے یہاں تک چڑ تکذیبیں ہوتیں ، ان چار پر کوئی ضمانت کر سکتا ہے کہ آزاد صاحب اب ترک عادات میں ہیں ، فہماری سے بائیکاٹ اسے زور سے کیا کہ ان کے نبی کو بھی بائیکاٹ کر دیا ، اگر مسلمان اس پر معترف نہ کہیں کہ یہ تو سب انبیاء اور خود حضور صید الانبیاء علیہم وعلیہم افضل الصلوٰۃ

والشار کا پائیکاٹ ہو گیا کہ ایک نبی سے مقاطعہ تمام انبیاء سے مقاطعہ اور خود رب عزوجل سے مقاطعہ ہے، اب آپ کے سامنے کو اللہ کا کوئی ہی نہیں مل سکتا، پھر بھی وہ اس کی کیا پروا کرتے جب تک کہ نبی کے نبی بالقرہ خواہ بالافضل گامدھی صاحب مذکور مبعوث من اللہ سلامت ہیں، ایک درگیر و محکم گیر، لیکن اسی اصول کی جلد تمیز کی چار اور تکتہ ہیں اس پائیکاٹ کے بالکل خلاف ہیں، صفحہ ۳۴ پر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا،

”یہودیوں نے ان کے سر پر کاتوں کا تاج رکھتا وہ صلیب پر لٹائے جاتے اور جو لکھا ہے پورا ہے۔“
یہ قرآن عظیم کی سافریں تکتہ زیب کی، وہ فرماتا ہے، ”وہا قتلوا انھوں نے مسیح کو ٹولی نہ دی۔ نیز اسی صفحہ پر کہا،
”مسیح نے اپنی عظیم قربانی کی۔“

اور صفحہ ۳۹ پر دو لفظ اور لکھے، ”مظہرہ قربانی“ اور ”خون شہادت“۔
یہ نیز لفظ بھی قرآن عظیم کی تکتہ زیب بتاتے ہیں، وہ فرماتا ہے، ”وہا قتلوا انھوں نے مسیح کو قتل نہ کیا۔ یہاں تک پوری دس تکتہ زیبیں جو نہیں تکتہ عشقہ کاملہ۔ یہ پھل چار میں مذہب نصاریٰ ہیں، کیا قرآن عظیم کو جھٹلانے کے لئے نصاریٰ سے پائیکاٹ کے بدلے میل ہو جانا ہے یعنی ملت واحدا، ہر شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل کا ادنیٰ جلوہ، پہلو میں دل اور دل میں اسلام کا کچھ بھی حق ہو علاوہ دیگر دماغ کے گرد و صاحب کے ان اقوال میں تین تکتہ زیبیں،

(۱) کلام اللہ کی تکتہ زیب،

(۲) رسول اللہ کی تکتہ زیب،

(۳) شریعت اللہ کا انکار۔

اور پھر قوم کے لیڈر ہیں، دین کے رفلہ ہیں، سب لیڈروں کے سر ہیں،
غیب جان عقلم القلب والایصار۔ کس لک اسے اللہ تعالیٰ ترپاک ہے تو دلوں اور آنکھوں کو پھیرنے

عہ صلیب پر لٹا بھی عجیب شاید صلیب زمین پر کچی ہوئی مسہری بھی۔“

۱۵۴/۲ ۱۵۴/۲ ۲۳۸/۳ ۲۳۸/۳

۱۵۴/۲ ۱۵۴/۲ ۲۳۹/۳ ۲۳۹/۳

۱۵۴/۲ ۱۵۴/۲

۱۹۶/۲ ۱۹۶/۲

یطیع اللہ علی کل قلب متکبر جیسا ہے۔

والا ہے۔ اٹھویں ہی نمبر کر دیتا ہے مشکوٰۃ کش کے

سارے دل پر۔ (ت)

س اذاکان الغراب دلیل قیوم

صیہدیہم طریق الہا لکیننا

(جب قوم کا رہنا کڑا ہو گا قرآن کو چاکت ہی دکھائے گا۔ ت)

کیا نہیں ڈرے کہ

ہر کہ آزاد از اسلام بود

در سقر بندہ آلام بود

(جو اسلام سے آزاد ہو گا وہ مصیبتوں کی جہنم میں جکڑا جائیگا۔ ت)

آج کل کفر و ارتداد و زندہ و الحاد کا گرم بازار ہے ہر تہا طرف سے اللہ و رسول و قرآن پر گالیوں تکذیبوں کی بوجھ رہی ہے۔
گھر بچنے والوں سے بگڑ نہیں، عجب امام مدعیان اسلام سے کہ ان کے نزدیک اللہ و رسول و قرآن سے زیادہ بگڑ
عزت کسی کی نہیں، ان کے ہاں باپ کو گالی دینا تو بڑی بات کوئی انہیں تو تو کہہ دیکھ لور اللہ و رسول و قرآن پر
گالیاں سننے ہیں، چھپتے شائع ہوتے دیکھتے ہیں اور تیری پہل نہیں آتے بگڑ گالیاں دینے والوں سے میل جول یا رانے
دوستانے بدستور رہتے ہیں، ان کے اعزاز و اکرام اکتاہ آداب و لیے ہی منظور رہتے ہیں، صاف دکشا و جہی گریا
کسی نے کچھ کہی نہیں، ہمیں نہیں بگڑا لٹی ان کی حمایت انہیں بڑا کتنے واسلے سے بغض و بدادوت، اسی کا حکم الہی ظاہر
کرنے والا ہے تہذیب بہ نظام سہا تنگ کن دائرۃ اسلام ہے، جد الما جد سے بدتر کافر آج کل مشائخ ہی کوئی ہر جہاں
نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجہول السب بچ کہا اور قرآن کو اپنے دعویٰ توحید میں کاذب و ناقص ٹھہرایا اور یہ کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم کی آیتیں تصنیف کر لیں اور رنگ و روغن بڑھائے کو اپنے اہل بیت و
ازواج کی تعلیمیں بھی اضافہ کر دیں و غیرہ و غیرہ طعونات کثیرہ، جب ان باتوں پر اس کی تکفیر ہوئی و چار طرف سے کو اگلا
دور پڑی ناپاک اخباروں میں دفتر کے دفتر اس کی برائت میں سیاہ ہونے لگے، ایک کا منہ ہر امت
اس کے پیچھے ہلے ہزاروں کے اسلام تباہ ہونے لگے، مگر جواب ایک حرف کا نہیں بلکہ
ڈھٹائی بے شرمی ہے جاتی سے کرنا صحاف دن میں ٹھیک دوپہر کو آفتاب کا انکار کرنا، وہ جیسا رہ تو کوئی چہینہ
و تحالافی العید و لافی النقیو (نہاؤٹوں میں نہ چڑیوں میں، یعنی کسی گنتی میں نہ تھا۔ ت) جب اس کی
حمایت میں وہ کچھ جو کش تو مسٹر ابو الکلام قزوینی دیکھ، ان کا کفر و بدعتیٹ اسلام ہے گالیوں کے مقابل اللہ و رسول

قرآن کی کوئی سُننے لگا، کھلے گریبانِ پیام کو جانتے دو، بدایوں، شاہجہانپور، لکھنؤ، کانپور وغیرہ میں بڑے بڑے سنیّت کا دھرم مہرے والے بستے ہیں، دیکھتے تکذیبِ کلام اللہ و توہینِ رسول اللہ و انکارِ شریعت اللہ و یکوہِ کُرآن میں کتنے اوکیتے ہیں، مسٹر آزاد سے تو یہ قبولِ اسلام شائع کراتے ہیں اور نہ مانیں تو ان سے بائیکاٹ معطل ہے مناتے ہیں، عاشقِ مذہب و اسلام شائع کریں نہ یہ ہرگز ان کی موالات، تعلیم سے پھریں، تکذیب کی تو قرآن کی ان کی تو نہ کی، گالی دی تو رسول اللہ کو انہیں تو نہ دی۔ اسے تصورِ جویان خود گم، ابھی حسبِ اللہ و بعض اللہ کے مرنے سے واقف ہی نہیں تم۔

قولوا اسلامنا و لما یدخل الایمان فی کلمہ کہ ہم مطیع ہوئے، اور ابھی ایمان تھا رسد دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ (ت)

اور جن بندگِ خدا کو ان کا حشر ملا ہے ان پر چہ چتے ہو ان کے سایہ سکان کا سایہ نہیں سایہ مصطفیٰ ہے، مستغفر ہو کر بچتے ہو، یہاں سے ان کے بائیکاٹ اور ترکِ موالات کی حقیقت کھلتی ہے، مسلمان کا ایمان شاید ہے کہ ترکِ بھائیوں کا سارا ملک چھین لیں یا کعبہ معظمہ کو معاذ اللہ ایک ایک اینٹ کر دیں، ہرگز اللہ و رسول و قرآن کی تکذیب و توہین کے برابر نہیں ہو سکتا، اگر ان کا وہ عیش و نہان کو آپریشن (NON CO-OPERATION) کا طرہ اللہ کے لئے ہوتا تو وہاں ایک حشر تھا، ان سے ہزار حصے ہوتا مگر یہاں ہزار واں حصہ بھی درگزار ہوئی محبت و پیار، دبی تعلیم و دبی کیم، دبی و داد و دبی اتحاد، دبی یزیدی دبی سروری، قولہ انصاف کیا آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوا کہ ہرگز انہیں دین سے غرض نہیں، نہ دین کے لئے ان کی کوششیں ہوتیں بلکہ سب جوش و خروش بہرِ دُنویں سوراخ لبس باقی ہوس، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسلمان کہلائے دلو! اللہ اپنا ایمان سنبھالو، واحد قہار کے قہر سے ڈرو، حسبِ اللہ و بعض اللہ کے سامان درست کرو، نیچری تہذیب اور ساختہ تادیب کے خوب غفلت سے جاگو جس سے کلمہ تکذیبِ توہینِ خدا و رسول سنو، تمہارا کیسا ہی معظّم یا پیارا ہو ذکرِ دُور بھانگو خدا کے دشمن کو دشمن مافو، اس سے تعلق کو آگ جانو، درزِ عنقریب دیکھ لو گے کہ تمہارے قلوب مسخ ہو گئے، تمہارے ایمان نسخ ہو گئے،

فستدکون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ انت اللہ بصیر بالعباد
تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اُسے یاد کرو اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک

يُضِلُّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ
 اقد بندوں کو دکھاتا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی
 کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت لے
 اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ (ت)

میں جانتا ہوں کہ حق کو دھوکے کا گمراہ کوئی مسلمان تو ایسا نکالے گا کہ رب کے حضور گردن نہجا کر سچے دل سے سُننے دیکھنے
 حق و باطل کو میزانِ ایمان میں پرکھے، اور اگر سب پر وہی عناد و مکارہ کا داغ، تو ماعینا لا ابدخ اللہ
 ایلک المشتکی وانت المستعان وعلیک البلاغ والیک المصیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
 العظیم (ہماری ذمہ داری بات پہنچانا تھا اسے اللہ! تیری بارگاہ میں درخواست ہے اور تو ہی مدد فرماتے والا
 ہے، حیران کام ہی بات کا موثر فائدہ ہے، اور لوٹنا تیری طرف سب برائی سے پھرنے اور نیکی کو بجالانے کی قوت
 اللہ بلند و عظیم کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ت)

(۴) عالم موصوفہ میں شک حق پر ہے اور ان لوگوں کی من گھڑت ترک موالات کہ نصاریٰ سے مجرد معاملت
 جائزہ بھی حرام بلکہ کفر اور ہنود سے و داد و اتحاد، دل محبت و اخلاص جائز بلکہ فرض قطعی اللہ و رسول پر افرا ہے،
 اس کا کچھ بیان ہو چکا اور زیادہ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ المحیۃ المؤمنۃ ہے، واللہ بہدی من
 یشاء الی صراط مستقیم (۵) اللہ ہے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔ ماز موصوفہ پر تنخواہ داری گورنمنٹ
 کا، فرمایا جائے شکایت ہے جب ان کے بڑے بڑے لیڈروں نے جتنے بہتان اللہ و رسول و قرآن عظیم پر
 باندھ رہے ہیں، بھی قرآن کریم کی آیات سے روشن ہو چکا کہ لوگ آپ ہی ترک موالات کے منکر اور تکذیب قرآن عظیم
 پر ٹھہریں، پھر وہ اپنا عیب عالم پر نہ لگائیں تو کیا کھا کر نہیں، باقی رہا کفر و ارتداد کا فتویٰ اور اس کے معنی و معجزین
 و مستغنی اور اس کے ماننے والوں اور اس کے سبب عالم دیں کی توہین کرنے والوں پر شرعی احکام منسوب یعنی
 وہی ہیں کہ جواب و سوال اول میں گزرا ہے اور یہ کہ عالم موصوفہ پر ان دونوں کے حکم کفر و ارتداد ہی اپنا عیب دوسرے
 کو لگانا اور فرعون ملعون کی سنت نہ کر رہے کذلک قال الذین من قبلہم قتلنا بہت قلوبہم (ان سے
 انہوں نے بھی ایسی ہی کسی ان کی سی بات) ان کے ان کے دل ایک سے ہیں۔ ت)

(۵) جلالت اہل سنت میں (کہ محاورہ قرآن وحدیت میں وہی عزیمتیں ہیں، کما بینہ الامام

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۴۹/۴۶ و ۴۷

سُورَةُ ۴۶/۴۶

سُورَةُ ۴۶/۴۶

صدر الشريعة في التوضيح والملا على القاري في المرقاة شرح المشكوة (جیسا کہ اسے انام صدر الشریعہ نے توضیح میں اور ملا علی قاری نے مرقاة شرح مشکوة میں بیان کیا ہے۔ ست) تفرقة ڈان حرام ہے، رب عز وجل نے منافقین کی بنائی مسجد پر سخت غضب فرمایا، اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکرم کیا کہ لا تقم فیہ ابداً کبھی اس میں کھڑے نہ ہونا، لہذا اس کے بنانے والوں کو فرمایا،

اسس بنیانہ علی شفا جروت ہار فانھا دہبہ اسس نے اس کی بنیاد رکھی گراؤ گڑھے کے کنارے پر فی ناس جہنم ہے تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈالے پڑا۔

اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بھیج کر اس کو ڈھوا دیا طوا دیا۔ پھر حکم دیا کہ اس جگہ کو گھورا بنایا جائے جس میں نجاستیں اور گھوڑا ڈالا جائے۔ رب عز وجل نے اس کی چار علتیں ارشاد فرمائیں، تیسری علت یہی تفریقاً بین المؤمنین (مسلمانوں میں تفرقة ڈالنے کو۔ ست) ہے کہ انھوں نے اس کے سبب جماعت میں تفرقة ڈالنا چاہا تھا۔ معالم شریف میں ہے،

لانہم كانوا جميعاً يصلون في مسجد قبا فبنوا مسجد الصرار ليصل فيه بعضهم فيؤدى ذلك الى الاختلاف واقتراق السمكة۔ یعنی ساری جماعت مسجد قبا شریف میں ہوتی تھی، بنائے وہ نقصان رسائی کی مسجد اس لئے بنائی کہ کچھ مسلمان اس میں پڑھیں، جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ٹھوٹ پڑے اور تفرقة ہو جائے۔

بلکہ ان جمیوں نے جو تفریق ظاہر کیا تھا یہ تفریق جیلپور اس سے ہزاروں درجے بدتر ہے، انھوں نے کہا تھا، اتاقدین مسجد الذی العلة والحاجة واليلة والطيرة واليلة الشاتية۔ ہم نے مسجد بنائی ہے بیمار اور کامی اور بارش کی رات اور چارے کی شب کے لئے۔

اور ان کا عند تفریق یہ ہر اک عالم دین سناؤ اللہ کا فر و بد مذہب و ناقابلِ امامت ہے، جھوٹے وہ بھی تھے اور جھوٹے یہ بھی، مگر حق

سہ القرآن الکریم ۱۰۸/۹

سہ ۱۰۹/۹

سہ ۱۰۹/۹

سہ معالم التنزیل علی دیش تفسیر الخازن آیۃ والذی اتخذوا مسجد احمر اذ کے تحت مصلیٰ ابابا مصر ۱۴۷/۳
سہ ایضاً

ہیں تفاوت رو از کہا است تا بکجا

(راستے کا تفاوت دیکھو کہاں سے کہاں تک ہے۔ ت)

مسلمانوں کو مسجد الہی میں جانے سے منع کرنے اور اس کی ویرانی میں کوشاں ہونے کا حکم قریب ہے جو قرآن عظیم میں فرمایا،
 ومن اظلم ممن منع مسجد الله ان يذكر فيها اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو ان میں نام الہی
 اسمہ وسفوفی خرابها اولئك صا کانت لهم یعنی سے رو کے امدان کی ویرانی میں کوشش کرے ایسا
 ان یدخلوها الا نکلین ھ لهم فی الدنیا کو نہیں پہنچا تھا کہ ان میں بائیں مگر دہستے ہوئے ، ان
 نخری ولهم فی الآخرة عذاب عظیم ھ کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت
 میں بڑا عذاب۔

مگر یہاں ان کا عذر یہ ہو گا کہ ہمیں مسجد ویران کرنا اور اس میں غماز سے روکنا مقصود نہ تھا بلکہ ہم نے تو بھلائی ہی چاہی
 تھی کہ امام کے پیچھے مسلمانوں کی نماز خراب نہ ہو۔ یہ بھلائی چاہنے کا عذر بھی ان منافقوں مسجد فرار بنانے والوں نے
 پیش کیا تھا اور خالی زبانی نہیں بلکہ قسم کے ساتھ تو کہہ کر کے،

قال الله تعالى وليحلفن ان اسدنا الا الحسنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ضرور ضرور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے
 کہ تم نے تو نیکوئی جماعت سے بھلائی ہی چاہی۔

اس پر جواب فرمایا ، واللہ یشہد انہم لکذجون (اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ جھوٹے ہیں) جبکہ
 وہ وجہ جو یہ ظاہر کرتے ہیں قطعاً کذب باطل ہے، محض معاذ اللہ اس کا جھوٹا جملہ گھر گھر مسلمانوں کو مسجد سے
 روکنا اور جماعت میں پھوٹ ڈالنا چاہا تو وہ نہ ہوا مگر مسجد انہی کی یاد الہی سے روکنا، مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے
 اور انہیں مسجد سے روکنے میں کافروں سے مدد لینا اور انہیں اخواسے مسلمین کے لئے راستوں پر مقرر کرنا
 نظر بحقیقت تو تحریک مناسبت پر واقع ہوا۔ کافروں سے زیادہ اس کا اہل کون تھا، ایسے کام ایسے والوں کے
 ایسے کام کو ایسے ہی کام کرنے والے مناسب تھے الخبیث للخبیثین والخبیثون للخبیثین (گندیوں
 گندوں کے لئے ، درگندے گندیوں کے لئے۔ ت) مگر ان کے زعم پر یہ کافروں سے استمداد اسی قسم میں واقع
 ہوا جو ان کے ادعا میں دینی کام تھا اور دینی کام میں کافروں سے استعانت حرام ،

قال الله عز وجل لا یتخذ المؤمنون الکفرین اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں

اولیٰ دین المؤمنین ومن یفصل
ذلک فلیس من اللہ فی شئ ولہ

تفسیر ارشاد العقل و تفسیر فتوحات البیہ میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے،
فہو امن الاستعانة بهم فی الامور الدینیة اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا کہ کافروں سے
کسی دینی کام میں مدد لیں، یہی ایسی غبار قائم کرنے کے لئے جس کی بنا پر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور سستی عام
کی اقتدار سے روک کر غالباً کسی منہم کے پیچھے پڑھوا سنے پر جو، زمین کفار ہی مناسب تھی کہ تفسیر زمین بر سر زمین
ورنہ فقہائے کرام نے تو کافر کی زمین میں نماز پڑھنے سے آثار و کاسبہ کہ مسلمان کی زمین میں ہے اس کے ذوق
کے پڑے اور کافر کی زمین سے بچے، اور اگر مسلمان کی زمین میں کھیتی ہے کہ اس میں نہیں پڑھ سکتا تو راستے میں
پڑے اور کافر کی زمین میں نہ پڑے اگرچہ راستے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کراہت کافر کی زمین میں پڑھنے کی کراہت
سے ملکی ہے۔ حاوی قدسی میں ہے،

ان اضطرین ارض مسلم و کافر یصل فی
ارض المسلم اذ لم تکن مزرعة او لکافر
یصل فی ارضہ

اگر مسلمان اور کافر کی زمین کے درمیان اضطراب
آگیا تو مسلمان کی زمین میں نماز ادا کی جائے گی بشرطیکہ
وہ کاشت نہ ہو اگر وہ زراعت کاشت ہے یا کافر ہی
کی زمین ہے تو راستے میں نماز ادا کر لی جائے۔ (ت)
ہاں ظاہر یہاں اس کافر مالک زمین کا اذن ہوگا، اب ایمانی نگاہ سے یہ فرق دیکھنا چاہیے کہ کہاں تو کافر کی بے خبری
میں اس کی زمین میں وہ نماز پڑھنی جس سے رضائے الہی مقصود ہو اور کہاں مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے
اور بندگان الہی کو مسجد الہی سے روکنے کے لئے کافر کی دلی خوشی کہ مسلمانوں میں چھوٹ پڑے پوری کرنے کو
جس کی زمین میں نماز قائم کرنی کافر کی وہ کراہت بدتر تھی جو اس کی زمین میں نماز پڑھنے سے ہوتی یا کاسنہ کی
یہ خوشی بدتر تھا بدتر ہے جو اس کی کراہت قلب پر غالب آگئی اور جس کے سبب خود اس نے اپنی زمین خوش خوش ناز کیلئے
دی، اول کا مقصود رضائے الہی ہے اور کافر کو اس سے عین و نفرت، اور دوم کا مقصود مسلمانوں میں تفرقہ ہے کہ
نامرضی خدا ہے اور کافر کو اس سے سرور و فرحت، فاعتبروا یا اولی الابصار (لے اہل بصر) عبرت حاصل کر دو

سۃ القرآن الکریم ۲۸/۴

سۃ ارشاد العقل تسلیم (تفسیر ابی السعود) آیت و یتخذ المؤمنون الکفرین کے تحت دارالینار اثرات العربیہ ۲۳/۶
الفتوحات البیہ " " " " " مصطفیٰ البانی مصر ۲۵۰/۱

سۃ الحاوی القدسی سۃ القرآن الکریم ۲/۵۹

بوشہدہ ایسا کرنے والے مسجد خراہ والے منافقوں کے وارث اور مسلمانوں کے بدخواہ اور ایذا سے مصیبت کینے
مشرکین کے آئے اور ان کے معترس یعنی ان کے ہاتھوں میں خراہ اسلام کے لئے سفر میں والعباد ذہاب اللہ تعالیٰ۔
(۷ و ۶) گائے کی قربانی بیشک شعار اسلام ہے،

قل اللہ تعالیٰ والبدن جعلنا ہانکم من شعائو اللہ - اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے اونٹ اور گائے کی قربانی
کو تمہاری لئے دین الہی کی نشانیوں سے کیا۔

خود مولوی عبد الباری صاحب فرنگی علی کو اس کا اقرار ہے۔ رسالہ قربانی صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں،
”و لبدن جعلنا لکم من شعائو اللہ سے گائے کی قربانی ثابت ہوتی ہے“ خصوصاً اس میں معدن مشرکین
ہندوستان میں کہ یہاں اس کا ابقاء و اجرا بلاشبہ اعظم مقامات اسلام سے ہے، مکتوبات جناب شیخ مجدد
صاحب میں ہے۔

ذبح لغزو در ہندوستان از اعظم شعائر اسلام ہندوستان میں گائے کا ذبح کرنا اسلام کے سب سے
است۔ بڑے شعائر میں سے ہے۔ (ت)

یہاں اس کا باقی رکھنا یقیناً و احسن شرح ہے جس کی تحقیق علامہ ”انفس الفکر فی قریبان النقر“ میں ہے
علامہ لکھتے ہیں اسے تسلیم کیا ہے۔ مولوی عبد الحی صاحب کے عادی میں ہے،

”گائے ذبح کرنا طریقہ قدیم ہے زمان آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جملہ سلف صالحین سے
تمام بلاد و امصار میں اور اس پر اجماع و اتفاق ہے تمام اہل اسلام کا، ایسے امر شرعی
ماثور قدیم سے اگر ہنوز بغیر تعصب مذہبی منع کریں تو مسلمانوں کو اس سے باز رہنا نہیں درست ہے
بلکہ ہر گاہ ہنوز ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں، اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس
کے ابقاء و اجرا میں سعی کریں اور اگر خود کے کہنے سے اسی فعل کو چھوڑیں گے تو گنہگار ہوں گے۔
ہنوز منع کریں تو اس کے ابقاء میں سعی واجب و لازم ہے (ملخصاً)

محمد عبد الحی ابوالحسنات

انہیں کے دوسرے فتوے میں ہے،

”گائے ذبح کرنے کا برا قرآن و حدیث سے ثابت ہے، ہندو بر نظر اپنے مذہب کے رو کے

سہ القرآن الکریم ۳۶/۲۲

سہ رسالہ قربانی عبد الباری فرنگی علی سہ سہ مکتوبات، اہل ربانی مکتوب ہندو دیکم و لکھنؤ دکنٹر ۱/۶

نہ مجروح فتاویٰ عبد الحی کتاب الاضیحة مطبع ریسنفی لکھنؤ ۲۸۳/۲

تو مسلمان کو باز آنا نہیں درست ہے اور ہندو کی منافقت کو جو جہنی ہے ان کے اعتقاد باطل پر تسلیم کر لین نہیں جائز ہے، جو اس کی عظمت کا خیال کرے اس کے اسلام میں فخر ہے، پس ہندو کی منافقت تسلیم کرنا موجب ان کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج کا ہوگا اور یہ کسی طرح شرعاً جائز نہیں، مسلمانوں کو ضرور ہے کہ گناہ گشتی ترک نہ کریں (مخصوصاً)

محمد عبدالحی ابوالحسنات

مولوی عبدالباری صاحب کے والد ماجد مولانا عبد الوہاب صاحب کے فتویٰ میں ہے،
 "ان بلاد میں مسلمانوں کو گناہ گشتی باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے۔"

محمد عبد الوہاب

انہیں کے دوسرے فتویٰ میں ہے،

"قربانی گائے کی شعار اسلام ہے اس کا حقوق کرنا بسبب منافقت ہندو موجب معصیت ہے بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے میں مسلمانوں کو سنی لازم ہے۔"

محمد عبد الوہاب

مولوی عبدالباری صاحب کے رسالہ قربانی ص ۲۰ میں ہے،
 "رکاوٹ ڈالنے کی صورت میں گائے کی قربانی واجب ہو جاتی ہے۔"

اسی کے صفحہ ۲۱ میں ہے،

"جب سے ہندوؤں کو سس کا خیال ہو، کہ گائے کی قربانی روکی جائے اس وقت سے مسلمانوں کو بھی اپنا حق قائم رکھنے اور اپنے مذہبی حکم جاری رکھنے کا خیال پیدا ہو گیا، حکم شریعت بھی ایسا ہی ہے کہ جب قربانی روکی جائے تو لازم ہے کہ ہم اس کو کریں۔"

صفحہ ۲ میں ہے،

"میں جانتا ہوں روکنے سے اس کا انجام دینا ضروری ہو جاتا ہے۔"

صفحہ ۳: "مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مروت سے نہیں چھوڑ سکے۔"

۲۸۵-۸۹/۲	مطبع ریسنفی ٹکھنہ	کتاب الاصحیۃ	مجموعہ فتاویٰ عبدالحی
۲۸۳/۲	" "	" "	فتاویٰ محمد عبد الوہاب بکوالہ مجموعہ فتاویٰ
۲۸۹/۳	" "	" "	" "
۲۰ ص	" "	" "	رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی علی
۲۱ ص	" "	" "	" "
۶ ص	" "	" "	" "
۳ ص	" "	" "	" "

صفحہ ۱۱۶

”ہندوؤں کے روکنے یا ان کی محض خوشامد سے ترک قربانی مجاز کو منہ نہ سمجھتا ہوتا۔“

صفحہ ۱۱۹

شعائر دین میں سے جس کو روکا جائے اس کے برقرار رکھنے کی پابندی مسلمانوں پر عائد ہو جاتی ہے۔“

بقیہ اترال کی تشریح رسالہ الطوائف الدنایہ میں ہے، تو بزرگ خوشنودی مشرکین کے لئے اس شعائر اسلام کو مٹانا چاہتے اور مسلمانوں کو اس کے چھوڑنے پر زور دیتے ہیں، سخت فاسق، مفسد، آمر بالحرام، بدخواہ اسلام، مسلمانوں کے، ہزن ہیں، مشرکین کے لڑکے، شیطان کے بھائی، ابلیس کے کارندے، حق کے دشمن ہیں، منافقوں کے وارث ہیں جن کو حق سبحانہ فرماتا ہے،

الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ
يَا مَعْرُونَ بِالْاِثْمِ وَهُمْ يُغْنَوْنَ
اَيُّهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمُ الْاِثْمَ
الْمُنْفِقُونَ وَعَدَّ اللّٰهُ اَسْفَقْتُمْ
الْمُنْفِقَاتُ وَالْكُفَّار نَارُ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا
هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
اور ان کافروں سے (جن کی طرف پر مٹائی جھکتے اور ان کی خوشنودی چاہتے ہیں) جہنم کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے جس
میں وہ سب ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہاں کے عذاب کو بہت سہا اور اللہ نے ان سب پر لعنت کی اور ان کو کئے
وَالْمُحْذَرَاتُ سَبْعٌ مِّمَّا يَنْهَى اللّٰهُ تَعَالٰی۔

ان کے دام میں چپس کر گاسے کی قربانی چھوڑنے والا اللہ عزوجل کا مخالفت اور ابلیس لعین کا فرمانبردار
ہے، تارک واجب و مرتکب حرام، مستحق تار و غضب جبار ہے۔

وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَفَّارِ وَهُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی اللہ عزوجل کی پناہ، اور اس کے حبیب خلیل

ص ۱۶

عبد الباری قرطبی علی

سہ رسالہ مستربانی

ص ۱۹

” ” ”

” ” ”

سہ القرآن الکریم ۹/۶۶ و ۶۷

علی المجیب المستخار و آلہ الاطہار و صحبہ الابوار
 و اولیائہ الاخیر و ائمہ الجمعین الی یوم القدر
 پر صلوٰۃ سلام، آپ کی آلِ اطہار، اصحابِ ابرار، دنیا
 اختیار اور اُمت پر بھی قیامت تک، اور برکت و سلامتی
 ہو۔ واللہ بخیر و تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳ از دانا نور محلہ شکوہ مسجد خنیفہ مسئلہ محمد ضعیف خان ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

گرامی خدمت فیض و رحمت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم الکرم مولانا مولوی مفتی شاہ احمد رضا خان صاحب
 مدظلہم الاقدس، السلام علیکم! گزشتہ خدمت ہے کہ یہاں شہر چیمہ میں ایک جگہ پر مجمع ہوا، جس میں علیہ بہار
 بھی شریک تھے اور عام لوگ بھی مولوی ابو السلام حامی ترک موالات نے تحریک کی کہ بہار و اتریسہ کے لئے ایک امیر اسلام
 ہونا چاہئے۔ اس پر لوگوں نے حضرت اقدس شاہ بدراہین صاحب پھلاردی کو تجویز کر کے امیر اسلام بنایا، اب
 اعلانی ہے کہ لوگ شہر کے امیر اسلام کے ہاتھ پر بیعت کریں، لہذا حضور الاس سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ امیر اسلام
 کے ہاتھ پر بیعت کرنا درست ہے یا نہیں، اور امیر اسلام کے لئے کیا کیا شرائط از دوسے قرآن شریف و فقہ شریف
 ہونا چاہئے اور جو لوگ بیعت نہ کریں کیا وہ لوگ گناہ میں جواب تفصیل سے مع دلائل کے عنایت ہو جیتا تو بخیر و۔

الجواب

امیر شریعت دو قسم ہے، اختیار و قہری۔ اختیار یعنی وہ بر کسی پر اپنے احکام کی تنفیذ میں جبر کا اختیار نہیں
 رکھتا، احکام شریعت بنا دیا اس کا کام ہے، ماننا زمانا لوگوں کے اختیار و یہ امیر شریعت متدین فقہائے
 اہل سنت ہیں،

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ
 و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم، اولو الامر
 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اسے اہل ایمان! اللہ کی
 اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، ورتم
 میں سے جو صاحب امر ہیں ان کی۔ اصح قول کے مطابق
 اولو الامر سے مراد علماء ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
 لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم
 اور کاش وہ اسے لوٹائیں رسول کی طرف اور اپنے

ذی اختیار لوگوں کی طرف، ان ضروران سے اس کی حقیقت جان میں گئے وہ جس کو مستنبط کرتے ہیں ان میں سے (ت)
 عدم سلطان کی حالت میں مسلمانوں پر اپنے امور دینیہ میں متدین معتمد علمائے اہلسنت کی طرف رجوع کرنا اور بھی

لازم تر ہو جاتا ہے کہ بعض بعض خاص دینی کام جنہیں ولایت و قضاء اٹھائے ہوئے ہیں ان میں بھی تا حد ممکن انہیں کے حکم سے تکمیل کرنی ہوتی ہے، جیسے معاملہ عینی و تنفیذ انکھ و خمار است بطریق وغیرہ اس سے حدود و تعزیر و قصاص جس کا اختیار غیر سلطان کو نہیں،

فإذا عسر جمعهم على واحد استقل كل قطر
بأربع على ثمانية فابكثروا فالتميم اعلمهم فان
استودا اقرب بينهم كسافي الحديفة النديفة
عن الفتاوى العتابة۔

جب ایک پر اتفاق دشوار ہو تو ہر علاقہ کے لوگ اپنے
عالم کی اتباع کریں، اگر علی اکثر ہوں تو سب بڑے
عالم کا اتباع کیا جائے، اگر علم علی برابر ہوں تو ان کے درمیان
قرعہ اندازی کرنی جائے۔ جیسا کہ حدیقتہ مذکور میں فتاویٰ
عتابہ سے ہے۔ (ت)

یہ امیر شرعی کسی کے، انتخاب پر نہیں بلکہ خود انتخاب الہی منتخب ہے، دیانت و قناعت میں اس کا تعزید و توفیق خود
ہی اسے متعین کرتا ہے، یہاں تک کہ لوگ اگر اس کے غیر کو منتخب کریں گے خطا کریں گے اور اسی کا اتباع لازم
ہوگا کہ وہی اہل ہے اور بانی خود ہی دینی امور میں اس کی طرف رجوع پر مجبور ہوتی ہیں کہ دوسری جگہ ویسا حل شافی
نہیں پاتیں یہاں تک کہ اس کے انکار و عدم بددینی یا حسد شیطانی اس کے سخت دشمن ہوتے ہیں، اور
زبردستی اس پر اپنی عقلی چاہ ہیں، مسئلہ شہر کے من و مہل میں اس کے محتاج رہتے ہیں، اپنے گناہ
جاہلوں کے ذریعہ سے اس کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں یوں اپنے لامل مسئلوں کی گرہ کھلاتے ہیں،
فذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل
العظیم۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے عطا کرتا ہے جسے وہ چاہتا
اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔ (ت)

اس امیر شریعت کے ہاتھ پر جمعیت نہ کی ضرورت نہ اس کا دستور نہ اس کا ترک گناہ و محذور، بلکہ اس کا معیار وہی
ہے جو اوپر مذکور، اس کے معیار کو ہمارا اذنیہ کے جملہ علماء پر نظر تفصیلی یہ شرعی نے جو فیصلہ کیا ہو آپ ہی منظور،
واللہ علیم بذات الصدور۔ لا اله الا اللہ
تصیر الامور۔

تمام امور اللہ کی بارگاہ میں فوٹے ہیں۔ (ت)

سہ الحقیقتہ الندیفة النوب اشالث من انواع العلوم الثلاثة کتبہ ذریعہ رضویہ فیصل آباد ۲۵۱/۱

۲۱/۵۴

۱۵۴/۲

۵۴/۴۲

دوسرا امیر قہری اس کے ذمہ کام ہیں جو بغیر تسلط و غلبہ و قہر کے انجام نہیں پاتے مثلاً قصاص حد و تعزیر و اخذ غنیمت
اخذ خراج یہ ضرور نصب و انتخاب مسلمان پر ہے اور اسی کے ہاتھ پر بیعت کا دستور اور بلا وجہ شرعی اس سے انکار
محذور اگر عام محاکم اسلام پر مقرر کیا جائے تو خلیفہ و امیر المؤمنین ہے اور اس کے لئے سات شرطیں لازم
کہ ایک بھی کم ہو تو خلیفہ نہیں منتخب ہے، اسلام، حریت، ذکوریت، عقل، بلوغ، قدرت، قریشیت۔
علامہ قاسم بن قطلوبغا حتیٰ تکید امام ابن الہمام تعلیقات مسایرہ میں فرماتے ہیں:

اما عندنا فالشروط افواج، بعضها لازمہ لیکن ہمارے نزدیک شروط مختلف طرح کی ہیں بعض
لا تشققد بدونه، وہی الاسلام، والذکورۃ، ان میں سے لازم ہیں جن کے بغیر امارت کا انعقاد نہیں
والحریۃ، والعقل، والصل الشجاعۃ، ہو سکتا اور وہ مسلمان ہونا، مذکر ہونا، آزاد ہونا
وان یکون قرشیاً، عقل والا ہونا، ولیر ہونا اور قرشی ہونا ہے (ت)

اور اگر کسی قطریہ یا شہریہ یا موضع خاص پر تو وہاں کا صوبہ یا دالی ہے، اس کے لئے بھی عقل و بلوغ و
قدرت یقیناً شرط اور قریشیت کی کچھ حاجت نہیں ہدیہ تعلیم احکام کے لئے اسلام و حریت و ذکوریت بھی ضرور امر نے
تصریح فرمائی ہے کہ عدم سلطان کے وقت مسلمانوں پر ایسا والی مسلم تلاش کرنا واجب ہے کما فی البہسود و
جامعہ لفصولین و معراج الدریۃ و میرہ (جیسا کہ شرط، جامعہ لفصولین اور معراج الدریۃ وغیرہ میں
ہے۔ ت) مگر ہر واجب بقدر قدرت ہوتا ہے اور ہر فرض بشرط استطاعت۔

قال اللہ تعالیٰ لا یكلف اللہ نفساً الا و سعہا۔ اللہ تعالیٰ کافران سے، اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت
سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ (ت)

یہاں مسلمان ایسا ولی مقرر کرنے پر برہر قادر نہیں اور اس پر واضح دلیل یہ ہے کہ تنویر سے آج تک
ہندوستان میں ہزار ہا مشائخ و علما و صلی و کبرا اگر دے کبھی اس طرف متوجہ نہ ہوئے کیا وہ مسئلہ نہ جانتے تھے
یا قصد فاسق و تارک واجب رسبہ، عاشا ہرگز نہیں، بلکہ انھیں معلوم تھا کہ یہ وجوب ہم پر نہیں۔ شرح مقاصد
میں ہے:

ان قیل لہو وجب نصب الامام لہم اگر یہ اعتراض اٹھایا جائے کہ اگر امام کا مقصد رکنا
اطباق الامۃ فی اکثر الاعصار علی واجب ہے تو لازم آئے گا کہ امت نے اکثر زمانوں

تو الواجب لا انتفاء الامام المتصنف بما
يجب من الصفات مباح بعد انقضاء الدولة
العباسية قلت اعمالهم الضلالة لو تركوا عن
قدرة و اختيار لا عجز واضطرار
میں واجب کا ترک کیا کیونکہ ایسا کوئی امام ہی نہیں ملا جو
مذکور صفات کا حامل ہو خصوصاً حکومت عباسیہ کے گزرنے
کے بعد ہم جو اپنا کہتے ہیں امت کا گنہگار ہونا تب لازم
آئے گا اگر انھوں نے قدرت و اختیار ہونے کے باوجود
اسے ترک کیا ہو اور اگر عجز و اضطرار کی وجہ سے ہو تو پھر گناہ نہ ہوگا۔ (ت)
(یہ جواب ناقص ہی دستیاب ہوا)

رسالہ

دوام العیش من الائمة من قریش

(زندگی کا دوام اس امر میں کہ خلفاء قریش میں سے ہوں گے)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ ۲۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سلطنت عثمانیہ کی اعانت مسلمانوں پر لازم ہے یا نہیں، فرضیت اعانت کے لئے بھی سلطان کا قرشی ہونا شرط ہے یا صرف خلافت شریعہ کے لئے یا کسی کے لئے نہیں مولوی ذریعہ علی کے خطبہ عداوت میں اس کے متعلق چند سطور ہیں اور مسٹر ابوالکلام آزاد نے رسالہ مسئلہ خلافت و ہزیرہ عرب میں صفحہ ۲۶ سے صفحہ ۷۷ تک حسب عادت اسے بہت پھیکا کر بیان کیا ہے، ان دونوں کا محصل یہ ہے کہ خلافت شریعہ میں بھی قریشیت شرط نہیں، یہ صحیح ہے یا غلط؟ اور اس بارے میں مذہب اہلسنت کیا ہے؟ عین التوجروا

الجواب

الحمد لله الذي فرض اعانة سلاطين الاسلام على المسلمين وفصل قریشا بختام النبیین وسيد المرسلین صلی الله تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم فی یوم الدین وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنے وحزبہ کل آن وحبین۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

ان الدين النصيحة لله ولكت به ولس سوله
ولا نعمة المسلمين وعامتهم لیسواک احمد
ومسعود ابوداؤد والنسائی عن تمیم الدارمی
والترمذی والنسائی عن ابی هريرة واحمد
عن ابن عباس و لطفاً فی الاوسط عن ثوبان
رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

بیشک دین پر ہے کہ اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے
رسول سے سچا دل رکھے اور مسلمانین اسلام اور جملہ
مسلمانوں کی خیر خواہی کرے (اسے احمد، مسلم، ابوداؤد
اور نسائی نے تمیم دارمی سے اور ترمذی اور نسائی نے
ابو ہریرہ سے اور احمد ابن عباس سے اور طبرانی نے
اوسط میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے۔)

سلطنت علیہ عثمانیہ ایہ باری اللہ تعالیٰ نہ صرف عثمانیہ ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام نہ صرف
جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے اس میں قرشیت شرط ہونا کیا معنی ، ملک سے خیر خواہی مطلقاً
فرض عین آدب و وقت حاجت دعا سے امداد و اعانت بھی ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس سے کوئی عجز نہیں اور مال یا
اعمال سے اعانت فرض کنہ پر ہے اور ہر فرض بقدر قدرت ہر حکم بشرط استطاعت ۔

قال تعالیٰ لا یکنف اللہ نفساً الا وسعہ ، و اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے
قال تعالیٰ فاتقوا اللہ ما استطعتم کہ اللہ طاقت سے ڈرو جہاں تک ہو سکے ۔ (ت)

مفسر پر اعانت مال نہیں بے دست و پا پر اعانت اعمال نہیں ، ولذا مسلمانانہ ہند پر حکم جہاد و قتال نہیں ۔
بادشاہ اسلام اگرچہ غیر قرشی ہو اگرچہ کوئی غلام حبشی ہو اور جہانگیر میں اُس کی اطاعت تمام رعیت اور وقت حاجت
اُس کی اعانت بقدر استطاعت سب اہل کفایت پر لازم ہے ، البتہ اہلسنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کیلئے
ضرور قرشیت شرط ہے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں اسی پر صحابہ کا
اجماع ، تابعین کا اجماع ، اہلسنت کا اجماع ہے ، اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی کتب عقائد و کتبہ

۵۴/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الایمان	سید محمد مسلم
۳۲۰/۲	آفتاب عالم پریس لاہور	کتاب الادب	سنن ابوداؤد
۱۰۲/۴	دار الفکر بیروت	حدیث تمیم الدارمی	مسند احمد بن حنبل
		۲۸۶/۴	سہ القرآن الکریم
		۱۶/۶۳	سہ

حدیث و کتب فقہ اس سے مالا مال ہیں، بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، و آئی، ملک کہیں گے مگر شرعاً
خلیفہ یا امیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اُسی کا مترادف ہے، ہر بادشاہ قرشی کو بھی نہیں کہہ سکتے سوا اس کے جو شاہان
شرط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکورت، قدرت، قریشیت سب کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا
فرمانروا ہے اعظم ہو۔

اجمالی کلام و واقعات عام و ازالہ ادھام جہال خام

اقول و باللہ التوفیق اسم خلافت میں یہ شرعی اصطلاح ہے جملہ صدیوں میں اسی پر اتفاق مسلمان رہا۔
(۱) نماز فقہاء سے برابر علمائے کرام خلفاء ملوک کو علیحدہ کرتے تھے حتیٰ کہ خود سلاطین اسی کے پابند تھے
اور آج تک ہیں، بڑے بڑے جبار بادشاہ گزرے بھی غیر قریش نے ترک ہوں یا منغل یا پٹھان یا کوئی اور
اپنے آپ کو خلیفہ نہ کہلایا نہ خلافت مصطفیٰ شریعہ کا دعویٰ کیا، جب تک خلافت عباسیہ قائم رہی خلیفہ ہی کی سرکار ہے
سلاطین کی تاجپوشی ہوئی، سلاطین دست خلیفہ پر بیعت کرتا اور اس منصب شرعی کا مستحق اسی کو جانتا اگرچہ
زور و طاقت و سطوت میں اُس سے کہیں زائد ہوتا، جب کفار تاتار کے دست ظلم سے محرم مسلمانوں پر جابر خلافت
تاتار ہو گیا علمائے فرمایا ساز سے تین رسن سے خلافت مستطیع رہی حادثہ اس وقت بھی قاہر سلطنتیں موجود
تھیں، مصر میں ملک ظاہر سلطان بیبرس کا دور دورہ تھا، امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں خاتم الخلفاء
مستعصم باقیہ کی شہادت کے بعد کا ذکر فرماتے ہیں،
ثم دخلت سنة ثمان وخمسين والديا بلا خليفة.

پھر ۷۵۷ھ آیا اور دنیا بے خلیفہ تھی۔

پھر فرمایا،

پھر ۷۵۷ھ آیا اور زمانہ اسی طسوع
بے خلیفہ تھا۔

ثم دخلت سنة ثمان وخمسين والوقت
ايضا بلا خليفة

پھر فرمایا،

بیبرس سلطان ہوا اور اس نے ظلم و فحش کئے، اور پنا
لقب ملک ظاہر رکھا، پھر ۷۵۷ھ آیا اور وقت

وتسلطن بيبرس و ازال المظالم و
تلقب بالملك الظاهر ثم دخلت سنة

۳۳۰ م	مطبوع مجتبیٰ دہلی	احوال المستعصم بادشہ	سہ تاریخ الخلفاء
۳۳۱ م	" " "	" " "	" " "

تسم وخمسين والوقت ايضا لا خليفة الى رجب
والقيمت بمصر والخلافة وبوليم المستنصر و
كان مدة انقطاع الخلافة ثلاث سنين و
نصفاً (مختصاً)

ماہ وجب تک یونہی بے خلیفہ تھی یہاں تک کہ مصر میں پھر
خلافت قائم کی گئی اور مستنصر بالله عباسی کے ہاتھ پر
بیعت ہوئی خلافت ساڑھے تین برس تک معدوم رہی۔
(مختصاً)۔

یومین حسن الحاضر فی اخبار مصر والقاهرة میں فرمایا،
لما حدث الناس بعداد وقتل الخليفة اقامت
الدنيا بلا خليفة ثلاث سنين و نصف
سنة و ذلك من يوم الاسلما ورايم عسوس
صفر سنة ست وخمسين وهو يوم قتل
الخليفة المستنصر رحمه الله تعالى الى ان اشد سنة
تسم وخمسة سنة

یعنی جب کہ تاریخوں نے بعد ادمقدس سے لیا اور خلیفہ
شہید ہوئے دنیا ساڑھے تین برس بے خلیفہ رہی اور
پریم صفر روز چار ستمبر ۶۵۶ء سے کر روز شہادت
خلیفہ مستنصر رحمہ اللہ تعالیٰ تھا ۱۲ رجب ۶۵۹ء تک
کا زمانہ ہے۔

(۲) یہ خلافت کہ مصر میں قائم ہوئی اور ڈھائی سو برس سے زائد رہی خود سلطان کی قائم کی ہوئی تھی،
سلطان بنکے اس کا دست گر بہا، درہند پر قادر تھا، مگر بوقت بے تہدیس جلد ہی ظم وفسق ورتی وفتی و امر وکم
میں سلطان مستقل تھا، خلیفہ امیر المومنین کہلانے اور بیعت لینے اور غلبہ و سکہ کو زمینت اور سلاطین کو تاج و
خلعت دینے کہلے ہوتا بلکہ اس کی بنا خود خلافت بعد اومیں پڑ چکی تھی، مقتدر بادشاہ کو سکہ میں تیرہ برس کی عمر
میں خلافت ملی، طفلی و اشتغال بازی و اختیارات زمان و استعمال امور و نصاریٰ نے ضمنت پہنچایا ملک مغرب
نکل گیا مصر نکل گیا، قرامطیوں کا دور ہوا، پھر ۳۲۰ء میں واسطہ کا صوبہ محمد بن راقی خلیفہ رضی باللہ عنہ پر فاقی ہوا
خلیفہ نام کے لئے تھا پھر یہ بدعت شیعہ وہ توں مستحکم رہی مگر تمام علماء و مسلمین اور غرور و جبار سے جبار سلاطین کی
خلافت انھیں قرشی خلفا کی مانتے اور انھیں سے روانہ و خلعت مسطنت لیتے۔ اگر غیر قرشی بھی خلیفہ ہو سکتا تو سلاطین
خود خلفا بننے، کیا ضرورت تھی کہ ان قرشیوں کو اپنا تغلب مٹانے کے لئے جلا شرمیہ کے واسطے خلیفہ بناتے اور اپنے
پر دستوں کے حضور سر سجدگی جھکاتے بعد ان کے ہاتھ سے تاج و خلعت پائے مگر نہیں وہ مسلمان تھے سنی تھے جانتے تھے
کہ ہم قرشی نہیں ہماری خلافت نہیں ہو سکتی اور بہ تو لیت خلافت بطور خود مسطنت کرینگے تو داغ تغلب ہماری پیشانی
سے زمینے گا اسی لئے ان عباسی قرشیوں کی خلافت رکھی تھی۔

(۳۴) پھر ادھر ہی کے سلاطین نہیں اس دور دراز مملکت ہند کے مشرع سلاطین نے بھی انھیں خلفا سے اپنے نام پر واثہ سلطنت کیا حالانکہ یہ کسی طرح بھی تسلط کی راہ سے اُن کے ماتحت نہ تھے، تاہم تاریخ الخلفاء میں ہے،
 وفي سنة اربع عشرة ارسلا غياث الدين سید احمد سوچو وہ میں بادشاہ و ہند اعظم شاہ
 اعظم شاہ ابن اسکندر شاہ مملکت الہند يطلب غیاث الدین بن سکندر شاہ نے خلیفہ المستعین باللہ
 التقی من الخلیفۃ و ارسلا الیہ مالا و لسلطانی ابو الفضل سے اپنے لئے پروانہ تقریر سلطنت مانگا اور
 ہدیۃ ۱۰۰ خلیفہ کے لئے نذر اور سلطان مہر کر دیا یہ بھیجا۔

خود مسٹر آزاد کے اسی رسالہ خلافت ص ۷۷ میں ہے،

”جب تک ہندو کی غفلت رہی ہندوستان کے تمام حکمران اُس کے فرماں بردار رہے جب ۶۹۰ھ میں مہر کی عباسی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا تو اگرچہ یہ عباسیہ کے کاروانِ دولت کا ماضی ایک نودخوار تھا، ہم سلاطین ہند اس کی حلقہ بگوشی و غلامی کو اپنے لئے فز بگتے رہے اور مرکزی خلافت کی غفلت دینی سے مجبور کیا کہ اپنی حکومت کو شرعی طور پر منادینے کے لئے مقام خلافت سے پروانہ نیابت حاصل کرتے رہیں۔“

پھر سلطان محمد بن تغلق شاہ و سلطان فیروز شاہ کی بنگلہ و غلامی جو اس خلافت سے رہی اور فیروز شاہ کے لئے دربار خلافت سے دور پروانہ تقریر سلطنت و نشان و غفلت کا آنا لکھا اور یہ کہ سلطان نے اُس کی کمال تعلیم کی اور یہ سمجھا کہ گویا یہ عزت آسمان سے اُتری اور یہ سبب بادشاہ رسالت سے ملی، پھر کہا، (ص ۸۰)

”خود کہ مقام خلافت کی غفلت کا ہمیشہ کیا حال رہا خلافت ہندو اپنے کے بعد بھی خلافت کی صرف ایک اسی نسبت بھی اس درجہ جبروت رکھتی تھی کہ ہندوستان جیسے بیدہ گوشہ میں ایک عظیم الشان فرمانروا نے تعلیم مہر کے دربار خلافت سے اذن و اجازت حاصل ہونے پر فخر کرتا ہے، شے پر بھی اس مقام کی غفلت تمام عالم اسلامی پر اس طرح چھائی رہی ہے کہ وہاں کا فرمان آسمانی فرمان اور وہاں کا حکم بارگاہ نبوت کا حکم سمجھا جاتا ہے۔“

خدا جانے مسٹر آزاد یہ کس جنگ یا کسی لشکر کی ترنگ میں کھڑے، ان کا اعتقاد تو یہ ہے ص ۵۵ کہ،

عہدِ یہ غلط ہے بلکہ ۹ رجب ۶۵۹ھ - ۱۲ منہ غفر لہ

”انتخاب خلیفہ کا موقع نہ رہا جو تو خلیفہ تسلیم کر لینے کے لئے بجز اسلام اور حکومت کے بچاؤ اور بچکے پکڑ لینے کے اور کوئی شرط نہیں۔“

سُبْحَانَ اللہ! یہ سلاطین ہند و سلاطین مصر اور خود سلطانِ بلیس جس نے اس خلافت کی بنیاد رکھی مسلمان ہی تھے اور ان کی حکومتیں بھی جوئی تھیں تو آپ کی کافی ساختہ دونوں شرط خلافت موجود تھیں پھر انہوں نے خود اپنے آپ کو خلیفہ کیوں نہ جانا اور ان کی حکومت شرعی طور پر ملنے کے قابل کیوں نہ ہوئی حالانکہ آپ کے نزدیک شریعت کا حکم ہے کہ ”اُسی کو خلیفہ ماننا چاہئے جو وہ تمام شرطیں اُس میں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں۔“ (ص ۵۱)

یہ مسلمان پرانہ سے شرع واجب ہے کہ اُسی کو خلیفہ اسلام تسلیم کرے۔“ (ص ۴۵)

غیر آپ کا تناقص آپ کو مبارک۔ سلاطین اسلام نے کیوں اپنی خلافت نہ مانی اور وہ کیا بات ان میں کم تھی جس کے لئے انہیں دوسرے کی خلافت جمانے اور اس کی اجازت کے صدر سے اپنی حکومت کو شرعی مزا سننے کی ضرورت پڑی۔ نہ ہر گز کہ وہ نہ تھی مگر شرط قریشیت۔

(۴) مسٹر کوچوڑیہ جنہوں نے دو ہی شرطیں رکھیں، اول دین تو سات بتاتے ہیں دیکھئے شاید ان میں کی کوئی اور شرط معقول ہونے کے سبب سلاطین نے اپنے آپ کو خلیفہ نہ سمجھا، اور اگر اگر وہ اسلام و حریت و ذکرِ حق و عقل و بطورِ شرف و قدرت و قریشیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ نہ سلاطین میں چھ موجود تھیں پہلی پانچ ہجرت اور قدرتوں کی حکومت کا جہاد ہے اُس کے نہیں تو صرف ایک ہی شرط قریشیت نہ تھی لاہرم اُسی کے نہ ہونے سے تمام سلاطین نے اپنے آپ کو خلیفہ نہ مانا اور قرشی خلافت کا محتاج و مست نکر جانا۔

(۵) بلکہ بطورِ مسر امر واضح تر ہے ان تمام کے خلفاء میں اگر قریشیت موجود تھی قدرت معقولہ تھی کہ وہ سلاطین کے ہاتھوں میں شطرنج کے بادشاہ تھے، جہاں خزانہ و متکبر متکبر سلاطین کے سر میں یوں بھی سودائے مساوات و عین نیازی نہ سمایا اور انہیں کو خلیفہ اور اپنے آپ کو ان کا محتاج و متکبر یا حتی کہ جب سلطانِ بلیس نے مستقر کو خلیفہ کیا اور اُس سے پر دانہ سلطنت لیا خلیفہ نے اظہارِ انقیاد کے لئے اُس کے پاؤں میں سونے کی بیڑیاں ڈالیں اور سلطان نے خدمِ حشم کے ساتھ یونہی قابو اپنے دار السلطنت کا گشت کیا کہ گلے میں طرق اور پاؤں میں بیڑیاں اور آگے آگے وزیر کے سر پر خلیفہ کا عطا کیا ہوا پر دانہ سلطنت (حسن الحاضرہ) روشن ہوا کہ وہ شرط قریشیت کس وجہ اہم و ضروری تر جانتے تھے انہوں نے خیال کیا کہ قدرت مکتبہ بھی جوتی ہے بلکہ اُسے کتاب سے مقرر نہیں کہ ملکوں پر تنہا کا تسلط عادت نہیں ہوتا مگر افواج و اطاعت جماعت سے جب اقتدار والوں نے انہیں سر پر رکھ لیا تو مقصد اقتدار حاصل ہو گیا جیسے خلیفہ میں خود عالم اصول و فروع ہونے کی شرط اتفاقی نہ رہی کہ دوسرے کے علم سے کام چل سکتا ہے لیکن قریشیت ایسی چیز نہیں کہ دوسرے کے مکتبہ جو لہذا اپنے اقتدار کا خیال نہ کیا اور

اُن کی قریشیت کے آگے سر جھکا دیا۔

(۶) صرف سلاطین بلکہ کثرت ائمہ و علماء نے اسی کو خلافت جانا خلافت بغداد پر کھلی تین صدیاں جیسی گزریں انھیں جلنے دو تو یہی خلافت مصر ہو جسے تم کا رد ابی رفت کی محض ایک نو دخار کہتے ہو۔

(۷) جسے میرکس نے مستنصر کی خلافت قائم کرنی چاہی سب میں پہلے امام اجل امام عز الدین بن عبد السلام نے بیعت فرمائی پھر سلطان میرکس پھر قاضی پھر امام رافضی نے۔

(۸) پھر ابو البعاس حاکم بامر اللہ کے بیٹے قیس بن خلیفہ مصری مستنصری بائد کی خلافت کا امضا اور اس کی صحت کا ثبوت امام اجل تقی الدین بن دقین البعد کے غور سے جو اُن کے عہد نامہ خلافت میں تھا۔

الحمد لله الذي ادام الانفة من قریش وجعل
اناس تبع لهم في هذا الامر فخيرهم بالخلافة
العظيمة لا يدعي ولا يستحق
اسس پر قاضی، قضاء شمس الدین حنفی کے دستخط ہوئے۔
(۹) پھر مستنصری کے بیٹے، ابو البعاس احمد بامر اللہ کی صحت عدالت پر، امام قاضی القضاء عز الدین بن ہمام نے شہادت دی اور ان کی مثال بیعت علامہ احمد شہاب ابن فضل اللہ نے بھی اُس میں اُن کو خلیفہ جامع شریعہ خلافت کما اور لکھا کہ وصل الحق الى مستحقه لله حق بحدود سید، کل ذلك في حسن المحاضرة
(یہ سب کا سب حسن المحاضرة میں موجود ہے۔ ت)

(۱۰) امام اجل ابو زکریا نووی اسی خلافت مصریہ کے دور سے متعلق شرح صحیح مسلم میں فرما رہے ہیں،
قد طهروا قاله صلى الله تعالى عليه وسلم
فمن مر منه الى الآن الخلافة في قریش
وکیو اکابر ائمہ برابر انھیں خلفاء مانتے آئے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ظاہر ہو گیا کہ جب سے آج تک خلافت قریش ہی میں ہے۔

(۱۱) امام خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں یہ تمام خلافتیں بغدادی پھر مصری

حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة

الصفحة

شرح صحیح مسلم صحیح مسلم کتاب الامارة

قدیمی کتب خانہ کراچی

ذکر کیں اور خطبہ میں فرمایا ،

ترجست فيه الحلفاء اصراء المؤمنين القانين
 باموالهم من عهد ابى بكر الصديق رضي الله
 تعالى عنه الى عهدنا هذا
 میں نے اس کتاب میں اُن کے احوال بیان کئے جو
 خلیفہ امیر المؤمنین کا راستہ پر قیام کرنے والے صدیق اکبر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت سے ہمارے زمانے
 تک ہوئے۔

(۵) پھر فرمایا میں نے اس میں کسی عبیدی کا ذکر کیا کہ گئی وجہ سے ان کی خلافت صحیح نہیں ، ایک تو وہ
 قرشی نہ تھے اور دوسرے وہ بد مذہب بے دینی کم از کم رافضی تھے و مثل هؤلاء لا تنفذ لهم بیعة ولا تعہد
 لهم اصاحۃ ایسوں کے لئے نہ بیعت ہو سکے نہ ان کی خلافت صحیح ۔ تیسرے یہ کہ ان کی بیعت اُس وقت ہوئی کہ خلافت
 عباسی قائم تھی اور ایک وقت میں وہ خلیفہ نہیں ہو سکتے ، چوتھے یہ کہ بد مذہب و بد چل کی خلافت جب بنی عباس کو ملے گی
 پھر ظہور امام مہدی تک دوسرے کو نہ پہنچے گی ، ان وجہ سے میں نے عبیدیوں کو ذکر کیا و اما ذکر من الحلیفۃ المتفق
 علی صحبۃ اصاحۃ میں نے وہی خلفاء ذکر کئے جن کی صحت خلافت پر اتفاق ہے ۔ دیکھ کیسے صریح نص ہیں کہ یہ
 کزہ خلافتیں بھی صحیح خلافت ہیں آخر کس لئے ، اس لئے کہ قرشی ہیں اور زبردست طاقتور سلطانین غیر قرشی ۔

(نص) جب خلیفہ مستنکفی احمد سے شہاب مستنکفی یا مستنکفی بن ابی اسحاق اور اپنے بیٹے احمد حاکم ہام اللہ
 کو ولیعہد کیا سلطان ناصر الدین محمد بن علاء بن ترک نے کہ مستنکفی ہام اللہ سے رنجیدہ ہو گیا اور ہام اللہ کی
 کو اُسے مصر سے باہر شہر قوص میں مقیم کیا (اگرچہ ادا مات پہلے سے ہی زائد کر دئے اور غلبہ و سکہ خلیفہ ہی کا
 جاری رہا) اس حد کو نہ مانا اور جبراً خلیفہ مستنکفی کے بیٹے ابراہیم بن محمد بن حاکم ہام اللہ کے لئے بیعت لی (اگرچہ
 مرتے وقت خود اس پر نام نہ لایا اور سرداروں کو نصیحت کی کہ خلافت و ولیعہد مستنکفی احمد ہی کے لئے ہو جس پر ابی نصر نے
 نے وہ کھنکھاتی بجھتے اور مسکند) ابی علاء دون کی اس حرکت پر امام جلال الدین سیوکی نے حسن الفاظ میں
 فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ہام اللہ پر اس کے سب سے زیادہ عزت دینے پر امیر اکبر کی موت کی مصیبت ڈالی یہ
 اسے پہلی سزا دی ، پھر مستنکفی کے بعد سلطنت سے مستنکفی نہ ہوا ایک سال بعد کچھ روزوں کے بعد اللہ عزوجل نے
 اسے ہلاک کیا بلکہ بعض نے مستنکفی کی وفات مستنکفی میں بھی ہے تو یوں تین ہی بیٹے بہدرا ،

سہ تاریخ الخلفاء	خلیفہ کتاب	مطبع مجتہدانی دہلی	ص
۱	۱	۱	۶
۲	۲	۲	۷
۳	۳	۳	۸

سنة الله فيمن من احد من الخلفاء بسوء فان الله تعالى يقصمه عاصلا وما يدخر له في الاخرة من العذاب اشد اليه

سنتِ انبياء سے کہ جو کوئی کسی خلیفہ سے برائی کرے ۔
اللہ تعالیٰ اسے ہلک فرما دیتا ہے اور وہ جو آخرت
میں اس کے لئے رکھتا ہے سخت تر عذاب ہے ۔

پھر اولاد ابی قتادہ بن اسید کی شامت کی سرایت بیان فرمائی کہ ان میں جو بادشاہ ہوا تخت سے اتار دیا گیا اور
قید یا جلا وطن یا قتل کیا گیا ، خود اس کا مصلیٰ برپا کر اُس کے بعد تخت پر بیٹھا دو مہینے سے کم میں اتار دیا گیا اور پھر
قومیں ہی کو بھیجا گیا جہاں سلطان نے خلیفہ کو بھیجا تھا اور وہیں قتل کیا گیا ، تاہم نے چالیس برس سے زیادہ سلطنت
کی اور اس کی نسل سے بارہ بادشاہ ہوئے جن کی مجموعی مدت اتنی نہ ہوئی ۔

(ح) نیز امام مہرور کتاب برصوف میں فرماتے ہیں ،

اعلم ان مصر من حين صارت دار الخلافة
عظم امرها وكثرت شعائرا الاسلام فيها وعلت
فيها السنة وعفت عنها البدعة وصارت محل
سكن العباد ومحط الرجال الفضلاء و
هذا سر من اسرار الله تعالى ودعوى الخلافة
النبوية كما دل اب الايمان والعلم يكونان مع
الخلافة ايضا كانت ولا يظن ان ذلك بسبب
الملوك فقد كانت ملوك بني ايوب اجل قدرا و
اعظم قدرا من ملوك جادت بعد هم بكتشير
ولم تكن مصر في زمانهم كبخدا و
وفي اقطار الامم من الاف من
الملوك من هو اشد باعسا و اكثرا
جنتا من ملوك مصر كالعجم والعراق
والهند والهند والمغرب وليس الدين قائما
ببلادهم كقيامه بمصر ولا شعائر الاسلام

یعنی مصر جب سے دار الخلافہ ہوا اس کی شان بڑھ گئی ،
شعائر اسلام کی اس میں کثرت ہوئی ، سنت غالب
ہوئی بدعت مٹ گئی ، علماء کا جنگل فضلہ کا زنگل ہو گیا ، اور
یہ راز الٰہی ہے کہ اس نے خلافت نبوت میں رکھا ہے
اس طرح حدیث میں آیا کہ خلافت جہاں ہوگی علم ایمان
اس کے ساتھ ہوں گے ، اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ مصر میں یہ
دین کی ترقی سلاطین کے سبب ہوئی کہ سلاطین
بنی ایوب سلاطین مابعد سے بہت زیادہ جلیل القدر
تھے اور ان کے خاتمے میں مصر بے آدہ نہ پہنچا تھا اور
اب اطراف زمین میں وہ سلاطین ہیں کہ سلاطین مصر
سے ان کی آغ و سخت اور لشکر زائد بھیجے ایران ، عراق ،
روم ، مغرب ، ہندوستان ، مغربین و ہاں ایسا
قائم نہیں جیسا مصر میں ہے ، نہ شعائر اسلام ایسے
ظاہر نہ سنت و حدیث و علم کا ایسا سیلاب ، یہ سب
خلافت ہی کی برکت ہے ، دیکھو کیسا جبار و بالا قدر

ظاہرۃ فی اقطار ہم کھڑے رہا فی مصرد
لا نشریت السنۃ والحديث والعلم فیہا
سلاطین کو جن میں ترک بھی ہیں الگ کر دیا اور خلافت
نبرت ایسی کمزور خلافت مقرر میں مانی۔
کما فی مصر۔

آخر یہ فرق قرشیت نہیں تو کیا ہے۔

(۷) اگر کچھ وہ خلافت سے نامزد ہو چکے تھے لہذا بعد کے سلاطین نے اگرچہ جامع شرط تھے اپنے آپ
کو خلیفہ نہ جانا کہ خلافت جب ایک کے لئے ہو سکتی ہے دوسرا نہیں ہو سکتا۔

اقول (میں کہتا ہوں)۔ ت۔ اولاً یہ ہو تو سلاطین مابعد میں ہو، پیکس کی سلطنت تو پہلے منعقد
ہوئی تھی پھر دوسرے کو خلیفہ بنانے اور اس کے آگے ہاتھ پھیلانے اور یہ سلسلہ تا خیر جلائے جانے کے کیا معنی
تھے، کاش سلطان اپنے آپ کو معزول کر لیتا اور مستعمر ہی کے ہاتھ میں باگ دیتا مگر نہیں وہ سلطنت پر قائم رہا
اور تمہارے زعم میں خود پیکس کی خلافت صحیحہ اور ہر مسلمان پر شرعاً واجب التسلیم تھی، اب اس نے انتخاب کی طرف آکر
اپنی صحیح شرعی خلافت تو باطل کر دی اور ایک ایسی رسمی قائم کی، یہ کیسا جنون بوجہ تمام علماء عصر نے بھی پسند کیا طرہ تو
یہ کہ یہ اپنی حکومت شرعی طور پر منوانے کے لئے کیا جس کا مسٹر کو بھی اعتراف ہے حالانکہ اس سے پہلے ہی اس کی
خلافت کا ماننا آپ کے نزدیک شرعاً درست تھا دراب ہر ایک انتخاب سے شرط عائد کیس وہ نہ اس میں ہیں نہ اس
خلیفہ میں تو اپنی خلافت کھوئی خلیفہ اسی سے تولیت کی وہ گئی اور یہ نہ ہوئی دونوں دین سے گئے اسی لئے سارے
میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں پہنی تھیں۔ مگر

بیکسیہ اسے تناکہ نہ دنیا و نہ دین

(بیکسی کی آرزو پر افسوس ہے کہ دنیا و آخرت آئی نہ دین حاصل ہوا۔ ت)

معرض یہ ایجاد آرد وہ معلوم بھی ہوتا ہے جو سلاطین و علماء کی خواب میں بھی نہ تھا وہ یقیناً جانتے تھے کہ
خلافت میں ہمارا کچھ حصہ نہیں اور داغ تلک ہم سے نہ ملے گا جب تک کسی خلیفہ قرشی سے اقل نہ لیں لہذا
یہ صورت خلافت قائم کی کہ حالید و کلا لایتوا کلا (جسے نہ کلے اور پر حاصل کیا جاسکتا ہے نہ ہی اسے چھڑا جاسکتا ہے)

(۸) ثانیاً دنیا میں اسلامی سلطنتیں مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی تھیں اور ہر ایک اپنے ملک کا حاکم
مستقل اور آپ کی دونوں شرط خلافت کا جامع تھا اور تبدیلی ایام و موت و تقرر سلاطین سے کبھی یہاں کی سلطنت
پہلے ہوتی کبھی وہاں کی، ان میں کسی متاخر نے یہ نہ جانا کہ خلافت اس دوسرے سلطان کا حق ہے مجھے اس سے

اذن و پروانہ لینا چاہیے لیکن سمجھا تو اس قریشی خلافت کا محتاج بھی تو ہرگز اس کی بنا پر تقدم و تاخر نہ تھی بلکہ وہی ایک
ایکلی شرط قریشیت کہ مقتدی خلیفہ کی حالت میں بھی اپنا رنگ جماتی اور بڑے بڑے اقتدار و جبروت والوں کا سر پہنے
سائے جھکاؤ تھی۔ الحمد للہ کیسے روشن بیابانوں سے ثابت ہوا کہ یہ سارے جلوسے شرط قریشیت کے تھے تمام
سلاطین کا خود ہی عقیدہ تھا کہ ہم جو بدعت قریشیت لائے خلافت نہیں۔ قریشی کے سوا دوسرا شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا
کوہ رقت و قرن کے علماء انھیں یہی بتاتے رہے، اور قطعاً یہی مذہب اہلسنت ہے اور اسی پر احادیث متفقہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر شہادت ہے، فَمَا ذَا يَعِدُ الْحَقُّ إِلَّا الْغَضَلُ (قرحق کے بعد کیا ہے صرف
گمراہی ہے۔ ت۔

رہا مسئلہ اعانت، کیا آپ لوگوں کے زعم میں سلطان اسلام کی اعانت کچھ ضرور نہیں صرف خلیفہ کی
اعانت جائز ہے کہ مسلمانوں کو اعانت پر ابھارنے کے لئے ادعائے خلافت ضرور جوایا سلطان مسلمین کی اعانت
صرف قادر و دل پر ہے اور خلیفہ کی اطاعت بلا قدرت بھی فرض ہے، یہ نصوص قطعیہ قرآن کے خلاف ہے، اور
جب کوئی وجہ نہیں پھر کیا ضرورت تھی کہ سیدھی بات میں جھگڑا ڈالنے کے لئے جملہ علمائے کرام کی واضح تصریحات
مطلوبہ اور اجماع صحابہ و اہل بیت امت و احادیث متواترہ کے خلاف یہ تحریک لفظ خلافت سے شروع کر کے
حقیقۃ اجماعیہ اہلسنت کا خلاف کیا جائے، غایہ جہنم ترسوں کا سب تو یہاں سے، دُور از کار تاویرون تبدیل
تحریفوں، خیانتوں، عنادوں، مکاریوں سے حق چھپانے اور باطل پھیلانے کا ٹھیک کیا جائے، ادعیاء
باللہ تعالیٰ۔

آپ ہم ہر فتنہ تہانی اس اجمال مضل کی تفصیل محل کے لئے کلام کو ایک مقدمہ اور تین فصل پر منقسم کرتے ہیں،
مقدمہ؛ خلیفہ و سلطان کے فرق اور یہ کسی حرف حادث سے مسئلہ خلافت مصطلحہ شریعہ پر کوئی اثر نہیں
پڑ سکتا۔

فصل اول؛ احادیث متواترہ و اجماع صحابہ و تابعین و مذہب مذهب اہلسنت لہرم اللہ تعالیٰ سے
شرط قریشیت کے روشن ثبوت۔

فصل دوم؛ خطبہ صدارت میں مولوی فرنگی محلی صاحب کی پندرہ سطری کارگزاری کی ناز برداری۔

فصل سوم؛ رسالہ خلافت میں مسٹر ابو الکلام آزاد کے بیانات و تبلیغات کی ضد مستگزاری

و باللہ التوفیق لا سب سواہ، والصلوٰۃ والسلام علی مصطفیٰ و آلہ و

صحابہ و صنف و الاۃ ۔

مقدمہ

خلیفہ و سلطان کے فرق اور یہ کہ سلطان کہہ دیا جانا ہی خلیفہ نہ ہونے کی کافی دلیل ہے اور یہ کہ فقط خلیفہ میں اگر کوئی عرف مثلاً برہمچری تو اس سے خلافت مصطلکہ مشرعیہ پر کیا اثر۔

(۱) خلیفہ مکرانی و جہانپانی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب مطلق تمام امت پر ولایت عامہ والا ہے، شرع عقائد نسفی میں ہے۔

(خلافتهم) ای نیابتهم عن الرسول فی اقامة الدین بحیث یجب علی کافة الامم الاتباع علیہ ان کی خلافت، یعنی دین کی اقامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت کا مقام یہ ہے کہ تمام امت پر اس کی اتباع واجب ہے (ت)

خود مکران کا اسے نہ ماننا شرعاً اس کے استحقاق ولایت عامہ میں محکم نہیں جس طرح اُن کا خود نبی کو نہ ماننا فونی رؤسہ زمین کے مسلمانوں میں جو اُسے نہ مانتے گا اس کی خلافت میں خلافت نہ آئے گا یہ خود ہی باغی قرار پائے گا اور اصطلاح میں سلطان وہ بادشاہ ہے جس کا تسلط قہری ملکوں پر ہو چھوٹے چھوٹے و انیاں ملک اس کے زیر حکم ہوں،

کما ذکرہ الامام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی حسن المحاضرة عن ابن فضل اللہ فی المسالك عن علی بن سعید۔
جیسا کہ تمام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن المحاضرة میں ابن فضل اللہ سے انھوں نے مسالک میں علی بن سعید سے اسے ذکر کیا۔ (ت)

یہ دو قسم ہے،

- (۱) فتویٰ جسے خلیفہ نے والی کیا ہر اس کی ولایت حسب عطائے خلیفہ ہوگی جس قدر پر والی کرے۔
- (۲) دومرا متغلب کہ بزور شمشیر ملک دبا بیٹھا اس کی ولایت اپنی فکر پر ہوگی دلیس۔
- (۳) کہ اول پر متفرع ہے خلیفہ کی اطاعت غیر معصیت الہی میں تمام امت پر فرض ہے جس کا منشا خود اس کا منصب ہے کہ نائب رسول رب ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور سلطان کی اطاعت صرف اپنی فکر پر، پھر اگر موتی ہے تو بواسطہ عطائے خلیفہ اس منصب ہی کی وجہ سے کہ اس کا امر امر خلیفہ ہے اور امر خلیفہ امر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور اگر متغلب ہے تو نہ اُس کے منصب سے کہ وہ مشرعی نہیں بلکہ

دفعہ فقہ اور اپنے تحفظ کے لئے خود مسٹر آزاد نے فتح الباری سے دربارہ سلطان متغلب نقل کیا (ص ۱۵۱)۔
 طاعته خیر من الخسروج علیہ لما فی ذلک من حقن الدماء وتکین الدھاب
 اس کے خلاف کے مقابل میں اس کی طاعت بہتر ہے
 کیونکہ اس میں جانوں کا تحفظ اور شرور کش سے
 سکون ہے (ت)

(۳) کہ دوم پر متفرع ہے خلیفہ نے جس مباح کا حکم دیا حقیقتہً فرض ہو گیا جس مباح سے منع کیا حقیقتہً حرام ہو گیا یہاں تک کہ تنہائی و خلوت میں بھی اس کا خلاف جائز نہیں کہ خلیفہ نہ دیکھے اللہ دیکھتا ہے ایک زمانے میں خلیفہ منصور نے امام الامام سراج لا رسیۃ نا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتویٰ دینے سے منع کر دیا تھا، امام بہام کی صاحبزادی نے ٹھہر میں ایک مسئلہ پوچھا، امام نے فرمایا، میں جواب نہیں دے سکتا خلیفہ نے منع کیا ہے یہاں سے ظاہر ہو کہ خلیفہ کا حکم مباح و نہ کار فرض کفار پر غالب ہے جبکہ دوسرے اُس کے ادا کرنے والے موجود ہوں کہ اب اُس کا ترک معصیت نہیں تو حکم خلیفہ نافذ ہو گا اگرچہ خلیفہ عالم بلکہ خود اس کا وہ حکم ظلم ہو کہ امام کو فتویٰ سے روکنا نہ ہو گا مگر ظلماء اور سلطان متغلب جس کی روایت خلیفہ سے مستفاد نہ ہو اس کے امر و نہی سے مباحات فی نفسہا جیسا حرام نہ ہو جائیں گے تنہائی میں اس طور پر کہ اُسے اطلاع پہنچے کہ اندیشہ نہ ہو مباح اپنی اباحت پر رہے گا۔ علامہ شہاب الدین خاکی رحمہ اللہ قدس سرہ سے صاحب نسیم الربیع و ص ۱۲۱ لغامی و ص ۱۲۱ کتب نافذہ کے زمانے میں سلطان نے حق پینے سے لوگوں کو منع کیا تھا یہ پردہ ڈالی کر پیتے۔ امام علامہ عارف بانیہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی رسالہ الصلح بیعت الاخوان میں فرماتے ہیں،

”خود حق پیتا ہوں نہ میرے گھر میں کوئی چتا ہے مگر مباح کو حرام نہیں کہہ سکتا۔“

اور منع سلطان کے جواب میں شرح میر ابی السہام میں فرماتے ہیں،

لیت شعری ای امر من امر یہ یتسلک بہ امرہ الناس بترکہ او امرہ باعطاء العکس علیہ علی ان المراد من اولی الامر فی الایۃ العلماء علی اصحاب الاقوال کما ذکر العینی فی احسن مسائل شتی من شرح الکفر و ایضا یعنی کاش میں جانوں کے سلطان کا کون سا حکم یا جائے یہ کہ لوگ حق نہ ہیں یا یہ کہ تبا کو پینے دیں معصدا آئیہ کو میر میں اص قول یہ ہے کہ اولی الامر سے مراد علماء ہیں جس طرح شرح کثر امام عینی میں ہے نیز کیا ظالم سلطان کا حکم حکم شرعی ہو جائے گا حالانکہ

هل منه السلاطين الظلمة يثبت حكما شرعيا وقد قالوا من قال لسلطان من هانتا عادلي كفى له
انتم دین نے تصریح فرمائی ہے کہ جو ہمارے زمانے کے سلطان کو عادل کے کافر ہو جائیگا انتہی۔

یرارشاد امام علم الہدی ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے زمانے کے سلاطین میں ہے جنہیں ہزار برس سے زائد ہوئے مذکر اب۔ نسائی اللہ العفو والعافیۃ۔

(۴) کہ نیز دوم پر متفرقا ہے خلیفہ ایکہ وقت میں تمام جہان میں ایک ہی ہو سکتا ہے اور سلاطین دس ملکوں میں دس۔ خود مشر آزاد کھتے ہیں (ص ۸۴)۔
”اسلام نے مسلمانوں کی حکومت ایک ہی قرار دی تھی یعنی دوسے زمین پر مسلمانوں کا صرف ایک ہی فرمانروا و خلیفہ ہو۔“

(۵) کوئی سلطان اپنے انعتاد سلطنت میں دوسرے سلطان کے اذن کا محتاج نہیں مگر سلطان اذن خلیفہ کا محتاج ہے کہ یہ اس کے اس کی حکومت شرعی و مرضی شرع نہیں ہو سکتی، خود آزاد کے ص ۷۹ سے گزارش کہ،
”خلافت کی مملکت دینی نے مجبور کی کہ اپنی حکومت کو شرعی طور پر بنوادینے کے لئے مقام خلافت سے پروانہ ثبوت حاصل کرتے ہیں؟“

(۶) خلیفہ بلاوجہ شرعی کسی بڑے سے بڑے سلطان کے معزول کے معزول نہیں ہو سکتا، خود جبار و سرکش قواد ترک کہ متوکل بن معصوم بن ہارون رشید کو قتل کر کے خلفا پر عادی ہو گئے تھے جب ان میں کسی کو زندہ رکھ کر معزول کرنا چاہتے خود اسے مجبور کرتے کہ خلافت سے استعفیٰ دے تاکہ عزلی صحیح ہو جائے بخلاف سلطان کہ خلیفہ کا صرف زمان سے کہہ دیا میں نے تجھے معزول کیا اس کے عزلی کو بس ہے۔

(۷) سلطنت کے لئے قریشیت درکنار عربیت بھی مشروط نہیں، بہترے غلام بادشاہ ہو سئے، خود رسالہ آزاد صفحہ ۵۵ میں ہے،

”علاموں نے بادشاہت کی سب اور تمام سادات و قریش نے ان کے آگے اطاعت کا سر جھکایا ہے۔“

اور خلافت کے لئے عزیت یا جماع جہاں قبل شرط ہے کہ فی الواقعہ و شرحہ و عامۃ الکتاب (جہاں کہ موافق اور انس کی شرح اور عامہ کتب میں ہے۔ ت) یہاں سے خلیفہ و سلطان کے فرق ظاہر ہو گئے، نیز

کھل گیا کہ سلطان خلیفہ سے بہت نچاؤ رہا ہے۔ لہذا کبھی خلیفہ کے نام کے ساتھ لفظ سلطان نہیں کہا جاتا کہ اس کی کسر پاشی ہے آج تک کسی نے سلطان ابو بکر صدیق، سلطان عمر فاروق، سلطان عثمان غنی، سلطان علی المرتضیٰ بلکہ سلطان محمد بن عبدالعزیز بلکہ سلطان یاروق و شہید نہ سنا ہوگا، کسی خلیفہ اموی یا عباسی کے نام کے ساتھ اسے نہ پایا ہے گا، تو کھل گیا کہ جس کے نام کے ساتھ سلطان لگاتے ہیں اسے خلیفہ نہیں مانتے کہ خلیفہ اس سے بڑا والا ہے۔ یہی وہ خلافت مصطفیٰ شریعہ ہے جس کی بحث ہے، اسی کے لئے قریشیت و غیرہ اسات شرعیں لازمی ہیں عرف حادث میں اگر کسی سلطان کو بھی خلیفہ کہیں یا مدح میں ذکر کر جائیں وہ نہ حکم شرع کا مافی ہے نہ اصطلاح شرع کا مافی۔ جس طرح اجماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں جو دوسرے کو معصوم مانے اہلسنت سے خارج ہے، پھر عرف حادث میں بچوں کو بھی معصوم کہتے ہیں یہ خارج از بحث ہے جیسے لڑکوں کے معلم تک کو خلیفہ کہتے ہیں، یہ بحث واجب الحفظ ہے کہ دھوکا نہ ہو واللہ التوفیق۔

فصل اول

اعادیت متواترہ سرکار رسالت و اجماع صحابہ و تابعین و ائمہ امت و مذہب مہذب اہلسنت و جماعت

سہ شہادتیں کے روشنی ثبوت

اعادیت شریفہ کو میں جہد الاول ان کی تخریج و شان تواتر ہواؤں ان سے اتمام تقریب و وجہ احتجاج و کماؤں اس سے یہی بہتر کہ کتب عقائد و کتب حدیث و کتب فقہ سے اقوال جلیلہ ائمہ کو ام و علمائے اعلام مستانوں کو ان میں وہ سب کچھ بفضلہ تعالیٰ بروحہ کافی و دانی ہے ہر وہم و وسوسہ کا کافی و شافی ہے وہی ہمیں بتا دیں گے کہ حدیثیں متواتر ہیں ان کی تحقیق قاہرہ میں ہر طبقہ و قرن کے اجماع متعارف ہیں مخالف شکی میں خارجی معزلی گمراہ خارجی ہیں و باللہ التوفیق۔

کتب عقائد

بسم اللہ الرحمن الرحیم والانس عارف باللہ نجم الملئ والہدین عسقر نسفی استاد امام برہان الملئ والہدین صاحب ہدایہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے کائنات عقائد مشہورہ بر عقائد نسفی جو سلسلہ نظامیہ و دیگر سلسلہ تعلیمیہ میں عقائد اہلسنت کی درسی کتاب ہے جسے درس میں اسی لئے رکھا ہے کہ طلبہ عقائد اہلسنت سے سگاہ ہو جائیں اس کتاب میں ہے، ویکون من قرئ ولا یجوز من غیرہم یعنی خلیفہ قریش سے ہو غیر قریشی جائز نہیں۔
شرح العقائد النسفیۃ دار الاشاعۃ العربیۃ قندھار، افغانستان

شرح علامہ قضاۃ الی میں ہے،

لم یخالف فیہ الا الخوارج وبعض
المعتزلة۔
اُسی میں ہے،

یشترط ان یکون الامام قریشیاً لقوله عليه
اصلوته والسلام الاثمة من قریش وهذا
وان كان خیرا واحداً لکن لمارواه ابو بکر
محتاج به عن الانصار ولهم یکره احد انصار
مجتمعا عنده۔

قریشیت کی شرط میں کسی نے خلاف نہ کیا مگر خارجیوں
اور بعض معتزلیوں نے۔

یعنی شرط یہ ہے کہ خلیفہ قریشی ہو بدلیل قول نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم الاثمة من قریش اور یہ حدیث
اگرچہ خبر واحد ہے لیکن جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے انصار پر رجعت میں اسے پیش کیا اور صحابہ
کرم میں کسی نے اس پر انکار نہ کیا تو اس پر اجماع
ہو گیا۔

کتاب قواعد العقائد امام حمزہ الاسلام قزالی میں ہے،

شرط الامامة نسبة قریش لقوله صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم لا اثمہ من قریش۔
اس کی شرح اتحات میں ہے،

ان كثيرا من المعتزلة نفی هذا الاشتراط
ودلیل اهل السنة قوله صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم الاثمة من قریش قال
العراقی اخرجہ النسائی من حدیث انس
والبحاکہ من حدیث علی وصحیحه او قلت وكذا اخرجہ
البحر دہانی، تأمیج وابو یعلیٰ والبیہقی والنزادہ بنی
و حرجہ احمد من حدیث ابی ہریرۃ وابی بکر الصدیق

یعنی بہت معتزلیوں نے شرط قریشیت کا انکار کیا اور
اہلسنت کی دلیل، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے کہ خلف قریش سے ہوں، امام زین الدین
عزرائی نے فرمایا یہ حدیث نسائی نے حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور حاکم نے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ
وجہہ سے روایت کی اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور میں
میں کہتا ہوں یونہی اسے امام بخاری نے کتابہ التاریخ

شرح قواعد العقائد، دار الاشاعت العربیہ، قندھار، افغانستان، ص ۱۱۲

۱۱۱ و ۱۱۲

۱۱۵ / ۱

اتفقت الامة على اشتراط كونہ قریشاً خلاقاً
للخوارج لنا السنة والاجماع اما السنة فقوله
صلى الله تعالى عليه وسلم الاثمة من قریش
واما الاجماع فهو انه لما قال الانصار يوم
السقيفة منا امير منكم امير منكم ابو بكر
رضي الله تعالى عنه بعد ما كونه من قریش
ولم يتكره عليه احد من الصحابة فكان
اجماعاً

یعنی تمام اُمت کا اجماع ہے کہ خلیفہ کا قریش ہونا شرط
ہے اس میں مخالفت خارجی ہیں اور اکثر معتزلی ہماری
دلیل حدیث و اجماع اُمت ہے، حدیث تو حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خلفاء قریش
سے ہیں، اور اجماع یوں کہ جب انصار رضی اللہ تعالیٰ
عنہم نے روز سقیفہ بنی ساعدہ مهاجری رضی اللہ تعالیٰ
عنہم سے کہا ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے
انھیں صحابی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعویٰ خلافت سے
اُس پر کسی صحابی نے انکار نہ کیا تو اجماع
ہو گیا۔

شرح فقہ اکبر میں ہے،

يشترط ان يكون الامام قرشياً لقوله صلى
الله تعالى عليه وسلم الاثمة من قریش
وهو حديث مشهور وليس المراد به
الامامة في انقضاء اتفاق فتحيته الامامة الكبرى
خلافاً للخوارج، بل المراد به بعض المعتزلة

یعنی شرط یہ ہے کہ خلیفہ قریشی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: ائمة قریش سے ہیں، اور یہ حدیث
مشہور ہے اور اس میں امامت نماز باجماع مراد نہیں
تو ضرور خلافت مراد ہے اس میں مخالفت خارجی ہیں
یا بعض معتزلی۔

طریقہ حمیری میں ہے،

المسلمون لا بد لهم من امام قرشي ولا يشترط
ان يكون هاشمياً

یعنی مسلمانوں کے لئے ضرور ہے کہ کوئی قریشی خلیفہ ہو
اور ہاشمی ہونا شرط نہیں۔

طریقہ ندوی میں ہے،

يكون من قریش ولا يجوز من غيرهم

خلیفہ قریشی ہو غیر قریشی کی مخالفت درست نہیں۔

۲۴۷/۲	دار المعارف النجاشیہ لاہور	الفصل الرابع فی الامامة	۲۴۷/۲
ص ۱۲۷	مصطفیٰ البانی مصر	نصب الامام واجب	ص ۱۲۷
۶۱/۱	مکتبہ حنفیہ کراچی	المسلمون لا بد لهم من امام	۶۱/۱
۲۹۵/۱	مکتبہ نوید رضویہ فیصل آباد	طریقہ حمیری	۲۹۵/۱

عہدہ امام ابو الشکور سہلمی جسے سلطان الاولیاء محبوب الہی نظام الحق والدین نے درس میں پڑھا اُس میں ہے :

اجمعنا علی ان دمام من قریش و دایکوت
 ہم اہلسنت کا اجماع ہے کہ خلیفہ قریش سے جو اُن کے
 من غیر ہے۔

گُتِبِ حَدِیْثِ

میں صحیح مسلم و صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :
 لا يزال هذا الامر قریش ما یقی من الناس خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں
 انسان ہے۔ دو آدمی ہیں۔

شرح صحیح مسلم الامام النووی و شرح صحیح بخاری علامہ القسطلانی و مرقاۃ علی قادری میں ہے،
 بین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و سلوات هذا
 الحکم مستتر الی آخر الدنیا عا لقی من
 الناس اثنان

قریش ہم اصحابِ خلافت وہی مستمراہم
الآخرالدائماتقی من اناس اثنان

امام قرطبی کی منہم شرح صحیح مسلم میں پھر عمدۃ التاریخی و فتح ابیاری شروع کیا بیماری میں ہے۔
 هذا الحديث خبير عن المشروعية اي لا تعقد الاسامة الكبرى الا بالقرش مهي وجد

لله التمسيد في بيان التوحيد الباب الحادي عشر في الخلافة دار العلوم حزب الاحناف لايت ص ٥٩

۲۵ صحیح بخاری کتاب الاحکام باب الامراء من قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰۵۷/۲

صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الناس تبع الناس لغریبہ - - - ۱۹/۶

تہ شریعت میں صحیح مسلم کتاب الامارۃ - - - ۲/۱

۲۸/۱۰

١٤/٥

منہم احادیث

خلافت صحیح نہیں۔

آٹام نووی شرح صحیح مسلم پیر آٹام قسطلانی شرح صحیح بخاری اور علامہ قرطبی و علامہ سید قرطبی و علی مستری
شروع مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں،

هذه الاحادیث واشباهها دلیل ظاہر
ان الخلافۃ مختصة بقریش لا یجوز عقدہا
لاحد من غیرہم و علی هذا انعقد الاجماع
فی من الصحابة وكذلك بعدہم ومن
خالف فیہ من اهل البدع ادا عرض بخلاف
من غیرہم فهو محذور باجماع الصحابة
والأئمة فمن بعدہم بالاحادیث
الصحيحة

یہ حدیثیں اور ان کے مثل اور احادیث روشن دلیلیں
ہیں کہ خلافت قریش کے ساتھ خاص ہے ان کے
سوا کسی کو خلیفہ بنانا جائز نہیں، اسی پر زمانہ صحابہ
میں یوں ہی ان کے بعد اجماع منعقد ہوا تو جن
بعد نبیوں نے اس میں خلافت کیا یا جس نے اور کسی
کے خلاف کا اشارہ کیا اس کا قول صحابہ و تابعین و
علمائے مابعد کے اجماع اور صحیح حدیثوں سے
مردود ہے۔

علامہ ابن النیر پیر حافظ قسطلانی شرح صحیح بخاری میں کہتے ہیں،

الصحابة اتفقوا علی افادة المفهوم للصحة
خلافا لمن انكر ذلك والی هذا ذهب جمهور
اهل العلم ان شرط الامام ان يكون قرشياً
وقالت الخوارج وطائفة من المعتزلة يجوز
ان يكون الامام غير قرشي والفرق خوار بن عمرو
فقال تولية خیر القرشي ادنی وقال ابو بكر الطيب
لما عرج المسلمون علی هذا القول بعد ثبوت
حدیث الاثمة من قریش وعمل المسلمون به
قرناً بعد قرن و انعقد الاجماع علی
اعتبارها فذلك قبل ان یقع

یعنی صحابہ نے اتفاق کیا کہ حدیث الاثمة من قریش
خلافت کا قریشی میں محصور رہتی ہے برخلاف اُس کے
ہو اس کا منکر ہو، اور یہی مذہب پیر اہل علم کا ہے
کہ خلیفہ کے لئے قریشی ہونا شرط اور خارجہوں اور ایک
گروہ معتزلہ نے کہا کہ غیر قریشی بھی خلیفہ ہو سکتا ہے اور
خوار بن عمرو تو یہاں تک بڑھ گیا کہ غیر قریشی کا خلیفہ کرنا
بہتر ہے۔ آٹام ابو بکر ابن الطیب نے فرمایا مسلمانوں
نے اس قول کی طرف التفات نہ کیا بعد اس کے کہ
حدیث الاثمة من قریش ثابت ہو چکی اور ہر قرن
میں مسلمان اس پر عامل رہے اور اس اختلاف

سنة فتح الباری شرح البخاری باب الامرار من قریش مصطفیٰ البانی مصر ۱۹/۲۳۵
سنة شرح صحیح مسلم صحیح بخاری کتاب الامارة قری کتب خانہ کراچی ۱۹/۲

نہ سمجھ جائے کہ غیر قرشی خلیفہ ہو سکتا ہے لہذا حضرت امیر معاویہ نے خطبہ پڑھا کہ کوئی غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا اور اس پر کسی صحابی نے تو ایسی نے انکار نہ کیا تو معلوم ہوا کہ اُن سب کا یہی مذہب ہے۔

مطلب پھر این بظاہر پھر عینی و عقلانی و قسطانی سب شروع بخاری میں فرماتے ہیں،

ان القحطانی اذا قالوا وليس من بيت النبوة ولا من قریش الذين جعل الله فيهم الخلافة فهو من اكبر تعبير الزمان وتدين الاحكام۔ جب قحطانی قائم ہو گا اور وہ زخاندان نبوت سے ہے نہ قریش سے جی میں اللہ عزوجل نے خلافت رکھی ہے تو یہ ایک بڑا تغیر زمانہ اور احکام شریعت کی تبدیل ہو گا۔

امام اہل قاضی حیا علی پھر امام ابو زریا کو ہی شروع صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

اشترط كونه قرشياً هو مذهب العلماء كافة وقد احتج به ابو بكر وعمر على الانصاس يوم السقيفة فلم ينكرا احد وقد عدها العلماء في مسائل الاجماع ولم ينق عن احد من السلف فيها قول ولا فعل يخالف ذكرها وكذب من بعدهم في جمع الاعصار ولا اعتداد بقول النظم ومن وافقه من الخوارج واهل البدع انه يجوز كونه من غير قریش لما هو عليه من مخالفة اجماع المسلمين۔ خلیفہ میں قرشی ہونے کی شرط جمیع علماء کا مذہب ہے اور بیشک اسی سے صدیق اکبر و فاروق اعظم نے روز سقیفہ انصار پر حجت قائم فرمائی اور صحابہ میں کسی نے اس کا انکار نہ کیا اور بیشک علمائے اُسے مسائل اجماع میں لگنا اور سلف میں کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہ ہوا، خوشی تمام زمانوں میں علمائے مابعد سے اور وہ جو نظام معتزلی اور خارجیوں اور بد مذہبوں نے کب کہ غیر قرشی بھی خلیفہ ہو سکتا ہے کچھ گنتی شمار میں نہیں کر اجماع مسلمین کے خلاف ہے۔

شیخ عبدالحی محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں،

گفت آن حضرت جیلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ ہی باشند اور خلافت در قریش یعنی سے باید کہ در ایشان باشد و جائز نیست شرعاً عقد خلافت مر غیر ایشان را و بریں منعقد شد اجماع در زمن صحابہ و بایں حجت مصر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دایا، خلافت ہمیشہ قریش میں رہی یعنی اسی میں ہونا چاہیے اور شرعاً ان کے غیر میں خلافت کا انعقاد جائز نہیں صحابہ کے زمانہ میں اس پر اجماع ہو چکا ہے اور اسی حدیث کو

کووندہ مہاجرین برائے انصار

عہدِ حبشہ میں نے انصار پر بطورِ محبت پیش کیا۔ (ت)

امام جلال الدین کی تاریخِ خلفاء سے گزرا:

لم اور احد امن الخلفاء العبيد بين الامت
ام متهم غيوص صحيحة لانهم غير قرشي
میں نے اس کتاب میں خلفائے عبیدہ سے کسی کا ذکر
نہ کیا اس لئے کہ ان کی خلافت باطل ہے کہ وہ قرشی ہیں۔

کتاب فقہ حنفی

فتاویٰ سراجہ کتاب الاستحسان باب مسائل اعتقاد میں ہے:

يشترط ان يكون الخليفة قرشياً ولا يشترط
ان يكون هاشمياً
خليفة میں شرط ہے کہ قرشی ہو اور ہاشمی ہونا شرط
نہیں۔

اشیاء والنظر في ثلث بيان فرق بين ائمة السوء وازہری علی اکثر میں ہے:

فیشترط في الامم ان يكون قرشياً
خليفة میں شرط ہے کہ قرشی ہو۔

غزاة العيون میں ہے:

يشترط نسب قرشي لقوله صلى الله تعالى عليه
وسلم الا نعمة من قرشي
قرشی ہونا شرط ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: خلفاء قرشی ہوں۔

در مختار میں ہے:

يشترط كونه مسلماً حراً ذكراً عاقلاً بالغاً
خليفة ہونے کے لئے شرط ہے کہ مسلمان آزاد،

عہدِ اوس و دہ آخر کتب الحدیث تبعاً ۱۲ منہ غزل اس کو کتب حدیث کے آخر میں جامع بڑی حدیث ذکر کیا ہے (ت)

۱۔ اشعة الطمات شرح مشکوٰۃ باب مناقب قریش فصل اول مکتبہ نوریہ دہلی ۶۱۹/۴

۲۔ تاریخ الخلفاء خطبہ کتاب مطبعہ مجتبیٰ دہلی ص ۷

۳۔ فتاویٰ سراجہ کتاب الاستحسان باب مسائل اعتقاد نوکسور لکھنؤ ص ۷۰

۴۔ الاشیاء والنظر في ثلث الفن ثالث اذاعة القرآن کراچی ۲۵۳/۲ ۶۵۴

۵۔ غزاة العيون البصائر شرح الاشیاء والنظر في ثلث الفن ثالث - - - ۶۵۴/۲ ۲۵۳

مرد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہو۔

قادر قرشیؑ
طحاوی علیہ السلام ہے،

خلیفہ کا قرشی ہونا شرط ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، خلفاء قرشی ہوں۔ اسی حدیث سے انصار نے قریش کو خلافت تسلیم کر دی۔

اشترط كونہ قرشیاً لقوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاشارة من قریش وقد سمت الانصار الخلافۃ لقریش بهذا الحديث۔
رد المحتار میں اسی کے مثل لکھ کر فرمایا،

یعنی اسی حدیث و اتفاق صحابہ کرام سے ضراریہ کا قول باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ خلافت غیر قریش میں لاتی ہے اور کعبہ کا جو کہتے ہیں خلافت کے لئے قرشی ہونا ضروری ہے یعنی ان دونوں گمراہ فرقوں نے اہلسنت کا خلاف کیا، اول نے غیر قرشی کی خلافت کو ادنیٰ جانا دوم نے قرشی کی خلافت کو صرف ادنیٰ سمجھا لازم نہ ہوا، اہلسنت کے نزدیک خلیفہ کا قرشی ہونا لازم ہے دوسرا خلیفہ شرعی نہیں ہو سکتا۔

وہ بیطل قول انصار یہ ان الامامة تصحیح فی غیر قریش والکعبیۃ ان القرشی ادنیٰ بہ۔

تمہید امام ابو شکر رسالی میں امام الامام سراج الامام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نص سے اس کی تخریج ہے کہ،

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، خلافت صحیح ہے بشرطیکہ قرشی ہو نیک خواہ بد۔

قال ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یصح امامتہ اذا کان قرشیاً براکانت او فاجر۔

ازالہ وہم میں عبارت کتب عقائد و حدیث

بالجملہ مسئلہ یقیناً اہلسنت کا اجماعی ہے ولہذا حدیث بخاری،

اسمعووا و اطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشیؑ
سنو اور مانو اگر چہ تم پر کوئی حبشی غلام عامل کیا جائے۔

۸۲/۱	مطبوعہ مجتہد دہلی	باب الامامة	سلفہ درخت
۲۳۹/۱	دار المعرفۃ بیروت	"	سلفہ حاشیۃ الطحاوی علی اندر المختار
۳۶۸/۱	دار احیاء التراث العربی بیروت	"	سلفہ رد المختار
ص ۱۵۹	دارالعلوم حنبیہ الاحسان لاہور	ابواب الخلفاء والامامة	سکھ تمہید ابو شکر رسالی
۲۰۵۷/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب التبع والطاعة	سکھ میاں بخاری

اُس کی شرح میں علما قاطبہ ازالہ وہم کی طرف متوجہ ہوئے، شرح مقاصد میں ہے،
 ذلک فی غیر الامام صحت الحکامۃ یہ حدیث غلط کے سوا اور حکام ماتحت کے بارے میں ہے۔
 موافق میں ہے،

ذلک الحدیث فی من امر الامام علی سریۃ و غیرہا۔
 پر حدیث اُس کے بارے میں ہے جسے کسی لشکر وغیرہ
 پر سرکار کرے۔
 شرح موافق میں ہے،

یجب حملہ علی هذا فاعلمنا من بینہ و
 بین الاجماع، او نقول هو بالغة علی سبیل
 القرض و یدل علیہ انه لا یجوز کون
 الامام عبد اجماعاً۔
 حدیث کو اس معنی پر حل کرنا واجب ہے کہ اجماع کے
 مخالف نہ پڑے، یا یوں کہیں کہ وہ بروہر بہا لغتہ
 بطور فرض ارشاد ہوا ہے اور اس پر دلیل یہ ہے
 کہ امام کا غلام ہونا بلا اجماع باطل ہے۔

ابن الجوزی نے تحقیق پھر امام بدر محمد عینی نے عمدة القاری پھر حافظ عسقلانی نے شرح بخاری
 کتاب الصلوۃ میں فرمایا،

هذا فی الامراء والعمار والاشیاء والمحدثات
 فان الخلافۃ فی قریش لا مدخل فیہا لغيرہم۔
 یہ حدیث سراروں اور عاملوں کے بارے میں ہے نہ خلفاء
 میں کہ خلافت قریش میں ہے وہ سرور کو اس میں دخل
 ہی نہیں۔

یہیں فتح الباری میں ہے،

امربطاعة العبد الجہشی والامامة العظمی
 اما تكون بالاستحقاق فی قریش فیکون غیرہم
 متطلباً بہ۔
 حبشی غلام کی اطاعت کا حکم فرمایا اور خلافت تو صرف
 قریش کا حق ہے تو غیر قریشی متطلب ہوگا یعنی بزرگ
 امیر بن بیٹنے والا۔

۲۷۷/۲	دارالمعارف النعمانیہ لاہور	شرح المقاصد الفصل الرابع فی الامامة المبحث الثاني
۲۵۰/۸	قم، ایران	شرح المواقد المصدا الرابع فی الامامة فتاوی الشریع الرضی، قم، ایران
۲۲۸/۵	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب امامۃ العبد والمولی
۲۳۹/۱۶	مصطفیٰ آبادی مصر	فتح الباری

عمدة القاری و فتح الباری کتاب الاحکام میں اسی حدیث کے نیچے ہے :

ای جعل عاملا ہاں امرامامة عامة علی البلد مثلا او علی فیہا ولایة خاصة كالامامة فی الصلوة او جباية الخراج او مباثنة الحرب صدق کان فی من الخلفاء الراشدین من تجمع له الامور الثلاثة و من يختص ببعضها ^{بعض}

امام ابو سلیمان غلابی پیر امام عینی و امام مستوفی و علی قاری نے فرمایا :

قد یضرب المثل بما لا یقع فی الوجود و هذا من ذلک و اطلق العبد المحشی بما لقع فی الامر بالطاعة و ان کان لا یتصور شرعا ان یلی ذلک ثم یقطع الرقاة قال الخطابی قد یضرب المثل بما لا یکاد یصح فی الوجود

یعنی کبھی ضرب مثل میں وہ بات کہی جاتی ہے جو واقع نہ ہوگی، یہ حدیث اسی قبیل سے ہے، حبشی کا ذکر حکم اطاعت میں مبالغہ کے لئے فرمایا اگرچہ حبشی غلام کا ولی مٹا شرعاً مقصور نہیں، مرقاة کے الفاظ یہ ہیں معانی سے ہا کسی سبب مثل میں وہ بات کہی جاتی ہے جو واقع نہ ہوگی۔ (ت)

اشعة اللغات میں ہے :

ذكر عبد برائے مبالغہ است بر و تیرہ قول آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر کہ بنا کند مسجد سے اگرچہ مثل آشیا نہ کنجشک و مرصعہ ہرگز مثل آشیا نہ کنجشک نباشد لیکن مقصود مبالغہ است یا مراد نائب خلیفہ است

غلام کا ذکر بطور مبالغہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام اس ارشاد کے طور پر جو مسجد بنائے اگرچہ چڑیا کے گھر نیلے کی مثل ہو، حانہ نہ مسجد ہرگز چڑیا کے گھونسلے کی مثل نہیں ہوتی، لیکن مقصود مبالغہ ہے یا خلیفہ کا کوئی نائب مراد ہے (ت)

۲۳۹/۱۶	مصطفیٰ ابابا مصر	سہ فتح الباری	باب السمع والطاعة
۲۴۰/۱۶	" "	سہ فتح الباری	" "
۲۴۶/۷	کتاب الامارة الفصل الاول مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ	سہ مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	" "
۳۰۱/۳	مکتبہ نور محمدیہ سکر	سہ اشعة اللغات	کتاب الامارة الفصل الاول

عمدة القاری و کتاب الدراری و مجمع البحار میں ہے ۱

هذا في الامراء والعمال دون الخلفاء لان
الحبشي لا يتولى الخلافة لان الائمة من
قریش کے

مستحب پھر ابن بطل پھر ابن حجر نے فتح میں کہا:
قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اسمعوا و
اطيعوا الا يوجب ان يكون المستعمل للعبد
الا امام قرشي لما تقدم ان الامامة لا تكون الا
في قریش کے

فتح الباری و ارشاد الساری و مرقاۃ قاری میں ہے ۱
و لفظ لھا و ان استعمل علیکم عبد حبشی ای
وان استعمله الامام الاعظم علی القوم لان
العبد الحبشي هو الامام الاعظم فان الائمة
من قریش کے

مجمع البحار الانوار میں ہے ۱
شرط الامام العربیة و انقرشیة و لیس فی الحدیث
انہ یكون اماما بل یفوض الیہ الامام امر من
الامور کے

اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) بلکہ خود حدیث صحیح میں اس معنی کی تصریح صریح موجود جس کا بیان فصل سوم میں
آئے گا ان شاء اللہ العزیز الودود۔

۱/۲۳۲ عمدة القاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة ادارة المنيرية دمشق
۱۹/۳۴۰ فتح الباری شرح البحاری باب السمع والطاعة مصطفیٰ البابی مصر
۶/۲۴۶ مرتقات المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الامارة العصل الدول مکتبہ جمعیۃ کونست
۱/۳۳۰ مکہ مجمع بحار الانوار تحت لفظ جدد مکتبہ دار الایمان مدینہ منورہ

حضرت مولانا عبد القادر صاحب بدایونی مرحوم اپنے رسالہ عقائد احسن الکلام میں فرماتے ہیں ،
فعتقد انه يجب على المسلمين نصب امامهم بالسنن كاعتقدهم في مسائلهم من قرشي غيبة
من قرشي له قائم كرافض ہے ۔

فروع دیگر از کتب عقائد

علامہ سعد الدین نقضہ زانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں ،

ما قيل فعلى ما ذكر من ان مدة الخلافة
ثلاثون سنة يكون الزمان بعد الخلفاء الراشدين
حاليا عن الامام فتعصى الامة كلهم ، قلنا
المراد بالخلافة الكاملة وليس فعل الخلافة
تنقص دواب الامامة ، على ان الامامة اعم
لكن هذا الاصطلاح لم يحدد من القوم ولما
بعد بحدفاء العباسية (مرشك) ملخصا
ختم ہو گئی امامت بعد کو رہی ، اور واجب نصب امام ہی تھا تو امت گنہگار نہ ہوئی یہ اس پر مبنی ہو گا کہ امامت
خلافت سے عام ہے مگر ہم نے قوم سے یہ اصطلاح نہ پائی ، بہر حال جب سے خلفا سے عباسیہ نہ رہے
مرشک ہے کہ اس وقت سے نہ کوئی امام ہے نہ کوئی خلیفہ ، تو اعتراض نہ اٹھا انتہی (ملخصاً) ۔
اقول ادلاً صحیح جواب ادل ہے اور اشکال کا جواب خود علامہ کے کلام سے آتا ہے اس وقت
نظر اس پر نہ کہی تھی ۔

ثانیاً امامت بیشک عام ہے جس کا بیان ہم کر چکے ہیں ایشاء اللہ ۔ نیز علامہ موصوف شرح مقاصد میں
اسی اعتراض کو ذکر کر کے بہت صحیح دواخیج جواب سے دفع فرماتے ہیں ؛
فان قيل لو وجب نصب الامام لسزم ان كل واحد من المسلمين واجب نصب امام واجب بوجوبه او كثر

عن ذكره في الرواية (بشارة الله تعالى) کے پر ادوا ۱۲ حشمت علی قادری دہلوی لکھنؤی غفرلہ

سے احسن الکلام

سے شرح العقائد لنفسیہ

دارالاشاعت قندھار ، افغانستان

ص ۱۱۰ و ۱۱۱

طابق الامّة في أكثر الأعمدة على ترك
الواجب لاستقاء الامام المتصّف بما يجب
من الصفات مباح بعد انقضاء الدولة
العباسية قدامنا يدرم الضلالة لو تركوا عسى
قدراً واحتياطاً لا يجوز واضطراباً
جواب دیں گے کہ گراہی تو جب ہوتی کہ ان کے بعد اُمت نصیب امام پر قادر ہوتی اور قصداً ترک کرتی، مجرور
مجبوری کی حالت میں کیا الزام ہو۔

یہی مضمون مولوی علی النخایلی میں ہے حدیث مجرور واضطرابان کر کے کہا،

وبهذا الحديث يندفع الاشكال بعد الخفاء
المراشد بين والعباسية أيضاً۔
یعنی خلفائے عباسیہ کے بعد تمام عالم سے خلافت
ضرور مفقود ہے مگر اُمت پر الزام نہیں تاکہ عذر مجبوری

موجود ہے۔

شرح عقائد امام نسفی پھر تعلیقات المسایرة للعلامة قاسم الخفای تلمیذ الامام ابن لہام رحمہ اللہ لکھے
میں ضرورت خلیفہ بتائی کہ دین و دنیا کے رستے میں کچھ فرق ہے پھر فرمایا،
فان قيل فليكتف بذی شؤكة له الرياسة
العامة اما ما كان او غيرا ما من ان نظام
الامر يحصل بذات كفا في عهد الاترالت
قلنا نعم يحصل بعض النظام في امر الدنيا
ولكن يحتل امر الدين وهو المقصود
الاهم
یعنی اگر کوئی کہے کہ انتظام ہی کی ضرورت ہے تو ایک
عام ریاست واسلے پر کیوں نہ قناعت ہو جائے وہ
خلیفہ ہو یا نہ ہو کہ انتظام اس سے بھی حاصل ہو جائیگا
جیسے سلطنت ترکی سے کہ خلافت نہیں اور انتظام
کر رہی ہے پھر خلیفہ کی کیا ضرورت، تو ہم جواب دیں گے
ہاں ایسی سلطنتوں سے دنیاوی کاموں کا کچھ انتظام
چل جائے گا مگر دینی کاموں میں خلل آئے گا وہ بے خلیفہ نہ بنیں گے اور دین ہی مقصود اعظم ہے۔

لہذا ترکی سلطنت یا اور بادشاہیاں کافی نہیں خلیفہ کی ضرورت ہے، کیا ان سے بھی صاف نص کی

مع شرح المقاصد الفصل الرابع في الامامة البحث الاول في نصب الامام دار المعارف الشامية لاہور ۲/۱۳۵
سے مولوی علی النخایلی مطبع ہندوپریس دہلی ص ۲۵۷
سے شرح العقائد النسفیة دار الاشاعت قندھار افغانستان ص ۱۱۰

حاجت ہے واللہ الحجة البالغة۔

تبلیغ : اسی نوع سے ہے وہ حدیث کہ صد کلام میں امام خاتم الحفاظ سے گزری کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت جب نبی عباس کو پہنچے گی طور مہدی تک اور کو نہ ملے گی۔ ظاہر ہوا کہ مسلمانوں سے آج تک اور آج سے ظہور حضرت امام مہدی تک کوئی غیر عباسی خلیفہ نہ ہوگا جو دوسرے کو خلیفہ نہ مانے۔ حدیث کی تکذیب کرتا ہے یہ حدیث اپنے طرق حدیدہ سے حسن ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں امام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، اور دہلی نے مسند الفردوس میں انھیں سے بسند دیگر اور دار قطنی نے افراد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً اور خطیب نے بسند خلفاء حضرت جبرائیل سے مرفوعاً اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، حدیث طبرانی کے نفعیہ ہیں۔

لكنهما في ولد علي صنواي حتى يسلوها الي
الرجال
ہاں خلافت میرے چچا میرے باپ کی جگہ عباس کی
نہ لاد میں ہے یہاں تک کہ اسے سپرد و جال کریں گے۔

اھ حدیث ابن مسعود میں ہے،

لا تذهب الايام وانبيائي حتى يملك من جبل
من اهل بيتي يوحى اسمي اسمي واسم
ابيه اسم ابني فيملوه قسطا وعدلا كما ملئت
جودا وظما
شب و روز گزرنے کے بعد وہ خلافت کو میرے
اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام
میرا نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ
کا نام، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا

جس طرح ظلم و ستم سے بھر گئی تھی یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام خاتم الحفاظ نے اس حدیث سے استناد اور اس پر اعتماد کیا کیا تقدیر (جب کہ چچے
گزارات) یہ ہیں تقریباً پچاس حدیثیں اور کتب عقائد و تفسیر و حدیث و فقہ کی بارہ جہاں تھیں۔ سنہ
بالانصاف کو اسی قدر کافی دہائی ہیں۔ واللہ الحمد والحمد لله رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ
علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و ابنہ و حوزہ اجمعین۔

فصل دوم

خطبہ صدارت مولوی فرنگی محل میں ۱۵ اسطری کارگزاری کی ناز برداری

(۱) مسلمانوں نے دیکھا خلافت کے لئے شرط قریشیت پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سوائے حدیثیں، صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، ائمتہ کا اجماع، جملہ اہلسنت کا عقیدہ، ائمہ و اکابر حنفیہ کی کتب عقائد میں تصریحیں، کتب حدیث میں تصریحیں، کتب فقہ میں تصریحیں ایسے عظیم الشان جلیل البرہان اجماعی قطعی یقینی مسئلے کو فرنگی محل کا حید صدارت میں صرف شافعیہ کی طرف نسبت کرنا اور حنفیہ میں فقط بعض کے کلام سے وہ بھی تصریح نہیں، قوی سے کہجے جانے کا ادعا کرنا کس درجہ خلافِ دیانت و انولسے عوام سے۔

(۲) تمہید میں تو ائیس پر خود حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نص صریح مذکور، شاید امام اعظم کا نص بھی کسی مقلد حنفی کا غول سے کلام ہوگا۔

(۳) اُس پر نقول قاہرہ اجماع کو یوں کرانا کہ بعض بے اجماع نقل کیا، کیسی تبلیہ ہے۔

(۴) یہ کہنا کہ ائمہ ائیس کا حق یہ ہے کہ نبوت کا اجماع مشکل ہے، ثقات ائمہ کی تکذیب کا اشارہ ہے، امام اہل ثقت عدل قاضی میاض رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے ائمہ نے ائیس پر اجماع نقل کیا، بعد کے علماء نے نقل کیا سب نے مقبول و مقرر رکھا کسی نے اُس میں شک و اہست کا پتہ نہ دیا معاذ اللہ یہ سب جھوٹے ہیں اور فرنگی محل سچے۔

(۵) جب نقول ائمہ مردود و نامعتبر ٹھہری تو آپ ہی ہزاروں اجماعوں کا ثبوت مشکل بلکہ ناممکن ہو جائیگا کہ آخر قرآن و حدیث نے فرمایا نہیں کہ بعد عصر نبوت غلام مسند پر اجماع ہو گا ہم نے اہل اجماع کو دیکھا تک نہیں، نہ وہ سب مل کر اپنے اجماع کی دستاویزی رجسٹری کرا لگے اب نہ دیں مگر نقول ائمہ وہ ان تازہ لیڈروں کو مقبول نہیں، پھر ثبوت اجماع کی صورت ہی کیا رہی۔

(۶) جب وہ نقل اجماع میں تم تو نقل اقوال خاصہ میں کیوں معتد ہوں گے، فقہ بھی گئی، یہ وہاں سید و غیر مقلدین کی تعظیم و تکریم اور جلسوں میں اُن کی صدارت و تقدیم کی شامت ہے کہ وہی غیر مقلد کا مسئلہ آگیا ع

قیاس فاسد و اجماع بے اثر آمد

(قیاس فاسد ہے اور اجماع بے اثر ہے۔)

(۷) امام اجل قاضی حیا متی نے ابتدائے دعویٰ اجماع نہ کیا بلکہ یہ فرمایا کہ علمائے کرام نے اُسے مسائل اجماع میں لگنا تو ان سے ابتدائے بتانا تکذیب و گستاخی کی انتہا تک نہ پہنچا۔

(۸) صدر اسلام میں ڈیڑھ سو برس تک تصانیف نہ ہوئیں، پھر اٹلی صدیوں کی ہزاروں کتابیں مفقود ہوئیں، اب صدیوں کے مسائل اجماعیہ میں سب سے پہلے جس امام کے کلام میں نقل اجماع نظر آئے اسی کے سر نہک دیا جائے کہ ابتدائے ان سے معلوم ہوتی ہے کتنا آسان طریقہ رد اجماع کا ہے۔

(۹) انہی کرام اُنس پر صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماع سے اب تک تمام اہلسنت کا اجماع جاتے، اور اسی بنا پر کتب عقائد میں اُسے قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں اُس کے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اُردو الاعتقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اُس سے نقص اجماع حق خالص ہے یوں ہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو پھر بنی برود اور صحیح و قابل تاویل ہے تو وہ اب بابت تاویل و رد شاذ و ایت اجماع کے مقابل قطعاً معطل ذکر الہا اُنس سے اجماع باطل۔

(۱۰) قریش میں عصر خلافت کے احادیث بیشک متواتر ہیں بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ وہ دوسرے انہوں نے خبر احادیث کو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بتا دیا مگر مسند سے گزرا کہ حافظ الحدیث امام مستطانی نے ایک حدیث الانہ منہ بیش کہ چالیس کے درجہ میں برکرم سے مروی دکھا دیا اور اس میں مستطانی رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام امام بخاری نے مفادہ مسند میں لفظ العیش فی طرق حدیث الاثمة صنف قریش بتایا یہ حدیث صحابہ کرام میں یقیناً تواتر کا ہے یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اہل احادیث علاوہ۔

(۱۱) اُنس سے قطع نظر کچھ تو اس قدر تواتر کل کی قاصر کتابوں سے بھی نظر آ رہا ہے کہ وہ بنا شبہ مشہور اور بالذکر عدیدہ و طرق کثیرہ بہت صحابہ کرام سے ماثورہ اور برابر صدر اول سے امت مرحومہ میں احتجاج و عمل کیلئے مقبول و منظور، پھر اس کے خاص الفاظ کے احادیث سے ہونے کا ذکر جس کا باب اب علا سے عقائد و واقعات و شرح مفادہ و شرح و غیرہ میں دے چکے کیا انصاف ہے۔

(۱۲) انہی نے الاثمة من قریش سے استدلال فرمایا اور جن محل باللام کے افہام استغرق سے اتمام تقریب فرمادیا اسے الخلافۃ فی قریش سے بدلنا اور القضاء فی الانصار سے نقص کرنا کیا مقصد ہے دیانت ہے۔

(۱۳) حدیث صحیح لا یرال هذا الا مصرفی قریش ما بقی من اس

اثبات (خلافتِ بیستہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی ہیں۔ ت) سے استدلال امر کا کیا رہا، کیا کسی حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ:

لا يزال هذا القضاء في الانصار وهذا الاذان بيستة مائة قضا انصار میں اور مائة اذان جشیوں میں فی الحبشة باقی من الناس اثنتی۔

وہ ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی رہیں۔ جب امر فرما چکے کہ صحابہ کرام نے حدیث سے حصر کجا اور اسی پر عمل فرمایا تو صحابہ کے مقابل اپنی چڑگیوں نکال کر کیا شان دین ہے۔

(۱۶۹۱۵) محققین اہلسنت مرقا اور امام ابو بکر باقلانی کی طرف خصوصاً اس نسبت کی جرات کر قریشیت کی شرط سے بالکل مدول کرتے ہیں کس قدر دودخ میزدہ ہے اکابر ائمہ و اعظم علماء اجماع صحابہ اجماع تابعی اجماع امت فعل فرما رہے ہیں، مانتقدان خلافت صرف خارجیوں معزلیوں کا خلافت بتاتے ہیں، مخالفت میں قرآن و کتب دیگر اہوں کے قول نقل کرتے ہیں معاذ اللہ، اگر تمام محققین اہل سنت دور کنار صرف امام سنت باقلانی کا خلافت ہوتا تو خارجیوں معزلیوں کو مخالفت بتایا جاتا، دو گراہوں کا نام ان کے نام نامی سے زیادہ پیارا، اور قابل ذکر عظمت و لاتما کہ انھیں چھوڑ کر ان دو کا نام گمایا جاتا۔ شرح عقائد السننی کے الفاظ تو آب زور سے لکھنے کے ہیں کہ لم یخالفت الا الحوارج وبعض المعتزلة۔ سنن میں کسی نے خلاف کیا سوا خارجیوں اور بعض معزلیوں کے۔ تمام نقول، اجماع کا یہی مطلب ہے مگر اس میں محققین اہلسنت و امام باقلانی کی طرف اس نسبت مطلقہ کی روش تر توضیح ہے و لہ الحمد اجلہ اکابر ائمہ اہلسنت ائمہ کلام و اکابر حدیث و اعظم فقہ سب کے ارشادات پس پشت ڈالنا اور ایک متاخر مورخ ابن خلدون کے قول بے سند پر (جس کے مذہب کی بھی کوئی ٹھیک نہیں نہ تاریخ نویسی کے سوا کسی علم دینی میں اس کا نام زبانوں پر آتا ہے) سرمنڈا جیٹا کیا شرط دین پرستی ہے اجلہ ائمہ جہادہ ناکدین کو نہ معلوم ہوا کہ خود امام سنت باقلانی و محققین اہلسنت اس مسئلہ میں مخالفت ہیں برابر اجماع نقل فرماتے رہے مسئلہ پر جو ہم و یقین فرمایا کہ اہل خلافت کو خارجی معزلی بدعتی کہتے رہے مگر آٹھویں صدی کے اخیر میں اس مورخ کو حقیقت حال معلوم ہوئی کہ اس میں تو محققین اہلسنت و امام سنت مخالف ہیں۔

(۱۶) طرغیہ کہ ابن خلدون نے اتنا کہا تھا،

صحیح بخاری	کتاب الاحکام	تھری کتب خانہ کراچی	ص ۵۴-۱۰
صحیح مسلم	کتاب الامارۃ	" " "	۱۱۹/۲
شرح عقائد السننیۃ	دار الاشاعت العربیہ قندھار افغانستان		ص ۱۱۷

اشتبہ ذلک علی کثیر من المحققین یہ بہت سے محققوں کو اس میں شبہ لگا۔
 فرنگی علی تحریر نے ”شبہ لکنا اڑا دیا“ اور ”کثیر“ کا لفظ گھسا دیا، اسے یوں بنایا کہ محققین عدول کرتے ہیں یعنی
 ان کا عدول، انرا وہ اشتباہ نہیں بلکہ ازراہ تحقیق ہے اور وہ جو اس شرط پر قائم رہے یعنی تمام اہلسنت وہ تحقیق سے
 عاری ہیں۔

(۱۸) ان دونوں سے بڑھ کر چالاکی یہ کہ فرنگی علی تحریر نے محققین کے ساتھ لفظ ”اہلسنت“ بڑھایا
 یہ لفظ ابن خلدون کی عبارت میں نہیں، وہ خدا جاننے کی کو محققین کہہ رہا ہے، انہ فرمایا چلے کہ اس میں مخالفت
 خارجی ہیں یا معتزلی تو انہیں میں سے کسی فرنگی کو محققین کہا اور ظاہرًا معتزلہ کہہ کر دوبارہ خلافت جو مضمون اُس نے
 نقل کیا وہ ضرار بن عمرو معتزلی ہی کی مخالفت کا مزید، نہیں نہیں بلکہ اُس سے بھی کہیں رائے ہے ناشکی الخ
 اللہ تعالیٰ۔

(۱۹) ابن خلدون کی حالت عجیب ہے اُس کے کلام سے کہیں اعتزال کی بُرائی ہے کہیں نحر یا نہ اسباب
 پرستی کی بھلک پائی جاتی ہے، اولیائے کرام کا صاف دشمن ہے، اُن کو رافضیوں کا مقلد بتاتا ہے، کہتا ہے
 اُن کے دلوں میں رافضیوں کے اقوال رچ گئے اور اُن کے ماہب کوہ بنا دیں بنانے میں تو غل کیا یہاں تک کہ
 طریقت کا سلسلہ علی تک پہنچا۔ وہ کہنا انہوں نے حسن لدی کو حرقہ پہنایا اور اُن سے اُن کے پر جنید تک پہنچا
 اس شخص علی اور ان کی اور باتوں سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ رافضیوں میں داخل ہیں، و لہذا رافضیوں کی طرح
 ایک امام ہمدی کے انتظار میں ہیں جس کے آنے کی کچھ صحت نہیں، اسی طرح اقطاب و ابدال کا ایک وقت منکر ہے
 اہلسنت میں بھی اولیاء کے مقلد رد افض ہونے کا مشعر ہے کہ جس طرح رافضیوں نے ہر زمانے میں ایک امام باطن
 اور اس کے نیچے فقہا مانے ہیں، یوہی اُن سے سیکھ کر صوفیہ نے ہر دور میں ایک قطب اور اس کے ماتحت
 ابدال مقرر کیے ہیں، حالانکہ احادیث مرفوعہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ جن کے بیان
 میں امام جلال الدین سیوطی کا ایک رسالہ ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر اجلہ اقطاب کرام

عہدہ دور کیوں جانیے اپنے ان معکم مولوی عبدالحی صاحب کا فتاویٰ جلد اول طبع اول ص ۷۷ اور خود اپنا مجمع کردہ
 فتاویٰ قیام ص ۳۰۶ ملاحظہ کیجئے۔ علامہ عبد الرحمن حنفی معتزلی معروف بہ ابن خلدون ۱۳ عبید الرضا حسمت علی
 رضوی غفرلہ۔

لے تاریخ ابن خلدون فصل فی اختلاف الامۃ فی حکمہ المنصب شرطہ بہتہ الاعلیٰ مطبوعہ بیروت ۱۹۴/۱

قدست اسرار ہم سب سے اقطاب و ابدال کی حقیقت تو اتر ہے یہ نہی کوئی سا صاحب سلسلہ ہے جس کا سلسلہ
امیر المومنین علی تک نہیں پہنچتا تو وہ ان تمام حضرات اکابر کرام کو معاذ اللہ دین میں مخترع اور رافضیوں کا متبع بلکہ
سلک روافض میں مسلک ٹھہراتا ہے، عزائم اسلام کا راز بھری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا وحشی جو بتایا
ہے، اور یہ کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد پر بھیجے وقت انھیں وحشییت پر اور انجھار دیا
کیونکہ وحشی ہی قوم کا ملک وسیع ہوتا ہے، نیز کہتا ہے صحابہ وحشی جہنم کے سبب لکھا ٹھیک نہ جانتے تھے،
کنائے قرآن عظیم جا بجا غلط لکھا ہے، اور اولیاء کو جادو گروں کے علم میں رکھنے کے لئے کہا جو کسی کو اپنی کرامت
سے قتل کرے وہ صاحب کرامت قتل کیا جائے گا جیسے سائر کو اپنے مکر سے قتل کرے۔ اجلہ اکابر مہربان خدا
کو ہم بنام حتی کہ شیخ الاسلام ہر وی کو لکھتا ہے کہ یہ معلوم ہے کہ امیر المومنین نے روافض اسمعیلیہ سے سیکھا
الی غیر ذلک من ہفواتہ الثنیعة (اس کے علاوہ اس کے بہت سے بڑے ہفوات ہیں) اور پھر تشریح
کے لئے یا خود اپنے حال سے یا واقفی کے باعث جا بجا نسبت و اعتقاد اولیاء کا انکار بھی کرتا ہے جس نے محققین
و شیخ الاسلام امام ہر وی کی طرف کفر میں تقلید روافض نسبت کر دی وہ اگر محققین و امام باقری کی طرف بدعت
میں تقلید خوارج نسبت کر دے یہ کی بعید ہے، ہاں غلبہ اُن دھیان سنت سے کہ تمام اکابر ائمہ و علماء ہے اہلسنت
کے ارشادات عالیہ پر پانی پھیرے کے لئے ایک ایسے مروت کا دھڑک رہا ہے، کیا ایسے مروت پر نفس للظالمین
بدلتا (ظالموں کو کیا ہی بُرا بدلتا) یہاں وارد نہ ہوگی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
غالب اس نسبت مخترع سے بھی اسے صوفیہ کرام پر چڑ کر لی منظور ہے وہ بھی شرعاً قریشیت کو اجماعی مانتے
ہیں خود اسی شخص نے اسی مقدمہ تاریخی فصل فاطمی میں ان اکابر کرام سے نقل کیا،

قالوا لما کان امر الخلافة لقریش حکما یعنی صوفیہ کو ہونے فرمایا خلافت خاص قریش کیلئے
شرعیاً بالاجماع الذی لایوہنہ انکار من ہونا عام شرعی ہے ایسے اجماع سے ثابت جو
لم یزاول علمہ الخ۔ تا واقعہ ناشناس کے انکار سے سمست نہیں

ہو سکتا

لہذا محققین و امام سنت کا خلاف بتایا کہ ان کی تکذیب ہو۔

(۲۰) نہیں نہیں بلکہ اس کا راز اور ہے خود اسی بحث سے روشن کہ وہ آپ جتدع اور خوارج کا

سنة القرآن الکریم ۵۰/۱۸

سنة مقدمہ ابن خلدون فصل فی امر الفاطمی موسسة الاطی طبوعات ہرروت ۳۲۲/۱

تبع اور اجماع صحابہ کرام کا غارق، اور قرار دے دینے کا موافق ہے، اس نے وہاں شرائط خدمت میں کہا،
 اما النسب القرشي فلاجماع الصحابة على قرشيت کی شرط اس لئے ہے کہ صحابہ کرام اسے اس
 ذلك سے پر اجماع فرمایا۔

پھر اس اجماع کی غشا و مستند حدیثیں ذکر کیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، الاثمة من
 قریش سے خلفاء قریشی ہوں۔ اور فرمایا،

لا يزال هذا الامر في هذا الحق من قریش تک خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی۔

اور کہا اس پر دلائل بکثرت ہیں، پھر آہستہ آہستہ رد و احادیث و اجماع کی طرف سرکا کر،

لما ضعف امر قریش وتلاشت عصبیتهم جب قریش میں ضعف آیا اور ان کی حمیت جاتی رہی
 فاشتبه ذلك على كثير من المحققين حق تو بہت محققوں کو یہاں شبہہ لگا یہاں تک کہ
 ذهبوا الى نفى اشتراط القرشيت لہ نفی شرط قریشیت کی طرف گئے۔

یہاں دونوں پہلو دیکھیے، اشتباہ کہا جس سے مفہوم ہو کہ ان کو غلطی پر جانتا ہے اور انھیں
 محققین کہا جس سے مترشح ہو کہ ان کے زلم کو تحقیق مانتا ہے پھر ان کے دو شبہہ ذکر کئے ایک اسی حدیث
 و بار بار غلام حبشی سے جس کے جواب غلام اعلم کے لئے اور اس پر آیا و غلام ان شاء اللہ تعالیٰ آگے
 آتا ہے اس نے جواب غلامی اختیار کیا کہ یہ مباغۃ بطور فرض ہے، دوسرا شبہہ اس روایت سے کہ
 امیر المومنین فاروق سے مروی ہوا،

لو كان سائر مولی ابی حفص یغف حیالو لیتہ اگر ہر مولا ابی حفص کے غلام آزاد شدہ سالم زندہ ہوتے تو
 میں ضرور ان کو والی بناتا۔

یا فرمایا، لما دخلت فی ابیطیة ان پر مجھے کوئی نہ گمانی نہ ہوتی۔

اس کا کھلا ہوا روشن جواب تھا کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے لولیتہ میں انھیں ولی کرتا، نہ کہ
 استخففتہ میں انھیں خلیفہ کرتا، والی ایک صوبہ کا بھی ہوتا ہے ایک شہر کا بھی ہوتا ہے جسے خلیفہ مقرر فرماتے
 تو اسے یہاں سے کیا علاقہ، اس روشن جواب کو چھوڑ کر اولیٰ تو یہ جواب دیا کہ ہذا حب الصحابی لیس نتیجہ
 یعنی یہ اگر ہے تو عمر کا قول ہے اور عمر کا قول کچھ حجت نہیں۔ شان فاروقی میں یہ کلمہ جیسا ہے اہل ادب پر
 ظاہر ہے جن کی نسبت خاص حکم حضور پر نور مسیہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

اَقْتَدُوا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرُ عَلَيْهِ
اُنْ دُکِ پروی کرو جو میرے بعد ہوئے گئے ابو بکر و عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

یہاں تک تو یہی تھا آگے دوسرے جواب کے تہور دیکھئے، کہتا ہے:

وَالضَّامِلُ فِي الْقَوْمِ مِثْلُهُمْ وَعَصْبِيَّةُ الْوَلَدِ حَاصِلَةٌ
لِسَالِمٍ فِي قَرِيشٍ وَهِيَ الْفَائِدَةُ فِي اشْتِرَاطِ النَّسَبِ
وَصَوَاحِدَةُ النَّسَبِ غَيْرُ مَحْتَجٍّ اِلَيْهِ اِذَا الْفَائِدَةُ
فِي النَّسَبِ اِنَّمَا هِيَ الْعَصْبِيَّةُ وَهِيَ حَاصِلَةٌ مِنْ
الْوَلَدِ عَلَيْهِ
یعنی دوسرا جواب یہ کہ کسی قوم کا آزاد شدہ غلام انھیں
میں سے ہے اور اس دشتہ و لا کے باعث قریش
سالم کی محبت کرتے اور یہی قومی محبت شرط نسب کا
خاندہ ہے صاف نسب کی حاجت نہیں کہ وہ تو اسی
محبت کی غرض سے ہے اور محبت اپنے آزاد
کئے ہوئے غلام کی بھی کر سکتے ہیں۔

لَمَّا انْصَافَ دیکھنا تو یہ ہے کہ جو شرط قریشیت نہیں مانتے ان کے شبہہ کا جواب دے رہا ہے اور
جواب وہ دیا جس نے شرط قریشیت کو اٹھا دیکھا کہ نسب کی کوئی حاجت نہیں قومی محبت سے کام ہے جس طرح بھی ہو
پھر بھی قریشیت کا کچھ دور الٹا رکھا کہ قریشی نہ ہو تو اس کا آزاد کردہ غلام تو ہو اگرچہ یہاں اس میں بھی کلام ہے سالم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آزاد فرمایا وہ ان کے غلام تھے مگر ان کی بی بی شیبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے غلام تھے انھیں نے آزاد کیا اور وہ انصاریہ ہیں نہ کہ قریشیہ۔ ہاں براہ حوالات و دوستی مولیٰ ابی حذیفہ
کہلاتے ہیں، ابو حذیفہ نے ان کو متبنی کیا تھا اور اپنی بھتیجی خاطر سے ان کی شادی کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
فتح الباری میں ہے:

كَانَ مَوْلًى لِّامْرَأَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَتَيْبَةَ
ابُو حَذِيْفَةَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا فَنَسَبَ اِلَيْهِ يَكُوْنُ
یعنی سالم ایک انصاریہ بی بی کے غلام آزاد شدہ تھے
جب ابو حذیفہ نے اس بی بی سے نکاح کیا ان کو متبنی
بنایا، جبکہ ابو حذیفہ کی طرف منسوب ہونے لگے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

لَمَّا ارشاد الساری میں مولیٰ ابی حذیفہ کی نویں شرح کی:

(مولى) امراة ابی حذیفہ ابو حذیفہ کے مولیٰ یعنی ان کی زوجہ کے مولیٰ۔

۲۰۷/۲	امین گنجی کتب خانہ شہید دہلی	ابواب المناقب	سکھ جامع ترمذی
۱۹۴/۱	موسسہ الاعلیٰ للطبع و النشر	فصل فی اختلاف فی حکم ہذا المنصب شرط	سکھ مقدمہ ابن خلدون
۱۰۳ و ۱۰۲/۸	مصحف البابی مصر	منقب سالم	سکھ فتح الباری شرح البخاری
۱۳۸/۹	دار الکتاب العربی بیروت	منقب سالم مولیٰ ابی حذیفہ	سکھ ارشاد الساری شرح البخاری

غرض یہاں تک بھی دونوں پہلے عرٹنی کا پتہ غالب کر دیا کہ یہ حقیقت ہے اور یہاں قرشیت کا لگاؤ رہنا
مجاز، اسے اندیشہ کیا کہ لوگ خارجی معتزلی تھیں گے کہ صحابہ کا اجماع چھوڑ کر ان مگر ابوں کی تعلیم کی اس کے علاج کو یہ
مخالفت امام سنت کے سر رکھ دی اور کہا،

ومن القائلين بنفى اشتراط القرشية القاضي
ابوبكر الباقلاني لما ادرك عصبية قریش من
املا شى فاسقط شرط القرشية وان كانت
موافقا لى الخوارج وبقى الجمهور على القول
باشتراطها ولو كان عاجزا عن القيام بامور
المسلمين وورد عليهم سقوط شرط الكفاية
لانه اذا هبت الشوكة بنهاب العصبية
فقد ذهبت الكفاية واذا وقع الاخلال بشرط
الكفاية تعرق ذلك ايضا الى العلم والدين و
سقط اعتبارها شروط هذا المصنف وهو
اجماع (مختصا)

اس کلام کے پیچ دیکھئے کیا کیا کر دیں بدلی ہیں، اول تو امام سنت پر وہ تحت رکھی کہ قریش کی بے حیثی دیکھ کر
شرط قرشیت ساقط کر بیٹھے، یہ اپنا بچاؤ اور جانب فنی کی تائید تھی کہ ایک بھی کہ شرط قرشیت میں کلام نہیں، اہلسنت کے
اتنے بڑے امام اسے استغفا دے چکے ہیں، پھر ساتھ ہی کہہ دیا کہ اس میں وہ خارجیوں کے مذہب پر چلنے پر جانب
اثبات کی رعایت سے کئی، پھر اسی پہلو کا لحاظ کر دیا کہ جمهور اسی پر رہے، پھر پہلے ہی کو کوٹ لی کہ ان پر
بے اعتباری شرائط کا الزام قائم ہوتا ہے، یہ جھوٹا الزام صراحتہ خود اس پر تھی تھا کہ قرشیت شرط تھی اور اس
نے ساقط کی تو یوں ہی علم و دین و کفایت بھی ساقط ہو سکیں گی کہ یہ راہ ہر شرط کی طرف چلے گی اور جاہل بے دین عاجز
چراغ خلیفہ کر دینا جائز ہو جائے گا اور یہ خلاف اجماع ہے، اسی کی پیش بندی کی کہ جمهور اہلسنت کے سر پر افرا
جڑ دیا کہ وہ صرف قرشیت چاہتے ہیں اگرچہ کام سے بالکل عاجز ہو حالانکہ کتب عقائد و فقہ و حدیث، شام ہیں کہ
قرشیت و قدرت و دونوں شرط ہیں اور ان کے ساتھ اسلام و حریت و ذکر و بلوغ بھی نہ یہ کہ صرف قریشی ہونا

ہیں ہے، یہ چھپدیاں کھیل کر اخیر میں دل کی صاف کھول دی،

۱۰۱ بحث عن حکمة اشتراط القرشي ومقصد
لشارع منه لم يقتصر على التبرك بوصلة
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كما هو مشهور
والصلحة لوجدها الا اعتبار العصبية و
ذلك ان قریش كان لهم بعة بالکثرة و
العصبية والمشرق فاشترط لسهام يكون ابناء
في شظ من لمة كما وقع في ايام الصوفا وتمر
بعد في الدونين الى ان تلاشت عصبية
العرب فاد اثبت ان اشتراط القرشي انما هو
للعصبية والغلب والشرع لا يتخصص الاحكام
بجس فطره بالعللة وهي العصبية فاشترطها
في القلم بامور المسلمين ان يكون من قري
عصبية قوية عابدة بهم ان الوجود شاهد بذلك
فانه لا يقوم بامراة او حيل الامم عصب
عليهم وقل ان يكون لامر الشرعي مخالفا للاح
الوجودي (ملاحظه).

ظاہر کرویا کہ قریشیت شرط ہیں عصبیت شرط ہے، قریشیت اس لئے شرط تھی کہ ان میں قومی حیثیت جاہلیت
تھی جب قریش بلکہ تمام اہل عرب بے حیثیت ہو گئے تو ب ان کی خلافت کسی بلکہ جس کی لائمی اس کی بھیبتس،
بالجملہ نہ فقط شرط قریشیت کی نفی کی بلکہ نفی قریشیت بلکہ نفی عربیت شرط کر دی کہ اصل شرط خلافت قومی حیثیت
ٹھہرائی اور صاف کہہ دیا کہ نہ صرف قریش بلکہ تمام عرب بے حیثیت ہو گئے تو خلافت کے لئے شرط ہوا کہ غیضہ
نہ قریشی جو نہ عربی بلکہ یہ شرط ہے کہ کسی خونخوار قوم کا ہو۔ تو یہ تو امر معترتی سے بھی بہت اونچا اُس نے تو یہی کہا تھا

بعد قرن و انعقد الاجماع على اعتبار ذلك اور اسی پر مسلمانوں کا ہر طبقہ میں عمل رہا اور ان اختلاف قبل ان يقع الاختلاف لئے

الحمد لله ارشاد ہے امام ابو بکر باقلائی کا جس نے اُس روز کا سفید جھوٹ اور سیاہ افراتفرات ثابت کیا اور صحابہ و ائمہ اہلسنت کو چھوڑ کر اس کا دامن تھامنے والوں کا منہ کالا کیا۔ و لله الحمد۔

(۲۳) الحمد لله یہاں سے فرنگی محل تحریر کی امام قاضی عیاض پر وہ طعنہ زنی بھی باطل ہو گئی کہ ذکر اجماع کی ابتدا ان سے ہوئی امام قاضی عیاض چھٹی صدی میں تھے اور امام اہلسنت قاضی ابو بکر باقلائی چوتھی صدی میں۔ وہ اجماع نقل فرما رہے ہیں و لله الحمد۔

(۲۴) اس کے بعد تحریر فرنگی محل میں ہے، حنفیہ کی کتب میں ایسی فضول بات ہیں جیسی شافعیہ کی کتب میں ہے کہ الامت سے برقم کا امام مراد ہے کہ امام شافعی کے امام فی المذہب ہوئے کی تاکید ہو کہ وہ قریشی تھے یہ شافعیہ نے کہیں نہ کہا کہ برقم کا امام مراد ہے۔ نہ کوئی ادنیٰ طالب علم کہہ سکتا ہے کہ نماز کی امامت بھی قریشی سے خاص ملتا تو دوسرا امام نہیں ہو سکتا وہ اس سے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک فصیلت ثابت کرتے ہیں کہ وہ سراسر عالم غیر قریشی جب دین و علم میں امام شافعی کے برابر ہو تو اس پر بوجہ قریشیت ان کو ترجیح ہے دیکھو فتح باری کہ:

الاستدلال على تقديم الشافعي على من سواه في العلم والدين من غير قریش لان الشافعي قوشی ہے امام شافعی کے برابر علم اور دین واسے غیر قریشی پر امام شافعی کے مقدم ہونے پر استدلال ہے کہ امام شافعی قریشی تھے (ت)

(۲۵) ماضی ایسا ہوتا تو اس فضولی بات کا یہاں ذکر اُس سے بدتر فضول جس سے مطلب ہوتا صرف اتنا کہ جاہل عوام سمجھیں کہ اصل مسئلہ خلافت قریش ہی بعض شافعیہ کی فضولی ہے کتب حنفیہ اُس سے پاک ہیں۔

(۲۶) پھر کہا پھر بھی محققین شافعیہ اس کو شرط اختیاری کہے پر مجبور ہوئے، یہ پھر بھی ایسی قصہ تبلیہ کی تائید ہے کہ نفس خلافت قریش کو شافعیہ کی فضول کہا کہ اسی کو اختیاری کہا ہے پھر اس میں شافعیہ کی تخصیص ایک تبلیہ ان میں بھی محققین کی قید دوسرا کیا اور لفظ اختیاری سے جہال کو دھوکا دینا کیا عظیم ہے، اختیاری کے معنی مجبوری کے

کہ اپنی خوشی پر ہے چاہے خلیفہ میں قریشیت کا اعتبار کریں یا نہیں، یہ شافعیہ فرما ان کے محققین جس پر کہو صریح اقرار کا ذنب ہے اور خود عقل و فہم سے بیگانہ و بجانب شرطہ جس کے فوٹ مشروط فوت پر اور اختیاری وہ جس پر کچھ توقف نہ ہو، اصل بات جس کی صورت بچا کر یوں دھوکا دینا چاہا ہے کہ ملک پر تسلط دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ اہل حل و عقد کسی جامع شرائط کو امام پسند کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کریں جیسے عمر بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تسلط بلا منازعت ہو جائے اس کی شرائط نہیں، نہ مناسبت سے قتال و جدال اس کے مافیہ جیسے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

دوم یہ کہ جس کی امامت اس طرح ہو چکی ہو وہ دوسرے کے لئے وصیت کرے جیسے فاروق عظمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خلافت شریفہ انھیں دو وجہ پر ہوتی ہے اور ہر ایک پسند و اختیار سے ہے پہلی میں اختیار و انتخاب اہل حل و عقد ہے اور دوسری میں اختیار و ارتقاء کے خلیفہ سابق۔ ان دونوں میں قریشیت و غیرہ شرائط یقیناً ہیں نہ اہل حل و عقد کو جائز کہ کسی غیر قرشی کو علیہ کریں نہ خلیفہ کو حلال کہ غیر قرشی کو علیہ کرے، لہذا قریشی اختیار ہے کہ اختیار و پسند سے ناشی ہوتی ہے اور اس میں قریشیت و غیرہ شرائط ضروریہ لازم و ضروری میں نہ کہ اختیاری مگر ترک کی جائیں گی خلافت شرعیہ نہ ہوگی مگر قسم دوم متعلق کے طور پر رہے گی، وہ تسلط کی دوسری صورت ہے کہ کوئی شخص اپنی شوکت و سلطنت سے بے نیاز نہ رہے بلکہ اپنے لئے اس کے فروع و غلبہ کے سبب اس کے ہاتھ پر بیعت بھی کریں، یہ صورت بے اختیاری و مجبوری ہے اس میں مسلمان شرائط کا لحاظ کیا کر سکتے ہیں کہ نہ ان کے اختیار سے ہے نہ اسے معزول کرنا ان کے قابو میں، یہاں اقامت قبضہ و اعیان و تزویج صفار و ولایت مال و قرینت قضا و غیر ذلک امور مقررہ غلبہ میں اس کے ہاتھ کے سب کام نافذ ہوں گے امر جائزہ شریعی میں اس کی اطاعت کرنی ہوگی اگرچہ قرشی نہ ہو بلکہ آریجی نہ ہو حبشی غلام ہو کہ نارت حقہ جائزہ ہیں، یہ نہ صرف شافعیہ بلکہ سب اہل نہ جہیب مانتے ہیں اور اسے استخافہ شرعاً قریشیت سے ملاقات میں بجز وجوب اطاعت اور، اور اس کا خلیفہ شرعی ہو جائے اور، اطاعت ہوگی اور خلافت ہرگز نہ ہوگی بلکہ متغلب ہوگا ان کے بعض عوام پارٹی کے خود ساختہ امام نے بھی دھوکا دیا ہے جہاں وہ قتل کرتا ہے جن میں متغلب کی اطاعت کا ذکر ہے اور ان میں اپنی طرف سے پتھر لگاتا ہے کہ اسی کو علیہ مانا جائے، یہ محض باطل ہے، اور اسی میں بحث ہے نہ کہ اطاعت میں، خود انہیں محققین شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ وہ متغلب ہوگا نہ کہ خلیفہ۔ فتح آپاری سے گزرا کہ قریشی کے سوا ہر کوئی ہوگا متغلب ہوگا۔ اسی میں ہے۔

هذا كله اما هو فيكون بطريق الاختيار
واما لو تغلب عليه بطريق الشبهة
ليني يربها من حيث هو
امامته ويجاء به وكونه غلاما
اپنی یہ سیاست حالت میں ہے کہ کسی کو بطور اختیار
امامت دی جائے اور کوئی غلام اپنی شوکت سے

فان طاعته تجب اخذاً وافتتنه عالم یا مصر
بمعصية له

دیکھو امامت کو اختیاری کہا کر اختیار و پسند سے بوند کر شرط قریشیت کو اختیاری کر چاہے رکھو یا رکھو
غیر قرشی کو تغلب ہی کہا۔ شرح مقاصد میں ہے۔

و بالجملۃ مہمسی ما ذکر فی باب الامامة
على الاختیار والاقتدار و اما عند العجز
والاضطرار واستیلاء الظلمة والاشترار فقد
صابت الرئاسة الذنیویة تعلیمیة و بنیت
علیہ الاحکام الدینیة المنوطة بالامام
ضروریة ولم یعیأ بعد العلم والعدالة
وسائر الشرائط والضروریات تسبیح
المخطورات والی الله المشتکی فی الثابتات
آنکھ کھول کر دیکھو کہ وہ محمدین یا فرما رہے ہیں
وہو کا دینے والے فریب سے باز نہیں آتے۔

تعلیمیہ ایمان کام جاہلوں سے پڑا ہے جنہیں علم کا ادعا ہے۔ کوئی جاہل اس جبارت شامی سے
وہو کا نہ دے۔

یصیر اماماً بالمبايعة واستخلاف اصنام
قبله وبالتغلب والقهر
آگے مسایرہ سے ہے۔

لو تعذر وجود العلم والعدالة فيمن
تصدي للامامة وكانت في صوفه

سلف فتح الباری باب المسموح والطاعة للامام
سلف شرح المقاصد الفصل الرابع المبحث الثاني
سلف رد المحتار باب البغاة

مصلیٰ بیانی مصر
دار المعارف النہایت لاہور
دار احیاء التراث العربی بیروت

۲۴۰/۱۶
۶۷/۲
۲۱۰/۳

عنها اثارة فتنه لا تطلق حكمتها بالنعقاد امامته کی لاکھوں کمین بدنی قصود و بھدم مصرا۔
فتنہ کھڑا کرنا قرار پائے تو ہم اس کی امامت کے انعقاد کا
علم دیں گے تاکہ وہ صورت نہ بنے جو شخص ایک مکان بنے
اور پورے شہر سمار کرے (ت)

کہ دیکھو جو زبردستی بادشاہ بن جائے اور اس کے بعد اگرنے میں ناقابل برداشت فتنہ ہو، اسے امام مانا،
اس کی امامت کو منعقد جانا، اور یہی خلافت شرعیہ ہے، حاشا یہ محض دھوکا ہے صاف تصریح ہے کہ
کہ یہ تغلب ہے جو خلافت شرعیہ کی ہر ایک ضد ہے نیز بلا فصل اسی عبارت کے بعد ہے،
وذا تغلب احر علی التغلب وقعد حکامہ
العزل الاول وصار الثاني اماماً۔
اسی تغلب پر دوسرا تغلب کر کے اس کی جگہ بیٹھ جائے
تو پہلا معزول اور اب یہ دوسرا متغلب امام
بن جائے گا۔

یہیں اس کے ایک سطر بعد ہے،
لکن الثالث فی الامام المتغلب۔
لیکن تیسرا تغلب پانے والے امام ہیں۔ (ت)
نیز با آنکہ خود سلطنت ترک میں تھے صاف لکھ دیا کہ،
قد یكون بالتغلب وهو موثوق في سلاطین
الزمان لهم الرجحان۔
بہن تعال۔ امام ہو جاتا ہے جیسے موجودہ دور
کے سلاطین حضرات، اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے (ت)
دیکھو با آنکہ سلاطین ترک کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی تھی عدم بعض شرائط مثل قریشیت وغیرہ کے باعث
تصریح فرمادی کہ باوصف بیعت میں تغلب، رخن عز وجل انھیں نصرت دے۔ میں کہتا ہوں آمین، اللہم آمین۔
بلکہ یہاں لفظ امامت کا اطلاق صرف فقہاء میں وسیع تر ہے (دیکھو بدائع امام ملک العلماء ابو بکر مسعود
کاشانی قدس سرہ بیان مباحث و صلیح) و جرم یہاں امامت محض بمعنی سلطنت ہے خواہ مجبوراً جائزہ عا دلہ ہو یا
ظالمہ ماسبہ باطلہ نہ کہ بمعنی خلافت شرعیہ، اگرچہ آپے عمل میں وہ بھی مراد ہوتی ہے جیسے حدیث الانسۃ
من قریش میں اس کی تفسیر لفظ امیر ہے کہ ہرگز خلیفہ کے ساتھ خاص نہیں، والی شہر و سرور و محتاج کو

ملہ رد المحتار	باب البغاة	دار احیاء التراث العربی بیروت	۳۱۰/۲
۲	"	"	"
۳	"	"	"
۴	"	"	"

بھی کہتے ہیں مگر الاصلہ من قریش میں قطعاً ظفار ہی مراد۔

تفسیر و امامت مطلب صحت خلافت بالاسطیٰ حکم اتباع بھی نہیں ہوتی جہاں تک اثارتہ فتنہ یا ضرر و تاؤی نہ ہو جس کا بیان مقدمہ میں گزرا، حجت ان پر جو مسلمان کہلا کر امر دینی میں مشرک کے پس رو بستے اور اُسے اپنا رہنما بناتے ہیں،

وقد امر دوان یکفر وایہ وریع الشیطان ان اور حکم یہ تھا کہ اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس پر چاہتا ہے یضللهم ضللاً بعیداً۔
 کراہیں دور بکا دے۔ (مت)

کیا خوف نہیں کہتے کہ روز قیامت انہیں کے گردہ میں عسور ہوں جن کو قرآن عظیم نے فرمایا،
 وقلوا انکض الکفر کے انہوں سے لڑو اور فرمایا، وجعلنہم اثمة یدعون الی التاؤد (ہم نے انہیں ایسے امام کیا کہ روزِ نکاح کی طرف بدلتے ہیں) وقال اللہ تعالیٰ یوم ندعو کل اناس بما صہم (اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس دن ہم ہر گردہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے) یعنی جس کو انہوں نے امر دین میں رہنا بنایا اور اس کے پس رو ہوئے اگرچہ مشرک ہو کہ آجے تفصیل میں دونوں ہی قسموں کا بیان فرمایا ہے لہٰذا اوقی کشیدہ بیہوشیہ (جن کا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا گیا) اور من کان فی ہذہ الامم
 یہاں روحی سے اندھے تھے فقال اللہ بعد العاجیۃ

(۲۷) پھر تحریر فرمائی کہ میں ہے، اور حنفیہ کی کتب سے تو استنباطی ہونا اور باب عقل پر پوشیدہ نہیں ہے
 حنفیہ اور ان کی کتب پر سخت اعتراض ہے، اس قدر عبارات کہ یہاں گزریں انہیں میں عقائد امام مفسی الجہن
 والانس نجم الملة والذین علمتہ، الحاکم علامہ سید رضی زبیدی، مسابرة محقق علی الاطلاق کمال الملة و
 الدین، تھابق علامہ قاسم بن قطلوبغا، شرح مواقف علامہ سید شریعت، من الروض علی قادی، طریقہ محمدیہ
 امام برکوی، مدیقہ ندوۃ سیدی عارف باللہ عبد الغنی نابلسی، حرقاة شرح مشکوٰۃ قاری، حمدۃ القاری شرح
 صحیح بخاری امام عینی، شرح مشکوٰۃ سید جربانی، اشعة الملیات شیخ محمد بن عبد الحئی محدث دہلوی، فتاویٰ
 مراجعہ علامہ سراج الدین، استبصار والنظار محقق زبیدی بن نجیم، فتح اللہ المؤمنین سید ابراہیم، غفر لعلیوں
 علامہ سید حموی، در مختار مدق علانی مصنفی، حاشیہ علامہ سید احمد ططاوی، در مختار علامہ سید بن عابد بن شالی

ملہ القرآن، المکریم ۲۸/۴۱

ملہ " " " " ۱۴/۴۱

ملہ القرآن، المکریم ۲/۶۰

ملہ " " " " ۱۴/۴۱

ملہ " " " " ۱۴/۴۲

تہذیب نامہ ابو الشکور سہلی، مجمع البحار علامہ چشتی، شرح فقہ اکبر بحر العلوم وغیرہم حنفیہ کرام کی تین عبارتوں سے زائد مذکور ہوئیں اور خود حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاص نفس شریف گزرا، کیا اب بھی تحریر قرنی محل کے کہ یہ خواہے عوام پر کچھ پردہ رہا۔

(۲۸) پھر کہا لفظ یغنی عقائد نسفی کی دونوں احوال رکھتی ہے، عقائد شریفہ کی عبارت یہ ہے،

ان یلون الامام ظاہر الا مختلفیا ولا منتظرا
امام کا یہ ہر غیر محنتی اور غیر منتظر ہونا ضروری ہے اور
ویکون من قریش ولا یجوز من غیرہم
قریش میں سے ہونا بھی ضروری ہے غیظہ غیر قرشی
غیر ہم ہے سے جائز نہیں (ت)

قطع نظر اس سے کہ اگر لفظ یغنی اصلاً محتمل وجوب نہ ہوتا مگر استحباب میں مفسر ہوتا جب بھی یہاں حرج نہ تھا، سزا کے تصحیحات قابرہ اہلسنت کا عقیدہ اجماعیہ طاہرہ قرینہ قاطعہ ہوتا کہ یکون یکون پر معلوم نہیں بلکہ یغنی پر یہاں تو نفس عبارت میں امام صاف فرما رہے ہیں، لایجوز من غیرہم غیر قریش سے حلیف ہونا جائز ہی نہیں، پھر دونوں احوال بتانا کس درجہ آفتاب کو جھلانا ہے افسوس کہ اتنے فاصلہ سے لفظ یغنی دکھائی دیا اور بل فصل ملا ہوا لایجوز من غیرہم فطسہ نہ آیا۔

(۲۹) ایسا ہی ظلم ایک اور تحریر قرنی محل سے عبارت شرح مواقف پر دھایا کہ اس میں لکھ دیا ہے،
للامت ان ینصبوا فاقدرت امت کو اختیار ہے کہ جس میں یہ شرطیں نہ ہوں اسے خلیفہ کر دے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہوں نے ابتداء میں مختلف فیہ شرطیں بیان کیں، اصول و فرقہ میں مجتہد ہونا، امور جنگ میں ذی راسہ ہونا، شجاع ہونا، ان کی نسبت فرمایا کہ جس میں یہ شرطیں نہ ہوں امت انہیں بھی خلیفہ کر سکتی ہے اس کے بعد شرط قرشیت لکھی اور اسے فرمایا یہ شرط یقینی قطعی ہے اور اہلسنت کا مذہب ہے اس میں مخالف خارجی معتزل ہیں۔ ان اختلافی شرائط پر جو اذپر کہا تھا اسے یہاں لکھ لیا کس درجہ صریح تحریف کلام و اغوا سے عوام سے اس کی نظیر یہی ہے کہ عالم فرماے نماز کی شرطیں نجاست حقیقہ سے جسم و ثوب و مکان کی طہارت ہے، یہ شرطیں بعض اوقات سب قاطع بھی موجداتی ہیں اور اس کی شرط قطعی یقینی نجاست حکم سے طہارت ہے کہ وضو و غسل یا تیمم سے حاصل ہوتی ہے اس پر کوئی قرنی محل صاحب فتویٰ دیں کہ بعض اوقات بے وضو اور بجل نہایت بھی

نماز صحیح ہو جاتی ہے کہ عام نے فرمایا ہے کہ یہ شرطیں بعض وقت ساقط بھی ہو جاتی ہیں عالم نے کن شرطوں کو فرمایا تھا اور انہوں نے کس میں لگایا وہ قول ولا قوۃ الا بائدہ علی العظیم۔

مسلمانوں کو کھادین و سنت و مذہب و ملت پر کیا کیا ظلم جوتے جاتے ہیں اور پھر پورا دنیا شریعت کو آنکھیں دکھاتے ہیں، مگر یہ کہ مجبور ہیں باطل کی تائید باطل ہی سے سوتی ہے ورنہ وہاں بعدی الباطل و صلیعہ ۵ اور باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر کرے۔ (ت) محققین اہلسنت پرافرا، امام سنت علیہ الرحمۃ پرافرا، شافعیہ پرافرا، حنفیہ پرافرا و اصحاب سے عناد، تفریق سے استمداد، انہ کی تکذیب، اہلسنت کی تحریف، اجتماع میں ہر سے برکنار، اجتماع امت سے ہر سے یکساں، اور پھر یہ سب کس نے محض ملا وجہ محض بیکار جس کا بیان اوپر کر اور ابھی خود مخالف کے اقرار سے سنیے گا ولا حول ولا قوۃ الا بائدہ علی العظیم۔

(۳۰) یہ سب کچھ کہہ کر خاتمہ اس پر کیا کہ باوجود بحث سب ہونے کے میں نے کبھی اشتراک قریشیت سے انکار نہیں کیا۔ سبحان اللہ دروغ گوئی بزرگ سے من اس پر اجماع ثابت نہیں و حدیث سے دلیل نہیں، محققین اہلسنت کو نامقبول، امام سنت کو کبیر اس سے عدول، محققین شافعیہ کے نزدیک اختیاری و کتب حنفیہ سے محض استعجابی۔ اور کما انکار شریعت کے رہا ہر جگہ ہوتے ہیں

(۳۱) الحمد للہ کہ آپ کو تہذیب قریش سے ۱۰۰ برس و صرور آپ نے نزدیک غیر قرشی خلیفہ میں ہو سکتا اور بدایت معلوم کہ ہمارے ترک بھائی قرشی نہیں تو آپ کے نزدیک سلطان ترک آبادہ اللہ تعالیٰ خلیفہ المسلمین نہیں خلافت کئی تو فنا کی گود میں لیٹی، مگر سوال یہ ہے کہ آپ کے نزدیک تو شرع خلافت پر نہ اجماع نہ نفس نہ مذہب حنفیہ نہ مقبول اہلسنت، پھر بزرگستی اسے مان کر خلافت ترک فنا کر کے آپ ترک کے خیر خواہ ہوئے یا پگے بد خواہ۔ ان قومی لیڈروں کے جو اس کے چر گئے ہیں کہ اتنے بڑے منکر خلافت کو حامی خلافت سمجھ رہے ہیں، اسے جواب۔ آپ کے بڑے بیڑ مسٹر آزاد تو دہلی میں ۱۶ جنوری ۱۹۲۲ء کو خلافت ڈیوٹیشن کے جلسہ خیر مقدم میں صاف کہ چکے ہیں کہ ”گرچہ نماز کا پابند ہو، روزہ رکھتا ہو، لیکن اگر خلافت سے منکر ہو تو نہ اسلام سے خارج ہے، یہ وہ مسئلہ ہے کہ اسی سے ملک ہو کہ مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا۔“ دوسرے ہزاروں خلیفہ صدر خلافت کا غرض

علیہ اخبار دینہ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ ۲۵ جنوری ۱۹۲۲ء نمبر ۹۔ بیہ الرضا شمس علی
علیہ یعنی مسئلہ عید امجد کا خطبہ ۲ شمس علی رضوی۔

منعقدہ سہرستہ میں ہے کہ اگر کوئی مسلمان مسئلہ خلافت کی امداد سے گریز اور اس میں دلچسپی لینے سے انتراز کرے تو مجھے اُسے کافر کہنے میں کسی قسم کا پس و پیش نہ ہوگا۔ اب دیکھئے یہ آزاد وائی تکفیر پر بدایونی جنگی تقریر آپ کو بھی اسلام سے آزاد و کفر کا پابند بناتی ہے یا آپ آزاد لائے مستثنیات عامہ میں ہیں، وہ قانون صرف کلمے لوگوں کے لئے ہے۔

(۳۲) پھر کہا جگہ ہم نے تو کسی موقع پر بھی خصوصیت جرنیت رسول کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا ہے تو جو بڑا یا اولیٰ ثبوت اولیٰ مذہب و دافض سے بھی بڑھ کر ہے وہ بھی صرف ہاشمیت شرط کرتے ہیں کہ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت سے انکار کریں، اپنے جرنیت شرط کر کے مولا علی کی خلافت رد کر دی اور بر تقدیر دوم اسے مجتہد سے کیا علاقہ ہو کیا قریشیت بھی صرف مرتبہ اولویت میں ہے تو یہ کہی معتزلی کا مذہب ہو اہل حد کس کا رد جو ابھی آپ نے کہا تھا کہ میں نے کبھی اشتراط قریشیت سے انکار نہ کیا یا قریشیت واجب ہے تو اپنی پارٹی سے اپنا علم پوچھئے، وہ دیکھئے مسٹر آزاد بدایونی کفر کا فتویٰ لٹکا چکے، بہر حال اس بلکے کیا فائدہ دیا۔

(۳۳) پھر کہا یہاں خلافت فی القریش میں بحث نہیں یہاں خلیفہ مسلم پر بغاوت کا مسئلہ ہے بے قریشیت خلیفہ کہا اور خلافت فی القریش کی بحث نہ آئی کچھ بھی کچھ کر فرمائی۔

(۳۴) بغاوت خلافت اگر باغی صفت ہیں میں قرآن سے کام نہیں اور اگر دعائی شریعہ مراد ہیں تو کیا آپ اس ارشاد اللہ کا مطلب بتا سکیں گے جو انھوں نے صد ہا سال سے سلاطین کی نسبت لکھا، وہ جو فصولی عمادی و درستی شرح مفتی و تہذیب تہذیبی و جامع الفصولین و طحاوی علی الدر المختار و غیرہ میں ہے،

هَذَا كَانَ فِي زَمَانِهِمْ وَأَمَّا فِي زَمَانِنَا فَالْحُكْمُ لِلْغَلْبَةِ لِأَنَّ الْكُلَّ يَطْلُبُونَ الدِّينَ فَلَا يَدْرِي
 لِيَعْنِي بِهَذَا أَنَّ الْغَلْبَةَ عَادِلٌ هُوَ وَأَمَّا فِي زَمَانِنَا فَالْحُكْمُ
 لِيَعْنِي بِهَذَا أَنَّ الْغَلْبَةَ عَادِلٌ هُوَ وَأَمَّا فِي زَمَانِنَا فَالْحُكْمُ
 لِيَعْنِي بِهَذَا أَنَّ الْغَلْبَةَ عَادِلٌ هُوَ وَأَمَّا فِي زَمَانِنَا فَالْحُكْمُ

(۳۵) آغاز میں کہا "اہل سنت، مسلم متغلب یعنی فاقہ الشریعہ کی اطاعت کو فرض اور امامت کو درست مانتے ہیں۔" امامت سے اگر خلافت مراد ہو جیسا کہ یہی ظاہر ہے تو قطعاً مردود جس کا روشنی بیان گزرا اور اگر سلطنت مقصود ہو تو یہ ہے مگر گزارش یہ ہے کہ جب مسئلہ یوں تھا اور بیشک تھا کہ متغلب کی بھی سلطنت صحیح اور اطاعت واجب، تو کیا ضرورت تھی کہ خواہی خواہی مسئلہ خلافت چھیڑا جائے اجماع صحابہ و ائمتہ

تحفہ دیکھو اجارہ دم ۲ ستمبر ۱۹۲۰ء

سب اہل درستی بخود فصول عمادی علی پیش مجاہد باب البغاة دار ایضار التراث العربی بیروت ۱/۶۹۹

اکھیرا جاسے مذہب اہلسنت و جماعت اُدھیرا جائے، سلطان اسلام بلکہ عظم سلاطین موجودہ اسلام کی اُفت بقدر قدرت کیا واجب نہ تھی، طاہر اس شنی مسلمان و مرد اجماع صحابہ و ائمہ دین و مخالفت مذہب اہلسنت و جماعت و موافقت خوارج و غیر ہم اہل ضلالت میں تین فائدے سوچے،

اولا درپردہ حمایت ترکوں سے مخالفت جس پر باعث و باری و دیوبندیہ سے یارا نہ موافقت، و دہلی و دیوبندی ترکوں کو ابو جہل کے برابر مشرک جانتے ہیں جیسا کہ تمام اہلسنت کیوں ہی مانتے ہیں لہذا دل میں ان کے بچے دشمن ہیں اور دوست کا دشمن اپنا دشمن اس لئے اُن کی حمایت اُس آواز سے اٹھی تھی جس میں مخالفت پسیدہ ہو۔

ثانیاً اپنے محسودین اہلسنت سے بخار نکالنا معلوم تھا کہ تو کچھ نہیں سکتے نہ خود نہ وہ، خالی پنج پکار کا نام حمایت رکھنا ہے، اہل عقل و دین اول تو غوغا سے بے فکر کو خود ہی جنت جان کر صرف تو بر الی اللہ پر قانع رہیں گے اور اگر شاید شرکت چاہیں تو انھیں مذہب اہلسنت ہر شے سے زیادہ عزیز ہے مذہب ہی اُن کے نزدیک چرن ہے لہذا ایسے لفظ کی چلا ہٹ ڈالو جو خلافت مذہب اہلسنت ہو کہ وہ شریک ہوتے ہوں تو نہ ہوں، اور کہنے کو موقع مل جائے کہ دیکھئے انھیں مسلمانوں سے ہمدردی نہیں یہ تو معاذ اللہ نصاریٰ سے ملے ہوئے ہیں تاکہ عوام ان سے بھڑکیں بعد دیر بدیت و دہا بیت کے پہنچ جائیں۔

ثالثاً ترکوں کی حمایت تو محض دھوکے کی ٹی ہے اصل مقصد بغلامی ہندو سواراج کی چٹکی ہے، بڑے بڑے لیڈروں نے جس کی تصریح کر دی ہے بھاری بھر کم خلافت کا نام لوعوام بھری چندہ خوب ملے اور گنگا و جنا کی مقدس زمینیں آباد کرنے کا کام چلے گا

اسے پس رو مشرکان بزم زم زمی
کیں رہ کہ تو میری بر گنگا و جمن ست
(اسے مشرکوں کے پیروکار! تو زم زم تک نہیں پہنچ سکتا
جس راہ پر تو چل رہا ہے یہ گنگا و جنا کو جاتا ہے نہ)

نسأل الله العفو والعافية

ترکی سلاطین اسلام پر رحمتیں ہوں وہ خود اہلسنت تھے اور میں مخالفت انھیں کیونکر گوارا ہوتی، انھوں نے خود خلافت شریعہ کا دعویٰ نہ فرمایا اپنے آپ کو سلطان ہی کہا سلطان ہی کہلوا یا اس لی ظ مذہب کی برکت نے انھیں وہ پیارا خطاب دیا کہ امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین سے دلکشی میں کم نہ آیا یعنی خادم المومنین الشریعین، کیا ان القاب سے کام نہ چلتا جب تک مذہب و اجماع اہلسنت پاؤں کے نیچے نہ چلتا

تَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْإِغْوَاءِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى مَصْلُفَاهُ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَكَاوِمِ الْهَدَاةِ۔

فصل سوم

رسالہ خلافت میں مشر ابوالکلام آزاد کی تبلیغیاتی و بیانیات کی خدمتگزاری

یہ ۲۵ رقعہ خطبہ صدارت قرنی محل کی ۵ اسطری تحریر پر قلم برداشتہ تھے، اب بعونہ تعالیٰ چار حرف ان کے بڑے آزاد لیڈر صاحب کی تحریر پر بھی گزارش ہوں و یا اللہ التوفیق۔ اور سلسلہ شمار وہی رہے کہ بعضہم من بعض یہاں کلام چہ بحث پر ہے۔

بحث اول مشر کا قیاسی ڈھکوسلے سے دین کو زد کرنا

(۳۶) مشر آزاد نے بڑا زور اس پر دیا ہے کہ اسلام تو قومی امتیاز کے اٹھانے کو آیا ہے پھر وہ خلافت کو قریش کے لئے کیسے خاص کرکتا ہے؟ یہ اعتراض مشر آزاد کا طبع اور نہیں خامی خبیثوں سے سیکھا ہے،

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مَثَلٌ قَوْلِهِمْ
يُؤْتِيهِ اٰلُؤَيْسَةَ الْكُلُوْنُ نَعْنِيْ اٰلُؤَيْسَةَ الْكُلُوْنُ نَعْنِيْ اٰلُؤَيْسَةَ الْكُلُوْنُ
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ لِيَّ

خارجیوں نے بھی یہی اعتراض کیا تھا جس کا اہلسنت نے زد کیا، مقاصد میں ہے،

يَشْتَرِطُ كَوْنَهُ قُرَشِيًّا وَخَالَعَتِ الْخَوَارِجُ لَانَّهُ
لَا عِبْرَةَ بِالنَّسَبِ فِي مَصَالِحِ الْمُلْكِ وَالْدِيْنِ
وَرَدِّ بَاتِ الشُّرُوفِ الْاَنْسَابِ اَثَرًا فِيْ جَمِيْعِ الْاَسْمَاءِ
وَبَذَلَ الطَّاعَةَ وَلَا اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْشٍ سِوَا
وَقَدْ ظَهَرَ مِنْهُمْ خَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ (ملخصاً)

ہام کا قریشی ہونا شرط ہے اور خارجیوں نے اس میں
خلافت کیا اس دلیل سے کہ مصالح سلطنت و دین ہیں
نسب کا کچھ اعتبار نہیں۔ اہلسنت نے اس کا رد کیا
کہ ضرور شرف نسب کو اس میں اثر ہے کہ رعایا کی رائی
اُس پر اتفاق کریں اور دل خوشی سے اس کے مطیع
ہوں، اور قریش کے برابر کوئی شریف نہیں خصوصاً اس حالت میں کہ افضل الانبیاء رصل اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم
وعلم نے انہیں میں سے ظہور فرمایا۔ (ملخصاً)

لے القرآن الکریم ۱۱۸/۲

لے مقاصد مع شرح المقاصد الفصل الرابع المبحث الثاني دارالمعارف النعمانیہ پور ۲۷۷/۲

فرما رہے ہیں کہ قریش ہی کو مقدم کرنا قریش سے آگے قدم نہ دھرنا۔ اب تو مسٹر ضرور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یمن کریں گے کہ اسلام کا داعی تمام دنیا کو تو قومی و قسمل امتیازات کی غلامی سے نجات دلانا چاہتا مساداً عام کی طرف بلاتا ہو یمن (نمود با اللہ) خود اتنا خود غرض ہو کہ (تقدیم و ترجیح) صرف اپنے ہی ملک ملک نہیں اپنے ہی وطن، وطن نہیں خاص اپنے قبیلہ نہیں صرف اپنے ہی خاندان کے لئے مخصوص کر دے، ساری دنیا سے کہ تمہارے بتائے ہوئے حق جھوٹے ہیں سچا حق صرف مل و اہلیت کا ہے لیکن خود اپنے لئے یہ کر جائے کہ مل نہ اہلیت صرف قوم صرف نسل صرف خاندان۔ اپنی طعن بھری عبارت سے صرف لفظ خلافت کو لفظ تقدیم و ترجیح سے بدل لیجئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے طعن کی یہ شدید بوجھار طاعنہ کیجئے بلکہ اس تبدیلی کی بھی حاجت نہیں خلافت خود اعلیٰ تعذیبات سے ہے۔

(۳۸) تخصیص قریش کو تخصیص ملک پھر اس سے بھی تنگ تر تخصیص وطن ٹھہرانا کیسی جہالت ہے نہ قریش کسی ملک و وطن کا نام نہ ان کے لئے لزوماً کوئی خاص مقام صحت
شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل ست

(پھول کی شاخ جہاں بھی آگے گی وہ پھول بن کر ہی آگے گی۔ ت)

(۳۹) قریش کو قبیلہ سے بھی تنگ و صرف حامدان ٹھہرانا دوسری جہالت ہے کیا رافضیوں کے مذہب کی طرف گئے کہ خلافت بنی ہاشم سے خاص ہے۔

(۴۰) نہ مل نہ اہلیت صرف خاندان کا اتمام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و اہلسنت پر افراسے کس نے کہ ہے کہ خلافت کے لئے صرف قریشی بنانا دیکھا ہے اگر نہ نابل شخص ہو، قریشیت کے ساتھ اہلیت کی شرط بھی ہونا چاہئے۔ یہ گمان ہے کہ کسی وقت تمام جہاں میں سب سادات عظام سب قریشی کرم نالائق نااہل ہو جائیں و سوتر اہلیت ہے ایسا کبھی نہ ہو گا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سارے جگر پارے ناصب بل نالائق رہ جائیں صرف ایراخیر اہلیت کا پھندنا لٹکائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو فرما چکے کہ نسب میں جب تک ذوالادی بھی رہیں گے خوف کا استعناق صرف قریشی کو ہو گا تو قطعاً قیامت تک کوئی نہ کوئی قریشی ہو گا اہل ضرور رہے گا ورنہ بعض فقہاء شافعیہ و غیر جم نے جب یہ صورت باطلہ فرض کی، محققین نے تصریح فرمادی کہ یہ صرف فرض ہے و حق کبھی نہ ہوگی۔ شرع بخاری علیہ السلام میں ہے،

قالوا انما خرض الفقہاء، ذلك على
عادتهم فذكر ما يمكن ان
يقع عقلاً وان كانت لا يقع
یعنی علماء نے فرمایا ان فقہاء نے یہ صورت اپنی اس
عادت پر فرض کی کہ ایسی بات بھی ذکر کرتے ہیں
جو صرف امکان عقلی رکھتی عادت یا مشرقاً کبھی

خصوصاً حدیث کو پیشگوئی مان کر تو اس کے خلاف کا ادعا جملہ صریح بلکہ ضلال قبیح ہے۔

عن قال العہد فقلت والذی حملی قائل
 هذا القول علیہ انه فہم منه (ای من قوله
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یزال هذا
 الامر فی قریش) الخبر المعض وخبر
 الصادق لا یتخلف واما من حملہ علی
 الامر فلا یحتاج الی هذا التأویل اذ وکتبت
 علیہ اقول بل لا یحتاج الیہ فانہ لو
 صرح شرعا وعادة ان تكون القریش فی
 شئ من لائمه منہ ساقطین عن اہلیۃ
 الخلافۃ کما نرصدہ بعض مبطلی زماننا
 قد امر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ان لا تجعل الخلافۃ ابدا الا فی قریش
 فیکون ذلک فی ذلک الزمان امرا
 باستخلاف غیر الاہل وهو محال
 ثم لا ادعہ الی تأویل فیہ و
 ای صرف عن الظاہ انما هو استنباط
 امر فیحد منطوق الحدیث
 فافہم ۱۲ منہ۔

حافظ ابن حجر نے فرمایا، میں کہتا ہوں اس قول کے قائل
 کو جس چیز نے اس پر آمادہ کیا وہ یہ کہ اس نے تنقو
 علیہ القدوة واسلام کے ارشاد یہ خلافت ہمیشہ قریش
 میں ہوگی کو خالص خبر کجی اور سچے نبی کی خبر خلاف واقع
 نہیں ہوتی لیکن جس نے اس حدیث کو مر (حکم)
 قرار دیا وہ اسی تاویل کا محتاج نہیں ہے، میں نے
 اس پر حاشیہ لکھا، اقول اس کی حاجت کیوں نہیں ثابت
 ہے کیونکہ اگر شرعا اور عاده کسی وقت قریش کا خلافت
 کے لئے نااہل ہونا میسر ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ کے بعض
 اہل دہر خیال کرتے ہیں حالانکہ حضور علیہ السلام
 واسلام کا حکم ہے کہ کسی بھی خلافت غیر قریش کو
 نہ دی جائے تو خلافت اس نااہلیت کے زمانہ
 میں نااہل کو خلیفہ بنانے کا حکم ہوگا جو کہ محال
 ہے، پھر معلوم نہیں یہ کیا تاویل اور کیا ظاہر
 سے پھرنا ہوا، حالانکہ یہ تو صرف منطوق حدیث سے
 ایک مفاد کا استنباط ہے، فافہم ۱۲ منہ،

(ت)

(۴۱) مسٹر نے کہا خیر یہ بات کتنی ہی عجیب ہوتی لیکن ہم باور کر لیتے اگر قرآن و سنت نے واقعی ٹھہرائی ہوتی ہمارے نزدیک کسی اسلامی اعتقاد کی صحت کا معیار صرف یہ ہے کہ کتاب و سنت سے بطریق صحیح ثابت ہو نہ عقل کا اور اگر مستحجاب کی بنیاد ہمارا قیاسی استنباط نہیں ہے کہ کسی نص سے ایسا ثابت نہیں۔
الحمد للہ، یہاں تو کچھ اسلامی جاسے میں میں گویا آزادی سے بالکل چھڑا ہیں۔ ہم انھیں متواترہ و اجماع صحابہ اجماع امت سے ثابت کر چکے کہ خلافت قریش ہی سے خاص ہے اب تو وہ پناہ استنباط و کج بھلا اسلام کہیں خصوصیت نسل ہی کہتے ہیں جس کو خود کمر سے ہو یہ تمہارا نزاع عقلی قیاسی و حکوسلا ہے واپس لیجئے اور اب جہالت ارشادات حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ و افضلہ پر ایمان لائیے۔

بحث دوم: رد احادیث نبوی میں مشرکی بے سود کوشش

(۴۲) بزور زبان بڑا زور اس پر دیا ہے مثلاً کہ خلافت قریش کی نسبت جس قدر روایات ہیں سب پیشگوئی و خبر ہیں کہ قریشی خلیفہ ہوں گے نہ کہ قریشی ہی خلیفہ ہوں۔ شرح عقائد نسلی و قواعد العقائد امام محمد الاسلام و احکام سید زبیدی و مسامحہ شرح مسامحہ و تعلیقات علامہ قاسم و طوابع، لاخوار علامہ بیضاوی و موافقت علامہ قاضی عفیہ و شرح موافقت علامہ سید شریف و مقاصد و شرح مقاصد و شرح صحیح مسلم للامام النووی و ارشاد الساری و مرآۃ قاری و شرح صحیح مسلم للقرطبی و ابن المنیر و عمدة القاری امام عینی و فتح الباری امام مستطانی و شرح مشکوٰۃ علامہ طبری و شرح مشکوٰۃ علامہ سید شریف و امام اجل ابو بکر باقداہی و اشعۃ اللمعات شیخ فتن و عز العیون سید حمی و عاشیۃ الدلیلید الخطاوی و السیہ ابن عابدین و کراکب کوفی و تلخیص البہار و شرح فقہ اکبر بکر معلوم و غیرہ کی عبارات کثیرہ کہ ابھی گزریں اس جملہ کے مذکور ہیں، مسٹر آزاد اگرچہ اپنے نقشے میں تمام ائمہ مجتہدین کو امام سے اپنے آپ کو اعلیٰ جہت سے ان کے ارشادات کو نفی اور اپنے توہمات کو وہی سے کتب قطعی مانتے ہیں و سلف ان کا نام محض دیکھا ہے تمام امت سے اپنی امامت مطلقہ منہ لانے کا دعویٰ ہے۔ دیکھو رسالہ خلافت کا اخیر مضمون اتبعون اہد کہ جبید الشاد میر سے پر و بوجاؤ میں تمہیں راد حق کی ہدایت کروں گا، جس کا بیان بعونہ تعالیٰ بحث اخیر میں آتا ہے مگر الحمد للہ مسلمانوں میں اب بھی لاکھوں ہوں گے کہ ارشادات ائمہ کے مقابل ایسے نقشے کی بالاخر نیوں انگوں شیطیات کی بسکی ترنگوں کو ہاد شتر سے زیادہ نہیں جانتے۔

(۴۳) تا ۵۰۔ اشد ظلم حدیث صحیحین لایزال هذا الاصولی قریش پر ہے اس میں لغو دہنئے جو صحیح بخاری میں واقع ہوئے مالتی منہم اثبات۔ اور کہہ دیا ص ۱۰۵۔ اس سے ہمارے بیان کی مزید
۱۰۵۴/۲ سنہ صحیح مسلم کتاب الامارۃ ۱۱۹/۲

تصدیق ہوئی حدیث کا منطوق صریح پیشین گوئی کا ہے اگر اس کا یہ مطلب قرار دیا جائے کہ جب تک دو انسان بھی قریش میں ہیں خلافت انھیں کے قبضہ میں رہے گی تو یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے ہزاروں قرشی موجود ہے اور خلافت قریش سے نکل گئی پس ضرور ہے کہ مابقی منہم اشراف کے منطوق پر مفہوم کو ترجیح دی جائے اور وہ یہی ہے کہ اگر قریش میں دو بھی خلافت کے اہل ہوں گے تو کبھی خلافت سے یہ خاندان محروم نہ ہوگا مگر جب دو بھی اہل نہ رہیں تو مشیت الہی قانونی انتخاب اصلح کے مطابق دو مردوں کو اس کام پر مامور فرما دے گی اور قریش خلافت سے محروم ہو جائیں گے۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا جب دو قریش بھی دنیا میں حکمرانی کے اہل نہ رہے خلافت نے معاشرہ الٹ دیا اور ایک قلم غیر عربی وغیرہ قرشی خلافت کا دور شروع ہو گیا۔
اور کمال جسارت و عیاکی یہ کہ نام صحیح مسلم کا بھی لیا اور کہا صنف، آخر طریق وہ ہیں جو بخاری نے اختیار کئے ہیں لیکن کسی طریق سے بھی کوئی ایسا لفظ مردی نہیں جس سے ثابت ہو کہ مقصود پیشین گوئی نہ تھا تشریح و امر نہی۔

الحی شریح چینی ہر توانی تو ہو۔

اولاً مسلم نے یہ حدیث خود انھیں استاد بخاری احمد بن عبد اللہ یونس سے جس نے بخاری سے مشنی یوں روایت کی۔

لا يزال هذا الاصر في قریش مابق من ہمیتہ خلافت قریش ہی میں رہے گی جب تک دنیا میں الناس اشراف۔
وہ آدمی بھی باقی رہیں۔

اسی طرح اسماعیل نے مستخرج میں روایت کی، مابقی الناس اشراف جب تک آدمیوں میں دو بھی رہیں۔
یہ روایتیں بخاری کی تفسیر ہیں کہ منہم سے مراد من الناس ہے، لاجرم حرقہ علی قادری میں اس کی یہی تفسیر کر دی (منہم) ای من الناس (اشراف) جب تک ان میں سے یعنی آدمیوں میں سے دو بھی رہیں، ولذا امام اہل ابوزکریا نووی نے اولاً مسلم کی روایتیں ذکر کیں پھر فرمایا،

ولی رواية البخاری مابق منہم اشراف هذه
الاحادیث واشبھھا دلیل ظاہر ان الخلافة
مختصة بقریش لا یحوزہ عقدہ لاحد من غیرہم
بخاری کی روایت میں ہے جب تک ان میں سے دو
آدمی باقی رہیں یہ اور ان کی مثل حدیثیں صریح دلیل ہیں
کہ خلافت خاص قریش کے لئے ہے کوئی غیر قرشی خلیفہ
نہیں کیا جاسکتا۔

۳۳۴/۱۰	مکتبہ حبیبیہ کوٹہ	باب مناقب قریش	سہ مرتبہ شرح مشکوٰۃ
۱۱۹/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الامارۃ	سہ شرح صحیح مسلم صحیح مسلم

حدیث کا یہی مفاد امام قسطلانی نے خود شریعت روایت بخاری میں لکھا، امام عینی و امام ابن حجر نے شروع بخاری میں اس حدیث کی شرح میں امام قرطبی کا قول نقل کیا اور مقرر رکھا کہ:

ای لا متعقد الامامة الکبری الا لقرشی مہمما یعنی مردِ حدیث یہ ہے کہ جب تک ایک قریشی بھی دنیا میں نہ ہو تو اسے دوسرے کے لئے امامت کبریٰ ہو ہی نہیں سکتی۔

دیکھو اس روایت بخاری سے بھی، اگر سنی وہی مطلب سمجھا جو روایت مسلم میں تھا۔
ثانیاً اگر تفسیر مانو تو تعارض با تو مستند کی روایت کہیں نہ اذاع ہو اور نہ ہی معارض تو ہوگی تو بخاری سند کہ منہم ہے ثابت نہ ہو گی۔

ثالث کسی پرچہ بخاری کی ایڈیٹری اور چرچے اور حدیث وفقہ کا سمجھنا اور، وہ من کا ترجمہ سے اور، اہل کا ترجمہ تک کر لینے سے نہیں آتا اگر ضمیر قریش کی طرف ہوتی تو انسان کی جگہ احمد فرمایا جاتا یعنی جب تک ایک قریشی بھی رہے جس طرح ابھی امام قرطبی و امام عینی و امام قسطلانی کے لفظ میں چکے اس کی تاویل آپ حسبِ عادت کہ قرآن کریم میں اپنی طرف سے اضافے کر لیتے ہیں حدیث میں یہ پھر بڑھاتے کہ یعنی جب تک کہ ایک قریشی خلافت کا اہل رہے وہ کی اہمیت پر موقوف فرمانا کیا معنی، کیا خلیفہ ایک وقت میں دو بھی ہو سکتے ہیں، ہرگز نہیں، ہاں آدمیوں کی طرف ضمیر ہو تو ضرور وہ کی ضرورت تھی کہ حدیث سنو ت سے دور حکومت امام سے کم دو درکار، ایک حکم ایک محکوم، اب تو آپ نے جانا کہ منہم کی ضمیر قریش کی طرف بعد کیسی سخت جہالت تھی۔

رابعاً بحث جانے دو آخر اس قدر کے تو منکر نہیں ہو سکتے، صحیح مسلم میں لفظ حدیث تھا لفظی میں انسان اشاعت ہیں یہ کہاں گئی وہ آپ کی بالا خوانی کہ کسی طریق سے بھی کوئی ایسا لفظ مروی نہیں، اب دیکھیں اسے کیسے پیشگوئی سناستے ہو، حدیث کا ارشاد تو یہ ہے کہ جب تک دنیا میں دو آدمی بھی ہوں خلافت قریش کے لئے ہے اسے خبر یعنی مزلوم مسٹر وہی ٹھہرے گا جو اللہ در رسول کو جھٹلائے گا، اللہ اگر پتہ پھر لیجے تو میں یہ ہوں گے کہ جب تک دنیا میں دو آدمی بھی مکرانی کے اہل رہیں گے خلافت قریش ہی کے قبضے میں رہے گی اب کہوں نہیں وہ بھی زیادہ اچھل کر کہتے کہ یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے خلافت صد سال سے قریش کے قبضے سے نکل گئی وہ ہرگز کوئی وقت ایسا نہ ہو کہ دنیا میں دو آدمی بھی مکرانی کے اہل نہ ہوں، کیا مسٹر اپنی تاریخ دینی و تہذیبی یہاں دکھا کر ثبوت دیں گے کہ اٹھارہ کم سال سو برس سے یا بلحاظ خلافت مصری خیالہ کہ چار سو برس سے دنیا میں وہ شخص بھی قابلِ مکرانی نہ رہے۔

۲۳۵/۱۶	مصطفیٰ البانی مصر	باب الامراء من قریش	فتح الباری شرح البخاری
۱۱۹/۶	قدیمی کتب خانہ کرچی	باب اناس من تبع قریش	کتب الادارۃ

پھر فرمایا:

لما لم يكن شئ منها على شرط المصنف اقتصر
على الترجمة واورد الذی معہ علی شرط
یروایں شروط البخاری پر نہ محض لہذا ان الحفنا کو
ترجمہ میں لگنے پر اقتصار کیا اور ان کے مؤید وہ حدیثیں
اسے جو ان کی شرط پر تھیں۔

(۵۲) ص ۹۱ ایک اور حدیث ہے کہ ضرور ہے کہ بارہ غلیفہ ہوں سب قریش سے ہوں گے اس
طرز بیان نے ظاہر کر دیا کہ اس بارے میں جو کچھ کہلے اس سے صرف آئندہ کی اطلاع مقصود ہے حکم و تشریح
نہیں۔ بارہ حلافوں کی پیش گوئی اگر خبر ہے تو دنیا بھر کی حدیثیں سب خبر ہیں اس زردستی و ویدہ دلیری کی کوئی حد ہے
یعنی شارع جب کسی امر کے بارے میں کچھ پیش گوئی فرماتے تو اس میں جتنی حدیثیں ہیں سب حکم شرعی سے خالی ہوتی ہیں
اور سب کو بزور زبان اگرچہ اپنی طرف سے پچھریں لگا کر خبر پر ڈھال دینا واجب ہو جاتا ہے ارشاد اقدس،
قد موافقیش ولا تعدد مسوہا۔ قریش کو مقدم رکھو اور ان پر تقدم نہ کرو۔
یہ بھی امر وہی نہیں خبر ہوگا کیونکہ ان کی طرف دلتی ہیں قد موافقہ مضاعف سب اور لا تعدد موافقہ ماضی،
بات وہی ہے کہ یقیناً سب قریش سے ہیں۔

(۵۳ تا ۵۴) ص ۹۲ ائمہ حدیث سے حدیث قطانی و حدیث قریش میں تطبیق دیتے ہوئے صاف
صاف لکھ دیا کہ امارت قریش والی روایت تشریح نہیں ممکن خبر ہے؟
اولاً یہ جاریہ چالاک ملاحظہ ہو امارت قریش والی روایت میں کہا جس سے حدیث الامراء صرف
قریش و حدیث الامراء من قریش و حدیث لا یزال هذا الا مصرفی قریش کی طرف ذہن جانے چاہئے حالانکہ ائمہ
حدیث نے ہرگز نہ کہا کہ ان سے تشریح ثابت نہیں خبریں زیر نمبر ۲ کتب کثیرہ کے نام گنا چکا ہیں ان کی جہارتیں
فصل اول میں دیکھئے اور اس کذب صریح سے قوبر کیجئے، ائمہ حدیث کی اگر مانتے ہو تو ان کی ان روشن تقریریں
سے کیوں منکر ہو۔

ثانیاً ائمہ نے حدیث قطانی سے جس حدیث کی تطبیق دی وہ یہ ہے:

ان هذا الا مصرفی قریش لا یعاد یہم احد
الا کسبہ اللہ علی وجہہ ما اقاموا
یثکونہ امر قریش میں ہے جو ان سے عداوت کرے گا
اللہ اُسے اور نہ سے منہ کرے گا جب تک قریش

سے فتح ابیاری شرح البخاری باب الامراء من قریش مصطفیٰ ابی بنی مصر ۲۳۱/۱۹
لکھ کنز العمال حدیث ۳۳۷۸۹، ۳۳۷۹۰، ۳۳۷۹۱ بحوالہ ابی زرارہ ابن عدی طبرانی مسند الرسالہ ج ۲/۲

الحدیث۔

دین قائم رکھیں۔

اے اگر خبر بتایا کہ یہ اقامت دین سے مفید ہے تو احادیث مطلقہ کا خبر ہو جائیگی لازم آیا وہ تشریح میں اور اپنے اطلاق پر یعنی شرعاً خلافت صرف قریش کے لئے ہے اور یہ خبر ہے اور یہی ہے یعنی وہ اپنے حق سے بہرہ مند رہیں گے جب تک دین قائم رکھیں جب اسے چھوڑیں گے خلافت جاتی رہے گی۔

ثالثاً عجب ہے کہ ایک حدیث خاص میں دو چار شراح نے جو لکھا وہ تو ان کا دامن پکڑ کر سب احادیث کو بزور زبان عام کر لیا جائے اور خود ان باقی احادیث میں جو ان کی عام جماعتوں نے لکھا اور مذہب اہل سنت و اجماع صحابہ بتایا وہ انہیں کے کلام سے رد کر دیا جائے اور کیا یہ حرفوں الکلم عن مواضع کے سر پر سنگ ہوتے ہیں، قرآن تعیم نے اسے غلط یہود بتایا کہ بات کو اس کی جگہ سے پھر دیتے ہیں۔

مسابغ جب جماعت ائمہ حدیث کی روشنی و قابہ تقریحات حتی کہ اجماع صحابہ و عقیدہ اہل سنت مقبول نہ ہو تو ایک حدیث خاص میں ایک خاص وجہ سے ان کے دو چار کا کتنا کیوں بحث ہو، آپ تو جہدین سے بھی اُٹھنے لڑتے ہیں، ان دو چار ٹھیک مقلدوں کا دامن نہ تھا یہی، حدیث سے پہلے، حدیث میں حفاظت و تدبیر لے کر لایا عادیہم احد الا کہہ اللہ ہے اسی سے کیوں نہ متعلق ہو اس سے تو ذکر دور کے جملہ ان هذا الامور قریش سے کیوں روڑ دیا جائے وہ ہے اطلاق پر ہے اور یہ قید اس جملہ میں جو جس سے یہ متصل ہے تو معنی حدیث یہ ہیں کہ بیشک شرعی خلافت قریش میں منحصر ہے دوسرا شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا اور قریش جب تک دین قائم رکھیں گے ان کا مخالف ذلیل و رسوا ہو گا اب اپنے اجتہاد کی خبریں کہتے۔

(۵۷ تا ۶۰) حدیث جلیل الاثر من قریش پر ایک ہاتھ من حیث السند بھی صاف کیا،

ص ۶۴ یہ الفاظ اور حضرت ابو بکر والی روایت بطریق اتصال ثابت ہی نہیں، فتح الساری میں ہے،
الائمة من القریش سے مراد حالہ و حالہ الصحیح حدیث "الائمہ من قریش" کے تمام راوی صحیح حدیث
ولکن فی سدا لا یقطع تک کے راوی ہیں لیکن اس کی سند میں انقطاع ہے (ت)

عہ نہ فتح ابوری میں من القریش ہے نہ حدیث میں، پہلے بھی آپ نے اپنے کلام میں حدیث ان فظوں سے لکھ کر رسول، نہ میرے ائمہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف غلط نسبت کی تھی مگر امام ابن حجر پر تو اس فقرہ عمل المصلیٰ کی تہمت نہ رکھے ۱۲ منہ غفرلہ

فتح الساری کتاب اصناف باب مناقب قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۶۹۷/۱
فتح الساری کتاب اصناف باب مناقب قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۶۹۷/۱
فتح الساری کتاب اصناف باب مناقب قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۶۹۷/۱
فتح الساری کتاب اصناف باب مناقب قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۶۹۷/۱

اولاً فتح الباری میں یہ حدیث متعدد الفاظ و کثیر طرق سے حضرت ابو ہریرہؓ اسلمی و حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی و حضرت انس بن مالک و حضرت ابو ہریرہؓ و حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بروایت یعقوب بن سفین و بریلعلی و طبرانی و ابوداؤد و طیالسی و ترمذی و تاریخ امام بخاری و نسائی و امام احمد و حاکم و ذکر کی یہ لفظ کراس کی سند کے رجال ثقہ ہیں مگر اس میں انقطاع ہے، صحت صدیق اکبر سے روایت احمد کی نسبت دیکھے ہیں کہ حسن احمد میں صدیق سے اس کے راوی حضرت عبد الرحمن بن حوف احمد العشرة المبشرة رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صاحبزادہ امام ثقہ تابعی جلیل حضرت حمید بن عبد الرحمن میں ان کو صدیق اکبر سے سماع نہیں۔ فتح الباری کی عبارت ملخصاً یہ ہے احادیث ابو ہریرہ و مولیٰ علی و بعض طرق حدیث انس ذکر کر کے کہا

واخرجه النسائي و البخاري ايضا في التواريخ و ابو يعلى من طريق بكير الجعزي عن انس و بطرق متعددة عن انس، و اخرجه احمد هذا اللفظ من حديث ابی هريرة و من حديث ابی بكر الصديق و رجاله رجال الصالحة لكن في سنده انقطاع، و اخرجه الطبراني و الحاكم من حديث علي بهذا اللفظ الاخير ہے، اور یہ حدیث طبرانی و حاکم نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی انھیں لفظوں سے کہ الاثمة من قریش۔

یعنی نیز یہ حدیث امام نسائی اور امام بخاری نے تاریخ میں اور ابو یعلیٰ نے بروایت بکیر جعزی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور امام احمد نے یہی لفظ الاثمة من قریش حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے روایت کئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے اور اس کے رجال رجال صالح ہیں مگر اس کی سند میں انقطاع ہے۔

مسٹر نے اول آخر سب اڑا کر مطلقاً اس حدیث ہی پر حکم لگا دیا کہ فتح الباری میں اس کی سند منقطع بتائی یہ کیسی خیانت ہے۔

ثانیاً فصل اول میں گزر کہ انھیں صاحب فتح الباری امام ابن حجر نے اسی حدیث الاثمة من قریش کے تتبع طرق میں ایک مستقل رسالہ لکھا اور اسے چالیس کے قریب صحابہ کرم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت سے دکھایا حدیث متواتر کو کہنا کہ بطریق اتصال ثابت ہی نہیں کیسا ظلم شدید و آخر سے ہمال ہے اور پھر انھیں ابن حجر پر اس کے متن کے منقطع السند بتانے کی تہمت کیسی جرأت پروبال ہے۔

ثالثاً طرفہ یہ کہ خود ہی صلی پر کھد پکے تھے "احادیث اس بارے میں جس قدر موجود ہیں"

کڑیا بھی موقع نہیں ہوا اور بنا براس اس افرا کے اس دختر کو اس کے ماں باپ سے چھڑا کر اپنے یہاں لے جا کر بند و بنا کر ہنود سے شادی بیاہ اس کا کرنا چاہتے ہیں، بعضے ہنود جو تعصب مذہبی رکھتے ہیں اور بعضے وہ مسلمانان جن کو ماں باپ بنیں کافرہ مذکورہ سے غرض دنیاوی و نفسانی کا تعلق ہے اور بعضے وہ مسلمانان جو مردانہ اور عورت نو مسلمہ مذکورہ سے کچھ رنجش دنیاوی و حسد و عناد رکھتے ہیں، معین و مددگار ان کفار کے ہو رہے ہیں، اس وجہ سے شورپشتی ان سبھوں کی اس درجہ کو بڑھ گئی ہے کہ مردانہ اور عورت نو مسلمہ مذکورہ کو ہر سرگوجہ و بازار پر ملا گالیاں دے کر لکھتے پھرتے ہیں کہ اس دختر کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے اور مسلمہ نہیں ہوسنے دیں گے بلکہ جس طرح ہو گا اپنے یہاں لا کر اسے ہنود بنا کر بند و کے ساتھ شادی بیاہ کر دیں گے اور طرح طرح کے افرا پر دازی و مقدمہ بازی جوڑش کی بندشیں ہو رہی ہیں اور بے عزتی و ذلت مردانہ اور عورت نو مسلمہ مذکورہ کی دھکی دی جاتی ہے جس میں وہ دونوں ڈر کر بگیاں بچنے کے ذلت دنیا سے اس دختر کو ماں باپ بنیں کافرہ کے حوالہ کر دیں، ایسے حال میں حکم خدا و رسول کیا ہے؟

(۱) آیا مردانہ اور عورت مسلمہ مذکورہ اپنے نطفہ و بطن کی دختر کو دھکی ڈار سے ان شورپشتوں کے اور دنیاوی ذلت کے خوف سے حوالہ کفار دیں گے؟ سے لپکا کر قربان نہیں؟

(۲) یا اپنی ذلت و دنیاوی کامیابی چھوڑ کر جان توڑ کر کشتش اس دختر کی مخالفت کی کریں جس میں وہ دختر قبضہ ہنود میں جا کر ہنود نہ بننے پائے؟

(۳) اور مسلمانان کو اس شہر کے ہر طرف کی حمایت دہہ ایسی کرنی جس میں مسلمان کی ناک ہنود کے قبضہ میں جا کر کافرہ نہ بننے پائے، شرعاً حکم خدا و رسول لازم و ضرور ہے یا نہیں؟

(۴) اور جو مسلمان اس کے خلاف حمایت کفار کی کرے وہ خدا و رسول کے نزدیک کیسا ہے اور اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟

(۵) اور اگر مسلمانان شہر کی حفاظت و ناقہ جی و مدد نہ کرنے سے اور اس وجہ سے عورت نو مسلمہ اس کے ناک مر کے مجبور و بے بس ہو جائے سے دختر مذکورہ قبضہ ہنود میں جا کر ہنود بنائی جائے تو اس کا الزام و مواخذہ خدا و رسول کی طرف سے مسلمانان شہر پر ہو گا یا نہیں؟

ہر شئی سوال کا جواب اردو میں عام فہم، مفصل و مدلل پسند قرآن و حدیث و کتب دینیہ و ایسے موقع پر سیرت صحابہ کرام و ائمہ عظام کیا ہے یا نقل اس کے ارکار ہے، یقیناً تو مجبور و۔

الجواب

(۱) حرام حرام جب تک حالت اکراہ شرعی کی نہ ہو،

مل کر ہر امکانی پسندیدہ جائز کوشش انتہا تک پہنچا دیں، اگر پھر بھی کامیاب نہ ہوں تو معذور میں جس کے کسوت
بے توجہی سے کام میں نکل پڑے گا وہ مستحقِ ناروغضیب جبار ہے والعیاذ باللہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از پبلی ہیٹ محلہ شیرخان مدرسۃ الحدیث مدرسہ مولانا محدث سورتی ۴ ذی القعدہ ۱۳۳۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے حق میں جس نے سستی صحیح النسب بالخصوص
اور تمام سادات گیلانیہ اولاد حضور عیسیٰ علیہ السلام کے غنائے غنائے کو علی العموم سوا چار پیروں کے برسر بازار
علی رؤس الشہادہ یہودی، نصرانی، خنزیر، کتا وغیرہ وغیرہ بڑی گالیاں کہے ہوں اور اوصاف ذمیرہ مذکورہ
ان حضرات کے حق میں اعتقاد استعمال کئے ہوں اور کرتا رہا ہے از روئے شرع اس شخص اور اس کے
مددگاروں کا خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سینٹ وغیرہ کیا حکم ہے؟ بیٹو! بحوالہ الکتاب تو جہد و ایوم
الحساب، اس سوال کا جواب مجھے کسی کتاب میں نہ ملا اس وجہ حضور کو تکلیف دیتا ہوں۔

الجواب

ایسے شخص کو از سر نو تجدید اسلام چاہئے اور اگر عورت رکھتا ہو تو اس سے بعد توبہ و تجدید اسلام
پھر نکاح کرے کہ علمائے کرام نے ایسے شخص پر حکم کفر فرمایا ہے، مجمع الانہر میں ہے:
والاستخفاف بالاشراف والعی و کفر و من سادات اور علی کی عزتی کو ناکفر ہے، جو شخص تغیر
قال للعالم عویلیم اولعلوی علیوی قاصدا کے ارادے سے عالم کو عظیم اور علوی کو علوی کے
بہ الاستخفاف کفر بلکہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (دست)

رہے اس کے معاونین خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سینٹ اگر خود ان کلمات طعنہ میں اس کے معاون ہیں
یا ان کو ہائز رکھتے ہیں یا ہلکا جانتے ہیں تو ان سب کا بھی یہی حکم ہے جو اس کا ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تب بھی
ایسے شخص کے ساتھ میل جول کے سبب عاصی و مخالف حکم شرع ہیں
قال اللہ عزوجل واما ینسیذک الشیطن فلا تقعد بعد الذکر مع القوم الظالمین۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کیس تجھے شیطان بھلاؤ
تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (دست)
قال اللہ عزوجل ولا تزنوا الی الذین ظلموا فتمسکوا ان رجا اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ظالموں کی طرف نہ جھک کر
تھیں آگ چڑھنے کی۔ (دست)

والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

لے مجمع الانہر شرع متقی الامیر فصل ان لفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۹۹۵/۱
لے لقرآن الکریم ۶/۹ لے القرآن الکریم ۱۱/۱۱

مسئلہ از کوئی عوامان ضلع سیالکوٹ سید اکبر شاہ صاحب علم
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص مرزائی کے تاباخیڑ کے کا بنیال مامون
مولود الا یولد علی الفطرة (ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ ت) حنفی اگر امام کے ویچے جنازہ کی نماز دے
کرے تو عند الشریع درست ہے یا نہیں، پڑھنے والا ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ حنفیوں پر ویکنے ایسی میت
سے نماز جنازہ واجب ہوگی یا نہ؟ بیٹنوا تو جبروا۔

الجواب

اگر مرزائی کا بچہ سات برس یا زیادہ کی عمر کا تھا، اچھے بُرے کی تمیز نہ کرتا تھا، اور اس حالت میں اس
نے اپنے باپ کے خلاف پر دین اسلام اختیار کیا اور قادیانی کا فرہانا اسی پر انتہائی ہوا تو وہ ضرور مسلمان تھا،
مسلمانوں پر اسے غسل دینا اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا مقابلاً مسلمان میں دفن کرنا فرض ہے، اور ممکن ہو تو
اس کے باپ و ذیہ کفار کو اسے ہاتھ نہ دگانے دیں جس طرح حضور اقدس علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے یہودی
کو اس کے بیٹے کے سر ہانے سے انصاف کا حکم فرمایا جبکہ وہ نزع میں اسلام لا کر انتقال کر گیا، اور اگر اسی طرح
تمیز میں اپنے باپ کی طرح کفر بکتا تھا تو یقیناً کافر تھا، اب وہ سب کام مسلمان پر حرام ہیں، نہ غسل دیں نہ کفن
دیں نہ دفن میں شریک ہوں، اور ان سب سے بدتر اسی کے حمارہ پر ممانہ ہے کہ خود کفر کا پہلو رکھتی ہے اور
اگر اس سے کفر یا اسلام کچھ ظاہر نہ ہو یا نا کچھ محبت نہ تھا کہ اس تمیز کے قابل ہی نہ تھا تو اب یہ دیکھا جائے گا کہ اس
کی ماں بھی اس کے باپ کی طرح قادیانی یا اور کسی کفری عقیدہ والی ہے تو وہ بچہ بھی کافر بھی جائے گا اور اس
کے لئے وہ سب کام مسلمانوں پر حرام ہوں گے، اور اگر ماں مسلمان ہے تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتی ہے
اور قادیانی کو کافر جانتی ہے تو اس صورت میں وہ بچہ جس سے کفر خود ظاہر نہ ہو اور نابالغی میں مر گیا اپنی ماں
کا تابع قرار پا کر مسلمان سمجھا جائے گا اور وہ سب کام اہل اسلام پر واجب ہونگے، حدیث مامون مولود
اس حالت میں نافع ہے کہ بچہ کچھ والی ہو کہ خود کفر نہ کرے نہ نا کچھ کی حالت میں ماں باپ دونوں کافر ہوں
ورنہ اگر خود کفر کیا تو اچھی فطرت سے بدلا اور اگر خود کچھ والی ہو کہ اسلام نہ لایا اگرچہ کفر بھی نہ کیا اور ماں باپ
دونوں کافر ہیں تو قسم ابواہ یہود دانہ (پھر اس کے والدین اسے یہودی بنادیں۔ ت) میں داخل ہے
اور حکم کفر اسے شامل ہے۔ تحریر میں ہے۔

اذا استدعی عاقل صبیحاً کاسلامہ جب عقلمند بچہ مرتد ہو جائے تو اس کا تہذیب اس کے

والعقل المميز

اسلام کی طرح صحیح ہو گا اور عقل سے مراد اعتقادِ ذکرِ غیرِ اول
ہے۔ (ت)

در مختار میں ہے :

وهو ابن سبع فاکثر مجتبیٰ وسراجیۃ

دو سات سال یا اس سے زائد عمر کا ہو ، مجتبیٰ و
سراجیۃ۔ (ت)

اسکی میں ہے :

نروجات امرتہ، فولدت ولد ایجبہ علی
الاسلام لتبعیتہ لابیوتہ (ملخصاً)

خاندن و بیوی دونوں مرتد ہو گئے ، عورت نے بچہ جنا
تو اسے اسلام پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ دین میں وہ
اپنے والدین کے تابع ہے (ملخصاً) (ت)

رد المحتار میں ہے :

ای فی الاسلام والردۃ وہما یجبوان
فکذا هو

یعنی اسلام اور مرتد ہونے میں اور ان دونوں کو بھی
اسلام کے لئے مجبور کیا جائے گا پس اسی طرح اس
بچے کو بھی۔ (ت)

تنویر میں ہے :

الولد یتبع غیر الابویین دیناً

بچہ اپنے والدین میں سے اس کے تابع ہو گا جو دین
کے اعتبار سے بہتر ہو گا۔ (ت)

شامی میں بعد ذکر حدیث کل مولود یولد علی الفطریۃ فرمایا :

اہم قالوا لہ جعل انفا قہم فاعقلہ عن
الفطریۃ ۱ واللہ تعالیٰ اعلم
فقہار نے فرمایا ماں باپ کے کفر پر اللہ ق نے بچے
کو فطرت سے ہٹا دیا۔ (ت)

۳۹۱/۱	مطبع مجتبیٰ فی دہلی	باب المرتد	شہ در مختار شرح تنویر الابصار
"	"	"	شہ در مختار
"	"	"	شہ "
۳۰۹/۲	دار احیاء التراث العربی بیروت	"	شہ رد المحتار
۲۱۰/۱	مطبع مجتبیٰ فی دہلی	باب نکاح الکافر	شہ در مختار شرح تنویر الابصار
۳۹۲/۲	دار احیاء التراث العربی بیروت	" " "	شہ رد المحتار

مسئلہ از حکم بنگال موضع رام پور ڈاکھانہ کجرو ضلع سپرہ حال مقام خواجہ قطب بریلی محمد ادرہ طالب علم
۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کو انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض
انگریزی خواں کہتے ہیں مولوی لوگ کیا جانتے ہیں۔ کیا اس لفظ سے علم کی حقارت نہیں ہوتی؟ اگر ایسا کہے تو
کافر ہو گیا یا نہیں؟ بیٹو! تو مجبور!۔

الجواب

ایسی انگریزی پڑھنا جس سے عقائد غاصد ہوں اور جس سے علمائے دین کی توہین دل میں آئے،
انگریزی ہو خواہ کچھ ہو ایسی چیز پڑھنا حرام ہے، اور یہ لفظ کہ مولوی لوگ کیا جانتے ہیں اس سے ضرور
علماء کی تحقیر نکلتی ہے اور علمائے دین کی تفریق کفر ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہیں گے
ہم تو دھسپی اور کھیل کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کیا اللہ تعالیٰ
اس کی نشانیوں اور اس کے رسول سے شصت کرتے ہو رہے
رب و تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔ ابی جریر،
ابی ابی حاتم، ابو ایسیہ اور ابن مردودہ نے حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما اور ابن جریر نے حضرت زید بن اسلم اور محمد بن کعب
ذہیر ہمارے انہ غنم نے حدیث کی تخریج کی کہ ایک شخص نے ایک
دن ایک مجلس میں طرودہ آجہ کے موقع پر کہا کہ ہم نے اپنے ان
تقدیروں کی مانند اور نہ دیکھے رکھانے کے پالچلی اور نہ زبان کے
بھرنے اور نہ دشمن کے مقابلہ میں بڑول، تو اس مجلس میں ایک
شخص نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس بات کی خبر دوں گا، تو
اس کی یہ بات حسنہ اکرم کو معلوم ہوئی، وہ قرآن نازل ہوا اس قدر
عبداللہ نے فرمایا تو میں نے اس شخص کو حضور اکرم کی ادنیٰ کے
(باقی اگلے صفحہ پر)

قال اللہ تعالیٰ ولئن سألتهم ليقولن انما
کننا بخوض ونصب قل ابا اللہ وایاتہ ورسولہ
کنتم تستہزؤن، لا تعتذروا قد کفرتم
بعد ايمانکم۔ اخرجه ابن جریر واس بی حاتم
وابو الشیخ وابن مردودہ عن عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وابن جریر
عن زید بن اسلم وعن محمد بن کعب
وغیرہما قال رجل فی غزوة بنو لک فی مجلس
یوما ما رأینا مثل قرأتنا هؤلاء ولا ارجب
بطونا ولا اکذب السنة ولا اجبت عند
اللقاء فقال رجل فی المجلس کنت وکنک من حق
التحجیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخذوا ذلک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزل القرآن قال عبد اللہ فانت
ما یتہ متعلقا بحقیقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلمو والجماعة تنكبه وهو يقول يا رسول الله
انما كنا نخوف ونحب والنسب صلى الله تعالى
عليه وسلم يقول ابالله وآياته ورسوله
كنتم تستهزون^۱ والله تعالى اعلم۔
تنگہ کے ساتھ لٹکا ہوا دیکھ پتھر سے زخمی کر رہے تھے
اور وہ کہہ رہا تھا یا رسول اللہ! ہم تو دلچسپی اور کھیل
کر رہے تھے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
اس کو فرما رہے تھے کیا اللہ تعالیٰ، اس کی آیات
اور اس کے رسول سے تم ٹھٹھا کرتے ہو۔ وہ
تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ از بریلی محلہ چک شہرکنہ مسئلہ صفدر علی خاں و مبارک علی خاں ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شریعت متین کہ زید سستی المذہب نے بکر کو سستی باور کے پنی
لڑکی نابالغہ کا بکر کے نابالغ لڑکے کے ساتھ اس کو سستی باور کر کے ولایت نکاح کر دیا مگر بوجہ نابالغ ہونے کے رخصتی
نہیں ہوئی اہم آمد و رفت بھی دونوں کی نہیں ہوئی نہ کیجائی ہوئی، سات سال کے بعد دونوں کو بلوغ ہوا، زید کو یہ
اطلاع ملی کہ بکر بھی نکاح سستی نہیں اور اس کا بیٹا قطعی رافضی ہے جس کا ثبوت یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اس کے لکولی
علی میں ظاہر ہوتا ہے نہ زید شیعہ کی پڑھتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قذف کرتا ہے اہ
دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مصیبت نامہ ملت و تیراکیات در ایہ مجالس میں شرکت کرتا ہے
جس کی رنجش نہیں ہوتے ہیں، زید نے اسی خبر کو سن کر رخصتی سے انکار شروع کیا اس پر بکر نے رخصت کرانے
کی ضرورت سے لڑکے کو اس بات پر آمادہ کیا کہ لڑکا اپنے کو سستی ظاہر کرے چنانچہ ازراہ فقیر لڑکے نے اپنے کو
سستی ظاہر کیا لیکن کئی ثبوت لڑکے کے سستی بوجہ کا زید کو نہیں مل سکے حال میں لا محرم مسئلہ ۳۷ کو مقام مرزا گنج راہی شخص جماعت
اہل السنۃ والجماعت کو مدد صحابہ پڑھنے سے بااعلان اسی لڑکے نے رد کیا اور اپنے ایک خادم شیعہ مذہب
سے پٹوایا اور اس کے باپ یعنی بکر نے حکام سے مدد صحابہ بااعلان کئے جانے کی شکایت کی اس وجہ سے
حکام مجب ہوئے تو کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ لڑکی جس کا نابالغیت میں نکاح کیا گیا وہ لڑکی کو
حالت موجودہ میں منظور نہیں ہے اور زید کو بھی انکار ہے، کیا نکاح باقی رہا یا فسخ ہو گیا، فقط۔

الجواب

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قذف کفر خاص ہے، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

۱۔ تفسیر درمشور بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم والی شیخ وابن مردودہ تحت آیات انما كنا نخوف ونحب لکتابہ آیت اللہ العظمیٰ قرآن ۱۵۲/۳
جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت انما كنا نخوف ونحب المطبوعۃ المیمنہ مصر ۱۰۵۹۱۰۳/۱۔

صحابیت کا انکار کفر خاص ہے، اسی طرح تبرائیاتی زمانہ میں اور بھی کفر و ارتداد کی قطعی وجہ ہیں جن کی تفصیل
 سہ ماہ الرضیہ میں ہے اور ان کا کافر مرتد ہونا عام مکتب معتمدہ خلافتہ و فتح القدر و ظہیریہ و عالمگیری و دروالمختار و
 عقود الدریۃ و بحر الرائی و تہذیب الخائف و تبیین الحقائق و بدائع و بزازیر و برتندی و القرویرہ و واقعات المفتین و
 انشباء و مجمع الانہر و طحاوی علی الدر و غنیہ و نظم الفرائد و برہان شرح مواہب الرحمن و تفسیر المقامہ شرح
 وہبانیہ و معنی المستفی و تنویر الابصار و فتح الغفار و اقوال امام شمس الاندلس و کشف البرزوی و شفا شریف و
 رد مضامین نووی و اعلام امام ابن حجر و کتب الانوار و شرح عقائد و فتح الروض و فوائد الرحمت و ارشاد الساری
 و فتاوی علامہ مفتی ابوسعود و علامہ نور آفندی و شیخ الاسلام قید اللہ آفندی و احمد مصری علی مراقی الفلاح
 و شلبی علی الزلیلی وغیرہ اسے ثابت و روشن ہے۔ خزائن الفقہ پھر فتاوی ہندیہ میں ہے،

لوقد فحاشۃ مرضی اللہ تعالیٰ عنہا بالزنی اگر کسی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا منہ پر
 کفر یا اللہ تعالیٰ علیہ نعمت زمانہ لگائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ
 کفر کیا۔ (دست)

شرح مفتی الابکر میں ہے،

یکمہ بقولہ لا ادری انت المسلم یا کافر یا کفر میں ہے یا کفر میں، تو کافر ہو جائے گا۔ اسی طرح
 مؤمن او کافر بقولہ ما کان علینا نعمة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان البعۃ
 من اعظم النعم وبقضیہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و انکارہ صہبۃ ابی بکر رضی اللہ
 عنہ بقولہ لا ادری انت المسلم یا کافر یا کفر میں ہے، تاکہ نبی قبر میں عاصت یا ک
 کافر ہو جائے گا اگر یہ کہتا ہے کہ ہم پر نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی نعمت نہیں کیونکہ آپ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سب سے
 بڑی نعمت ہے، یا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 پر نعمت لگا تلے یا سیدہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

صحابیت کا انکار کرتا ہے (دست)

تو پھر بکرا اگر مرتد نہ تھا اب مرتد ہو گیا۔ خزائن المفتین و ظہیریہ و عالمگیری و حدیقہ نذیریہ وغیرہ میں منکران ضروریات دین
 و افضیوں کے بارہ میں ہے،

هؤلاء القوم خارجون عن مدة الاسلام و
 احكامهم احكام المرتدين علیہ
 یہ لوگ قسماً اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام
 مرتدین والے ہیں۔ (تت)
 اس کے مرتد ہونے ہی نکاح فوراً فسخ و باطل محض ہو گیا، تنویر الابصار و شرح علی میں ہے،
 ان تدا واحد الزوجین فسخ عاجل بلا قصۃ۔
 زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے بلا تاخیر نکاح
 (فسخاً) فسخ ہو جاتا ہے (تت)
 عورت کو حرام قطعی ہے کہ اسے شوہر سمجھے، زید روم قطعی ہے کہ دختر کو رخصت کرے، اگر قربت واقع ہو گئی زانیہ
 خالص ہوگا، اگر اولاد ہوگی دلائل الزنا ہوگی۔ درمختار میں ہے،
 فی شرح الوهبیۃ للشرنبلالی ما یکتون کفراً
 اتفق قایم علی الفصل والنکاح واولادہ اولاد
 شرناً۔
 شرنبلالی کی شرح و بیان میں ہے کہ جو چیز بالاتفاق
 کفر ہو اس سے عل و اد نکاح باطل ہو جاتا ہے اور
 اس کی اولاد و ولد زنا قرار پاتی ہے۔ (تت)
 اگر بالفرض پسیر بکر اب اپنے آپ کو کشتی بنا کر لے جک حقیقتہً سچا پکا خالص غاص سستی ہو جائے تو نکاح کہ
 فسخ و باطل ہو گیا عود نہیں کر سکتا، نہ عورت پر جبر ہو سکتا ہے کہ اس سے از سر نو نکاح کرے جامع نفوسین
 میں ہے،
 لو اريد هولا تجبر المرأة على الاستزوج علیہ
 والله تعالیٰ اعلم۔
 اگر خاوند مرتد ہو جائے تو عورت کو (دوبارہ) نکاح پر
 مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (تت)

۲۶۲/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	الباب التاسع فی احکام المرتدین	سہ فادی ہندیہ
۲۱۰/۱	مطبع مجتہائی دہلی	باب نکاح الکافر	سہ درمختار شرح تنویر الابصار
۳۵۹/۱	" " "	باب المرتد	سہ درمختار
۳۷/۲	اسلامی کتب خانہ کراچی	الفصل الثامن والثلثون فی مسائل کلیات الکفر	سہ جامع نفوسین

رسالہ رَدُّ الرِّفْضَةِ

(تبرائی رافضیوں کا رد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ از سیٹاپور مسئلہ جناب حکیم سید محمد مدنی صاحب ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ شعی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض
بنی عم رافضی تبرائی ہیں وہ مصبر بن کر ورثہ سے ترک لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں مصوبت اصلاً نہیں اس
صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ یقیناً تو جبروا۔

الجواب

الحمد لله الذی هدانا لهذا وکفانا وادانا عن
الرفض والعروج وکل بلاء نجانا والصلوة
والسلام علی سیدنا ومولانا وعلیٰ آلنا واهلنا
محمد وآله وصحبه الاولین ایمانا والاحنین
احسانا والامکنین ایقانا آمین !
سب حدیث اس امرتعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت
دی اور رخص اور خروج سے کفایت اور پناہ دی اور
ہر بلا سے نجات دی اور صلوة و سلام ہو ہمارے آقا
محمّدی، ہمارے علیا اور ماویٰ محمد علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور ان کی آل و صحابہ پر جو ایمان لاسنے میں پہلے اور نیکی
میں جس اور ایمان یقین میں پختہ ہیں، آمین !

صورت مستعصرو میں یہ رافضی ہیں مگر سیدہ سنیہ کے ترک سے کچھ نہیں پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی ظم نہیں خاص تقیہ بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے ۱

موانع الارث اربعة (الی قولہ) واختلاف الدینین ۲
وراثت کے موانع پانچ ہیں، دین کا اختلاف اس کے بیان کیا۔ (ت)

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تیرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروقی، عظمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انھیں امام و علیہ برحق نہ مانے۔ کتب معتبرہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامۃ التدریج و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ درمختار مطبوعہ مطبعہ اسلامی صفحہ ۶۴ میں ہے ۱

ان انکرم بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها کقولہ ان اللہ تعالیٰ جسم کالاجسام و اسکا سرۃ صحیبة الصدیق ۲
اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

فتاویٰ حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۲۴ میں ہے ۱، وکذا اختلافہ اور ایسے ہی آپ کی خدمت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلی کتاب الصلوٰۃ فصل ۵، اور قرآنہ المغنی قلی کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح لاقبہ اربہ و من لا یصح میں ہے ۱

الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فهو مبتدع ولو نکر خلافتہ تصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی مگر وہ ہے اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔

فتح القدیر بشرح ہدایہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامة احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۲۵

میں ہے ۱

۲	۱	۲۴۴/۱	۲۸/۱
سہ اسراجی فی نیراث	فصل فی اموانع	ایح ایام سعیدہ مکینی کراچی	۲
سہ در مختار	باب الامامة	مطبع مجتہائی دہلی	۸۳/۱
سہ حاشیہ المخطوطی علی الدر المختار	باب الامامة	دار المعرفۃ بیروت	۲۴۴/۱
سہ قرآنہ المغنی	کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح لاقبہ اربہ و من لا یصح	قلی	۲۸/۱

فی الرواوض من فضل علیا علی الشلاثة
فبیتدع وان انکر خلافة الصدیق او عمر
رضی اللہ عنہما فهو کافر
رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خلفائے شریفی اللہ تعالیٰ
عنہم سے افضل کہے گواہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وہیز امام کردی مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے ۱

من انکر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو
کافر فی الصحیح ومن انکر خلافة عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فهو کافر فی الاصحیح۔
خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے، یہی
صحیح ہے، اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے۔

تبیین الحقائق شریعت کثر الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۴ میں ہے ۱

قال الرعینانی تحوز الصلوة خلف صاحب
ہوی و بداعة ولا تجوز خلف الرافضی و البیہود
القدری و المشبہ ومن یقول بخلق
القرآن، حاصلہ ان کان ہوی لا یکفر بہ
صاحبہ تجوز مع انکراہہ و الاصل
امام حنفیانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز
اور بوجائی اور رافضی، جہمی قدری ششی کے پیچھے ہوگئی نہیں
اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اس بد مذہبی کے باعث
وہ کافر نہ ہو تو نماز اس کے پیچھے کر بہت کے ساتھ
بوجا سکتی ورنہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۴۴ میں اس عبارت کے بعد ہے ۱

ہكذا فی التبیین والخلاصة وهو الصحیح
ہكذا فی البدائع۔
ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے
ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اسی کی جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ اور راز جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور افشاہ قلبی فن ثانی کتاب السیر اور انکشاف البصار
و البصائر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰۷ اور فتاویٰ القرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور دافعات المفتین مطبوعہ مصر
ص ۱۳ سب میں فتاویٰ خلاصہ سے ہے ۱

الرافضی ان کان یسب الشیخین ویلعنہما
والعیب ذہا للہ تعالیٰ فهو کافر وان کان
رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو
معاذ اللہ برا کہے کافر ہے، اور اگر کو لا علی کرم اللہ

لہ عاشیہ ششی تبیین الحقائق کتاب الصلوة باب الامامة والحدث فی الصلوة للطبقہ الکبریٰ الامیر میر
کہ فتاویٰ رازیہ علی ہاشم قدی ہندہ فروع فیما یصل بہا لما یجب کفارہ من اہل بدعہ و رافضیہ ہاشم
کہ تبیین الحقائق کتاب الصلوة باب الامامة والحدث فی الصلوة للطبقہ الکبریٰ الامیر میر
۱۳۵/۱
۳۱۸/۶
۱۳۴/۱

یفضل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ علیہ
 فهو مستدع ینہ
 تعالیٰ وجہ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل بنا
 تو کافر نہ ہو گا مگر کفر ہے۔

اسی کے صفو مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۲۱ میں فتاویٰ ظہیر سے ہے،
 من انکس امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فهو کافر و علی قول بعضهم
 مستدع و لیس بکافر و الصحیح انہ کافر و
 کذلک من انکس خلافت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ فی اصح الاقوال
 امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے
 اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں، اور صحیح یہ
 ہے کہ وہ کافر ہے، اسی طرح خلافت فاروق اعظم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح قول پر کافر
 ہے۔

وہیں فتاویٰ بزاز سے ہے،
 ویجب انکس ہم با کفار عثمان و علی و طلحہ و
 زبیر و عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔
 رافضیوں، ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب
 ہے اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و ابی علی

بکر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے،
 یکفر یا سکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 علی الاصح کا سکارہ خلافت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ علی الاصح
 اصح یہ ہے کہ ابو بکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
 امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتی الاجر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے،
 الرافضی ان فضل علیا فهو مستدع وان انکر
 خلافتہ الصدیق فهو کافر
 رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر
 خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

لہ فتاویٰ بزاز علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا نورانی کتب خانہ پشاور ۳۱۹/۶
 ملکہ برجندی شرح نقایہ کتاب الشہادۃ فصل یقل الشہادۃ من اجل الموار فیکثر یکنو ۲۱۰۲۰/۴
 ملکہ فتاویٰ بزاز علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا عیال کتب خانہ پشاور ۳۱۸/۶
 ملکہ بکر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سیہ پکنی کراچی ۱۳۱/۵
 ملکہ مجمع الانہر شرح ملتی الاجر کتاب الفضلۃ فصل الحجۃ سنۃ موکدة و اراجیاد الترائی بری ۱۰۸/۱

اسی کے صفحہ ۹۳۱ میں ہے،

یکفر یا نکارہ صحیحۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنه وہ نکارہ امامتہ علی الاصحح و باسکار
صحیحۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه علی الاصحح

جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار
ہو کافر ہے۔ یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار
کوسے مذہب اصح میں کافر ہے، یونہی عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قول اصح پر کافر ہے۔

غنیہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۴ میں ہے،

المراءد بالمستدیع من یعتقد شیئاً علی خلاف
ما یعتقدہ اهل السنة والجماعة وانما
یجوز لاقتدایہ مع الکراهة اذ المریک
ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اهل السنة
اما لو کان مؤدی الی کفر فلا یجوز اصلاً کالعلا
من الروافض الذی یدعون الالوهیة لعلی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوان اسوہ کانت لہ
فخط جبریل ونحو ذلک مما ہو کفر و
کذا من یقذف الصدیقة او ینکر صحبۃ
الصديق او خلافتہ اولیب الشیخین

بہ مذہب سے وہ مراد ہے جس کی بات کا اہلسنت جماعت
کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو، اور اس کی اقتدار کراہت کے
ساتھ اُس حال میں جائز ہے جب اُس کا عقیدہ اہلسنت
کے نزدیک کفر تک نہ پہنچتا ہو، اگر کفر تک پہنچائے
تو اصل جائز نہیں، جیسے غالی رافضی کہوں علی کرم اللہ
تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں، یا یہ کہ نبوت ان کے لئے
ہم ہی جبریل نے غلط کی۔ اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر
ہیں، اور یونہی جو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو
معاذ اللہ اس تہمت طعنہ کی طرف نسبت کرے یا
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا
انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے۔

کفایہ شرح ہدایہ مطبعہ ممبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق مطبعہ احمدی ص ۳۲ میں ہے،

بہ مذہب اگر کافر کو دے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو
مخلوق کہے، اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اُس کے بچے نماز جائز نہیں۔

ان کان ہوا یدیکم اہلہ کالجہمی والقدری
الذی قال یخلق القرآن والرافضی الغالی
الذی ینکر خلافتہ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لا تجوز الصلوۃ خلفہ

۱۔ مجمع الانہر شرح منیہ مطبوعہ البحر باب المرتہ فصل ان الفاظ الکفر انواع وادایار التراث العربی بیروت ۹۹۲/۱

ص ۵۱۵

سہیل انیدی لاہور

فصل الاول بالاماتہ

غنیہ المستملی

۲۰۲/۱

مطبع کاشی رام بروہر کس لاہور

۳۔ مستخلص الحقائق باب فی بیان احکام الاماتہ

۲۰۵/۱

نور محمد رشیدی سکھ

باب الاماتہ

الکفایہ مع فتح القدر

شرح کفر الملک مسکین مطبع مصر بعد اول دست علی پاشا فتح العین میں ہے۔

فی الخلاصة یصح الاقدام باهل الاھواء والجمیة
والحدیة والقدریة والرافضی العالی ومن
یقول یخلق القرآن والمشبہ، وجمہ ان من لا
من اهل قبیق ولم یفل فی ہوا حق لم یحکم
بكونه کافر فیحوز القسوة خلفه وتکسر وواراد
بالرافضی العالی الذی ینکر خلافة ابی بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

خلاصہ میں ہے بد مذہبوں کے کچھ غائب ہوتے ہیں
جمہ بد مذہب و قدریہ و رافضیہ کی قائل خلق قرآن و مشبہ کے
اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بد مذہبی میں غالی
نہ ہو یہاں تک کہ اسے کافر نہ کہا جائے اس کے پیچھے
نماز بکراہت جائز ہے۔ اور رافضی غالی سے وہ
مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خلافت کا منکر ہو۔

طحاوی علی مرقی الفیج مطبع مصر ۱۹ میں ہے۔

ان انکر خلافة الصدیق کفر الحق فی الفتح
عمر بالصدیق فی هذا الحكم والحق فی
البرهان عثمان بہما ایضا ولا تجوز
القسوة خلف منکر المسیح علی حقیقہ و صحیحہ
الصدیق ومن یسب الشیخین اویقذفت
الصدیقة ولا خلف من انکر یعنی ما علم من
الدین ضرورتا کفر ولا یستفی الی تاویلہ و
اجتہادہ۔

یعنی نہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے،
اور فتح الفیج میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا منکر بھی کافر ہے، اور برہان شرح مہربان الرحمن
میں فرمایا نہ نسبت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی
کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسیح مرزہ
یا صاحبیت مدعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بڑا سکے یا صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ پر تہمت رکھے اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات ہیں
سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی فصل
سے ایسا کیا۔

نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہاشم محمد صفت اور نسخہ قدیر تقلید مع الشرح فہم

من کتاب السیر میں ہے۔

ومن لعن الشیخین اوسب کافر
وصحیح تکفیر منکر خلافت الی

۲۰۸/۱ ایچ ایم سید کینی کراچی
نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی
۱۶۵ ص

۲۰۸/۱ ایچ ایم سید کینی کراچی
نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی
۱۶۵ ص

شرح کفر الملک مسکین علی پاشا فتح العین باب الامامة
سے طحاوی علی مرقی الفیج باب الامامة
۲۰۸/۱ ایچ ایم سید کینی کراچی
نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی
۱۶۵ ص

جو شخص حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرائے یا بُرا کے کافر ہے، اور جو کہ یہ اللہ سے ہاتھ
مرا دے وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں قول صحیح
تکفیر ہے اور یہی دربارہ انکار خلافت فاروق رضی اللہ عنہ ظہر ہے۔

تیسیر المقاصد شرح و ہدایہ للسلامہ الشرنبلالی علی کتاب السیر میں ہے،

الرفضی اذا سب ابا بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولعنہما یا کون کافر او ان فضل علیہما
علیہما لا ینکف و هو مستدع ینکف
رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے یا
اُن پر تبرائے کافر ہو جائے، اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ
تعالیٰ وجہہ کو اُن سے افضل کے کافر نہیں گمراہ
بد مذہب ہے۔

اسی میں دیکھیں ہے،

من نکس خلافة ابی بکر الصديق فھو کافر
فی الصحيح و کذا منکس خلافة ابی حفص
عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فہو
لا ظہر لہ
خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر
کافر ہے، اور ایسا ہی قول، ظہر میں خلافت فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی۔

فتویٰ علامہ نوح آفندی پھر محرمہ شیخ الاسلام عبید اللہ آفندی، پھر معنی المستغنی عن سوال المفتی،

پھر عقود الدریۃ مطبع مصر جلد اول ص ۹۲ و ۹۳ میں ہے،

الرافضی کافر فی طرح طرح کے کفروں کے مجمع میں از انجملہ
خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں از انجملہ شیخین کو بُرا
کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں رافضیوں کو منہ
کاٹ کرے، جو ان میں کسی بات سے متصف ہو
کافر ہے۔ قطعاً۔
انہم ینکرون خلافة الشیخین و معها انہم
یسبون الشیخین سود اللہ وجوہہم فی
الدامین فمن اتصف بواحد من ہذا
الاوصاف ھو کافر ملقطاً
انہیں میں ہے،

تیسیر المقاصد شرح و ہدایہ للشرنبلالی

لہ لہ لہ لہ لہ

شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنا ایسا ہے جیسا
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی
کرنا، اور امام صدر شہیدؒ نے فرمایا، جو شیخین کو برا
لکھے یا تبرا بکے کافر ہے۔

اما سب الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانہ
کسبت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وقال الصدوق الشہید من سب الشیخین
اولعنہما یکفر۔

عقود الدریہ میں بعد نقل قزوینی مذکور ہے،
وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة
العثمانية لانزال مؤیدة بالنصرة العلیة
الافناء فی شان الشیعة المذکورین وقد
اشہد الکلام فی ذلک کثیر منهم والخواص
الرسائل ومن افرق بنحو ذلک فیہم
المحقق المصنوع لسعود افندی العمادی
ونقل عبارته العلامة الکواکبی الحلبي فی
شرحہ علی منظومہ الفقہیہ المسبوبة
بالفرائد السنیة۔

علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الہی سے مزید
رہے، ان سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انھوں نے
شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دیے، بہت سے
طویل بیان لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف
کئے، اور انھیں میں سے جنھوں نے رد افہام کے کفر و
ارتداد کا فتویٰ دیا، محقق مفسر ابو سعید افندی عمادی
دعوتِ مضیان دولتِ عثمانیہ ہیں اور ان کی عبارت
مدارہ کرانی جی نے اپنے ملاحظہ فقہیہ مستحی پر فرائد سنیہ
کی شرح میں نقل کی۔

استبہان تلخیص فی ثانی باب الردۃ اور التکفیر مش ۱۹ دور القزوینی جلد اول ص ۲۵۰ اور قمات المفتین
ص ۱۰۳ سب میں مناقب کردہ ہیں۔

یکفر اذا نکس خلا فیکما اری بفضہما لمحبة
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہما
جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا ان سے بغض رکھے
کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے محبوب ہیں

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ راضی تیرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں، توبہ بالابصار تہن در مختار
مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے،

۱۰۳/۱	ادگ بازار قندھار افغانستان	باب الردۃ والتکفیر	سنة عقود الدریہ
۱۰۵/۱	" " " " " "	" " " " " "	سنة " " "
۱۳	دائرہ معارف اسلامیہ بلوچستان	کتاب السیر	سنة واقعات المفتین

کل مسلم استند فتوہ مقبولة الا ان کافر بسبب النسبی او الشیخین او احدھما۔
ہر مرتبہ کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات شیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا۔

الاشیاء والنظار فکل فی کتاب السیر اور فتاویٰ خیر یہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۲ و ۹۵ اور اتھنا الابصار و ابصار مطبوعہ مصر ص ۱۸ میں ہے،

کافر تاب فتوہ مقبولة فی الدنیا والآخرۃ
الاجماعۃ الکافر بسبب النسبی مسلم اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم و سائر الانبیاء و بسبب
الشیخین او احدھما۔
ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ دونوں یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔
در مختار میں ہے،

فی ابھر عن الجوہرۃ معزیہ الشہید مہ سبب
الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل فتوہ
وبہ اخذ الدیوبی و ابواللیث و غیرہم و ہستی
انھن و جنزریہ الاشیاء و اقربہ المصنف۔
یعنی جو الراقی میں بحوالہ جوہر و نیرہ شرح مختصر قدوری امام صدر شہید سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر طعن کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول نہیں، اور اسی پر امام دیوبندی و امام

فقیہ ابواللیث ثمر قندی نے فتویٰ دیا، اور یہی قول فتویٰ کے لئے مختار ہے، اسی پر اشباہ میں جرم کیا اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ عزی قمری نے اسے برقرار رکھا۔

اور چرخی ہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا، در مختار صفحہ ۲۸۳ میں،
مواعہ السرق و القتل و اختلاف السلطین
اسلاما و کفرا مستقطعا۔
یعنی بیراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور عورت کو قتل کرنا اور عورت و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف۔

تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۳۰ اور عالمگیری جلد ۶ ص ۲۵۴ میں ہے،

۱/۵۶-۲۵۹	مطبع مجتہائی دہلی	کتاب الجہاد باب المرتد	۱/۵۶-۲۵۹
۱/۱۰۲	دار المعرفۃ بیروت	کتاب السیر باب المرتدین	۱/۱۰۲
۱/۳۵۷	مطبع مجتہائی دہلی	کتاب الجہاد باب المرتد	۱/۳۵۷
۲/۳۵۴	" " "	کتاب الفرائض	۲/۳۵۴

اختلاف الدین ایضاً بمعنی الامت والسادہ مورث و وارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے
الاختلاف بین الاسلام و الکفر لہ اور اس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔

بلکہ رافضی خواہ دیانی خواہ کوئی کلمہ گرجا و صفت ادعائے اسلام عقیدہ کفر کے وہ تو بتصریح
انکر دین سب کا فرد سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔ ہایہ مطبع مصطفائی بلد اخیر صفحہ ۵۶۳ اور
در مختار صفحہ ۹۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ میں ہے۔

صاحب الہوی ان کا تے یکفر فہو بس نزلة بد مذہب اگر عقیدہ کفر رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ
المرتد لہ ہے۔

غرر متن در طبع مصر جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ میں ہے۔

ذوہوی انت اکفر فکا المرتد لہ بد مذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔
طسقی الابکر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ میں ہے۔

ان حکم بکفر بما اس تکبہ عن الہوی اگر اسی بد مذہبی کے سبب اس کے کفر کا حکم
فکا المرتد لہ دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاویٰ ہندیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۳ اور غنیہ تہذیب و راس کی شرح حدیثہ تدریج مصر جلد اول صفحہ
۲۰۶، ۲۰۸ اور برجنی شرح نقایہ جلد ۴ صفحہ ۲۰ میں ہے۔

یجب انکار الذی اقص فی قولہم برجۃ الاموت یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفر کے باعث
الی الدنیا (الی قولہ) و هؤلاء القسوم کافر کہنا واجب ہے، یہ لوگ دین اسلام سے
خارج ہیں ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام
احکام المرتدین کذا فی الظہیریۃ ہے۔ ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے۔

اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں، مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتیٰ کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا

- ۱۔ تبیین الحقائق کتاب الغرائض المطبوعہ الکبریٰ الامیریہ مصر ۲۴۰/۶
۲۔ فتاویٰ ہندیہ الباب الثامن فی وصیۃ الذمی والحرلی نورانی کتب خانہ پشاور ۱۴۰/۶
۳۔ فز لا حاکم مع الدرر النکاح کتاب الوصایا فصل وصایا الذمی احمد کامل السکانتہ العلیمیہ مصر ۲۴۶/۲
۴۔ مجمع الانہر شرح طسقی الابکر کتاب الوصایا باب وصیۃ الذمی دار احیاء التراث العربی بیروت ۴۱۷/۲
۵۔ فتاویٰ ہندیہ باب المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۴/۲

تو کہ بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۵ ص ۴۵۵ میں ہے،
 الصمد لا یثمن من مسلم ولا من مرتد مثله مرتد نہ کسی مسلمان اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث
 کذا فی المحیط۔ ہوگا، ایسے ہی قحیط میں ہے۔ (دست)
 خزائنہ المفتین میں ہے،

الصمد لا یثمن من احد لا من المسلم ولا من المرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا نہ مسلمان نہ ذمی اور
 الذمی ولا من مرتد مثله نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا۔ (دست)
 یہ حکم فقہی مطلق تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرآؤ انکار خلافت شیعیین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین
 کا انکار نہ کرتے ہوں،

والاحوط فیہ قول المتکلمین انہم ضلال اس میں محاذ متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی
 من کلاب النار لا کفار وہ بہ ناخذ۔ کہتے ہیں کافر نہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے (دست)
 اور رافضی زمانہ تو ہر گرفت تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً
 کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ ملائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے، بہت تعقید کفریہ
 کے علاوہ دو کفر صریح ہیں ان کے سادہ بال مرد و عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں،
 کفر اول، قرآنی عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ سورتیں امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ
 یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دئے، کوئی کہتا ہے یہ
 نقص تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں مگر ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے
 تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے تحمل جانے بالا جماع کافر مرتد ہے کہ مراجعہ قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے، اللہ
 عزوجل سورہ بقرہ میں فرماتا ہے،

انما نحن فرقتنا الذکور وانا لہ لخصا فطوفت ہمیشک ہم نے انارایہ قرآن اور بیشک بالیقین
 ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع مکتبہ صفحہ ۴۲۸ میں ہے،

۱۔ فتاویٰ ہندیہ کتاب الفرائض الباب السادس فی میراث اہل الکفر، نورانی کتب خانہ پشاور ۲۵۵/۹
 ۲۔ خزائنہ المفتین کتاب الفرائض قلی ۲۵۰/۲
 ۳۔ القرآن الکریم ۹/۱۵

ہے، کچھ کم ہوجائے تو باطل سامنے سے آئے پڑ جائے
تو پس پشت سے۔ اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے
محفوظ ہے۔

ان ينقص منه قياتيه الباطل من بين
يديه اويزادفيه قياتيه الباطل من
خلفه وعلى هذا المعنى الباطل الزيادة
والنقصان.

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام غفر الا سلام بزدوی مطبوع قسطنطنیہ

جلد ۲ ص ۸۸ و ۸۹ میں ہے

قرآن عظیم سے کسی چیز کی کمزوری و حکم دونوں کا فسوخ ہونا
زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جائز تھا،
بعد وفات اقدس محکم نہیں، بعض وہ لوگ کہ رافضی اور
نورسے زندگی میں بغاوت مسلمانوں کا نام سے کر پنا پر وہ
اٹھائے ہیں اور حقیقتاً انہیں اسلام کو تباہ کرنا
مقصود ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والد بھی ممکن
ہے، وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت کو مٹا
اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب
وہ زمانہ مٹ گیا باقی نذر ہیں اور اس قول کے بطلان
پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بیشک ہم نے
آپ کو قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں، ایسا
ہی امام خمس الامم کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

كان نسخ التلاوة والمحکم جميعا جائزا في
حياة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاما
بعد وفاته فلا يجوز قال بعض الرافضة والمخدة
ممن يستقر باظهار الاسلام وهو قاصد الى
افساده هذا جائز بعد وفاته ايضا ونعموا
ان في القرآن كاست آيات في اماسة على وفق
فضائل اهل البيت فكلتھا الصوابية قسم
تبقى باند مراس من مانهم والدليل على بطلان
هذا القول قوله تعالى انا نحن نزلنا الذكر
وانا له لحافظون، كذا في اصول الفقہ لشمس
الاثرية ملقطا.

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۶۴ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کر کے

فرماتے ہیں

یعنی اسی طرح وہ بھی قصداً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم
یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے

و كذلك ومن انكر القراءات او
حرفا منه او غير شيث منه

لے معالم التنزيل علی ما مشایخ ائمتہ تحت آیت و ائمہ لکتاب عزیز لایاتہ الا مصطفیٰ البانی مصر ۱۱۳/۶
ملکہ کشف الاسرار علی اصول البزدوی باب تفصیل المفسوخ دار الکتاب العربی بیروت ۱۸۸-۸۹/۳

رد افض کے مجتہدینِ عالی نے اپنے فتوؤں میں ان صریح کفریوں کا صاف اقرار کیا ہے۔

یہ فتویٰ رسالہ تکملہ رد رد افض و رسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیٹاپور ۱۲۹۳ھ

۱۸۷۱ء میں منسلک مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

فتویٰ (۱)؛ چرمی فرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ اول مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام از سائر انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل است یا نہ؟ بلیتوا و توجسروا۔

الجواب؛ افضل است واللہ یعلم۔

ہوالفتاۃ ۱۲۸۳ھ

الراقم میرزا غا غنی عنہ

فتویٰ (۲)؛ چرمی فرمایند دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردہ عثمان تحریف از تخریج آیات مانع جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ؟ جواب؛ ایں امر بسبیل جزم و قطع ثابت نیست لیکن متحمل است۔ واللہ یعلم۔

ہوالفتاۃ ۱۲۸۳ھ

الراقم میرزا غا غنی عنہ

فتویٰ (۳)؛ مسئلہ دوم مرتبہ اولیت نبوی صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضیٰ از سائر انبیاء افضل است یا نہ؟

جواب؛ البتہ مراتب اندہی از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولوالعزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ زیادہ بود و مرتبہ جناب امیر نیز۔

سید علی محمد

فتویٰ (۲)؛ کیا فرماتے ہیں مجتہدین دین اس مسئلہ میں کہ دل مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام ماسوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیائے سابقین سے افضل ہیں یا نہیں؟ جتروا۔

الجواب؛ افضل ہیں، اللہ جانتا ہے۔ دت۔

ہوالفتاۃ ۲۸۳ھ

الراقم میرزا غا غنی عنہ

فتویٰ (۲)؛ آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ عثمان کے کتب کردہ قرآن مجید میں امیر علیہ السلام کی مدح والی آیات میں تحریف کی گئی ہے یا نہیں؟ جواب؛ یہ چیز یقینی اور قطعی نہیں، ہم احتمال ہے، اللہ جانتا ہے۔

ہوالفتاۃ ۱۲۸۳ھ

الراقم میرزا غا غنی عنہ

فتویٰ (۳)؛ دوہرا مسئلہ کہ نبی کے اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین خصوصاً علی مرتضیٰ تمام انبیاء سے افضل ہیں یا نہیں؟

جواب؛ البتہ اندہی کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے زیادہ تھا اور مرتبہ جناب امیر کا بھی۔

سید علی محمد

فتویٰ (۴)؛ مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ؛
جواب؛ تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محوت قرآن و نظم فستہ آن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و یجئین نقصان بعضی آیات وارودہ در فضیلت اہلبیت علیہم السلام بدلول قرآن بسیار و آثار و بیشمار۔

فتویٰ (۴)؛ ساکنان مسند عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟
جواب؛ قرآن کے جامع بلکہ بدنے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریف نظم قرآن یعنی ترتیب آیات میں فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے، اور یونہی اہلبیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرآن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔

سید علی محمد

سید علی محمد

و رافضی علی العموم اپنے مجتہدوں کے پروکار ہوتے ہیں، اگر بغرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کچھ کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوے مجتہد ان کے قبول سے اسے چارہ نہیں اور بغرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکالے جو اپنے مجتہدین کے فتویٰ میں نہ مانے تو الاقل اتنا یقین ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا، بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم دیتیو، و مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شعا و شریف ص ۳۶۲ میں انہیں اجمالی کفر کے بیان میں ہے،

ولهذا تکفر من لم یکفر من ذات بغیر صلیۃ المسلمین من العمل او وقف فیہم او شن او صححہ مذہبہم وان اظهر مع ذلك الاسلام واعتقده واعتقد ابطال حکم هذا مذہب سواہ فہو کافر یا ظہاراً یا باطنیاً من خلاف ذلك

ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اس کے خلاف اس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

اُسی کے صفحہ ۳۲۱ اور فتاویٰ برازیہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ اور درر وغرر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور فتاویٰ خیرہ جلد اول صفحہ ۹۵ و ۹۶ اور درر مختار صفحہ ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے،

تقید: بما اذا اجمعت مجتمعا عليه يعلم من دين الاسلام ضرورة مساواة كل فيه نصيب
یہ ہے اسے اس چیز سے متعین کیا جائے جس کا ضروریات
اسلام سے ہونا بالاحتیاج معلوم ہو اس میں کوئی
نقص ہو یا نہ ہو۔ (ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسرور نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم جو بحمد اللہ تعالیٰ
مشرقاً مغرباً قرآنِ فخرِ تائیدِ سربس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمان بدکم و کما
وہی تزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں
میں ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لئے چھوڑی، اسی کا نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے
محفوظ و محفوظ، اور اسی کا وعدہ صادق و صادق امانہ لفظیوں میں مراد و ملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین ہے
نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھوں میں تیرہ سربس سے آج تک ہے یہ تو نقص و تحریف سے
محفوظ نہیں ہاں ایک دم تراشیدہ صورت ناکشیدہ و خزانِ قول کی خواہر پوشیدہ غارِ سامہ میں اصل قرآن
بغیر کتوں میں دبائے بیٹھی ہے امانہ لفظیوں کا مطلب یہی ہے یعنی مسلمانوں سے عمل تو اسی صورت مہمل
ناقص ناممکن پر کر انہیں ملے اور اس اصل معنی کو رع

برائے نہاد ہی چرنگ و پیر زر

(دکھنے کے لئے پتھر اور سونا برابر ہیں۔ ت)

کی کھو جس چھپائیں گے، گویا تا فطری کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں گے، انہیں اس کی
پرچھائیں نہ دکھائیں گے، بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتا ہی بدل جائے
مگر علم الہی و لوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے حالانکہ علم الہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی، پھر قرآن کی
کیا جہلی نکلے۔ توریت و انجیل درکنار، محل سی رومی سی رومی کوئی تحریف جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے رہا
بلکہ دنیا سے سر اسر معدوم ہو گئی ہو علم الہی و لوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے ایسی ناپاک تاویلات ضروریات
دین کے مقابل نہ مسرور ہوں نہ ان سے کفر و ابداد اصطلاحاً فروع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نجر نے آسمان کو
بلندی، جبریل و ملائکہ کو قوت خیر، الجیس و شیاطین کو قوت بدی، حشر و نشر و دشت و نار کو خفض روحانی
نہ جہدی بنالیا۔ قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین، ایک دوسرے شعی نے نبی بالذات سے
بدل دیا، ایسی تاویلیں سنل جاتیں تو اسلام و ایمان قلعہ درہم برہم ہو جائیں، بت پرست لا الہ الا اللہ

کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل و اعلیٰ میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لافقی الا علی لا سیف الا ذو الفقار (علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذو الفقار کے علاوہ کوئی قہار نہیں۔ ت) وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتد ان پیام بر علیان اسلام کے مکروہ و اہم سے نجات و شفا ہے و باللہ التوفیق والحمد للہ رب العالمین۔

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین میں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مرد اور ہے ان کے ساتھ مناکحت زہر ف حرام بلکہ خالص زنا ہے معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے۔ اگر مرد سستی اور عورت ان خبیثوں میں کی بر حسب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا، اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترک نہ پاسے گی، اگر چہ اولاد بھی سستی ہی ہو کہ شرف ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترک کی سستی ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترک نہیں پاسکتا۔ سستی تو سستی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترک میں کسی نادمہ نہ کہے نہ نہیں، ان کے مرد و عورت عالم جاہل کسی سے میل جولی، سلام کلام سب سخت کبیرہ اسٹہ حرام، جوان کے ان علوم عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انھیں مسلمان بتانا یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا جماع تمام ائمہ دین خود کافر بنے دین ہے، اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو گوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے سچے مسلمان سستی بنیں۔ و باللہ التوفیق واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علیہ جملہ مجدہ اقم و احکم۔

عبد المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادر

عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

مسئلہ ۳۵ ازمانہ سے سورتی مسجد ملک برہما مسئلہ مولوی احمد رضا صاحب صدیقی ۶ رجب ۱۳۳۳ھ
ایک شخص ہمیشہ علماء کو بڑا کتا رہتا ہے چنانچہ ایک روز اس کے سامنے ڈکڑہوا کر فلاں عالم سے تشریف
لانے والے ہیں تو وہ فوراً کتا ہے کہ ہاں آتے ہوں گے کوئی بھاڑ کھاؤ ایسے بدگو علماء کیلئے شریعت غرہ میں
کیا حکم ہے؟

الجواب

ایسے شخص کی نسبت حدیث فرمائی ہے منافق ہے، فقہاء فرماتے ہیں کافر ہے۔ خطیب حضرت ابو ہریرہ
اور ابو التیخ ابن جہان کتاب التوہیح میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ثلاثة لا يستغف بحقهم الا منافق بين
النفاق ذو الشبهة في الاسلام والامام
المقسط ومعلم الخبيث
مجمع الانهر شرح ملحق الاجر من ہے۔
تین افراد کو منافق کے علاوہ کوئی حقیر نہیں سمجھے گا،
وہ جوڑھا جو حالت اسلام میں جوڑھا ہوا،
عادل امیر اور غیر کی تعلیم دینے والا۔ (ت)

الاستغفان بالاشراف واعلم، كعسر
ومن قال لعالم عويلم او لعلي عيلوي
قاصدا به الاستغفان كعسر، والله
تعالى اعلم۔
سادات درمنا کی تنقیر کفر ہے، جو عالم کو
عویل، علوی کو عیلوی حقارت کی نیت سے کہے
وہ کافر ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ
اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۳۶ مسئلہ اکبر یار خاں صاحب ساکی شہر کنہہ محل چنہ مدرسہ اہلسنت وجماعت
۹ ذوالقعدہ ۱۳۳۳ھ دو شعبہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کتا ہے کہ نماز، روزہ، حج،
زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ سب جہاد ہیں محض اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ ہی کے واسطے کرنا چاہئے اگرچہ اس کی
ذات پاک بے نیاز ہے کسی کی جہاد، ریاضت وغیرہ کی اس کو ضرورت نہیں ہے وہ اس سے پاک اور

سلسلہ تاریخ بغداد ۲۴/۸ و ۱۴/۱۱ دار الکتاب العربی بیروت
کنز العمال بحوالہ ابن التیخ فی التوہیح ص ۳۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳۲/۱۶
سلسلہ مجمع الانهر شرح ملحق الاجر باب المرتد الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۹۵/۱

منزہ اور مبرا ہے، مگر بندہ ناچیز کو اپنے مولیٰ کی تعمیل حکم کرنا چاہئے، بکر کہتا ہے کہ زید کا دماغ خشک ہو گیا اس لئے کہتا ہے، یہ سب غلط ہے بلکہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ سب اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں اور کرنا چاہئے، ایسی صورت میں زید و بکر کے قول کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب

زید و بکر اپنی اپنی مراد پر دونوں بستے ہیں، بیشک نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب اللہ عز و جل ہی کے لئے ہیں یعنی ان سے اسی کی عبادت و نجات و عظیم مقصود ہے،

ان صلاقی و نسکی و صحیای و مصافی اللہ
سب الغلیں لا شریک لک یلہ
بیشک میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا سب
اللہ کے لئے ہے جو مالک ہے سارے جہان کا
اس کا کوئی شریک نہیں۔

اور بیشک تمام عبادات و اعمال حسنة اپنے ہی لئے ہیں یعنی اپنے فائدے کو ہیں من عمل صالح فلنفسہ
جو نیک کام کرے وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ دونوں قول قرآن عظیم میں موجود ہیں۔ ہاں بکر کا یہ کہنا کہ زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، مفت ایذا ہے مسلم ہے اس سے معافی چاہیے اور اس کا کہنا کہ یہ سب غلط ہے بہت سخت کلمہ ہے
اسے تجدید اسلام چاہئے کہ اس نے جسے واضح دینی قرآنی قول کی تعبیر کی، اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ایضاً زید اپنے آپ کو گمراہ خطا دار جانتا ہے مگر بروقت گفتگو زید یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان مومن
سچا ہوں اور بکر بھی اپنے آپ کو گمراہ خیال کرتا ہے مگر بروقت جبریہ کہتا ہے کہ میں ہرگز مسلمان نہیں ہوں چنانچہ
زید کو اپنے بابت سچا مومن کہنا اور بکر کو مسلمان ہونے سے انکار کرنا کیسا ہے۔ دونوں کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب

زید کے قول میں حرج نہیں، ہاں اسے حمد الہی بڑھالینا چاہئے تھا، الحمد للہ میں مسلمان ہوں بکر
کا قول بہت قبیح ہے، ائمہ نے فرمایا ہے جو اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرے وہ مسلمان نہیں اسے توبہ
اور تجدید اسلام پھر تجدید نکاح چاہئے، اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲۸ از شہر کہنہ مسئلہ سید نور اللہ صاحب محور دار الافتاء ۹ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

(۱) زید بے علم ہے مگر ہر عالم درویش پر از روئے امانت اعراض کرتا ہے لہذا عیب جوئی میں سماعی
رہتا ہے، پس امانت علماء وغیرہ شرعاً کیسا فعل ہے؟

(۲) کیا فیصلہ اور حکم شرعی سے متجاہد اور منکر ہونا کفر ہے یا کلمہ کبیرہ؟ فقط

الجواب

(۱) عیب جوئی ہر مسلمان کی حرام ہے نہ کہ علماء کی، قال تعالیٰ لا تبغضوا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیب نہ ڈھونڈو۔ ت) اور علمائے دین کی اہانت کفر ہے کما فی مجمع الانصار وغیرہ۔ (جیسا کہ مجمع الانصار وغیرہ میں ہے۔ ت)

(۲) انکار بھی تکذیب کفر ہے اور تجاہد فسق و معصیت۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۹ از ضلع پترہ ڈاک خانہ پتورا پور موضع سات بیلہ مسئولہ رجب علی ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ شنبہ
 صاحبکم رحمکم اللہ تعالیٰ مسئلہ (کہ چند مولویان
 محمود بنگالہ شخص سے کہ از کار سے خلافت شروع سرزد
 شدہ بود یعنی بازن محظوظ و تادمات دوسراہ باہیش
 از واج اوقات بسربرد) بوجہ علم بلا تعمیل و تنبیہ
 غم خوئی کردہ طعان خوری نمودند ازین بہت شخصے
 معتبر عالم دوست حاجی الحرمین کہ مریدان صاحب
 شاہ عبد اللطیف شہنودی است و جناب شاہ صاحب
 نیز براسے تنبیہ احمد شرح اورا تا کید بسیار نمودہ و
 اورا سے تعمیل ارشاد جناب شاہ صاحب اکثر مقتدا
 شرح شریعت و معاملات دنیوی فیصلہ میکنند فی الحال
 در کار شرح بسیار مستحکم مستقیم ایشان را گفتہ کہ
 مولویان ایں زمان در ریدہ سرگیں و جان افکندہ
 میان حسد ام و حلال تمیز نکنند پس دریں صورت
 شخص مصروف موافق شرع کافر شود یا نہ یا بردہ
 فقط حکم تجدید نکاح کردہ شود یا نہ اگر شرعاً کافر
 نہ شود کہے اورا کافر نہ گوید برودیش پر حکم

اس معاملہ میں آپ کا کیا قول ہے اللہ تعالیٰ نے
 قرر رحمت نازل فرمائے (کہ چند مقامی علماء نے
 ایک شخص کے مکان پر جس نے شریعت کی خلاف ورزی
 کر رکھی ہے یعنی اس نے اپنی مغلطہ حد و زمین نہ لگائی ہوئی ہے
 اور اسے ازود ای تعلق قائم کے لئے ہے ان لوگوں اس پر تا کلم
 نمی تھا انھوں سے تنبیہ کے بغیر وہاں غم پڑھا اور اس
 کا کھانا بھی کھایا اور ایک شخص معتبر عالم دوست رومین کا
 حاجی اور شاہ عبد اللطیف شہنودی کا مرید ہے جناب
 شاہ صاحب نے بھی اسے امور شرع کے بارے میں
 خوب تا کید فرمائی اور وہ بکرم شاہ صاحب اکثر مقتدا
 شرح اور معاملات دنیوی کے فیصلے بھی کرتا ہے اس
 وقت وہ امور شرعیہ میں مستحکم اور متقیم ہے اس کے حق میں
 کلمات کہے ہیں کہ اس زمانہ کے مولویوں نے گندگی میں
 منہ ڈالنا چاہیے اور حلال و حرام میں وہ کوئی تمیز نہیں
 کرتے وہ شخص شرعی حکم کے مطابق کافر ہو گیا یا نہ؟ یا
 اس پر فقط تجدید نکاح کا حکم جاری ہو گیا یا نہیں اگر وہ

وہ کسی حالت سے بھی کافر نہیں ہو سکتے تھے تو یہ کفر کا اطلاق نامعقول ہے یہ جواب دیا مگر قیاسی و یا مندی نہیں ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے جو اس بات کا پورا پورا جواب کریں اس لئے آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس کا بھی رد ثبوت سر فراز ہو جائے تو عین سر فرازی ہے تمام کیفیت کا ساتھ اس خط سے اور آگے کے خط سے گزارش زد کیا ہوں، فقط۔

الجواب

مذہب صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کیمین حضرت سیدنا جدنا حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل توحید و اسلام و نجات تھے، بلکہ حضور کے آبا و اہمات حضرت جدنا محمد و آمنہ سے حضرت آدم و حوا تک مذہب اربع میں سب اہل اسلام و توحید ہیں۔
قال اللہ تعالیٰ الذی یزک حین تقوم اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے
و تقبلت فی المساجدین ہوئے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو دت

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک نمازی سے دوسرے نمازی کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ اور حدیث میں ہے کہ رب عز وجل نے نور اقدس کی نسبت دیا کہ اسے اصحاب طیبہ و اصحاب طاہرہ میں رکھوں گا اور رب عز وجل کبھی کسی کا نور طیب و طاہر نہ فرمائے گا، انما المشرکون نجس (بیشک مشرکین نجس ہیں۔ ت) اس بارے میں ہمارا ایک خاص رسالہ ہے شمول الاسلام لاصول الرسول الکریم۔ اور امام جلیل الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خاص اس باب میں چھ رسالے لکھے۔ عتق اللہ سبیہ واجزل ثوابہ (اللہ تعالیٰ ان کی کاوش قبول فرمائے اور انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ مستور معرفت مصطفیٰ میاں سلسلہ بروز چہار شنبہ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ

(۱) ایکسٹنسی کے سامنے ذکر آیا کہ شیعہ معتز لہ مار جنت میں رویت باری عز وجل کے منکر ہیں ان صاحب نے کہا وہ سچ کہتے ہیں انہیں تو نہیں ہوگی شایہ لفظ مومنین کے لئے بھی ذکر میں تھا اگرچہ یہ ایک مشہور سیال پڑتا ہے، یہ کہنا کیسا ہے؟

(۲) ارتضائیں پر میاں صاحب نے جو خود اپنا نام ابراہیم رکھا اور اس پر اب آزاد کا اور افتاد

لکھ القرآن الکریم ۱۶/۱۹-۲۱۸

لکھ معالم التنزیل مع الخازن آیت و تعلیق فی المساجدین کے تحت مصطفیٰ ابائی مصر ۹۹/۵

لکھ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ المطبعة الشریکة الصحافیہ مصر ۶۳/۱

لکھ القرآن الکریم ۱۸/۹

کیا، جس کی ایک وہی تباہی روایت چھپو کر تقسیم کی، اس کی بابت ایک صاحب نے کہا کہ یہ نام انھوں نے کہاں سے رکھا، کچھ اللہ میاں کے یہاں تو آپ کا یہ نام لکھا ہوا ہے نہیں جس پر کہا گیا کہ لوح محفوظ میں تو سب لکھا ہوا ہے یہ بھی لکھا ہوا ہے، اس پر ان صاحب نے کہا کہ میں نے اس بنا پر کہا تھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نام ماں باپ رکھتے ہیں وہ نام اللہ میاں کے یہاں لکھا جاتا ہے، ظاہر اس قائل کا مطلب یہ تھا کہ نام کر کے وہی نام لکھا جاتا ہے جو ماں باپ کا رکھا ہے اور جو خود گھڑ لے وہ بطور ایک امر واقع کے لکھا ہوتا ہے کہ فلاں لپٹا یہ نام رکھے گا نام کر کے نہیں کہ فلاں کا یہ نام ہے، الغرض اس کا وہ مقولہ کیسا ہے اور اس کی کیا اصل ہے کہ نام وہی ہوتا جو ماں باپ کا رکھا ہے یا خود رکھا ہوا۔

(۳) ایک شفی صاحب کے سامنے میں نے کہا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بہت خصائص ہیں، وہ احکام شریعہ جو عام نہیں ان سے حضور نے بعض صحابہ کو مستثنیٰ کیا تھا ان پر ان صاحب نے کہا کہ جی تو بعض جملہ کہنے لگے تھے کہ اللہ عزوجل رضا جو سے محمدی ہے، اس پر میں نے کہا کہ بعض جملہ کی کیا تخصیص ہے؟ اللہ عزوجل تو رضا جو سے محمدی ہے انھوں نے بھی اس کا صاف اقرار کیا اور کہا کہ ایسے خصائص دیکھ کر شاید بعض ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن بھی یہ کہنے لگی تھیں، مگر اصل بات یہ ہے کہ حضور اللہ عزوجل کے فرمودہ سے باہر قدم ہی نہیں رکھتے تھے وہی فرماتے تھے جو اللہ عزوجل کا حکم تھا تو اصل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور رضا جوئے الہی بھی ہوئے، ان کی اس وقت کی طرز تقریر و حالت سے ان کا مطلب یہ معلوم ہوتا تھا کہ جملہ تو یہ سمجھ کر اللہ عزوجل کو رضا جوئے محمدی کہنے لگے تھے کہ حضور خود ایک حکم دیتے ہیں اور پھر اللہ عزوجل بھی ویسی ہی وحی نازل فرمادیتا ہے یعنی اللہ عزوجل حضور کا اتباع فرماتا ہے حالانکہ اصل میں حکم الہی وہی ہوتا ہے اور اس کے اتباع سے حضور حکم دیتے ہیں، غرض اس کا یہ مقولہ کہ جی تو بعض جملہ بھی الخ کا یہ حکم ہے اس کل مقولہ کا کیا جو اس کے بعد کہا گیا۔

الجواب

(۱) مولانا عزوجل فرماتا ہے، انا عند ظن عبدي بقی (میں اپنے بند سے کے گمان کے پاس ہوں۔ سترواقض و معتزلہ کہ روایت الہی سے مایوس ہیں مایوس ہی رہیں گے، وہاں یہ شفاعت سے منکر ہیں محروم ہی رہیں گے تو ان کا انکار ان کے اعتبار سے صحیح ہوا ظاہر قائل کی یہی مراد ہے کہ ان کی نفی ان کے حق میں سچی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں جو اس کے قول کی تصدیق بمعنی نفی مطلق کرے وہ ضرور گمراہ و خارج از اہلسنت ہے۔

(۲) بلاشبہ لوح محفوظ میں ہر صغیر و کبیرہ مستطربہ جو اسم بحیثیت علم دنیا میں کسی کے لئے ہے لوح محفوظ میں وہی بحیثیت علم مکتوب ہے خواہ ماں باپ کا رکھا ہے یا اپنا یا اور کا اور جس میں تغیر واقع ہوا میغیر اور تغیر الیہ دونوں اپنے اپنے زمانہ کی قید سے مکتوب ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام تبدیل فرمائے کہ اگلے نام متروک ہو گئے اور وہ انہیں دوسرے ناموں سے مشہور ہیں تو عند اللہ بھی اب یہی ان کے نام ہیں اور انہیں ناموں سے روز قیامت پکارے جائیں گے، اور جو شخص اپنا نام بدل کر رکھے اور بحیثیت علم معروف نہ ہو تو اللہ عز و جل کے یہاں بھی وہ نام علم ہو کر لکھا نہ گیا، ہاں یہ واقعہ ضرور مکتوب ہے ظاہر ایسی مراد قائل ہے، قائل نے یہ نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ نہیں لکھا ہے بلکہ یہ کہا کہ اس کا نام یہ نہیں لکھا ہے تو کتابت نہیں بلکہ سبب کتابت علینیت ہے، اور یہ صحیح ہے کہ جب کہ اس وضع کئے ہوئے نام نے حیثیت علینیت پیدا نہ کی، ہاں ایسی جگہ کلام بہت ہوشیاروں سے چاہئے جس میں کوئی پہلوئے ناقص نہ نکلتا سوال میں اہم بدلت کے لفظ "یسا" مکتوب ہے یہ ممنوع و معیوب ہے، زبان اردو میں "یساں" کے تین معنی ہیں جن میں دو اس پر محال ہیں اور شرع سے ورود نہیں لہذا اس کا اطلاق محمود نہیں۔

(۳) قائل کا کہنا کہ جب ہی تو بعض جملہ الزامات سخت قبیح و مشنیع واقع ہوا اور جو معنی اس نے بعد کو قرار دیئے اس میں بھی وہ حقیقت کو نہ پہچان سکا بلاشبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تابع مرضی الہی ہیں اور بلاشبہ کوئی بات اس کے خلاف حکم نہیں فرماتے اور بلاشبہ اللہ عز و جل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے

وَلَسَوْتُ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۚ قَدْ نَزَّوْ
تَعْبَلُكَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُزِيلَنَّهُ قَبْلَةً
تَوْضِعَهَا خِوَلًا وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۚ
اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا
کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا
آسمان کی طرف منکرنہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھر دیں گے اس
قبل کہ طرف جس میں تمہاری خوشی ہے پس ابھی اپنا منہ
پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔ (ت)

حکم الہی بیت المقدس کی طرف استقبال کا تھا حضور تابع فرمان تھے یہ حضور کی طرف سے رضا جوئی الہی تھی مگر قلب اقدس کعبہ کی طرف استقبال چاہتا تھا، مولیٰ عز و جل نے مرضی مبارک کے لئے اپنا وہ حکم

مفسر فرمادیا اور حضورؐ چاہتے تھے قیامت تک کے لئے وہ بھی قبلہ مقرر فرمادیا، یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رضا جوئی تھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے ان میں سے جس کا انکار ہو قرآن عظیم کا انکار ہے۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں،

ما دى بک الا یسارع فی هؤلآء۔ سداہ میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش الجھاری۔

یہ ہے وہ کلمہ کہ بعض ازواج مطہرات نے عرض کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمایا تو قائل کا کہنا کہ ایسے قصاص دیکھ کر شاید بعض ازواج مطہرات یہ کہنے لگی تھیں دراصل بات یہ ہے، الخ یہ بتا دیا ہے کہ ان بعض ازواج مطہرات نے خلافت اصل بات کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر رکھی، حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا،

کثم یطلبون رضائی وانا اطلبک رضاک یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں یا محمدؐ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو علم
خدا چاہتا ہے رضا کے محمدؐ

بالکل کلمہ بہت سخت و شفیق تھا اور بعد تاویل بھی شجاعت سے بری نہ ہوا، تو یہ لازم ہے، اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از مقام جنوڈ گڑھ علاقہ اوچپور راجپوتانہ مسئلہ عبدالکریم صاحب بروز شنبہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ

(۱) جو شخص انگریزی ٹوپی و کوٹ پہن کر محض ان کی موافقت کی وجہ سے پہنے تو وہ کافر ہے یا نہیں غایۃ الاولیاء ترجمہ در مختار باب مرتد میں لکھا ہے کہ جو شخص بلا ضرورت سردی و گرمی کے مجوسی کی ٹوپی پہنے وہ کافر ہے، اسی طرح جو شخص زنار باندھے وہ بھی کافر ہے، مگر بضرورت اب اگر انگریزی ٹوپی و کوٹ پہن کر بلا ضرورت پہنے والا کافر نہیں ہے تو زنار باندھنے والے کو غایۃ الاولیاء ترجمہ در مختار باب المرتد میں کافر کیوں کہا؟

سہ صحیح بخاری کتاب التفسیر الاحزاب بابہ قولہ ترجمی من قشار الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۷۶/۲
سہ التفسیر البکیر تحت آیت فلنولينک قبلۃ ترضیها المطبعة المعریہ مصر ۱۰۶/۲

(۲) جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کے اور تعزیر و داری کو جائز کرے اور سجدہ تعظیمی کراے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام نکال ڈالے احادیث صحیحہ کا لٹکائے اس شخص کی نسبت علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟

الجواب

(۱) بلا ضرورت زنا یا نہضایا ہیٹ یعنی انگریزی ٹوپی رکھنا بلا شبہ کفر ہے، حدیقتہ ذیہ میں فرمایا،
 لبس ذی الافرنجہ کفر علیٰ الصحیحین (یعنی) قرطبیوں کا ہیٹ پہننا صحیح قول کے مطابق کفر ہے (ت)
 رہے کوٹ تلوں وہ اگر موافقت نصاریٰ اور ان کی وضع کے استعمان کے لئے ہے تو اسے بھی فقہ کرام
 نے مطلقاً کفر فرمایا۔ غزالیوں میں ہے،

اتفق مشائخنا من سرائی امور الکفر
 حنا فقد کفر یکنہ
 جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھ بھڑا باتفاق مشائخ
 کافر ہو گیا۔

اور اگر ایسا نہیں تو فسق ضرور ہے جبکہ بلا ضرورت شرع ہو اور اسے اختیار نہیں کرتا مگر وہ جس کے دل میں کجی
 ہے، جب حب فی اللہ اور بغض اللہ کہ مناط ایمان ہیں قلب میں مستحکم ہو جاتے ہیں تو اولیاء اللہ کی ہر ادا
 اچھی معلوم ہوتی ہے اور اعداء اللہ کی ہر بات بُری، نسأل اللہ الہدایۃ (ہم اللہ تعالیٰ سے ہدایت
 مانگتے ہیں۔ ت)

(۲) کس بات کی طرف نظر کرنے کی حاجت نہیں بعد اس کے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کے یقیناً کافر
 مرتد ہے،

من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر
 جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ کافر
 ہو گیا۔ (ت)

جو اس کے قول پر مطلق ہو کہ اس کے کفر میں شک کرے تو کافر، مسلمانوں کو اس کے پاس بیٹھنا، اس
 سے میل جول، سلام کلام سب قطعاً حرام۔

قال اللہ تعالیٰ واما ینسیئمتک الشیطن فلا
 تعقد بعد الذکر مع القوم الظالمین یکنہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد
 آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)

سہ الحدیث النبیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ الفروع الث من من لا زاد السین تحتہ توبہ ضروریہ فیصل ۱۰۱/۲

کے لغزوں بصارت مع او شہد اللہ کتاب السیر والردۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲۹۵/۱

سکھ در مختار باب المرتد مطبع مجتبیٰ دہلی ۳۵۶/۱

سکھ القرآن الکریم ۶/۶۸

وقال تعالى ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو
کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (ت)

وقال تعالى ومن يتولهم فانه منهم
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم میں جو کوئی ان سے دوستی
رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے (ت)

ان آیات کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اگر تجھے شیطان بھلا دے قریب آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ، ظالموں
کی طرف میل نہ کر دو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی، جو تم میں ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے
اگر وہ علانیہ تائب ہو اور از سر نو مسلمان ہو فہما ورنہ اگر وہ بیار پڑے اس کی عیادت حرام، اگر مر جائے
اُسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس کے جنازہ کی نماز سخت حرام، جنازہ کے ساتھ جانا حرام، مقابر
مسلین میں اسے دفن کرنا حرام، اسے اکیلا قبر میں دفن کرنا حرام، کوئی تنگ گڑھا کھود کر اس میں ڈال دینا
اور بغیر کسی فاصلہ کے اُسے اینٹ پتھر خاک بلا جو کچھ ہو پاٹ دیں،

وذلك جزاء الظالمين۔ نسأل الله الثبات
اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے
علی الايمان والمختم بالحسن ولا حول قسوة
ایمان پر ثابت قدمی اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے ہیں
لا اله الا الله العظیم۔ واللہ اعلم
والا حول ولا قوة الا باللہ العظیم واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ مسئلہ حافظ محمد عطاء الدین صاحب پیش امام جامع مسجد مقام بلرام پور ڈاکٹر رانگہ دوسر
ضلع مان بھوم یکم صفر ۱۴۲۵ھ

ایک شخص اپنا شجرہ مجھ سے بڑھانے لگا اس میں پہلے مولانا وارث حسن کا نام تھا، اس کے بعد
رشید احمد گنگوہی کا نام تھا، رشید احمد گنگوہی کا نام پڑھتے ہی میں نے اس شجرہ کو نہیں پڑھا کیونکہ "حسام الحرمین"
نے ان کے حالی سے اچھی طرح خبردار کر دیا ہے، مہربانی فرما کر ایک فہرست مطبوعہ اہلسنت وجماعت کی
مفصلاً اپنے تصنیفات کی مرمت فرمائی جائے اور ذیل کے استفسار پر کرم فرما کر جواب سے مشرف فرمائیے،
مولانا وارث حسن کا کیا مذہب ہے؟

الجواب

جب آپ "حسام الحرمین" میں علمائے ترمین شریفی کے متفق علیہ فتوے دیکھ چکے تو اس کے بعد

اس سوال کی ضرورت نہ رہی وارث حسن کے مذہب پر فقیر کو اطلاع نہیں، نہ کبھی ملاقات، مگر اس قدر ضروری ہے کہ وہ جس کام میں تواسے ولی جانے لگا، کم از کم صحیح العقیدہ صالح مذہبی مسلمان تو جانے لگا، اور حکم شرع وہ سب جو حسام الحرمین میں مذکور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ مرسلہ عبدالواحد خان صاحب مسلم ممبئی اسلام پورہ معرفت عبداللطیف ہیڈ ماسٹر
میں شہر اردو اسکول ۳ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ

(۱) قادیانیوں سے کس طرح کس پیار میں بحث کی جائے، یعنی ان کی تردید کے بھاری ذرائع کیا ہیں،

(۲) کیا حدیثوں کے انکار سے انسانی کافر ہو سکتا ہے؟ اگر ہاں تو کن حدیثوں کے انکار سے؟

الجواب

(۱) سب سے بھاری ذریعہ اس کے رد کا اولیٰ اولیٰ کلمات کفر پر گرفت ہے جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات کی طرح اٹے گئے پھر رہے ہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہینیں، عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، ان کی مال طیبہ طاہرہ بر طعن، اور یہ کہنا کہ یہودی کے جو اعتراض جیسے اور ان کی مال پر ہیں ان کا جواب نہیں اور یہ کہ نبوت عیسٰی پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ عدم نبوت پر دلیل قائم ہے یہ ماننا کہ قرآن نے ان کو انبیاء میں گنا ہے اور پھر صاف کہہ دیا کہ وہی ہیں جو سیدنا، مجربا امت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صراحتاً انکار اور یہ کہنا کہ وہ مسمریزم سے یہ کچھ کیا کہتے تھے، اور یہ کہ میں ان باتوں کو کمرہ نہ جاسا تو آج عیسٰی سے کم نہ ہوتا تو وہ روشن مجھ سے جن کو قرآنی مجید آیات جنات قرار دے رہے ہیں ان کو مسمریزم و مکروہ مانتا ہے، اپنے آپ کو اگلے انبیاء سے افضل بتانا اور یہ کہنا کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے، اور یہ کہنا کہ اگلے چار سو انبیاء کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جوڑے، اور یہ کہنا کہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار وادیاں تانیاں معاذ اللہ زانیہ عقیدیں اور یہ کہ اسی خوف سے عیسٰی کی پیدائش ہے۔ اپنے آپ کو نبی کہنا، اپنی طرف وحی الہی کا ادعا کرنا، اپنی بنائی ہوئی کتاب کو کلام الہی کہنا، اور یہ کہ آیہ کریمہ بعثنا برسول یا قیامت بعدی اسمہ احمدًا (اور رسول کی بشارت سننا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔) سے میں مراد ہوں، اور یہ کہ مجھ پر اترا ہے انا انزلناہ بالقادیات وبالحق نزلی دہم نے اسے قادیان میں اور حق کے ساتھ نازل کیا۔ (ت) اور دوسرا بھاری ذریعہ اس نبی کی پیشگوئیوں کا جھوٹا پڑنا بھی میں بہت چمکتے روشن حروف سے لکھنے کے قابل ذرا دانتے ہیں،

ایک اس کے بیٹے کا جس کی نسبت کہا تھا کہ انبیاء کا چاند پیدا ہو گا اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، مگر شاہ انہی کے چوں دم برداشتہ مادہ برآمد (جب میں نے دم اٹھا کر دیکھ تو وہ پایا۔ ت) جیٹا پیدا ہوئی، اس کے اوپر کہا کہ وحی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی اب کی جو ہو گا وہ انبیاء کا چاند ہو گا۔ بیٹے، بیٹے ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اب کے ہو انبیاء مگر چند روز کی کر مر گیا، بادشاہ کیا کسی محتاج نے بھی اس کے کپڑوں سے برکت نہ لی۔

دوسری بہت بڑی بیماری پیشگوئی آسمانی جو رو کی اپنی چھپ زاد بہن احمدی کو لکھ کر بھیجا کہ اپنی بیٹی محمدی میرے نکاح میں دے دے، اسی نے صاف انکار کر دیا، اس پر پہلے طبع دلائی پھر دھمکیاں دیں پھر کہا کہ وحی آگئی کہ تمہارا نکاح ہم نے تیرا نکاح اسی سے کر دیا، اور یہ کہ اس کا نکاح اگر تو دوسری جگہ کرے گی تو ڈھائی یا تین برس کے اندر اس کا شوہر مر جائے گا۔ مگر اس خدا کی بندی نے ایک نہیں سستی، سلطان محمد خاں سے نکاح کر دیا، وہ آسمانی نکاح دھرا ہی رہا، زندہ شوہر مرا، کتنے بچے اس سے ہو چکے اور یہ چل دئے۔ فرض اس کے کفر و کذب حد شمار سے باہر ہیں کہاں تک گئے جائیں، اور اس کے ہوا خواہ ان باتوں کو مانتے ہیں، اور بحث کریں گے تو کاسے میں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمایا مع جسم کے اٹھائے گئے یا صرف روح محمدی و عیسیٰ ایک ہیں یا متعدد۔ یہ ان کی عیاری مرقی ہے ان کفریوں کے سامنے ان ہماٹ کا کیا ذکر، فرض کیجئے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ نہیں، فرض کیجئے کہ وہ مع جسم نہیں اٹھائے گئے، فرض کیجئے کہ محمدی و عیسیٰ ایک ہیں، پھر اس سے وہ تیرے کفر کیونکر مٹ گئے۔ کلام تو اس میں ہے کہ تو کتا ہے میں نبی ہوں ہم کہتے ہیں تو کافر، اس کا فیصلہ ہونا چاہئے، انبیاء کی توہینیں، انبیاء کی تلمذ ہیں، معجزات سے استہزاء، نبوت کا ادعا، اور پھر دوسرے درجہ میں انبیاء کے چاند والا بیٹا، آسمانی جو رو، یہ تیری تکفیر تکذیب کا کافی ہیں۔

(۲) حدیث متواتر کے انکار پر تکفیر کی جاتی ہے خواہ متواتر باللفظ ہو یا متواتر بمعنی، اور حدیث متواتر جو کوئی استخفاف کرے تو یہ مطلقاً کفر ہے اگرچہ حدیث احاد بلکہ ضعیف بلکہ فی الواقع اس سے بھی نازل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مرسلہ حکیم عبدالجبار خاں صاحب دھام پور ضلع بجنور ۲۹ ربیع الاول شریف ۱۳۲۵ھ
کیا شیعوں کے سب فرقے اور غیر متقدمین سب کے سب کافر ہیں،

الجواب

ان میں ضروریات دین سے کسی شے کا جو منکر ہے یقیناً کافر ہے اور جو قطعیات کے منکر ہیں ان پر

بحکم ہوتا۔ لازم کفر ہے اور اگر کوئی غیر مقلد ایسا پایا جائے کہ صرف انھیں فرعی اعمال میں مخالفت ہو اور تمام عقائد قطعیہ میں اہلسنت کا موافق یا وہ شیعہ کہ صرف تفصیلی ہے ایسوں پر حکم تکفیر نامکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از بنارس محمد پتر کنڈہ مسئلہ مولانا مولوی محمد عبد المجید صاحب پانی پتی ۱۱ شعبان ۱۳۳۵ھ ہمارے سنی حنفی علماء کثر بحم اللہ تعالیٰ و بتمام الی یوم الجزائر اس میں کیا فرماتے ہیں،

(۱) فرقہ غیر مقلدین اللہ تعالیٰ کے لئے مکان کا قائل اور نیز اس کے لئے جہت کا قائل ہے جیسا کہ ذواب صدیقی حسن خاں کے رسالہ الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء اور نیز ان کے دیگر رسائل سے ظاہر ہے اور احناف کی فقہ کو باطل اور ناحق جانتا ہے، اور یہی وجہ اس کی سخت قویں کرتا ہے چنانچہ ایک کلا نوری غیر مقلد ہے اپنے رسالہ المجروح علی اصول الفقہ میں فقہ احناف کے حق میں لکھا ہے (بلکہ یہ ہوادرشد اس سے کہ جب اس کے پاس جاؤ تو جبر بڑی آتی ہے) والیاء ذاب اللہ تعالیٰ۔ اور مولوی ابوالقاسم بنارس کے رسالہ المجروح علی الکامام کی ایک عبارت سے فقہ احناف کا موجب دخول و وزخ ہونا ثابت ہے، اور نیز امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی توہین بیکرتا ہے، چنانچہ مولوی ابوالقاسم بنارس نے اپنے رسالہ مذکورہ میں منجملہ حضرت امام صاحب کے شان میں بے انتہا بے ادبیاں کہیں آپ کی ولادت تریفہ کے سسر کا مادہ لفظ ”سنگ“ اور آپ کی وفات تراثیت کے سسر کا مادہ لفظ ”برلم ہاں پک“ لکھا ہے والیاء ذاب اللہ تعالیٰ اور اجتماع کا منکر ہے جیسا کہ ذواب صدیقی حسن خاں کے رسالہ معروف المجادی اور نیز ان کے دیگر رسائل سے ظاہر ہے اور یہ سب باتیں احناف کی فقہ کی مستند کتابوں مثل فتاویٰ قاضی خاں اور فتاویٰ عالمگیری اور فور الانوار وغیرہ کے بموجب کفر ہیں، پس فرقہ غیر مقلدین بوجہ مذکورہ بحکم فقہ احناف کافر ہے یا نہیں اور نیز فرقہ غیر مقلدین مخالف اجماع ہے جیسا کہ ظاہر ہے پس بحکم حدیث شریف،

من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقته
جو جماعت سے بالشت بھر دور ہوا اس نے اپنی
الاسلام من عنقه

کے خارج از اسلام ہوا یا نہیں؟ اور نیز فرقہ غیر مقلدین تقلید کو شرک اور مستلزم انشغال ایمان اور مقلدین کو جن میں بے شمار علماء اور اولیاء بھی داخل ہیں، مشرک اور بے ایمان کہتا و جانتا ہے جیسا کہ مولوی سعید بنارسی کے رسالہ ہدایۃ الصیاب ص ۱۸ اور ان کے بیٹے ابوالقاسم بنارسی کے رسالہ العرجون القدیم ص ۲۰ اور نیز دیگر علماء غیر مقلدین کے رسائل سے ظاہر ہے، پس بموجب حدیث،

لایرھی سرجل سرجلا بالفسوق ولا یرحمہ کسی آدمی کا دوسرے کو فاسق و کافر کہنا کسی پر
بالکفر الا استدل علیہ ان لم یکن صاحبہ لوث آتا ہے اگر دوسرے میں کفر و فسق
کند لثتہ نہ ہو۔ (دستا)

کے یہ خود مشرک اور بے ایمان ہونے یا نہیں۔

(۲) اور نیز اس میں کہ ماضی تیرائی کا فر مرتب ہے یا نہیں؛ بیتوا تو جہودا۔

الجواب

جواب سوال اول: بلاشبہ طائفہ کفار غیر مقلدین گمراہ بدین اور حکم فقہ کفار و مرتدین جن پر
ہر جہ کثیرہ لزوم کفر میں ہیں، ہمارے رسالہ الکوکبۃ الشہادیۃ علی کفریات ابی الوہابۃ و

سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ والنہی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التعلیل
وغیرہ میں اس کا بیان شافی دوا ہے۔ یہاں انہیں بعض وجہ سے کلام کریں جن کی طرف سائل فاضل نے
اشارہ کیا، وباللہ التوفیق۔

(۱) اللہ عزوجل کے لئے مکان ماننا کفر ہے، بحر الرائق جلد پنجم ص ۱۲۹ میں ہے:

یکفر بقولہ یجوز ان یفعل، اللہ تعالیٰ حاکم اگر کوئی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے فعل کا صدور
فیہ و ہا ثبات المکان للہ تعالیٰ بلکہ ممکن ہے جس میں حکمت نہ ہو تو وہ کافر ہے یا وہ
اللہ تعالیٰ کے مکان کا اثبات تسلیم کرتا ہے (دستا)

فتاویٰ قاضی خان فخر المطالع جلد چہارم ص ۲۰

یکون کفرا لان اللہ تعالیٰ منزہ عن المکان کافر ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مکان سے
پاک ہے (دستا)

فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الفاظ الکفر فصل ۲، جنس ۲:

یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ کہ وہ کافر ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے مکان ثابت
کیا ہے (دستا)

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۱۸۱/۵

۲۔ بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید پبلی کراچی ۱۲۰/۵

۳۔ فتاویٰ قاضی خان کتاب السیر باب یوں کفر آدمی کیوں کفر؟ نو کشر مکتبہ ۸۸۲/۲

۴۔ خلاصہ الفتاویٰ فصل الی فی فی الفاظ الکفر مکتبہ جمعیۃ کوئٹہ ۳۸۳/۲

فتاویٰ عالمگیری مطبع مصر جلد دوم ص ۱۴۹

یکفر باثبت المکان لله تعالیٰ - اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے (د)۔

جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۸ فتاویٰ دہلی سے

قال الله تعالى في السماء عالم هو اس ادبہ کسی نے کہا اللہ تعالیٰ آسمان میں عالم ہے اگر اس المکان کفر ہے سے مراد مکان یا ہے تو کفر ہے (د)۔

(۲) مولیٰ عزوجل کے لئے جنت ماننا بھی صریح ضلالت و بدعتی ہے اور بہت ائمہ نے تکفیر فرمائی۔

شاہ عبد العزیز رحمہ کی تحفہ اثنا عشریہ طبع کلکتہ ص ۲۵۵ بیان عقائد اہلسنت و جماعت میں ہے،

عقیدہ سیزدہم آنکرتی تعالیٰ را مکان نیست و اور تیر حواں عقیدہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ اکیلے مکان نہیں جتے از فوق و تحت منظور نیست و ہمیں سنت نبویہ

اہل سنت و جماعت ہے اور یہی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے (د)۔

امام ابن حجر کی اعلام بقواطع الاسلام طبع مصر ص ۱۱۱ بعد نقل کلام امام محمد الاسلام غزالی،

هكذا كما ترى ظاهري تكفير القائلين بالجهة يتركه جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں جو لوگ جنت کے قائل ہیں ان کا امر بکامواشیخ ہے (د)۔

اسی میں ان کلمات میں جو چارے ائمہ کے نزدیک بالاتفاق کفر ہیں ص ۱۱۲ پر ہے،

او قال الله تعالى في السماء عالم او علی العرش و عني به المکان او ليس له نية

یا کہتا ہے کہ وہ آسمان میں عالم ہے یا عرش پر، اور اس سے مراد مکان لیتا ہے یا اسکل کوئی نیت

او قال ينظر اليه و يبصره من العرش او قال هو في السماء او علی الامر فما او قال لا يخلو منه مكان او

نہیں یا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو عرش سے دیکھتا ہے، یا کہتا ہے وہ آسمان میں ہے یا زمین پر، یا کہتا ہے اس سے کوئی مکان خالی نہیں

قال الله تعالى فوق و انت تحت احذوا ناره یا کہتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر ہے اور تو نیچے، امام ابن حجر نے

۱۔ فتاویٰ ہندیہ موجبات الکفر انواع نورانی کتب خانہ پشاور ۲۵۹/۲

۲۔ جامع الفصولین فصل الثامن والثلاثون فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ کراچی ۲۹۸/۲

۳۔ تحفہ اثنا عشریہ باب پنجم در النیات سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۴۱

۴۔ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل نجات مقدمہ کتاب مکتبۃ الحقیقیہ استنبول ترکی ص ۳۵۱

ابن حجب فی قوله ليس له نية فقال في الكفر
 نظر ففلا عن كونه متفقاً عليه لان
 النية المقصود وقد ذكر النووي عفا الله
 تعالى عنه في شرح المذهب انه يقال
 قصد الله كذا بمعنى اراد فمن قال
 ليس له نية اعم قصد فامت اراد
 انه ليس قصد كقصدنا فواضح، وكذا
 ان اطلق اراد انه لا ارادة له اصلاً
 فان اراد المعنى الذي تقول المعزولة
 فلا كفر ايضاً اراد سلبها مطلقاً
 لا باسمعنى السدح يقولونه فهو
 كفر اه اقول رحم الله الشيخ ليس
 له نية ليس من اللفظ الكفر بل من عطف
 على قوله عني به المكان اي يكفر ان اراد
 المكان، او اطلق ولم ينو شيئاً قال
 في البحر المرافق امت قال الله في
 السماء فامت قصد حكاية ما جاء في
 ظاهر الاخبار لا يكفر وامت اراد المكان
 كهر وامت لو يكن له نية كفر عتب
 الاكثر وهو الاصح وعليه الفتوى اهـ

یز اسی کے فصل کفر متفق علیہ میں ہے ص ۳۹ :

لیس له نية " کی صورت میں اختلاف کیا اور کہا کہ اس
 صورت میں کفر میں اختلاف ہے چہ جائیکہ کفر باہ اتفاق
 ہو کیونکہ نیت قصد کا نام ہے۔ امام نووی نے شرح
 المہذب میں کہا کہ جو کہا جاتا ہے قصد الله كذا
 یعنی اللہ نے ارادہ فرمایا کہ کسی میں ہوتا ہے اور جس نے کہا "اللہ
 کے لئے نیت نہیں" یعنی قصد نہیں، اگر اس کی مراد
 یہ ہے کہ اس کا قصد ہمارے قصد کی طرح نہیں تو یہ
 واضح ہے اسی طرح اگر یہ کلام مطلقاً ذکر کیا یا یہ مراد لیا کہ اللہ
 تعالیٰ کے لئے کوئی ارادہ نہیں، اب اگر وہ معنی مراد
 لیا جو معتزلہ کہتے ہیں تو وہ بھی کفر نہیں یا مراد یہ ہے
 کہ مطلقاً ارادہ کی نفی ہے ذکر وہ معنی جو معتزلہ کا قولی
 تو پھر کفر ہے اہ اقول اللہ تعالیٰ شیخ پر رحم فرمائے
 اس کی نیت نہیں یہ الفاظ کفر میں سے نہیں بلکہ
 اس کا عطف اس نے مکان مراد دیا، پر ہے یعنی وہ کافر
 ہو جائے گا جب اس نے مکان مراد دیا یا اس نے کلمہ
 بروا اور اس سے کوئی ارادہ نہ کیا، بجز الراقی میں ہے
 کہ اگر کسی نے کہا اللہ آسمان میں ہے اگر تو اس نے
 وہ مراد لیا جوئی ہر اخبار میں ہے تو پھر کافر نہیں، اور
 اگر اس نے مکان مراد دیا تو کفر ہوگا اور اگر اس نے
 کوئی مادہ نہ کیا تو اکثر کے نزدیک وہ کافر ہے اور یہی
 اصح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ت)

اوشہد تعالیٰ یثقی او و صفہ بالمکانت او یا اس نے اللہ تعالیٰ کو کسی شئی کے ساتھ مشابہت
الجبہات یہ

بیان کیا۔ (ت)

(۲) فقہ حنفی کو مطلقاً باطل و ناجائز تو سنت نصیحت و طعون ہے کہ وہ احکام قرآن عظیم و احکام صحاح
احادیث پر مشتمل سب سے سہل تر احکام قیاس ہیں، اس کی نسبت فتاویٰ تاجرانہ پھر فتاویٰ عالمگیری جبکہ دوم
صفحہ ۲۷۱ میں ہے۔

مرجد قال قیاس الی حنیفۃ حق نیست یکفر۔ جس نے یہ کہا کہ قیاس اور حنیفہ درست نہیں
اس نے کفر کیا (ت)

ہم نے خاص اس قول کی شرح میں جوہرہ تعالیٰ ایک نفیس رسالہ لکھا اور اس میں اسے مشرح و مفصل و مبرہن و
مدلل کیا و اللہ الحمد۔

(۳) یہیں سے توہین فقہ مبارک کا حکم ظاہر کہ صرف باطل کہنے سے وہ طعون الفاظ بدوہما بدتر، زید و عمرو
مختلف ہوں کہ جو اس وقت قائم ہے یا قاعدہ دونوں میں ایک ذو باطل ہے مگر ان میں کوئی موجب دخول و دخل
نہیں و یہ علم الذیث طلوعوا ی مقبہ مقبول (دواہب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پٹا
کھائیں گے۔ ت)

منع الروض ص ۲۱۲، کفر باستخفاف کتاب الفقہ (فقہ کی کتاب کی تحقیر سے کافر ہو گا۔ ت)
(۵) بعد و ضوح صواب و کشف حجاب بحمد الدواہب امامت و ولایت و جلال شان و رفعت مکان حضرت
عالیہ ائمہ اربعہ علیہم الرضوان پر امت اجابت کا اجماع منعقد ہو لیا خبا سے جتہ عین مثل دواہب ورافضیہ
غیر معتقدین امت اجابت سے نہیں کافروں کی طرح امت دعوت سے ہیں، ولہذا اجماع میں ان کا اختلاف
معتبر نہیں، اصول امام اجل فخر الاسلام بزدوی قدس سرہ بحث اطلاق بابہ الہیۃ میں ہے۔

صاحب بروی مشکوٰۃ یہ لیس من الامۃ علی الاطلاق۔ دین میں جو گمراہی والا مشہور ہو وہ مل اطلاق امت میں نہیں ہے۔ (ت)

سلف اعلام فقہ اطلع الاسلام مع جبل النہاد۔ فصل اول مکتبہ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۲۷۲

سلف فتاویٰ ہندیہ باب التامع احکام المرتین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۷۱/۲

سلف القرآن الکریم ۲۲۷/۲۶

سلف من الروض الانہر شرح فقہ اکبر فصل فی العلم والعلما مصطفیٰ ابیانی مصر ص ۱۷۲

سلف اصول بزدوی باب الہیۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۲۳

صاحب البدعة يدعو الناس اليها
ليس هو من الامة على الاطلاق
المسئف کے مخالف عقیدے والا جو لوگوں کو اپنے عقیدے
کی دعوت دے وہ علی الاطلاق امتی نہیں ہے (ت)

تاریخ علم مرتقا زائی ص ۱ و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد پنجم ص ۱۵۳ میں ہے ۱

لاب المبتدع وان كان من اهل
القبلة فهو من امة الدعوة دون
المتابعة كالنذر
کیونکہ مبتدع اور بدعتی اگرچہ اہل قبلہ سے ہے لیکن امت
اجابت میں نہیں بلکہ وہ مثل کفار دُست دعوت
میں سے ہے۔ (ت)

اور اجماع امت بلا شبہ محبت ہے تو حضرات ائمہ اربعہ خصوصاً امام الائمہ سراج الائمہ سیدنا
امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امام امت و اجلہ اولیائے حضرت عزت سے ہونے کا ب انکار ذکر یگا
مگر گمراہ بدوی یا ملحد ہے دین مرتد بالیقین اور بحکم فقہت اس پر لزوم کفر ظاہر و مبہین۔ مجمع الانہ طبع مصر
جلد اول ص ۶۳۳ و من الروض ص ۲۱۳ میں ہے ۱

من قال لعالم عویلم او لعوی علیوی قاصدا
به لاستخفاف کفریہ
جو شخص تحقیق کے ارادے سے عالم کو عیلم اور عوی کو
علیوی کہے وہ کافر مومن ہے۔ (ت)

جب ایک عالم کو بغیر تحقیر و تہلیل کے کہہ کر فرشتے ہیں تو عالم اسما، امام الائمہ کی نسبت ایسے ہرغوات
ملعونہ کس درجہ نفیث تر ہیں، اکابر اولیاء فرماتے ہیں کہ ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام باقی اولیاء کرام
کے مقام سے بالیقین بلند و بالا ہے۔ امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شرعی قدس سرہ اربانی
میزان الشریعۃ الکبریٰ جلد اول ص ۱۴۴

سمعت سیدی عید المرصفی رحمہ اللہ تعالیٰ
يقول اعتقادنا ان اکابر الصحابة و
التابعين والائمة المجتهدين كانت
مقامهم اکبر من مقام باقی الاولیاء بیقین۔
میں نے سیدی علی المرصفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ
فرماتے ہیں کہ یقین ہمارا اعتقاد ہے کہ اکابر صحابہ
و تابعین و ائمہ مجتہدین کا مرتبہ ہم باقی اولیاء
کرام سے بڑا تھا۔ (ت)

۲۳۴/۲	الطبعة النجیہ مصر	باب الاولیۃ	۱۵ و علیہ توضیح علی انتقاع مراد الخوارج
۶۹۵/۱	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب المرتد	۱۵ مجمع الانہ شرح طبعی الدبحر
ص ۱۴۴	مصطفیٰ البابی مصر	فصل فی العلم والعلماء	من الروض الازہر شرح فقہ اکبر
۱۵۴/۱	مصطفیٰ البابی مصر	باب صفۃ الصلوۃ	۱۵ میزان الشریعۃ الکبریٰ

قریباً یقین امام الزمان اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اعظم سردارانِ اویہاء اللہ عزوجل سے ہیں اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

عن عائذی فی دلیا فقد اذنتہ بالہربۃ
دواۃ البشاری فی صلیحہ عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم عن سیدہ عزوجل۔

جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان
فرمادیا اس سے لڑائی کا۔ (اسے بخاری نے اپنی صحیح
میں اب ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے
یہ کیوں کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے اللہ
عزوجل سے روایت کیا۔ ت)

ڈاکوؤں کی بابت فرمایا،

اما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ
الایۃ۔

سُود کے بارے میں فرمایا،
فان کم تفعلوا فادنا بحدوب من اللہ و
من رسولہ۔

لیکن یہاں فرمایا جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے خود میں نے اس سے لڑائی کا اعلان فرمادیا، خود ابتداء
فرمانا دلیل واضح ہے کہ عداوت سخت باعث ایذا ہے رب عزوجل سے جو اللہ عزوجل فرماتا ہے،
ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ
فی الدنیا و الآخرۃ و اعدائہم عذابا
مہینا۔

ظاہر ہے کہ مسلمان اگرچہ عاصی اگرچہ معاذ اللہ معذب ہو آخرت میں، پتے رب کا معون نہیں دے گا ہاں آخر
رحمت و نعمت و جنت ابدی نہ پاتا اس کی نار نار تطہیر ہے، نار لعنت و العباد و تدلیل و تحقیر، تو جیسے

صحیح البخاری کتاب الرقاق باب التواضع قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۶۳/۲

سے القرآن الکریم ۳۲/۵

سے ~ ~ ۲۹۹/۲

سے ~ ~ ۵۷/۲۲

اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں ملحق کرے وہ نہ ہوگا مگر کافر۔ اور یہ وہاں ہے کہ بعد و صرح حق براہ عناد ہو جس طرح
اب و ہامیہ ماریون اعدائے دین کا حال ہے قاتلہم اللہ انی یؤکفوت (اللہ انہیں مارے کہاں اونٹھے
جاتے ہیں۔ ت) ان کے وصف کو ایک حدیث بس ہے کہ دار قطنی والو حاتم خزاعی نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اهل البیداع کلاب اهل النار ہے مگر اہل لوگ دوزخیوں کے کہتے ہیں۔

کتا اور وہ بھی بدترین مخلوق اور خیر کا بچے متعلق فرمایا، اولہک ہم شر البیویہ وہ تمام مخلوق الہی سے بدتر ہیں،
کشتے سے بدتر، سور سے بدتر، سور کے لئے اگر کوئی کتا فرض کیا جائے تو ایسے لوگ سور سے بدتر ہوں گے کہتے
ہیں، الا لہو اللہ علی الظالمین

(۶) بلاشبہ یہ طائفہ غیر متقلین اجماع اُمت کو اصلاً حجت نہیں مانتے بلکہ محض مہمل و نامعتبر جانتے ہیں،
حدیث حسن بھروپال کا مخرج ہے:

قیاس فاسد و اجماع ہے اثر آمد

(قیاس فاسد سے اور اجماع کوئی اثر نہیں رکھتا۔ ت)

اور انہ کو امام و علمائے اعلام جمیت اجماع کو ضروریات دین سے ہٹاتے اور محض اجماع قطعی کو کفر ٹھہراتے
ہیں، مواقف قاضی محمد الدین و شرح مواقف علامہ سید شریف مظہر استنبول جلد اول ص ۱۵۹۔

کون لا جماع حجة قطعية معلوم بالضرورة جماع کا قطعی حجت ہونا ضروریات دین سے ہے۔
من الدین

(ت)

سک التیوت و فوائذ الرحمت جلد دوم ص ۴۹۴۔

الاجماع حجة قطعا ویفید العلم المجازم عند جمیع اهل القبلة ولا یعتد بشوخیة
یعنی علم کا فائدہ دیتا ہے اور خارجی اور رافضی قہول

۳۰/۹	سک القرآن الکریم	
۲۲۳/۱	موسسۃ الرسالہ بیروت	حدیث ۱۱۲۵
		سک کثر العمل
		۶/۹۹
		سک القرآن الکریم
		۱۸/۱۱
		سک
۲۵۵/۱	مختصرات الشریعۃ الرضی قم ایران	باب المقصد السادس
		شرح المواقف

من الحقائق انوار حوالہ ووافض لایہم
 حادثون بعد الاتفاق یتشکون ف
 حدودیات الدین

اصول امام اجل قرآن اسلام بزودی باب حکم الاجماع،
 فصار الاجماع کایة صحت الکتاب او حدیث
 متواتر فوجوب العمل والعلم به
 فیکفر جاحده فی الاصل

کشف الاسرار امام عبدالعزیز بخاری بطور قسطنطینیہ جلد چہارم ص ۲۶۱
 یحکم بکفر صحت انکس اصل الاجماع بان
 قال لیس الاجماع بحجة بکے

مسایرة امام محقق ابن الہمام مبرور خاتمه ص ۱۹
 وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب
 فی تحقیق الایمان امور الاختلاف ما لا یسقط
 اتفق قاک ترک السجود للصائم وقتل
 نجس والاشغاف بہ ومخالفة ما اجم
 علیہ والکافر بعد العلم بکے (محقق)

الفصول البدائیة فی اصول الشرائع علامہ شمس قنوی مبرور استنبول جلد دوم ص ۲۴۳
 یکفر جاحدا بحجیة الاجماع مطلقا
 وهو المذهب عند مشائخنا

لہ فوائذ الرحمت بذیل المستفی
 باب الاجماع حجة قطعا غشوات الشریع الرضی قم ایران ۲/ ۲۱۳
 مکه اصول البزودی باب حکم الاجماع قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۳۵
 مکه کشف الاسرار عن اصول البزودی باب حکم الاجماع دار الکتاب العربی بیروت ۳/ ۲۶۱
 مکه المسایرة مع المسامرة الخاتمه فی بحث الایمان المکتبة التجاریة الکبری مصر ۳۳۴
 فصول البدائیة فی اصول الشرائع

تکویح جلد دوم ص ۵۱۵

الاجماع علی مراتب فائدہ بیئزلة الآية و
الخیر المتواتر یکفر جاحداً

کشف الاسرار شرح انوار اللام المصنف الفسفی بطبوع مصر جلد دوم ص ۱۱۱
یکفر جاحداً کما یکفر جاحداً ما ثبت بالکتاب
او المتواتر

مرآة الاصول علامہ مولیٰ خسرو مطہر مصر جلد دوم ص ۲۴۱
یکفر منکر حجیة الاجماع مطلقاً هو المختار
عند مشائخنا

(۷) جماعت اسلام سے ان کی مخالفت اسی معنی پر ہے جو نزہتاً سب کرام ان کو خارج از اسلام
کرتی ہے کما ینظر ہما صدویاتی وبالانفا صیل السودة فی دساتینا الذکورۃ (جیسا کہ لڑشتہ اور
ذیل بیان اور ان تفصیل کا ہر بیان جو چار رسائل میں شامل ہیں۔ ت) تو بلاشبہ حکم فقہ یہ طائفہ حدیث مذکور
کے حکم ظاہری داخل اور اسلام سے خارج۔

(۸) برہنی تعلیقہ کو مطلقاً شرک و نافی ایمان کہنا، قرآن و حدیث و اجماع امت سب کا انکار اور کفر ہے
کشف اصول بزودی جلد ۳ ص ۳۸۸ میں ہے
رجوع الی قول المنفق وجب بالنقص
والاجماع (مختصاً)

فصول البدائع جلد دوم ص ۳۳۳
للعامی تعلیقہ المجتہد فی فروع الشریعة
خلافاً لمعتزلة بغداد کما امت علماء

ملہ تکویح علی التوضیح الامر الرابع فی حکم الاجماع المطبعة الخیریہ مصر ۲۴۴/۷
ملہ کشف الاسرار شرح انوار الانوار فی اصول الفقہ
ملہ مرآة الاصول شرح مرآة الاصول فی علم الاصول مولیٰ خسرو
سے کشف الاسرار عن اصول البزودی قبیل باب حکم العلة دار المکتبۃ العربیہ بیروت ۳۸۸/۳

یہ ہے کہ تمام عقول کے علماء نے عوام کو اپنے اقوال پر عمل سے نہیں روکا تو مخالف قول سے پہلے پہلے اس پر اجماع ہو چکا (ت)

الامصار لا ینکرون علی العوام الاقتصار علی
اقاویلہم فحصل الابداع قبل حدود
المخالفات

فرائع الرعموت جلد اول ص ۷۷

مقلد مجتہد کے قول پر عمل کا وجوب ضروریات دین یا تعلیم
محض کے طور پر جانتا ہے۔ اقول پہلی
صورت وہاں ہے جہاں مسلمانوں کے ساتھ اختلاف
ہو دوسری صورت وہاں جہاں ابھی مسلمانوں کے
ساتھ اختلاف نہ ہوا ہو۔ (ت)

المقلد یعلم وجوب العمل بقول المجتہد
ضرورۃ من الدین او بالتقلید المحضۃ
اقول الاول فیمین کان محظوظاً للمسلمین و
الثانی فیمین لم یغظ لهم بعد۔

(۹۱) بلاشبہ گیارہ سو برس سے عامر امت محمدی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والقیۃ مقلدین ہیں مقلد
کو مشرک کہنا عامر امت مرحومہ کی تکفیر ہے اور بلاشبہ حکم ظواہر احادیث و فتویٰ ائمہ فقہ کفر ہے۔ عالمگیری
جلد دوم ص ۳۷۸، برجنزی شرح لغایہ جلد چہارم ص ۶۸، مدیقہ ندیہ شرح طریقۃ محمدیہ جلد اول ص ۴۰ و
ص ۱۵۶، جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۱، براریہ علیہ السلام ص ۲۳۱، رد المحتار جلد سوم ص ۲۸۲، درمختار
ص ۲۹۳، جامع الرموز مفہوم کلکتہ جلد چہارم ص ۶۵۱، مجمع الاثر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۵۶۶، خزائن الفیسی
قلبی، کتاب المسیر آخر فصل الفنا، الکفر، نیز ان کتب میں ذخیرۃ الفوائد و فصول عمادی و احکام علی الدرر و فاضل
و نہر الفانی و شرح و بیانیہ وغیرہ سے۔

ایسے مسائل میں فتویٰ کے لئے مختار یہ ہے کہ اگر ایسے
کلمات سے مراد سب و شتم ہو اور کفر کا اعتقاد نہ ہو
تو کافر نہیں ہو گا اور اگر مقلد کو کافر سمجھتا ہے اور
اسے اپنے اس اعتقاد کے مطابق مخاطب کرتا ہے
تو آپ کافر ہو جائے گا۔ (ت)

المختار للفتویٰ فی جنس هذه المسائل ان
المقتل بمثل هذه المسائل ان القائل
بمثل هذه المقالات ان اراد الشتم
ولا یعتقد کافر الا یکفر وان کان یعتقدہ
کافر افتخاطبه بهذا بناء علی اعتقاده
انه کافر یکفر بکفر

سۃ فصول البدائع فی اصول الشرائع

سۃ فرائع الرعموت بذیل المستصحب المقدم فی اصول الفقه منشورات الشریع الرضی قم ایران ۱۲/۱
سۃ فتاویٰ ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۸/۲

(۱۰) نمبر ۶ میں ان کا منکر قیاسی ہونا گزرا اور یہ اظہر من الشمس ہے، ولہذا فقہ کے منکر ہیں، علمائے کرام قرطیہ میں قیاس و فقہ کی عجیت بھی ضروریات دین سے ہے تو اس کا انکار ضرور کفر ہونا لازم، کشف البرزوی جلد ۳ ص ۲۸۰

قد ثبت بالتواتر ان الصحابة رضي الله تعالى عنهم عملوا بالقياس وشاع و ذاع ذلك فيما بينهم من غير من و انكاره
ایضا ص ۲۸۱

انهم كانوا جميعين على ذلك فيما لافض فيه وكفى باجباهم حجة
ایضا ص ۲۸۱ امام محمد رحمہ اللہ اسلام غزالی سے

قد ثبت بالتواتر ان جميع الصحابة الاجتهاد والقول بالسرائي والسكوت عن المقاتلين به وثبت ذلك بالتواتر في وقتهم مشهوره ولم ينكها احد من الامة فادرك ذلك عملها ضروريا فكيف يترك المعلوم ضروريا
دلائل قطعیہ کے ساتھ ثابت ہے کہ تمام صحابہ اجتہاد اور اسے پر عمل کرتے اور دیگر صحابہ خاموش رہتے اور یہ بات بڑے بڑے مشہور مواقع کے بارے میں تواتر کے ساتھ منقول ہے اور امت میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا تو اس سے علم ضروری کا ثبوت ہو جائیگا جو ضروری طور پر معلوم ہوا ہے کیسے ترک کیا جاسکتا۔ (دت)

فرائع الرخوت ص ۱۷۲

الفقه عبارة عن العلم بوجوب العمل و هو قطعي لا ريب فيه ثابت بالاجماع القاطع بل ضروري في الدين
فہم علم بوجوب عمل کا نام ہے اور یہ ایسی قطعی چیز ہے جس میں کوئی شک نہیں یہ اجماع قطعی سے ثابت بلکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔ (دت)

۲۸۰/۳	باب القیاس	دارالکتب العربیہ بیروت	۲۸۰/۳
۲۸۱/۳	"	"	۲۸۱/۳
۲۸۱/۳	"	"	۲۸۱/۳
۱۲/۱	باب القیاس	مطبوعات الشریعۃ الرضوی قم ایران	۱۲/۱

فرائح الرحمت میں ہے :

عن أبيه حدثنا العلماء عن المدقق صاحب السلم
القياس على تقدير بكونه فعلا من الفقهاء
ان كان عبدا عن المساواة المعقولة شرعا
فحجته ضرورية دينية كما يصح في السنة
ان حجتها ضرورية دينية

اپنے والد گرامی حکماء سے انھوں نے مدقق
صاحب السلم سے نقل کیا کہ قیاس اس تقدیر پر کہ وہ
فقہی فعل ہے تو یہ وہ شرعا مساوات معتبرہ سے عبارت
ہوگا تو اس کا حجت ہونا ضرورت دینی ہے جیسا کہ سنت
کے بارے میں منقریب تصریح آ رہی ہے کہ اس کا
حجت ہونا ضروریان دین میں سے ہے (نت)

بالجملہ حکم فقہ بلکہ حکم حدیث بھی طائفہ غیر متحدین پر بوجہ کثیرہ حکم کفر ہے، جسے زیادہ تفصیل پر اصطلاح
منظور ہو ہمارے رسائل مذکورہ کی طرف رجوع کرے اللہ العالی۔

جواب سوال دواہر : بلاشبہہ رافضی تہائی حکم فقہائے کرام مطلقا کافر مرتد ہے، اس مسئلہ
کی تحقیق و تفصیل کو ہمارا رسالہ "حالات الرضا" بکراہت کافی دوائی، یہاں دوچار سمدوں پر اقتصار،
در مختار مطبع دہلی ص ۱۳۱۹

کل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا كافر
بسبب نبي او الشيخين او احدهما۔
برہ مسلمانی جو مرتد ہو گیا اس کی توبہ قبول ہے مگر
وہ کافر جس نے کسی نبی یا البرکے و عمر یا ان میں سے
کسی ایک کو گالی دی (نت)

در مختار میں ہے :

من سب الشيخين او طعن فيهما كافر ولا تقبل
توبته۔
جس نے حضرت ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کو گالی دی
یا ان پر طعن کیا تو وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول نہیں
کی جائے گی (نت)

فتح القدير شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۱۳۵

في الردا فتن من فضل عليا على التلثة
رافضیوں میں سے جس نے حضرت علی کو باقی تین

سہ فرائح الرحمت بذیل المستصفیٰ قاضی ثالث
سکھ در مختار باب المرتد
مشورات الشریعۃ الرضی قم ایران ۱۶/۱
مطبع مجتبائی دہلی ۱/۵۴-۳۵۶
۳۵۶/۱

رضی اللہ تعالیٰ عنہم فیبتدع وان اشکو
خلافة الصديق او عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
فہو کافر^۱
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دی وہ بدعتی
سے اور اگر کسی نے خلافت صدیقی اور خلافت نقوی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انکار کیا تو وہ کافر ہے (ت)

فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۸۴
تجوز الصلوة خلف صاحب ہوی وبدعة و
لا تجوز خلف الرافضی وحاصله ان کان
ہوی لایکفر بہ صاحبہ تجوز الصلوة خلفہ
مع انکراہة والا فلا حکذا فی التبیین
والخلاصة وهو الصحيح حکذا فی البدائم^۲
نہ ہوگی، تبیین اور خلاصہ میں اسی طرح ہے اور یہی صحیح ہے، بدائع میں بھی اسی طرح ہے (ت)
فتاویٰ غلامی جلد اول ص ۱۰۴

فی السواد فضل علیا علی عیہ فہو
مبتدع واما انکر خلافة الصديق فہو کافر^۳
رافضیوں میں سے اگر کوئی حضرت علی کو دوسرے صحابہ
پر فضیلت دیتا ہے تو وہ بدعتی ہے اور اگر وہ خلافت
صدیقی کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہوگا۔ (ت)

عمود الدریہ جلد اول ص ۹۲ و بارہ روافض
اعلم سعادك الله تعالى انت هؤلاء الکفر
جمعوا بین اصناف الکفر ومن توقف فی
کفرهم والحاد هم فہو کافر مشہور^۴
اے مخاطب! اللہ تعالیٰ تجھ نیک بخت بنائے، یہ
کافر ہیں کہ انہوں نے اپنے اندر کفر کی مختلف صورتیں جمع
کر رکھی ہیں جس نے ان کے کفر و الحاد میں توقف کیا
وہ بھی انہی کی طرح کافر ہے۔ (ت)

ایضاً صفحہ نمبر ۹۲

اما نکفر فمن وجوه منها انهم یستخفون
کے فتح القدر باب الامامة
کے فتاویٰ ہندیہ الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغيره
کے خلاصہ الفتاویٰ فصل فی الامامة والاقتدار
کے العقود الدریہ فی تنقیح فتاویٰ حامدۃ باب حکم الروافض و سبب الشیخین حاجی عبد الغفار دہلوی قندھار افغانستا ۱۳۲۲ھ

مسئلہ ۵۲ از جوہر ملاحولہ مرسلہ مولوی عبدالاول صاحب ۶ رمضان مبارک ۱۳۳۵ھ
یہ جواب صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہو تو اور بھی دلائل سے مبرہن و مزین فرما کر غرور و سخط سے ممتاز
فرمایا جائے۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسلمان تھیں نے زبردستی
و شخص مسلمان کے پرچہ زبان دانی انگریزی سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے مرتب کیا جس میں سب سے بڑے
سوالی میں نصف نمبر رکھے تھے، حضرت رسالتاﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی اور توہین
کے فقرات استعمال کئے تاکہ مسلمان طالب علم و محالہ مجبور ہو کر اپنے قلم سے جناب رسالت مآب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی معصوم و مقدس شان میں بدگوئی لکھیں جو برائے فتویٰ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں،
”ابن عبد اللہ نے اس قبیلہ میں تربیت پائی تھی جو عرب کی اصلی زبان بولنے کے لحاظ سے عربینین
نحوا اور اس کی فصاحت کی سفیدگی یا موقع سکوت پر عمل کرنے سے صحیح اور ترقی ہے۔ آج ہی باوجود
اس فصاحت کے محمد ایک ناخواندہ وحشی تھا بچپن میں اسے نوشت و خواندگی تعلیم نہیں
دی گئی تھی عام جہالت نے اسے شرم اور ملامت سے مبرا کر دیا تھا مگر اس کی زندگی ایک بستی
کے تنگ دائرہ میں محدود تھی۔ وہ اس آئینہ سے جس کے ذریعہ سے ہمارے دلوں پر عقل و
اور نامور بہادریوں کے خیالات کا عکس پڑتا ہے، محروم رہا تاہم اس کی نظروں کے سامنے
ان کتابوں کے اوراق گلے ہوئے تھے جس میں قدرت اور انسان کا مشاہدہ کرنا کچھ تمدنی اور فلسفی
توجہات جو اسے عرب کے مسافر پر محول کئے جاتے ہیں پیدا ہو گئے تھے۔“

جس شخص نے پرچہ مرتب کیا اور جن لوگوں نے اس کی نظر ثانی کی وہ لوگ بوجہ استعمال الفاظ ناشائستہ جو بلا ضرورت
شای حضرت جناب رسالتاﷺ میں کئے گئے وہ بوجہ اس گستاخی کے دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے یا نہیں؟
ان کی کیا سزا ہے اور ان کی بابت شرع شریف کا کیا حکم ہے فقط راقم مسلمان جون پر

خلاصہ جواب است جون پر

الجواب اشخص مذکور فی السؤال شرعاً ملعون و کافر و مرتد ہے،
فی الاشياء والنظائر کل کافر کتاب فتویٰ ہے
مقبولة فی الدنیا و الاخرة الا جماعۃ
توبہ دینا و آخرت میں مقبول ہے، مگر کافروں کی وہ عمت
الکافر یسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولیٰب لشیخین
جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دو شیخین ابو بکر و عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہا یا ان میں سے ایک کو گالی دی ہو۔ (ت)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتد ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی مقبول نہیں، شفا، ص ۳۹۳ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بڑا کہنے والا کافر ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے۔ مجتہدان علماء کے امام مالک اور امام بیہقی بن سعد مصری اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل و امام ابو یوسف و امام محمد و زفر و سفیان ثوری و ابی کوفہ و امام اوزاعی اور علامہ اسلام مکر و مدینہ و بغداد و شہر ہیں اور اس میں سے کسی نے بھی شاتم الرسول کے مباح الدم ہونے میں خلاف نہیں کیا، واللہ اعلم

عبد الاول بن علی
ترجمہ ۱۳۰۲

کتبہ الفقیر الی اللہ عزوجل عبد الاول الحنفی الجونپوری ۱۳ شعبان ۱۳۳۵ھ

ساب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کافر ہے، بغیر تجدید ایمان کے اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ صحیح یہ ہے کہ تجدید ایمان کے بعد مزار اسے قتل نہ ہوگی جیسا کہ متبع حادیہ میں ہے، ہاں اگر وہ مرتد توبہ نصوح کرے اور پھر سے ایمان لائے اور اپنا اسلام اور حال ٹھیک رکھے تو اس کی توبہ قبول ہونے پر بھی ہدف نہ چھڑا جائے گا بلکہ تعزیر و جبر کا سستی ہوگا جیسا کہ متبع میں ہے۔

و یکتفی بالتعزیر والحبس ما ذیبت۔ ایک نیاں طرف تہریر اور قید کی سزا پر اکتفا کیا جائیگا۔ (ت)

رقمہ راجی رحمۃ رب العباد محمد حامد مجلی الشیخ عبد الاول الحنفی الجونپوری ۲۵ شعبان ۱۳۳۵ھ

ساب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطعی دین سے خارج و مرتد ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز مجدد خلیفہ راشد کا یہی مذہب ہے کہ ساب رسول کو مزار اسے قتل دی جائے مگر جب کہ تجدید ایمان و حسی اسلام لائے۔

حررہ عبد الباقی بن مولانا الشیخ عبد الاول الجونپوری

الجواب

سبب اعوذ بک من ہزات الشیطن اسے میرے رب تیری پناہ شیطان کے دوسروں سے
واعوذ بک من ہزات یعصروہ منکے اور اسے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں

لے الاشباہ والنظائر کتاب التفسیر باب الردۃ اجازۃ القرآن العلوم الاسلامیہ ۲۸۹/۲

لے الشعارات ترمیم حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول خزینۃ صحیفۃ فی البلاد العثمانیہ ۲۰۰/۲

لے العقود الدریۃ فی متبع فتاویٰ حامد احکام المرتدین حاجی عبدالغفار و پسوان تہ حارۃ افغانستان ۱۰۴/۱

لے القرآن الکریم ۹۷/۲۳

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ
 أَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ
 عَذَابًا مُهِينًا ۝ لَا تَجْعَلُ اللَّهُ عَلَى الْقَالِينَ حَكْمًا

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک
 عذاب ہے۔ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس
 کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت
 میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار
 کر رکھا ہے۔ اے مسلمانوں پر خدا کی لعنت۔ دت

ان نام کے مسلمان کہلانے والوں میں جس شخص نے وہ ملعون پرچہ تم تب کیا وہ کافر متہ ہے جس جس نے اس پر
 نظر ثانی کو کے برقرار رکھا وہ کافر متہ، جس جس کی نگرانی میں تیار ہوا وہ کافر متہ، طلبہ میں جو کلمہ گو تھے اور انھوں نے
 جو کلمہ اس ملعون عبارت کا ترجمہ کیا اپنے ہی کی تو میں پر راضی ہوئے یا اسے ہلکا ہانا یا اسے اپنے لبر لھنے یا
 پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا وہ سب بھی کافر متہ، باغیوں خواہ مبالغہ، ان چاروں فریق میں ہر شخص سے مسلمانوں
 کو سلام کلام حرام، میل جول حرام، نشست و برخاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا حرام،
 مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام،
 اس کا جنازہ اٹھانا حرام، اسے مسلمانوں کے گھرستان میں دفن کرنا حرام، مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا حرام،
 اسے مٹی دینا حرام، اس پر فاتحہ حرام، اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام۔ بخود دوسروں کو سلام، جب ان میں کوئی
 مرجائے اس کے اعزہ اقربا مسلمین اگر حکم شرع نہ مانیں تو اس کی لاش دفعِ حقارت کے لئے مردار گئے کی طرح
 ہٹکی چاروں سے ٹھیکے میں اٹھا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈال کر اوپر سے آگ چھڑچھا ہیں چھینک چھینک کر پاٹ دیں
 کہ اس کی بد بوسے ایذا نہ ہو یہ احکام ان سب کے لئے عام ہیں اور جو جوان میں نکاح کئے ہوئے ہوں ان
 سب کی حوروں میں ان کے نکاحوں سے نکل گئیں اب اگر قربت ہوگی حرام حرام حرام و زنا سے خالص ہوگی اور اس
 سے جو اولاد پیدا ہوگی ولد الزنا ہوگی، عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ حدت گزار جلوس پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں ان
 میں جسے چاہتے ہوا رتوبہ کرے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہو پھر مسلمان ہو اس وقت یہ احکام جو اس کی موت سے
 متعلق تھے مٹتی ہوں گے اور وہ عافیت جو اس سے میل جول کی تھی جب بھی باقی رہے گی یہاں تک کہ اس کے
 ملل سے صدق نہایت، غلو میں توبہ و صحت اسلام ظاہر و روشن ہو مگر حدتیں اس سے بھی نکاح میں واپس نہیں

سۃ القرآن الکریم ۶۱/۹

سۃ ۵۴/۲۲

سۃ ۱۸/۱۱

آ سکتیں انھیں اب بھی اختیار ہوگا کہ چاہیں دوسرے سے نکاح کر لیں یا کسی سے نہ کریں ان پر کوئی جبر نہیں پہنچتا
ہاں ان کی مرضی ہو تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کر سکیں گی۔ شفا شریف صفحہ ۲۲۱،

اجمع العلماء ان شاتم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المتقص له كافر والوعيد
لجاس عليه لعذاب الله تعالى له وحكه عند
الاممة القتل ومن شك في كفره وعذابه
فقد كفره
یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وحید جاری ہے اور امت کے نزدیک وہ واجب القتل ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے بیشک وہ بھی کافر ہو گیا۔

تیسیم الریاض جلد چہارم ص ۲۸۱ میں امام ابن حجر کی سے ہے
ما صرح به من كفر الساب و لشارك في كفره
هو ما عليه استئنا و غيرهم
یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ کافر۔ یہی مذہب ہمارے ائمہ و فہم کا ہے۔

و نیز امام کروری جلد ۲ ص ۲۲۱

لو امرت واليهذا بالله تعالى فاحرم
امراته و يجب و النكاح بعد
اسلامه و المولود بينهما قبل تجديد
النكاح باوطني بعد التكلم بكلمة الكفر
ولد من اثم ان اق بكلمة
الشهادة على العادة لا يجديه
ما لم يرجع عما قاله لا من
باتيانهما على العادة لا يرتفع الكفر الا
اذا سب الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم
او واحد من الانبياء عليهم الصلوة و
یعنی چوتھیں معاد: نہ مرتد ہو جائے اس کی عورت
حرام ہو جاتی ہے، پھر اسلام لائے تو اس سے
جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے اس کلمہ کفر کے
بعد کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص
اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ
نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے
کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا
کفر نہیں جاتا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
و سلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد
بھی اسے قتل کی سزا دی جائیگی یہاں تک کہ اگر لشکر کی

والسلام فلا توبة له واذا شتمه عليه الصلوة
والسلام مكران لا يعفى واحمم العلماء
ان شاتمہ كافر ومن شك في عذابه وكفره
كفر الله متعلق ككثير الاوقات للاختصار۔

بہوشی میں کلمہ گستاخی بجا جب بھی معافی نہ دیں گے
اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ سچی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر
ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کافر و مستحق عذاب
ہوئے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (ت)

فتح القدير امام محقق علی الاطلاق جلد پنجم ص ۴۰۷

كل من البغض رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم بقبه كات مرتدا فانساب
بطريق اولي (لمحاض) وان سب مكران لا يعفى
عنه يله

یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے کینہ ہو وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنے والا
بدرجہ اولی کافر ہے اور اگر نشرِ بلا کرادہ پیدا اور
اس حالت میں کلمہ گستاخی بجا جب بھی معاف
نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائق جلد پنجم ص ۱۲۵ میں بعینہ کلمہ مذکور ذکر کر کے ص ۱۳۶ پر فرمایا :

سب واحد من الابیاء کذب ولا یفید
الانکار مع البینة لا ما یجحد نکار الردة
توبة ان كانت مقبولة۔

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے
کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار
خاندہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو
وضع سزا کے لئے وہاں توبہ قرار پاتا ہے جہاں توبہ نشنی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی
کی شان میں گستاخی اور کفر کی طرح ہیں اس سے یہاں اصلہ معافی نہ دیں گے۔

درر الحکام علامہ مولیٰ خسر جلد اول ص ۲۹۹

اذابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او واحدا
من الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہم
احمیین مسلم فلا توبة له اصلا و اجمع

یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے
اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت

لے فتاویٰ برازیہ علیٰ حاشیہ فتاویٰ ہندیہ الفصل الثانی فی النزع الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۲۲/۱۰۲۱

لے فتح القدير باب احکام المرتدین مکتبہ ذریعہ رضویہ سکھر ۳۳۲/۵
لے بحر الرائق " " " ایچ ایم سمیعہ کمپنی کراچی ۱۲۹/۵

الشهود والعدول بل لان انكاسه توبه و
 مرجوع، فتثبت الاحكام التي للمرتد لو تاب
 من جمل الاعمال و بينونة الزوجة وقوله
 لا يتعرض له انما هو في مرتد قتل توبه
 في الدنيا لا الردة بسبب النسب صلى الله
 تعالى عليه وسلم ثم الاول تنكير النسب
 كما عبر به فيما سبق ثم مطلق عن العيون
 گواہین عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کرنی
 تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کرینگے کہ اسی کے تمام اعمال ضبط ہو گئے اور جو رو نکاح سے باہر
 باقی سزا نہ دی جائے گی، مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی
 اور یہ قول کہ اس سے تعرض نہ کیا جائے اس مرتد سے متعلق ہے جس کی توبہ دنیا میں مقبول ہے، نہ وہ مرتد جو نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا یہ ہے کہ دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں،
 یہ نہی کسی نبی کی شان میں گستاخی علیہم الصلوٰۃ والسلام، الباقی یہ تاکلف نہی کا نکتہ ذکر کرتے جیسا کہ کتب مشتمل
 عبارت میں تعبیر کیا ہے اہ مطلق عن العيون - ۱۰۲

۲۰۲ وہ تو کئے کی طرح کسی کلمے میں پھینک دیا جائے
 مرتد کا کفر اصلی کا کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی
 مسلمان پر گواہین عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں
 قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار
 کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے نہ اس لئے کہ
 گواہین عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس
 کا کرنا اس کفر سے توبہ درجوع کھیں گے و لہذا
 گواہین عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کرنی
 تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کرینگے کہ اسی کے تمام اعمال ضبط ہو گئے اور جو رو نکاح سے باہر
 باقی سزا نہ دی جائے گی، مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی
 اور یہ قول کہ اس سے تعرض نہ کیا جائے اس مرتد سے متعلق ہے جس کی توبہ دنیا میں مقبول ہے، نہ وہ مرتد جو نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا یہ ہے کہ دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں،
 یہ نہی کسی نبی کی شان میں گستاخی علیہم الصلوٰۃ والسلام، الباقی یہ تاکلف نہی کا نکتہ ذکر کرتے جیسا کہ کتب مشتمل
 عبارت میں تعبیر کیا ہے اہ مطلق عن العيون - ۱۰۲

فتاویٰ خیرہ علامہ خیر الدین رحلی استاذ صاحب درمختار جلد اول ص ۱۹۵

من سب رسول الله صلى الله تعالى عليه
 وسلم فانه مرتد وحكمه حكم المرتدين
 ويفعل به ما يفعل بالمرتدين ولا توبه
 له صلا واجمع العلماء انه كافر وموت
 شك في كفره كفر آثم ملته قاطب.

جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کریم میں
 گستاخی کرے وہ مرتد ہے اس کا وہی حکم ہے جو
 مرتدوں کا ہے اس سے وہی برتاؤ کیا جائے گا
 جو مرتدوں سے کرنے کا حکم ہے اور اسے دنیا میں
 کسی طرح معافی نہ دیں گے اور باجماع قہم

علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

مجمع الانهر شرح ملحق الا بحر جلد اول ص ۱۹۱

اذا سبه صلى الله تعالى عليه وسلم او احدا
 من الانبياء مسلم ولو سكران فلا توبه

یعنی جو مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگر پر نشہ

باب المرتد	ایچ ایم سعید پبلی کراچی	۱/ ۲۹۱ و ۲۹۲
باب المرتدین	"	۱/ ۲۹۳
باب المرتدین	دار المعرفہ بیروت	۱/ ۱۰۳

لہ تجبیہ کالزمندی ومن شک فی عذایہ و
کفرہ فقد کفر بیلہ
اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

ذخیرۃ العقبۃ علامہ راجی یوسف ص ۲۴۰

قد اجمعت الامة على ان الاستخفاف ببينا
صلى الله تعالى عليه وسلم وبأى نجم كان
عليهم القتلوة والسلامه كفر سواء فعله
على فلك مستحلام فعده معتقدا المحرمه
وليس بين العلماء خلافت في ذلك ومن شك
في كفره وعذایہ کفر بیلہ

ایضاً صفحہ ۲۴۲

لا یفصل ولا یصلی علیہ ولا یکفن اما اذا
تاب وتبرأ عن الاثم تداود دخل فی دین
الاسلام ثم مات غسل وکفن وصلی علیہ
ودفن فی مقابر المسلمین

یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مر جائے تو نہ اسے

عسل دیں نہ یمن دیں نہ اس پر نماز پڑھیں ، ہاں

اگر توبہ کرے اور اپنے اس کفر سے برأت کرے

اور دین اسلام میں داخل ہو اس کے بعد مر جائے

تو غسل تکفیر ، غار ، مقابر مسلمین میں دفن سب کچھ ہوگا۔

تنویر الابصار شرح الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزالی

کل مسلم مات قویۃ مقبولۃ الا نکاض
بسبب نبی کے الخ۔

یعنی ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر کسی نبی کی شان میں

گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے تو دنیا میں سزا

سے بچانے کے لئے اس کی توبہ بھی قبول نہیں۔

۶۷۰/۱	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب الجزیہ	منہ بمن الا نھر شرح طبعی الابر
۳۱۹/۲	مطبع ذول کشور کانپور	کتاب الجہاد باب الجزیہ	لہ ذخیرۃ العقبۃ فی شرح صدر الشریعۃ العظمی
۳۲۱/۳	" " " "	" " " "	لہ " " " " " " " "
۳۵۶/۱	مجتبائی دہلی	باب المرتدین	لہ در مختار شرح تنویر الابصار

الکافر بسبب نبی من الا نبیاء لا تقبل توبته مطلقاً ومن شئت فی عذابہ وکفر کفرہ
یعنی کسی نبی کی توبہ نہیں کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہیں دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے تو وہ کافر ہے۔

کتاب الخراج سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال ابو یوسف وایماں جبل مسلم مسب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او
کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ
تعالیٰ وبانت نہ وجہ تہ
یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کہ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا کلمہ یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے یا شان لگائے وہ بلاشبہ کافر ہو گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔

بالجملہ اشخاص مذکورین کے کفر و ارتداد میں اصلاً شک نہیں، در بارہ اسلام و دفع دیگر احکام ان کی توبہ اگر پہلے دل سے ہو ضرور مقبول ہے، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ سلطان اسلام انھیں بعد تو بڑ اسلام صرف تعزیر دے یا اب بھی سزائے موت دے وہ جو برائیت اور اس کے بعد کی بہت کتب معتدہ میں ہے کہ اس کی توبہ مقبول نہیں اس کے پین ہی ہیں اور اس کی عت یہاں بیجا ہے، کہاں سلطان اسلام اور کہاں سزائے موت کے احکام، حد باب خبیث، اخیث، غلوں انھیں جس کہ کلمہ گو بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان صحت و اعتدال مدرس شیخ بن کر اللہ و رسول کے جناب میں منہ بھر کر طعونات بکتے، نکیتے، چھاپتے ہیں اور ان سے کوئی تو کہنے والا نہیں اور اگر انھیں تو کہنے تو نہ صرف ان کے بلکہ بڑے بڑے مہذب بننے والے مسلمانوں کے نزدیک یہ بے تہذیبی و تشدد و ہر،

فاطر الی آتاس مقت اللہ العیوس کیعت
انقلابت وانعکست الامور ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العظیم، وسیعلم الدین ظلموا وای
منقلب ینقلبون ۝ واللہ تعالیٰ اعلم۔
تو دیکھو اللہ غیور کے عذاب کے آثار کی طرف دل کیسے بدل جاتے ہیں اور امور کیسے الٹ ہو جاتے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، اور یہ جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پٹا کھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

لے در مختار شرح تنویر الابصار باب المرتدین
لے کتاب الخراج فصل فی الکفر فی المرتد عن الاسلام
لے القرآن الکریم ۲۹/۲۴
۳۵۶/۱ مطبع مجتہبی دہلی
۱۹۷۸-۱۹۷۹ بلاق مصر

مسئلہ ۵۳ از کوہ کسویٰ مرشد عشق نور محمد صاحب عرائض نوایں کچہری ۱۹ رمضان شریف ۱۲۲۵ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند اہل اسلام ایک مکان میں ختم شریف پڑھ رہے تھے
تہتم مذکور میں یہ بیت بھی پڑھی گئی:۔

عنوکی خطا یا حیات النبی

مری کر شفع یا حیات النبی

ایک شخص شریک مجمع مذکور منصب امامت رکھتا تھا، بغیر وقت اور ایسی نماز مغرب وہاں سے چلا گیا اور بعد نماز
مغرب چند اہل اسلام کے سامنے یہ مسئلہ بیان کیا کہ امداد سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی سے نہیں مانگنا چاہئے،
جیسا کہ لوگ کہنا کرتے ہیں،۔

امداد کن امداد کن از بند مستم آزاد کن

در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادر

ایسا کہنا شرعاً جائز نہیں، دوسرے وقت میں شعر مندرجہ بالا پر بحث چھڑی تو پیش امام موصوف نے یہ بھی
بیان کیا کہ رسول اللہ سے بھی کوئی استعانت نہیں مانگنا چاہئے کیونکہ وفات پا گئے ہیں اور مردہ ہیں۔ یہ
شخص کہ ایک شخص نے پیش امام موصوف کے یہ بھی نہ پڑھی کہ کر دی اور اپنے علمبردار مکان میں مسجد قرار دے کر
بشریت چند مردمان اہل اسلام جمعہ دیگر نمازیں پڑھنی شروع کر دیں، پیش امام مذکور نے اپنی بے ادبی و گستاخی
معلوم کر کے معترض و دیگر مردمان کے سامنے توبہ کر ل اور معافی کا بھی خواستگار ہوا مگر معترض نے اسے معاف
نہیں کیا اور رہبستور اپنے اصرار پر قائم ہے، پیش امام مذکور نے یہ کہا کہ اگر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بہا لم حیات ہمارے سامنے بھی موجود ہوں تو اپنے اختیار سے بھی کوئی کام نہیں کر سکتے حالانکہ بظاہر وفات
پا گئے ہیں، میرا اس پر ایمان ہے اور لفظ ”مردہ“ جو میری زبان سے نکلا اس کے لئے توبہ کرتا ہوں اور معافی
مانگتا ہوں۔ اب دریافت طلب یہ امور ہیں کہ پیش امام مذکور کی امامت جائز ہے یا نہیں، اور شخص معترض کی
نماز مسجد سے علمبردار اس کے اپنے گھر میں ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ یٰٰبَنِّیْنَ اَتُوجِبُوْا (بیت کر کے
اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

یہ سوال پہلے بھی آیا اور دارالافتاء سے جواب دیا گیا، جواب اب بھی وہی ہے اگرچہ سوال میں بہت الفاظ
شیطنی کم ہیں، آخر یہ تو خود پیش امام نے اقرار کیا کہ اس نے شانِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بے ادبی
گستاخی کی، یہی کفر ہے، اور اس کی معافی معترض سے چاہنا عجیب ہے، گستاخی کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور معافی چاہیے زید و عمرو سے۔ سائل کہتا ہے مگر معترض نے اسے معاف نہ کیا، سبحان اللہ! معترض اس کا معاف کرنے والا کون، اسے کیا اختیار تھا کہ گستاخی کی جائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اور یہ معاف کر دے، گویا یہ کہے کہ اگرچہ مجھے میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہا مگر میں اس کی پروا نہیں کرتا، میں نے کہا بے کما کر دیا، معترض ایسا کہتا تو اسے خود اپنے ایمان کے ٹٹے پرٹے۔ زید کا حق عمرو و عمرو کا حق زید معاف نہیں کر سکتا، وہ ہے اب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں گرفتار ہو اسے زید و عمرو کو نہ کر معاف کر دیں، درمختار میں ہے،

انکافر بسبب نبی من الادیاء لا تقبل توبته
مطلقاً ولو سب اللہ تعالیٰ قبلت لانه حق اللہ
تعالیٰ والادل حق عبداً لا یزول بالتوبة ومن
شک فی عذابہ وکفر بکفرہ
جو کسی نبی کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہوا اس کی توبہ کسی حال میں قبول نہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ کو گالی دی تو توبہ مقبول ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اور پہلا بندہ کا حق ہے جو توبہ سے زائل نہیں ہوتا اور جس نے بھی اس کے عذاب و کفر میں شک کیا وہ کافر ہو جائے گا۔

انکار استہزاء واستعانت اور وہ بھی خود مختصراً اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، اور وہ بھی اس ملعون خیال پر کہ مردہ ہیں ان پر تو شخص نہ کر اب بھی قائم ہے ایک لفظ "مردہ" کو اس کے معنی سے تبدیل کرتا ہے، یہ تمام عقائد و خیالات و بیسے کے ہیں اور دہلیہ کی امامت ہرگز جائز نہیں اور ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے، فتح القدیر میں ہے،

روى محمد بن ابی حلیفة و ابی یوسف
عن ابی اللہ تعالیٰ عنہم انت الصلوۃ حلف
اھل الاھواء لا یتجوزوا وقد حققنا بما
لا مزید علیہ فی النہی الاکید۔
امام محمد نے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کیا کہ اہل بدعت کی اقداریں نماز نہیں ہوتی، اس کی بے مثل تفصیل ہم نے اپنے رسالہ "المنہج الاکید" میں کی ہے۔

جس مسلمان نے وہ کلمات سن کر اس کے پیچھے نماز سے احتراز کے لئے اپنے مکان کو مسجد کر کے اس میں جمعہ و جماعت شروع کر دی اس کے لئے اللہ عز و جل کے یہاں اجر عظیم ہے ان شاء اللہ العظیم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۵۶/۱	مطبع مجتہاد دہلی	باب المرتد	لے درمختار
۳۰۴/۱	مکتبہ فوریہ رضویہ سکھر	باب الامارۃ	لے فتح القدیر

مسئلہ ۵۴ از موضع گمان پور ڈاکٹر رام کولا ضلع ساری مرسلہ محمد امجدی صاحب ۲۰ شوال ۱۳۲۵ھ
ایک استفتاء جو حضور میں پیش ہے دیوبند گیا تھا فقط قرآن شریف کا حوالہ ہے وہ ہم لوگ دیہاتی نہیں
کچھ سکے کہ جب آدمی مرتد ہو جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے، لہذا التماس حضور میں ہے کہ جواب سے پورے
طور سے خلاصہ مطلع فرمائیں کہ کفارہ کیا ہے کس قدر ہونا چاہئے؟

الجواب

کفارہ ان گناہوں میں رکھا گیا ہے جن کا معاوضہ اس سے ہو جائے اور جو گناہ حد سے گزرنے والے ہیں
ان کے لئے کفارہ نہیں ہوتا، مثلاً صبح مقیم بلا نذر شرعی ماہ مبارک کا ادارہ روزہ جس کی نیت رات سے کی ہو ۱۱
یا غدا یا اجتماع سے قعدہ ابلا اکراہ توڑ دے تو اس کا کفارہ ہے اور سرے سے رکھے ہی نہیں کہ یہ جرم اعظم ہے
اس کا کوئی کفارہ نہیں، مگر توبہ اور اس رہنمائی کی قضا، یونہی اگر معاذ اللہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے کوئی مسلمان
براہ خطا مارا جائے مثلاً شکار پر فائر کرے اور اس کے گگ جلے تو اس کا کفارہ ہے لیکن اگر عیاذاً بظہر
قتل کرے کہ یہ جرم اعظم ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں مگر توبہ و قصاص، معاذ اللہ مرتد ہونا سب سے بدتر جرم
ہے اس کا کیا کفارہ ہو سکتا مگر توبہ و اسلام اور اگر توبہ نہ کرے اور اسلام نہ لائے تو دنیا میں سلطانِ اسلام
کے یہاں اس کی سزا قتل ہے در آخرت میں یہ زہرِ بے رحم و عیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ اعلم۔
آپ نے علامہ کرام حرمی شریفی کا مبارک فتویٰ حصار الحرمین شاید نہ دیکھا اب دیکھئے اور
ضرور دیکھئے مطبع اہل سنت و جماعت بریلی سے ملتا ہے اس میں علامہ کرام حرمی شریفی نے بالاتفاق
تحریر فرمایا ہے کہ دیوبندی عقیدے والے خود کافر مرتد ہیں پھر ان کو عالم جاننا اور ان سے فتویٰ پوچھنا کیونکر
محال ہو سکتا ہے، احتیاط فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۵ از پل قاضی مرسلہ غشی محمد عنایت رسول صاحب ۹ شوال المکرم ۱۳۲۵ھ

ایسے گروہ کے باب میں جو بظاہر مسلمان ہو کے اپنے خاندان کو خاندان رسالت پر فضیلت دینے
حسب و نسب میں ہر طرح اپنے آپ کو نجیب ٹھہرانے اور کہے کہ دیکھو رسول اللہ کس نسل سے ہیں، حضرت
ہاجرہ کون تھیں، حضرت سارہ کی کنیز تھیں کہ نہیں، اور تباہیہ میں قول نصرانی مورخ کا پیش کرے اور بعض
کو اولادِ عالم سے لوندی بچا کہے اور ساداتِ زمانہ کو قابلِ تعظیم و تکریم نہ جانے، بلکہ ان کی توہین و تمجید و
تذلیل اور ان پر سب و شتم اور ایذا رسانی کو جائز و مباح سمجھے اور عامل ایسے شائع اعمال کا ہو، مسلمانوں
کے ایسے گروہ کے ساتھ کھانا پینا، مناکحت و عورات، ان کی مجالس و محافل میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟
بیتنا تو نجبروا۔

الجواب

ایسا شخص گمراہ، بد دین، مسخّر شیاطین ہے بلکہ اس پر حکم کفر کا لازم ہے۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے میل جول، مناکحت و درکنار ان کے پاس بیٹھنا منع ہے۔

قال الله تعالى: وما يفتنك الشيطان فلا تقعد بعد الذكوى مع القوم الظالمين
اِنَّهٗ تَعَالٰى سَنَفَرِّقُ بَيْنَكَ وَابْنِكِ وَابْنَتِكَ وَابْنَتِكَ وَابْنَتِكَ
توبه آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ (ت)

الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال للعالم عويله اولعوى عيسى قاصدا به الاستخفاف کفر
یعنی سادات و علماء کی توہین کفر ہے اور جو بظرف توہین کسی عالم کو مولوی یا سید کو میر و اسکے وہ کافر ہو جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۶۔ مرسلہ جناب قاضی ارشاد احمد صاحب از جمیل پور ضلع سیلی بھیت ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ
ایک واعظ نے یہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم وہی کہاں سے اور کس طرح لاتے ہو؟ آپ نے جواب عرض کیا کہ ایک پردہ سے آواز آتی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کبھی تم نے پردہ اٹھا کر دیکھا، انہوں نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں کہ پردہ کو اٹھاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ اب کی مرتبہ پردہ اٹھا کر دیکھنا۔ حضرت جبریل نے ایسا ہی کیا، کیا دیکھتے ہیں کہ پردہ کے اندر خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور عمار سر پر باندھے ہیں اور سامنے مشیٹہ رکھا ہے اور فرما رہے ہیں کہ میرے بندے کو یہ ہدایت کرنا، یہ روایت کہنا، یہ صحیح ہے، اگر غلط ہے تو اس کا بیان کرنے والا کس حکم کے تحت میں داخل ہے؟

الجواب

یہ روایت محض جھوٹ اور کذب و افتراء ہے اور اس کا بیان کرنے والا ابلیس کا مسخّرہ اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہے تو صریح کافر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۷۔ از ریاست کوٹہ راجپوتانہ مرسلہ ملا محمد رمضان پیش امام مسجد نیا پورہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ
(۱) اول عبد القادر جس نے یہ کلمات کہے ہیں وہ کافر ہے یا نہیں؟ اگر اس کے کفر میں شک کرے اس کے

سہ القرآن الکریم ۶/۶۸

لکھنؤ لاہور شرح ملتقى الابحر باب الغضا الکفر واراجار التراث العربی بیروت ۱/۲۹۵

واسطے کیا حکم ہے؟

(۲) قاضی صاحب شہر یا دیگر مسلمان جو عہد القادر کے معاون اور مددگار ہیں اور اس کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور دینی اور دنیوی مراسم میں تعلق رکھتے ہیں ان کے واسطے کیا حکم ہے؟

(۳) عہد القادر کے گروہ میں سے جن لوگوں کا ہمارے گروہ سے زن و شو کا تعلق ہے یعنی زوجہ اس گروہ کی ہے اور زوج اس گروہ کا ہے اسی طرح زوج اس گروہ کا ہے اور زوجہ اس گروہ کی ہے اور وہ لوگ یعنی ہر وہ فریق اپنے اپنے عقیدہ پر قائم ہیں تو ایسی صورت میں ان کا نکاح شرعاً مسموم رہتا ہے یا نہیں؟

(۴) قاضی صاحب شہر سے یہ کہا گیا کہ تم عہد القادر جس نے توہین کی ہے اس کو کیا سمجھتے ہو، قاضی شہر یہ کہتے ہیں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والے کو کافر سمجھتا ہوں مگر عہد القادر کے پیچھے نماز پڑھوں گا، اس سے یہ مطلب کہ عہد القادر سے اسلامی مراسم منقطع نہ کروں گا، حالانکہ قاضی صاحب کے زوجہ عہد القادر کے توہین الفاظ کہنے کی بابت شہادتیں پیش کر دی گئیں اور ان کے سامنے چار مسلمانوں نے وہی کہی کہ ہمارے زوجہ عہد القادر سے یہ الفاظ وعظا میں کہے اور پھر حسبِ خواہش قاضی صاحب علماء کے فتوے بھی پیش کر دئے، ایسی حالت میں قاضی شہر کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے نکاح پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ایک شخص نے علی الاعلان توہین کی اس پر کفر کا فتویٰ منکوانا اور اس مسلمان کو کافر نہ ایسے شخص کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱ و ۲) صورتِ مستفسرہ میں بلاشبہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی اور بلاشبہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے کافر ہے، اور بلاشبہ جو اس امر پر مطلع ہو کہ اسے قابلِ امامت جانے اس کے پیچھے نماز پڑھے بلکہ وہ بھی جو اسے مسلمان جانے بلکہ وہ بھی جو اس کے کفر میں شک کرے سب کافر و مرتد ہیں۔ شفا، شریفین امام قاضی میاض و دیگر امام شمس الائمہ کردری و ذخیرۃ الحق و مجمع الانور و در مختار وغیرہ میں ہے، من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ ت)

(۳) جو مرد اس عقیدہ پر ہوں یا اس پر مطلع ہو کہ اس عقیدہ والے کو کافر نہ جانتے ہوں ان سب کے نکاح ٹوٹ گئے، عورتیں ان سے اپنے مہر کافی الحال مطالبہ کر سکتی ہیں اور بعد عدت جس سے چاہیں اپنا نکاح کر سکتی ہیں اور عورتوں میں جو کوئی اس حقیقت حال سے آگاہ ہو اور جان بوجھ کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہو گئی، مگر حسب روایت مفتی بہا اپنے شوہر مسلمان کے نکاح سے نہ نکالے گی نہ اسے اختیار ہوگا کہ دوسرے سے نکاح کرے۔ ہاں ان کے شوہروں کو جائز نہ ہوگا کہ انھیں یا تو لگائیں جب تک وہ تائب ہو کر پھر اسلام نہ لائیں۔

(۴) قاضی مذکور کے سامنے شہادتیں پیش ہونے کا کیا ذکر جبکہ سوال میں مذکور کہ شہادۃ و التمتع شرعیہ دکھا کر وہ الفاظ قاضی کے سامنے کئے اس صورت میں قاضی خود اس شخص کے ان احکام میں شریک ہے، اس کے پیچھے نماز محض باطل اور اس سے میل جول حرام اور اس سے نکاح پڑھنا ناجائز نہیں۔

(۵) جو شخص تو بہ کر چکا ہو اس پر کفر کا فتویٰ منکاحاً سخت مذاب کا استحقاق ہے اور مسلمان کو بلا وجہ کافر کہنے پر حدیث صحیح میں ارشاد فرمایا کہ وہ کہنا اس کہنے والے ہی پر پلٹ آئے گا یعنی جب کہ برو جسد اعتقاد ہو اور برو جسد سب و شام قوائد کبیرہ، نہ تعالیٰ اعلم۔ اور زیادہ تفصیل ہمارے فتاویٰ میں ہے۔

مسئلہ ۱۲ از ریاست کوٹہ راجپوتانہ مرسلہ ملا محمد رمضان پیش امام مسجد نیا پورہ مورخہ ۲ ذیقعدہ ۱۲۲۵
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ عبد القادر نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اور اس پر علماء کا فتویٰ کفر کا آپکا ہے اور وہ تو بہ سے انکار کرتا ہے اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں اور اس کے بھائی بھتیجے اس کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اس کے معاذن ہیں ان کا نکاح بھی عند الشرائع ٹوٹ گیا یا نہیں، اور اگر ٹوٹ گیا ہے تو ان کی مطلقہ بیویوں کا نکاح دوسرے مسلمانوں سے جائز ہے یا نہیں اور وہ مطلقہ بیویاں مہر کی لین داریں یا نہیں؟ اس کا جواب بحوالہ کتب معتبرہ عطا فرمایا جائے، حنہ اللہ ما جور ہوں گے۔

الجواب

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یقیناً کافر ہے اس کی عورت اس کے نکاح سے حل گئی اور جو اس کی توہین پر مطلع ہو کہ اسے مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے ایسے جتنے لوگ ہوں خواہ توہین کرنے والوں کے عزیز قریب ہوں یا غیر ان سب کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں اور فی الحال وہ اپنے

مہر کا مطالبہ کر سکتی ہیں، ان عورتوں کو اختیار ہے کہ عدت کے بعد جس مسلمان سے چاہیں نکاح کر لیں، واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۶۳۔ اور ہووے صلح گورگاندہ۔ مسئلہ عبداللہ شاہ

معظم و محرم قدوة الفضل و فضلاء مولانا اولانا۔ جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب
دام فیوضہ، بعد سلام سنو، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی بنام زید
اور چند مسلمان امی اس کے ہمراہ ایک پادری مذہب عیسوی کے مکان پر نشست پر خاست ایک وقت معین پر پادری
صاحب کے مکان پر پہنچا کرتی ہے، بروقت نشست پادری صاحب کے یہاں کے خورد و نوش میں شریک
ہوتے ہیں یعنی پان و چائے وغیرہ خاص پادری صاحب کے مکان کا بنا ہوا کھاتے پیتے ہیں اور گفتگو وغیرہ
میں یہاں تک قربت ہوتی ہے کہ جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں لفظ بے لہانہ
وہ پادری کہتا ہے، یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں اٹک و ہتائی تک قربت پہنچتی ہے
اور حضرت زینب و زید کی شان میں لفظ گستاخانہ کرتا ہے، اب دوسرے مسلمان اس مولوی سے کہتے ہیں
کہ پادری کے یہاں کا، کل و شرب اچھا نہیں، تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ کچھ برج میں اور ہمارے ایمان میں
کوئی فرق اور خلل نہیں آتا ہے، اگر فرق آتا ہو تو ہم کو قرآن و حدیث سے ثبوت دو، جناب معنی صاحب یہ امر
طلب ہے آیا اس مولوی کے ایمان میں خلل و فرق آیا یا نہ، اور اس مولوی کے نیچے اقتدا جائز ہے یا نہ، اور
کوئی گناہ ہے یا نہ، اور گناہ کیسا ہے، صغیرہ یا کبیرہ؟ متینوا تو تجروا۔

الجواب

اس نام کے مولوی کے ایمان میں اگر فرق نہ ہوتا تو وہ ایسے جلسوں میں شریک نہ ہو سکتا جن میں اللہ و
رسول کے ساتھ یہ استہزاء طعن کئے جاتے ہیں وہ ثبوت مانگتا ہے اسے اگر ایمان احکام کی خبر ہوتی تو
جانتا کہ قرآن عظیم اس صورت میں اس کے مثل نصاریٰ ہونے کا فتویٰ دے رہا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ بشر المنفین ہاں لہم عذابا الیما ۵ الذین یتخذون الکفرین
اولیاء من دوست المؤمنین ۵ یتغوث
عندہم العزۃ قامت العزۃ للہ جمیعاً ۵
وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم
ایت اللہ یکفر بہا ولیستمزأ بہا فلا
تفعدوا معہم حق یتخوضوا
خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے دردناک
عذاب ہے، وہ جو کافروں کو دوست بناتے ہیں
مسلمانوں کے سوا کیا ان کے پاس عزت و حمزہ ہے
ہیں، عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے، اور بیشک
وہ تم پر کتاب میں حکم اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں
کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کی نفی
بنائی جاتی ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور

فی حدیث عبیدہ انکم اذا مثلتم امت اللہ
جامع المنفقین والکفرین فی جہنم
بات میں نہ پڑیں اگر تم ان کے پاس بیٹھے تو تم بھی
انہیں کی مثل ہو بیشک اللہ کافروں اور منافقوں سب
کو جہنم میں ایک ساتھ اکٹھا کرے گا۔

اس شخص کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں اور وہ سختہ اشد کبیرہ کا مرتکب ہے بلکہ اس کا ایمان ہی ٹھیک نہیں،
جیسا کہ قرآن عظیم صاف ارشاد فرما چکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۲ از لکڑا لہ پگڑاوسیت ضلع بدایوں مرسلہ محمد یسین خان خلیب ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی بنگالی نے کہا کہ
جو کوئی نماز سنت پڑھے وہ مشرک ہے، اور النقیات اور دورہ و شریف نماز میں پڑھنے کی کہیں مسند نہیں،
اور اگر سند ہو تو قرآن شریف سے ثابت کرو اور نماز جنازہ کی بھی نہیں پڑھنی چاہئے اس کی بھی قرآن تشریف
سے سند نہیں اور حدیث کا پھر اعتبار نہیں، ازراہ عنایت جواب سے زود تر سر فرما فرمائیے۔

الجواب

جو شخص حدیث کا منکر ہے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منکر ہے، اور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا منکر ہے وہ قرآن مجید کا منکر ہے اور جو قرآن مجید کا منکر ہے اللہ کا منکر ہے اور جو اللہ کا منکر ہے
صریح مرتد کافر ہے اور جو مرتد کافر ہے اسے اسلامی مسائل میں دخل دینے کا کیا حق۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے،
ما اتکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ
فانہوہ
رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں
باز رہو۔

اور فرماتا ہے،

فلا وربک لا یؤمنون حتی یتحکموا فیما
شیعربینہم شملایجدوا فی انفسہم حرجا
ما قضیت ویسلموا تسلیمًا
اسے نبی! تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے
جب تک تجھے اپنی ہر اختلافی بات میں حاکم نہ بنائیں
پھر اپنے دلوں میں تیرے فیصلہ سے کچھ تنگی نہ پائیں اور
اچھی طرح دل سے مان لیں۔

سہ القرآن الکریم
سہ
سہ
۱۳۸/۴ تا ۱۴۰
۵۹/۶
۶۵/۲

نماز سنت و جنازہ اور الحیات و درود سب کا حکم کلام اللہ شریف میں صراحتہ موجود مگر۔

من لم يجعل الله له نورا فباله نور۔ جسے اللہ نے نور نہ دیا اس کے لئے کہیں نور نہیں۔
پہلے یہ منکر بتائے کہ پانچ نمازوں کا ثبوت کلام اللہ شریف میں کہاں ہے، اور صبح کی دو رکعتیں، مغرب کی تین رکعتیں، باقی کی چار چار، ان کا ذکر کلام اللہ شریف میں کہاں ہے اور نمازوں کی ترتیب کہ پہلے قیام اور اس میں قرأت پھر کھڑک پھر سجود پھر قعود قرآن مجید میں کہاں ہے، دو قوتوں کی ابتدا و انتہا کہ فجر کا وقت طلوع صبح سے شروع ہو کر طلوع شمس پر ختم ہوتا ہے اور ظہر کا زمانہ شمس سے سایہ اصلی کے سوا ایک مثل یا دو مثل سایہ ہونے تک اس کا ذکر قرآن مجید میں کہاں ہے، وضو کی ناقص یہ یہ چیزیں ہیں اور غسل کہ یہ یہ، اور نماز ان چیزوں سے فاسد ہوتی ہے ان کی تفصیل قرآن مجید میں کہاں ہے۔ جب وہ ان سوالوں سے عاجز ہو گا اور اپنے کفر و جہل کا اقرار کر کے تائب ہو گا اس وقت ہم اسے بتا دیں گے کہ جن چیزوں کا وہ منکر ہے وہ سب قرآن مجید سے ثابت ہے اور ساتھ ہی یہ بتائے کہ اس نے اس قرآن مجید کو بے کم و بیش قرآن منزل من عندہ کہہ کر مانا، کیا اللہ خود اس کے ہاتھ میں دے گیا اور جب یہ نہیں تو دلیل دے اور سمجھ رکھے کہ اس دلیل سے جو کچھ ثابت ہو گا سب ماننا پڑے گا ورنہ قرآن بھی ماتحت سے کھمٹے گا۔ لکھو تو ہے ہی جو بڑے زبانی افراد سے بھی ہاتھ دھوئے گا اب اللہ لا یھدی، اللہ لا یضل، اللہ لا یغفل، اللہ لا یسئ، اللہ فاستوں کو راہ ہیں دینا یہ مسائل جن کا ثبوت ہم نے قرآن عظیم سے دینا اس کے ذمہ لازم کیا ہے اس طرح نکلے جس طرح ہم مسلمانوں میں ہے اس کے نزدیک اگر اور طور پر ہوں تو جس طرح اس کے اعتقادات میں انھیں کا ثبوت قرآن مجید سے دے کہ نماز ہر روز کئے وقت کی فرض ہے، ہر وقت کی ابتدا و انتہا کیا ہے، نماز میں کیا کیا فرائض ہیں، ان کی ترتیب اور پڑھنے کی ترکیب کیا ہے، وضو و غسل کی ناقص کیا ہیں، ہر وقت کی نماز میں کتنے رکعتیں ہیں، کس کس چیز سے فاسد ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

مسئلہ مشہور پیش کردہ بعض اہل علم ۲۵۔ بیچ الاخر شریف ۱۲۳۵ھ

بلاشبہ اشرف علیٰ مخلوق اپنی عبارت حضرت حفصہ الامیانیہ میں حق کا معاند ہے، مگر تکفیر میں یہ شبہ ہے کہ وہ علوم غیبیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرتا بلکہ اطلاق لفظ عالم الغیب کا تفسیری شق جو مجمع ثبوت علوم کثیرہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اس نے دھوکا دینے کے لئے قصداً

چھپالی اور زید پر براہ قریب و معالط ایک الزامی ایراد قائم کیا اس سے وہ حق کا معاند ضرور ہے مگر کافر نہ ہوا
ہم اسے دیکھتے ہیں کہ وہ غشوح و غفوح سے غار پر چڑھا ہے وہ نبی سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتا۔

الجواب

اشرف علی سے زیادہ اپنی مراد کو نہ بتا سکتا ہے اس نے جو عرق ریزی و حرکت مذہبوی "بسط ابعنان"
میں کی اس پر شدید قابض الہی رد و قہات السنان "وغیر میں ملاحظہ ہوں، مگر ایک ذی علم کے لئے کشف
شبہ کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ یہ سوال حاضر کیا جاتا ہے جس میں سر اسر عبارت خفص الایمان کا پورا
چربہ ہے اس کا جواب دیتے بلکہ ان شاء اللہ تعالیٰ ملاحظہ کرتے ہی حق کھل جائے گا اور شبہ کا دوسرا
دھواں ہو کر اڑ جائے گا واللہ التوفیق۔

سوال یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید نے عبد الہی میں کہا اے سخی دانا اللہ العلیین۔
اس پر حمیدہ ولیدہ و شخصوں نے اعتراض کیا۔ حمیدہ: یہ ناجائز ہے اسمائے الہی تو قینی ہیں اللہ عزوجل کو
جواد کہا جائے گا سخی کہنا جائز نہیں حواشی حاشیہ خیالی علی شرح العقائد النسفی میں اس کی تصریح ہے۔
ولیدہ: اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ پر سزا کا حکم کیا جانا اگر بقول یہ صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے
کہ اس سخاوت سے مراد بعض عطا ہے ایسی کبھی نہ کسی نفس کو کچھ نہ کچھ دے دینا اگرچہ ایک نزالہ
ایک کوڑی یا نکل عطا کر کسی سائل کا کوئی سوال کبھی نہ پھر جائے ہمیشہ جو کچھ مانگے اسے دیا جائے، اگر بعض
مراد ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا تمخیص ہے ایسی سخاوت تو زید و قمر ہر ذلیل و ذلیل ہر بھنگی چار کو
بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص سے کسی نہ کسی چیز کا وسادہ واقع ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو سخی دانا کہا جائے پھر
اگر زید اس کا التزام کہے کہ میں سب کو سخی دانا کہوں گا تو پھر سخاوت کو منجملہ کالات الیہ شمار کیوں کیا جاتا
ہے، جس امر میں میں بلکہ شریف شخص کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کادات الوہیت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر
التزام نہ کیا جائے تو خدا وغیرہ میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام عطا یا مراد ہیں اس طرح کہ اس کا
ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہی۔ ولیدہ کے اس کلام پر حمیدہ
اکابر علمائے کرام نے کفر صریح ہو جانے کا حکم کیا، سمیعہ کو اس میں یہ شبہات ہیں ہم دیکھتے ہیں، ولیدہ غشوح و غفوح سے
نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی توہین کرتا اس کا مقصد و اطلاق لفظ سخی پر انکار ہے نہ کہ عطا سے الہی کا ابطال
قیصری شتی جو صحیح ثبوت عطا سے الیہ ہے اس نے دھوکا دینے کے لئے قصداً چھپالی اور زید پر براہ قریب و
معالط ایک الزامی ایراد قائم کیا اس سے وہ حق کا معاند ضرور ہے مگر کافر نہ ہوا، اب علمائے کرام سے استفسار

- (۱) آیا کلام و کتبہ میں اس تاویل کی گنجائش ہے ؟
- (۲) محض لفظ سخی کے اطلاق پر انکار وہ تھا جو حمید نے کیا یا یہ جو ولید نے کہا ؟
- (۳) شفا کے اطلاق یعنی عطا کو وہ مشقوں میں مختص کر دینا ایک وہ کہ خدا میں بھی نہیں دوسرے وہ کہ بھنگی چار میں ہے اور اس بنا پر اسے کلمات النبی سے نہ جانا اور خدا اور اس کے غیر ہر بھنگی چار میں فرق پوچھنا محض اطلاق لفظ سخی کا انکار ہو گیا یا اللہ عزوجل کی صفت کما فیہ عطا کا صریح ابطال ہو گا ؟
- (۴) اس تقریر سے عطا کو کلمات النبی سے نہ جانا اور خدا اور بھنگی چار میں فرق پوچھنا اور اللہ تعالیٰ کی خصوصیت نہ جانا ہر بھنگی چار کے لئے بھی حاصل ماننا یہ تو بین شان عزت ہے یا نہیں ؟
- (۵) اس کلام کے سننے سے کسی طرح کسی کا ذہن اس طرف جاسکتا ہے کہ یہ ابطال عطا کے الہی نہیں اس کے کمال پر حملہ نہ اس قسم عطا میں جو اسے حاصل ہے ، اس کی خصوصیت کا انکار نہ ہر بھنگی چار کی اس میں شرکت کا اظہار بلکہ باوصف صحت معنی و حصول معنی صرف بالخصوص لفظ سخی پر انکار ہے ۔

- (۶) جو معنی کسی طرح کلام سے مفہوم نہ ہو سکیں کیا ان کی طرف بھرتا کفر کا نافی ہو سکتا ہے ، شفا کے امام قاضی میاضی وغیرہ سب متذکرہ میں تصریح ہے کہ انتادین فی لفظہ و اح لا یقبل (صریح الفاظ میں تاویل مقبول نہیں ہوتی) ایسی تاویل مسکوت ہو تو کوئی کلام کفر نہ ٹھہر سکے ، اردت برسول اللہ العقب (میں نے رسول اللہ سے مراد بچھو لیا ہے ۔ متا کی تاویل اس تاویل سے قریب تر ہے یا نہیں کہ بلاشبہ عقب بھی خدا ہی کا بیجا ہوا ہے ۔

- (۷) صحیح بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ذلک اخذت النفاق (یہ نفاق کا خضر ہے ۔ متا) اس خضر و خضوع کا جواب کافی ہے یا یہ کہ کوئی کیسا ہی کفر کرے جب بعض اعمال صالحہ کرتا ہو کافر نہیں ہو سکتا ۔ بینوا تو جبروا ۔

مسئلہ از یازید پور ضلع پٹنہ مرسلہ عبد الصمد صاحب ۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ

کہا کرتے ہیں ملائے دین کہ امکان نسخ نہیں بلکہ وقوع نسخ کا ماننا فرض ہے یا واجب یا مستحب جس کو دوسرے لفظوں میں یوں صاف کر سکتے ہیں کہ وقوع نسخ پر دلیل قطعی یعنی آیت قرآنی یا حدیث متواتر ہے یا دلیل ظنی ہے اس کا منکر کافر ہو گیا یا فاسق ، یتقوا اللہ تجروا ۔

لے الشفا بتعريف حقوق لفظی القسم الرابع فی تصرف وجوه الاداکام مطبع شرکت صحیفہ فی بد الشفاء ۱۳۳۶ھ

لے مجمع الزوائد باب الاعلام الخاتم دار الکتاب بیروت ۲/۳۲

الجواب

وقوع نسخ و شبه قطعیات سے ثابت بلکہ باعتبار شرائع سابقہ ضروریات دین سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از بحارۃ مرسلہ حاجی عبد اللطیف ۱۱ ربیع الاول شریف ۱۳۳۶ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت اور مرد میں سے کسی سے بے علمی کی وجہ سے ایسا کلمہ منہ سے نکل جائے کہ کفر میں شمار ہو تو طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں، اور اگر ایسا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے کیونکہ ظاہر نکاح دوسری بار پڑھنے سے شرم کرتا ہو تو بغیر گواہ کے ایسا نکاح پھر درست ہو سکتا ہے یا نہیں کہ صرف مرد و عورت دونوں ہی نکاح قائم کر لیں کہ کوئی صورت آسان ہو تو بتلائیں کیونکہ اکثر لوگ بے علمی کی وجہ سے کوئی کلام کہہ دیتے ہیں اور وہ کفر ہوتا ہے اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے۔

الجواب

معاذ اللہ جس سے کلمہ کفر صادر ہو اسے بعد تو بہ تجدید نکاح کا حکم ضرور ہے اور نکاح بغیر دو گواہوں کے نہیں ہو سکتا، دو مرد یا ایک مرد و عورتیں ماقبل بالغ آزاد اور مسلمان، عورت کے نکاح میں ان کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے وہ ایجاب و قبول کو ایک سلسلہ میں نہیں اور بھیس کی یہ حالت ہر دوسرے بغیر اس کے نکاح نہیں ہو سکتا، ہاں یہ کچھ ضرور نہیں کہ وہ غیر ہی لوگ ہوں، زنی و شوھر کے جہان بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی، ذکور چاکر ان میں سے اگر دو مردوں یا ایک مرد و عورتوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیں کافی ہے، اور تجدید نکاح کوئی شرم کی بات نہیں، یہ دوسرا شیطانی ہے، شرم کی بات یہ ہے کہ نکاح میں خلل پڑ جائے اور بغیر تجدید کے زن و شوھر کا علاقہ باقی رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از انجمن اسلامیہ بھرت پور، مرسلہ حافظ عبد الوہاب خان ٹونکی ۱۶ ربیع الاول شریف ۱۳۳۶ھ
یہاں ایک مولوی صاحب نے اثنائے وعظ میں فرمایا کہ حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کی لاش مبارک شہادت کے بعد کئی روز تک نہایت ناگفتہ بہ حالت میں رہی اور آپ کی ایک ٹانگہ (نعوذ باللہ) کتھن نے چبا ڈالی، مولوی صاحب اور ان کے متعلمین اس واقعہ کو تاریخی واقعہ بتاتے ہیں، یہاں کوئی ایسا عالم نہیں جو اس واقعہ کے متعلق صحت کر سکے، اس لئے عرض ہے کہ ہر ایسی اس واقعہ کے اصلی حالت سے اطلاع دیں، اگر صحیح ہے تو کس معتبر کتاب سے پتہ چل سکتا ہے، اگر غلط ہے تو کس فرقہ کا عقیدہ ہے؟

الجواب

امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں فرماتے ہیں،

واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ جبل مجدہ اتمم منکرات مقبول نہیں ہوتیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ
والحکم۔

مسئلہ ۶۹ از شہرہ الیگاؤں محلہ قلعہ قریب مسجد کلاں مرسلہ محمد صادق صاحب ۳ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ
اگر کوئی شخص آیات قرآنی کو زمانے تو وہ شخص گناہگار ہو گیا یا نہیں، اگر ہوتا ہے تو کس درجہ کا؟ اور کون
اس کے پیچھے کیسی ہوتی ہے؟

الجواب

آیت کو زماننا یعنی انکار کرنا کفر ہے اس کے پیچھے نماز کیسی، مگر عوام زماننا سے بھی کہتے ہیں کہ گناہ
خلاف آیت قرآنی واقع ہوا وہ اسے آیت سنائی گئی اور وہ اپنے گناہ سے باز نہ آیا یہ باز نہ آنا اگر محض شامت
نفس سے ہو آیت پر ایمان رکھتا ہے نہ اس سے انکار کرتا ہے نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے تو گناہ ہے کفر نہیں،
پھر اگر وہ گناہ خود کبیرہ ہو یا وجہ عبادت کبیرہ ہو جائے اور یہ شخص اعلان کے ساتھ اس کا ترکیب ہو تو فاسق ملعون ہے
اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی یعنی پرہیزی گناہ اور پرہیزی ہو تو پھر فی واجب، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از چندویں حسینی مانار مرسلہ غلام حسین صاحب ۳ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ العلیٰ، صلیم و تقویٰ علی النبی المکرم و آلہ و
صحابہ المکرمین آمین، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چندویں میں مسلمانوں نے ہندو، مشرکین
سے اتفاق کرنے میں یہ اثر ظاہر کئے کہ سوائے قربت نفا سے نرازی اور ناپاک رنگ نامشروع کے ایسا جاذبہ
اور عروج ان کی رسوم عادی نے میں کیا کہ بعض فریق ہنگ، قشقہ، سندس برہمنوں کے ہاتھ سے اپنی پیشانی
پر کھنچو کر خوش اور مسرور ہوا اور بعض فریق برہمنوں کے ساتھ بے راجھہ راجی اور بے سیتا جی کی بول اشعار
بعض فریق نے ہمراہ ہندو تخت روال نستہ عورتوں کے گشت کی اور وہ تخت روال خلافت ساہا سے گزشتہ
پوستہ کے بیخوف و خطر کی کوچہ پھر اگر مسلمانوں کے جائے جلوس پر ہندو لائے، مسلمانوں نے سوائے تواضع پان
پنول اور بار، لالچی وغیرہ ان کے آنے کا شکریہ بفرمایا اور اگر کے شیرینی کی تھالی پیش کی اس عمل سے کس
فریق کی عورت نکاح سے باہر ہوئی اور کون بتلائے کفر ہو اور کون ترکیب گناہ کبیرہ ہو اور ہر فریق کی توبہ کی
صورت کیا ہے؟

الجواب

وہ جنہوں نے برہمن سے قشقہ کھنچو یا وہ جنہوں نے ہندو کے ساتھ وہ بے بولی کافر ہو گئے، ان کی
عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں اور وہ کہ گشت میں شریک ہوئے اگر کافر نہ ہوئے تو قریب بکفر ہیں،

حدیث میں بھی جتنے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
 من سود مع قومہ فہو منہم و فی لفظ
 جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔
 من کثر سواد قوم

اور وہ جنہوں نے بت کے لئے پر شکریہ ادا کیا اور خوش ہوئے ان پر بھی حکم فقہاء کفر لازم ہے۔ غزالیہوں
 میں سے

اتفق مشائخنا ان من ساء فی امر کفار جس نے کفار کے عمل کو اچھا یا بدہ باتفاق
 حسنا فقد کفر بکتابہ مشائخ کائنات ہر جاتا ہے (ت)

ان پر لازم ہے کہ توبہ کریں اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح حبیہ کریں وائد
 تعالیٰ اعلم

مسئلہ از موضع بری پور ڈاکخانہ قصبہ علی گڑھ ضلع بریلی مرشد خان محمد خان
 ۱۳ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید آداب و احکام و ارکان شریعت کا بعض منکر ہے
 یعنی اہل ہندو کی پرستش کا بوسہ پر ہوسہ کرنا ہے، دھل چڑھانا ہے، سراسر جو کام شرک و کفر کے ہندو کرتے
 ہیں ان کو زید بھی کرتا ہے اور بچائے محفل میلاد شریف کے مثل ہندو کے کتھا کی معنی برہمن کو بلا کر پوریان وغیرہ
 پکوا کر اور ہندو کو کھلا کر جن مسلمانوں سے رسم تھان کو کھلا دیں اور ہندو کے ہوم رول میں چڑھ دیا اور مسجد کے
 دینے سے انکار، صوم و صلوٰۃ کا منکر بائیں امور کہ زید میں موجود ہیں، عمر اپنی بیٹی زید کے بیٹے کو دینا چاہتا ہے
 ہر چند اس سے منع کی گیا مگر قصداً ہم گیا حتیٰ کہ تاریخ شادی کی ٹھہر گئی، عمر کی زوجہ نے جواب دیا اور سنت کلامی کی
 کہ زید اگر بھنگی ہے تو ہم بھی بھنگی ہیں، عمر سے کہا گیا کہ تم کو اگر زید سے عدا ہے تو اس کو توبہ استغفار کرا دینا ہے
 مگر عمر نہ مانا اور شرک و کفر کی حالت میں دیدہ جانستہ قرابت کی، آیا ہم جمیع مسلمان زید و عمر کے ساتھ کیسا معاملہ
 رکھیں، جو حکم شرع شریف کا جزو نافذ ہو ایسا شخص بموجب شرع شریف کے مستوجب سزا ہے یا نہیں مینو اتو ہوا

۲۰/۱۰	دارالکتاب العربی بیروت	۱۶۷۰ھ جہاد بن حباب الخ	۱۔ تاریخ بغداد ترجمہ
۳۲۶/۴	المکتبۃ الاسلامیہ بیروت	بحوالہ سندانی میل	۲۔ نصب الرایۃ لاحادیث البیہ
۲۲/۹	موسسۃ الرسالہ بیروت	حدیث ۲۴۷۳۵	کنز العمال
۲۹۵/۱	ایچ ایم سی بی کھنہی کراچی	کتاب السیر باب الردۃ	۳۔ غزالیہون البصائر مع الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ

الجواب

صورت مذکورہ میں زید کا فرقت ہے، اس سے سلام کلام مسلمانوں کو حرام اس کی شادی غمی میں شرکت حرام۔

قال الله تعالى واما يبغضوك الشيطان فلا تقعد
بعدا الذكري مع القوم الظالمين
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے
تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (دت)

بیمار پرٹسہ تو اسے پوچھنے جانا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔
قال الله تعالى ولا تصل على احد منهم مات
ابدا ولا تقم على قبره
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ان میں سے کسی کی میت
پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (دت)

عمر اس کے سبب افعال پر آگاہ ہے اور اس نے توبہ بھی لیا نہ چاہی اور ایسی قرابت اس کے ساتھ
کی جتنی اسے گناہ عظیم و مستحق عذاب الیم ہوا۔

قال الله تعالى انكم اذا مثلتم، وقال الله
تعالى ومن يتولهم منكم فانه منهم
وقال الله تعالى ولا تكونوا الى اعدائهم
ظلموا فتمسككم النار
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تم بھی انہیں جیسے ہو۔ اور
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی
رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا، اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ
چھوئے گی۔ (دت)

زید و عمر اگر توبہ کریں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ انہیں یک نعت چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۳۹ھ از ہدایون رسولہ محمد و نثار احمد سوداگران چرم ۱۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۹ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان مشرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے باوجود اس علم کے کہ مرزائی
دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے کافر ملحد ہونے کا فتویٰ تمام علمائے اسلام دے چکے ہیں
پھر بھی اپنی رزاقی کا نکاح ایک مرزائی کے لڑکے کے ساتھ کر دیا اب زید کو گمراہ، دریدہ عقیدہ سمجھا جائے
یا نہیں اور زید کے ساتھ کھانا پینا اور اس کی شادی غمی میں شریک ہونا اپنے یہاں اس کو شریک کرنا

۸۴/۹ سے القرآن اکبریم

۵/۵ سے

۶۸/۶ سے القرآن اکبریم

۱۳۷/۲ سے

۱۱۳/۱۱ سے

جائز ہے یا نہیں اور جو لوگ ایسا کریں ان کے لئے کیا حکم ہے؟
 (۲) مرزائیوں کے لڑکوں کو جو ابھی بسن شعور کو نہیں پہنچے اور اپنے ماں باپ کے رنگ میں رنگے ہیں اور ہر امر
 میں انھیں کے ماتحت ہیں کیا سمجھنا چاہئے مرزائی یا غیر مرزائی؟

الجواب

(۱) اگر دوا کا اپنے باپ کے مذہب پر تھا اور اسے یہ معلوم تھا کہ اس کا یہ مذہب ہے اور دائستہ لڑا کی
 اس کے نکاح میں دی تو یہ لڑا کی کو زنا کے لئے پیش کرنا اور پرے سے سرے کی دیتی ہے، ایسا شخص سخت خاستی ہے
 اور اس کے پاس جیٹنا تک منع ہے،

قال الله تعالى واحاي نفسك الشيطان فلا تعقد بعد الذكري مع القوم الظالمين
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کہیں تجھے شیطان بھلائے
 تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹو۔ (ت)
 ورنہ اس کے سخت بے اعتقاد اور دین میں بے پروا ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور اگر ثابت ہو کہ وہ واقعی مرزائیوں کو
 مسلمان جانتا ہے اس بنا پر یہ تقریب کی تو خود کافر مرتد ہے، علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت
 بالاتفاق فرمایا کہ،

من شك ف عذابه وكفره نقد كسره
 جو اس کے لافرواہی میں شک کرے وہ بھی
 لافرواہی۔

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں، بیمار پرٹے
 پڑھنے کو جانا حرام، مرنے والے کو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمان کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر
 جانا حرام،

قال الله تعالى ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ان میں سے کسی کی میت پر
 کبھی نماز نہ پڑھا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (ت)

(۲) وہ سب مرزائی ہیں مگر وہ کہ قتل و تیزی عمر کو پہنچا اور اچھے بُرے کو سمجھا اور مرزائیوں کو کافر جانا اور
 ٹھیک اسلام لایا وہ مسلمان ہے، یہ اس حالت میں ہے کہ ماں مرزائی ہو، اور اگر ماں مسلمان ہو اگرچہ اپنی

شامت نفس یا اپنے اولیاء کی حماقت یا ضلالت سے مرزائی کے ساتھ نکاح کر کے زنا میں مبتلا ہے، اب جو بچے ہوں گے جب تک نہ بکھر رہیں گے اور سمجھ کی عمر پر آکر خود مرزائیت اختیار نہ کریں گے اس وقت تک وہ اپنی ماں کے ابتلا سے مسلمان ہی بچے جائیں گے،

فان الولد يتبع خيرا ابویہ دینا فکلف من لیس له الا لامر فان ولد الزنا لا اب له۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بچہ والدین میں سے اس کے تابع ہوتا ہے جس کا دین بہتر ہو تو اس وقت کیا سال ہوگا جب اس کی صرفائی ہی ہو کر نکو ولد زنا کا باپ نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از مقام راجی محلہ اوپر بازار مرسلہ عبدالرب صاحب ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ

جوتک: (۱) معجزات انبیاء علیہم السلام غلط ہیں، معجزہ حضرت سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) مردہ کو زندہ کرنا غلط ہے، مطلب اس کا ۱۵۱۱ں قوم کو زندہ کرنا ایسے شخص کے واسطے کیا حکم ہے شرعاً؟
(۲) کتاب فتاویٰ عالمگیری و قاضی خاں ہے اعتبار میں، تو میں علماء دین قول بکر سے متصور ہے یا نہیں؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

(۳) قربانی کرنے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ جو شت و خن کا محتاج نہیں، اس تک پہنچتا ہے بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، قربانی کے باوجود کثرت دروس میں دینا افضل ہے، خود فرمایا جائے کہ بکر نے ترک کر دیا پر حد کیا یا نہیں شرعاً کیا حکم ہے؟

(۴) حضرت منصور کا وارث کھنچا جانا امور سلطنت و مٹھ ہونے کی وجہ سے نہ تھا نہ اور کسی وجہ سے، شرعاً کیا حکم ہے؟

(۵) بکر عبادت گاہ کفار میں نہ بنیت تفریح طبع و دلچسپی کے جاتا ہے بلکہ شرکت عبادت گاہ کفار کو فرض و سنت و مستحب ٹھہراتا ہے، شرعاً کیا حکم ہے؟

(۶) بکر پردہ حنفیت میں کار بند و با بیت ہے، وہابیوں کی حمایت اور اہلسنت و جماعی معسرین و فقہاء کی توہین کرتا ہے۔ یہاں دو قیام کے متعلق الفاظ ناشائستہ و بدعت سنیہ کہتا ہے، بکر کی اقتدار جائز ہے یا نہیں؟ اور بکر درحقیقت مقلد ہے یا خیر مقدم؟

(۷) بکر محض باپس کلام و اثبات مدعا اپنے بزرگ زبان عبارات فقہیہ کو تحریف کیا ہے، بکر دست انداز اقوال ائمہ مجتہدین پر ہے یا نہیں؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

(۸) بکر جناب کنز الفقراء تاج اولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) پر طعن و تکذیب کرات اولیاء کرتا ہے و نیز دیگر اشخاص بھی بمقابلہ بکر کے سحر کی شان میں طعن کرتے ہیں اور بکر

بڑھ کر ہیں کہ وہ چڑھتے ہیں یہ فقط منکر۔

(۴) ایک سب سے معنی بات ہے صرف اتنے لفظ صحیح توجیہ نہیں۔

(۵) شرکت عبادت گاہ کفار صریح کفر ہے کیونکہ ہر ایت یا زکوٰۃ جانا شرکت نہیں ہو سکتا، کتبہ دینیہ میں

تصریح ہے کہ معاہدہ کفار میں جانا مکروہ ہے کہ وہ مادائے شیطانی ہیں کما فی سدا الحار و غیرہ (جیسا کہ رد المحتار وغیرہ میں ہے۔ ت) نہ کہ شرکت کہ صریح کفر ہے اور کفر کو ہلکا جانتا بھی کفر ہے نہ کہ معاہدہ اللہ مستحب بلکہ سفت بلکہ فرض ٹھہرانا،

اب اللہ وایتہ ورسدکم تستہزون لا تعبدوا کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے قد کفرتم بعد ایمانکم لیچلتے ہو، پہلے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر

(۶) عجب ہے کہ سائل اس سے وہ کلمات نقل کر کے پھر اس کا مقلد ہونا چاہتا ہے وہ مقدم ضرور ہے مگر بطیس کا،

قال اللہ تعالیٰ امتحو ذعیہم الشیطن فالشیطن ذکر اللہ واولیک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن هم الخسروا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان پر شیطان غالب آگیا تو تو انہیں اللہ کی یاد ٹھلا دی وہ شیطان کے گردہ ہیں سنا ہے بیشک شیطان ہی کا گردہ ہا میں ہے

(۷) معلوم نہیں سائل نے اس کا پہلا عقیدہ معجزہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غلط بتایا غلط کچھ دیا یا صحیح، اگر غلط لکھا تو کیوں اور صحیح لکھا تو اس کے بعد ان باتوں کی کیا گنجائش رہی، اندر مجتہدین پر دست اندازی کرنا گمراہی کا فرق نہیں بلکہ یہ معجزات کرنے والا تو کافر ہے، گنہگار پر شاد یا مسیح چرن سے اس کی کیا شکایت کہ تو ہمارے اندر پر کیوں اعتراض کرتا ہے

(۸) کلمات اولیاء کا انکار گمراہی ہے،

قال اللہ تعالیٰ کلاما دخل علیہما نکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یمریہ انی لک هذا قالت ہو من عند اللہ احب اللہ یرزق من یشاء اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جلتے اس کے پاس نیا رزق پاتے، کہا اسے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا، بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بیشک اللہ

بقیر حساب

جسے پاس ہے بے گنتی دے (ت)

وقال الله تعالى قال الذي عندنا علم موت
انكسب انا انيك به قبل ان يرتد إليك ظر فك
الله تعالیٰ نے فرمایا، اس نے عرض کی جس کے پاس
کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا

ایک بل مارنے سے پہلے۔ (ت)

اور حضور ولی الاولیاء، غوث الاقطاب، ملاذ الہدال والا فراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم کی مشائخ اقدس میں
زبان و رازی نہ کرے گا مگر رافضی تہرائی،

وسیمو الذین ظلموا انکب منقلب
یتقلبون ۛ واللہ تعالیٰ اعلم۔
اب جانتا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کو دھت پر پلٹا
کھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسلم از مراد آباد محلہ قائم کی پیریاں مسند محمد قمار ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ

(۱) ایک شخص کے دل میں زبان میں بڑے خیال نکلتے ہیں وہ نماز پڑھنے سے عاجز آ گیا ہے چنانچہ
لاحول، سورہ ناس، درود شریف، قرآن شریف پڑھتا ہے تو بھی اس کے دل میں بڑے خیالات
آتے ہیں اور ایک بات زمان سے برابر دل سے برابر نکلا کرتی ہے، مثلاً سراج الحق جیسا کس کا، اپنے
مال باپ کا، اور فحش خیالات بیٹے بیٹیوں، ماں باپ کے ہر سے میں ہر وقت بڑے خیالات بہت۔

(۲) بڑے خیالات یہ بہت دھوکے انجانی جو قوی زبان سے، دل جان سے ہیں، تو خداوند خدا کا
شریک نکلا پھر یہ نکلا خدا وحدہ لا شریک ہے، رسول برحق ہیں، یہ خیال بہت جلد دھوکے سے نکلا ایک ماہ
میں تین ماہ ایک دفعہ ایک یوم میں دھوکا اٹھ یوم میں تیسرا سو یوم میں پھر یہ خیالات نہیں نکلتے، پھر دل زبان سے یہ
نکلا کہ خدا وحدہ لا شریک ہے، جب کہ ہزار ہا باتوں کے بعد جب کہ زبان نہیں دکتی تھی، وہ روکتا تھا مگر وہ نہیں
دکتی تھی، دل میں دنیا کے خیال بہت بڑے تھے وہ یہ میں خدا نے کسی کو میرا بیٹی مال اسباب دیا ہے سب یہیں
ہے گالیس خدا کی بات اچھی ہے دل میں یہی بیٹوں بیٹیوں کے خیالات، وہ بخشا جائے گا یا نہیں؟ مسلمان
وہ یا نہیں؟ گنتہ گارہو یا نہیں؟

(۳) وہ ہمیشہ لوگوں کو نیک تعلیم دیتا ہے، خدا نے جو بتایا ہے نماز روزہ اور بہت باتوں کی وہ قرآن
اور خدا رسول کی محبت کرتا ہے جو خدا رسول کو بڑا اور قرآن کو بڑا کہتا ہے اس کو جان سے مارنے کو تیار ہے

الجواب

(۱) یہ کہہ کر کہ میں نے تمہیں یہ وعظ قرآن و حدیث سے سنایا ہے یہ کہنا کہ معلوم نہیں جھوٹ ہے یا سچ قرآن عظیم کے صدق میں شک کرنا ہے اور تاویل بعید کی یہاں کچھ حاجت نہیں اول تو اھل اس کے مساعد نہیں پھر سوال دوم میں بیان سائل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وعظ ہر وعظ میں مسلمانوں کو ہمیشتی زیور منگانی کی ترغیب دینا ہے ایسا ہے تو عقیدہ کا دیوبندی معلوم ہوتا ہے اور دیوبندیوں کے نزدیک قرآن مجید کے صدق میں ضرور شک ہے کہ وہ اللہ جل و جل کو جو باسچا نہیں جانتے بلکہ صاف تصریح کرتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ امکاناً نہیں ہے پھر وعظ کو قرآن و حدیث سے بتا کر اس کے صدق و کذب میں شک کرنا ضرور کفر ہے مسلمانوں کو ایسے شخص کا وعظ سننا اور اسے وعظ کی مسند پر بٹھانا حرام ہے۔

(۲) ہمیشتی زیور ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالی دی اور جس کی نسبت تمام علماء کرام میں شریفین نے بالاتفاق ماحضہ میں فرمایا ہے کہ: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ جو اس کی باتور یہ مطلع ہو کر اسے مسلمان جاننا درکار اس کے کاذب و سب میں شک بھی کرے وہ بھی کافر۔

ہمیشتی زیور کا دینا عوام عام بھائیوں کو اس میں بہت سے مسائل گمراہی کے اور بہت سے مسائل غلط و باطل ہیں اور یہی کیا تھوڑا ہے کہ وہ ایسے کی تصنیف ہے جس کو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے علماء کرام بالاتفاق فرما رہے ہیں کہ اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ زیادہ اہلینان درکار جو تو کتاب حسام الحرمین علی محرکۃ الحین مطبع اہل سنت و جماعت بریلی سے طلب کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم مشعلہ از مشہر بریلی مرسلہ ثبوت علی صاحب فاروقی ۲۷ شوال ۱۳۳۷ھ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کفار کے قسم کے ہوتے ہیں اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے اور صحبت کون سے کفار کی سب سے زیادہ مضر ہے؟ چنانچہ جواب:۔

الجواب

اللہ عز و جل ہر قسم کفر و کفار سے بچائے۔ کافر دو قسم ہے اصلی و مرتد۔ اصلی وہ کہ شروع سے کافر اور کلمہ اسلام کا منکر ہے یہ دو قسم ہے مجاہد و منافق، مجاہد وہ کہ علی الاعلان کلمہ کا منکر ہو اور منافق وہ کہ ہر کلمہ پڑھتا اور دل میں منکر ہو یہ قسم حکم آخرت میں سب اقسام سے بدتر ہے۔

ان المنافقین فی الدنۃ الا سفلی من الدنۃ بیشک منافقین سب سے نیچے طبقہ دوزخ میں ہیں۔

کافر چار قسم ہے،

اولی دہریہ کہ خدا ہی کا منکر ہے۔

دوم مشرک کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کو بھی معبود یا واجب الوجود جانتا ہے جیسے ہندو مت پرست کہ جوتوں کو واجب الوجود تو نہیں مگر معبود مانتے ہیں اور آریہ کہ روح و مادہ کو معبود تو نہیں، مگر قدیم وغیرہ مخلوق جانتے ہیں دونوں مشرک ہیں اور آریوں کو موصوفہ کھنا سخت باطل ہے۔

سوم مجوسی، آتش پرست۔

چہارم کتابی یہود و نصاریٰ کہ دہریہ نہ ہوں،

ان میں اول تین قسم کا ذبیحہ مردار اور ان کی عورتوں سے نکاح باطل ہے ائمہ چہارم کی عزت سے نکاح ہو جائے گا اگرچہ منوع و گنہ ہے۔

کافر مردہ کو کلہ کر ہو کر کف کو سس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ محارب و منافق۔

مرتد مجاہد کہ پہلے مسلمان تھا چرمہ یہ اسلام سے پھر نیا کہ اسلام کا منکر ہو گیا چاہے دہریہ ہو جائے یا مشرک یا مجوسی یا کتابی کچھ بھی ہو۔

مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی قرین کرنا یا ضروریات دین میں کسی شے کا منکر ہے، جیسے آجکل کے وہابی، رافضی، قادیانی، یحیری، چکراوی، جھڑے صوفی کہ شریعت پر غصے ہیں، علم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اس سے جزیرہ نہیں لیا جاسکتا۔ اس کا نکاح کسی مسلم کافر مرتد اس کے ہم مذہب یا مخالف مذہب غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا، جس سے ہو گا محض زنا ہو گا، مرتد مرد جو خواہ عورت، مرتدوں میں سب سے بدتر مرتد منافق ہے، یہی وہ ہے کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے خصوصاً وہاں بس یہ خصوصاً وہی کہ اپنے آپ کو خاص اہلسنت کہتے، حنفی غنہ، حشیتی نقشبندی بنتے، نماز روزہ ہمارا ہمارے، ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے

اور اللہ و رسول کو گالیاں دیتے ہیں، یہ سب سے بدتر ذہن والے ہیں، جو شیاد و خیردار! مسلمانو! اپنا دین بچائے، مجھے ربو فاللہ خیر و حفظ و هو ارجم الراحمین (تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

رسالہ

البین ختم النبیین

(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مستطابہ از بہار تہذیب مملکت مدرسہ فقہی رسول مرسلہ مولوی ابراہیم نوری بخش صاحب
۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — حامداً ومعصیاً وصحباً

اتحاد بست و تحم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شب شنبہ کو مولوی سجاد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب
مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار نے طلباء تعلیم دادہ و عظیم فرماتے تھے روح فقہ النبیین میں النبیین پر الف لام
عہد خاتم نبی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوکہ میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول
میں پڑھتے ہیں) اساتذہ و عظمیٰ آیت کریمہ

حاکم محمد، با احمد میں سراج مکہ و لکن رسول — تمہ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہوں اللہ کے
اللہ و خاتم النبیین۔ رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (مت)

تلاوت کر کے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر حرف لام

سہ القرآن الکریم ۴۳/۴۰

استغفرق کا ہے یا معنی کہ سوائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو جو بت آپ پر ختم ہو گئی، آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد و خط مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاہد و گاہ نے باعانت بعض معاون روپوش پڑ سے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ "النبیین" پر الف لام استغفرق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارق کا ہے چونکہ یہ مسئلہ خاتمہ ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبر وار لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظر احقاق حق ہر مسئلہ کا جواب با صواب بخوار کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی بدعتیہ کی سے کہیں۔

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغفرق کا نہیں۔ یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ خالہ زیدیہ کے؟

(۲) نفی استغفرق سے آیہ کریمہ کا کیا مفہوم ہو گا؟

(۳) بر تقدیر صحت نفی استغفرق اس آیت سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم ہیں ثابت ہو گا کہ اس آیت سے اس کی مثبت ناقیت کا مل جھگٹے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبت کلیت نہیں ہوگی تو پھر اس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدہ سے کاشیوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہو گا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہل سنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدہ کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی دوران کو سلام کرنا جائز ہو گا یا ممنوع؟

(۷) کیا مستغفری حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں، فقط المستغفری محمد عبد اللہ۔

دلائل خارجیہ

دلیل اول، توضیح ص ۱۰۰ میں ہے۔

الاصل ای اسراجہ ہوا العهد الخارجی اصل یعنی راجع عہد خارجی ہی کا ہے اس نے عہد خارجی

علم چونکہ حاتم البیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہذا خارجیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

لأنه حقيقة التبيين وكمال التمييز

حقیقت تبیین اور کمال تمیز ہے۔

پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استفراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔

دلیل دوسرے نور الانوار صفحہ ۱۰۷ میں ہے :

يسقط اعتبار الجمعية اذا دخلت على الجمعية

جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبار جمعیت

ساقط ہو جاتا ہے

پس نبیین کہ صیغہ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہوا تو نبیین سے معنی جمعیت ساقط ہو گیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استفراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

دلیل سوہرہ : یہ امر مسلم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فرد واحد اس کل کے طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے، تو وہ کل میں حیث ہو کل ہونے کے کل باقی نہ رہے گا بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بعضیت ثابت ہو گئی اور یہی معنی ہے عہد کا، اور اگر اس فرد مضاف کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشیء علی عقبہ لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہئے۔

الجواب

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہم جمیع کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہوا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے کا فرمودہ طعن ہے، آیت کریمہ و کن رسول اللہ و خاتم النبیین (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ ت) و حدیث متواتر لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً و خلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ فتاویٰ تیمیۃ الدہر و اشباہ و النظائر و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ میں ہے :

۱۳۶/۱	ذرائع کتب خانہ پشاور	قولہ ومنها الجمع المعروف باللام	۱۳۶/۱
ص ۸۱	مکتبہ علی دہلی	بحث التعرین باللام والاضافۃ	ص ۸۱
		۴۲/۴۳	
۴۹۱/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل	۴۹۱/۱

اذالم يعرف لرجل ان محمد صلى الله تعالى عليه
وسلم اخر الا نبيا فليس بمسلم لانه
من الضروريات

۳۳۴
جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام
انبیاء میں سب سے کچھ نہیں ہیں وہ مسلمان نہیں
کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا ضروریات میں سے ہے (ت)

شعار شریف امام قت ضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے :

كذلك (يكفى) من ادعى بواحد مع نبينا صلى الله
تعالى عليه وسلم او بعد (الى قوله) فهو لا
كلهم كفركمك بون لمسى صلى الله تعالى عليه و
سلم لاحد صلى الله تعالى عليه وسلم اخبرانه
خاتم النبیین ولا نبی بعدہ ولا خیر عن الله
تعالى انه خاتم النبیین وانه اسد كافة
الانساب واجمعت الامة على حمل ان هذا
الکلام على طهرا وان مفهومه المراد به
دون تاویل ولا تخصیص فلا شبهة فی کفر
هؤلاء اظهروا کلمة قطی اجماعا وجمعا

یعنی جو چارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ
میں ثواب حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر
ہے اس قول تک یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہ تھیں
کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خاتم النبیین
ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے خبر
دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کے لیے
اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات و احادیث
اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی
ثواب و رسول کی مراد ہے ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ
تخصیص جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ محکم اجماع
امت و بحکم قرآن و حدیث سب بتین کافر ہیں۔

امام حجة الاسلام سزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں :

ان لامة فيمت من هذ اللفظ انه افهم
عن من نبى بعده ابداء وعد من سول بعده ابداء
وانه ليس فيه تاویل ولا تخصیص
وامن اوله تخصیص فكله من انواع
الهدیان لا يسمع الحكم شكيرة لانه مكذب
لهذا النص الذي اجمعت
الامة على انه غير مسؤول

یعنی تمام امت مجروحہ نے لفظ خاتم النبیین
سے یہی سمجھا ہے وہ سنا ہے کہ حضور قدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور
تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلا کوئی
تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین
میں التنبیہ کو اپنے علم و استغراق پر نہ مانے بلکہ

سہ اشہادہ والنظار باب الردۃ
فہادی ہندیہ باب احکام المرتدین
سہ الشفہ متعین حقوق العطفہ فصل فی تحقیق القول فی کفار المتأدین شرکت صحافیہ فی البطلان الثمانیہ ترکی ۱/۲۰۱
ادارۃ القرآن والعلم الاسلامیہ کراچی
۲۹۶/۱
۲۹۳/۲
۲۰۱

ولا مخصوص ہے۔

اسے کسی تخصیص کی طرف بھیجے اس کی بات مجنوں کی
بلکہ یا سرسائی کی ہلک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹایا جس کے بارے میں
امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عافت بامد سیدی جلد ثانی ناطیسی قدس سرہ القادسی شروح القرائد میں فرماتے ہیں،

تحریر میں مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وسلمہ وابدہ فیستلزم تکذیب القرآن
اذ قد نص عن انہ خاتم النبیین و آخر
المرسلین و فی سنة انا العاقب لا نبی بعدی
واجمعت الامة علی انقاء هذا الکلام علی
ظاہر و هذا احدی المسائل المشہورۃ
التي کفرنا بها الفلاسفة لعنهم اللہ تعالیٰ بآیه
یران مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب یہاں مسئلہ نے کا ذکر فلاسفہ کو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کر رہا۔

امام ملا مرثیاب الدین نسل امیرن حسین درپستی محی کتب المسند فی المعتقدہ میں فرماتے ہیں

بجہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ درمیان اسلامیین
روشن ترازوں سے کہ آئی را بکشف و بیان
حاجت افتخار ہے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی دیگر نباشد و منکر اس
مسئلہ کہے تو اذہ بود کہ اصلاً در نبوت او صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر رسالت او معترف
بودے ہے را در ہر حسبہ ازاں خبر داد صادق
والحیۃ و بہماں جہتہا کہ از طریق تواتر رسالت او
میش باد درست شدہ اسی نیز درست شد کہ وہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باز پس پیغمبران سے تدر
تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب

لہ الاعتقاد فی الاعتقاد امام خزالی
لہ المعتقدہ بخلاف المطالب بوفیہ شرح القرائد السیمہ
مکتبۃ الادبیۃ مصر
مکتبۃ الحقیقۃ بیروت
ص ۴
ص ۵

زمانی اور آقا قیامت بعد از وہے پہنچ نہی نباشد و
 ہر کہ دریں بہ شک مست دران نیز بہ شک مست و نہ
 آن کس کہ گوید کہ بعد از وہے نہی دیگر بود یا ہست یا
 خواہد بود آن کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر
 مست ایست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 تا قیامت آپ کے بعد کوئی ہی نہیں آئے گا جس کو اس
 بار سے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں
 شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے
 بعد نہی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے
 بعد کسی نہی کی آمد کو ممکن تصور کرے۔ خاتم الانبیاء
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی
 شرط ہی یہ ہے (ت)

بالجملہ آیت کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین مثل حدیث متواتر لانی بعدتی قطعاً عام اور
 اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماع است خیر الانام علیہ و علیہم الصلوٰۃ
 و السلام، یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے علوم میں کچھ تفسیل و قال مصطفیٰ
 مسکور نہیں جیسے آج کل و جال قادیانی بکسر واء ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جیدہ مراد ہے
 اگر حضور کے بعد کوئی نہی اسی شریعت مطہرہ کا رد و تاج ہوئے کچھ حرج نہیں اور وہ ہمیشہ اس سے اپنی نبوت
 جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور و جال سے کہا تھا کہ تعہد ختم تا حرم زمانی میں کچھ نصیحت نہیں خاتم یعنی آفریبا خیال
 و جال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے۔ اور اسی مضمون طعن کو و جال اول نے یوں ادا کیا کہ خاتم النبیین
 بمعنی فضل النبیین ہے، ایک اور مرتبہ نے لکھا خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے۔ بہ نسبت جمیع سلسلہ عالم کے پس اور غلط فہمیاں کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز
 منافق خاتم النبیین کے نہیں مجموعہ ملے باللام امثال اس مقام پر خصوص ہوتی ہیں، چنیدہ اور تخیثوں نے

علہ تعذیر الناس نانوئی ۱۲

علہ مرآۃ حب الرحمن قادیانی ۳

علہ مناظرہ احمدیہ ۱۲

علہ المعتقد فی المعتقد

علہ القرآن الکریم ۳/۲۳

علہ صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر محمد بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کوہاچی ۲۹۱/۱

لکھا کہ اہل لائم خاتم النبیین میں جائز ہے کہ محمد کے لئے ہو اور بر تقدیر تسلیم مستغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ محض بعض بعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء فہمی ہونے کے قائل ہیں، اسی شیا میں سے بڑھ کر اور بعض اہل بیسیوں نے لکھا کہ اہل انظام کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریفی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے۔

الی غیر ذلک من الکفریات الملعونۃ والارتدادات
المشحونۃ بنجاسات ابلیس وقاذوسات
المتدلیس لعن اللہ قائلہا وقائل اللہ قائلہا۔

دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی
نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدیوں کو متضمن ہے
اللہ تعالیٰ کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے

قبول کرنیوالے را اللہ تعالیٰ برباد فرمائے (ت)

یہ سب تاویل رکھ کر پیش عموم واستغراق النبیین "میں تشویش و تشکیک سب کفر صریح وارد تہذیب اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی بشرطیت جبریدہ وغیرہ کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتہ خاتم یعنی ختم بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ ختم جمیع سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و معلوم و مستغراق حقیقی عام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلطان و خلفاء اللہ مذہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر مدعی موت و کلام اللہ و کتاب اللہ و نبی اللہ و خاتم النبیین کے بیانوں سے محو کر دی ہیں، فقیر غفر لہ المولود الفقیر نے اپنی کتاب تجراء اللہ حدودہ بابائہ حجم، الشوق میں اس مطلب دینی پر صحاح و سنن و مسانید و مسامیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور کثیر منکر کردار مشاہیر ائمہ و علماء قدیم و حدیث و کتب حقاہد و اصول فقہ و حدیث سے تین سو نفسوں کے ذکر کئے و اللہ الحمد۔ تو یہاں عموم و مستغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر نہ لکھا و شمس قرآن کا منکر مردود و ملعون الخائب و خاسر، والیاذ باللہ العزیز العاد، ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء زب الفلین میں بھی کر سکتے ہیں کہ جائز ہے کہ محمد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے لئے یا عام محض منہ بعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ کقولہ تعالیٰ وانی فضلک علی العالمین (جیسے کہ باری تعالیٰ کافران ہے، اور میں نے تم کو جہان و انوں پر فضیلت دی۔ ت) اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی

علی ناصر المؤمنین سہ سوائی ۱۲

علیہ تحریر اسی زندیق پشادری ۱۲

سہ القرآن الکریم ۴/۲

کہیں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وسوسوں کو رہا اعمال میں میں سنیں نہ ان نجیست گندے وسوسوں کو خاتم النبیین میں،

اللعنة الله على الظالمين، ان الذين يؤذون
الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة
واعد لهم عذابا مهينا
اور سے ظالموں پر خدا کی لعنت، بیشک جو ایذا دیتے ہیں
اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے
دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا
عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

یہ طائفہ خائفہ خارجہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پر نور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز بعثت
سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نوبت اگرچہ ایک ہی اگرچہ غیر تشریفی اگرچہ کسی اور طبقہ زمین یا کچھ آسمان میں
اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع مانتا یا باوصف اعتقاد عدم وقوع بعض بطور احتمال ششدری و امکان و قری
جائز جانتا یہ بھی سہی مگر جائز و محتمل ماننے والوں کو مسلمان کہنا یا طوائف ملعونہ مذکورہ خواہ ان کے کبریا یا نظائر
کی تکفیر سے باز رہتا ہے تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثلاً طوائف
مذکورہ قادیانیہ و قاضیہ و امیریہ و تیریہ و امت ہم لعنہم اللہ تعالیٰ کافر و مرتد ملعون اید ہے، قاتلہم اللہ
افی یوم کونہ (اللہ انھیں مارے کہیں اور نہ سے جاتے ہیں۔ تاکہ ضروریات دین کا جس طرح انکار
کفر ہے یعنی ان میں شک و شبہ اور احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے یعنی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلک
کہنا یا اسے کافر نہ جانا بھی کفر ہے۔ بجز الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے،

من قال بعد تبیانہ یکنف لانه انکس النقص
و کذلک لو شک فیہ یکنف
جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آ سکتا ہے وہ
کافر ہے کیونکہ اس نے نقص قطعی کا انکار کیا، اسی
طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا اشیاء

در مختار و برازیہ و مجمع الانہر وغیرہ کتب کثیرہ میں ہے،

۱۸/۱۱	سہ الاعتدال اکبریم
۵۴/۳۳	سہ
۳۷/۹	سہ
	سہ بحر الکلام

من شك في كفره وعذابه فقد كفر^۱ جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

ان لعنتی اقوال تجس ترازاہوال کے رو میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل علامہ سید عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غارت گری میں گر کر قعر ہنم کو پہنچے والحمد للہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریقہ کی حمایت مٹو جائے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکر جہاد اسے بھی اس کی سزا سننے کروار پہنچانے کو موجود ہے
قل تعالیٰ الم تھلك الاولين ثم تھلك^۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ہم نے انگوں کو ہلاک نہ فرمایا
الاخريں كذالك تفعل بالمجرمين^۳ پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے، مگر مریہ کے ساتھ
ويل يومئذ للمكذبين^۴ ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن کو جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (ت)

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمال نبوت یا عدم تکفیر منکران ختم نبوت معلوم نہ بھی ہو تو اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیت کریمہ میں افادہ استغراق سے انکار اور راوۃ بعض راہرہ کیا اسے حکم کفر سے بچانے کا کہ وہ حراۃ آیت کریمہ کا اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امت متبرر ہے اب اس کا ادب و عقل تو ضروریات دین سے ہو کر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں اتنے دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمت غم کا انکار نہ تھا، نہ تحریم غم کا ثبوت صحت قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں اس حدیث متواترہ بھی موجود، اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین خصوصاً نعوص کے محتاج نہیں رہتے۔ امام اہل ابور کیا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر کی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

اذا محمد مبعثاً علیہ یعلوم من دین الاسلام^۵ جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریات دین ضروریۃ سوا عکاف فیہ نہیں اولافان^۶ اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہو خواہ اس میں نص بویات ہو تو اس کا انکار کفر ہے، حقیقی (ت)
بجحد لا یكون کفر^۷

۱۔ مجمع الانہر شرح ملحق البحر فصل فی احکام الجزیہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۷۷/۱

۲۔ القرآن، بکرم ۷۷/۱۶ تا ۱۹

۳۔ اعلام بقواطع الاسلام معاسیل النجاة مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۲

یستلزم انکار النص المجمع علیہ المعلوم
من الدین بالضرورة۔
تھا ضابطہ نہیں کرتا میں کہوں گایہ بات درست نہیں کیونکہ
اس کا یہ قول اس نص قرآنی کے انکار کو مستلزم ہے

جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفقہ طور پر ضروریات دین میں سے ہے۔ (دستا)

تو اگرچہ یہ طائفہ آیہ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختم تمام نبوت پر لائق قطعہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی
نہیں کر سکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کر گیا۔ ہاں اگر اباب طائفہ احادیث ایمان لائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین
آخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تفسیر توہل نہیں اور ان تمام مطالب کو نفی میں قطعہ و
اجماع یقینی و ضروریات دین سے ثابت یقیناً نہیں اور ان تمام طوائف طعنہ ذکرہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف
کافر مذہب کہیں صرف بزم خود اپنی غوی و منطقی جہالتوں کی بیانیوں کے باعث آیہ کریمہ میں لام مدح لیں اور
استغراق مستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہ انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی مطلب فقہی اس پر اب بھی لازم کفر مانے مگر از انجا
کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کفر سے منکرین کی کفر صریح کر دی اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلک تحقیق و
احتیاط ہو گا، امام مکی بعد جہاد مذکورہ فرماتے ہیں،

ومن ثم يتجه انه لو قال المحض حرام وليس
في القرآن نص على تحريمه لم يكفر لانه
الآن محض كذب وهو لا كفراه۔
اسی وجہ سے یہ وجہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے
شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر
نص نہیں تو وہ کافر نہ ہو گا اس لئے کہ اب وہ محض
تجویش بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہو گا،

اقول و بالله التوفيق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔) اس تعدی راغب پر بھی
اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ یار و معین مرتدین و کافریں و بازیکہ کنندہ کلام رب العالمین، و کذب
تفسیر حضور سید المرسلین و مخالفت اجماع جمیع مسلمین و سخت بد عقل و گمراہ و بد دین ہے،
اول تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق و تجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہر زبان ہوا بلکہ ان خیمشوں نے تو بطور
احتمال ہی کہا تھا چنانچہ کہ عہد کے لئے برآ اور اس نے بزم خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق
کو باطل و مردود جانا۔

دوہر اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت
وجہ مختلف سے وارد :

(۱) فردا فردا خواہ تصریح اسماء یہ صرف چھ بیسی کے لئے ہے ، آدم ، اوریش ، نوح ، ہود ، صالح ،
ابراہیم ، اسمعیل ، روط ، یقرب ، یوسف ، ایوب ، شعیب ، موسیٰ ، ہارون ، ایسا ، الیسع ،
ذوالکفل ، داؤد ، سلیمان ، عزیر ، یونس ، زکریا ، یحییٰ ، عیسیٰ ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بارک وسلم یا بر سبیل ابہام مثل قال لہم بیعتکم (اتصویر) (ان کو ان کے نبی (شمیل) نے کہا واذ قال
لہم (یوشع) فوجدا جبدا من جہادنا خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جس وقت انہوں نے
نوجوان (یوشع) سے کہا تو یا سمعرت موسیٰ اور یوشع نے ہمارے رسول میں سے ایک بندہ حضرت خضر علیہم الصلوٰۃ
والسلام۔ ت)

(۲) یا بر سبیل قوم واستغراق اور یہی او فردا کثرت ہے ، مثل قولہ تعالیٰ ،

قولوا متا با اللہ و ما انزل الینا (ال)
قولہ تعالیٰ (و ما اذق
انبیوت من ربہم لا یفرق
بین احد منہم) وقال تعالیٰ
ولکن البر صحت اھن با اللہ و الیسوم
الاخر و الملئکۃ و الکتاب و النبیین وقال
تعالیٰ تلك لمرسل فصلن بعضهم عنی
بعض وقال تعالیٰ کل اھمت با اللہ و
ملئکۃ و کتبہ و مرسلہ ، و
قال تعالیٰ لا یفرق بین

یوں کہ کو ہم ایمان لائے ، اللہ پر اور اس پر جو ہماری
طرف اترا (الی قولہ تعالیٰ) اور جو عطائے گئے باقی
نبی اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر
ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہاں اصل نیکی یہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور
فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک دوسرے
پر افضل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب نے
ما اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور
اس کے رسولوں کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

۶۵ تا ۶۰ / ۱۸	سۃ القرآن الکریم	۲۳۸ / ۲	سۃ القرآن الکریم
۱۴۴ / ۲	سۃ	۱۳۶ / ۲	سۃ
		۲۵۳ / ۲	سۃ
		۲۸۵ / ۲	سۃ

احد من رسلہ ، وقال تعالیٰ
وما اوتیٰ موسیٰ وعیسیٰ و
النبیون من ربهم لافرق
بین احد منهم ، وقال تعالیٰ
اولئک مع الذین انعم الله
عینهم من النبیین والصدیقین ، وقال
تعالیٰ والذین امنوا بالله ورسوله
ولم یفرقوا بین احد منهم اولئک
سوف یؤتیهم اجرهم ، وقال تعالیٰ
فامنوا بالله ورسوله ، وقال تعالیٰ
لئن اقمتم الصلوة و اتیتم
الزکوة و امنتم برسولی و عزمتکم
وقال تعالیٰ یوم یجسم الله
الرسول فیقول ما ذا اجسمتم
وقال تعالیٰ وما نرسل
المرسلین الا مبشرین و
مذبرین وقال تعالیٰ فننزل الذین
ارسل الیهم و لننزلن
المرسلین ، وقال تعالیٰ

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں
کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور جو کچھ ملا موسیٰ اور
عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر
ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ، اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل
کیا یعنی انبیاء اور صدیقین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ،
اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے
اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں مغرب
اللہ ان کے ثواب دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔ اور
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر
تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان
لاؤ اور ان کی تعلیم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ،
جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا
تھیں کیا جواب ملا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور
ہم نہیں بھیجے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے۔
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، تو بیشک ضرور ہیں پوچھنا ہے
ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور
ہیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔ اور اللہ تعالیٰ

۸۴/۲	۱۵۲/۳	۱۷/۵	۲۸/۶
۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۸۹	۹۰	۹۱	۹۲
۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

۲۸۵/۲	۶۹/۴	۶/۶۳	۱۰۹/۵	۴/۷
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰
۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰
۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵

عن المؤمنین لقد جاءت مرسل ربنا بالحق ، وقال تعالى عن الكافرين قد جاءت مرسل ربنا بالحق فهل لنا من شفعاء ، وقال تعالى ثم نبھی رسلنا والذین آمنوا ، وقال تعالى اتخذوا الینی ورسلی هزوا ، وقال تعالى اولئک الذین انعم الله علیهم من النبیین ، وقال تعالی لا یخاف لیدی المرسلون ، وقال تعالی واذ اخذنا من النبیین میثاقهم وذلک ومن نوح ، وقال تعالی هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون ، وقال تعالی لقد سبقنا کلمتنا لاعدائنا المرسلین ، وقال تعالی وسلم علی المرسلین ، وقال تعالی وحببنا بالنبیین و الشهباء ،

نے مومنین سے فرمایا ، بیشک ہمارے رب کے رسول حق کو سنے ، اور اللہ نے کفار سے فرمایا ، بیشک ہمارے رب کے رسول حق ٹھٹھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی قسمی بنائی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، یہ ہیں جو پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور اسے مجرب یاد کر و جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، یہ ہے وہ جس کا رخصت نے وعدہ دیا تھا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے پیچھے جو سنے بندوں کے لئے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور سلم ہے پیغروں پر ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور سنے جانتیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گورہ ہونگے ۔

۵۳/۴	۱۰۹/۱۸	۱۰/۲۵	۵۲/۲۶	۱۸۱/۲۷
۱۰۳/۱۰	۵۸/۱۹	۶/۲۳	۱۶۱/۲۷	۶۹/۲۹

۲۲/۷	۱۰۳/۱۰	۵۸/۱۹	۶/۲۳	۱۶۱/۲۷	۶۹/۲۹
۲۲/۷	۱۰۳/۱۰	۵۸/۱۹	۶/۲۳	۱۶۱/۲۷	۶۹/۲۹

وقال تعالى انا انزلنا رسلا والذین آمنوا ، وقال تعالى الذین آمنوا بالله ورسوله اولئک هم الصدیقون ، وقال تعالى اعدت للذین آمنوا بالله ورسوله ، وقال تعالى لقد ارسلنا رسلا بالبینات ، وقال تولى کتب الله لایحیی انا ورسولی ، وقال تعالى واذ الی سئل اقلت لایحیی یوم اجلت له الی غیر ذلک من آیات کثیرة ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : بیشک ہم سے اپنے رسولوں کو دیسوں گے ساتھ بھجوا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور جب رسولوں کا وقت آئے کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے ۔ اسی طرح دیگر کثیر آیات ہیں ۔ (د ت)

(۴) یٰمُؤْمِنُوا صَبْرٌ قَلِیلٌ لِّمَنِ ابْتِیْئَ سَابِقِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ عِلْمُ الْغُیُوبِ وَالسَّلَامُ مَثَلُ قَوْلِهِ تَعَالٰی : وَمَا ارْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوحِیْ اِلَیْهِمْ مِنْ اَهْلِ الْقُرْاٰی ، وَقَالَ تَعَالٰی : وَمَا ارْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا اَنَّهُمْ لِیَ كَلُوْثٌ (طعنه) ، وَقَالَ تَعَالٰی : سَنَنْتُ اللهَ فِی الدِّیْنِ حَلُوًا مِنْ قَبْلِ وَكَانَ اَمْرًا لِّكَ قَدَرًا مَّقْدُورًا الَّذِیْنَ یَبْلُغُوْنَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ ، وَقَالَ تَعَالٰی :

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِیْمِ	۵۱/۴۰	سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِیْمِ	۱۹/۵۷
سُورَةُ	۲۱/۵۷	سُورَةُ	۲۵/۵۷
سُورَةُ	۲۱/۵۸	سُورَةُ	۱۱-۱۲/۷۷
سُورَةُ	۱۰۹/۱۲	سُورَةُ	۲۰/۲۵
سُورَةُ	۴۸-۴۹/۳۲		

لقد اوحى اليك والى الدين من قبلك،
وقال تعالى ما يقال لك الا ما قد قيل
للرسل من قبلك، وقال تعالى
كذلك يوحى اليك والى النبيين من
قبلك الله اعلم رز الحكيم، وقال تعالى
وسئل من اسما من قبلك من
سنانك وغير ذلك.

(۴) برسیل معنی جنسی شامل فرد جمیع ہے لحاظ خاص مخصوص وشمول مثل قولہ تعالیٰ :

من كانت عدو الله وملئكته ورسله
وقوله تعالى انت الذين يكفرون
بمايت الله ويقتلون النبيين بغير حق
ويقتلون الذين يا مرون بالعتق من
الاس فبشرهم بعذاب يئس، وتعالى
ولا يا مسركم ان تتخذوا المملیكة والنبيين
اسبابا، وقوله تعالى ومن يكفر
بالله وملئكته وكتبه ورسله و
اليوم لاخر فقد وصل فضلا بعيدا،
وقوله تعالى انت الذين يكفرون
بالله ورسله وریدون ان يفرقوا بين الله
ورسله (الذي قوله تعالى) اولئك

جیشک وحق کی گئی تمہاری طرف اور تم سے انگوں کی
طرف۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم سے نہ فرمایا جائیگا
خود ہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا۔ اور اللہ
تعالیٰ نے فرمایا، یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف
اور تم سے انگوں کی طرف اللہ عزت و حکمت والا۔ اور اللہ
تعالیٰ نے فرمایا، اور ان سے پوچھو جو تم سے
پیش رسول بھیجے۔ وغیرہ لک۔

جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے
رسولوں کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہ جو اللہ کی
آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے
اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں جنہیں
خوشخبری دودردناک سزا ہے کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا، اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں
کو خدا ٹھہراؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو
نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور
رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دُور کی گمراہی میں پڑا۔
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں
کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے
رسولوں کو بُد اگر دیں (الی قولہ تعالیٰ) یہی ہیں

۱۵۰/۴ القرآن الکریم

۱۴۹/۴

۱۴۸/۴

۱۴۷/۴

۱۴۶/۴

۱۵۰/۴ القرآن الکریم

۱۴۹/۴

۱۴۸/۴

۱۴۷/۴

۱۴۶/۴

ہم الکفارون حقاً وغیرہا۔

ٹھیک ٹھیک کافرو وغیرہا۔

(۵) یا مائیں خاص جماعت خواد اس کا خصوصی کسی وصف یا اضافت یا اور وجہ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو، مثل قولہ تعالیٰ،

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَتَفْصِيلًا مِّنْ
بَعْدِهِ الرَّسُلَ، وَقَالَ تَعَالَى فِي
بَنِي إِسْرَٰئِيلَ، وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ
رُسُلْنَا بِالْبَيِّنَاتِ، وَقَالَ تَعَالَى فِي
التَّوْرَةِ، يَحْكُمُ بِهِ النَّبِيُّونَ الَّذِينَ
اسْلَمُوا، لِلَّذِينَ هَادُوا، وَقَالَ
تَعَالَى مَا ذَكَرْنَا نوحًا ثُمَّ رَسُولًا آخِرًا ثُمَّ
إِسْرَٰئِيلَ رُسُلًا تَتَرَاءَى، ثُمَّ قَالَ،
ثُمَّ إِبْرَٰهِيمَ رُسُلًا مُّوسَى، وَقَالَ تَعَالَى،
أَمَّا أُوحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أُوحِيَ
نُوحًا وَلِسَانًا مِّنْ بَعْدِهِ، فَالْمُرَادُ
مِنَ بَيِّنَاتٍ هُوَ دُورُ مُوسَى عَلَيْهِمُ
السَّلَامَةُ وَالسَّلَامَةُ، وَقَالَ تَعَالَى،
فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَعِقَةً مِّثْلَ صَعِقَةِ عَادَ
وَتَمُودَ كَإِذْ جَاءَتْهُمْ الرُّسُلُ مِنْ بَيِّنَاتٍ
أَيَّدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ، وَقَالَ تَعَالَى
بَعْدَ ذِكْرِ نُوحٍ وَإِبْرَٰهِيمَ، ثُمَّ قَفِينَا عَلَى آثَارِهِمْ

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد
پے درپے رسول بھیجے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل
کے بارے میں فرمایا، اور بیشک ان کے پاس
ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔ اور
اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا، اس کے مطابق یہودی
کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور اللہ تعالیٰ
نے نوح علیہ السلام پھر ایک اور رسول کے ذکر کے بعد فرمایا
پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک دیکھے دوسرا۔
پھر فرمایا پھر ہم نے موسیٰ کو بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا، بیشک اسے محبوب ہم نے تمہاری طرف
وحی بھیجی جیسے وحی آت اور اس کے بعد پیغمبروں
کو بھیجی ان پر اور موسیٰ کے درمیان پہلی علیہم السلام مراد
جیوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا
ہوں ایک کڑا کڑ سے جیسی کڑا کڑ عَاد و تَمُود پر آئی تھی
جب رسول ان کے آگے بھیجے پھر تے تھے۔ اور اللہ
تعالیٰ نے نوح اور ابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا، پھر
ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول

۳۲/۵ علیہ القرآن الکریم

۲۴/۲۳ " " "

۱۶۳/۴ " " "

۱۵۱/۴ علیہ القرآن الکریم

۲۴/۵ " " "

۲۵/۲۲ " " "

۱۴۱/۱۳ " " "

یا ہوجو عہد ضروری مثل قولہ تعالیٰ،

قال یقوموا اتبعوا السبل المصلیة

یا ذکرى مثل قولہ تعالیٰ،

فی قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب

بعد ما ذکر ہم علیہم الصلوٰۃ والسلام،

تلك القرى نقص عیدك من انبائہا و

لقد جاء تہم سہلہم بابیت

بولا اے میری قوم بیچے ہوؤں کی پیروی کرو (ت)

نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم الصلوٰۃ

والسلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد یہ بستیوں

ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور

جیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں

لے کر آئے (ت)

یا علی مثل قولہ تعالیٰ،

و ضرب لہم مثلا صلب القریۃ اذ جاہا

المرسلون، وقال تعالیٰ سنکتب ما قابو

وقتلہم لانیب، و بعیر حق، و غیر ذلک.

اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی

جس ن کے پاس فرشتہ آئے۔ آپ ہم

طرح رکھیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا حق

شہید کرنا، وغیرہ ذلک (ت)

اب اولاً اگر آیت کریمہ و مکن رسول اللہ و خاتم النبیین (اور یاں اللہ کے رسول ہیں اور

سب نبیوں میں بیچے۔ ت) میں ہم عہد خارجی کے لئے جو جیسا کہ یہ طائفہ خارجی گن کرتا ہے اور وہ

یہاں نہیں مگر ذکر کریں اور ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجہ مختلف پر ہے اور ان میں صرف ایک وجہ ہے جو بدلتا

کلام کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بر صفت قبلیت و مفید

بقیہ سبقت لے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا

خاتم ان کا آخر ان سے زمانے میں متاخر کرنا محض لغو و فضول و کلام محمل و محفل و مفسول ہو گا جس حاصل حمل اوئے

بدیہی مثل زید زید سے زائد نہ ہو گا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کر دیا حضور کا ان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا

۲۰/۲۶ سورۃ القرآن الکریم

۱۳/۲۶ " ۵

۴۰/۳۲ " ۵

۲۴/۵۷ سورۃ القرآن الکریم

۱۰۱/۷ " ۵

۱۸۱/۳ " ۵

اسے بالخصوص مقصود بالافادہ رکھنا قرآن عظیم تو قرآن عظیم اصلاً کسی ماقول انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقام مدح میں کہہ سہ

چشماتِ تو زیر ابرو دانستہ

وہاں تو بجلہ در دہانستہ

(تصاریف آنکلیں زیر ابرو ہیں اور تمام دانت منہ کے اندر ہیں)

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی افادہ کی عبث تکرار نہ کی اور بات ہو کسی وہ بھی واقعی تعریف کی تھی، احسن تقویہ (اچھی صورت) سے بعض اوصاف کا بیان ہے اسے مقام مدح میں دیکھ کر عمل جانا چاہیے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخت فاسس معنی کے کہ اس میں مراۃ عبث موجود اور معنی مدح بھی مفقود، اور پھر علوم و اشترک بھی نقد وقت کہ ہر شے اپنے اگلے سے پھل جاتی ہے، غرض یہ دو چیزوں میں نہ ملے ہو جائے گی کہ اصلاً اصل افادہ و صالح امادہ نہیں، اور اس طائفہ خارجہ کے طور پر دو دو کو بھی ناممکن مان لیجئے پھر بھی اول و چارم و پنجم سب محتمل رہیں گی اور پنجم میں خود وجہ کثیر ہیں، کہیں من بعد موسیٰ، کہیں من بعد نوح، کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں من بعد ہود و موسیٰ، کہیں صوف انبیائے عاد و ثمود، کہیں انبیائے قوم نوح و عاد و ثمود، کہیں من بعد سرحد قوم لوط و دین و غیر ذلک، بہر حال ذکر وجہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ و جہہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون سے ذکر کی طرف اشارہ ہوا، پھر عمدہ کہاں رہا، صرے سے عمدہ کا جہی ہی کہ تعیین ہے منہدم ہو گیا کہ اختلاف و تنوع مطلقاً منافی تعیین، نہ کہ اثنا کثیر، پھر عمدیت کی کڑھکی۔

ثانیاً جب کہ اتنی وجہ کثیرہ محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم و استغراق ہے کہ لا ہی بعدتی (میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔ کما سیاقی۔ اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا عمدہ و استغراق کا حاصل ایک ہو گیا اور وہی اعطاء تار کہ معتقد اہل اسلام تعالیٰ ہر ہوا نگریہ اس طائفے کو منظور نہیں، لا جرم آیت کہ بر تقدیر عمدیت محتمل تھی بے بیان رہی اور وہی منقطع ہو کر تشابہات سے ہو گئی، اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا بعض اقراء لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانہ اللہ کس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم میں کہتے ہی انبیاء مانے حضور کے بعد ہر قرن و طبقہ و شہر و قریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کے اپنے استاذوں کو مسلمانوں اور ان کے بتائے آئے کریم اسی کا بال بیگانہ نہیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہو سکے۔ کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، عا شا و کلا۔

ثالثاً میں تکرار و تزامن معانی پر کیوں بنا کر دیں سوائے استفراق کوئی معنی ملے لیجئے سب پر یہی آتش در کا سر ہے گی کہ پھیل جھوٹی کا ذبح ملعونہ نبوتوں کا در آیت بندہ کر سکے گی، معنی اولیٰ معنی ازاد ملعونہ معینہ مراہنے تو ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں محدود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم مطہر سے جن کا نام یاد کر معین علی وجہ الہام قرآنی مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنی پنجم معنی جماعت خاصہ خاص اپنی جماعت کے خاتم مطہر بن گئے، باقی جماعت صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاقیت ثابت نہ ہو گی، پڑ جائے جماعت کا دہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیاء سے سابقین کی ہو جائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے نام میں تو پھلوں کی کیا بندہ شش بڑی بلکہ بیگے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، دوسرے معنی چارم جنسی اس میں جیسے مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں، ورنہ وہی ختم الشیء لنفسہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے ختم سے ہی حاکمیت صادقہ ماننے کا رصداقی علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کا ہے تو یہ سب معانی سے اخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹکڑا کہ آیت بہر نفع فقط ایک یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تا یہ کہی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بھاڑ سکتی، زمانے سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ محدودہ و قادیانیہ و امیریہ و نذیریہ و نالو قویہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجیہ کے لئے ہی کھول کر اٹھایا کہ لیا، وسیطو الدین ظلموا ای معقلب یثقیون (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کیئیں گے۔ ت)، اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو الحق بنا لینا اور معتقدات اسلام کو تحلیلات عوام ٹکڑا دینا ایسے غیبا کے باتیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمع طسوق و ادراک قوا تر پر دسترس وہاں ایک ہشش میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے اس

علا و دیکھو تحذیر اناس۔

سہ القرآن الکریم ۲۹/۲۲۷

میں بخاری و مسلم کی بھی صحیح احادیثیں مردود ہیں، یاں ایسی جگہ ان جیسے کے اندحوں کی کچھ کو ردی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغیر من تبیس حرام برائے تمام اسلام کا ادعا ہو کر قرآن پر صراحتاً انکار کا شوخ رد عمل ہے، لہذا وہاں تحریرت معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو ٹٹتے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو باقہ خالی کر لیں پھر گو زواجی شیعہ خانی کا راستہ کھل جائے گا واللہ عتم نوسرہ ولو کنا الکافرون (اور اللہ کو اپنا فور پورا کرنا ہے اگرچہ بڑا مانیں کافر۔ ت۔)

سوم یعنی اسس طائفہ کا مکذیب تفسیر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا وہ ہر ادنی خادم حدیث پر روشن، یہاں اجمالی دو حرفت ذکر کریں، صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و طبرانی میں ثریان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم
یزعمو انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی
بعدی یلع
بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانہ
میں تیسری کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی
کے گناہ میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی
نبی نہیں۔

امام احمد مسند اور طبرانی المعجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
یکون فی امتی کذابون سبعۃ و عشرون
منہم اربعۃ نسوة وافی خاتم النبیین
لا نبی بعدی یلع
میری امت دعوت میں ستائیس کذاب ہوں گے
ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین
ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردودہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علہ دیکھو براہین قاطعہ لنگوہی۔
علہ دیکھو تحذیر ان کس

سۃ القرآن الکریم ۵/۶
سۃ جامع ترمذی ابواب الفتن باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون امین کمپنی دہلی ۴۵/۶
سۃ المعجم الکبیر للطبرانی ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۳۰۲۶ مکتبہ فیصلہ بیروت ۱۴۰/۲

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتغى
دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة
فکان من دخلها فطر اليها قال ما احسنها
الموضع اللبنة فانما موضع اللبنة فحتم
فی الانبياء۔

میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے
ایک مکان پورا کمال اور خوبصورت بنایا مگر ایک
اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا
یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ
وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے
انبیاء ختم کر دئے گئے۔

صحیح مسلم و مسند احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل النبیین من قبل کمثل رجل بنى
دارا فاقتمها الا لبنة واحدة فجئت انا
فاقمت تلك اللبنة۔

میری اور سابقہ انبیاء کا مثل اس شخص کی مانند ہے جس
نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو
میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

مسند احمد و صحیح ترمذی میں ماہادہ شیخ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنى دارا
فاحسنها واکملها وترك فيها
موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس
یطوفون بالبنیان ولیحبون منه ویقولون
لو تم موضع هذه اللبنة فاننا فی النبیین
موضع تلك اللبنة۔

پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان
خوبصورت و کمال و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی
جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے
اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے
کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں
اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۸۸
صحیح البخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین

مسند امام احمد حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۳/۹
جامع ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۰۱

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابی مردودہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا:

هَذَا الْبِسْمَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔ تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ علیہ وسلم

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رد کرنے والا اجماعی قطعی امت مرحومہ کا خلاف کرنے والا سوا گمراہ و بددین کے کون ہو گا،

تولہ ما تولى ونصده جهنم وماءت مصیبا۔ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ چننے کی رستہ

رہی بدعتی وہ اس کے ان شبہات کو اہیات خرافات و خرافات کی ایک ایک اداسے ٹپک رہی ہے جو اس نے اثبات ادعائے باطل عمدہ خارجی کے لئے پیش کئے اہل علم کے سامنے ایسے مہلات کیا قابل التفات مگر حفظ عوام و اذ اللہ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب واللہ الہادی و دلی الایادی (اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا اور قوی کا نامک سے رت)

شبہہ اولیٰ میں اس طائفہ نے جبارت تو حیح کی طرف محض خطا نسبت کی حالانکہ تو حیح میں اس جبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے،

اقول اولاً اگر یہ جہان عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی جبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجود ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں۔ ت) میں لام عمدہ خارجی کے لئے ہر نامحال ہے کہ بوجہ تنوع وجود ذکر و عدم ادعویٰ و ترجیح جس کا بیان مشرعاً ذکر اہل کمال تمیز جدا سرے سے کسی وجہ معین کا اختیار ہی نہ رہا تو یہی جبارت شاید ہے کہ یہاں عمدہ خارجی ناممکن کاشش مکر کے لئے بھی کچھ نقل ہوتی تو اس کی جگہ تو حیح ہی کی گئی جبارت العهد هو الاصل ثمر الاستغراق ثمر تصدیق الطبیحۃ (عہد اصلی ہے پھر استغراق اور پھر جنس۔ ت) کی نقل ہوتی کہ خود نفس جبارت تو ان کی جہالت و

۱۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین قیدی کتب خانہ کراچی ۲/۲۴۸
۲۔ القرآن الکریم ۱۱۵/۴
۳۔ القرآن الکریم ۲۳/۴
۴۔ توضیح علی التبیح الفاظ العام المجمع معارف باللام المکتبۃ الرحیمیہ یوبند سہارن پور بھارت ۱/۱۴۵

معاہدہ پر شہادت نہ دیتی اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں حق تعالیٰ کی مبارک توفیق و لا بعض
الافراد لعدم الاولیۃ (اور نہ بعض افراد کیونکہ اولیٰ نہیں۔ ت) اس کی صغیر اشکونی کو پس ہوتی مگر
یہ کیونکہ کھاتا کہ طائفہ طائفہ کو دوست و دشمن میں تمیز نہیں صریح مضر کو نا فح سمجھتا ہے لہذا نام تو کیا تو توضیح کا
اور براہ یہ قسمتی بدلت نعل کر دی تلویح کی جس میں صاف صریح ان عقائد کی تفسیر اور ان کے وہم کا سد کی توفیق معنی ،
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

ثانیاً توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات ، خود اپنا ہی کھانا نہ سمجھا کہ جب عہد خارجی سے معنی درست ہو
تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آئے کہ عہد خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں
ہو سکے ، آیت کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی معنی
اس کے بیان فرمائے ، تمام امت نے سلفاً و خلفاً اس کے یہی معنی کہے اور اس عہد خارجی پر آیت کو اس
سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو ، اسی تلویح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے ،
ثم الاستغراق الى ان قال فلا استغراق هو پھر استغراق (تا ، اطلاق سے استغراق مفہوم
المفهوم من الاطلاق حیث لا عهد فی ہوتا ہے جہاں عہد خارجی نہ ہو خصوصاً جمع میں
الخاصہ خصوصاً فی الجمع ان قولہ (تا ، متعین کی یہی راستے ہے (ت)
ما علیہ المحققون۔

ثالثاً بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہد خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق
یہ ثابت ہوگا کہ وجہ غم سے اول و سوم و پنجم کا بطلان تو دلائل قاطعہ سے اور ثابت ہو گیا اور واضح
ہو چکا کہ خود جی سے کلام الہی کا اولاد وصالۃً خطاب تھا یعنی حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ، انہوں نے ہرگز اس آیت سے صرف بعض افراد معینہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا اب نہ رہیں مگر
وجہ دوم و چہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں بروجہ اکثر وافر ذکر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر وجہ سوم و استغراق
تام ہے اسی وجہ محمود کی طرف لام النبیین مشیر ہے تو اس حمد کا حاصل بحد اللہ تعالیٰ وہی استغراق کامل جو
مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کلام نفی معیت و بعدیت ہے ، جیسے
اولویت بمعنی نفی معیت و قبلیت تعریفیات علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے ۱

سہ توضیح علی التبیان الخافہ انعام الجمع معرق باللام المكتبة الرحیمہ دیوبند سہارنپور بھارت ۱۴۶/۱
۱۵۰/۱

الاول فريد لا يكون غيره من جنسه سابقا عليه ولا مقارنا له

حدیث شریف میں ہے،

انت الاول فليس قبلك شيء وانت الاخر فليس بعدك شيء بشروط مسلم في صحيحه و الترمذي واحمد وابن ابى شيبة وغيرهم عن ابى هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وللبیهقی فی الامعاء والصفات عن امر سلمة رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه كان يدا عوبهؤلاء الكلمات اللهم انت الاول فلا شيء قبلك وانت الاخر فلا شيء بعدك عليه

اول فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے (ت)

تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، اور تو آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں۔ اے مسلم نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ امام بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے، اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (ت)

ترجمہ النبیین کا حاصل ہمارے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی ک نفی ہوئی اور جنس ک نفی عرفا و لہذا و شرعا جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے و لہذا اس کے نفی جنس صیغ محرم سے ہے جیسے لاس حدی الدار و لہذا الا الہ الا اللہ ہر غیر خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، و لہذا الحمد۔ (نامکمل دستیاب ہوا)

۱۷	ص	۲۴۸/۲	۲۵۱/۱۰	باب الاف	انتشارات ماحر خسرو ایران	۱۷
۱۷	ص	۲۴۸/۲	۲۵۱/۱۰	باب الاف	انتشارات ماحر خسرو ایران	۱۷
۱۷	ص	۲۴۸/۲	۲۵۱/۱۰	باب الاف	انتشارات ماحر خسرو ایران	۱۷
۱۷	ص	۲۴۸/۲	۲۵۱/۱۰	باب الاف	انتشارات ماحر خسرو ایران	۱۷
۱۷	ص	۲۴۸/۲	۲۵۱/۱۰	باب الاف	انتشارات ماحر خسرو ایران	۱۷

مسئلہ ۹۵ از ریاست نانپارہ بازار چوک بساط خانہ دکان حاجی، الہی بخش بہرائچی

مرسلہ حافظہ عبدالرزاق امام مسجد ۲ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ضلع بارہ بنگلی میں چند روز سے ایک گروہ پیدا ہوا ہے جس کا نام کبیرہ نشی ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو صاحب اور دعوت کو ہندوؤں کی طرح بھندارہ کہتے ہیں، نماز روزہ سے بالکل منکر ہیں اور روزہ داروں اور نمازیوں کو برا کہتے اور ان پر طعن تشنیع کرتے ہیں، گوشت کھانا بالکل حرام جانتے اور قربانی ہر جانور کی بہت سخت ظلم کہتے ہیں، موضع مصمت گنج تحصیل فقہور ضلع بارہ بنگلی ذاب گنج میں فقیر سے تیسل کبیرہ نشی نے برادری کی دعوت کی اور اپنی حیثیت کے برائی کھانا پکوا یا، گوشت کی بگڑ کھل پکرایا گیا، برادری والوں نے کہا ہم گوشت کھاتے ہیں گے تو اس نے کہا ہمارے گروہ کی گوشت نہیں کھاتے تھے، چاہے جان جاتی رہے، گروہ کٹ جائے، مگر ہم گوشت نہ دیں گے، لوگوں نے کہا کہ چاہے میرا آدم سیر ہی گوشت ہو مگر ہم بلا گوشت کھانا نہ کھائیں گے۔ فقیر نے کہا کہ ہم آپ لوگوں سے خدا کے واسطے ایک چیز مانگے ہیں ہم کو لڑھکات کر دو، برادری والوں نے کہا کہ اگر تم ہم سے گوشت نہ معاف کراتے ہو تو تمام کھانا ہم نہ معاف کئے دیتے ہیں اور آدم سے آدمی اٹھ کر پانچو تیل کے مکان پر چلے آئے اور آدم سے اسی کے مکان پر رہ گئے۔ ٹیک کھانا کسی نے نہیں کھایا پانچو تیل گوشت کھانا ہے اور نماز بھی پڑھنا ہے۔ بد دوں قسم کے تیلوں سے پاچو کا حقہ پانی بند کر دیا ہے کہ اسی کی وجہ سے ہماری برادری میں پھوٹ پڑی، اس حالت میں عام مسلمانوں کو کبیرہ نشیوں سے میل جول، شادی بیاہ برادری سے رکھنا جائز ہے یا نہیں، اور شرعیہ لوگ کیسے ہیں جن لوگوں نے پاچو کا حقہ پانی اسی وجہ سے بند کیا ہے؟ ان سے دوسروں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟

الجواب

نماز سے منکر کافر ہے، روزہ سے منکر کافر ہے، جو نماز پڑھنے کو برا کہنے نمازی پر نماز پڑھنے کی وجہ سے طعن تشنیع کرے کافر ہے، روزہ رکھے کو جو رکھے روزہ دار پر روزہ کی وجہ سے طعن کرے وہ کافر ہے، گوشت کھانے کو مطلقاً حرام کہنا کافر ہے، قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے، ان اعتقادوں واسطے مطلقاً کفار ہیں۔ پھر اگر اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان کہتے یا کلمہ پڑھتے ہوں تو مرتد ہیں کہ دنیا میں سب سے بدتر کافر ہیں، ان سے میل جول حرام، ان کے پاس مٹینا حرام، بیار پڑی تو ان کو پوچھنا حرام، مرجائیں تو ان کے جنازے کی نماز حرام، پانچو تیل پر کوئی الزام نہیں، جنہوں نے اسی بنا پر اس کا حقہ پانی بند کیا ظالم ہیں، ان پر لازم ہے کہ اپنے ظلم سے توبہ کریں، پانچو سے اپنا قصور معاف کرائیں، اگر یہ لوگ باز نہ آئیں تو مسلمان ان کو چھوڑ دیں کہ ظالموں کا ساتھ دینے والا بھی ظالم ہے، یہ سب مضامین قرآن حکیم کی آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہیں جو بار بار ہمارے

فتاویٰ میں مذکور ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۶ از بیگانہ دار واژ محلہ ہمدان مسئلہ قاضی محمد الدین صاحب ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ
 کیا فرماتے ہیں علما سے دین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ رسول خدا خدا کے بندے نہیں
 ہیں اور آپ بشر بھی نہیں ہیں، اس پر اس سے پوچھا گیا کہ پھر کیا ہیں؟ تو جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں کچھ
 نہیں کہہ سکتا، اور یہ بھی اس سے پوچھا گیا کہ رات دن نماز میں قعدہ میں تم عیدۃ ورسولہ پڑھتے ہو، یہ کیا ہے؟
 کیا اس کا ترجمہ ہوا؟ تو کہا اس کا ترجمہ بندہ اور رسول کا ہوا لیکن میں کچھ نہیں کہتا، حضورؐ تو فوراً ایسے شخص کی
 بابت کیا حکم ہے؟ اور کیا یہ شخص اسلام سے خارج ہو گیا ان کلمات کے باعث یا نہیں؟ کیا کفر عائد اس پر
 ہوا یا نہیں؟ بیشواؤ و خردا (بیان کیجئے اجر پائے۔ ت)

الجواب

جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے نہیں وہ قطعاً کافر ہے،
 اشہد ان محمداً عبداً ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال اللہ تعالیٰ وانه لهما
 میں گواہی دیتا ہوں بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول
 ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ
 اس کی بندگی کرنے لگا ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا، بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن
 اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈرنا سننے والا ہو۔
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پاک ہے وہ ذات جس نے
 اپنے بندے کو سیر کرائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور
 اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ایضاً خاص)،
 بندہ پر اتارا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری۔ اور
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (ت)

۱/۲۵	سۃ القرآن الکریم	۱۹/۴۲	سۃ القرآن الکریم
۲۳/۲	سۃ	۱/۱۷	سۃ
۱۰/۵۳	سۃ	۱/۱۸	سۃ

اور جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت ظاہری بشری ہے حقیقت باطنی بشریت سے ارفع و اعلیٰ ہے یا یہ کہ حضور اور وہ کی مثل بشر نہیں وہ سچ کہتا ہے اور جو مطلقاً حضور سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے۔

قال تعالیٰ قل سیلین ربی هل کنت الا
نشرار مولاتی واللہ تعالیٰ اعلم۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو
میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بیجا ہوا۔ واللہ تعالیٰ

اعلم۔ (دت)

مسئلہ ۹۷ از خان پور سید وارث احمد آباد
مسئلہ طوسی ایک ڈی
کیا فرماتے ہیں علامہ دین اس مسئلہ میں کہ ”ذوالنور الحی البین“ چھاپی ہے شیخ البراہین نے،
وہ سنیوں کے لئے کیسی ہے؟ مہربانی کر کے اس کا جلدی جواب دیجئے۔

الجواب

وہ کتاب مذہب اہلسنت کے خلاف ہے بجز اس میں خود اسلام کی بھی مخالفت ہے۔ اس کا دیکھنا،
پڑھنا و شنتا حرام ہے،

الاعمال العریضہ من یرد علیہ ادیکتہ ما فیہ
یا اس میں جو کفر بیان ہوا اس کے انکشاف کے لئے
اس کے لئے پڑھنا دیکھنا حرام نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔
من کفر و ضلال۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۸ از شہر بریلی محلہ بہاری پور مسئلہ عنایت حسین صاحب ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علامہ دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی برادری کے آدمیوں کے سامنے
اشرف علی تھانوی کو کافر کہا اور یہ بھی کیا کہ جو شخص اس کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے، لہذا اس باحش سے
اشرف علی کو کافر کہا کہ اس پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے، اس شخص کو بوجہ کافر کہنے کے برادری سے علیحدہ کر دیا لہذا جس آدمی
نے اشرف علی کو کافر کہا اس کے بار میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

الجواب

تمام علامہ ترین شریفین نے اشرف علی تھانوی پر بھی فتویٰ دیا ہے ”حسام الحرمین شریفین“ بارہ
پرس سے چھپ کر شائع ہے اس شخص نے سچ کہا اور اس پر اسے برادری سے خارج کرنا ظلم شدید ہوا ان

دونوں پر قویہ فرض ہے اور جو شخص تعاقبی کے اقوال کفر سے آگاہ ہو کر ایسا کرے وہ خود ایمان سے خارج اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہو گئی۔ درمختار، مجمع الانہر، برآزیہ و شفا و شریفین میں ہے،
 من شك في كفره وعدابه فقد كفر، جس نے اس کے کفر و مذاب میں شک کیا اس نے
 واللہ تعالیٰ اعلم۔ کفر کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۹۹ از کانپور محلہ قیل خانہ قدیم مرسلہ مولانا مولوی محمد آصف صاحب ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ
 بفضلہ تعالیٰ گزری بخیریت ہے، مصوری طلائع سامی کی دہام بارگاہ اہدیت سے مطلوب، و درپیش
 مدفوف فدوی نے روانہ خدمت فیضہ رحمت کئے، جنوز جواب سے محروم ہے، واللہ تعالیٰ بخیر باد۔

حضور کے فتاویٰ جلد اول ص ۱۹۱ میں خواتین و بانی کے متعلق حاشیہ میں یہ عبارت ہے: "یہ شقی گروہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے کا صاف منکر ہے خاتم النبیین کی معنی لینا قرین کرنا اور کسی آفر تہیں لینے کو خیال
 جمال بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہ یا شاثل جو مانئے، اور کتاب حسام الحرمین میں بھی فرقہ امثالہ کو مرتدین
 میں شمار کیا گیا ہے لیکن فتاویٰ بے نظیر درمی مثل آنحضرت بشیر و تہذیب جو کہ مرصع ہوا مطبع اسدی میں حسب ایضاً
 محمد یعقوب صاحب مصر مطبع نظامی طبع ہوا تھا اور بہت سے طلبہ کرام کے فتوے اس میں درج کئے ہیں
 حسب ذیل عبارت ہے: "اھو منہر جریطہ نظر اس کے رہنما سے حدیث: اللہ خلق سیدہ اس حدیث میں
 ہر طرح کلام کیا بعد نبوت و فتح و تسلیم صحت تھو و اسناد مضیہ اعتقاد نہیں بلکہ جس حالت میں مضمون اس کا ولایت
 آیات و احادیث صحیحہ و عقیدہ اہل حق کے خلاف ہے تو قطعاً متروک النظر و واجب التاویل ہے، پس جو شخص
 اس حدیث سے وجود تحقق و مثال سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر استہلال کرے نہمت مہمل اور
 مقصد تفصیلت مثل آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی مشارکت فی الماہیت و الصفات الکمالیہ جبرئیل
 اور مخالف عقیدہ اہل سنت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔ اس عبارت کے حضور خطاب والد ماجد
 صاحب قبلہ قدس سرہ کی نقل مہر طبع ہوئی ہے اور پھر حضور کی حسب ذیل عبارت جنعل مہر طبع کی گئی،

والغافل بتحقق المثل اذ لا مثال بالمعہد جو شخص سوال میں مذکور معنی کے مطابق مثل یا امثال
 المذکور فی السوان مستند ضال و اللہ کے تحقق کا قائل ہے وہ بدعتی اور گمراہ ہے،
 اعلم بحقیقۃ الحال۔ اور اللہ ہی حقیقتہ حال سے آگاہ ہے (ت)

کون فرقہ امثالہ مرتد ہے اور کون جتہ ہے؟ آیا ان فرقوں کے عقائد میں اختلاف ہے یا کیا؟ بیسوا
 قیوجہ واد۔

الجواب

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته ، بتدرج ضال ایک لفظ عام ہے ، کافر کو بھی شامل ، کہ بدعت دو قسم ہے ،

(۱) مکفرہ (۲) غیر مکفرہ

وقال تعالیٰ وامان کات من الکذبین الضالین یہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اور اگر جھٹلانے والے مگر اسوں
میں سے بڑا (ت)

امام ابن جریر کی نے بظاہر اس سے بھی ہلکے لفظ حرام کو کفر کہنے کے منافی نہ مانا ۔ اعلام بقواطع الاسلام
میں فرمایا :

عبارة الرافعی فی العزیر نقلًا عن التتبع اما
اذا قال المسلم یا کافر بلا تاویل آثم و تبعه
الشوری فی لروضه فان قلت قد خالف ذلك
الشوری نفسه فی الاذکار فقال یہ حرمت تحریمہا
غیظا قلت لا مخالفة فان اصلاح تحریمہ
فی لفظ لا یقتضی انه لا یکون کفر فی بعض
حالاته علی انت الکفر محرم تحریمہا جلیط
فتكون عبارة الاذکار شاملة للكفر ایضا
عزیز میں تدریس منقول رافعی کی عبارت یہ ہے اگر کسی مسلمان
کو بغیر کسی تاویل کے کافر کہا وہ کافر ہو جائے گا اور
اور خودی نے روضہ میں اسی کی اتباع کی ہے ، اگر
کوئی اعتراض کرے خود خودی نے اذکار میں اس
کی محنت کرتے ہوئے کہ یہ سخت حرام ہے یہیں
کتا ہوں مخالفت نہیں کیونکہ لفظ تحریم کا اطلاق اس
بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ بعض حالات میں وہ کفر
نہ ہو ، علاوہ ازیں کفر سخت حرام ہے لہذا اذکار کی
جہادت بھی کفر کو شامل ہو جائے گی ۔ (ت)

اسی میں چند ورق کے بعد ہے ،

الحرمة لا تنافی الکفر ، کہا سرور

حرام ہونا کفر کے منافی نہیں ہوتا ۔ جیسا کہ مزار
پکا ہے (ت)

سبحان القرآن الکریم ۹۲/۵۶

سبحان اعلام بقواطع الاسلام

مقدمہ مکتبۃ الحقیقہ ترکی ص ۴۴۰

ص ۴۴۰ - ۴۴۱

ص ۲۵۰

ص ۴۴۰

ص ۴۴۰

ماہیت و صفات کمالیہ میں مشارکت اس میں نہیں کہ جمیع صفات کمال میں شرکت ہو نہ یہ ان سب گروہوں کا مذہب تھا ان میں بعض صرف تشبیہ یعنی کنسیہ کو ختم نبوت لینے اور تصریح کرتے کہ وہ انبیاء اپنے اپنے طبقے کے خاتم اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الخواتم صرف اتنے پر حکم کفر مشکل تھا، لہذا ایک ایسا لفظ لکھا گیا کہ دوسری صورت کو بھی شامل ہے۔ اعلام میں یہ عبارت سابقہ فرمایا،

التعظیم العلیٰ قصد الشمول للحالة التي يكون فيها كفر او غير هاء
غلیظ تحریم کے لفظ سے اس حالت کو شامل کرنا مقصود ہے جس میں کفر و غیر ہو (ت)

حسام الحرمین میں خاص فرقہ مرتدین کا ذکر ہے۔ ولہذا خاتم الخواتم ماننے والوں میں صرف اس کا قول لیا جس نے اس میں کفر خالص برٹھا دیا کہ،

لو فرض فی زمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بل لو حدث بعده صلی اللہ علیہ وسلم نبی جدید لو یخل ذلك بحاقیتہ وانما یتخیل العوام انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی اخر النبیین معہ لا افضل فیہ اصلاً عند اهل الفہم۔
اگر بالفرض آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا آپ کے زمانہ کے بعد کوئی نبی نبی آجائے تو آپ کی خاقیت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، یہ محض عوام کا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین کے ہاں اس میں برتری کوئی فضیلت نہیں (ت)

اس طرح کا خاتم الخواتم ماننے والا مطلقاً کافر مرتد ہے، اس سے ۵۸ ورق پہلے جہاں اعتماد المستند میں خاص مرتدین کا ذکر تھا عبارت یہ ہے،

خرج دجانون یدعون وجود ستة نظراء للنبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشارکین لہ فی اشهر خصائصہ لکمالیۃ اعف ختم النبوة فی طبقات الارض المست السفلی فمنہم من یتقول کل منہم خاتم ارضہ وتبینا
یہ وہ جاہلون کو خارج کیا ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے چھ نظروں کا دعویٰ کرتے ہیں اور تشبیہ میں آپ کے مشہور خصائص کمالیہ میں بھی ان کو شریک کرتے ہیں یعنی پختی چھ زمینوں میں بھی ختم نبوت کا قول کرتے۔ ان میں سے بعض کا یہ قول ہے کہ ہر زمین کا کوئی خاتم ہے اور ہمارے

سنة اعلام بترالاجال اعلام
مقدم
مکتبہ الحقیقہ ترکی
ص ۳۴۱
حسام الحرمین
فصل منہم الوابیہ
مکتبہ نبویہ لاہور
ص ۱۹
المستند الحقہ تعلیقات المنقذہ المعقذہ
منہم الوابیۃ الامشیۃ
مکتبہ حادیر لاہور
ص ۲۴۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم ہذا الامم حتی و
 مہم من یقول انہم خواتم اس اضیہم وثینا
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الخواتم والاکفر
 الاوقح عنہم یصرح بانہم عاشون للنسبی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وشرکاء لہ فی
 جمیع صفاتہ الکلیۃ ویرودہ اخرون ابتداء
 علی انفسہم من المسلمین

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس زمین کے خاتم ہیں،
 بعض کا قول یہ سب کہ وہ اپنی اپنی زمینوں کے خواتم
 ہیں اور بارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الخواتم ہیں
 ان میں سے ہرگز اولے وہ ہیں جنہوں نے یہ تصریح کی ہے
 کہ وہ تمام خاتم۔ پہلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتمام
 صفات کمالہ میں شریک اور ہم مثل ہیں اور جبکہ دوسروں
 نے اپنے آپ کو مسلمانوں میں شامل رکھنے کے لئے ان
 کا رد کیا ہے۔ (ت)

ان سب اقوال کے لحاظ سے وہاں عام بیدار فساد سے تعبیر کیا کہ بدعت مکفرہ کو بھی شامل ہے،
 والسلام مع الکرام۔

مسئلہ از مندی رام نگر ضلع نیپالی مرسلہ جناب بشیر احمد صاحب رجب المرجب ۱۳۳۸ھ
 ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی حالت بیماری میں اپنے اچھا ہونے کی غرض سے ایک روز کچھ ہندو کو اپنے
 مکان پر بلا کر ڈبرو بکرایا اور موافق رسم، دوسکے ہندوؤں کے دیوتا کی پوجا کی مری اور مرغنا ہندوؤں سے
 مرد ایسا یعنی مردار کرایا اور ڈبرو پر ناپا، اس ناجائز حرام کام کرنے پر یہاں کے مسلمان لوگوں نے اس شخص کو
 برادری سے نکال باہر کر دیا اور حقہ بند کر دیا، کچھ دھن بعد اس بت پرست شخص نے مسلمانوں سے کہا میری جہان
 جارہی تھی اس وجہ سے میں نے یہ کام کرائے آئندہ مجھ سے ایسا قصور نہ ہوگا تب یہاں کے مسلمانوں نے اس
 کی معافی مانگنے اور آئندہ کو توبہ کرنے سے اس کا ایک سو روپیہ جہان سے لے کر اور توبہ کر دیا کہ حقہ کھول دیا بعد کچھ
 دنوں کے پھر اس شخص نے پوشیدہ طرہات کو ایک ہندو کے یہاں اپنی بیوی اور لڑکی کو بھیج کر ڈبرو بکرایا اور
 ان کی لڑکی ناچ گدی لڑکی کے بدن پر ڈبرو بجانے سے دیتا ماسان آیا اور اسی نے یعنی دیوتا نے بکری اور مرغنا
 مانگا تو ڈبرو بجانے والے نے مرغنا اور بکری کو مردار کر کے پوجا کر دی دوبارہ اس حرکت کی کسی کو خبر نہ ہوئی اب
 سہ بارہ اس شخص نے ایک ہندو کو اپنے مکان پر بلا کے ایک مرغنا اس کو یعنی اس ہندو کو دیا اس نے موافق
 اپنے رسوم کے مرنے کو اپنے قبرستان میں لے جا کر رات کو مردار کے قبر میں دبا دیا اور ایک قبرستان میں جا کر
 پتھروں کو پوجا اس کام کے کرنے پر یہاں مسلمانوں نے پھر اس کا حقہ بند کر دیا اور کہا کہ تو نے مکر سہ کر اسی کام کو

کر اور کرتا ہے تو کافر ہے، اس کے جواب میں بت پرست مسلمان کہتا ہے ضرورت شدید میں یہ کام یعنی مولوی لوگوں سے معلوم کر لیا ہے لہذا عرض کر اس مسئلہ کو خلاصہ تحریر کیجئے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں یہ کام جانتا ہے یا انہوں نے یہ کام کسے اگر یہ کام جانتا ہے، نہیں تو اسی کام کے کرنے والے کو مسئلہ سے کیا سزا ہونا چاہئے؟

الجواب

صورت مستفسرہ میں وہ کافر ہے اور وہ مولویوں پر اقرار کرتا ہے، کوئی مولوی ایسا نہیں کہہ سکتا اور اگر کسی نام کے مولوی نے مرض سے شفا کے واسطے غیر خدا کی پوجا جانتا کر دی ہو تو وہ بھی کافر ہے اور یہ شخص جب کہ تین بار ایسا کر چکا ہے مسلمان اسے ہرگز نہ ملائیں اگرچہ تو بہ ظاہر کرے کہ وہ مجنون ہے اور فریب دیتا ہے، اللہ عز و جل فرماتا ہے،

ان الذین امنوا ثم كفروا ثم امنوا ثم كفروا ثم اخذ دوا کفرهم لن تقبل توبتهم و اولئک هم اضل لولئک . والله تعالى اعلم .
 بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر
 اور کفر میں برہے۔ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور
 وہی ہیں جنکے ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)
 مسئلہ از کتاب محلہ کسی مار رمدہ ولی فیہ صاحب ۹ ریح الاولیٰ شریف ۱۳۴۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین میں اس مسئلہ میں، مولوی اجابت اللہ بنگالی چائنگامی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں اللہ کے سوا اپنے پیرو کو سجدہ کرنے کو جائز سمجھتا ہے اور اس کے دلائل میں کئی اور اراق سیاہ فرماتے ہیں اور علمائے اہلحدیث کو نسبت دی ہے فرقہ اسمعیلیہ سے، اور ان کو گمراہ لکھا ہے، اور علمائے دیوبند کو اسی فرقہ سے شمار کیا ہے اور اپنے گناہ میں اس سجدہ کو قرآن شریف سے مدلل کیا ہے اور جس حدیث سے سجدہ کی ممانعت ثابت ہوتی ہے، اس کو بے اصل سمجھتا اور کہتا ہے کہ احادیث احاد قرآن کو منسوخ نہیں کر سکتیں اور حدیث ابو داؤد کو جس میں سجدہ کی ممانعت ہے اس کو بھی اسی قسم سے سمجھتا ہے، اور سجدہ کی دو قسمیں ٹھہراتا ہے، تحییت اور تعبدی۔ تحییت کو جائز سمجھتا ہے اور تعبدی کو منہج کرتا ہے، مولانا اسحاق صاحب کلکتہ مدرسہ عالیہ میں مدرس ہیں جو شروحات میں حد سہ کا سپور میں بھی تعلیم دیتے تھے، انہوں نے سجدہ کی ممانعت کے بارے میں کچھ لکھا تھا، ان کو یہ شخص گمراہ اور گمراہ کنندہ کہتا ہے اور مولانا شاہ عبد الغفر صاحب

وہابی کے فتوے سے سجدہ کو جائز ثابت کرتا ہے، اور درمختار کو بے اصل ثابت کرتا ہے کیونکہ چھ طبقہ کی کتاب ہے۔ امام فخر الدین رازی کے حوالہ سے اس رسالہ کو لکھا ہے اور کہتا ہے کہ تفسیر کبیر کی پہلی جلد میں سجدہ کرنا اللہ کے سوا دوسرے کو جائز ہے، اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص جو خدا کے سوا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز سمجھے تو ایسا شخص کافر ہے یا مسلمان؟

الجواب

غیر خدا کو سجدہ تحیت کا جائز کرنے والا ہرگز کافر نہیں، اور اب جو اہل حدیث کہلاتے ہیں ضرور اہمیت ملی و گمراہ ہیں، اور دیوبندی یہی سے گمراہ تصریح مرتد ہیں، علمائے حرمین شریفین نے ان کی نسبت تصریح فرمائی کہ،

من شذاف کفرہ فقد کفرہ جس نے اس کے کفر میں شک کیا اس نے کفر کیا (شہادہ) جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انھیں کافر نہ جانے بلکہ ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور ارہ سجدہ حق و تحقیق شبہ کہ غیر خدا کو سجدہ عبادت کفر اور سجدہ تحیت حرام، کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے اور آج کوئی مجتہد نہیں کہ متفق علیہ ارشادات ائمہ کے خلاف دلیل سے مسئلہ نکالنا چاہے اذواء و تقریبا دو قول مذکور ہیں، واللہ اعلم والہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از شہرہ بریلی مدرسہ مظاہر اسلام مسئلہ حشمت علی صاحب ۱۶ ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا ترکب کفر ہونا تسلیم کرتا ہے، لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا، دریافت کرنے پر کہا کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بکا ہے، لیکن دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عائد ہوتا ہے کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں،

(۱) کفر قول

(۲) کفر فعلی

کفر قول یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جس میں ضروریات دین کا انکار ہو جیسے دیوبندیوں نے توہینِ خدا و رسول (صلی و علیہ وسلم) کی کی۔

اور کفر فعلی یہ کہ جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زندہ یا زندہ نہا، میت کو سجدہ کرنا وغیرہ، اب دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر
بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا
مما قضيت وليسلموا تسليما
تو اسے محبوب تمھارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے
جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمھیں حکام
نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس
سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (د)

قسم کھا کر فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکے جب تک اپنے اختلافات کو موافق احادیث و
آیات سے منسلک کریں پھر کوئی دشمنی یا کراہت بھی دل میں نہ رہے۔ اب بتائیے ہم لوگ اپنے مقدمات کو بحالے آیات
احادیث کے انگریزی قوانین سے منسلک کرتے ہیں تو ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں مگر یا نص قرآنی ہماری کفر فرما رہا ہے
جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں، ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں انتہی کلامہ، اب استغناء
یہ ہے کہ ذیل کا کیا حکم ہے؟ اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے؟

الجواب

جودعی حق پر ہیں وہ حکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہنے زور حکومت نہیں مل سکتا نکلانا چاہتے ہیں اور
مدعا علیہ کو حق پر ہے وہ مجبور ہی ہے جواہدی سرکسہ تو یک اور ڈگری ہوتے ان دونوں فریق پر اگر آیہ
کریمہ وارد ہو تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں آج سے نہیں صد سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل
گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں اور جو
مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسروں کا مال شلہ چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا بھٹلے
گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یونہی جھوٹا مدعا علیہ شلہ دوسرے کا دیا ہوا مال دینا نہیں
چاہتا اور وہی مدعا ذرائع کا ذب سے لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے
آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم کو حق یا شرعی حکم جب اس کے
خلاف ہو تو نہ نص امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے، یہ لوگ کافر ہیں، یہ نہ فقط
مقدمات بلکہ جہانات میں بھی جاری ہے، رمضان خصوصاً گریوں کے روز سے نماز خصوصاً جاڑوں
میں صبح و عشا کی نفس امارہ پر مشق ہوتی ہے اس سے کافر نہیں ہوتا جبکہ دل سے احکام کو حق و مانع
جانتا ہے، ہاں اگر دل سے نماز کو بیگوار اور روزے کو مفت کا فاقہ جاسنے تو ضرور کافر ہے۔ اگلی آیت کریمہ
اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے،

قال الله تعالى ولولا ان كتبنا عليهم ان يقتلوا
انفسكم او اخروجوا من دياركم ما فعلوه
الا قليلا منهم ^{یہ}
اور تعالیٰ نے فرمایا، اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنے آپ
کو قتل کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو اسے
نہ کرتے مگر ان میں تھوڑے۔ (ت)

ظاہر ہے کہ یہ نہ کرنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو ثابت ہوا کہ حکم کا نفس
پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجائے آدمی حکم سے باز رہنا کفر نہیں، ورنہ معاذ اللہ یہ ٹھہرے گا کہ
صحابہ کرام بھی گنتی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے، ما فعلوا الا قليلا منهم ^{یہ} (اسے نہ کرتے مگر
ان میں تھوڑے۔ ت) حالانکہ رب عزوجل جابجا ان کے پتے پتے مومن ہونے کی شہادت دیتے ہیں یہاں
تک کہ فرماتا ہے،

ولكن الله يحب اليكم الايمان ونسبته في
قلوبكم وكبر اليكم بكفركم الفسوق و
العصيان اولئك هم الراشدون فضلا
عن الله ونعمته والله عليم حكيم ^{یہ}
اے محبوب کے صحابو! اللہ نے تمہیں ایمان پیارا
کر دیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی
اور کفر و بے حکمی و نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی یہی
لوگ راہ پر ہیں اللہ کا فضل اور اس کی نعمت اور
اللہ باریک بین و علام ہے

یہ دل کی محبت ہے کہ ہمارے ایمان و کمال ایمان ہے اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادہ ثواب کی
بننا ہے۔ حدیث میں فرمایا،
افضل العبادات احسنها ^{یہ}
سب میں زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس
پر زیادہ شاق ہو۔

بہر حال یہ شخص جو اپنے کفر کا مقربے قضا کا فر ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے،
مسند قال اما ملحد يكفر ولو قال ما علمت
انه كفر لا يعذر منه ^{یہ}، واللہ تعالیٰ اعلم
اگر کسی مسلمان نے کہا میں علم نہیں ہوں تو وہ کافر
ہو جائے گا، اور کہا میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کہتا

سۃ القرآن الکریم ۶۶/۴

سۃ القرآن الکریم ۶۶/۳

سۃ ۴۹/۵

ص ۶۱

دار الکتب العلمیہ بیروت

حدیث ۲۰۸

سۃ الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ

۱۴۵/۱

توراتی کتب خانہ پشاور

باب مویجات الکفر انواع

سۃ فتاویٰ ہندیہ

۲۴۹/۲

کشف الخفاء للجلو فی

اعلم۔
مسئلہ ۱۰۳ از ذی القعدہ انگلستان جوٹل گورنمنٹ ضلع بنگالی اسکول انگلستان مسئلہ محمد سلیم خاں ماسٹر اسکول
۱۸ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے پر کے لڑکے کو نبی زادہ لکھا کرتا ہے، اس کا
اور جو لوگ اسے اچھا بکھر کر خوش ہوتے ہیں ای کا شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ بینوا تو جبروا۔

الجواب

اگر اس کا مرشد سید ہے یا میں معنی اسے نبی زادہ لکھتا ہے تو بجا ہے، اور اگر وہ سید نہیں بلکہ
مرشد کو نبی ٹھہرا کر اس کے لڑکے کو نبی زادہ لکھتا ہے تو بھی کافر اور جتنے اس پر خوش ہوتے ہیں وہ
بھی، وہو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۴ از پورولیا ضلع مان بھوم مسئلہ خلیفہ محمد جان ۱۸ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ۱۶ اپریل اور ۱۳ اپریل ۱۹۲۱ء میں بن مسلمانوں
نے ہڑتال کی ہے اور جیلے میں شریک ہوئے ہیں اس کی سیال حرام نہیں یا نہیں؟ بینوا تو جبروا

الجواب

جس نے لوگوں کے مجبور کئے سے ہڑتال کی اس پر وہ الزام نہیں اگرچہ بنا مجبوری شرعی مجبور
بن جانے کا الزام ہو، اور جس نے ایک طرفان بے تیزی کی موافقت چاہی اس سے زائد کچھ نیست
نہ تھی اس پر گناہ ہوا مگر وہ الزام اس پر نہیں اور جس نے کافروں کا سوگ منانے اور حکم مشرک کی
تعظیم بجا لانے کے لئے ہڑتال کی اس پر تجدید اسلام پھر تجدید نکاح کا حکم ہے،

لان تبجیل الکافر کفرہ، کما فی الظہیریۃ کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے، جیسا کہ ظہیریۃ، اثبات
والاثبات والدس وغیرہا من الاسفار دروغہ معروف کتب میں ہے۔ وہو
العزیز وہو تعالیٰ اعلم۔

تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۱۰۵ از متونامہ بھنبی ضلع اعظم گڑھ محلہ امجداد پورہ مسئلہ حکیم صابر حسین صاحب
۱۷ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ جو شخص ہنود کے خوش کرنے کے واسطے اپنے مذہب اسلام کی

کوسے خود کا فر ہے، مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام، اس سے سلام و کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اسے اپنے پاس بیٹھنے دینا حرام، بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرنے والے مسلمانوں کی طرح غسل و کفن دینا حرام، اس کے جنازہ پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام،

قال الله تعالى واما يغيب عنك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين، وقال تعالى ولا تكونوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار، وقال تعالى ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا نعّم على قبورهم۔
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (ت)

مسلمان دیکھیں وہاں یہ کویہ دشمنی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، اور پھر سادہ لوح ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں لاجول ولا حول الا باللہ العلی العظیم، ایک یہ بات یاد رہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سے گزند نہ پاتے بلکہ اس کی جگہ یا رسول اللہ ہو، اور دیوار پر کندہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ آئینہ میں لکھ کر نصب کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از دیوگڑھ میواڑ مرسلہ قاضی عبدالعزیز صاحب ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علامہ دین و مضاہی شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک گروہ نہ ہندو نہ مسلم دائم شارب الخمر، مشرک، سارق، مظالم، ظلموں میں سیاحتی کر کے نہ معلوم کس طرح سے فریب کر کے یا سر قہ کر کے ہزاروں روپوں کا سونا چاندی و زیورات وغیرہ لے آتے ہیں اور گیتا و بھاگوت پڑھ کر دے دیتے اور ہولی و دیوالی و گنگوڑ وغیرہ کی پرستش کرنے والے کج نام لینا رام چندر بھاگوت ہی کہ پکارنا اور قسم بھی ان کی کھانا اسما رو لباس بھی اہل ہندو کا سہ کلمہ جن کو یاد نہیں اسلام سے بالکل نا آشنا محض نکاح و نماز جنازہ کے پابند ہیں، بعض اوقات سیاحتی میں مردوں کو بھی آگ میں جلاتے ہیں اگر ان سے

۶۸/۶	۱۵	الحق آن الکرم
۱۱۳/۱۱	۱۶	۱۱۳/۱۱
۸۴/۹	۱۷	۸۴/۹

کہا جاتا ہے کہ طہیۃ اسلام پر ہو جاؤ اور شرک و شراب سے اجتناب کرو، تو کہتے ہیں کہ یہ ہم سے چھوٹ نہیں
سکتے ہیں ہمارے آباء و اجداد سے یہ طہیۃ جاری ہے اور کلمہ پڑھنے سے پورا انکار ہے نہ کما حقہ اقرار
برسوں سے ان کی راہ ہدایت کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن یہ قوم اپنی حرکات ناشائستہ سے باز نہیں
آتی، ایسی حالت میں ان مشرکوں، شرابخوروں، دزدوں کی نماز جنازہ و نکاح وغیرہ جائز ہے یا کفر؟
اسی طرح جو تھوڑے عرصہ میں کہیں سے سونا لے آتے ہیں اس کے رپے کو مسجد کی تعمیر و میلاد و مصرف کا رخیہ
میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اور مسلمانوں کو یہ مالی کیسا ہے؟ تو نکاح پڑھانے والا اور اس مال کا لینے
والا گنہگار ہوگا یا نہیں؟ بالتفصیل ارقام فرمائیں، رب العزت آقا کے نامدار کو فی الدارین جزائے خیر
عطا فرمائے۔

الجواب

یہ لوگ اگر باوصف ان حرکات کے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو مرتد ہیں ورنہ کافر مشرک بہر حال
ان سے شادی بیاہ محسرام و زنا، اور ان کے جنازہ کی نماز حرام قطعی، اور ان سے کوئی برتاؤ مسلمانوں
کا سار کھنا حرام، رہا نکاح پڑھانا اگر پہلی صورت کے ہیں جب تو ان کا نکاح کسی سے ممکن ہی نہیں،
نہ مسلمان سے نہ کافر سے، نہ اس کے ہم مذہب مرتد سے، نہ ان کے مردانہ عورت کا۔ اور اگر دوسری
صورت کے ہیں تو مسلمان عورت کا ان سے یا مسلمان مرد کا ایسی عورت سے نکاح باطل و حرام ہے
ان صورتوں میں نکاح پڑھانے والا زنا کا دلال ہے اور اگر وہ مرتد نہیں اصلی کافر ہیں تو ان کے
عورت و مرد کا نکاح اگرچہ کسی کافر یا کافرو سے ہو سکے مگر مسلمان کو اس کا پڑھانا نہ چاہئے وہ سونا
کہ جملہ لے آتے ہیں اگر معلوم یا گمان غالب ہو کہ چرائیاں نک کر لیتے ہیں تو اس کا لینا بھی حرام اور اسے مسجد
یا میلاد مبارک یا کسی کا رخیہ میں صرف کرنا بھی حرام، اگر اس کا گمان غالب نہیں شک ہے تو بچنا بہتر اور
لین اور لگانا نہیں تو گناہ نہیں،

امام محمد فرماتے ہیں ہم اس پر عمل پیرا ہیں، جب
کسی شی کو ہم حرام لعینہ نہ جان لیں، ذخیرہ،
ہندیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قال محمد بنہ ناخذ ما لم نعرف شیئاً
حراماً لعینہ، ذخیرہ ہندیہ۔ واللہ
تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از میر محمد دفتر رسالہ خیال بازار رازہ مدرسہ حافظ سید ناصر حسین چشتی صابری عابدی و سید عزیز احمد
چشتی صابری عابدی و شرف الدین احمد صوفی دارائی قادری رزاقی ۳ ربيع الاول ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اشرف علی صاحب تھانوی کے ایک معتقد نے اپنے خواب
بیداری کا حال جو ذیل میں درج ہے لکھ کر تھانوی کے پاس بھیجا جس کا جواب انھوں نے رسالہ الامداد
ماہ صفر ۱۳۳۶ھ میں حسب ذیل الفاظ میں دیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ جواب ان کا بموجب شرع
شریف کہاں تک درست اور صحیح ہے؟ نیز حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے مطابق
تھانوی صاحب کی نسبت حکم شرع شریف کا کیا صادر ہوا ہے؟

خلاصہ خواب : بجائے مکہ طیبہ کے دوسرے جڑ کے یوں پڑتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کی جگہ تھانوی کا نام لیتا ہوں ہر چند قصد کرتا ہوں لیکن یہی زبان سے نکلتا ہے
بعد بیداری اس غلطی کی تکلفی میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہوں اس میں بھی بے اختیار تھانوی کا نام زبان پر
آجاتا ہے۔

جواب خواب : اس واقعہ میں قسماً ہے کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ قبیح سنت ہے۔

الجواب

سیدی امام بو میری قدس سرہ صاحب برودہ شریف امام القری میں فرماتے ہیں، ما علی مشلہ
بعد الخطا (خطا کے بعد اس کی مثل مجھ پر نہیں۔ ت) دیوبندیوں کے کفر کا پانی ان کے سر سے گزر گیا
جس کا حال کتاب مستطاب "حسام المحرمین شریف" سے ظاہر ہے یہ لوگ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو شدید گالیاں دے چکے اور ان پر اب تک قائم ہیں، ان علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق
نام بنام ان سب کی تکفیر کی اور صاف فرمایا،

من شک فی کفر او عذابہ فقد کفر بحکمہ جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی
کافر ہے (ت)

جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے میں شک بھی کرے وہ خود کافر، پھر ایسوں کی کسی بات
کی شکایت کیا، ان کے بڑے قاسم تھانوی نے تحذیر اناس میں صاف لکھ دیا کہ اگر بالقرض بعد
زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

مسئلہ ایضاً

رسالہ الامداد مطبوعہ قندھار بمبئی ص ۳۵

مسئلہ القیدیہ المہرۃ فی المدح المہرۃ مع حاشیۃ العزیزات الامیرۃ المکتبۃ التجاریۃ المکرمی مصر ص ۴۹
کتاب مجمع الانہر شرعاً حنفیاً المکرم باب احکام الحجریۃ ولریعہ الفرائض الغریبی بیروت ص ۶۷
حاشیۃ المومنین مکتبۃ نبویہ لاہور ص ۳۱
۵۰ شہد ران کس کتب خانہ لاہور

یہ حضور، قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت سے صاف انکار ہے اور آیہ کریمہ و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین (اور میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔) کی صریح تکذیب ہے پھر یہ لوگ اگر صاف صاف ادعا سے نبوت و رسالت کریں تو ان سے کیا بعید ہے، مسلمان ہوتا تو ایسی بات سن کر لرز جاتا اور اس کو غریبہ دالے سے کہتا کہ خبیث مذہب بند کو کفر نہ پاک، نہ کہ اسے اور تسلی دی اور اس کی رجسٹری کر دی،

و سیعلم الذین ظلموا انک متغلب
ینقلبون ۖ واللہ تعالیٰ اعلم۔
اب جانا چاہتے ہیں کہ کس کو ڈپٹ پٹا کھائیں گے۔
واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

میں اس کے مسٹر محمد خلیل الدین صاحب مدنی بریلوی از کان پور امین گنجی
کیا فرماتے ہیں ملائے دین متین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ ایک مقلد شخص ایک آزاد شخص
کی کہ جس کی تعریفات ذیل میں لکھی جاتی ہیں نماز میں اقامہ انہیں کرتا کیا بوجہ ترک اقامہ ایسے آزاد شخص کی شخص
مقلد قابل ملامت ہے۔

(۱) شخص آزاد اپنے آپ کو صدق العلماء اور شیخ الشیوخ مشہور کرتا ہے، فلسفہ قدیم و جدید سائنس و
کسٹری بسنسکرت و انگریزی کا ماہر و استاذ، پیر و شاخ ضعیف اور مناظرہ و اعلیٰ اسلام ہونے کا
دعویٰ کرتا ہے اور شیخ الاسلام ہونے کا مقنی و امیدوار ہے، لیکن فقہ حنفیہ کی تحقیق ملاحظہ کرتے ہوئے
اور آیات قرآنی و احادیث نبوی کے معانی و تفسیر اپنی رائے سے بیان کرتا ہے، امام غزالی اور
امام رازی کو اپنے مقابلہ میں احمق و سفید کہتا ہے اور شبلی نعمانی کی طرح صحابہ و محدثین و مفسرین
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹا سمجھتا ہے۔

- (۲) اپنے لب بالا کے بال سبکوں کی طرح بڑھاتے رکھتا ہے
(۳) مہم سرا میں بعد جامع کے قبل جنابت اور وضو کے بجائے تیمم کر کے بارہا امامت کی
(۴) مسجد میں جیٹہ کو مسجد کے ظروف گلی میں اسپرٹ آمیز دوا پانی اسپرٹ کو حرام و نا پاک نہیں سمجھتا ہے۔
(۵) سود پر روپیہ دیتا ہے اور سود لینا جائز سمجھتا ہے۔
(۶) رمضان میں بلا حذر عداوت و مسافرت روزوں کے بجائے فدیہ دے دینا کافی سمجھتا ہے، یطیقونہ

میں سلب ماننے یا سبب نہ لانا۔

(۷) ایک محصنہ عورت سے ربط و ضبط پیدا کر کے اس کے شوہر کو دھوکا دے کر طلاق دلو کر اپنے تصرف میں لایا۔

(۸) اسی کے دور کے رشتہ دار اس کی جردوں کے ساتھ اس کے بیچے اور اس کے سامنے بے تکلف مخالفت دیکھتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا، اسی کی جرد اس کے ماں باپ کو منقذات فحش گالیاں دیتی ہے اور وہ خاموش مستحضر رہتا ہے۔

(۹) ایک مرتبہ نماز مغرب میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا، اگاہ کرنے پر کہا کہ بجا کرتے مسافرت قصداً قصر کیا تھا۔

(۱۰) ایک مرتبہ نماز مشاء میں ایک رکعت میں آیہ اکرسی پڑھی لیکن چند الفاظ چھوڑ گیا متنبہ کرنے پر کہا کہ تین آیت کی مقدار پڑھنے کے بعد غلطی ہو جانے سے نماز کا اعادہ ضروری نہیں۔

(۱۱) ہزار ہا مسلمانوں کے ایک جلسہ میں ایک آیت کی تفسیر میں سجال کے معنی میں عورتوں کو بھی شامل کر کے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ کسی مرد کے باپ تھے اور نہ کسی عورت کے باپ تھے۔

(۱۲) اپنے پیر کو کہتا ہے کہ وہ بمنزلہ حضرت محمدی علیہ السلام کے ہے اور اپنے آپ کو بمنزلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بناتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا پیر جب کسی کو مرید کرتا ہے اسی سے مراد ہے کہ میری بیعت لیتا ہے اور جو دوسرے مشائخ مرید کرتے ہیں وہ بھی میری بیعت میں داخل ہوتے ہیں اسی طرح کنایہ دھوی نبوت و رسالت بھی کرتا ہے۔

الجواب

(۱) فقہ حنفی کی تحقیر ضلالت ہے، تفسیر بالاسے حرام، امام خزانہ اور امام رازی کو اپنے مقابلہ میں ایسے الفاظ سفیض سے یاد کرنا سخت تکبر ہے اور مشکروں کا ٹھکانا جہنم ہے۔

الیس فی جہنم شوی للعتکبرین۔ کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں (ت) صحابہ کرام کو جھوٹا سمجھنے والا اگر اہل بدین ہے۔ اور اگر سب صحابہ کو عمرنا ایسا سمجھے تو کافر یا یقین ہے۔ (۲) لب بالاکے بال حد سے تجاوز رکھنا سنت کی مخالفت اور کافروں سے تشبہ ہے۔

(۳) پانی اگر ضرر نہ کرے تو صرف خوفِ سر دی سے تیمم کرنا حرام ہے اور نماز باطل اور اس کے پیچھے سب کی نماز باطل، ایسا کرنے والا اللہ غاسق۔

(۴) اسپرٹ حرام ہی نہیں بلکہ نجس بھی ہے، اپنے ہی منہ میں چیا تو حرام و نجس چیز کھانے پینے کا آج کل ہر شخص کو اختیار ہے، مگر مسجد کے برتن نجس کئے کہ مسلمانوں کے جامہ و بدن ناپاک اور وضو و نماز باطل ہوں یہ صاف دلیل ہے کہ یہ شخص شریعت پر سخت بڑی و جیباک ہے۔

(۵) سود لینے کو ملال جاننا کفر صریح ہے اور حرام جان کر ایک درم سود کھانا اپنی ماں سے ۳۶ بار زنا کے برابر ہے،

من کل درهم سبأاً وهو يعلم فکانما
ثمنی بامہ ستا وثلاثین مثقالاً
جس نے عدا ایک درہم سود کھایا اس نے اپنی
ماں سے چھتیس ذوزنہ کیا۔ (ت)

(۶) بے عذر مرض و سفر روت رمضان کے نہ رکھنا اور فدیہ کافی جاننا قرآن عظیم کی حرمت اور نئی شریعت کا ایجاد اور جہنم گہری کا استحقاق ہے

نولہ ما تولى و نصلہ جہنم و سادت
مصبیہ۔
ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے
دورث میں داخل کریں گے اور کیا ہی بڑی جگہ
پلٹنے کی۔ (ت)

(۷) سائل نے تصرف میں لانا مطلق لکھا اگر بلا نکاح یا عدت کے اندر نکاح کے ساتھ ہے تو زنا ہے
ور نہ دھوکا دینے پر مرکب و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

من غشنا فلیس مثالی
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (ت)

(۸) اپنی منکوحہ پر غیرت نہ کرنے والا دیوث ہے اور ماں باپ کو فحش گالیاں بوردے سن کر خاموش رہنے والا عاق ہے اور دیوث و عاق دونوں کو فرمایا کہ جہنم میں نہ جائیں گے۔

(۹) مغرب میں قصر کرنا نئی شریعت کا نکانہ اور اللہ تعالیٰ پر افراس ہے،

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب
بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل حدیث حضرت عبداللہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۲۲۵/۵

۲۔ القرآن الکریم ۱۱۵/۴

۳۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس مثالی کتب خانہ کراچی ۱/۷۰

لایف حویٰ

نہ ہوگا۔ (ت)

(۱۰) آیت لکھنی میں چند الفاظ کا بیچ میں سے چھوڑ جانا اگرچہ ایک مذہب پر مطلقاً مفید نماز ہے، جبکہ صرف آیت لکھنی ہی پڑھی ہو اور جب کوئی لفظ چھوٹ گیا آیت پوری نہ ہوئی، مذہب رائج میں بے فساد معنی فساد نماز نہیں، اور واجب بھی ادا ہو جائے گا جبکہ باقی تین آیت کی قدر بڑی مگر یہ مسئلہ کہ تین آیت کی قدر پڑھنے کے بعد کوئی غلطی مفید نماز نہیں ہوتی محض باطل۔

(۱۱) یہ صراحتہ آیت کریمہ ایہا النبی قل لا انا واجل و بنا ملک (اسے نبی! اپنی پیروی اور صاحبزادوں سے فرما دو۔ ت) کی تکذیب ہے اور آیت کی تکذیب کفر۔

(۱۲) اس قول میں کمال تکبر ہے اور آیت کریمہ لعدا استکبروا فی انفسہم وحتوا حقوا کبیرا (بیشک اپنے جی میں بہت ہی اونچی کھینچنی اور بڑی سرکشی پر آئے۔ ت) میں داخل ہوتا ہے اور یہ کہ جو بیعت لیتا ہے میری ہی لے لیتا ہے درپردہ رسالت و نبوت یا کم از کم غیثت عظمیٰ کا ادا ہے، بالجلہ افعال و اقوال مذکورہ فتنی و ضلّول و کفر میں داخل ہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز باطل محض ہے، جو مسلمان اس کی اقتداء سے بچتا ہے وہ بہت اچھا کرتا ہے اس پر ملامت حق پر ملامت ہے، جو اس کے پیچھے نماز پڑھے وہی مستحق ملامت، بلکہ سر اور غذاب شدہ ہے، والعیاذ باللہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲۱ از شہر یونہ گھوڑ پوری بازار متصل مسجد مکان ۱۲۱ بھولی بخش بالور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اسی مسئلہ میں کہ ایک عورت ہے وہ پیشتر قوم جارحی بعد میں مسلمان ہو کر ایک مرد مسلمان سے اس نے نکاح کر لیا، اس سے پہلے اسی قوم میں شادی ہو چکی تھی، کیونکہ اس کے ایک لڑکا ہے، اب وہ عورت اپنی قوم میں جانا چاہتی ہے اور اس کے خاندان کے لوگ اور اس کا بیٹا اس کو درغللہ ہے، کیا تو اپنی قوم میں آجائے کہ اچھی طرح رکھیں گے اور وہ عورت میرے یہاں کھانا پکانے پر ملازم ہے اور وہ عورت بھی جانا چاہتی ہے، تو اب ہم کو شرع شریف کیا حکم دیتی ہے کہ ہم کس طریقہ سے اس کو رکھیں اور اس کے اسلام میں تو کوئی ضعف نہیں ہے اور ہم کو اسے

سہ القرآن اکرم ۶۹/۱۰

سہ " ۵۹/۳۳

سہ " ۲۱/۲۵

کیسی امداد دینی چاہئے اور وہ میرے قبضہ میں بھی ہے اور اس کو ہم نے کبھی کبھار رکھا ہے ورنہ وہ اب تک اپنی قوم میں شریک ہو جاتی، فقط۔

الجواب

جب وہ کافروں میں جا ملتا اور کافر ہونا چاہتی ہے تو وہ کافر ہو گئی جبراً روک رکھنے سے مسلمان نہیں ہو سکتی، ہاں اگر یہ سمجھا جائے کہ اس روکتے سے وہ خواہش کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اور پھر صدق دل سے مسلمان ہو جائے گی تو رد کا جائے ورنہ "رکھا جائے"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۲۲ از درو ڈاک غارہ خاص ضلع مٹی تال مرسلہ عبداللہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ آدمی حضور کے عقائد کو بہت اچھا اور بہتر جانتے ہیں اور دیوبندی مولویوں کے عقائد کو بہت بُرا جانتے ہیں اور بڑے بڑے سنت جماعت میں لیکن یہ سب بے علمی اور نادانی کے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں، حضور کی تحریروں سے اتنا شوق نہیں کرتے اور ناحق معلوم کریں، آیا ان کے پیچھے بھی نماز پڑھی جائے یا نہیں، اور اس مرض میں بہت مخلوق مبتلا ہے۔

الجواب

جیسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرین کی ہے پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ وہ کچھ نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان کبھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرین کرنے والے کو مسلمان کبھی کفر ہے اسی لئے علمائے عرب میں شریعتین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر مرتد کہا اور صاف فرمایا کہ

من شكك في كفره وعدا به فقد كفر
جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

جو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتا درکنار ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبر نہیں اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ بڑے لوگ بد عقیدہ بد مذہب ہیں وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سنت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازی سب باطل و بیکار، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۲۳ از بحشی بازار کشک مرسلہ محمد عبدالرزاق صاحب ۱۲ رمضان ۱۳۲۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا علم برابر ہے، اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدمات حقیقہ تھے خدا کے علم کے مقابلے میں حضرت کا علم کروڑ یا سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ سے بھی کم ہے۔ اور شخص اول شخص دوم کو کافر و مشرک وہ بولی جانتا ہے خواہ عالم ہو یا جاہل، ہم لوگوں نے یہ سنا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے بروائی عالم نہیں ہے اور مجتہد مائتہ حاضرہ آپ ہی ہیں، اور شخص اول ایصال ثواب کو جو عوام الناس میں مقبول کہتے ہیں واجبات میں سے جانتا ہے، اور جو ایصال ثواب کو بلا تعین کرتا ہے اس کو حاطی کہتا ہے اور اہلسنت سے خارج، اور ایصال ثواب کے واسطے دن مقرر کرنے کو سنت کہتا ہے اور کہتا ہے مجتہد مائتہ حاضرہ کا بھی یہی عقیدہ ہے، اس میں حق کیا ہے؟ اور ان دونوں میں کون کا قرعہ کون مسلمان؟

الجواب

علم الہی سے مساوات کا دعویٰ بیشک باطل و مردود ہے مگر تکفیر اس پر بھی نہیں ہو سکتی جب کہ بطلان الہی مانے، اور بلا شبہ حقیقی ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین و اولین و آخرین کے مجموعہ علوم مل کر علم باری سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو ایک بوند کے کروڑوں حصہ کو کروڑوں سمندروں کے ہے اور ایصال ثواب کے لئے تعین تاریخ بلا شبہ جائز ہے اور سنت مسلمان، یعنی ان کا طریقہ مسلوک ہے، اگر اسے واجب جانتا باطل محض سے یہی حکار رسالت کی سنت ہے، واثق امانی اعلم۔

مسئلہ ۱۲ اگر کھانکھانہ ضلع کوٹھار پور جامع مسجد مرسلہ آدم شاہ پیش امام ۱۴ رمضان ۱۳۴۸ء ایک خاندانی شخص آئین دین متین و قوانین شریعت کو قصداً و غلظاً نہیں مانتا اور اپنے ہی قول و فعل پر ہٹ و دھرم کرتا ہو یعنی قلعی جان بوجھ کر اپنی لڑکی کے حرام کی کمانی کھاتا ہو اور وضع محل حرام ہو نہ ہو ہٹ پٹے گھر میں رکھ کر ہر قسم کا برتاؤ کرتا اور کسی کی نصیحت بھی نہ مانتا ہو ایسے فوادی شخص کے بارے میں علمائے دین کس قسم کے برتاؤ کا حکم دیتے ہیں؟

الجواب

ایسا شخص سخت نجس و مردود و دقوث ہے بلکہ حدیث اس پر جنت حرام ہے اور بلکہ قرآن عظیم اس کے پاس جہنم ناجائز نہیں،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بُلداۓ قویاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)

قال اللہ تعالیٰ واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین

مسلمان اُسے ایک نکتہ چوڑویں اور اس سے سلام کلام، میل چول سب ترک کر دیں جب تک صدق دل سے توبہ نہ کر لے، اس سے زیادہ یہاں کیا سزا ہو سکتی ہے! واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۱۲۵ از سرانے چھیلے ضلع بلند شہر مرسلہ راعت اللہ صاحب امام مسجد جامع ۱۹ رمضان ۱۴۳۸ھ
زید کہتا ہے کہ سود کے معنی اور میں اور بیاج کے معنی اور، ہم بہت نہیں لیتے ہیں۔ اور کھلم کھلا
سود کھاتا ہے اور اوروں کو کہتا ہے کہ تم سود کے معنی نہیں جانتے، اور جائز کہتا ہے، اس کے اصرار
پر شرع کا کیا حکم ہے؟

الجواب

سود مطلقاً حرام ہے بہت ہو یا تھوڑا۔ قل اللہ تعالیٰ وحسبہ السب (اللہ تعالیٰ نے
فرمایا، اور حرام کیا سود۔ ت) زید کا اسے حلال کہنا اس کی حلت پر اصرار کرنا موجب کفر ہے، اس پر توبہ
فرض ہے، از سر نو مسلمان ہو، پھر اگر عورت راضی ہو تو اس سے نکاح جدید کرے، اور اگر نہ مانے تو
مسلمان اسے قطعاً چھوڑ دیں اس کے پاس بیٹھا اٹھنا حرام ہے،
قال تعالیٰ واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکر مع القوم عذیب۔ واللہ
تعالیٰ اعلم۔ توبہ آئے پر ملاہوں کے پاس نہ بیٹھ۔ واللہ
تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۲۶ از موضع پرتاب پور پر گنہ ضلع بریلی مرسلہ محبوب عالم صاحب ۸ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مرید خاندان عالیہ مداریہ میں ہے اور نماز روزہ کا
پابند ہے اور بصدق دل کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے، خدا کو حق اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برحق اور عقیدہ اہل سنت و جماعت کا پابند ہے لہذا خدمت بابرکت میں مسترعی
ہے کہ عند الشرح ایسا شخص مسلمان اور صاحب ایمان ہے یا نہیں؟

الجواب

جب وہ اللہ و رسول کو برحق جانتا ہے اور تمام عقائد ایمانیہ کا سچے دل سے معتقد ہے اور کوئی قول
یا فعل تکذیب یا توہین کا اس سے صادر نہیں ہوتا، جاہل مداریوں وغیرہم کی طرح شریعت کو لغو نہیں سمجھتا
تو بیشک وہ مسلمان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

- ۱۲۷ مسئلہ مسئلہ آدم ابراہیم صاحب از کچھ اخبار ضلع کچھ بھوج بموم پیر
 تا ۲۹ (۱) ایک شخص کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ فرض ہے محمد رسول اللہ واجب ہے کیونکہ قرآنی آیت سے
 تو فوراً کلمہ ایک جگہ ثابت نہیں، ہاں احادیث سے ضرور ثابت ہے، غلط ہے یا صحیح؟
 (۲) ایک شخص کہتا ہے کہ ہم کو قرآن وحدیث سے ضرور نہیں تم آپ ہی اس کے ورق لوٹا کر دے، نماز تم ہی
 پڑھو، سر نیچے اور چوڑاؤ پر کون کرے ایسے لوگوں کا کیا چاہئے اور بیعت ان سے کرنا کس طرح ہے؟ زعم
 یہ ہے کہ قرآن مولاؤں نے بنایا ہے مولاؤں کے قرآن کو نہ ماننا چاہئے۔
 (۳) ایک شخص بدوئے مطلق یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں دہائی نہیں، اللہ کو ایک جانتا ہوں رسول اللہ کو نبی برحق
 اور اولیائے عظام کو برابر جانتا ہوں، کرامت کا قائل ہوں، حنفی مذہب کا پابند ہوں، جو لوگ پھر بھی
 اعتبار نہ کریں تو کیا کیا جائے، قرآن اور اللہ پر یقین نہ کرنے والوں کو کیا کہا جائے، بیتو توجروا۔

الجواب

- (۱) وہ شخص جھوٹ کہتا ہے، شریعت مطہرہ پر اقرار کرتا ہے لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ
 دونوں کا ماننا ہر فرض سے اعظم فرض اور یکساں فرض ہے، دونوں قرآن مجید میں ہیں، یکجا نہ ہونے سے
 ایک کی فرضیت کیوں جاتی رہی بلکہ اب کی فرضیت تو قرآن مجید ماننے سے بھی مقدم ہے، قرآن مجید کا ماننا
 ان کے ماننے پر موقوف ہے بلکہ ان میں بھی پہلا جگہ بغیر دوسرے جگہ کے بیکار ہے اور دوسرے جگہ کے ماننے
 میں پہلے کا ماننا خود آگیا صرف لا الہ الا اللہ سے مسلمان نہیں ہو سکتا اور صرف محمد رسول اللہ جیسے
 دل سے ماننا اسلام کے لئے کافی ہے جو اسے ماننے عمالی ہے کہ لا الہ الا اللہ نہ مانے۔ درمختار
 میں ہے،

يلتقن بذکر الشہادتين لان الادلی لا تقبل بدون الثانية
 (میت کو) دونوں شہادتوں کی تلقین کی جائے کیونکہ
 پہلی شہادت (توحید) دوسری شہادت (رسالت)
 کے بغیر مقبول ہی نہیں۔ (ت)

یہ کہنے والا اگر فرق فرض و واجب سے غافل ہے یونہی سنی سنائی آتا جانتا ہے کہ فرض کا مرتبہ زیادہ ہے
 جب تو اسی قدر حکم ہے کہ کذاب ہے یہاں کہ ہے، شریعت پر معترضی ہے، مستحق عذاب نار ہے اس پر توبہ
 فرض ہے، اور اگر فرق جانی کر کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ (حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اللہ کے رسول ہیں۔ ت) کا ماننا یقینی لازم نہیں صرف ظنی ہے۔ تو قطعاً کافر مرتد ہے۔

(۲) اس میں تین الفاظ طعون اور تنویہ کفر خاص ہے کافر مرتد کے ہاتھ پر بیعت کیا معنی! ان اقرار پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ بہر ازیں مجمع الاثر و در مختار وغیرہ میں ہے،

من شك في كفره وعذابه فقد كفر
جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

(۳) اگر اس میں کوئی بات دہا بیت کی نہ دیکھی نہ کوئی قوی وجہ شبہہ کی ہے تو بلا شبہہ نہ کیا جائے بدگمانی حرام ہے، اور اگر اس میں دہا بیت پائی تو ثابت شدہ بات اس کی قسموں سے دفع نہ ہو جائے گی دہا بی اکثر ایسی قسمیں کھایا کرتے ہیں،

قال الله تعالى يحلفون بالله ما قالوا
والقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد
اسلامهم
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ
انہوں نے نہ کہا، اور بیشک ضرور انہوں نے کفر
کی بات کہی اور اسلام میں آکر بعد میں کافر ہو گئے۔ ت)
ان کی قسموں کا اعتبار،

قال الله تعالى انهم لا ايمان لهم
اور اگر کسی وجہ سے شبہہ ہے تو صرف ان قسموں پر قناعت نہ کریں بلکہ اس سے دریافت کریں کہ تو انہیں دہلی
و تفرغ حسن دہلی و رشید احمد گنگوہی و قاسم نادر قوی و اشرف علی تھانوی اور ان کی کتابوں فقہ الایمان
و معیار الحق و براہین قاطعہ و تحذیر اناس و حفظ الایمان و بہشتی زیور وغیرہ کو کیسا جانتا ہے، اگر
صاف کہے کہ یہ لوگ بے دین گمراہ ہیں اور یہ کتابیں کفر و ضلالت سے بھری ہوئی ہیں تو ظاہر یہی ہے کہ وہابی
نہیں در ضرور وہابی ہے، چھوٹوں کی قسم پر اعتبار نہ کرنا قرآن اور اللہ پر اعتبار نہ کرنا نہیں،

اذ جاءك المنفقة منت قالوا نشهد
انك لرسول الله والله يعلم
جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے
ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے

اللہ لرسولہ ۱ واللہ لیشہدان المنفقین
 لکذبون ۵ اتخذوا ایمانہم بعتہ فصدوا
 عن سبیل اللہ ۶ فہم ساء ما کا تو
 یصلون ۷ واللہ تعالیٰ اعلم۔
 رسول ہیں اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو،
 اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں،
 اور انھوں نے اپنی قسموں کو کھال بٹھرایا تو اللہ کی
 راہ سے روکا، بیشک وہ بہت ہی بُرے کام
 کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (د)

مسئلہ ۱۳۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان لوگوں کے بارے میں جو نہ تو علمائے کرام کے
 فتاویٰ پر عمل کریں اور نہ مانیں بلکہ علمائے کرام و رشتہ الایثار کو بعض اس بغض پر کہ ان کے کاموں کو کیوں
 ناجائز بتلاتے ہیں بُرا کہیں۔

الجواب

یہ جو طلب کیا جاتا ہے وہ بھی تو فتویٰ ہی ہو گا جو فتویٰ نہیں مانتے ان پر اس کا کیا اثر ہو گا، عالم دین
 سے بلاوجہ ظاہر بغض رکھنے پر خوف کفر سے نہ کہ جب کہ وہ بغض ان کا فتویٰ شرعی ہو۔ مخ الرومن وغیرہ
 میں ہے،

من ابغض عالما بغیر سبب ظاہر خبیث
 علیہ الکفرۃ
 عالم دین کی توہین کھلے منافق کا کام ہے اور فقہ میں ان پر حکم کفر۔ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ثلاثة لا یتخف بحقوق الامانۃ بعین
 النفاق ذوالعلوۃ والشیبۃ فی الاسلام
 وامام مقتصطہ
 تین آدمیوں کی ہر اولیٰ و تریں کرنے والا اعدائے
 منافق ہے، صاحب علم، مسلمان بڑھا اور
 عادل حاکم۔ (د)

مجمع الانہر میں ہے،

سۃ القرآن الکریم ۱۲/۹۳
 سۃ الرومن الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی العلم والعلما مصلیۃ ابابن مصر ص ۱۷۳
 سۃ المعجم الکبیر حدیث ۷۸۱۹ الملکیۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۳۸/۸
 کنز العمال حدیث ۳۲۸۱۱ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۳۲/۱۹

لا مستخفاف بالاشراف والعلماء كفسر و
من قال للعالم عويلم او لعلوى عليموى
قاصدا به الاستخفاف كفر ليه
مرواں کیا جائے شکایت جہاں قرآن وحدیث کی عزت پرستی پرشار کی جاتی ہو۔
سبحن مقبب القلوب والابصار س بنسا
لا تنزع قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا
من لدنك من حمدة انك انت الوهاب ليه
والله تعالى اعلم۔

مسئلہ ۱۳۱ میرزا غلامی صاحب از شہر کراچی انسپکٹر چوٹی ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ :

(۱) زیہ عالم فرقہ دہلیہ کے شاگرد کے چیکے روزانہ نماز پڑھتا ہے اور عالم مذکور کے کہنے کو مانتا ہے
خواہ وہ کہتا اس کا کسی طور پر لطا بن نیک کام کے واسطے ہو اور وہ بھی مشورہ کے لئے اس کے
پاس جاتا ہے نیز عالم اہل سنت کی خدمت حاضر ہوتا ہے خواہ یہ عاضری کسی نیک کام کے لئے ہو
اور اپنے آپ کو سُستی بھی کہتا ہے ، ایسی حالت میں بموجب شریعت اہل سنت جماعت کہا جاسکتا
ہے یا نہیں ؟

(۲) فرقہ عالم فرقہ دہلیہ کے شاگرد کے چیکے نماز پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو سُستی کہتا ہے اور اعتراض
ہوئے پر یہ جواب دیتا ہے کہ یہ علماء کے جھگڑے ہیں یہ ان کو بُرا کہیں وہ ان کو بُرا کہیں ہماری نماز
سب کے چیکے ہو جائے گی ، علماء کی باتیں علماء جانیں ، ایسی صورت میں امر سُستی کہا جاسکتا ہے
(۳) یا نہیں ، اور ایسا جواب دینا اس کا نیک ہے یا نہیں ؟

پھر اپنے آپ کو سُستی کہتا ہے اور فرقہ دہلیہ اور غیر مقلدوں کے معاملہ میں کہتا ہے کہ یہ سب
قرآن وحدیث کے ماننے والے ہیں ، جھگڑے کی باتیں نہیں نکالنا چاہئے ، سب حق پر ہیں ایسی

کیفیت میں بیکر کوشتی کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟ یتیموا تو حردا۔

الجواب

- (۱) اگر وہ بانی کا شاگرد وہابی ہے اور یہ اسے وہابی جانتا ہے پھر اسے قابل امامت مانتا ہے خلاصہ یہ کہ کسی وہابی کو وہابی جان کر کافر نہیں جانتا تو وہ کوشتی کیا مسلمان بھی نہیں ہو سکتا۔
- (۲) ایسی صورت میں عمر و کشتی کیا مسلمان بھی نہیں کہ اس کے نزدیک اسلام و کفر یکساں ہیں اور کفر کا رد بھکڑا ہے۔

(۳) ایسی صورت میں بیکر کافر و مرتد محض ہے۔ واعدہ تملیٰ اعلم

مسئلہ ۱۳۴۹ از شہر عقبہ کو قوالی مسئلہ ولایت حسین و جبرائیل ۹ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ

علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ میں ایمان سے کٹا ہوں اور قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو پہلے قادیانی تھا اور نہ اب ہوں، قادیانی پر لعنت کرتا ہوں، میں اہل سنت و جماعت ہوں اگر کوئی شخص مجھ پر بعد توبہ کرنے کے الزام دے تو وہ مواخذہ دار ہو گا یا نہیں؟ یا اگر میرا میل کسی وقت ان لوگوں سے کوئی ثابت کرے تو میں سب لوگوں کا مواخذہ دار ہوں گا، قادیانی کو کافر جانتا ہوں۔ البعد ولایت حسین

گوایان، عبدالرحمن بعلم خود، مسیح اللہ بعلم خود، قادر حسین بعلم خود، ایمان حسین بعلم خود، مولوی محمد رضا خاں بعلم خود، صادق حسین بعلم خود، محمد حسن بعلم خود، یاسر حسین بعلم خود، فقیر محمد شمس علی خاں رضوی، فقیر ایوب علی رضوی بعلم خود، قاضی علی قادری رضوی بعلم خود۔

الجواب

اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور بعد توبہ کے گناہ باقی نہیں رہتا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

المتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ لے گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا گناہ کیا ہی نہیں۔

قادیانیوں کے ساتھ میل جول سے انہوں نے پہلے بھی ایک مجمع میں توبہ کی تھی اور آج پھر ایک مجمع میں توبہ کی تھی پھر ایک مجمع کے ساتھ آئے جن کے دستخط اوپر ہیں اور دوبارہ توبہ کی، توبہ کے بعد ان پر بلا وجہ جو کوئی الزام رکھے گا وہ سخت گنہ گار ہو گا اور توبہ کے بعد اگر پھر یہ میل جول کریں گے تو ان پر گناہ عظیم کا بار ہو گا مگر بلا وجہ توبہ کے

بعد الزام رکھنا سخت جرم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۱۳۵ از نو مشہرہ تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان مسئلہ عبد الغفور صاحب
۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ

ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا،

ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا۔

مرزا صاحب مجدد وقت ہے۔ حالی جا بجا اس قوم نے لوگوں کو بہت غراب کیا ہے، ثبوت کے لئے کوئی رسالہ
وغیرہ ارسال فرمائیں تاکہ گمراہی سے بچیں۔

الجواب

مجدد و کامل از کم مسلمان ہونا تو ضرور ہے، اور قادیانی کا فرمودہ تھا ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین
نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ،

من شد فی کفرہ و عذابہ فقد کفرہ
جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی
کافر۔

لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوئی ہے جو گاندھی مشرک کو رہبر، دین کا امام و پیشوا مانتے ہیں
نہ گاندھی امام ہو سکتا ہے نہ قادیانی مجدد، السورۃ العقاب و قہر الدیان و حسام الحرمین مطبع اہلسنت
برٹنی سے منگائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۳۶ از مشہرہ محلہ شاہ آباد مسئلہ شیخ الطاف احمد صاحب رضوی ۱۸ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میں نے مولانا صاحب مسجد جاتی
سے کہا کہ اگر رافضی تکبیر تمہاری جماعت میں آکر کہے تو تکبیر شمار کی جائے گی یا نہیں؟ کہا، رافضی کی تکبیر
شمار نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ میں نے کہا، اگر وہ اپنی تکبیر کہے تو وہ تکبیر شمار ہوگی یا نہیں؟
کہا، تو کیا یہ مسلمان نہیں سمجھے جاتے ہیں کیا حرج ہے۔ میں نے کہا، یہ مسلمان نہیں سمجھے جاتے۔ جواب ۵، کیا
خوب۔ علاوہ اس کے امام مسجد مذکورہ کی نشست بھی دہتی ہے، لہذا ایسی صورت میں اگر اس کے پیچھے
نماز پڑھی تو اچھا کیا یا بُرا؟ نماز نہ پڑھنے والا تو یہ کرے اور معافی پاس ہے یا امام؟ بیٹنوا توجہ و

الجواب

مذکورہ میں ایسے شخص کے بچے نماز جائز نہیں، اس کے بچے نماز نہ پڑھنے والے نے بہت اچھا کیا، اس پر کچھ الزام نہیں، اس امام پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور سنی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۳۰ شہر محلہ کانگڑوہ مستولہ سید فرحت علی صاحب ۱۸ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت اس مسئلہ میں کہ زید مسلمانوں کے ایک گروہ کا سردار بننا چاہتا ہے لیکن علمائے وہابیہ کو اچھا کہتا اور کہتا ہے کہ وہ علمائے دین ہیں ان کے وعظ و نصیحت سے ان سے قوت لیتا ہے ان پر عمل کرتا ہے، نماز فجر کی اندھیرے سے پڑھتا ہے، اکثر نمازیں سنتیں ترک کرتا ہے، میلاد شریف میں قیام کے بعد آتا ہے یا پہلے سے کھڑا ہو جاتا ہے، اور کبھی آتا بھی نہیں اور کہتا ہے کہ میلاد شریف اتنی دیر نہ پڑھنی چاہئے کہ نماز صبح کی قضا ہو جائے کیونکہ میلاد سے نماز مقدم ہے۔ زید سے مسلمانوں کو بدگمانی ہوئی تو زید نے کہا کہ میں اللہ کو جانوں اس کے رسول کو پچانوں، صحابہ کو سمجھوں، آل پرندہ ہوں۔ تو مسلمانوں نے کہا کہ اچھا تم گیارہویں شریف کرو یا میلاد شریف کرو۔ کہا میرے پاس پیسہ نہیں تم کو وہی بھی سر پر رکھ کر کھالوں گا۔ ایسی صورت میں مسلمان زید کو اپنا سردار مانیں اور اس کی باتوں پر عمل کریں اور اس سے میل جول رکھیں یا نہیں؟ اور جو مسلمان سردار مانیں یا اس سے نہیں اس کی باتوں پر عمل کریں ان پر کیا حکم ہے؟ اور زید ہمارے اہلسنت کے گروہ میں کس حکم سے داخل ہو سکتا ہے پھر اس حکم پر بھی اس کو سردار مانا جائے یا نہیں؟ بیوقوف تو خود را۔

الجواب

جو شخص دیوبندیوں کو مسلمان ہی جانتے یا ان کے کفر میں شک کرے بغضوئے علمائے حرمین شریفین ایسا شخص خود کافر ہے کہ

من شد فی کفرہ وعداہ فقد کفر
جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (ت)

پھر وہ سردار مسلماناں کیسے ہو سکتا ہے، گیارہویں شریف کی نیاز کھانہ دلیل اسلام نہیں بڑے بڑے کٹر وہابی جو اسے حرام و شرک کہتے ہیں کھانے کو آپ سب سے پیلے دوڑ دوڑ کر جاتے ہیں، ایسا شخص جب تک وہابیہ اور خصوصاً ان دیوبندیوں کو جنہیں علمائے حرمین شریفین نے کافر لکھا نام بنام بالاعلان کافر نہ کہے اس کی توبہ صحیح نہیں ہو سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳۵۰ھ از شہر کنہ محلہ روہیلی ٹولہ مسلولہ محمد خلیل الدین احمد صاحب ۱۹ محرم ۱۳۳۹ھ تا ۱۵۳ھ
جس طرح کہ ایران میں باب اور بہاؤ کو پیشرو بنا کر باقی وہابی جدید فرقہ بنائے گئے اور
ہندوستان میں گرو نانک، کبیر، سید احمد جوہپوری، سید احمد اسکے بریلوی، سید احمد کوٹی، آغا خان
اور مرزائی قادیانی کو پیشوا، مہدی، لیڈر، نبی اور خدا بنا کر جدید فرقہ بنائے گئے۔ اسی طرح اس وقت
محض برائے نام مسلمان لیڈروں اور مولویوں نے ایک ہندو لیڈر مسٹر گاندھی کو اپنا پیشوا بنا کر ایک جدید
فرقہ بنایا ہے اور ان کی نسبت اب تک بذریعہ اخبارات، رسالہ جات، اشتہارات، مشاہدات اور
مسموعات احمد ذیل معلوم ہوتے ہیں:

(۱) ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک کافر
کو اپنا رہنما بنایا تھا اسی طرح ہم نے مسٹر گاندھی کو اپنا ہادی بنایا ہے، اور صاف لکھ دیا کہ ہمارا حال
اسی شر کا مصداق ہے۔

عمرے کہ آیات و احادیث گزشتہ
دفعہ و نشر بیت پرستی کرکٹ

(وہ عمر جو آیات و احادیث میں گزری ہے وہ سب ہو گئی اور وہ بت پرستی کی مذکور دی)

(۲) لکھتے ہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے کافر قبائل سے موالات کی تھی ہم
کفار ہند سے موالات کرتے ہیں۔

(۳) مسجد میں ہندوؤں سے منبر پر پھر دلوائے گئے اور کہا گیا کہ مسجد نبوی میں وفود کفار قیام کرتے تھے
اور اپنے طریقے پر عبادت بھی کرتے تھے، اور کفار کا داخلہ منبر مسجد الحرام ایک خاص وقت کے
واسطے منع تھا۔

(۴) بعض لیڈروں نے جن کو مولانا کا بھی خطاب دے دیا گیا ہے مندروں میں جا کر اپنے ماتحتوں پر ہندوؤں
سے ٹیکے لگوائے۔ لکھتے ہیں کہ قشتہ شعار کفر اور متنافی اسلام نہیں ہے۔

(۵) پارٹی مذکور کے اس مولانا نے بہم میں چھاپ دیا ہے کہ ہماری جماعت ایک ایسا مذہب بنانے کی
فکرمیں ہے جو ہندو مسلم امتیازات کا دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس مقام بنائے گا پارٹی مذکور نے
اسے مقبول رکھا اور کسی نے چون و چرا نہ کیا۔

(۶) پارٹی مذکور کے اس مولانا نے شائع کیا ہے کہ اگر آج تم نے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا
کو راضی کرو گے۔

- (۷) ایک ہندو کی گٹھی اپنے کاندھوں پر اٹھا کر اس کی بچے پکارتے ہوئے سرو پارہنہ مرگٹ تک لے گئے ایک بُت اٹھایا گیا اس کے ساتھ سرو پارہنہ بچے پکارتے سڑکوں پر گشت کیا گیا۔
- (۸) اس کے ماتم کے لئے سرو پارہنہ مساجد میں جمع ہوئے اور اس کے لئے دعائے مغفرت اور نماز کے اشتہار دئے اور اس پر کارند ہوئے، اس کے ماتم میں مسجدیں بے چراغ رکھی گئیں۔
- (۹) ہولی کے سوانگ میں ہندوؤں نے بزرگان اسلام کی تحقیر و توہین کی، مسلمانوں نے ہندو مسلم اتحاد کو تہ نظر رکھ کر کچھ تعرض نہ کیا اور چشم پوشی کی۔
- (۱۰) مسٹر گاندھی کے فرمان کے بموجب روزہ رکھے گئے اس کے حکم پر نفل نمازیں پڑھی گئیں اور کاروبار بند کر کے معطل رہے۔

(۱۱) ایک ہندو لیڈر کے حکم سے ایک ڈولاسجایا گیا اور اس میں قرآن مجید، بائبل اور داناں رکھ کر ان کی پوجا کرتے مندر میں لے گئے۔

(۱۲) مسٹر گاندھی اور اس کی قوم کو خوش اور راضی کرنے کی غرض سے ایک جائز مشروع فعل قربانی کا ذکر شروع اور ترک کر کے درپردہ ایک شمار اسلام سے مسلمانوں کو زندہ کیا اور ایک امر مٹائی کو حرام قرار دیا گیا، ایک بکری کی قربانی ایک خاندان (اکثرچہ ساٹھ ستر آدمیوں کا ہو) کی طرف سے حبائز بھی گئی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کو ناخیر ضروری بتایا گیا۔

(۱۳) خلافت کی مصنوعی حمایت کے حیلہ سے ہزار ہا مسلمانوں کو ہجرت افغانستان اور جہاد کی ترغیب شکر خانماں برباد ویران و پریشان بنایا گیا۔

(۱۴) گندھار کے ہندوؤں نے قربانی کا ذکر کے بچے مسلمانوں پر شدید ظلم توڑے انھیں بے دریغ ذبح کیا، انھیں آگ سے جلایا، اس پر ان میں سے بعض گرفتار ہوئے جن پر ثبوت کامل ہو گیا اس خیر خواہ اسلام پارٹی نے ان کی معافی کے ریزولوشن پاس اور گورنمنٹ کو ان کی رہائی کے لئے تار دئے اور مظالم ہولاکندہ کی طرف سے چشم پوشی و بے اعتنائی کی گئی۔

(۱۵) خلافت کی مصنوعی حمایت کے حیلہ سے مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ اقطاع ہندوستان اور یورپ کی سیروساحت اور تفریح و تفتن میں صرف کیا جاتا ہے۔

(۱۶) خلافت کے مصنوعی حمایت کے حیلہ سے عیسائیوں سے ترک عموالات اور عدم تعاون عمل کے غیر ممکن العمل منصوبوں اور تجاویز پر عملدرآمد کرایا جاتا ہے اور مشرکین ہند کے ساتھ عموالات و عموالات قائم کر کے بعض شمار کفر اختیار اور بعض شمار اسلام ترک کر اسے جارہے ہیں، باوجود ان سب امور کے

وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور جو ان کی پیروی نہ کرے اس کو کافر کہتے ہیں، لہذا علمائے اہلسنت و جماعت اس فرقہ کا مذہب اور اس کے پیروان کی نسبت جو عبد اللہ کے بھائی کے بعد الگ مذہبی بن گئے ہیں اور دوسروں کو عبد اللہ کا مذہبی بنا رہے ہیں صاف صاف احکام شرعی دربارہ معاشرت و مناکحت معاشرت و نماز ظاہر واضح فرما کر عند اللہ باجور اور عند الناس مشکور ہوں۔

الجواب

(۱) قرآن و حدیث کی عمر کو معاذ اللہ بت پرستی پر شمار کرنا قرآن و حدیث کی شدید توہین اور بت پرستی طعن کی عظیم تعظیم ہے، یہ اگر کفر نہ ہو تو دنیا میں کوئی چیز کفر نہیں، کہاں زمین غیر معروف کا راستہ بتانے کے لئے کسی مشرک کو ساتھ لینا اور کہاں معاذ اللہ اپنے دین کا اسے ہادی و رہبر بنانا اس کی نظیر بھی ہو سکتی ہے کہ کسی کا شیخ و امام و ہادی دینی یکہ میں سوار ہو یکہ بان کافر بڑا اس امام کے بعض مرید بننے والے مشرک کو نمازیں اپنا امام کریں اور اسی شیخ متقدمہ کے فعل سے سند لائیں کہ دیکھو یکہ بان کافران کے آگے بیٹھتا ہم نے اس کافر کو نمازیں اپنے آگے کر لیا تو کیا حرج ہوا پھر یہ بھی اسی وقت کا واقعہ ہے کہ ہنوز حکم جہاد نازل نہ ہوا، لکم دینکم ولی دینکم تمہارے دین اور میرے لئے میرا دین - ت) پر عمل تھا، پھر بت پرست کفار پر تعلیظ برصفتی کی اور اخیر حکم ابدی نازل ہوا کہ:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفْرَ وَالْمُنَافِقِينَ
و غُلَظَ عَلَيْهِمُ وَمَا لَهُمْ جِهَةٌ وَأَيُّهُمْ
الْمُصِيبُونَ
اے خبیث کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ
کافروں اور منافقوں پر، اور ان پر سختی کرو اور ان
کا ٹھکانہ و زرع ہے اور کیا ہی بڑی جگر پلٹنے کی۔

پہلے کے واقعات سے سند لانا اگر جاہل سے ہو تو جہل شدید ہے اور ذی علم سے تو محض خبیث و ضلال بعید۔
(۲) یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اقرار ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے موالات نہیں فرمائی اور کبھی نہ فرما سکتے حالانکہ ان کا رب عزوجل فرماتا ہے:
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّ مِنْهُمْ فِئْتَةً
تم میں جو ان سے موالات کرے وہ بیشک انھیں
میں سے ہے۔

لے القرآن الکریم ۶/۱۰۹
لے ۴۳/۹
لے ۵/۵

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب کا ابتدائی حکم یہ تھا،
فاصدح بہ توہمہ واعرض عن المشوکیں ^۱ اعلان کے ساتھ فرما دو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے اور
مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

اور انتہائی حکم یہ ہوا،

یا ایہا النبی جہد الکفار والمنافقین ^۲ اے نبی! تمام کافروں اور منافقوں سے جہاد فرما
واخذ علیہم ^۳ اور ان پر سختی و درستی کر۔

معاذ اللہ موالات کا وقت کون سا تھا، سورہ قش شریف کبر ہے اس میں فرماتا ہے، ودد لو تدھن فیدھنوں
کا فراس تمنا میں ہیں کہ کہیں تم کچھ نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑیں۔ اس وقت میں مہابنت قوروا رکھی گئی نہ کہ معاذ اللہ
موالات۔ اللہ دین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت مہابنت کرنے والے کی تکفیر فرمائی ہے
پر جائے مغتری موالات، شفا شریف امام قاضی عیاض میں ہے،

الوجد لثانی اب یكون الغاش غیرہ صمد ^۴ دوسری وجہ یہ ہے کہ کہنے والے کا مقصد سب پر
نسب ولكنہ تکلم بکلمۃ الکفر من اضافۃ ^۵ لیکن اس نے ایسا کلمہ کفر بولا اور ایسی شئی کی
لا یحوز علیہ مثل ^۶ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی جو
اتیان کبیرۃ او مداہنۃ فی تبلیغ ^۷ آپ کی شان کے مناسب نہ تھی مثلاً کبیرہ کے
لرسالة او فی حکم بین الن ص فحکم ^۸ ارتکاب یا احکام رسالت کے پہنچانے میں یا لوگوں
هذا الوجه حکم لاولیہ (ملخصاً) ^۹ کے درمیان فیصلہ فرمانے میں مہابنت کی نسبت
کی تو اس کا حکم بھی پہلے کے حکم کی طرح ہی ہے (د)

سخت محرومی و بیباکی ہے یہ کہ آدمی کے کسی عیب پر نکتہ چینی ہو اور وہ اپنے لو پر سے دفع الزام کے لئے کسی
نبی سے استشہاد کرے کہ ان سے بھی ایسا واقع ہوا اگرچہ ظاہر آدھ فضل و قورح میں آیا ہو اور اس نے
اپنی نابینائی سے فرق نہ دیکھا اور علانہ کو چار پر قیاس کیا۔ شفا شریف امام قاضی عیاض میں ہے،

لہ القرآن الکریم ۹۳/۱۵

۱۵ - ۹/۶۶

۱۶ - ۹/۶۸

۱۷ اشعار بترتیب حقوق المصلیٰ فصل ثالث فی تفسیر کلام مطبع شرکت صحافیہ فی بلد العثمانیہ ترکی ۲۳/۲-۲۳۲

هذه كالماء وان لم تقصص سبأ ولا قصد قاطعها
 انحراساً، فاما قوله النسبوة ولا عظم الرسالة
 ولا عز رحمة الاصطفا، صلى الله تعالى عليه
 وسبح حتى شبه من شبه في معرفة قصد الاتقاء
 منها من عظم الله خطرة ذنوبهم عمت جهنم
 القول له ورفع الصوت عندنا فحق هذا
 ان درى عند القتل المسجون وقوة تعذيبه
 (ملخصاً)

یہ تمام کلام اگرچہ سبب و شتم کو متضمن نہیں اور نہ ہی قابل
 نے اس سے کسی عیب کا قصہ کیا ہے نہ ہر حال میں
 نے نہ تو متعصب نبوت و رسالت کا خیال رکھا ہے اور
 نہ ہی حرمت کا اقرار کیا ہے حتیٰ کہ روایتی کلام میں شاعر
 نے اپنے حمد و جوح کو عیب سے پاک ہونے کا قصہ کرتے ہوئے
 اس ذات سے تشبیہ دی جس کی قدر و منزلت کو اللہ
 تعالیٰ نے عظیم فرمایا، اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے
 کہ رب العالمین نے ان کی بارگاہ میں بندہ آورے ہوئے

کی ممانعت فرمائی، اس سوریہ ادبی کی سزا اگرچہ قتل نہیں ہے تاہم قید یا مشقت کی سزا دینا ضروری ہے (ملخصاً)۔
 سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ انہوی جوڑنا اور اس سے اپنی ناپاکی کا جواز چاہیں،
 کتنی سخت جہالت اور کس قدر شدید مروجہ لعنت ہے، کیا کسی عالم دین کا وہ ناسعید جیٹا سخت ناخلف
 نہ قرار پائے گا جس کے بھنگ پینے پر اس کے باپ کے شاگرد اعتراض کریں اور وہ اپنے اوپر سے دفع
 اعتراض کے لئے محض جھوٹ رتوں اپنے باپ پر رکھ دے کہ یہ تمہارے استاد چرس نہ پیتے تھے، پھر
 کہاں باپ اور کہاں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

(۴) یہ کہنا کہ مسجد الحرام شریف سے کفار کا منع ایک خاص وقت کے واسطے تھا اگر یہ مراد کہ اب نہ رہا تو
 اللہ عز وجل پر صریح اقرار ہے،

قال الله تعالى انما المشركون نجس
 فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم
 هذا الآية
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مشرک زہے ناپاک ہیں تو
 اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس
 نہ آنے پائیں۔ (ت)

یونہی یہ کہنا کہ وہ کفار مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنے طریقے پر عبادت کرتے تھے محض جھوٹ ہے،
 اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسے جاتزد کئے کا شعاع تصور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اقرار اسے نیاز
 ماشاک اللہ کا رسول گویا بار فرمائے کہ کسی مسجد نہ کہ خاص مسجد مدینہ منورہ میں نہ کہ خود تصور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

دغل رکھتا ہے۔

برائے غیر اسلامی سلطنت اور نامسلموں کی کثرت میں اس امانت کی اشاعت اور مساجد کو پامانی کفار کے لئے وقف کرنا کس قدر بھی خواہی اسلام ہے۔

حاجت وہ نجس قوم کہ نہیں قرآن اس پر حکم نجات ہے اور وہ مسلمانوں کو طہر کے بھنگی کے مثل سمجھ سودا بیچے تو دور سے ہاتھ میں رکھ دے اس کے نجس بدن ناپاک پاتوں کے لئے تم اپنی مساجد کو وقف کر دیکس قدر معصیت اسلام کے گھر سے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے ان سب سے قطع نظر ان حرکاتِ شنیعہ کا اس سے کیا علاج ہو سکتا ہے۔

لوگماں بردہ کہ من کردم چراو

فرق را کے جندہ آنی استیزہ جو

(اس نے گمان کیا کہ میں نے اس کی مثل کیا حالانکہ وہ لڑائی کی جستجو کرنے والا اس فرق کو کیسے محسوس کر سکتا ہے)

صحیح بخاری شریف میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

قَالَ كَانَتْ اَبْكَالًا ثَقِيلًا وَثَقُلَ الْمَسْجِدُ فَرَأَى الْمَسْجِدَ خَرَابًا رَأَى مَا كَانَتْ سَمُورُ اللَّهِ حَقَّقَ اللَّهُ لِعَالِي حَيْدٍ زَمَانٌ فِي مَسْجِدِ بَشَرِيَّةٍ فِي ثَمَنٍ آتِي جَانِبٍ

زمانہ رسالت میں مسجد شریف میں گتے ہتے جاتے تھے اہم خود گتے اپنی مسجدوں اور مسجد الحرام شریف یا مسجد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لے جاؤ اور جھوٹے دی امام کے دہنے بائیں منبر پر دو گتے بٹھاؤ تمہارے استدلال کی نظر تو یہیں تک ہو گئی کہ دنیا کیا زمانہ اقدس میں گتے مسجد میں نہ آتے جاتے تھے ہم لے گئے اور منبر پر انہیں بٹھایا تو کیا ہوا اور وہ جو آئے جانے لورئوں لے جانے اور منبر پر بٹھا لے کافرق ہے اس سے آنکھ بند کر لینا جیسے یہاں بند کرئی کوئی ہی آنکھ دلی کی کر دلیکن تعصی القلوب الحق فی الصدور (دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں برت) بلکہ خدا تعالیٰ عقل و انصاف دے تو یہ بھی تمہارے فعل کی نظر نہیں تم خطیب کے آس پاس منبر پر گتے بٹھاؤ اس سے وہ گتے خلیب نہ ہو جائیں گے اور تم نے مشرکین کو

صحیح البخاری کتاب الوضوء باب اذا شرب الکلب فی النار قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۹/۱

سکھ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

خطیبِ مسلمین بنایا ہذا اگر قدر سے اپنے فعل سے تقریب پا جو تو ان کتوں کو سدھاؤ کہ جب امام پہلا خطبہ پڑھ کر بیٹھے وہ نہایت بلند آواز سے یہو نکھادور دوما شروع کر دیں کہ باہر تک کے سب لوگوں کو خبر ہو جائے کہ جلسہ ودعا کا وقت ہے، یونہی نماز کے وقت آٹھ آٹھ دس دس صفوں کے فاصلے سے چار چار کتے صف میں کھڑے کرو کہ تکبیر انتقال کے وقت چھٹی اور کھڑوں سے زیادہ تبلیغ کا کام دیں اور یہی حدیث بخاری حجت میں پیش کر دینا کہ دیکھو زمانہ اقدس میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے بلکہ ان کے آنے سے کوئی فت نہ نہ تھا اور ہم کتے اس نفع دینی کے لئے لے گئے، تو بدرجہ اولیٰ یہ جائز ہوا، وہاں تک تو قیاس تھا یہ لالہ انصاف ہوئی اور اس میں جرحہار سے استدلال کی غجاست ہے نہ دیکھو کہ یہ کدھر گئی ہے کہ لک بعض انصاف الہی فی الصدور

(۴) قشقہ ضرور شرعاً کفر و مافی اسلام ہے جیسے زنا و بلکہ اس سے زائد کہ وہ جسم سے جدا ایک ڈرا ہے جو اکثر کپڑوں کے نیچے چھپا رہتا ہے اور یہ خاص بدن پر اور بدن میں بھی کہاں، چہرے پر، اور ہر سے میں کس جگہ، مانتے پر جو ہر وقت چمکے اور دور سے کھینے حروف میں منہ پر لکھا دکھائے کہ ہذا ۱۰۱۱ لکھنؤ (یہ کفار میں سے ہے۔ ت) خلاصہ و ظہیرہ و محیط و منخ الروض الاذہر و غیرہ کتب معتبرہ میں ہے۔

واللفظ لہذا فی الخلاصۃ من تزئیر ہر مار
ایہود والنصارى و امت لم یبدھن
کنیتہم کفر و من شد علی وسطۃ جلا
وقال ہذا من کفر و فی الظہیریۃ و حرہ
النور و فی محیط لان ہذا التصریح
بما ہو کفر و فی ظہیریۃ من وضع قلسو
المجوس علی مرادہ عقیل لہ فقال یبغی ان
یکون القلب سویا کفریۃ (مخلف)

عاصم کی عبارت یہ ہے جس نے یہود و نصاریٰ کا
رہار پہنا کر پسر وہ ان کے کنیسہ میں نہیں گیا وہ
کافر ہے، جس نے اپنی گرمی دہی باندھی اور کہا یہ
زنا ہے اس نے کفر کیا۔ ظہیرہ میں ہے اس
پر بیوی حرام ہو گئی محیط میں ہے کہ یہ صراحت کفر
ہے۔ ظہیرہ میں ہے جس نے مجوس کی ٹوپی سر پر
رکھی اسے بتایا گیا تو کھنے لگا بس دل صحیح ہونا چاہیے
وہ کافر ہے۔ (ت)

(۵) مسلم و ہندو میں امتیاز اسلام و کفر کا امتیاز ہے اور وہ موقوف نہیں ہو سکتا جب تک مسلم مسلم اور کافر کافر میں اور یہ اس کلام کی مراد نہیں ہو سکتی کہ سب ہندوؤں کو مسلمان کر لیں گے کہ اس کے لئے کسی نے

مذہب کی کیا حاجت، تو ضرور یہ مراد ہے کہ ایک ایسا مذہب ایجا د کریں گے جو نہ ہندو کو ہندو رکھے نہ مسلمان کو مسلمان، اور وہ نہ ہوگا مگر کفر کہ اسلام کے سوا جو کچھ ہے سب کفر ہے یعنی پر یاگ و سنگم کی تعذیبیں یوں مراد نہیں ہو سکتی جیسے سلاطین اسلام شکر اللہ تعالیٰ عنہم نے معابد کفار پر قبضہ فرما کر ان کو مساجد بنایا کہ اس کے لئے بھی نیا مذہب بنانا نہ ہوا، مگر یہ مراد ہے کہ وہ رہیں معابد کفار اور پھر مقدس مانے جائیں، اور یہ بھی کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(نوٹ: ۶۰ سے ۱۶ تک کے جواب دستیاب نہ ہوئے)

مسئلہ ۱۵۴۲ از لاہور مسجد بگم شاہی مسئلہ صوفی احمد دین صاحب ۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ

بسم اللہ و کفی و سلام علی عبدہ الذین اصطفیٰ، اقا بعدای علماء الملة و امناء الامة فیصروا علینا من علومکم داور فیوضکم۔
تمام تعریف اللہ کے لئے اور وہی کافی ہے، سلام اس کے منتخب بندوں پر ہو، اسے علماء ملت اور امین امت! ہمیں اپنے علوم کا فیض عطا کیجئے اللہ تعالیٰ تمہارے فیض کو جاری و ساری رکھے۔

(۱) اس ظالم گروہ کا کیا حکم ہے جن کے امام اول نے سلطانی وقت سے باغی ہو کر مغل زاد اللہ تعالیٰ شرفاً و ثقلیب کیا، وہاں کے علماء کو ترجیح دے دی گئی، اراکات ادلیا پر پانا نہ بنائے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک کو صنم الہی سے تعبیر کیا، ائمہ مجتہدین اور فقہاء و مقلدین کو انہم ضلوا و اضلوا (وہ گمراہ ہیں اور انہیں نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ ت) کا مصداق بنایا، اپنی حواشیات کو حق و باطل کا معیار قرار دیا، مختلف عبارات و پیرایہ سے حضور پر نور صغیر شفیع یوم العرش صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرتا تھا اور سب پر عقیدہ پرانی ذریعات و اذنان کو لگاتا تھا، اپنے متبعین کے سوا سب کو مشرک جانتا تھا، اور دشریف پڑھنے سے بہت ایذا پاتا تھا، حتیٰ کہ ایک ناجین کو منارہ پر بعد اذان صلوٰۃ و سلام پر شہید کر دیا اور بولا:

انت الہامیۃ فی بین الخ منۃ یعنی اس بیدار تہ من بینا ہی بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
زانیہ کے گھر باب بجانا اس سے کم گناہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے (خود ت)

اس کے متبعین طرح طرح سے حضور علیہ السلام کی تحقیر و توہین کرتے اور وہ سب کو خوش ہوتا یہاں تک کہ بعض اہل حق کان یقول عصای ہمدہ اس کے بعض ماننے والے کہتے ہیں یہ میری لاشی

خیر من محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ
 لا، ینتفع بہ فی قتل الحیة ونحوھا و یرسانپ وغیرہ مارنے کا کام دیتی ہے، اور محمد
 محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قدمات ولہ یبقی فیہ نعم اصلاً وانما هو طارئ
 وقد مضی الخ کتاب الدرر السنیہ فی رد الوابیہ ص ۳۲۰۲ جو گزر گئے، (ت)

بنی ہر عنیل بنی تھا مگر دراصل حضرت امام احمد عنیل
 رحمۃ اللہ علیہ سے بالکل بے تعلق تھا، دعویٰ نبوت کا تھمی تھا مگر قبل از صریح اظہار طعنہ اجل ہو کر اپنے کیفر کردار کو
 پہنچا اعد آیۃ،

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ لا یتوب ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔ (الایۃ
 کا پورا پورا مصداق بنا۔

(۲) ان کے امام ثانی نے پہلے امام کی ہندی شرح المستفی بہ تقویۃ الایمان لکھی، اپنے فرقہ کا نام موحّد
 رکھا، اور اپنے امام کے قدّمہ ہو کر سب امام کو کاذب و مشرک بنایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر
 انبیاء علیہم السلام بلکہ خود خدائے تعالیٰ جل و علا شانہ کی توہین کی، دشنام دہی میں کوئی دقیقہ
 فرو گزاشت نہ کیا، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو چوڑے چار اور عاجز و ناکارہ لوگوں سے تشبیل دی
 (تقویۃ الایمان ص ۱۹۰، ۱۹۱، ۲۹)، اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات میں عیب و آلائش کا آجانا جائز
 رکھا، و قریع کذب سے صرف بغرض ترفع و تجوّف اطلاع پھانا (یکروز ص ۱۲۲ و ۱۲۵)، نماز
 میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال آنا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ہمتی ڈوب جانے سے
 بدتر ہما بدتر بتایا (صراطنا مستقیم ص ۹۵)، دعویٰ نبوت کے لئے جیادیں کھودیں پٹریاں جھائیں اور
 یوں تمہیدیں باندھیں بعض لوگوں کا احکام شریعہ جزیہ و کلیہ واسطہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے فوجیہ

لہ الدرر السنیہ فی رد الوابیہ
 لہ القرآن اکرم ۵۴/۳۳
 لہ تقویۃ الایمان
 لہ صراطنا مستقیم فارسی ہدایت ثانیہ و ذکر محلات عبادات مکتبہ سلفیہ لاہور
 مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۲۲
 مطبع علمی بیرون لوباری گیت لاہور ص ۱۹۰، ۱۹۱
 ص ۸۶

بھی پہنچتے ہیں وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور ہم اُستاد بھی بلخصاً (صراطِ مستقیم ص ۳۹) بالاحسن
جاہ طلبی و ملک گیری کے نشہ میں سکھوں سے بڑھ بھڑ اور عارفانِ رجب کے بعد افغانوں کی موزی کش
تکوار سے راہِ فنا و مکی علیہ علیہ۔

(۳۳) جب ہندی و بامیہ کے امام و اس کے سر کی موت ان کی سب یا وہ گوتیوں اور پیشینگوئیوں کی
مبطل ہوئی تو اس کے اذنب و ذریات سے ایک شخص قوی ترقی قوی اصلاح کا بہروپ بدل کر نکلا جلا کتب
تفسیر و فقہ و حدیث سے انکار کیا تمام ضروریات دیں سے منہ موڑا اور بکا کہ نہ حشر ہے نہ نشر، نہ دوزخ
نہ بہشت، نہ فرشتہ ہے نہ جبریل نہ صراط، فرشتہ قوت کا نام ہے، دوزخ و بہشت و حشر و نشر روحانی
ہیں، نہ جسمانی کرامات و معجزات سب بیچ ہیں، ہر کوئی کوشش کرنے سے نبی ہو سکتا ہے، خدا بھی
نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس کے نزدیک غایت درجہ کی غلی کا نام دوزخ تھا سو وہ اپنی اسی مسئلہ
دوزخ کے راستے سے اسفلِ اسافلین میں پہنچا اور وہ اس طرح ہوا کہ اس کے خازن دایمن نے بہت سا
روپیہ اغدختہ اس کا غبن کیا، معلوم ہونے پر نہایت غمگین ہوا، کھانا پینا ترک کیا، آخر اسی صدمہ سے
ہلاک ہوا۔

(۳۴) اسی کے دم چھلڑی میں سے مسیحِ قادیانی و قال پیدا ہوا، وطنِ نوت کیا، سورہ صف میں جو
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت اسم احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ہے اس کو اپنے اوپر
چسپاں کیا، اسی طرح درکاتِ جہنم طے کرتا ہوا درکِ اسفل میں پہنچ کر یوں کفری بول بولا اسے

آنچہ دوست ہرنی را جام داد آن جبم را مراو بہام

پر شد از نور میں زمان و زمیں سر ہنوزت بد آسمان از کہیں

با خدا جنگب کنی بہیات ایں چہرہ جو رجفا کنی بہیات

(ہرنی کو جو جام عطا کیا گیا وہ تمام مجھے عطا کئے گئے، میرے نور سے زمین و زمان پر ہو گئے

اور ابھی میرا آسمان پر ہے، تو خدا کے ساتھ جنگ کر رہا ہے افسوس! یہ تو کیا ظلم و

زیادت کر رہا ہے۔ ت) (نزولِ مسیح)

(ا) کا پیدا ہونے پر کہنے لگا کان اللہ قول من السماء (گویا اللہ آسمان سے اتر آیا)

پھر کہا مجھے الہام ہوا ہے خدا کی طرف سے انت منی بمنزلہ ادکادی انت منی وان هنک (تو میری

اولاد کی مانند ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ (واقعہ ایلہ ص ۷۶) ان فرض افستہ اردو سکنزیب کلام الہی و قرآنی انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو گندی سڑی گالی دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی (ضمیمہ انجام اتقم) انجام کار اپنے مسلمہ مذاہب اعلیٰ مرض بیضہ سے وعدہ الہی،

ولا یستطیعون توصیۃ ولا الی اہلہم یرجعون۔ تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں۔ (ت)

کامورو بنا اور اپنے منکرہ مخالف علماء کے روبرو وہ فرعون بے عوق جہنم رسید ہوا، مسلمان کے سامنے دس فرقائی فرعون و انتم تطردت (اور فرعون والوں کو ہم نے تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈھونڈ دیا۔ ت) کا سماں بند ہو گیا چاروں طرف سے مسلمانوں بلکہ بندہ دوں نے اس کی نفش حبشہ پر نفیر کے نعرے بلند کئے ہر طرف سے بول و برز کی بوجھار ہوئی اور اولئک علیہم لعنۃ اللہ واللعنۃ والاس اجمعین (ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی) کا نقشہ آنکھوں میں جم گیا، فاعتدوا یا اولئک الا یلعنک (تو جہت لو اسے مجاہد الموت)

(۵) امام ثانی کے ادا اب سے ایک بھوپالی پیدا ہوا، ترویج و ہابیت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا طحط کے لاپٹ دے کر مفت کتابیں ہانت کر خدائے تعالیٰ کے لئے جہت و مکان و جسم و غیرہ مانا (رسالہ الاحترار)، فقہاء و متقلدین کو دشنام دینے میں اپنے بڑوں سے بہت لے گیا اس کا قول بدر از بول یہ ہے سرچشمہ سار جہنم ٹوں خبیثوں اور مکروں کا اور کان تمام فریبیوں اور دغا بازیوں کی علم فقہ و رائے ہے اور مہاجال ان سب خوابیوں کا فقہاء اور متقلدین کی بول چال ہے (ترجمان و ہابیر ص ۳۵ و ۳۶)، انجام کار معزول و مسلوب الخلفاء ہو کر عدم کی راہ لی اور خسر الدین و الاخرة (دنیا اور آخرت دونوں کا گھانا۔ ت) کا مصداق بنا، صحابہ کرام کو طعن اور سبیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خصوصاً عمر بن ابی بنیہ ٹھہرایا (انتقاد الرحیم)۔

(۶) و ہابیر وغیرہ متقلدین کی ضلالت و بدعت جب پورے طور ظاہر ہو چکی اور میر دیا رو اصرار سے ان کے رویوں کتابیں لکھی گئیں تو ذریعہ امام ثانی نے ایک مکر کھینچا اپنا حقیقی و معتقد ہونا ظاہر کیا عقیدہ تقویۃ الایمان پر

۵۰/۲	۵۰ القرآن الکریم	۵۰/۳۶	۵۰ القرآن الکریم
۲/۵۹	۵۰	۱۶۱/۲	۵۰
		۱۱/۲۲	۵۰

قائم رکھا اور ہر طرح سے ان کلمات کی حمایت کرتے رہے اور عملیات میں حنفی ہونا ظاہر کیا، ٹھیک اسی طرح جس طرح ان کا امام اول حنبلی اللہ سب بنتا تھا، بظاہر غیر مقلدین کے رد میں کتابیں بھی لکھیں، مگر ساتھ ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ ان مسائل میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وقت سے اختلاف چلا آتا ہے لہذا غیر مقلدوں وہ دہادیوں پر طعن و تشنیع نہایت زیادہ (سبیل الرشاد وغیرہ)، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے شیطان کا علم زیادہ مانا (برآین قاطع)، علم غیب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برصی و مجنون سے تشبیہی (در سالہ حفظ الایمان و علم غیب وغیرہ) اور بیکہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کا حال معلوم نہیں، معاذ اللہ اپنے خاتمہ کا خیال معلوم نہیں۔ ان کے رد میں بھی کثرت کتابیں شائع ہوئیں خصوصاً قاصد بدعت حاجی صاحب محبت قاہرہ مجدداتہ حاضرہ، حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مد اللہ تعالیٰ تہلکم العالی نے ان کی توجہ سرکوبی کی کہ ہاید شاید۔

(۷) بھوپالی کے دم چٹوں میں سے ایک ہندو بچہ پیدا ہوا آپ اگرچہ ناخواندہ تھے مگر بعض خواندہ وہابیہ سے چند ایک کتابیں مثل غفر المبین طعن امام ہمام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور قیاسات امام پر نکھیں، چاروں لائبریری کے مقلدین اور چاروں طریقوں کے متبعین کو مسودہ مشرک و کافر بنایا، ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰}

چند ایک سی پیارہ کی کسی سے لکھوائی جس کا نام "تفسیر القرآن بآیات الرحمن" رکھا اور کہتا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محض ایچی تھے ایچی کو نام و پیام کی تشریح و مطلب آرائی میں کوئی حق نہیں (معاذ اللہ منہا) آخر ذلیل و رُسوا ہو کر لاہور سے نکالا گیا، چند ایک ملاحدہ نیا چرہ اور اہل ترین وہابیہ سے اسی کے پیروں گئے، ملتان میں جا کر اپنی بد مذہبی کی اشاعت میں مصروف ہوا۔ انجام کار بیکاری کرتا ہوا پکڑا گیا خوب زد و کوب ہوئی اور اسی صدمہ سے ہلاک ہوا اور سجن میں پہنچا۔

(۹) بھوپالی کے متبعین سے ایک شخص خط قصوری اور ایک حافظ شاعر پنجابی پیدا ہوئے، اول لڑکے ابن تیمیہ عجیبہ کے رسالہ علی العرش استوی کی اشاعت کی، صوفیائے کرام کے رویوں بڑے اہتمام سے کتاب "حقیقۃ البیعة والاہام" لکھی اور یوں کفری بولی بولے، بیعت مرتجع یعنی پیری و مریدی سے دین اسلام میں اس قدر فتنہ اور فسادات پڑے ہیں کہ جن کا شمار اسکان سے باہر ہے، شرک فی الاولیٰ بیت و شرک فی الریویۃ و شرک فی الدماء جس قدر اقسام شرک کے ہیں سب اس سے پیدا ہوئے (ص ۲۸) سب افعال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجدد نہیں اور آپ کے لئے عصمت مطلقہ ثابت نہیں (ص ۳۴ و ۳۵) آخر الذکر نے تقویۃ الیمان کو پنجابی میں بنظر کیا اور اس کا نام "حسن الایمان و ریئس الاسلام" رکھا اور بھوپالی کے رسالہ طریقہ محمدیہ کو پنجابی میں علم کا جار پہنایا اور اس کا نام انواع محمدی رکھا پنجاب میں برسوں تک جولاں موچی و حنا وغیرہ جیسے دو حرف پنجابی کے آتے تھے یہ کتابیں پڑھ کر اہل سنت و جماعت کو مخالف قرین و حدیث بدعتی و مشرک کہنے لگے، اور تبلیغ کی کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما گئے ہیں:

اذا صمحت الحدیث فهو مذہبی و اتوکوا قلوبی
مختار المصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حدیث صحیح میرا مذہب ہے اور میرے قول کو مصطفیٰ
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حدیث کے معنی بل
چھوڑ دو۔ (دات)

پس دراصل ہم ائمہ حدیث ہی تھے اور پچھے خنقی ہیں ذکر فقہاء و مقلدین، اس حلف نامہ بخار بدتر از مار نے اپنے پدر بزرگوار کی کتاب فقہ کا رد کیا اور کہا کہ اس وقت علم کم تھا اب دیریا علم کا اٹھلا اور ہر طرف سے کتب احادیث کی اشاعت ہوئی الغرض خوف طوالت و طالت اس قدر پر کفایت نہ ان قبائح و فضائح کا استیعاب ممکن، اور نہ ہی ان کے فرقوں کا حصر معلوم، آخر وہ بھی قرائن میں سے ہونے لگے جو رجال کے ساتھ باتیں کرنے اب آپ کی جناب سے استفسار یہ ہے کہ آیا یہ فرق و بابائے مثل دیگر فرق ضالہ و روافض و نوارج وغیرہ کے ہیں یا نہیں اور انھوں سے؟

اولئک ہم شر المبدیۃ، اولئک وہی تمام منسوق میں بدتر ہیں۔

کالانہ مرہل ہم اضمحل ، وشدہ کشت الحلب
ان تحمل علیہ بیہشت او ترکہ یلہث یث
چوپایوں کی طرح جس بکدان سے بڑھ کر گمراہ ، تو اس
کا حال کُتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان
نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے (ت)

اور احادیث مثل :

اہل البدع شر الخلق والخلیفة و اہل
البدع کلاب اہل الناس یث
اہل بدعت تمام مخلوق سے بدتر ہوتے ہیں اہل بدعت
اہل دوزخ کے کُتے ہیں (ت)

کے مصداق ہیں یا نہیں ؟ ان کے پیچھے اقتدار ان کی کتب کا مطالعہ اور ان سے میل جول کا کیا حکم ہے جو ان سے
محبت رکھے اور ان کے عالم اور پروان سنت سے کچھ اس کے واسطے کیا ارشاد ہے تکذیب نعوس ایدائے جمیع
امت تکفیر و تفسیق اہل سنت و جماعت دعویٰ ہر ذاتی و انانیت مادہ فروع و بغاوت ، تحقیر و توہین شای بہر تان
سب فرق میں کم و بیش موجود رہیں تو شجر و

الجواب

مراتب اعوذ بک من ہمزات شیطان و
اعوذ بک مراتب ان یخضروا یث
اسے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے دوسروں
سے ، اور اسے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے
پاس آئیں (ت)

یہ سوال کیا محتاج جواب ہے خود ہی اپنا جواب با صواب ہے ، مسائل فاضل سلمہ نے جو اقوال طعنہ ان خبیث
سے نقل کئے ہیں ، ان سب کا ضلّال میں اہ اکثر کا کفر و ارتداد میں ہونا خود ضروری فی الدین و بدیہی
غیر المسلمین ،

وسیعلم الدین ظلموا ای منقلب ینقلبون
اللعنة الله على الظالمين ۵ ولئن
سألتم لیقولن اما کتنا نخوف و
نلعب ۵ قل ابا لله و ایستہ و مرسلہ

۱۷۹/۷ ۱۷۹/۷
۲۱۸/۱ ۱۰۹۴ - ۹۵
۲۲۴/۲۹ ۹۴/۲۳
۱۸/۱۱

کَیْمَ تَشْهَرُونَ ۝ لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ
 بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۚ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا ۚ
 وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ
 لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ۚ
 وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رُسُلًا ۙ لِلّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ
 اَلِيمٌ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرُسُلَهُ
 لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَعَدَ لَهُمْ
 عَذَابًا مُّهِينًا ۝

اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (ت)

ان آیات کریمہ کا مسل یہ ہے کہ جو عام مسلمانوں پر ظلم کریں ان کے لئے بری بازگشت ہے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے، ان پر اللہ کی لعنت ہے، نہ کہ وہ جو اولیاء پر ظلم کریں نہ کہ انبیاء پر نہ کہ خود حضور سید عالم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و علو شان اس پر ان پر کیسی اللہ لعنت الہی ہوگی اور ان کا ٹھکانا دوزخ کا اغیث طبقہ، اور ان سے جو چاہے یہ کیسے گریزات معورہ سے بچے تو جیلے گھڑیں گے بے پروا جھوٹی تدبیریں کریں گے، اور کچھ شبہ تو یوں کہیں گے کہ ہماری مراد تو یہی نہ تھی ہم نے تو یوں ہی ہنسی کھیل میں کہہ دیا تھا، واحد قہار جل و علا فرماتا ہے، اے محبوب! ان سے فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے، ہمارے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد جب کوئی جیل نہ چلے گا تو کذاب خبیثوں کا پھپھلاؤ پھیلے گا کہ خدا کی قسم ہم نے تو یہ باتیں نہ کہیں نہ ہماری کتابوں میں ہیں ہم پر افراسے نادانوں کے سامنے یہی جل کھیتے ہیں، اللہ واحد قہار جل و علا فرماتا ہے، بیشک نہ وہ کفر کا بول بولے اور اسلام کے بعد کافر ہو گئے یعنی ان کی قسموں کا اعتبار نہ کرو و اہم لایمان لہم ان

پیشوایان کفر کی قسمیں کچھ نہیں، اتخذوا ایمانہم جنتہ قصداً و اعن سبیل اللہ فہم عذاب
 مہین ۝ وہ اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں لاجرم ان کے لئے ذلیل و خوار کرنے والا

۴۴/۹	۴۵-۶۶/۹	۴۵-۶۶/۹	۴۴/۹
۶۱/۹	۶۸/۲	۶۸/۲	۶۱/۹
۱۲/۹	۵۴/۳۳	۵۴/۳۳	۱۲/۹
	۱۶/۵۸	۱۶/۵۸	

عذاب ہے۔ ان کے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی تو بہت کم ایمان لاتے ہیں، وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بیشک جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے تیار کر رکھا ذلت دینے والا عذاب، طائف مذکورین وہاں سیر و پیچیدہ و قادیانیہ وغیرہ مقلدین و دیوبندیہ و چکوالویہ خذلیم اللہ تعالیٰ، جمیع ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتدین ہیں ان میں ایک آدمہ اگرچہ کافر فحشی تھا اور صد ہا کفر اس پر لازم تھے جیسے نمبر ۲ والا دہلوی گراب ابتلع و اذناہ میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شد فی کفر فقد کفر جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور احادیث کہ سوال میں ذکر کیں یا شبہ ان کے اگلے پچھلے تابع قبوع سب ان کے مصداق ہیں یقیناً وہ سب بدعتی اور استحقاق نار جہنمی اور جہنم کے کتے ہیں مگر انھیں خوارج و ردافض کے مثل کہنا ردافض و خوارج پر ظلم اور ان وہابیہ کی کسر شان خیانت ہے۔ رافضیوں خارجیوں کی قصدی گستاخی صحابہ کرام و اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر متصور ہیں اور ان کی گستاخیوں کی اصل مطیع نظر حضرات انبیائے کرام اور خود حضور پرورش فتح بوم النشور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم ص

بہیں تفاوت رہ از گجاست تا بجا

(راستے کا تواتر دیکھ کہاں سے کہاں نکلتا ہے)

ان تمام مقاصد اور ان سے بہت زائد کی تفصیل فقیر کے رسالے سبل السیوف و کوبۃ شہاسیۃ و صبح السبوح و فادی المحرمین و حصار المحرمین و تسہیل ایمان و انباء المصطفیٰ و خالص الاعتقاد و قصیدۃ الاستعداد اور اس کی شرح کشف ضلال دیوبندیہ وغیرہ کثیرہ ثبیرہ، مانند کافلہ، شاقیہ و اخیر، قالمہ قاصدہ میں ہے و اللہ اعلم، ان کے پیچھے اقتدار باطل محض ہے کما حقہ قتلہ فی النہی الاکید (جیسا کہ ہم نے النہی الاکید میں اس پر تفصیل گفتگو کی ہے۔ ت) ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض زود ان سے میل جول قطعی حرام، ان سے سلام و کلام حرام، انھیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پریش تو ان کی عیادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انھیں غسل و کفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انھیں مقابر مسلمانین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام، انھیں ایصالِ ثواب کرنا حرام، مثل نماز جنازہ کفر۔ قال اللہ تعالیٰ،

اور اس کا حشر انہیں کافروں کے ساتھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
 من احب قوم ما حشرہ اللہ فی نار مرتقم ینہ جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے
 ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

اور فرماتے ہیں، من ہوی انکھرت فہو مع الکفر جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔ اور
 جو ان کو عالم دین یا پرستگت کے قطعاً کافر و مرتد ہے۔ شفا کے امام قاضی عیاض و ذخیرۃ العقبین و بحر الرائق و
 مجمع الانہر و فتاویٰ برازیہ و در مختار و غیرہ مستندات اسفار میں ہے، من شد فی عذابہ و کفرہ فقد کفر
 جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب ان کو مسلمان سمجھا درکنار ان کے کفر میں شک کرنا
 موجب کفر ہے تو معاذ اللہ انہیں عالم دین یا پرستگت سمجھنا کس قدر اخبث کفر ہوگا و ذلک جزاء
 انہم لمن ینہ (اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ ت) اللہ عز و جل سب جنسا کے شر سے پناہ دے (اور مسلمان
 بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمنی پہچاننے کی تیز دے، اسے کس کے دوست دشمن، محمد رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست دشمن، افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست دشمن کو پہچانے
 اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے، اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں ان کے بدگروں، انہیں گامیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں
 ہم پایوں سے میل جول رکھے، کیا قیامت نہ آئے گی، کیا حشر نہ ہوگا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کو زندہ کھانا نہیں، کیا ان کے آگے شفاعت کے لئے ہاتھ پید نہا نہیں! مسلمانو! اللہ سے ڈرو، رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جیا کرو۔ اللہ عز و جل توفیق دے، آمین! واللہ تعالیٰ اعلم

۱۶۳ھ از شہر محلہ روہیل ڈوڑہ مستولہ حاجی محمد ظیل الدین احمد صاحب یکم صفر ۱۳۳۹ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ،

(۱) مشرکین سے اتحاد و داد و دلال ہے یا نہیں؟

(۲) مشرک کی اپنی حاجت دینیہ میں اپنا بیٹہ یعنی بادی و امام و ربیرینا کیسا ہے؟

۱۹/۳	المکتبۃ الفیصلیہ بیروت	حدیث ۲۵۱۹	لکھنؤ الکبیر للطباعة
۱۱۳/۱	دارالکتب بیروت	باب تحشر کل نفس علی حوالہ	مجمع الزوائد
۲۵۶/۱	مطبع مجتبیٰ دہلی	باب المرتد	در مختار
		۲۹/۵	سہ القرآن الکریم

(۳) مشرک کی نسبت یہ کہنا کہ وہ ہمارے شہر کی خاک کو پاک کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں، کیا حکم رکھتا ہے؟

- (۴) مشرک کے لئے بڑا مرتبہ اور عزت ماننا مطابق اسلام ہے یا نہیں،
 (۵) اور اس کے استقبال کو شاندار بنانے کے لئے مسلمانوں کا جانا اور مشرک کی تعظیم،
 (۶) اور اس کی بچہ بولنا،
 (۷) اور اس کو بہا تما کہنا کیسا ہے؟ بتینوا تو جروا۔

الجواب

(۱) مشرکین سے اتحاد و درکنار و اداء حرام تقضی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ،

لا تجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الآخر
 یو دون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا
 اباہم اوابناءہم اداخوانہم اوعشیرتہم
 اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم
 بروحہ منہ۔
 تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جنہیں اللہ اور قیامت پر
 ایمان ہے کہ اللہ و رسول کے مخالفت سے دوستی
 کریں اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا
 عزیز ہوں یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان
 اللہ نے نکل دیا ہے اور اپنی طرف کی روح سے
 ان کی مدد فرمائی۔

اور فرماتا ہے جل وعلا،

ومن یتولہم منکم فانه منہم۔
 تم میں جو ان سے دوستی کرے گا وہ بیشک انہیں
 میں سے ہے۔

یہ ہیں قرآن عظیم کی شہادتیں کہ ان سے واد و اتحاد کفر ہے اور یہ کہ اس کے ترک نہ ہوں گے مگر کافر۔
 مسلمانو! قرآن کریم سے بڑھ کر کس کا فتویٰ ہے، ومن اصدق من اللہ حدیث اللہ سے بڑھ کر
 کس کی بات سچی ہے۔

(۲) مشرک کو حاجت دینیہ میں بادی بنانا امام عظیمہ انما قرآن عظیم کی صریح تکذیب ہے، قرآن عظیم میں

۱۔ القرآن الکریم ۲۲/۵۸

۲۔ " ۵۱/۵

۳۔ " ۸۴/۴

المتفقین لا یعلمون^۱ کئے گئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

عزیز مقتدر جل وعلا فرماتا ہے :

ان الذین یعادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلیلین^۲ بیشک اللہ ورسول کے جتنے مخالف ہیں سب پر ذلیل سے بدتر ذیلوں میں ہیں۔

عزیز منتقم عز جلالہ فرماتا ہے ، ہُم شر البریۃ وہ تمام مخلوق الہی سے بدتر ہیں۔ مخلوق میں کتنا بھی ہے سُر بھی ہے ، قرآن عظیم شہادت دیتا ہے کہ مشرکین ان سے بھی بدتر ہیں ، پھر تسمہ و عزت کے کیا معنی !

(۵) اس کی تعظیم سخت سے سخت کبر اور قرآن عظیم کی مخالفت شدیدہ ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام^۳ جو کسی بدعتی بد مذہب کی تعظیم کرے اس نے اسلام کے ڈھادیٹے پر ہمدی۔

بمذہب کی تعظیم پر حکم یہ ہے مشرک کی تعظیم کس درجہ سخت کنی اسلام ہوگی لیکن المتفقین لا یعلمون^۴ (مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ ت) استقبال کو شاندار بنانے کے لئے یہ بات آئیں تعظیم ہے جو صریح مخالفت قرآن عظیم ہے اس مجلس نامانوس میں ویسے بھی شرکت حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : من سود مع قوم فهو منہم جو کسی قوم کے جتنے میں شامل ہوا وہ انہیں میں سے ہے۔ دوسری حدیث میں ہے : من کثر سواد قوم فهو منہم جو کسی قوم کا بچ بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

۲۰/۵۸	۵	۶/۶۳	۱۰/۹۸	۱۰/۹۸	۱۰/۹۸
۲۱۹/۱	موسسة الرسالة بیروت	حدیث ۱۱۰۲	حدیث ۶۷۹۸	حدیث ۲۰/۶۳	حدیث ۲۳۶۸۱
۲۹۶/۷	مکتبة المعارف الریاض	حدیث ۶۷۹۸	حدیث ۲۰/۶۳	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱
۱۰/۹	موسسة الرسالة بیروت	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱
۳۴۶/۴	المکتبة الاسلامیة الریاض	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱
۲۲/۹	موسسة الرسالة بیروت	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱	حدیث ۲۳۶۸۱

تیسری حدیث میں ہے ،

من جاعل المشرك وسكن معه فانه
مشرك به
جو مشرک کے ساتھ آئے اور اس کے ساتھ رہے
وہ بیشک اسی کے شریک ہے ۔

(۶) مشرک کی بنے نہ جوئے گا مگر مشرک۔ حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،
اذا هد الفاسق غضب الرب واهتز
لذلك العرش
جب فاسق کی مدح پر یہ حکم ہے تو مشرک کہاں اس کی مدح کس وجہ یا حبب غضب شدید رب عز وجل ہوگی !
(۷) عاتق کے معنی ہیں ”روح اعظم“ جو خاص لقب سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے ،
مشرک کو اس سے تعبیر کرنا صریح مخالفت خدا و رسول ہے ۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

لا تقولوا لعنناك يا سيد فانه ان يكن سيدكم
فقد اسخطهم بكم من وجل
منافق کو ”اے سردار“ نہ کہو بیشک اگر وہ تمہارا
سردار ہے ، تو تم نے اپنے اوپر رب عز وجل کا
غضب لیا

اب ادھر تو منافق و مشرک کا فرق دیکھو اور ادھر سردار و روح اعظم کا موازنہ کرو ، انھیں نسبتوں سے اس
پر اللہ عز وجل کا غضب اشد ہے ، والیاذ باللہ رب العالمین ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھلے
مسلمان کرے مسلمان رکھے مسلمان مارے مسلمان اٹھائے ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم
واللہ تعالیٰ اعلم ۔

۲۹/۲	آفتاب عالم پریس لاہور	آخر کتاب الجہاد	سنن ابی داؤد
۲۳۰/۴	دارالکتب العلمیہ بیروت	حدیث ۴۸۸۹	شعب الایمان
۵۴۱/۷	دار الفکر بیروت	باب الاذیۃ الثامنۃ عشر المدح	اتحاف السادة
۳۲۴/۶	آفتاب عالم پریس لاہور	باب یقول الملک الخ	سنن ابی داؤد کتاب الادب
۳۲۶-۳۷/۵	دار الفکر بیروت	حدیث حضرت بریدہ الاسلمی	مسند امام احمد بن حنبل

جو شستی ہو کر ان کے ساتھ میل جول رکھے اگر خود راضی نہیں تو کم از اس شدہ فاسق ہے، مسلمانوں کو ان سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۴۲ از شہر بازار صندل خان مسئلہ نیاز علی خان ۴ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شرع سے فتویٰ ہوا ہے کہ مشرک کی تعلیم کے جلوس اور اس کے بچہ کے جلسے میں جس میں سے داعیہ مسلمین بنایا گیا ہو شرکت حرام ہے اس پر ایک شخص نے کہا کہ یہ بالکل ٹھیک نہیں اور فضولِ گھرنت اور زبردستی کا لٹھ چلانا ہے ایسے شخص سے بیاہ شادی کرنا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسا شخص مسجد میں اذان کے تو جائز ہے یا نہیں؟ سلام و کلام، میل جول رکھنا، در مسلمان کتنا جائز ہے یا نہیں؟ کہا تا پینا اس کے یہاں کا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہو تو ہر کر دی جاسکتی ہے اور ناجائز ہو تو ہر کر دی جاتی ہے۔

الجواب

صورت مستفسرہ میں اس شخص نے حکم شریعت کی توہین کی اور شریعت کی توہین کفر ہے، عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ از سر نو مسلمان ہو کر توبہ کرے کلام اسلام پڑھے اس کے بعد اگر عورت راضی ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سے میل جول حرام ہے اور بیاہ شادی محض زنا، اور اس کی اذان ناجائز، نہ اس سے سلام و کلام جائز، نہ اسے مسلمان کہنا جائز۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے،

رجل قال آتھما کہ علم آموزند داستانہا است کہ می آموزند او قال با دست آنچه سے گوید او قال ترویج است او قال من علم حیلہ را منکم ہذا کلمہ کفر کہ فی الحقیقۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ایک آدمی کہتا ہے جو علم انھوں نے سکھایا ہے وہ تمام کہانیاں ہیں یا کہتا ہے جو اسے بیان کیے وہ تمام فریب ہے یا کہتا ہے میں علم حیلہ کا منکر ہوں، تو یہ کلمہ کفر ہے، جیسا کہ محیط میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (د)

مسئلہ ۱۴۳ از دہلی بازار چلی قبر چیتا موم گران مسئلہ محمد سلیمان حال سادیکار ۹ شوال ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں کہ،
(۱) قادیانی غیر مقلد اہل قرآن، رافضی وغیرہ وغیرہ کشتیوں کے جتنے فرستے ہیں ان کے ساتھ

کھانا پیہ، سلام علیک کرنا، نوکری کرنا جائز ہے یا نہیں، بعض علماء فرماتے ہیں کہ رسول خدا کی حدیث ہے کہ جس میں سو میں سنانو سے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے (۲) ہندو انگریز وغیرہ کی ہم نوکری کہتے ہیں اور ملتے ہیں ان میں اور قادیانی و دیگر فرقوں میں کیا فرق ہے؟ یتیموا تو جبردا۔

الجواب

(۱) یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی و نحوی غرض جو بھی ضروریات دین سے کسی شے کا منکر جو سب مرتد کافر ہیں، ان کے ساتھ کھانا پیہ، سلام علیک کرنا، ان کی موت و حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے۔ نہ ان کی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دُور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دُور کرنے کا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یا کم و یا ہم لا یصلونکم ولا یعتنوکم۔ ان سے بچو، انہیں دُور رکھو تاکہ وہ تمہیں نہ گمراہ کریں نہ فتنہ میں ڈال سکیں۔ (ت)

وہ حدیث جو سوال میں نکی محض جھوٹ اور زنی سناوٹ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہر یک انفرادی سے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن مجید کا حکم یہ ہے کہ ہزار باتیں اسلام کی کرتا ہوا وہ ایک کلمہ کفر کا کہے وہ کافر ہو جائے گا۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

یصنعون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ نکفر و کفروا بعد اسلامہم لے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات نہ کہی اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کا لفظ کہا اور اسکے سبب مسلمان بھجنے کے بعد کافر ہو گئے۔

دین و عقل دونوں کا مقتضی تو یہ ہے کہ سنانو سے قطرے گلاب میں ایک بوند پشیا ب کی ڈال دو سب پشیا ب ہو جائے گا، مگر ان عجیبوں کا مذہب یہ ہے کہ سنانو سے تو سب پشیا ب میں تولہ بھر گلاب ڈال دو سب گلاب ہو جائے گا پاک بنے حلال بنے پڑھا جاوے۔

(۲) ہندو اور نصاریٰ کافران اصلی ہیں اور یہ فرقے کافران مرتد اور شریعت مطہرہ میں مرتد کا حکم اصلی سے سخت تر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۴۵ از بنارس محلہ قواب گنج مسئلہ شیخ فریدن سوداگر ۲۲ رمضان ۱۳۳۱ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مقابلہ کفار میں جب لشکر اسلام کو شکست ہو تو زید کفار
کو ان کی فتح پر مبارکباد دے اور مسرت و خوشی کا اظہار کرے عذر الشریع اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جو دوا

الجواب

اگر یہ بات واقعی ہے کہ وہ معاذ اللہ کفر کی فتح اور اسلام کی شکست چاہتا تھا تو اس کے کفر میں شک
نہیں،

قال الله تعالى ان تمسككم حبنة تسوهم وان تصبكم سيطة يفرحوا بها
تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے اور تمہیں کوئی بُرائی
پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔ (ت)

ورنہ مرتکب اشد کبیرہ ہونے میں شک نہیں اور تجدید اسلام لازم، اس کے بعد تجدید نکاح کا حکم
علیگیرہ میں ہے،

لو ذاق شرب الخمر فداء اقام به ونشأ
اگر کسی فاسق نے شراب پی اس کے رشتہ دار گئے
اور انہوں نے اس پر روپے وارے تو وہ کافر
ہو جائیں گے اور اگر پیسے نہ وارے مگر مبارکباد
دی تب بھی کافر ہو جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴۶ از جمی آئی پی ریلوے کمیشن بمبای مسئلہ عبد الباسط ۱۱ رمضان ۱۳۲۹ھ
ایک شخص مسلمان کہلاتا ہے مگر پابند روزہ حج زکوٰۃ نہیں، اس کے علاوہ فرمایش بھی ہے۔ اور
انگریزوں کے ہمراہ فرمایش کے مکان میں ہفتہ عشرہ جاگرواں چرکچہ ہوتا ہے اس میں شامل رہتا ہے
ایسے شخص کو مسلمان اپنے گھر کھانے کی دعوت کریں یا نہ کریں اور اس کی دعوت قبول کریں یا نہیں؟ مسلمانوں
کے قبرستان میں اسے مرنے کے بعد دفن کریں یا نہیں؟ بیٹھو اتو جورو۔

الجواب

نہ اس کی دعوت کرنا جائز، نہ اس کی دعوت کھانا جائز، نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں
دفن کریں، نہ اس کے ساتھ کوئی معاملہ موت و حیات اسلامی کریں کہ فرمایش اسلام سے مرتد ہو جائے،
واللہ تعالیٰ اعلم

لہ القرآن الکریم باب المرتد ۱۲/۳
لہ فتاویٰ ہندیہ
فردانی کتب خانہ پشاور ۲۴۲/۲

مسلمہ از رائے پور گول بازار حاکم متوسط مسئلہ مرزا محمد اسماعیل صاحب بیگ
تا ۱۸۱
۲۴ شعبان ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سر آمد ملائے مشکلیں سر خلی کلائے دین جعید عصر شبلی و ہر، حامی
شریعت حاجی بدعت، مجددانہ سحارہ موبد ملت طاہرہ حضرت مولانا صاحب قبلہ ظلکم اللہ تعالیٰ
علی الغارقین المعتقدین، پس از اسلام سنت اسلام آنکہ عرصہ دراز سے کوئی عریضہ ارسال خدمت اقدس نہیں
کیا مگر اکثر اوقات حضور کی صحتوری اور مزاج کی کیفیت کا جیل پور و دیگر مقامات کے کاغذی واری اجاب
سے جو بیاں رہا، موجودہ شورش نان کو آپریشن و ہندو مسلم اتحاد پر مقررین کی تقریریں سنیں اور حضور کے سکوت
پر ہمیشہ یہی خیال کرتا رہا کہ وہ بندہ اور دیگر فرقہ خالہ کی شرکت کی وجہ سے حضور اس روش سے کنارہ کش ہیں
اور بعد اللہ کہ میرا یہ خیال صحیح ہوا۔ چند سالے جیل پور سے آئے اور تحقیقات کا دور یہ آئے انصاف نہ سکوا اللہ
جو تحقیق حضور نے فرمائی وہ حاکم علی صاحب بی آسے و ملاک پور والے ماسٹر صاحب کو ترک موالات کے
متعلق جو مفصل و مدلل فتویٰ ارسال فرمایا میں وحی میری فطر سے گزرا، میں ایک جاہل شخص ہوں لیکن اب
ایک الحمد للہ عقیدہ اہل سنت و جماعت پر قائم ہوں اور رسول کا ان شاء اللہ تعالیٰ، ان تمام رسائل اور
اشتہارات کے دیکھنے کے بعد میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ حضور کی شخصیت اور حضور کی وسعت نظر کا مخفی
کو بھی ضرور اعتراف ہوگا، مگر بظاہر وہ حضور کا خلاف کرتے ہیں، لیکن اب تک ایک غلط میرے دل میں
اور باقی رہی جس کی وجہ سے یہ عریضہ بصورت استغناء بغرض طلب ہدایت ارسال خدمت ہے۔

(۱) ان تمام رسائل اور اشتہارات سے یہ تو ثابت ہو چکا کہ موالات ہر کافر و مشرک سے قطعاً
حرام ہے خواہ وہ ہندو، چینی، جاپانی، غرض کہ دنیا کے کسی حصہ کا کیوں نہ ہو لیکن اعواز واقعہ خلاف
قائم رکھنے کے لئے مسلمانان ہند کو خصوصاً اور مسلمانان دنیا کو عموماً کوئی سا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے
جو حدود و شریعہ کے اندر ہو اور اس سے تجاوز نہ کرتا ہو۔

(۲) خلافت یا سلطنت اسلام کی بقا اور تحفظ کا کیا ذریعہ ہے؟

(۳) الانیۃ من القریش (امام، قریش میں سے ہوں گے۔ ت) کی حدیث پر حضور اپنی تحقیق
سے مطلع فرمائیں۔

لہ القرآن الکریم ۹/۱۰

لہ مسند امام احمد بن حنبل حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۱۲۹/۳

(۴) اخبار و اشتہار و چشم دید واقعات سے یہ ظاہر ہے کہ شریعتِ مکہ نے زمین شریفین زاد ہا اللہ شرف و تعظیف کی بے حرمتی کی یا کرائی، جزیرۃ العرب میں کفار و مشرکین کا داخلہ قبول کر لیا اسی صورت میں شریعتِ مکہ کے ساتھ کیا سلوک مسلمانوں کو کرنا چاہئے اور شریعتِ مکہ کا ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟

(۵) مقاماتِ مقدسہ کفار کے قبضہ میں باوجود اسطی یا بلاد اسطی میں ان کفار کے اخراج کے لئے کیا طریقہ عمل ہونا چاہئے؟

ان چند امور پر حضور کی اجمالی یا تفصیلی تحقیق مجھے مطلوب ہے اور دیگر علماء سے مجھے کوئی اتنا زیادہ ضرکار نہیں ہے جتنا حضور سے، میں نے جب سے جوشِ سنہاں حضور ہی کو اپنا راہبر راہِ حق سمجھا رہا، نہ صرف یہی بلکہ میرے والد بزرگوار جناب مرزا فطرت بیگ صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس حضور ہی کی ہدایت پر تہود کی عمری سے علیحدہ ہوئے جو اس خط سے واضح ہے جو مکتوباتِ علماء و کلام اہل صفائیں بنام حافظ یقین ایدیں صاحب مرحوم شائع کر دیا گیا ہے، اس لئے مجھے غرت ہے کہ میں اس سے ہدایت یافتہ ہوں جو میرے والد مرحوم کے راہبر ہیں، انجن رضائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قیام سے بعد خوشی حاصل ہوئی، اس شہر میں اسی کی اشاعت کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ، ایک دیوبندی محمدیسیں کی وجہ سے اس میں کچھ رکاوٹ ہوگی، یہ وہی شخص ہے جس کے مدرسہ کے مقابل یہاں کے اہل سنت سے ایک مدرسہ قائم کیے حضور کے توسط سے مولوی سید مصباح القیوم صاحب زیدی الراسطی کو بلایا ہے مولوی صاحب نہایت نیک آدمی ہیں اور ان کی تحقیق مندرجہ بالا امور میں محدود ہے، اس لئے عرض ہے کہ ان پانچ سوالات کے جوابات حضور کے پاس سے آنے پر ان شاء اللہ میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ انجن مذکور کی تردید یہاں بھی جو ایسی عرض ہے کہ جواب باصواب سے جلد تر سر فراز فرمائیں، بیٹھو اتوبس و فقط صواب!

الجواب

حکمری کرم فرما کر کہ اللہ تعالیٰ، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الاثمۃ من القرائین (امام قریش میں سے ہوں گے۔ ت) حدیث صحیح تو اترا ہے اور اس کے مضمون پر صحابہ کرام و تابعین عظام و ائمہ اعلام تمام اہلسنت کا اجماع ہے کہ کتبِ عقائد و حدیث و فقہ اس مسئلہ کی روشن تصریحات سے بالامال ہیں، ہر سلطنتِ اسلام نہ سلطنت ہر جماعتِ اسلام نہ جماعت ہر فردِ اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، المدین النصرة لکل مسلم (دیوبند مسلمان کے لئے)

سے مسند امام احمد بن حنبل حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۱۲۹/۲
صحیح البخاری باب الدین النصیحة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۳/۱

سراپا حیرت ہے۔ تہا ہر فرض بقدر قدرت ہے اور ہر حکم مشروطہ استطاعت،
 قَالَ تَبَّ تَعَالَى لَا يَكْلَفُ اللَّهُ لِنَفْسِهِ الْكَفَاۤءَ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس
 وسعہ سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا،
 جو شخص حفاظت اسلام و سلطنت اسلام و امان مقدسہ کی استطاعت رکھتا ہے اور کاہلی سے نہ گرسے ترکیب
 کبیرہ ہے یا کفار کی خوشامد و خوشنودی کے لئے تو مستوجب لعنت ہے یا دل سے ضرر اسلام پسند کرنے
 کے سبب تو کافر ہے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا معذور ہے، شریعت اس کام کا حکم فرماتی ہے جو شرعاً جائز
 اور عادتاً ممکن اور عقلاً مفید ہو، حرام یا نامکن یا عبث افعال حکم شرع نہیں ہو سکتے، لہذا،
 (۱) مسلمانان ہند کو جہاد کا مرکز حکم نہیں، الحجۃ المونمنہ میں اسے واضح کر دیا ہے حتیٰ کہ خود مولوی
 عبد الباقی کے رسالہ ہجرت ص ۲۰ میں ہے،

”میں گشت و خون کو شہرہ، جمع حملہ کی صورت میں جیسا کہ لشکر کو تا ہے غیر مفید سمجھتا ہوں
 کہ نہ اس کے، سبب مقیم نہیں غیر قادیان پر فرض نہیں بد سنگاں کی غرض سے کر سکتے ہیں
 اس کا ضرر ہوتا۔“

۲۱۔ ہندوستان دارالاسلام ہے، اس میں فقیر و مساکین و عیال و عورتوں سے شائع ہے
 اور خود مولوی عبد الباقی کے رسالہ ہجرت ص ۲۱ میں ہے،

ہم لوگوں کا مسلک یہ ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے،
 اور شک نہیں کہ دارالاسلام سے ہجرت عامہ کا حکم ہرگز شرعاً مطہر نہیں فرماتی، نہ عادتاً وہ ممکن نہ کچھ مفید
 کہ سب مسلمان اپنی جائیدادیں یونہی نصاریٰ کے لئے چھوڑ جائیں یا کوڑیوں کے مول ہندوؤں کو دی جائیں
 اور خود یہ کوڑوں ننگے بھوکے اور ملک کے مسلمانوں پر ڈھٹی دیں ان کی عافیت بھی تنگ کریں یا بھوکے جائیں
 اور اپنی مساجد و مزارات اولیاء پامالی کفار و مشرکین کے لئے چھوڑ جائیں اور یہ سب کچھ اور بھی کیا جائے
 تو اس سے سلطنت اسلام کو کیا فائدہ اور امان مقدسہ کا کیا نفع اور ہجرت بعض کا بے سود ہونا بھی عقلاً
 تو معلوم تھا ہی، اب تحریر مشہور بھی ہو گیا سو ان غریب مسلمانوں کی بے سرد سامانی و آوارگی و پریشانی و
 حسرت و پستیابی کے اور بھی کوئی فائدہ ترتیب ہوا۔

(۳) مالی اہدائتہ ایک چیز ہے اگرچہ مولوی عبد الباقی اس کے بھی منکر ہیں۔ رسالہ ہجرت ص ۵

پڑ ہے

”ہم اس وقت اعانت بمال کو مسلمانان ہند پر فرض نہیں سمجھتے بوجہ عدم استطاعت۔
یہ عذر کیسا بھی ہو مگر ذرائع وصول مہیا ہونا اور وصول پر وثوق کے ساتھ اطمینان ملنا بہت ضرور ہے
نہ ایسا کہ لاکھوں کے چند سے ہونے اور باوصف کثرت تعاضداً ————— اب تک حساب بھی
نہیں دیتے۔“

(۴) معاظمت حرام کا ترک ہمیشہ سے واجب تھا اور نہ کیا اب جائز کا ترک بھی فرض کر رہے ہیں، یہ شرع
پر زیادت ہے پھر بھی جائز کا ترک ہر وقت جائز ہے جب کہ کسی غلطی کی طرف تغیر نہ ہو اس کا نام ممکن یا نامفید
ہونا الحکمۃ الموعظۃ ص ۷۷ سے ۹۲ تک ملاحظہ ہو، باتیں وہ بتائی جاتی ہیں جن پر تمام ملک ہرگز کاربند
نہ ہوگا، نہ صرف تمام مسلمان، اور بغرض غلط سب مسلمان مان بھی لیں تو بجائے نفع مضر، پھر باطل و
نامتوقع پر عام عمل اگر اختیار بھی ہو تو حد و طویل مدتی درکار، اور حاجت اس وقت فوری تا تریاق از عوارض
کی مثل ہے۔

(۵) فتنہ و فساد پھیلانے کی نامفیدی خاطر، اب تک سوا بعض ذلتوں کے کیا حاصل ہوا اور یہ
کھلا پہلو اس کے شرعاً بھی ناجائز ہونے کا ہے، حدیث میں ہے :
”مسلمان کو رہ انہیں کہ اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرے“

خود مولوی عبد الباری کے رسالہ ہجرت ص ۷ میں ہے :
”اس میں شک نہیں کہ ابلاک نفس بلا ضرورت جائز نہیں، قانون جن امور کو روکتا ہے ان کو
نہ کرنے میں ہم کو عذر ہے۔“

(۶) ہری خالی چیخ پکار، آفتاب سے زیادہ آشکار کہ محض بے سود و بیکار، ملک چنے پکارنے سے
واپس نہیں ہوتا وہ بھی اتنا وسیع نو و بھی ہلال کا وہ بھی صلیب سے اور نہ انکے علماء و مشائخ نے ہندوستان
ہی چلا چلا کر پھر لیا ہوتا، یا مولوی عبد الباری کے بزرگوں نے چیخ پکار کر یہی ذرا سی ٹکمنوں کی پڑیا، کیا ان
کو درود اسلام نہ تھا، تھا مگر عقل بھی تھی کہ حمل شور و غل سے کیا حاصل ہوگا، خود آزاد پیکے الہلال جلد ۳
ص ۱۶ میں ہے،

”زبان سے نالہ و فریاد کرنے کی صورتیں اسی وقت تک کے لئے ہیں جب تک ان سے
کشور کا ممکن ہو۔“

(۷) خیر یہاں تک تو تھا جو کچھ تھا، قیامت کا بند تو ہے کہ خلافت کی حمایت و امکان مقدمہ کا نام سے کہ

مسلمان کہلانے والے مشرکوں میں فنا ہو گئے، مشرک کو پیشوا بنایا آپ پس رو بنے، جو وہ کے وہی مانیں، قرآن و حدیث کی تمام عمر اس پر نثار کر دی، ترک موالات کا نام بدنام اور اللہ کے دشمن مشرکوں و دُعا و مجتہد اتحاد بلکہ غلامی و انقیاد ان کی خوشی کے لئے شعاب اسلام کا انسداد ان شناعات کے حلال کرنے کو آیات میں تعریف شریعت میں، الحاد، نئی نئی شریعت کا دل سے ایجاد جس کا بیان آپ کو الحزب المؤمنہ میں ملے گا، یہ تو صراحت اسلام کو کُند چھری سے ذبح کرنا ہے اس کا نام حمایت اسلام رکھنا کس درجہ صریح مغالطہ و اخواس ہے، اندوہ میں بد مذہبوں ہی کی شرکت کا رونا تھا بظاہر کلرگو تو تھے انہوں نے سرے سے کلر ہی کو اٹھا کر بالائے طاق رکھ دیا، نہیں نہیں، بلکہ پس پشت پھینک دیا، مشرکوں کو روج اعظم بنایا، ہوس بنایا نبی بالقوہ بنایا نہ مبعوث من اللہ بنایا اس کی مدح خطبہ جمعہ میں داخل کی اس کی تعریف میں کلام الہی کا مصرعہ:

خاموشی از شناسے تو حد شناسے تست

(تیری تعریف سے خاموش رہنا تیری تعریف کی انتہا ہے۔ ت)

گمایا اور کیا کیا کفر و کفریات و ضلالت اختیار کئے جن کا غور آپ الحزب المؤمنہ کے ص ۴۴ و ۴۵ پر ملے گا جزیرۃ العرب میں کفار کی سکونت تھی سلطان ترک کے زمانے سے ہے، مدین میں انگریزی فوج، جدہ و غیرہ میں نصرانی سفارتوں کے قیام مدتوں سے ہیں، حریم محرمین کی بے ادبی شریف سے ہونے کا مجھے علم نہیں، اخباروں اشتہاروں کو میں خود اپنے معاملہ میں رد و رائہ دیکھ رہا ہوں کہ میری نسبت محض جھوٹ محض بہتای شائع کرتے اور قصداً العنت الہی اپنے اوپر لے رہے ہیں اور ان کی تائید میں کذابین کی عینی شہادتیں ہوتی ہیں حالانکہ اللہ و رسول جانتے ہیں اور وہ خود دل میں جانی رہے ہیں کہ محض جھوٹ بکتے اور افرات بکتے ہیں واللہ یشہد انہم لکذابون (اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ ت) اگر بے ادبی حقیقت ثابت ہو تو جس حیثیت کی جس کی نسبت ثبوت پائے وہ اس قدر کے حکم شرعی کا مستحق ہوگا کہ اسے بائسندہ فقط ۲۴ شعبان ۱۳۲۹ھ

الحجّة المؤتمنة في آية المستحنة

(سورة ممتحنة کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ)

مسئلہ ۱۸۲ مرسلہ مولوی حاکم علی صاحب دہلوی اسے حنفی فقہ شیعہ مجددی پروفیسر انس اسلامیکالجز
لاہور ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کافروں اور یہود و نصاریٰ کے توہین سے منع فرمایا ہے مگر ابوالکلام زبردستی
توہین کے معنی "معاشرت" اور ترک موالات کو "ترک معاشرت" (نان کو آپریشن) قرار دیتے ہیں اور یہ
صریح زبردستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کے ساتھ جاری ہے، مذکور نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء
کی جنرل کونسل کی کمیٹی میں تشریع لا کر اطلاق یہ کر دیا کہ جب تک اسلامیکالجز لاہور کی امداد بند نہ کی جائے
اور یونیورسٹی سے اس کا قطع الحاق نہ کیا جائے تب تک انگریزوں سے ترک موالات نہیں ہو سکتی اور اسلامیکالجز
کے لڑکوں کو فتویٰ دے دیا کہ اگر ایسا نہ ہو تو کالجز چھوڑ دو، لہذا اس طرح سے کالجز میں بے حسنینا
پھیلا دی کہ پھر پڑھائی کا سخت نقصان ہونا شروع ہو گیا، علامہ مذکور کا یہ فتویٰ غلط ہے یونیورسٹی

نقل خط مولوی صاحب آقائے نامہ ارمیہ قلم طاہرہ مولینا و بانفضل اولینا جناب شہ
احمد رضا خان صاحب دام ظلہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ است ہذا
(باقی بر صفحہ آئندہ)

کے ساتھ الحاق قائم رہنے سے اور ادا لینے سے معاملات قائم رہتی ہے نہ کہ موالات جس کے معنی محبت کے ہیں نہ کہ کام کے، جو کہ معاملات کے معنی ہیں، مذکور کی اس ذبردستی سے اسلامیہ کالج تباہ ہو رہا ہے، مولوی محمد حسن صاحب مولوی عہدگی صاحب تو دیوبندی خیالات کے ہیں ذبردستی فتوے اپنے مدعا کے مطابق دیتے ہیں لہذا میں فتوے دیتا ہوں کہ یونیورسٹی کے ساتھ الحاق اور ادا لینا جائز ہے میرے فتوے کی تصحیح ان اصحاب سے کرائیں جو دیوبندی نہیں مثلاً سید طاہرہ حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں قادری صاحب بریلوی علاؤ الدین ہیکندہ اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی حاکم مغربی و شمالی۔

الجواب

موالات و مجرہ معاملات میں زمین آسمان کا فرق ہے دنیوی معاملات جس سے دین پر ضرر نہ ہو سوا مرتدین مثل واپس دیوبندیہ و امثالہم کے کسی سے ممنوع نہیں، ذمی تو معاملات میں مثل مسلم ہے۔
لھم صائب و علیہم ما علیہ۔ اُن کے لئے۔ ہمارے لئے اور جہان پر ہے ہم پر۔

(بقیہ ماحشیہ صفحہ گزشتہ)

پر کا فتویٰ مطالعہ گرامی کے لئے ارسال کر کے التجا کرتا ہوں کہ دوسری نقل کی پشت پر اس کی تصحیح فرما کر احقر نیاز مند کے نام پر ایسی ڈاک اگر ملے جو اسکے یا کم از کم دوسرے روز بھیج دیں، انجن حمایت اسلام کی جنرل کونسل کا اجلاس بروز اتوار بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو منعقد ہوتا ہے اس میں پیش کرنا ہے کہ دیوبند لو اور پھر یوں نے مسلمانوں کو تباہ کرنے میں کوئی تاثر نہیں کیا ہے ہندوؤں اور گاندھی کے ساتھ موالات قائم کر لی ہے اور مسلمانوں کے کاموں میں روزہ اٹکانے کی ٹھان لی ہے نہ عالم صغیر کو ان کے ہاتھوں سے بچائیں اور عند اللہ باجور ہوں۔ نیاز مند دعا گو ہے حاکم علی بی بی کے موقی بازار لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۰ء

حکرم کرم فرمایا مولوی حاکم علی صاحب بی بی سلمہ بعد ادا اسے حیر
جواب خط مولوی صاحب حسنہ ملتمس کل گیارہ بجے آپ کا فتویٰ آیا اس وقت سے شب کے بارے بیکے تک اہم ضروریات کے سبب ایک حرف نہ لکھنے کی فرصت نہ ہوئی۔ آج صبح بعد و ظائف یہ جواب ادا فرمایا امید کہ مجرہ فتاویٰ کی نقل کے بعد آج ہی کی ڈاک سے مرسل ہو، امد مولیٰ تعالیٰ قادر ہے کہ کل ہی آپ کو پہنچ جائے، مامولی کو وقت پر موصول ہونے سے مطلع فرمائیں والسلام فقیر مصطفیٰ رضا قادری نوری عفی عنہ
۵ اصفہر المظفر ۱۳۲۹ھ۔

(یعنی دنیاوی منافع میں ہماری طرح اُن کو بھی حصہ دیا جائے گا اور دنیوی مواخذہ اُن پر بھی وہی ہوگا جو ایک مسلمان پر کیا جائے گا)

اور غیر ذمی سے بھی خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، سہرو استیجاب بشرطہ جائز اور خریدنا مطلقاً ہر مال کا کہ مسلمان کے حق میں متعین ہو اور بحیثیت ہر جائز چیز کا جس میں اعانتِ حرب یا اعانتِ اسلام نہ ہو، اُسے نوکر رکھنا جس میں کوئی کام خلافِ شرع نہ ہو، اس کی جائز نوکری کرنا جس میں مسلم پر اُس کا استعلا نہ ہو، ایسے ہی امور میں اُجرت پر اس سے کام لینا یا اُس کا کام کرنا بمصلحتِ شرعی اُسے دیر دینا جس میں کسی دہم کفر کا اعزاز نہ ہو، اُس کا بدیر قبول کرنا جس سے دین پر اعتراض نہ ہو حتیٰ کہ کتابیر سے نکاح کرنا بھی فی نفسہ حلال ہے۔ وہ صلح کی طرف ٹھکیں تو مصالحت کرنا مگر وہ صلح کہ حلال کو حرام کہے یا حرام کو حلال، یونہی ایک حد تک معاہدہ و مراہمت کرنا بھی اور جو جائز عمل کر لیا اس کی وفا فرض ہے اور غیر حرام الی غیر ذلک من الاحکام۔
در مختار میں ہے :

والمتردۃ تجب ابدانہا و نجس دلائل و اکل
حق تسلیم و لا تقتل، اللہ قلت و هو العلة
فانہا تبطل و لا تقف و قد ثبت امرہ فی
احصاہا و امصارہا لا متناع القتل۔
مرتد عورت و ائمہ الجہس کی جائے گی اور نہ اُس کے
باس کوئی جیٹے نہ اُس کے ساتھ کوئی کھائے یہاں تک
کہ وہ اسلام لائے اور قتل نہ کی جائے گی۔ میں کہتا
ہوں یہی اُن احکام کا سبب ہے کہ وہ باقی چھوڑ
دی جاتی ہے اور فنا نہیں کی جاتی، اور اب اس ملک میں یہ سب مرتد کو بھی شامل ہو گیا کہ قتل نہیں کیا جاسکتا
فیہ میں ہے :

اذا حرج القبرۃ الی امر من العد و ما مان
فان کان امر الایحاف علیہ منہ و کافوا قوما
یوفون بالعہد یعرفون بذلک و لہ فی
ذلک منفعۃ فلا یاس یہ
ہندیر میں ہے :

اذا ساء المسلمون یدخل داس الحروب
جب مسلمان دار الحرب میں امان لے کر جانا چاہے

یہاں استجاسۃ لویمنع ذلک منہ و
وکذلک ذامرا وحسن الاعتصم الیہم فی
البحر فی السفینۃ۔
اسی میں ہے ،

قال محمد لایاس بان یحمل المسلمو الی اهل
الحرب ما شاء الا انکساع السلاح فان کان
خبراً من ابرہیم او ثیاباً سقاء من القدر
فلا یاس با دخالها الیہم ولا یاس با دخال
الصفر و لیس الیہم لان هذا لا یتعمل
للسلاح (مختصاً)
اسی میں ہے ،

لا یمنع من ادخال البغال والحمیر و
الشوم والبغیرۃ
فتاویٰ امام طاہر بخاری میں ہے ،

مسلمو اجر نفسه من مجوس
لا یاس بہ یکہ
اسی میں ہے ،

من اسسل اجیر الہ مجوسیا او
خادماً فاشتری لحمہ فقال اشتریتہ
من یهودی او نصرانی او مسلم
جس نے اپنا نوکر یا غلام مجوسی بازار کو بھیجا اس
نے گوشت خریدا اور کہا میں نے یہودی یا نصرانی
یا مسلمان سے خریدا ہے اُسے اُس کے کھانے کی

۲۲۳/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	الباب السادس المتاسمین الفصل الاول	۱۰
"	"	"	"
"	"	"	"
"	"	"	"
۱۵۹/۳	مکتبہ چندیہ کوئٹہ	کتاب الاجارات الفصل العاشر	۱۱

وسعه اكله

در مختار میں ہے :

الكافر يجوز تقييده بالقضاء ليحكم بين
اهل الذمة ذكره الزيلعي في التحكيم

محیط میں ہے :

قال محمد ما يبعثه ملك العدو من
الهدية الى مبرجيش المسلمين او الى
الامام الا كبر وهو مع المجيش فانه لا باس
بقبولها ويصيرها للمسلمين وكذلك اذا
اهدى منكم الى قائد من قواد المسلمين
له منعة ولو كان اهدى الى واحد من
كبار المسلمين ليس له منعة يختص
هو بها

اسی میں ہے :

لو ان عسكريا من المسلمين دخلوا دار
الحرب فاهدى اميرهم الى ملك العدو
هدية فلا باس به وكذلك لو ان امير
الشعور اهدى الى ملك العدو هدية و
اهدى ملك العدو اليه هدية

گنجائش ہے (کہ معاملات میں کافر کا قول مقبول ہے)

بادشاہ اسلام اگر کسی کافر کو قاضی بنائے کہ ذمی
کافروں کے مقدمے فیصلہ کرے تو جائز ہے اسے
زمین کی سہ باب تحکیم میں ذکر کیا۔

امام محمد نے فرمایا دشمنوں کا بادشاہ جو ہر یہ مسلمانوں کے
سپر سالار یا خلیفہ حاضر لشکر کو بھیجے اُس کے قبول
میں عرج نہیں تو وہ سب مسلمانوں کے لئے مشترک
ہو جائے گا یونہی جب ان کا بادشاہ مسلمانوں کے کسی
فوجی سردار کو ہر یہ بھیجے جس کے پاس فوج ہو اور اگر کسی
اسلامی سردار کو بھیجی جس کے پاس اس وقت فوج
نہیں تو ہر یہ حاس اسی سردار کی ملک
ہو گا۔

اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دار الحرب میں داخل ہوا اور
سردار لشکر کچھ ہر یہ دشمنوں کے بادشاہ کو بھیجے اس
میں عرج نہیں، اور یونہی اگر سرداروں کا سردار دشمنوں
کے بادشاہ کو کوئی ہر یہ بھیجے اور دشمنوں کا بادشاہ
اسے ہر یہ بھیجے۔

۴۵۱/۴	مطبع ریوسفی مکتبہ	کتاب الکراہیۃ	سۃ الحدایۃ
۴۱/۲	مطبع مجتہدی دہلی	کتاب القضاء	سۃ الدر المختار
۲۳۶/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	الفصل الثالث	سۃ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ محیط الباب السادس
۲۳۶/۲	" "	" "	سۃ " "

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ
 مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْنَهُنَّ
 الْأَرْبَاعَ (وَتَمَامُ تَحْقِيقِهِ فِي مَتَاوَلِنَا)
 وَقَالَ تَعَالَى وَإِنْ جُنَحُوا لِلْعُدَّةِ فَاجِدْهُنَّ
 وَقَالَ تَعَالَى أَلَا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُواكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا
 عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتُوا إِلَيْكُمْ بَعْدَ هَمِّهِمْ إِلَى
 عَهْدِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُنَافِقِينَ ۖ وَقَالَ
 تَعَالَى وَادْفَعُوا بِالْعَهْدِ أَمَّا الْعَهْدُ كَانَ
 مَسْئُولًا ۖ (وَعَنْهُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَهْدٌ وَسَلَمٌ)
 الْعَهْدُ بِأَنْزِلِ الْمُسْلِمِينَ الْأَصْلَحَ أَحِلَّ حُرَامًا
 أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَا تَقْدِرُوا دَائِمًا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور حلال ہیں تمہارے لئے
 پارسا عورتیں ایمانی والیوں میں سے اور اُن
 میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی جب تم اُن
 کے مہر دو (اور اس مسئلہ کی پوری تحقیق ہمارے
 فتاویٰ میں ہے) اور اگر وہ مسلح کی طرف جھکیں تو
 تم بھی اس کی طرف میل کرو، سب کافروں کو قتل
 کرو مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ ہو لیا، پھر
 انہوں نے تمہارے حق میں کوئی تعصیر نہ کی اور تم پر
 کسی کوہ و نہ دی تو اُن کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک
 پورا کرو بیشک اللہ پر ہیزگاروں کو دوست رکھتا
 ہے عہد پورا کرو بیشک عہد پوچھا جائے گا، اور
 ابی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے مسلمانوں
 میں مسلح یا نہ مسلح اگر وہ کسی حرام کو حلال یا
 حلال کو حرام کرے۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بد عہدی نہ کرو۔

وہ الحاق و اخذ ادا اگر کسی امر خلاف اسلام و مخالفت شریعت سے مشروط نہ اس کی طرف
 منجر، تو اس کے جواز میں کلام نہیں، ورنہ ضرور ناجائز و حرام ہو گا مگر یہ دم جواز اس شرط یا لازم کے سبب
 سے ہو گا، نہ برہنہ تحريم مطلق معاشرت جس کے لئے شرع میں اصل نہیں اور خود ان مانعین کا طریق عمل
 اُن کے کذب دعویٰ پر مشہد، ریل نازڈاک سے تمتع کیا معاشرت نہیں ہے، فرق یہ ہے کہ اخذ ادا میں نالی

۵/۵	سہ القرآن اکرم		
۶۱/۸	سہ		
۴/۹	سہ		
۳۴/۱۴	سہ		
۱۵۰/۲	سہ سنن ابی داؤد	باب فی الصلح	آفتاب عالم پریس لاہور
۸۲/۲	سہ صحیح مسلم	کتاب الجہاد والسير	قدیمی کتب خانہ کراچی

لینا ہے اور اُن کے استعمالی میں دینا عجب کہ مقاطعت میں مالی دینا حلال ہو اور لینا حرام ، اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ریل تار ڈاک ہمارے ہی ملک ہیں ہمارے ہی روپے سے بنے ہیں ، سبحان اللہ امداد تعلیم کا روپیہ کیا انگلستان سے آتا ہے وہ بھی یہیں کا ہے ۔ تو حاصل وہی ٹھہر کہ مقاطعت میں اپنے مال سے نفع پہنچانا مشروع اور خود نفع لینا ممنوع ، اس الٹی عقل کا کیا علاج ، مگر اس قوم سے کیا شکایت جس نے نہ صرف شرعیت بلکہ نفس اسلام کو پٹ دیا مشرکین سے و داد بلکہ اتحاد بلکہ غلامی و افتیاد فرض کیا خوشنودی بنو کے لئے شعار اسلام بند اور شعار کفر کا ماتھوں پر علم بلند ، مشرکین کی بجے پکارنا اُن کی حمد کے نعرے مارتا ، انھیں اپنی اُس حاجت دینی میں جسے نہ صرف فرض بلکہ بار ایمان ٹھہراتے ہیں یہاں تک کہ اُس میں شریک نہ ہونے والوں پر حکم کفر لگاتے ہیں ، اپنا امام و پادوی بنانا مساجد میں مشرک کو لے جا کر مسلمانوں سے دلچسپ کر کے دھوکہ مسلمان ٹھہرانا مشرک کی کٹنگل کندھوں پر اٹھا کر مرگٹھ میں لے جانا ، مساجد کو اُس کا ماتم گاہ بنانا ، اُس کے لئے دمائے مغفرت و نماز جنازہ کے اشتہار لگانا وغیرہ وغیرہ ناگفتہ بہ افعال موجب کفر و مورث ضلال ، یہاں تک کہ صاف لکھ دیا کہ اگر اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کر لو تو اپنے خدا کو راضی کر لو گئے صاف لکھ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو و مسلم کا امتیاز اُٹھا دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا صاف لکھ دیا کہ ہم سب قرآن و سنت کی تمام عمر بت پرستی پر سار کر دی ، یہ سب مورات یہ سب حرام ، یہ ہیں کفریات یہ ہیں ضلال تام ، فبطن عتوب و لا بصار و لا حول و لا قوا
 الا باللہ الواحد القہاس ، واللہ تعالیٰ اعلم ۔ فقیر محمد تقی قادری



جواب امام اہلسنت میں حق ہے کلام الامام امام ، کلام دیوبندیوں سے منع استصواب حق و صواب ، تھاوی صاحب کا بحث بحمد اللہ تھاوی مولوی صاحب کی دین پرستی کو انھوں نے اس نصیحت کو قبول کیا اور فتوئے اصلی جمعیت علیائے ہند ص ۴۵ پر یہ مضمون چھاپ دیا ، الحمد للہ کہ یکم نومبر ۱۹۲۰ء میں جناب مولیٰ ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی کا فتویٰ موصول ہوا اس سے مجھے ٹھیک پتا لگا کہ مولوی اشرف علی صاحب قوسر دسر غنہ دیوبند ہیں ، یا اللہ ! میری توبہ ، مجھ سے یہ غلطی میرے ایک دوست نے کرا دی استغفر اللہ تعالیٰ صافی

استثنائاً عجیب العجاب پیسرو سر غنہ دیوبند ہیں۔ افغانی راکشتی و کیش دانشکدہ داشتق (سانپ کو مارنا اور اس کے بچے کی حفاظت کرنا۔) کا حال معلوم نہ کہ بچکان گشتق و افغانی گزاشتق (بچوں کو مارنا اور سانپ کو چھوڑ دینا۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفیٰ رضا قادری عتم دار الفتائے اہلسنت و جماعت بریلی۔

۴ صفر ۱۳۲۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی سولہ الکریمہ

مسئلہ ۱۸۳ از لاہور بڑی سڑک کو پارا انگریزی سولہ چو اعدی میر الرحمن صاحب بی اے، سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول لاہور ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۲۹ھ

جناب حضرت قبلہ و کعبہ مجدد دوران حضرت احمد رضا خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد حمد و صلوة واضح اسے عالی ہو کہ حضور کا فتویٰ جو مسٹر حاکم علی صاحب بی اے پروفیسر ریاضی اسلامیہ کالج لاہور کے خط کے جواب میں حضور نے ارسال فرمایا پڑھ کر خاکسار کو بڑی حیرت ہوئی کیونکہ خاکسار آن حضور کو جیسا کہ لاکھوں کروڑوں پنجاب و ہندوستان کے سنت و جماعت مجدد وقت مانتے ہیں اس زمانے کا مجدد مانتا ہے اور جب سے ہوش سنبھالا اسی عقیدے پر بفضلِ خدا رہا ہے جس پر آپ اور دیگر بزرگان قوم و علمائے کرام ہیں یا جوستے آئے ہیں لیکن اس فتوے کو دیکھ کر میرے دل میں بڑا اضطراب پیدا ہوا ہے اور میں نے یہ جرات کی ہے کہ جناب سے مفصل طور پر دریافت کروں کہ ایسے زمانے میں جبکہ مسلمانوں پر بظرف سے حملے ہو رہے ہیں اندرونی و بیرونی دشمن اسلام کو تباہ کرنے پر تہمتے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کفار کی مد سے باغیوں (شریعت مکہ) نے چھین لئے ہیں اور کفار بحریۃ العرب (جہ و مدنی وغیرہ) میں اپنا قدم جمائے بیٹھے ہیں اور خلافت ریزہ ریزہ کی گئی ہے اور ایک بڑی سلطنت کا وزیر اعظم اپنی تقریر میں صاف کھلے لفظوں میں یہ کہتا ہے کہ یہ لڑائی جو عراق عرب میں مسلمانوں سے ہوئی مذہبی لڑائی تھی اور اب ہم نے بیت المقدس اُن کی گندگی سے پاک

کر دیا ہے وغیرہ وغیرہ ایسے وقت جبکہ امداد اٹھنے اسلام کی عزت اور شوکت کی بچہ کنی میں کوشش کا کوئی
 دقیقہ اٹھا نہیں رکھا، عراق، فلسطین اور شام جی کو صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خون کی ندیاں
 بہا کر فتح کیا تھا، پھر کفار کی حریفانہ حوصلہ مندوں کی جولانگاہ بن گئے ہیں، خلیفۃ المسلمین دشمنوں کے فریے میں
 پھنس کر بے دست و پا ہو چکا ہے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے اپنے گھروں (مختلّیں سمرنا
 وغیرہ) اور زرخیز علاقوں سے بردستی نکالے جا رہے ہیں، اور مسجدوں پر زبردستی قبضہ کر لیا جاتا ہے، اور
 مسلمانوں کے علماء قرآنی احکام ڈرتے ڈرتے بتاتے ہیں، جہاد کا تو نام ہی منہ پر آنا پس قیامت ہے، کیا
 ایسے وقت میں اسلامی حمیت و غیرت یہ جاہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسا مسئلہ نکل آئے جس سے انگریز افسر
 خوش ہو جائیں اور مسلمان تباہ ہو جائیں، مسٹر ماکمل علی نے ایک پالیسی سے انگریز پرنسپل اور دوسرے انگریز
 افسر اور غدار مسلمانوں کو خوش کرنے کے واسطے حضور سے ایک عجیب طرز میں فتویٰ پڑھا اور حضور نے اُس
 کے مضمون کے مطابق صحیح صحیح مصلہ جواب میں بھیج دیا، یہ بالکل درست کمرالات و مجرد معاملات میں زمین، سما
 کا فرق ہے لیکن دین کا نقصان کھانے دینی معاشرت کہاں جائز ہے حضور نے بہت سی شرائط سے مشروط کر کے
 گول بول جواب عنایت فرمایا ہے لیکن اس وقت ضرورت ہے ایسے فتوے کی جو صاف صاف لغظوں میں حالات
 حاضرہ پر نظر کر کے بغیر کسی شرط سے لکھا جائے تاکہ ہر ایک عالم و دجال آپ کا پڑے فوراً پڑھ کر ہانسلے کہ
 اُس کے واسطے اب ایسا کرنا ضروری ہے، حالات حاضرہ حضور پر بخوبی روشنی میں اور کچھ تھوڑے سے میں نے اوپر
 بیان کئے ہیں کیا مسلمانوں کا بھرتی ہو کر فوج میں مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکلنے اور غلام بنانے کے لئے
 جانا اور دوسرے ملکوں کا ان کی امداد کے لئے عراق و عرب و شام وغیرہ میں مکرّم گورنمنٹ ہو کر جانا جائز ہے،
 اگر جانا جائز نہیں تو پھر آپ جیسے بزرگ کیوں چپ چاپ بیٹے ہیں، کیوں نہیں ایسے فتوے شائع کرتے اور
 ظہار حق میں دینی طاقت سے کیوں ڈرتے ہیں، موجودہ وقت کھینچ تان کر کفار سے تعین رکھنے اور ان کی
 اعانت کرنے کا جواز ثابت کرنے کا نہیں ہے بلکہ سینہ سپر ہو کر بے خوف و خطر لوگوں کو صراط مستقیم بتانے
 کا ہے، حضور نے جو لکھا ہے کہ الحاق اور اخذ امداد جائز ہے اگر کسی امر خلاف اسلام و مخالف شریعت
 سے مشروط نہ ہو، عالجایا یا ان گورنمنٹ جو امداد اس کو لوں اور کالجوں کو دیتی ہے وہ خاص اخراجات کو نہ نظر
 رکھ کر دی جاتی ہے، اور میرا خیال ہے کہ حضور کو سب حال روشن ہو گا لیکن اگر اس بارے میں ناواقفیت
 ہو تو میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو امداد میں اس قسم کی شرط ضرور ہوتی ہے کہ کالج کا پرنسپل، اور ایک دو پروفیسر انگریز
 ہوں دوسرے مقررہ کورس پڑھائے جائیں جی میں گھر دیکھا گیا ہے کہ خلاف اسلام باتیں ہوتی ہیں بلکہ بعض میں
 تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ افعاء لکھے ہوئے جوتے ہیں، تیسرے دینی تعلیم

لازمی نہیں کوئی پڑھے یا نہ پڑھے لیکن جہاں دینی تعلیم پڑھائی جائے خاص وقت سے زیادہ نہ دیا جائے کیونکہ یونیورسٹی کی تعلیم کے لئے چار گھنٹے، وقت ضرور خرچ ہو اگر چار گھنٹے سے کم ہو گا تو امداد نہیں ملے گی، پھر جو استاد و دینیات پڑھاے گا اس کو امداد نہیں دی جائے گی، پھر فلاں فلاں مضمون ضرور طالب علم کو لینے چاہئیں ورنہ امتحان میں شامل نہیں ہو سکتا، پھر ڈرل وغیرہ اور کھیلوں کی طوف دیکھو جن میں ہر ایک طالب علم کو حصہ لینا ضروری ہوتا ہے، آج کل جو ڈرل سکھائی جا رہی ہے اس میں عجیب غریب اسباق، آئیں کی جا رہی ہیں، امداد لینے اور الحق یونیورسٹی سے رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ وہی ڈرل تمام اسکولوں میں کرائی جائے، کھیلوں میں آپ دیکھتے ہیں کہ عجیب بے پرواہی سے پنا جاتا ہے، فٹ بال اور ہاکی میں جو نیکر پہنے جاتے ہیں وہ ٹخنوں سے اوپر تک نہ لگا رکھتے ہیں، غرض کہ کیا عرض کروں اسی الحاق امداد کی خاطر معلمین و تلمیذ کو ہی ٹوش آتی ہے کہ قرآن شریف و دینیات کا جو گھنڈہ رکھا ہوا ہے اس میں بھی انگریزی ہی کا سبق یاد کرادوں کیونکہ انیسویں صدی نے انگریزی تو سسٹنی ہے قرآن شریف نہیں سسٹنا، جماعتوں میں جو ترقی دی جاتی ہے اس میں بھی اسی بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ انگریزی لڑکا جاتا ہے یا نہیں قرآن شریف خواہ ناظر بھی نہ پڑھ سکتا ہونا ناز کا ایک حرف نہ جانتا ہر ایک دوسری اور ایف اے اور بی اے پاس کرتا چلا جائے گا، یہ میں اس بار اسکولوں اور کالوں کا ذکر کر رہا ہوں وہ سرے اسکولوں اور کالجوں سے بھی کوئی تعلق نہیں یہ سب اس واسطے بول رہا ہے، وہی واسطے کہ ہم یونیورسٹی سے الحاق رکھنا چاہتے ہیں اور سرکاری امداد لینا چاہتے ہیں، اگر یہ خیال نہ ہو تو بالکل حالت بدل جائے طالب علم بچے مسلمان بن جائیں ان میں حیثیت نہ ہو یہاں ہر جگہ ان کے حقوق درست ہر جائیں ہجرت اور دہشت کا اثر ان کے دلوں میں دوڑ جائے، انگریزوں کی غلامی آزاد ہو جائے اور لباس اور فیشن وغیرہ ہر بات میں تقلید نصاریٰ کر رہے ہیں اس سے چھوٹے ہمارے غرض کہ ہزاروں طرح کی برکات حاصل کریں، میرا کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے، حضور پر سب محال روشن ہے میں حضور سے یہ فرتی مانگتا ہوں، براہے مہربانی جواب باصواب سے خاکسار کو مشکور و ممنون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ حالات حاضرہ پر نظر کرتے ہوئے گورنمنٹ سے ترکہ موات (عدم تصاون) کرنا اسلامی حکم ہے یا نہیں اور گورنمنٹ سے اسلامی اسکولوں اور کالجوں کو امداد یعنی اور یونیورسٹی سے الحاق کرنا اندریں حالات چاہئے یا نہیں، جواب باصواب سے عند اللہ ماجور اور عند اناسس مشکور ہوں۔ فقط والسلام

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم ۵ بحمدہ واصلی علی سولہ الکریم ۵
 مکرم کرم فرما سلمہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، رب عزوجل فرماتا ہے :

فبشر عبادي الذين يستمعون القول فيتبعون
احسنه اولئك الذين هدى الله وادبك
هم اولوا الالباب له
خونجیری دو میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات
سننے پھر سب میں بہتر کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ
ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور یہی
عقل والے ہیں۔

میں تو کی کیا حقیقت انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ معاندین کے چند طریقے رہتے ہیں
اول سرے سے بات دُشمنانہ

لا تسمعوا لهذا القرآن والغوا فيه
لعلکم تفلحون
یہ قرآن سنو ہی نہیں اور اس میں بہرہ نل کرنا یہ
تم غالب آؤ۔

دوم سن کر مکابراۃ تکذیب کا منہ کھول دینا کہ اے انتہا لائیکہ موت تم تو نہیں مگر جھوٹے۔
تسوم ہدایت کو محفل بالغرض بنانا کہ اے ان هذا الشیء یزاد اس میں تو ضرور کچھ مطلب ہے۔
چہارم حق کا باطل سے معارضہ کرنا

ویجادل الذین کفروا یابطل لیدحضوا
به الحق واتخذوا نیتی وما انذرناهم ذلک
کافر باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں کہ اُس سے حق کو
زال فریوں اور، بحوں نے میری آیتوں کو درود
کو نفی بنایا ہے۔

مسلمان پر فرض کہ ان سب طرق باطلہ سے پرہیز کرے اور اُس پر عامل ہو جو راستہ پہلی آیت بشارت
میں اُس کے رب نے بنایا ہے تعصب و طرفداری سے خالی الذین جو کان لگا کر بات سننے اگر انصافاً حق پائے
اتباع کرے کہ بارگاہِ عزت سے ہدایت و دشمنی کا خطاب ملے ورنہ پھینک دینا تو ہر وقت اختیار میں ہے
واللہ الہادی ذولی الایادی۔

مدارس کے اقسام اور ان میں امداد لینے کے احکام (۱) ۱۰ محرم ۱۳۳۹ھ کو بنارس کچی باغ
سے یہ سوال آیا: مدرسہ اسلامیہ عربیہ

۱۸/۳۹	۱	۱۸
۲۹/۴۱	۲	۲۹
۱۵/۴۶	۳	۱۵
۶/۴۸	۴	۶
۵۶/۱۸	۵	۵۶

جس میں پچیس سال سے گورنمنٹ سے امداد ہر وار ایک سو روپے مقرر ہے جس میں کتب فقہ و احادیث و قرآن کی تعلیم ہوتی ہے، مگر ان خلافت کمیٹی نے تجویز کیا کہ امداد نہ لینا چاہئے۔ پس استفسار سے کہ یہ امداد لینا جائز ہے یا نہیں؟ مدرسہ نما میں سوا تعلیم و دنیا کے ایک حرف کسی غیر ملت و غیر زبان کی تعلیم نہیں ہوتی فقط۔

اس کا جواب مطلق جواز ہوتا مگر پھر بھی احتیاطاً شکل شرط میں دیا گیا کہ جبکہ وہ مدرسہ صرف دنیا کی تعلیم اور امداد کی بنا پر انگریزی وغیرہ اس میں داخل نہ کی گئی تو اس کے لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں تعلیم و دنیا کے جوہر پہنچتی تھی اس کا نہ کرنا محض بے وجہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲ صفر ۱۳۴۹ھ کو کراچی سبزی بازار سے یہ سوال آیا: ایک ایسے صوبے میں جس کی قریباً پچاس فیصد آبادی اسلامی کاشتکاروں پر مشتمل ہے جس کے سلاطین حاصل کا ایک حصہ تعلیمی امداد کے ذیل وصول کر کے حصہ دہی مدرسہ مدرسہ امداد کو تقسیم کیا جاتا ہے اس سے استعاذہ جائز ہے یا جائز؟ خصوصاً ایسے مدارس کے لئے جو کامل اسلامی اہتمام کے ماتحت جاری ہیں جن کی دینی تعلیم پر ارباب حکومت کسی نفع معترض نہیں ہوتے اور جن کی نصاب تعلیم کا سرکاری حصہ نہ ہو تعلیم بھی خفیف سے خفیف مشائخ و اشراف شریعت سے جزاؤں کا پاک ہے فقط۔

اس کا جواب یہ دیا گیا: جو مدارس ہر طرح سے خالص اسلامی ہوں اور ان میں وہاں بیت البیعت وغیرہ کا دخل نہ ہو ان کا جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے، ایسے مدارس کے لئے گورنمنٹ اگر اپنے پاس سے امداد کرتی لینا جائز تھا نہ کہ جب وہ امداد بھی دے لیا ہی کے مال سے ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

نزدہ کو بھی گورنمنٹ سے امداد ملتی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے اس پر ایسے قیود نہ تھے جو آپ نے ذکر کئے اور ضرور کچھ مدارس وہ بھی ہیں جن پر امداد اور خلافت شرع سے متعین یا ان کی طرف منفر ہو وہ بلاشبہ ناجائز ہے اگرچہ صرف اسی قدر کہ کھیل میں بے ستری یا خلاف حیا و محراب اخلاق باتوں کی شرط ہو خصوصاً وہ صورت جو آپ نے بیان کی کہ نصاب میں وہ کتابیں مقرر ہوں جن میں خلافت اسلام باتیں ہیں حتیٰ کہ معاذ اللہ تو بہن شان رسالت اس میں حرمت و درکنار کفر فتنہ وقت ہے واللہ تعالیٰ اعلم مولوی عاکم علی صاحب کی تحریر میں کوئی تفصیل نہ تھی لہذا یہ جواب دینا ضرور ہوا: وہ الحاق و اخذ امداد اگر نہ کسی امر خلافت اسلام و مخالفت شریعت سے مشروط نہ اس کی طرف منفر تو اس کے جواز میں کلام نہیں ورنہ ضرور ناجائز و حرام ہوگا، یہ جواب دونوں صورتوں کو حاوی اور ناقابل تبدیل ہے حالات حاضرہ سے اس کی کسی شق میں تغیر نہ ہوا نہ یہاں کوئی جواب مطلق بلا شرط ہو سکتا ہے۔

لیڈر امداد چھڑاتے ہیں اور حزبین تعلیموں پر اب تک قائم ہیں (۲) انگریزوں کی تقلید

اور دہریت و نحریت سے نجات بہت دل خوش کن کلمات ہیں نہ ایسا ہی کر کے خیر صرف ترک امداد والحقان سے حاصل نہیں ہو سکتے اس آگ کے بجھانے سے طیس گئے جو سید احمد خاں نے لگائی اور اب تک بہت سے لیڈروں میں اس کی پٹیں مشتعل ہیں انگریزی اور وہ بے سود و بے فایده اوقات تعلیمیں جن سے کچھ کام دین تو دین دنیا میں بھی نہیں پڑتا جو صرف اس لئے رکھی گئی ہیں کہ لڑکے ایں وہاں مصلحت پر مشغول رہ کر دین سے غافل رہیں کہ ان میں حیمت دینی کا مادہ ہی پیدا نہ ہو، وہ یہ جانی ہی نہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہمارا دین کیا، جیسا کہ عام طور پر مشہور و معہود ہے جب تک یہ نہ چھوڑی جاتیں اور تعلیم و تکمیل مقامہ حق و علوم صادقہ کی طرف باگیں نہ موڑی جاتیں دہریت و نحریت کی بیگانگی ناممکن ہے، کیا لیڈر اس میں ساعی ہیں؟ ہرگز نہیں، صرف امداد والحقان ترک کر اسے ہیں جو ظاہری تعلقی ہیں اور تعلیمات کے گہرے تعلقات نہ چھڑاتے ہیں نہ چھوڑیں گے، یہ انہیں میں نہیں وہ لوگ جن سے پوچھا جاتا کہ صاحبزادوں کو قرآن نہ پڑھایا تو جواب دیتے کیا ان سے سوم کے چنے پڑھانا ہیں، کیا اب ان کے نیات بدل گئے، کیا اب انہوں نے انگریزی کے سوا اور رزق کچھ لیا، کیا اب یہ جواب نہیں گئے کہ پڑانے علوم سیکھ کر یہاں ہیں، کیا اب انہیں تہذیبی کے شرمسوار گئے ہیں

سیارے ہیں اب نئی چمک کے	وہ ٹھانڈے بدل گئے غلہ کے
اب صورت ملک دوسری ہے	اخلاک نئے زمیں نئی ہے
سب بھول گئے ہیں ماضی کو	گردوں نے الٹا پارو کو
قائم ہو وہ انجمن نہیں ہے	اُس نقد کا اب چلن نہیں ہے
انقضاء بات کی تھی تسلیم	یعنی کہ معلوم ہو کہ تعلیم
تدبیر شفا جو ہے تو ہے	اس دکھ کی دوا جو ہے وہ ہے
تعمیم کس سے ہاتھ اٹھائیں	تہذیب کے دائرے میں نہیں
سیکھیں وہ مطالب فوائیں	یورپ میں جو ہو رہے ہیں تعلیمیں
وہ گنج گراں دانش فہم	وہ فلسفہ جدید ہیں
کپڑے کی وہ نمکتہ آفرینی	نیز کے مسائل یقینی

اور بغیر غلط ایسا ہو بھی تو اکثر لیڈر کہ انہیں تعلیمات خارجہ کے بل پر لیڈر بہت کس معرفت کے رہیں گے جب وہ مرد و دیوہ خود مظلوم کیا اس وقت یہ شعر حالی اُن کا ترجمانِ حال نہ ہوگا

قل یا نفر ہو تو کچھ کام آئے
مگر ان کو کس میں کوئی کھپائے نہ

لیڈر نصاریٰ کی ادھوری غلامی چھوڑتے اور مشرکین کی پوری غلامی مناتے ہیں (۳) نصاریٰ کہہ رہے تھے کہ ہم نے تمہاری لیڈر جس کے اب زبانی شکی ہیں اور دل سے پرانے حامی، اُس کے نتائج تشدد و فتنہ تحقیر تشدد و شیوع و ہریت و خود غنیمت و مطابقت نہ سمجھتے بلکہ التزامی، اب اگر بعد خدائی بھر دلائل نکلیں گئیں اور اُسے چھوڑنا چاہتے ہیں مبارک ہو اور خدا پاک سے اور راست لائے مگر نہ انصاف، وہ غلامی ادھوری تھی سید احمد خاں نے کسی پادری یا نصرانی کو امور دین میں صراحتہ اپنا امام و پیشوا نہ لکھا تھا آیات و احادیث کی تمام عمر کو چرچ یا صلیب پر نشانہ کرنا نہ کہا تھا کسی پادری کو مساجد میں مسلمانوں کا واعظ و ہادی نہ بنایا تھا نصرائیت کی رضا کو خدا کی رضا یا کسی پادری کو نبی یا لقوہ نہ بتایا تھا اور اب مشرکین کی پوری غلامی ہو رہی ہے اُن کے ساتھ یہ سب کچھ اور اُن سے بہت زائد کیا جا رہا ہے، یہ کون سا دین ہے، نصاریٰ کی ادھوری سے اجتناب اور مشرکین کی پوری میں غرقاب، خرم من المظفر و وقف تحت المیزاب -

چلتے پرنا لے کے نیچے ٹھہرے مینے سے بھاگ کر

موالات ہر کافر سے حرام ہے (۴) موالات مطلقاً ہر کافر ہر مشرک سے حرام ہے اگرچہ ذمی ملیں اسلام ہو اگرچہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریبی ہو
قال تعالیٰ ۱

لا تجد قوم یا یوشون یا منہ والیوم الآخر
یوادد من حاد الله ورسوله ولو
کانوا اباؤهم و ابناءهم و اخوائهم و
عشیرتہم
تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ
اور قیامت پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالفوں
سے اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے
والے ہوں۔

موالات صوریر کے احکام
حتیٰ کہ صوریر کو بھی شرع مطہر نے حقیقہ کے حکم میں رکھا،
قال تعالیٰ ۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدُوا لَهُمْ وَأَعِدُوا لَهُمْ
 أُولَئِكَ تَقْوَىٰ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا
 جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ ۚ
 یہ موالات قطعاً حقیقہ نہ تھی کہ نزول کریم دربارہ سیدنا طاہب بن ابی بلتعہ احد اصحاب الہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 غنم ہے کما فی الصحیح بخاری و مسلم (جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے۔ ت)، تفسیر علامہ ابوالسود
 میں ہے ۱

فِيهِ نَجْرٌ شَدِيدٌ لِلْمُؤْمِنِينَ عَنْ أَظْهَارِ صُورَةٍ
 الْمَوَالَاةِ لَهُمْ وَأَنْ لَمْ يَكُنْ مَوَالَاةَ
 الْحَقِيقَةِ ۚ
 مگر صوریہ ضروریہ خصم ضایا کراہ، قال تعالیٰ،
 الْآمِنَاتُ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تَقَاتُ ۚ
 وقال تعالیٰ،

الْأَمِنَ أَكْرَهُ وَقَبِيحٌ مَطْمَئِنٌ بِالْأَمْنِ ۚ
 مجرورہ جو پورا مجبور کیا جائے اور اُس کا دل ایمان
 پر قرار ہو۔

مجرد معاملت کا حکم اور معاملت مجرورہ سوائے مرتد یا کافر سے جائز ہے جبکہ اُس میں نہ کوئی امانت
 کفر یا مصیبت ہو نہ انفراد اسلام و شریعت، ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام
 ہے چہ جائیکہ کافر۔ قال تعالیٰ،
 وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدَاوَاتِ ۚ

گناہ و ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

۱/۶۰	سۃ القرآن الکریم	
۲۶/۲	صحیح بخاری کتاب التفسیر باب لا تتخذوا عدوی وعدوکم	قدیمی کتب خانہ کراچی
۳۸/۲	ارشاد العقل سلیم (تفسیر ابی السود) سورة ۵/۵	دار احیاء التراث العربی بیروت
۲۸/۳	۳	
۱۰۶/۱۶	۴	
۲/۵	۵	

غیر قوموں کے ساتھ جواز معاشرت کی مکمل تفصیل اُس فقرے میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہر معاشرت کے ساتھ وہ قبیہ لگا دی ہے جس کے بعد نقصان دین کا احتمال نہیں، ان احکام شرعیہ کو بھی حالات دائرہ سے کچھ نہ بدلا، نہ یہ شریعت بدلنے والی ہے،

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ
باطل نہیں آسکتا نہ اُس کے آگے نہ اُس کے پیچھے سے، آثارِ بواہر ہے حکمت والے سرا ہے کئے کا۔

احکام الہیہ میں لیڈروں کی طرح طرح کی بیچ تان بلکہ کایا پلٹ (۵) لہ انصاف، اس میں کون سی کھینچ تانی

ہے، جتنی بات کہی گئی صاف صریح احکام شرعیہ و جو، نیات منصوصہ میں کھینچ تان کر احکام شرعیہ میں تفسیر کا وقت خدام شرع کے لئے نہ اب ہے نہ کبھی تھا، نہ کبھی ہو، بل خدا مان گا مدھی کے لئے نہ صرف کھینچ تان بلکہ کلام الہی و احکام الہی کو یکسر کایا پلٹ کر کے فرضیت مولات کفار بنا جانے کا وقت ہے، مسجد میں کسی جگہ جو ذمی کے ذلت خواری کے ساتھ آنے کے جواز کا اختلافی مسئلہ نکالیں اور مشرک کو بدوچہ استغفار مسجد میں بے بنانا اور مسلمانوں کا دماغ و دہی بنانا، مسند سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جانا اس پر ڈھالیں دئے ہوئے ملتی ہے قابو مشرک سے کوئی بادل نہ ملتا، یا نہ ڈر نہ بکتر نہ ماریہ، یہ کے بڑا مسئلہ دکھائیں اور اُس سے خود بخود غرض نہ ہر دست، خود بخود مشرکوں کے دامن پکڑنا، اُن کے سایہ میں پناہ لینا، اُن صریح بد خو ہوں کی راستے پر اپنے آپ کو سپرد کر دینا منائیں، کفار معاہدین یا بعض کے نزدیک قتال سے مالذ است

عن خود محرر نہ سب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں، اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم انه قال في ان يخرج مختلف الى ارض الحرب انه لا ياب من ذلك ما لم يغلب اليهم سلاحا او كونا، وسلب، اقل محمد وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفہ یعنی ہیں امام اعظم نے امام حماد بن ابی سلیمان انھوں نے امام ابو ہریرہ سے خبر دی کہ تجارت کے لئے دار الحرب میں تاہر کی آمد و رفت جائز ہے جب تک اُن کی طرف ہتھیار یا گھوڑے یا فیدی نہ لے جائے، امام محمد نے فرمایا اسی کو کہ لیتے ہیں اور یہی قول امام اعظم کا ہے نیز ترمذی شریعت کی جہت آتی ہے کہ مشرک متقاتل کو ہدیہ بھیجے میں حرج نہیں جب تک ہتھیار یا زور کا بھیجنا نہ ہو، اور یہی قول امام اعظم اور ہمارے علم فقہاء کا ہے انتہی ۱۲ منہ

عاجزین کے ساتھ کچھ مالی سلوک کی رخصت والی آیت سنائیں اور اُسے خوشنوار مشرکین سخت اعدائے اسلام و مسلمین کے ساتھ اتحاد و وداہ بلکہ غلامی و انقیاد کی نہ صرف رخصت بلکہ اعظم فرضیت کی دلیل بنائیں۔ ان سب کا بیان بعونہ تعالیٰ ابھی آتا ہے آپ انصاف کر لیں گے کس نے کھینچ تان کی، عاشر نہ صرف کھینچ تان بلکہ کمال جہارت سے احکام الہیہ کا پلٹ کر کے قرآن و حدیث کی طرہ پرستی پر قربان کی۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿۱۶﴾ اور اب ماننا چاہتے ہیں ظالم کس کوٹ پر پلٹا کریں گے۔

تعلیم کے لئے امداد لینا اور لیڈروں کی دینی حالت (۶) اور تعلیم دین کے لئے گورنمنٹ سے امداد قبول کرنا جو مخالفت شرع سے

کہ اسلام اُن کو نہ جب بد نظر نہ تھا نہ اب ہے مشروطہ نہ اس کی طرف منجرب ہے تو نفع ہے فائدہ ہے جس کی تحریم پر شرع مطہر سے اصلاً کوئی دلیل نہیں، دین پر قائم رہو مگر دین میں زیادت نہ کرو کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علمائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مسلمانین کفار کے جاریہ قبول نہ فرمائے، جو وجود شہادت آپ نے اُن مدارس میں لکھیں کہ امور مخالفت اسلام حتیٰ کہ توہین حضورؐ نسبتاً لانا نام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم داخل انصاف سے مشک جو اس قسم کے اسکول یا کالج ہوں اُن میں نہ فقط امداد دینہ تعلیم و تعلم سب مرام تعلیمی بدستور نہ رہے، آپ فرماتے ہیں یہ میں اسلام اسکولوں اور کالجوں کا ذکر کر رہا ہوں پھر غیر اسلامیکہ کیا پوچھنا، مگر افسوس اور سخت افسوس یہ کہ آج آپ کو جتنے لیڈر دکھائی دیں گے وہ اور اُن کے بازو اور ان کے ہم زبان عام طور پر انھیں اسکولوں کالجوں کے کارسے میں لیں گے، انھیں سے بڑی بڑی ڈگریاں ایم اے، بی اے کی پاسے ہوئے ہوں گے، کیا اس وقت تک ان میں یہ جہالتیں نہ تھیں، ضرورتیں مگر ان صاحبوں کو مقبول اور منظور تھیں اور اب بھی جو آنکھ کھلی تو صرف ایک گوشہ انگریزوں کی طرف کی اور وہ بھی شریعت پر زیادت کے ساتھ کہ اُن سے مجرد مسالمت بھی مرام تعلیمی بدستور کفر اور مشرکوں کی طرف کی پہلے سے بھی زیادہ پرست ہو گئی کہ اُن سے وداہ و اتحاد واجب بلکہ اُن کی غلامی و انقیاد فرض انھیں راضی کر لیا تو خدا کو راضی کر لیا تو ثابت ہوا کہ اسلام ان حضرات کو نہ جب بد نظر تھا نہ ایسی عجز و دین تعلیموں سے بھاگتے نہ اب بد نظر ہے ورنہ مشرکوں کے اتحاد و انقیاد کے نفع نہ جانتے تھے

نہ آغاز بہتر نہ انجام اچھا

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم -

سۃ القرآن الکریم ۲۲/۶۶

(۷) ترک معاصت کو ترک مہلات بنا کر قرآن عظیم کی آیتیں کہ ترک مہالات میں ہیں مہالات کی بحث
 سوجھیں جو قوتائے مشرک گاندھی سے ان سب میں استثنائے مشرکین کی پھر
 دکھائی کہ آیتیں اگرچہ عام ہیں مگر ہندوؤں کے بارے میں نہیں، ہندو تو با دیان اسلام ہیں، آیتیں صرف
 نصاریٰ کے بارے میں ہیں اور نہ کل نصاریٰ فقط انگریز، اور انگریز بھی کل تک ان کے مورد نہ تھے حالات حاضرہ
 سے ہوئے ایسی ترمیم شریعت تغیر احکام و تبدیل اسلام کا نام خیر خواہی اسلام رکھا ہے ترک مہالات کفار
 میں قرآن عظیم نے ایک دو، دس میں جگہ تاکید شدید پر اکتفا نہ فرمائی بلکہ کثرت جا بجا کان کھول کھول کر تعلیم حق
 سنائی اور اس پر بھی تنبیہ فرمادی کہ :

قد بینا لکم الذین امن کنتم
 تعقلون
 ہم نے تمہارے لئے آیتیں صاف کھول دی ہیں
 اگر تمہیں عقل ہو

مگر تو بہا کماں عقل اور کہاں کماں، یہ سب تو وہ دودھنڈ پر قربان، لا جرم ان سب سے ہندوؤں کا استثناء
 کرنے کے لئے بڑے بڑے آزاویہ روئے نے قرآن عظیم میں تحریریں کیں، آیات میں پرندہ جوڑے، پیش خویش
 واحد تمہارا اصلاحیں دیں ان کی تفصیل گزارش ہو تو دفعہ طویل میں بھی بخش ہو

ایک آیت کریمہ کے بیان پر اکتفا کر دوں کہ وہی ان سب چھوٹے بڑے
 آیت مجتہد کا روشن بیان
 لیڈروں کی عقل مجلس ہے یعنی کریمہ مجتہد لایسہلکم اللہ الایۃ

اس میں اکثر اہل تاویل جن میں سلطان المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ہیں
 فرماتے ہیں، اس سے مراد جو خواہر اند ہیں جن سے حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک امت تک
 معاہدہ تھا۔ رب عز وجل نے فرمایا ان کی مدت حد تک ان سے بعض نیک سلوک کی بھیجیں مہلت نہیں۔

امام مجاہد بن جبر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان کی تفسیر بھی تفسیر حضرت
 عبد اللہ بن عباس ہی سمجھی جاتی ہے، فرماتے ہیں، اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ سے
 ابھی ہجرت نہ کی تھی، رب عز وجل فرماتا ہے ان کے ساتھ نیک سلوک منع نہیں۔

بعض مفسرین نے کہا، مراد کافروں کی حورتیں اور بچے ہیں جن میں لڑنے کی قابلیت ہی نہیں۔
 قول اکثر کی حجت حدیث بخاری و مسلم و احمد و ترمذی ہے کہ سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کے پاس ان کی والدہ خلیلہ بجاالت کفر آئی اور کچھ دیا لائی انہوں نے اس کے ہدیے قبول کئے نہ آئے دیا کہ تم

کافر ہو جب تک سرکار سے اذن نہ ملے تم میرے پاس نہیں آ سکتیں۔ حضور میں عرض کی اُس پر آیہ کریمہ اُتری کہ اُن سے مخالفت نہیں، یہ واقعہ زمانہ صلح و مہابہ کا ہے خصوصاً یہ قوماں کا معاملہ تھا ماں باپ کیلئے مطلقاً ارشاد ہے وصاحبہما فی الدنیا معہ و فی الدنیا معہ و فی الدنیا معہ و فی الدنیا معہ ان کے ساتھ اچھی طرح رہو۔

غابر ہے کہ قولِ ابام حباب پر تو آیہ کریمہ کو کفار سے تعلق ہی نہیں خاص مسلمانوں کے بارے میں ہے اور نہ اب وہ کسی طرح قابلِ نسخ، اور قویٰ سوم یعنی ارادہ سار و صبیان پر بھی کر خسوخ نہ ہو ان دوستانِ ہندو کو نافع نہیں کہ یہ جن سے و داد و اتحاد مناسب ہے جن عورتیں اور بچے نہیں، قولِ اول پر بھی کہ آیت اہل عہد و ذمہ کہتے ہیں اور یہی قول اکثر جمہور ہے آیہ کریمہ میں نسخ ماننے کی کوئی حاجت نہیں، لا جرم اکثر اہل تاویل اسے حکم مانتے ہیں۔

آیہ محتملہ میں ائمہ حنفیہ کا مسلک اور اسی پر ہمارے ائمہ حنفیہ نے اعتماد فرمایا کہ آیہ لا ینھکوا اللہ در بارۃ اہل ذمہ اور آیہ لا ینھکوا اللہ حربوں کے بارے

میں ہے۔ اسی بنا پر ہر آید و در و غیر ہا کتب معتبرہ میں فرمایا: کافر ذمی کے لئے وصیت جائز ہے اور عربی کے لئے باطل و حرام، آیہ لا ینھکوا اللہ ذمی کے ساتھ احسان جائز فرمایا اور آیہ انھا ینھکوا اللہ نے عربی کے ساتھ احسان حرام۔ جہالتِ ہدایہ یہ ہے،

یجوثرانی یوصی المسلم لکافر و الیکافر
للمسلم فالاول نقولہ تعالیٰ لا ینھکوا اللہ
عن الذین لہم یقاتلوکم فی الدین
الایۃ ، والثانی لانہم بعقد الذمۃ
ساووا المسلمین فی المعاملات و لہذا
جائز التبوع من الجاہلین فی حالۃ الحیۃ
فکذا بعد الممات و فی الجہل مع الصغیر
الوصیۃ لاهل الحرب باطلۃ نقولہ تعالیٰ
انھا ینھکوا اللہ عن الذین قاتلوک فی الدین
الایۃ۔

جائز ہے کہ مسلمان ذمی، کافر کے لئے وصیت کرے
اور کافر مسلمان کے لئے اول تو اس دلیل سے کہ
اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے
دین میں نہ لڑیں آخر آیت تک اور دوم اس لئے
کہ وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں مسلمانوں
کے برابر ہونگے اسی لئے زندگی میں ایک دوسرے
کے ساتھ مالی نیک سلوک کر سکتا ہے قیوں ہی بعد
موت بھی، اور جائز صغیر میں ہے عربوں کے لئے
وصیت باطل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اللہ تو تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو تم سے دین
میں لڑیں آخر آیت تک۔

سُورَةُ الْاَنْعَامِ الْاٰیٰتِ ۱۵/۳۱

سُورَةُ الْاَنْعَامِ الْاٰیٰتِ ۱۵/۳۱

مطبع یوسفی کھنؤ

۶۵۳/۴

کافر سے خاص ذمی مراد ہے بدلیل قولہ انہم یعتقد الذمۃ ولہذا الام اکمل نے غایہ میں اس کی شرت یوں فرمائی :

وصیۃ المسلم للکافر الذمی وعکسہا جائزۃ
امام اتقانی نے غایۃ البیان میں فرمایا :

امراد بالکافر الذمی لان للحرب لا تجوز
لہ الوصیۃ علی ما تبین

عبارت ہدایہ میں کافر سے ذمی مراد ہے اس نے
کہ حربی کے لئے وصیت جائز نہیں جیسا کہ ہم مغربیہ
بیان کریں گے ۔

ایسا ہی جوہرہ نیرہ و مستصفیٰ میں ہے کفایہ میں فرمایا :

امراد بہ الذمی بدلیل التعلیل و سر وایۃ
البحر مع الصغیر ان الوصیۃ لاهل الحرب
باطلۃ

ساحب ہدایہ نے کافر سے ذمی مراد لیا ایک تو
ان کی دلیل اس پر گواہ ہے کہ فرمایا وہ ذمی بننے
کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے
دوسرے جامع صنف کی روایت کہ حربیوں کیلئے وصیت باطل ہے

اسی کو وافی و کنز و تنویر و غیرہ سنوں میں یوں تفسیر فرمایا :

یجوز ان یوصی المسلم للذمی و
بالعکس

جائز ہے کہ مسلمان ذمی کے لئے وصیت کرے اور
اس کا عکس بھی ۔

تفسیر احمدی میں ہے :

والمحاصل ان الآية الاولى امت کات
حاصل یہ کہ پہلی آیت جس میں نیک سلوک کی

عہ یہاں سے بعض مضائق اجل کی جہالت شدیدہ ظاہر ہوئی جنہوں نے عبارت ہدایہ کو مشرکین ہند پر
جمایا طرفہ یہ کہ اپنی ہی نقل کردہ عبارت نہ سوجھی لانہم یعتقد الذمۃ سوجھی کیوں نہیں قصداً غوام کو دھوکہ
دینے کی ٹھٹھائی ۱۲۔ حشمت علی بکھنوی عفی عنہ

۳۵۵/۹	کتب الوصایا	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	۳۵۵/۹
۳۹۱/۲	کتب الوصایا	مکتبہ امدادیہ ملتان	۳۹۱/۲
۳۵۵/۹	"	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	۳۵۵/۹
ص ۴۱۲	"	ایچ ایم سیجہ کینی کراچی	ص ۴۱۲

فی الذی والثانیۃ فی الحربی کما هو الظاهر
وعلیہ الاکترون کان دالا علی جواز الاحسان
الی الذی دون المحربی ، ولہذا تسک صاحب
الہدایۃ فی باب الوصیۃ ان الوصیۃ للذی
حائزۃ دون المحربی لانہ نوع احسان و
بہذا المعنی قال فی باب الزکوۃ است
الصدقة الذی یجوز اعطاؤها للذی
دون الحربی علیہ

وخصت ہے اگر دوبارہ ذمی جو اور دوسری جس میں
مقاتلین سے محافعت ہے دوبارہ حربی جیسا کہ
یہی ظاہر ہے اور یہی مذہب اکثر ائمہ ہے تو آیتیں
ذیل ہوں گی کہ ذمی کے ساتھ نیک سلوک جائز ہے
اور حربی کے ساتھ حرام و لہذا صاحب ہدایہ نے
باب الوصیۃ میں انھیں آیتوں کی سند سے فرمایا کہ
ذمی کے لئے وصیت جائز ہے اور حربی کے لئے حرام
کہ وہ ایک طرح کا احسان ہے اور اسی کے سبب
باب الزکوۃ میں فرمایا کہ نفل صدقہ ذمی کو دینا حلال
اور حربی کو دینا حرام ہے۔

نہایۃ امام ستہ قاضی وغایۃ البیان امام افتاویٰ و بحر الرائی وغنیۃ علامہ شربلہ میں ہے ،
واللفظ للخص صرح دفع غیر الزکوۃ الی
الذی لقولہ تعالیٰ لا ینہکم اللہ عن
الذین لعل ینفقوکم فی الدین الا یہ
وقید بالذمی لان جمیع الصدقات
فرضا کانت او واجبة وتھون لا تجوز
لحربی اتفاقا کما فی غایۃ البیان لقولہ
تعالیٰ ینہکم اللہ عن الذین
قاتلوکم فی الدین و اطلقہ فشمیل
المستامن وقد صرح بہ فی
المہایۃ علیہ

زکوۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے سکتے ہیں ،
اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرماتا جو دین میں تم سے نہ لڑیں ۔ ذمی کی قید اس لئے
لگائی کہ حربی کے لئے جملہ صدقات حرام ہیں فرض ہو
یا واجب یا نفل ، جیسا کہ غایۃ البیان میں ہے ،
اس لئے کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے ، اللہ تمہیں ان
سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑیں ۔ حربی
کو مطلق رکھا تو مستامن کو بھی شامل ہو جو سلطان
اسلام سے پناہ لئے کہ دارالاسلام میں آیا اسے
بھی کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں ، اور نہ ہیہ میں
اس کی صاف تصریح ہے ۔

الذین لم یقاتلوا کفر فی الدین ولم یخرجوا کفر
من ديار کفر ان تبوءوه ^۱

فتح القدر میں ہے ،

الفقر ، فی الكتاب عام حص منه المحرمی
بالاجتماع مستندی الی قوله تعالی انما
ینہکم اللہ عن الذین قاتلوا کفر فی الدین ^۲

قرآن عظیم میں فقر کا لفظ عام ہے باجماع امت
حربی اس سے خارج ہیں اجماع کی سند اللہ عزوجل
کا ارشاد ہے کہ اللہ تمہیں اُن سے منع فرماتا ہے
جو دین میں تم سے لڑیں۔

حنایہ و معراج الدرایہ و محیط برہانی و جودئی زادہ و شربطالی و بدائع و سیر کبیر امام محمد کی عبارتیں منقرب
آتی ہیں ، یہ ہے مسلک ائمہ حنفیہ جسے حنفی بننے والے لیڈریوں مسیح و نسخ کی دیوار سے مارتے ہیں اور
اس سے حربی مشرکوں کے ساتھ نزاع احسان مالی نہیں بلکہ دوا و اتحاد بگارتے ہیں۔

آیت میں نسخ کے اقوال

یحرفونه من بعد ما عقروہ و هم یوسوسون ^۳ ایدہ استنبات کجہ کر اس کی جگہ سے پھرتے ہیں
آیہ کریمہ میں ایک قول یہ ہے کہ مطلق کفار مراد ہیں جو مسلمانوں سے نہ لڑے اُن کے نزدیک وہ ضرور
آیات قتال و غنط سے خسوع ہے ، اہل ائمہ تابعین مثل امام عطاء بن ابی رباح استاذ امام اعظم
ابو حنیفہ جن کی نسبت امام اعظم فرماتے ، ہاں ، آیت افضل من عطا میں نے امام عطا سے افضل کسی
کو نہ دیکھا۔ و عبدالرحمن بن زید بن اسلم مروی امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم و قتادہ و سلمیہ خاص حضرت انس
خادم خاص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے خسوع ہونے
کی تصریح فرمائی ، تفسیر کبیر میں ہے ،

احتلفوا فی السراء من الذین لم یقاتلوا کفر ^۴ اس میں اختلاف ہوا کہ وہ جو تم سے دین میں نہ لڑیں
فلا کثر علی انہم اهل العهد ^۵ اُن سے کون لوگ مراد ہیں ، اکثر اہل تاویل اس پر ہیں

لہ کافی شرح وافی

سہ فتح القدر باب من یوزع الصدقۃ الخ مکتبہ فوریر رضویہ سکھر ۲۰۰۶/۲
لہ القرآن الکریم ۵/۲

الذین عاهدوا رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم على ترك القتال والبطش
في العداوة وهم خنزرة كانوا عهدا
الرسول عن ان لا يقتلوه ولا يخرجوه
فامر الرسول عليه الصلوة والسلام بالبر
والوفاء الى مدة اجدهم وهذا قول
ابن عباس ومقاتل ابن حيان
ومقاتل ابن سليمان ومحمد
ابن سائب الكلبي ، وقال مجاهد
الذيث امنوا بمكة ولم يهاجروا
وقيل هم النساء والصبيان
ومن عبد الله بن الزبير
نہ نزلت في اسماء بنت ابی مکر
قدمت امها قتيلة عليها
وهي مشركة بعد ايا فلهم
تقبلها ولم تأذت بها بالدخول
فامرها النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم امتد عليها
وتقبل منها وتكرمها وتحسن
اليها ، وقيل الآية في المشركين
وقال قتادة لسختها آية القتال :-

کہ اُن سے اہل عہد مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ حضور
سے لڑیں گے نہ دشمن کی مدد کریں گے اور وہ
بھی فرما رہے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ لڑیں گے نہ مسلمانوں
کو مکہ معظمہ سے نکالیں گے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو حکم ہوا کہ اُن کے ساتھ نیک سلوک فرمائیں
اور اُن کا عہد مدت موقوف تک پورا کریں۔ حضرت
عبد اللہ بن عباس ومقاتل بن حیان ومقاتل بن
سليمن ومحمد بن سائب کلبی کا یہی قول ہے ۔ اور
امام مجاہد نے فرمایا ، وہ مسلمانانہ تہم مراد ہیں جنہوں نے
ابھی ہجرت نہ کی تھی ۔ اور بعض نے کہا انہوں میں اور
بچے مراد ہیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ یہ آیت مکر یہ حضرت اسماء بنت صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں اُتری اُن کی ماں
قتیلہ بحالت کفر اُن کے پاس کچھ دے دے کر آئیں
انہوں نے یہ دے قبول کئے نہ انہیں آنے کی اجازت
دی ، تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا
کہ اُسے آنے دیں اور اُس کے دے قبول کریں
اور اس کی خاطر اور اس کے ساتھ نیک سلوک کریں۔
اور بعض نے کہا آیت دوبارہ مشرکین سے ۔ قتادہ
نے کہا وہ آیت ہجرت سے منسوخ ہو گئی۔

صحیح مسلم شریف میں اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے :

قد مت علی اہی دھی مشرکۃ ف عہد
قریش اذ عاہد ہم فاستغفرت رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت قد مت
علی اہی دھی راجعۃ افاصل اہی قال
نعم صلی اللہ علیہ وسلم

میری ماں کہ مشرک تھی اُس زمانہ میں کہ کافروں سے
معاہدہ تھا میرے پاس آئی میں نے حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں طبع لے کر
میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ
نیک سلوک کر دوں؟ فرمایا: ہاں اپنی ماں سے نیک
سلوک کر۔

تہل میں قربی سے ہے

ہی مخصوصۃ بالذین امنوا ولم یہاجرُوا
وقیل یعنی بہ النساء والصبیان لانہم
من لایقل تل فاذن اللہ فی برہم حکاہ بعض
المفسرین وقال اکثر اہل التوہید
ہی محکمۃ واحتجوا بان اسماء بنت
ابی بکر سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم هل تصل امہا حین قد مت
عیہا مشرکۃ قال نعم ، اخرجہ البیہقی
ومسلم رحمہما

یہ آیت خاص ہے ان کے بارے میں جو یہاں
لائے اور ہجرت نہ کی، اور بعض نے کہا اس سے
حوریں اور نیچے مراد ہیں اس لئے کہ وہ لڑنے کے
قابل نہیں، قرآن تعالیٰ نے ان کے ساتھ مالی
نیک سلوک کی اجازت دی، اسے بعض مفسرین نے
تہل کی اور اکثر تہل تاویل نے کہا آیت حکم ہے
اور اس سے منہ لائے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوا کیا
کیا اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کرے جب وہ ان
کے پاس بحالت شرک آئی تھیں؟ فرمایا: ہاں۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

تفسیر و مشور میں ہے

اخرج حمید و ابن المنذر عن مجاہد
فی قولہ لاینبہکم اللہ عن الذین
لہم بقا تلکم الا یہ قال ان تستغفروا
وتبوءوہم وتعتلو الیہم ہم

عبد بن حمید اور ابن المنذر نے امام مجاہد سے تفسیر
کر کے لاینبہکم میں روایت کیا، فرمایا معنی آیت
یہ ہیں کہ اللہ تمہیں منع نہیں فرماتا کہ تم ان کی مغفرت
کی دعا کرو اور ان سے نیک سلوک و الصاف کا

شئ من العفو والصفح

ساتھ معافی و درگزر کی جتنی اجازتیں تھیں سب اس
آیہ کریمہ نے منسوخ فرمادیں۔

تفسیر غنایہ القاضی میں زیر کریمہ لایہ عنکم اللہ ہے

ہذا الاية منسوخة بقوله تعالى اقتتلوا
المشركين الآية

یہ آیت اللہ عزوجل کے اسس ارشاد سے منسوخ
ہے کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ تھوڑے گھاٹ اتارو۔

تفسیر خطیب شریفی پھر فقرات الالبیہ میں ہے

كان هذا الحكم وهو جواز موالاة الكفار
الدين لعريف تلواني اول الاسلام عند
الموادة وترك الامر بالقتال ثم نسخ
بقوله تعالى فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم

یہ حکم کہ جو کفار مسلمانوں سے درپیش اُن کے ساتھ
کچھ نیک سلوک کیا جائے۔ ابتدا میں تھا کہ لڑائی
موقوف تھی اور جہاد کا حکم نہ تھا، پھر یہ حکم اس آیہ کریمہ
سے منسوخ ہو گیا کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ گزرن مارو۔

جلالین شریفین میں ہے

هذا قبل الامر بالجهاد

یہ احکامات اسس وقت تک تھے کہ جہاد کا حکم نہیں
ہوا تھا۔

اسی کے خطبہ میں ہے

هذا اكتملة تفسير القرآن، فكريم الذي الله
الامام جلال الدين المحلى على نمطه من ذكر
ما يفهم به كلام الله تعالى والاعتقاد على
اسرار الاقوال (مدحشا)
جلالین میں ہے

۸۴/۴	دار احیاء التراث العربی بیروت	آیہ یا ایہا النبی جاهد الکفار	سہ ارشاد لعلم السیلم
۱۸۸/۸	دار صادر بیروت	آیہ لایہ عنکم اللہ عن الدین	سہ غنایہ القاضی علی تفسیر البیضاوی
۳۲۸/۴	مطبع ابائی مصر	آیہ	سہ الفقرات الالبیہ (الشیر بالجبل)
۴۵۵/۴	مطبع مجتبیٰ دہلی	آیہ	سہ تفسیر الجلالین
۲/۲	نصف اول	خطبہ کتاب	سہ

ای الاقتصار علیہ مرجعہ لا قوال لہ یعنی صرف وہ قول بیان کریں گے جو سب سے راجح ہے

زر قانی علی المواہب میں ہے :

لحدود قدر التزام الاقتصار علی الاصحہ امام بول نے التزام فرمایا ہے کہ صرف وہ قول لکھیں گے جو سب سے زیادہ صحیح ہے۔

یہاں مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں جو اس کی تنبیہ ضروری، یہ آیہ کریمہ کہ یہاں علماء و ائمہ نے بیان ناسخ کے لئے طرف بلا تے ہیں مسلمانوں کے بدخواہ ہیں تلاوت کی کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ اور اس مضمون کی اور آیات نیز وہ عبارات ہدایہ وغیرہ قریب آنے والیاں کہ جہاد میں پہل واجب ہے ان کا تعلق سلاطین اسلام و عساکر اسلام اصحاب خزانہ و اسلحہ و استطاعت سے ہے نہ کہ ان کے غیر سے۔ قال اللہ تعالیٰ :

لا یكلف الله نفسا الا وسعها ای اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر۔

وقال تعالیٰ :

لا یكلف الله نفسا الا ما شئتہ ای اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُسے کی جس قدر کی استطاعت اُسے ہی ہے۔

وقال تعالیٰ :

لا تلحقوا بالیدیکم الی التھلکۃ شہ مجتبیٰ و جامع الرموز و رد المحتار میں ہے :
یحب علی الامام احب یتبعہ
اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو
سلطان اعظم اسلام پر فرض ہے کہ ہر سال

۱/۷ سہ الفتوحات الالہیہ (الشیرازی الجلی) خطبہ کتاب مصطفیٰ البانی رحمہ

۱۴۱/۳ سہ شرح الزرقانی علی المواہب اللذیہ المقصد الثانی فی الفصل الاول دار المعرفۃ بیروت

۲۸۶/۲ سہ القرآن الکریم

۹/۶۵ سہ

۱۹۵/۲ سہ

سُورَةُ الْاِنْفَالِ الْحَرْبِ كُلِّ مَسْنَةِ هَرَّةٍ اَوْ مَرَّتَيْنِ
 وَعَنِ الرِّعِيَةِ اَعْتَمَدَ كَالَاِثْمِ اِذَا اخَذَ الْمُحْرَجُ
 فَاَنْ لَدِيْعَتِ كَانَتْ كُلُّ اِلَاْمَةٍ عَلَيْهِ وَهَدَّ اِذَا
 غَدِبَ عَنْ ظَنِّهِ اَنَّهُ يَكْفِيهِمْ وَاَلَا فَلَاحِ
 فَتَاوَهُمْ لَـ

ایک یا دو بار وارالحرب پر لشکر بھیجے اور رعیت پر اس
 کی مدد فرض ہے اگر اس نے ان سے خراج نہیں ہو
 تو سلطان اگر لشکر نہ بھیجے تو سارا گناہ اسی کے سر ہے
 یہ سب اس صورت میں ہے کہ اسے غالب گمان ہو کہ
 طاقت میں کافروں سے کم نہ رہے گا ورنہ اسے ان سے
 لڑائی کی پھل مانا جائز ہے۔

خَصْرًا هِنْدُ دِسْتَانِ مِیْنِ جِهَانِ اِگر اِس مِسلْمَانِ اِیْکِ مُشْرَکِ کُو قَتْلِ کَرِیْمِ تُو مَعَاذَ اللّٰهِ دُشْمَنُوں کُو پھانسی ہو
 اِیْسِی جِگہ مِسلْمَانُوں پُر جِهَادِ فَرْضِ بِنَانِ وَاَلَا شَرِیْعَتِ پُر مَفرِی اُو ر مِسلْمَانُوں کَا ہر خواہ ہے، ہمارا مقصود اِس قدر
 تَحٰ کہ کَرِیْمِ مَقْتَلِ اِگر جِہْلِ مُشْرَکِیْنِ غَیْرِ مَحَارِبِیْنِ کُو عَامِ ہے تُو فَرْضِ مَسْخُو ر ہے وَہ بَکْرَہ تَعَالٰی پُر وَجہِ احْسَنِ ثَابِتِ ہوگی۔
 وَ اِنَّا اَقُوْلُ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ
 (اور میں کہتا ہوں اور تُو فِیْقِ اللّٰہ تَعَالٰی
 سے ہے۔ ت، اگر وہ اکابر تَابِعِیْنِ
 اِس کے نسخ کی تصریح اور یہ امام بیہل اِس کی تَرْجِمَہ لَیْسَ ہے۔ دُعا ہے تُو قرآن اِیْمِ خود شَاہِدِی کَرِیْمِ لَایِنھِ کُو
 اِگر جِہْلِ مُشْرَکِیْنِ غَیْرِ مَحَارِبِیْنِ بِالْفِعْلِ کُو عَامِ ہے تُو قَطْعاً مَسْخُو ر ہے۔ لَھِز کا نزول سورۃ برات سے یقیناً پہلے ہے
 تصریح، اِرنہ ہوتی تُو خود اُس کی آیات کَرِیْمِ تَبَارَکِی مِیْنِ کہ اُس کے نزول تک مَکَّہ مَعْلَہ قَبِضَہ کُفَّارِ مِیْنِ تھا اور
 سورۃ تُوہ شَرِیْفِ کے ارشادات جِگہ گار ہے مِیْنِ کہ اُس کا نزول بَعْدِ فِطْحِ بِلَدِ الْحَرَامِ وَ تَسْتَطَاعُ دِیْنِ اِسْلَامِ ہے
 وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ، سورۃ برات مِیْنِ ارشاد فرمایا،

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ و
 اغْلظْ عَلَيْهِمْ وَاذْهَبْ جِهَتَهُ وَبَشِّرِ
 الْمُصِيبِينَ

اے نبی! کافروں اور منافقوں پر جہاد فرمائیے اور
 اُن کے ساتھ سختی سے پیش آئیے اور اُن کا ٹھکانہ
 دوزخ ہے اور وہ کیا ہی بُری پھر سننے کی جگہ ہے۔

پھر اسی سورۃ میں ارشاد فرمایا،
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ

اے ایمان والو! اپنے پاس کے کافروں سے لڑو

یونکہ من الکفار وللعبد وافیکم عذبة ۛ اور تم پر سزا دی ہے کہ وہ تم میں درستی پائیں۔
 یہ حکم بھی جمیع کفار کو عام ہے حکمت یہی ہے کہ پہلے پاس والوں کو زیر کیا جائے جب وہاں اسلام کا تسلط
 ہو جائے تو اب جو اس سے نزدیک ہیں وہ پاس ولسمہ جوئے وہ زیر ہو جائیں تو اب جو ان سے قریب ہیں
 یونہی یہ سلسلہ شرفاً و غلباً منہا سے زمین تک پہنچے، اور کچھ اللہ ایسا ہی ہوا اور بعد از تعالیٰ ایسا ہی ہر وجہ اتم
 کمال زمانہ امام محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہونے والا ہے۔

سب فروں قتال و غلبت حکم ہے اگرچہ محارباں فعل ہوں رب کی تخصیص منسوخ ہو گئی

حتی لا تکنون قتله و یكون الذین کله یہاں تک کہ کوئی قتل نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی
 اللہ ۛ کے لئے ہو جائے۔

یہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کفار پر درستی کرو، مومنین کو حکم ہوا کافروں پر سختی کرو،
 اس میں نہ کوئی تقسیم ہے نہ تردید، نہ تخصیص نہ تعلیل، اور ہر مائل جانتا ہے کہ نیک سلوک اور سختی و درستی
 باہم متضام ہیں، پہلے نیک سلوک کی اجازت تھی اب درستی و سختی کا حکم ہوا تو وہ اجازت ضرور منسوخ ہو گئی۔
 اجماع امت ہے کہ جہاد کفار و منافقین بالصل سے محسوس نہیں ہوا معارضہ و جہاد قطعاً دونوں طرح کا حکم ہے
 اجازت کا مدافعت میں حصہ پہلے تھا پھر قطعاً منسوخ ہو گیا، مبسوط شمس الائمہ سرخسی و کفایہ و معنایہ و تبیین کبر الایمان
 و رد المحتار وغیرہ میں ہے۔

واللفظ لیساً بحد قولہ تعالیٰ فان قاتلوکم فاقتلوہم منسوخ و سیاتہ ان رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانت فی
 الایمان ما مومنا بالصفحة والاخر من
 عن المشرکین بقوله فاصفحة الصفح
 الجمیل، واخر من المشرکین الذیہ ثم مر
 بالذی عادی الدین بالموعظة والمجادلة
 یہ ارشاد کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو ان کو قتل کرو و منسوخ ہے
 بیان اس کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کو ابتداء میں یہ حکم تھا کہ مشرکوں سے درگزر کرو اور روگردانی
 فرمائیں ارشاد تھا اچھی طرح درگزر کرو اور مشرکوں سے
 مزہ پھر لو، پھر حضور کو حکم ہوا کہ سمجھانے اور غرضی کے
 ساتھ دلیل قائم فرمائے سے دین کی طرف بلاؤ کہ ارشاد
 تھا اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت کے ساتھ بلاؤ، پھر

بالاحسن بقوله تعالى ادع الی سبیل
سبیلک بالحکمة الآية، ثم اذن بالقتال اذا كانت
البداءة منهم بقوله تعالى اذن للذين
يقاتلون لایة وبقوله فان قاتلوکم فاقتلوهم
ثم امر بالقتال ابتداء فی بعض الانعامان
بقوله تعالی فاذا السلخ لا شهر المحرم
فاقتلوا المشرکین الآية، ثم امر بالبداءة
بالقتال مطلقاً فی الانعامان کلها و فی
الماکن باسرها فقال تعالی وقاتلوهم
حتى لا تكون فتنة الآية وقاتلوا الذین
لا یؤمنون بالله ولا بالیوم الآخر الآية۔

کفر میں ہے ۔

المحب و فرض کفایۃ ابتداء

بحر الراتی میں ہے ۔

مفید لاقتصره وان لم یبدؤا للعمومات
فاذا قوله تعالی فان قاتلوکم فاقتلوهم
فمنسوخ ہے

ہدایہ میں ہے ۔

قماں الکفار و جب وان لم یبدؤ
للمعمومات ہے

اجازت فرمائی تھی کہ ان کی طرف سے قتال کی ابتدا
ہر وقت ضرور ارشاد تھا کہ جن سے قتال کیا جائے
انہیں پروا تھی ہے، اور ارشاد تھا کہ اگر وہ تم سے لڑیں
تو انہیں قتل کرو، پھر بعض اوقات ابتداء قتال کا حکم
ہوا ارشاد فرمایا جب حرمت واسلہ میں سے نکل جائیں
تو مشرکوں کو قتل کرو، پھر مطلقاً ابتداء بالقتال
کا حکم ہوا سب زمانوں اور سب مکانات میں ارشاد
ہوا ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے، اور
منہایا ان سے لڑو جو اللہ اور قیامت پر
ایمان نہیں لاتے۔

جہاد کی پہلی کرنا فرض کفایہ ہے۔

یہ عبارت فائدہ دیتی ہے کہ جہاد فرض ہے اگرچہ
کافر پہلے نہ کریں کہ آیتیں عام ہیں اور وہ جو فرمایا تھا
کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو وہ منسوخ ہے

کافروں سے لڑنا واجب ہے اگرچہ وہ پہلے
نہ کریں کہ احکام عام ہیں۔

۱۹۳/۵

مکتبہ فدیرہ رضویہ سکھر

کتاب السیر

سلف کفایہ وغنیہ مع فتح القدیر

۱۸۳

ایچ ایم سعید کتب کراچی

کتاب السیر والجهاد

سلف کفر الذمائی

۵/۱

-

کتاب السیر

سلف بحر الراتی

۲۳۹/۲

المکتبۃ العربیہ کراچی

-

سلف الہدایہ

فتح القدیر میں ہے :

صریح قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی
الصالحین وبنوہما امرت ان اقاتل
الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ الحدیث یوجب
ان سبہا ھم باوقی تامل ھو اقول وکذا
قولہ تعالیٰ قاتلوھم حتی لا تكون فتنة ویکون
الدین کلہ للہ الآیۃ ثم فی لعیایہ رأیتہ
کما تفتہ ۛ

میں بھی وغیرہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاف
ارشاد و مجھے علم ہوا کہ لوگوں سے قتال فرماؤں یہاں تک
کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں، پوری حدیث، ادنیٰ غور سے
واجب فرماتا ہے کہ ہم ان سے قتال کی پہلی کریں فتح القدیر
کی عبارت تمام ہوئی، اور میں کتابوں پر بھی رب العزت
کا ارشاد کہ ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے
اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے، پھر میں نے غزیرہ
میں اسی دلیل کو دیکھ جیسا کہ گزر چکا۔

نیز اسی میں زیر حدیث راى صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرأۃ مقتولۃ فقال ھا ھا ما کانت ھذہ تقاتل
ابنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت دیکھی تو فرمایا ار سے یہ تو لڑنے کے قابل نہ تھی، ہے :

الحدیث صحیح علی شرط الشیخین فقد عر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقتالۃ فثبت
انہ معول بالمحاربة فلم ی قتل ما کانت
مظنۃ لہ بخلاف ما لیس ایاء ۛ

یہ حدیث بھی رہی و مسلم کی شرط پر صحیح ہے تو نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ قتل کی مدت قتال
ہے، تو ثابت ہوا کہ قتل وہی کیا جائے گا جو لڑنے کے قابل
شخص ہے ترجمے لڑنے کے قابل سمجھا جائے شریعت
میں اس کا قتل لازم ہوا، بخلاف اُس کے جو اُس کے
وقت ہی نہ ہو۔

عہ بسوط امام شمس الامیر خسی میں ہے : لا تخرج بینھم من ان تكون حالۃ للحارۃ وان کانوا
لا یشغلون بالحارۃ کالشغلیں بالجہاد والمحرارۃ منھم بخلاف النساء والصبیات کافر اگرچہ
بالفعل نہ لڑیں ان کے بدن کی بناوٹ تو لڑنے کے قابل ہے جیسے اُن کے سرداگر اور کسان بخلاف زنانہ و
اطفال ۛ منہ غفرلہ

۱۹۳/۵	مکتبہ زویر رضویہ سکھر	کتاب السیر	۳۹/۸	۳۵	فتح القدیر
۲۰۳/۵	مکتبہ زویر رضویہ سکھر	باب کیفیۃ القتال	۳۹/۸	۳۵	فتح القدیر
۱۳۴/۵	دار المعرفۃ بیروت	باب آخر فی القیمۃ	۳۹/۸	۳۵	المیسرۃ للشرح

ہر ادنیٰ خادم فقہ جانتا ہے کہ حربی مقابلہ ذمی ہے نہ کہ خاص محارب بالفعل، ہر ایہ غیرہ کی عبارت ابھی گزری تو آیت قطعاً تمام حربیوں کو شامل خواہ بالفعل مصداقاً ہوئے ہوں یا نہیں البتہ معاہدین کا استثناء ضروریات دین سے ہے جس پر نفوس کا طعن مطلق، اور وہ اذیان مسلمین میں ایسا مرکز کہ اصلاً محتاج ذکر نہیں، یونہی حکم جہاد و قتال کے اعتبار سے اصحابِ قولِ سوم کو بھی یہاں گنجائش اجتماع و اتفاق ہے کہ معاہدین و ذماری عمل جہاد ہی نہیں تو کلمہ جہاد و قاتلو اسے اُن کی طرف ذمہ نہ جائے گا۔ فتح القدر میں ہے:

وما الظن لان حرمة قتل النساء والصبيان لان اس کے سوا کسی کی طرف نہیں جاتا کہ عورتوں اور بچوں کا قتل حرام ہونے پر اجتماع ہے۔

غرض معاہدہ و ذمی و فساد و صبیان کو نص قتال ابتر اڑ ہی شامل نہ ہوا کہ تخصیص کی حاجت ہو۔ بحر الرائق میں ہے:

ففسد النص ابتداء لم يتصلق به لانه مقيد
بمن بعثت يحسب كقوله تعالى وقاتلوا
المشركين كافة لأية فله تدخل المرأة
ممن من غير ذم
ممن من غير ذم
ممن من غير ذم
ممن من غير ذم

باقی تحقیق عنقریب آتی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ، بالحد آیت کریمیں دو قول ہیں:

ایک قول اکثر اہل تامل کہ سب کفار غیر محاربین بالفعل مراد نہیں بلکہ خاص اہل عہد و پیمان یا اطفال و زمان یا غیر مہاجر مسلمان۔ اس تقریر پر آیت کریمہ مشرکین ہند کو بھی سے اتحاد و داد دینا جاریہ ہے کسی طرح شامل ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ ذمہ اہل ذمہ ہیں نہ عورتیں نہ بچے نہ مسلمان۔

دوسرا قول بعض کہ سب مشرکین غیر محاربین بالفعل مراد تھے۔

اسی طور پر وہ اولاً یقیناً منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا ضلالت و گمراہی، کیا کوئی روادار کے گاکہ شراب پیئے اور کافروں کو بیٹیاں دے اور اپنی سگی بہن سے نکاح کرے؟

کہ بعد قدیم نابود دست

کہ یہ بے حیائی تو زمانہ (قدیم) جمالت میں روا نہیں رکھی گئی۔

۲۰۲/۵	کتابہ فورید ضویہ سکھر	باب کیفیت انتقال	فتح القدر
۴/۵	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	کتاب السیر	بحر الرائق

لیڈر بننے والوں کا یہ نظم عظیم ہے کہ ہندوؤں کو شامل کرنا یا قول ثانی سے، اور اس کا غیر منسوخ ہونا یا قول اول سے، جمع میں ان کے پیار سے جاہلوں کو دھوکے دیتے ہیں۔

ثانیاً اگر بغرض باطل ان کی یہ شتر گرجی مان بھی لی جائے تو عام مشرکین ہند

لیڈروں کو دوسرا جواب کہ نہ یقاتو کو فی الدین کا مصداق ماننا ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری لکھنا ہے کیا وہ ہم سے دین پر نہ لڑے، کیا قربانی کا دھڑاؤں کے سخت ظالمانہ فساد پر اسے پڑ گئے، کیا کٹار پور و آدھ اور کہاں کہاں کے ناپاک و ہوناکہ منظم جوابی تازے میں دلوں سے محو ہو گئے، بے گناہ مسلمان نہایت سختی سے ذبح کئے گئے، مٹی کا تیل ڈالی کر جلائے گئے، ناپاکوں نے پاک مسجدیں ڈھائیں، قرآن کریم کے پاک اوراق پھاڑے جلائے، اور ایسی ہی دہ باتیں جن کا نام سننے کیلئے منہ کو آئے اللعنة الله علی

الظالمین ۵ اللعنة الله علی الظالمین ۵ اللعنة الله علی الظالمین ۵ سن لو اللہ کی نعمت ظالموں پر اب کوئی دوسرا سیدہ مسلمان ان لیڈروں سے یہ کہہ سکتا ہے یا نہیں کہ اسے اسٹیجوں پر مسلمان بننے والو، ہمدردی اسلام کا تانہ و تار اچھڑا کر حیا کا نام باقی ہے تو ہندوؤں کی گنگا میں ڈوب مرو، اسلام و مسلمین و مساجد و قرآن پر نظر نہ ڈالو ورنہ اسے دس لے کیا یہی تمہارے بھائی، تمہارے چچیتے، تمہارے پیارے

علیٰ یہاں سے اُس فتوے کا جواز کا سال کھل گیا جس میں عبارت مذکورہ نقل قول اکثر اہل التاویل بھی محکمۃً، اور عبارت روح البیان فی فتح الرحمن نسخہا فاقوا البشر کین والا کثر علی انہا جید منسوخہ سے استناد کر کے آیہ کریمہ کا قول اکثر میں غیر منسوخ ہونا بتا کر اُسے ہندوؤں پر جادیا اب یہ کون سمجھے کہ قول اکثر پر کسی طرح ہندو اس میں داخل نہیں اور قول دیگر پر بغرض غلط اگر داخل ہو سکتے تو یقیناً منسوخ ہے تحشمت علی عفی عنہ۔

علیٰ اس تقریر کو خوب محفوظ رکھنا چاہئے کہ اس سے ان مضائقہ اجہل کی جہالت و بیباکی بلکہ عیاری و پالا کی خوب روشنی ہوتی ہے جنہوں نے کہا کہ ہندوستان کے عام ہندو اہل اسلام سے متعارف فی الدین نہیں کرتے وہ عام نصاریٰ متانتہ فی الدین کے ترکیب معادن میں طرہ تریہ کہ جانب نصاریٰ میں معاون کا لفظ بڑھایا کہ عام نصاریٰ پر جا سکیں اور جانب ہندو میں اسے اڑا دیا تاکہ عام ہندو اس میں نہ آسکیں۔ تحشمت علی لکھنوی عفی عنہ

سۃ القرآن، یکرم ۱۸۶

سۃ الفتوحات الالہیۃ الشہیر بالفضل آیۃ لا یتیمک اللہ الخ مصطفیٰ البانی مصر ۳۷۸/۲
سۃ روح البیان المکتبۃ الاسلامیۃ لصاحبہا الزیاض الجڑا آمین و نشرہ ۴۵۲

نہیں چلتی، کوئی سا شہر ہے جہاں اس کی سبھا یا اس کے ارکان یا اس میں چندہ دینے والے نہیں، کیا یہ مقدس جگہاں ہوں گے خون، یہ پاک مساجد کی شہادتیں، یہ قرآن عظیم کی امانتیں انہیں ناپاک رکھناؤں انہیں مجرمی سفاک سبھاؤں کے شائع نہیں، نہ سہی صحت

باتھ کنگن کو آر سی کیا ہے

اب جس شہر جس قصبہ جس گاؤں میں چاہو آزما دیکھو، اپنی مذہبی قربانی کے لئے گائے بچاڑو، اس وقت یہی تمہاری بائیں پسلی کے نیچے ہی تمہارے گے بھائی، یہی تمہارے منہ کے بزرگ یہی تمہارے آقا یہی تمہارے پیشوا تمہاری ہڈی پسلی توڑنے کو تیار ہوتے ہیں یا نہیں، ان متفرقات کا جمع کرنا بھی جہنم میں ڈالنے وہ آج تمام ہندوؤں اور نہ صرف ہندوؤں تم سب ہندو پرستوں کا امام ظاہر و بادشاہ باطن ہے یعنی گاندھی صاف نہ کہہ چکا کہ مسلمان اگر قربانی گاؤں نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے چھڑا دیں گے، اب بھی کوئی شک نہ کہ تمام مشرکین ہندوین میں ہم سے محارب ہیں پھر انہیں لعین قتل کو کفر فی الدین میں داخل کرنا کیا نری بے حیائی ہے یا صریح بے ایمانی بھی، محاربہ مذہبی ہر قوم کا اس بات پر ہوتا ہے جسے وہ اپنے دین کی رو سے زشت و منکر جانے، اسی کے ازالہ کیلئے لڑائی ہوتی ہے اور ازالہ منکر تین قسم سے موقع ہوتا ہاتھ سے ورنہ زبان سے ورنہ دل سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من ساء منکم منکر فلیخیرہ بیحدہ
فان لم یستطع فلیسانہ فان لم یستطع
فبقلبہ ینہ
تم میں جو کوئی کچھ خلاف شرع بات دیکھے، اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے رد کرے، پھر اگر نہ ہو سکے تو زبان سے، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے۔

یہ تینوں صورتیں ازالہ و تغیر کی ہیں اور یہ سب اہل محاربہ سے محاربہ ہی ہیں بالفعل ہتھیار اٹھانا شرط نہیں جس کا ثبوت اوپر گزرا، اور اگر یہی ٹھہرے کہ اگر چہ لڑائی سر تاج قوم اور تمام افراد کی رضا سے ہو مگر قاتلوں کو فی الدین میں صرف وہی داخل ہوں گے جنہوں نے میدان میں ہتھیار اٹھائے تو ذرا انگریزوں کے ساتھ اپنے بائیکاٹ کا مزاج پوچھ لیجئے، کیا برا انگریز ترکوں کے ساتھ میدان جنگ میں گیا تھا، ہرگز نہیں، لاکھوں یا شاید کروڑوں ہوں جنہوں سے اس میدان کی صورت تک نہ دیکھی خصوصاً ہندوستان میں ہولی کے انگریز، تو یہ سب لعین قاتلوں کو فی الدین چھوٹے، اور تمہارا یہ ترک تعاون کا عام مسئلہ تمہارے ہی منہ سخت جھوٹا

اور شریعت پر اقرار، پھر اگر مقاطعہ کرو تو انہیں معدود سے کرو جو میدان میں ترکوں سے لڑے، غرض سے
نے فروخت حکم آمد نے اصول
شرم بابت از حد و از رسول

(دہرے فروخت قائم رہیں نہ اصول تو حد رسول سے شرم کھا۔ ت)

قرآن عظیم سے مزعومات لیڈران کا رد **تنبیہ جلیل** : اقول کریمہ وقتوا
المشکین کافۃ کما یق تلونکم کافۃ (اور

مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں۔ ت) کہ ابھی ہم نے تلاوت کی قطعاً اپنی ہر وجہ
ہر پہلو پر لیڈران عنود پس ردای ہنود پر رذت یہ ہے، ان کا مزعوم و دوفر سے ہیں،

اول یہ کہ ہنود میں مقاتل فی الدین صرف وہی ہیں جنہوں نے وہ مظالم کئے تو مقاتل نہیں مگر مقاتل
بالفعل جس سے ہتھیار اٹھایا اور قتال کو آیا تاکہ عامر ہنود کو قاتلو کہ فی الدین سے بچالیں۔

دوم یہ کہ جو مقاتل بالفعل نہیں اس سے اظہار عداوت فرض نہیں تاکہ بزور زبانی اُن سے و داد
اتحاد کی راہ نکالیں۔

اب آیہ کریمہ میں چار احتمال ہیں :

اول، دونوں کافۃ مسلمانوں سے حال ہوں یعنی تم سب مسلمانوں مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ تم
سب سے لڑتے ہیں۔

دوم، دونوں کافۃ مشرکین سے حال ہوں یعنی سب مشرکین سے لڑو جس طرح وہ سب تم سے
لڑتے ہیں۔

سوم، پہلا کافۃ مشرکین سے حال ہو اور دوسرا مؤمنین سے یعنی تم بھی سب مشرکین سے لڑو
جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں۔ یہ قول عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔

چہارم، اس کا عکس یعنی سب مسلمان مشرکوں سے لڑیں جس طرح سب مشرک مسلمانوں سے لڑتے
ہیں، بکیر میں اسی کو ترجیح دی اور لباب میں اسی پر اقتصار کیا، اور امام نسفی نے چاروں احتمالات کا اشعار کیا
مفاتیح الغیب میں ہے :

فی قوله تعالیٰ کافۃ قولاً مست، الاول ارشاد الہی کافۃ میں دو قول ہیں، اول مراد یہ ہے

ان یكون الصرا د قاتلوهم باجمعكم مجتبعين
 علی قتلهم ، كما انهم یقاتلونکم علی هذه
 الصفة ، یرید قتلوا و تخاصموا علی ذلک
 ولا تتخذوا ولا تتقاطعوا و کو قوا عباد الله
 مجتبعين متوافقين فی مقاتلة الاعداء ،
 والذی قال ابن عباس قاتلوه بکلیتہم ولا یخبروا
 بعضهم بتلک القتال کہ ، نہایت معلوم
 قتال حیثکم ، و لقول الاول اقرب حنی
 یصح قیاس احدا لاجانبین علی الاخر

خانی میں ہے :

یعنی قاتلوا المشرکین باجمعکم ، مجتبعين
 علی قتلهم كما انهم یقاتلونکم علی هذه
 الصفة

دارک میں ہے :

کافة حال من الفاعل او المفعول

کافة فاعل سے حال ہے یا مفعول سے ۔

اس احتمال چہارم پر آیہ کریمہ کے دو غوں جملے لیڈروں کے پیچھے فقرے کا رد میں ظاہر ہے کہ سب مشرک میدان
 میں نہ آئے سب نے ہتھیار نہ اٹھائے بلکہ کچھ سامی تھے کچھ معاون کچھ راضی ، اور آیت میں فرمایا کہ وہ سب
 تم سے لڑتے ہیں تو معلوم ہوا کہ جمیع اقسام مقاتل فی الدین ہیں یونہی قطعاً تمام ہنود کہ خشا مظلوم گور رکشا ہے اور
 اُس میں سب شریک ، پھر مسلمانوں کو فرمایا تم سب لاؤ اگر قتال قتال باہد سے خاص ہو تو حاد مطلقاً فرض میں
 ہو جائے اور یہ بالاجماع باطل ہے نیز اس تقدیر پر یہ حکم صحابہ کرام سے آج تک کبھی بجا نہ لایا گیا کون سے دن دنیا
 کے سب مسلمان ہتھیار لے کر میدان میں آئے تو معاذ اللہ صحابہ کرام و جمیع امت کا اجماع ضلالت و معصیت پر

لے مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیہ قاتلوا المشرکین الخ المصنوع المہیۃ المصریہ مصر ۱۶/۵۳
 مکہ باب التویل فی معانی التشریل (تفسیر الخائف) - - - مصطفیٰ البانی مصر ۳/۹۰
 سے مدارک التشریل (تفسیر النسخی) - - - دار الکتب العربیہ بیروت ۲/۲۵

کہ تم سب اُن کے قتال پر اتفاق کر کے اُن سے لڑو
 جس طرح وہ تم سے یونہی لڑتے ہیں ، فرماتا ہے
 قتال مشرکین میں سب آپس میں ایک دوسرے کی
 مدد کرو اور ایک دوسرے کو بے یار نہ چھوڑو نہ باہم
 علاقہ قطع کرو اور سب اللہ کے بندے ہو جاؤ ،
 دشمنوں کے قتال پر یک دہل و یک راستے ہو کر دوسرا
 قول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ سب مشرکوں
 سے لڑو اور ان میں کسی سے ترک قتال میں محابہ نہ کرو
 جس طرح وہ تم سب سے قتال روارکتے ہیں اور پہلا
 قول زیادہ قریب تاکہ ایک فریق کا دوسرے پر قیاس صحیح ہو۔

یعنی سب مل کر قتال مشرکین پر متفق اُڑتے ہو کر اُن سے
 لڑو جس طرح وہ تم سے یونہی لڑتے ہیں

ہوا اور یہ اول سے بڑھ کر باطل و کفر باطل سخت ہے لہذا جرم قتال معادنتہ رخصت کو عام ہے اب بیشک اس کا حکم شامل جملہ اہل اسلام ہے، اسی طرح احتمال اول پر یہ کہ یہ کے دونوں جملے فقرہ اولیٰ کے رد میں، پہلے کا ابھی بیان ہوا اور دوسرا تو ان کو جب مشرکین سب مسلمانوں سے قتال میں آسب ان مشرکوں کے قتال کے معادنتہ جائیں گے اور وہ نہیں گڑھی پر کہ فاعل و معاون و راضی سب قتال ہوں بعینہ اسی تقریر سے احتمال دوم و سوم بھی جیسا کہ ہم پر مخفی نہیں، بالجلہ ہر پہلو پر یہ کہ ہر جملہ ان کے فقرہ اولیٰ کا رد ہے اور احتمال دوم و سوم پر یہ کہ پہلا جملہ لیدروں کے فقرہ دوم کا بھی رد ہے کہ عام فرمایا گیا سب مشرکوں سے قتال کرو، اور قتل و قتال سے بڑھ کر اور انہما بعدادت کیا ہے، تو ثابت ہوا کہ مشرک قتال بالید ہر ایک سے انہما بعدادت فرض اور و داد و انحاد حرام۔

قن جء الحق و من حق الباطل ان الما طل کون حق آیا باطل کا دم ٹوٹا، بیشک باطل خود موت کاں نہ ہو قہ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمعه فاذا هو صا حق و لکم المویل صا تصفون

کو حق آیا باطل کا دم ٹوٹا، بیشک باطل خود موت کاں نہ ہو قہ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمعه فاذا هو صا حق و لکم المویل صا تصفون

اصح قول اکثر ہے کہ کریمہ مجتہد تنبیہ دوم، اقول ہاں سے روشن ہوا کہ اگر مجتہد میں قول اکثرین رائے، صحیح سب سے یقیناً کو فی الدین وہی صرف معاہدین کے بارے میں ہو سکتے ہیں جو اہل عہد و قریہ ہیں کہ ان کے عہد نے صراحت انہیں متاعین سے جدا کر لیا، و الصریح یفوق الدردلۃ تصریح دلائل پر مزاج ہے۔ باقی تمام حوالہ کفار قتال فی الدین ہیں اگرچہ ہتھیار نہ اٹھائے ہوئے ہوں، قول آفر کے، صحیح ہونے کی وجہ یہی ہوتی کہ لفظ عام ہے اور جب ثابت ہوا کہ وہ اہل عہد و قریہ ہی پر صادق ہے تو حریوں کی تعلیم ناموجوب ہے، یونہی نسا و صبیات سے تخصیص کی وجہ نہیں اعتبار عموم لفظ کا ہے یہ خصوص سبب کا، و نہ صرف صلہ مادر و پدر یا غایت درجہ صلہ رحم کی اجازت نکلتی نہ جملہ نسا و صبیان کی تعلیم مقبول کہ اگرچہ وہ حکم قتال سے مستثنیٰ ہیں مگر حکم صلہ سے مستثنیٰ نہیں، اہل عہد و قریہ کی عورتیں بچے ان کے حکم میں رہیں گے اور غیر معاہدہ حریوں کے زمان و اطفال ان کے حکم میں، قل تعالیٰ من ذکر، و اتشی نعصکم من بعض مرد و بویا عورت تم آپس میں بیک سو۔

۱۷/۸۱

۲۱/۱۸

۳/۱۹۵

یہاں کے کسی کافر فقیر کو بھیک دینا بھی جائز نہیں صحاح ستہ میں صعب ہی جہاں
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ہی

سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنان و صبیان کفار کے بارے میں فرمایا: **هَمَّ عَنْهُمْ وَهَ امْنُيْنِ** میں سے ہیں۔
ولہذا ہمارے ائمہ کرام نے حربی کو صدقہ نافلہ دینے کی ممانعت سے ان کی عورتوں بچوں کسی کو مستثنیٰ نہ فرمایا
حکم عام دیا۔ جامع صغیر امام محمد، بدایہ و درر و عنایہ و کفایہ و جوہرہ و مستصفیٰ پھر نیایہ و غایۃ البیان و
فتح القدر و بحر الرائق و کافی و معینی و تفسیر احمدی و فتح اللہ المعین و غنیہ ذوی الاحکام کتب معتدہ کی
جہاں میں اوپر گزریں، مراجع الدرایہ میں ہے،

صدقہ لایکوف برا مشورہ ولذا السحر یجوز
الطوع ایسہ لہ
حربی سے نیک سلوک شرعاً کوئی نیکی نہیں اس نے
اسے فعل خیرات دینا بھی حرام ہے

عنایہ ایام اکمل میں ہے،

التصدق علیہم مرحمة لهم و مواساة
وہی من فیتہ لبقصتی رذیة۔

امام برہانی الدین صاحب ذخیرہ نے محیط پھر علامہ جوہی زاوہ پھر علامہ شرنبلالی نے غنیہ میں فرمایا،
لا یجوز للمسلم ہر الحسب لہ
حربی کے ساتھ نیک سلوک مسلمان کو حرام ہے۔

بجہ اللہ تعالیٰ ہمارے ائمہ کی نظر ایسی ہی غائر و دقیقہ رس ہے جب کبھی نتیجہ تام کی جاتی ہے جو
انہوں نے تحقیق فرمایا وہی گل کھلتا ہے ہکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

مستامن کے لئے مسئلہ ہیبت و وصیت کی تحقیق تنبیہ سوسرہ مستامن کے
بارے میں عبارات مختلف آئیں کثیر

۱۔ صحیح مسلم باب جواز قتل النساء و الصبیان الخ قدیمی کتب حنفیہ کراچی ۸۲/۲
۲۔ رد المحتار بحوالہ معراج الدریۃ باب المصروف دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۸/۲
۳۔ العنایۃ بشرح الہدایۃ مع فتح القدر باب من یجوز دفع الصدقۃ الیہ الخ مکتبہ نوریہ رضویہ سکس ۲۰۷/۲
۴۔ غنیۃ ذوی الاحکام حاشیۃ الدرر الحکام کتاب الوصایا مطبوعۃ احمد کامل الکاسنہ دار السعادہ مصر ۲۲۹/۲

روایات مذکورہ میں مطلقاً حربی سے نیک سلوک کی مخالفت ہے جس میں مستامن بھی داخل، اور نہ یہ وہ
 تمہین و بکر الراتی و البر السعوی کی عبارات میں اس سے مخالفت کی صاف تصریح گزری لیکن بعض روایات سے
 اُس کے لئے رخصت ثابت۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے،

لا بأس بان یصل الرحم المسلم المشرک
 قریباً کان او بعیداً مع ما کان او ذعیاً و
 امره بالغامس بالمستامن و اما اذا كانت
 غیر المستامن ولا یصل المسلم المستامن یصله
 بشئ کذا فی المحيط^۱
 کوئی حرج نہیں کہ مسلمان مشرک سے کوئی مالی سلوک
 کرے خواہ رشتہ دار ہو یا اجنبی، حربی ہو یا ذمی۔
 حربی سے مستامن مراد لیا اور اگر حربی غیر مستامن ہو
 تو مسلمان کو سزاوار نہیں کہ اس کے ساتھ کوئی نیک
 سلوک کرے، ایسا ہی محیط میں ہے۔

امام ملک العلما نے برائے میں مستامن کے لئے وصیت کا جواز مبسوط سے نقل کیا پھر فرمایا، امام اعظم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عدم جواز مروی ہوا اور یہی روایت ہمارے ائمہ کے قول سے موافق ہے کہ وہ مستامن
 کے لئے صدقات حرام فرماتے ہیں، یونہی وصیت بھی۔ پھر فرمایا بعض نے کہا اس کے لئے جواز عدم جواز صدقات
 میں ہمارے اصحاب سے دو روایتیں ہیں تو وصیت بھی انھیں دونوں روایتوں پر ہوگی، عبارت یہ ہے شرط
 وصیت باعتبار موصیٰ لہ میں فرمایا،

ومنها ان لا یكون حربياً غیر مستامن
 فان كان لا تصح الوصیة له من مسلم او
 ذمی و امت كانت مستامنا ذکر فی
 الاصل انه یحور لانه فی عهد نافیه
 الذمی و رومی عن ابن حنیفۃ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ انه لا یجوز و هذه
 الروایة بقول اصحابنا رحمهم اللہ
 تعالیٰ اشبه فانهم قالوا لا یجوز صرف
 الکفارة والنذر و صدقة الفطر و
 لاصحیة الی المستامن و یجوز صرقها
 ایک شرط جواز وصیت کی یہ ہے کہ حربی غیر مستامن
 نہ ہو ایسا ہو تو اس کے لئے وصیت باطل ہے
 مسلمان کو بے خواہ ذمی، اور اگر حربی مستامن ہو تو
 امام محمد نے مبسوط میں ذکر فرمایا کہ جائز ہے اس لئے
 کہ وہ بھی ہمارے معاہدہ میں ہے تو ذمی سا ہوا اور
 امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حربی
 مستامن کے لئے بھی وصیت جائز نہیں اور یہی روایت
 ہمارے ائمہ کے قول سے زیادہ موافق ہے اس لئے
 کہ وہ قرطہ ہیں کہ حربی مستامن کو بھی نذر و کفارہ و
 صدقہ فطر و قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں اور ذمی

فی الذی لانا ما نهینا عن بر اهل الدمة
بقوله تعالى لا یهکم الله عن الذین
لعمیقاً تلک فی الدین وقیل ان فی
التبرع علیه فی حال الحیة با صدقة و
مہیة روایتین عن اصبی بن الوصیة
له علی تلک الروایتین ایضاً (مختصاً)۔

کو جائز ہے اس لئے کہ ذمیوں کے ساتھ احسان
کی ہیں ممانعت نہ فرمائی گئی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ ان سے منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں
نہ لڑیں اور کہا گیا کہ زندگی میں حربی مستامن کو
کچھ ہبہ یا خیرات دینے میں ہمارے ائمہ سے دو
روایتیں ہیں تو اس کے لئے وصیت بھی نہیں دو
روایتوں پر رہے گی۔ (مختصاً)

اس پر تمام کلام و نقض و ابرام رد المحتار پر ہمارے حاشیہ مدار میں مذکور جس سے اطاعت کی یہاں
حاجت نہیں، سیر کبیر سے حربی کے لئے اشعار جو از نقل کیا گیا مگر اُس میں حربی فی دارہ کے لئے تصریح ہے
محیط پھر قاضی زادہ نے اس کی عبارت یہ نقل کی،

لو اوصی مسلم لحربی و المحربی فی دار الحرب
لا تحوز فان خرج المحربی الموصی له
الی دار الاسلام بامان و اسام اخذ
وصیتہ لعمیکن له من ذلک شیء و ان
اجازت المورثة لام الوصیة وقعت
بصفة البطالة فلا تعلل اجازة
المورثة فیہا۔

اگر مسلمان نے کسی حربی کے لئے وصیت کی اور
حربی دار الحرب میں تھا جائز نہیں، پھر اگر جس
حربی کے لئے وصیت تھی امان لے کر دارالاسلام
میں آئے اور اپنی وصیت لینا چاہے اُسے اُس
میں سے کچھ نہ ملے گا اگرچہ وارث اجازت بھی
دے دیں کہ وصیت سرے سے باطل واقع ہوئی
تو وارثوں کی اجازت اُس میں کیا کام دے گی۔

اقول ہاں فی دارہ کی قیہ اور سیاق کلام سے مستامن کے لئے جواز نکلتا ہے کہ انہیں مخفی
وبہ مدفع امیراد محیط ثم نتائج الافکار کا ان پر اعتراض ختم ہو گیا۔ (ست) تو یہ اُسی توفیق کی طرف مشیر جو علامہ مولیٰ خسرو
نے درمیں کی اور تنویر نے اسے متن میں لیا کہ مستامن کے لئے صحیح اور غیر مستامن کے لئے ناجائز،
درمیں اسے بحث دررٹھرایا حالانکہ مخصوص ہے، وہی بدایہ جس سے گزرا کہ حربی کے لئے وصیت باطل

اُسی میں ہے کہ مستامن کے لئے صحیح باب وصیتہ الذمی میں فرمایا،

اذا دخل المحرّب داراً باحسان فاوصى له
مسلم بوصية جائز لانه ماله مرفق داس
الاسلام فهو في المعاملات بمنزلة المسلم (مختص)
جب حربی امان لے کر دارالاسلام میں آئے اور اُس
وقت مسلمان اُس کے لئے کچھ وصیت کرے تو جائز
ہے اس لئے کہ وہ جب تک دارالاسلام میں ہے
معاملات میں بمنزلہ ذمی ہے۔

اقول اور یہی مفاد کریمتین متحرّجہ ہے کہ معاہدہ کے لئے رخصت اور غیر معاہدہ سے ممانعت اور مستامن
بھی مثل ذمی معاہدہ ہے اگرچہ اس کا عہد موقت ہے کما تقدّر عن ابیہ اللہ والہدایۃ (جیسا کہ
بدائع اور ہدایہ سے گزرا۔ ت) اور وصیت و صدقہ میں فرق کی کچھ وجہ نہیں کہ دونوں تروصلہ میں ہوتا
کریمہ اللہ عنہما کا نزول ہی دربارہ مستامن ہو تو ایسی تخصیص کہ اصل سبب کی نفی کر دے کیونکہ
رد ہو جس طرح شرح سیر کبیر کا اطلاق کہ ہرگز نہ حربی کے لئے جواز کا مہم ہے کیونکہ مقبول ہو سکتا ہے
کہ کریمہ انما ینھکم اللہ کاصاف منافی ہے اور ثریہ کہا کہ اس میں موالات سے کائنات ہے نہ کہ حدیث
اقول عین ہے معنی ہے موالات نہ کافوت حرام ہے اگرچہ ذمی ہوا اگرچہ ہر حربی کے لئے ہی جائز
ہو تو فریقین میں فرق کیا رہا حالانکہ صریح نزول ریشیۃ اثبات حرم سے ہے قطعاً کریمہ تانیہ میں صلہ ہی کو
موالات فرمایا اور اُسی سے منع کیا، لا ہرم اس کی صحیح تاویل وہی ہے حرام بھی محیط و ہندیہ سے گزری کہ
حرب سے مستامن یعنی معاہدہ مراد ہے، لا حرم اسی ہندیہ میں تیار خایہ سے ہے،

ذکر الامم مررکن الاسلام علی السعدی
اذا کان حربیاً فی داس المحرّب وکاف
المحال حال صلہ وصالہ فلا ین باف
یصلہ ینہ
امام رکن الاسلام علی سعدی نے فرمایا: جب
حرب دارالحرب میں ہو اور وہ وقت صلہ و معاہدہ
الترائے جنگ کا وقت ہو تو اس سے مالی سلوک
میں حرج نہیں۔

علمہ تعریفیں بجا فی رد المحتار ۱۲ منہ خفرلہ

علمہ تعریفیں بجا فی بعض استقاسیر ۱۲ منہ خفرلہ

علمہ تعریفیں عالم و حازن و کبیر و تفسیر اس عباس کے نصوص ابھی آتے ہیں۔

سہ البدایہ باب وصیتہ الذمی مطبع یوسفی ٹکنو ۶۸۶/م

سہ فتاویٰ ہندیہ اسباب الرابع عشر فی اہل الذمہ انورانی کتب خانہ پشاور ۳۴۶ ۵

اس تحقیق سے بہت عبارات میں توفیق ہو گئی جن میں حربی کے لئے مطلقاً ممانعت ہے جیسے ارشاد جامع صغیر و کتب کثیرہ میں ترقی غیر مجاہدہ مراد ہے۔ لاجرم کافی پھر در پھر نتائج الافکار نے کلام جامع صغیر یوں فعل کیا:

الوصیۃ للمحبوب و هو فی داس ہم باطلۃ لانھا	حربی کہ دار الحرب میں ہوا اس کے لئے وصیت
بروصلۃ وقد نہی عن یمن یقاتلنا	باطل ہے اس لئے کہ وہ احسان و نیک سلوک ہے
لقلولہ تعالیٰ انما ینھک اللہ عن الذین	اور حربی کے ساتھ نیک سلوک سے نہیں منع فرمایا گیا
قاتلوکم فی الدین	کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے، اللہ تمہیں ان سے منع کرتا ہے

جو دین میں تم سے لڑے۔

جامع صغیر شریف کے مقدمہ نسخے حاضر، اس کی عبارت صرف اس قدر ہے،

الوصیۃ لاهل الحرب باطلۃ بئہ حیوں کے لئے وصیت باطل ہے۔

اور یہی اُس سے بڑا یہ متن ہر ایہ میں منقول، نہ اس میں تعلیل ہے نہ لفظ ہوقی دار ہم ضروریہ بعض شروع جامع کی عبارت ہے جسے کافی نے حسب عادت مانا، تاہم کی طرف نسبت ذرا، تا تو شارح نے اخلاق جامع کو غیر مستان پر عمل کیا اور جن میں مطلق جواز ہے جیسے عبارت شرع سیر کبیر جس کو محیط نے اُسی عادت کی بنا پر سیر کبیر کی طرف نسبت کیا ان میں مستان و معاہدہ مقصود جس طرح خود محیط نے تعریض کی کہ اس ادا بالمحارب

عن فلا علیہ معاوقہ فی زکوۃ ش من عروہ محمد	شمسی کی کتاب الزکوۃ میں سیر کبیر کے حوالہ سے جو
فی السیر الکبیر فقد ابان الصواب فی الوصیۃ	امام محمد رحمہ اللہ خیال کی طرف فسوب ہے وہ تجھے اشتباہ
ناقل عن العلامة حوی مرادہ ان مرادہ	نہ دے اس لئے کہ شامی کے وصایا میں علامہ جوی زائد
یما یدل علی الجواس ما د کسوف شرح	سے درست و صحیح عبارت منقول ہے کہ جو زبردات
السیر الکبیر للامام السرخسی۔ منہ عفر لہ	کھنہ سے ان کی وہ دلیل مراد ہے جو امام سرخسی کی شرح

سیر کبیر میں مذکور ہے۔ منہ عفر لہ (ت)

لہ اندر احکام شرح غرر الاحکام کتاب الوصایا مطبعہ احمد کمال مکانہ دار سعادت مصر ۲/۲۲۹
 نتائج الافکار نمکد فتح القدر باب صفۃ الوصیۃ مایکوز من ذالک مکتبہ فورید رضویہ سکھر ۹/۳۵۵
 لہ الج مع الصغیر باب الوصیۃ بثلاث المال مطبعہ یوسفی لکھنؤ ص ۷۰
 سے رد افکار مطبعہ کوثر ۲/۷۳ لہ ایضاً ۵/۴۶۳

النساء من حربی سے متما من مراد آیا۔ اسی طرح عبارت موطن امام محمد،

لاباس بالهدیة الی الشریک المحاسب حربی مشرک کو پیر دینے میں حرج نہیں جب تک
مالعیر یمهد الیہ سلاحا ودرع وھبہ ہتھیار یا زره کا بھینانہ ہو اور یہی قول امام ابو حنیفہ
قول ابی حنیفہ والعامۃ من فقہائہ اور ہمارے عام فقہار کا ہے۔

وحیث بھی پیر ہی ہے کہ تلیک عین مجانا ہے، اور امام محمد جامع صغیر میں صاف فرما چکے کہ ان کے لئے وصیت
باطل تو پیر کیسے جائز ہو سکتا ہے مگر اسی فرق سے کہ معاہدہ کے لئے جائز اور غیر معاہدہ کے لئے ناجائز، جس طرح
خود امام نے تیر کبیر میں اشعار فرمایا اور کتاب الاصل میں ارشاد امام نے تو بالکل کشف حجاب فرما دیا کہ فرمایا حربی
کے لئے باطل، پھر فرمایا: متما من کے لئے جائز۔ رد المحتار میں ہے،

نص محمدی الاصل علی عد مرحواز الوصیۃ امام محمد نے اصل میں روشن تصریح فرمائی کہ حربی
للعربی صریحاً۔ کے لئے وصیت جائز نہیں۔

بدائع امام ملک العلماء سے گزرا،

وان کان متما منا ذکر فی الاصل وہ وان کان متما منا ذکر فی الاصل وہ
یجوز بکے

خاتمہ امام فقیرہ النفس میں ہے،

اوصی مسلمہ لمحربی متما من بشئ مالم ذکر فی الاصل انہ تجوز وقیل هذا قول
محمد وھن ابی حنیفہ فی زیایۃ لا تجوز و
ان لم یکن المحربی متما منا لا تجوز فی قولہم
کسی مسلمان نے حربی متما من کے لئے اپنے تہائی
مال کی وصیت کی، بسوط میں فرمایا، یہ جائز ہے۔
بعض نے کہا، یہ قول امام محمد کا ہے، اور امام عہم
سے ایک روایت میں ہے کہ جائز نہیں اور اگر حربی
متما من نہ ہو تو باوفاق ناجائز ہے۔

لہ الحیط البرائی

لہ مؤلف امام محمد باب ما یکرہ من عبس الحریر والید باج آفتاب عالم پریس لاہور ص ۳۷۱
لہ رد المحتار کتاب الوصایا مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ۴۶۳/۵
لہ بدائع الصنائع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۳۴۱/۷
لہ فتاویٰ قاضی خاں فصل فی تجوز وصیۃ ذمین لا تجوز وصیۃ الذمہ نوکشتور مکتبہ ۸۳۷/۲

وہا شرح سرخسی میں یہ استدلال کہ قطعاً مکہ معظمہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانسو
 اشرافیاں ابوسفیان و صفوان بن امیہ کو عطا فرمائیں کہ فقرائے مکہ پر تقسیم کریں اقول واقعہ عین کے لئے غم
 نہیں ہوتا، ممکن کہ وہ زمانہ صلح و معاہدہ جو محمدؐ ابوسفیان و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مؤلفۃ العقب
 سے تھے، ممکن کہ اس مدرسے عطا فرمائی ہوں پھر بھی وہ عبارات باقی رہیں جن میں مستامن کے لئے بھی عدم جواز
 کا صریح ارشاد ہے یا نہی وہ کہ حربی غیر معاہدہ کے لئے بھی جواز ان کا مفاد ہے۔ ہندیہ میں غلطی سے ہے،
 لو ان عسکرا من المسلمین دخلوا دار الحرب فاھدی میروھم الی ملک العدو وھدیۃ
 اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دار الحرب میں داخل ہو
 اور سپہ سالار دشمنوں کے بادشاہ کو کچھ ہدیہ بھیجے کچھ
 مضافۃ نہیں۔

ائمہ لیڈروں پر سخت شد عبارات کے دیا قہراً نہیں۔ شرح سیر کبیر میں ہے،

لو ودع الامام قوما من سقة علی مال دفعوا الیہ جائز لو غیرا
 المسلمین ثم هذا المال لیس فی ولا غنیمۃ
 حتی لا یغنموا وککہ کالخراج یوضع فی
 بیت المال لان الغنیمۃ اسم لمال یصادق
 با یحاف الخیل والربکاب والقی اسم لایرجع
 من اموالہم الی یدیہم بقرینۃ القہر وھذا
 یرجع الینا بقرینۃ الرضاۃ۔

اگر عظام اسلام نے تہیوں کے کسی گروہ سے مال بھر
 کے لئے صلح کر لی اور اس پر کچھ مال اُن سے لیا
 تو اگر یہ مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو جائز ہے پھر مال
 نہ لے لیا جائے گا، ہاں وہ خراج کی طرح سے خزانہ مسلمین
 میں داخل کیا جائے گا، اس لئے کہ غنیمت اُس مال کا
 نام ہے جو گھوڑے اونٹ و دراکر یعنی لاکرٹے اور
 سقے اس مال کا نام ہے جو ہمیں اُن سے بطور غلبہ
 ہاتھ آئے اور یہ تو ہم کو بطور رضا مندی حاصل ہوا۔

خیالات لیڈران کا قطع قہر اس توفیق انہی ہی ہو گیا، یہ دونوں قسمیں ان پر اشد ہیں، اُن کے دونوں مزمن
 کا سخت تر رہیں، قسم اول نے حربی معاہدہ کے ساتھ بھی ذرا سا سلوک مالی حرام دیا یا اُن کے فقیر گداگر کو بھیجک

اپنے تک منع بتایا اور لیڈروں نے غیر معاہدہ مشرکوں سے وداد و اتحاد منایا بلکہ اُن کی غلامی و انقیاد کا کلنک لگایا
 قسم دوم نے خود محارب و نامعاہدہ عربوں کو پیر وینا لینا جائز ٹھہرایا، لیڈروں کے مطلقاً ترک تعاون کی فرصت
 کا درہا جلایا، خیر انھیں اسی طرح ہر طرف کی ضرب و جرح و زد و طرح میں چھوڑ دیے، بجانب توفیق باگ موڑ دیے۔
سلوک مالی کی اقسام فاقول سلوک مالی تین طرح ہے،
 مرحمت، مکرمت، یکدہت۔

اول یہ کہ غرضائے نفع دینا غیر سچا یا مقصود ہو یا پست یا من معاہدہ کے لئے بھی حرام ہے، امان و
 معاہدہ کتب ضرب کے لئے ہے نہ کہ امداد اللہ کو یا التقصد ایصال خیر کے واسطے۔
 دوم یہ کہ اپنی ذاتی مصحت مثل مکانات احسان و لحاظ دم کے لئے کچھ مالی سلوک، یہ معاہدہ سے
 جائز نامعاہدہ سے ممنوع۔
 سوم یہ کہ مصحت اسلام و مسلمین کے لئے محاربانہ چال ہو، یہ حربی محارب کے واسطے بھی جائز کہ
 حقیقت برآمدہ سے اسے ملاقہ نہیں۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ موالات دو قسم ہے،
موالات کی قسم اور اُس کے احکام اول حصّہ جس کا ادلی رکوت یعنی میلان قلب ہے،
 پھر وداد پھر اتحاد پھر اپنی خواہش سے بے خوف و طمع انقیاد پھر جبلت یا بغیض و جہد ہر کافر سے مطلقاً ہر حال
 میں حرام ہے۔

میل طبعی کا حکم قال اللہ تعالیٰ،

ولا تتركوا الى الذين ظلموا فتمسكوا
 الظالمين
 ظالموں کی طرف میٹل نہ کرو کہ تمہیں آگ
 چھوئے۔

مگر میل طبعی جیسے ماں باپ اولاد یا زنی حسینہ کی طرف نہ جس طرح بے اختیار ہو زیر حکم نہیں پھر بھی

عہ جب مجرد میلان قلب کو حرام و موجب عذاب قرار فرمایا تو وداد و اتحاد و انقیاد و جبلت کس قدر سخت کبر
 موجب عذاب شدہ ہوں گے، لیڈر وداد و اتحاد و انقیاد سب خود قبول کر رہے ہیں والیاء اللہ تعالیٰ ۱۲

اس تصور سے کہ یہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں ان سے دوستی حرام ہے، بقدر قدرت اُس کا دبانایا یہاں تک کہ بن پڑے تو فتا کروینا لازم ہے کہ شے مستمر میں بقاء کے لئے حکم ابہ است کہ اعراض ہر آن مجدد ہیں آنا سبب اختیار تھا اور جائی ازالہ قدرت میں ہے تو رکھنا اختیار مولات ہوا اور یہ حرام قطعی ہے ولہذا جس غیر اختیاری کے مبادی اُس نے با اختیار پیدا کئے اُس میں معذور نہ ہوگا جیسے شراب کہ اُس سے زوال عقل اس کا اختیاری نہیں مگر جبکہ اختیار سے پی تو زوال عقل اور اس پر جو کچھ مرتب ہو سب اسی کے اختیار سے ہوا، قال تعالیٰ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَأَبَاءَكُمْ وَ
أَخْوَانَكُمْ أُولَٰئِكَ اسْتَحَبُّوا، كَفَرُوا عَلَى
الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
اِسے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں کو دوست
نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو
ان سے دوستی رکھے گا وہی پکڑا ظالم ہوگا۔
تفسیر کبیر و غیشا پوری و خازنی و جمل وغیرہا میں ہے :

انه قد في امر المؤمنين بالتبدي عن المشركين
وبالغ في ايحايه، قالوا كيف تمس ههنا
المقاطعة التامة بين الرجل وبين
ابيه وامه واخيه، هذا كقول الله تعالى ان
الانقطاع من الآباء والاولاد والاخوان
واجب بسبب الكفرية
جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکوں سے بیزاری
کا حکم دیا اور بتایا یہ تبدیلی واجب فرمادے تو بعض مسلمانوں
نے کہا آدمی کا اس کے باپ اور ماں اور بھائی سے
یہ پورا انقطاع کیونکر ممکن ہے اس پر رب عز وجل
نے فرمایا کہ باپ اور اولاد اور بھائیوں سے اُن
کے کفر کے سبب پورا انقطاع ہی لازم ہے۔

حوالات صوریہ کے احکام دوم صوریہ کہ دل اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر بتاؤ وہ کسے
جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو، یہ بحالت ضرورت و مجبوری
صرف بقدر ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے، قال تعالیٰ :

اَلَا تَسْقُوا مِنْهُمْ نَقْلًا
مگر یہ کہ تمہیں ان سے پورا واقعی خوف ہو۔
بقدر ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدم انکار عداوت میں کام لیتا ہو تو اسی قدر کفار کفر سے اور انکار محبت کی

سُورَةُ الْاَنْكُرِيمِ ۲۳/۹

سُورَةُ الْغَيْبِ (التفسير الكبير) آية قل ان كان آباؤكم اذ كنتم تحت الطيرة البهية المصير ۱۸/۱۶

سُورَةُ الْاَنْكُرِيمِ ۲۸/۴

ضرورت ہو تو حتی الامکان پہلو دار بات کے صریح کی اجازت نہیں اور بے اس کے نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ہو تو اس کی بھی رخصت اور اب بھی ترک عزیمت۔ اسناد جریر و منذر والی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی :

نهی الله المؤمنين ان یلاطنوا الکفیر و
یتخذوهم ولیجة من دون المؤمنین
الا ان یکون الکفیر علیہم ظاہرین
اولیاء فیظہرون لہم اللطف ویخالفونہم
فی الدین وذلک قولہ تعالیٰ الا انت تتقوا
منہم تقیة ۱؎
دارک میں ہے :

ی الا ان یکون للکافر علیہ سلطنت
فتخافہ علی نفسک و مالک فحینئذ
یحوز لك اظہار الموالاة والبطان
المعاداة ۲؎
کبیر میں ہے :

وذلك بان لا یظہر العداوة بالنسب
بل یجوز ایضا ان یظہر الکلام الموم
للمحبة والموالاة ، ولكن بشرط ان
یضمر خلافہ وان یعرض فی کل ما یقول ۳؎
صوریہ کی اعلیٰ قسم مہانت ہے اس کی رخصت صرف بجاہت مجبوری واکراہ ہی ہے اور ادنیٰ قسم
مدارأت یہ مسئلہ بھی جائز ، قال تعالیٰ :

۱؎ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) القول فی ما ویل قوله ویتخذ المؤمنون الکفرین الا المطبعة المیمنہ مصر ۳/ ۱۲
۲؎ مدارک التزیل (تفسیر نسفی) آیہ ۳/ ۲۸ دار الکتاب العربی بیروت
۳؎ مفاتیح العیب (تفسیر کبیر) المطبعة المیمنہ مصر ۸/ ۱۲

وان احد من المشركين استجاس لہ
فاجره حتى یسم کلامہ اللہ ثم ابلغہ
ما منه ۱۰
اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اُسے پناہ دو
تاکہ کلام الہی نے پھر اُسے اس کی امن کی
جگہ پہنچا دو۔

ظاہر ہے کہ اس وقت غفلت و غشونت متنافی مقصود ہو گی۔

مدارات کا بیان
مدارات صرف اس ترک غفلت کا نام ہے اظہارِ اہانت و رغبت پھر کسی قسم احملی میں
جائے گا اور اسی کا حکم پائے گا، مدارات و اہانت کے پنج میں مولات صورت کی
دو قسمیں اور ہیں، بروز افساد اور معاشرت۔ یہ تو صورتیں مولات کی برائیاں اور سلسل کی مکمل مجرد معاشرت ہے
ذکر میلان پر مبنی نہ اُس سے قطعی، یہ وہاں سے ہر کافر سے جائز ہے جب تک کسی منظور شرعی کی طرف نہ ہوتا اثر
کے نیچے افعال کی وہ ہیں، مستہم کلام، مصافحہ، مجالست، مساکنت، مواصلت، تقریبوں میں شرکت، عبادت،
تقریرت، اعانت، استعانت، مشورت وغیرہ ان سب کے صورت و شقوق کی تفصیل اور ہر صورت پر بیان حکم و
دلیل ایک مستقل رسالہ چاہیے گا، یہاں بروز صلہ سے بحث ہے جس کی ہم نے تین قسمیں بیان کیں، قسم اول کہ
بے اپنی کسی فرض صیغ کے بالقصد ایصال صیغ و نہ منظور ہو رہے رغبت و میلان قلب متصور نہیں تو مولات خفیہ
ہے اور مطلقاً قطعاً حرام قطعی، باقی دو قسمیں کہ اپنی مرضی و اپنی یا مسکت و بی تصور و بی مولات صورت کی ایک
ہلکی قسمیں ہیں اگرچہ مجرد ترک غفلت پر ان میں سے زیادہ ہے، لیکن وہ میں فرق یہ ہے کہ قسم دوم بھی اگرچہ حقیقت
مولات سے ہر کراں ہے اور صورت بھی کوئی قوی دلیل نہیں مگر معنی پھر اُس کی نفی و ضد بھی نہیں، اور سوم حقیقت
معادلات و قصد اضراء ہے، لہذا اگر بی محارب سے بھی جائز ہوئی کہ اب وہ ظاہری صورت خدا اور پال رہ گئی
و المحبوب خدا غفلة (لا ائی فریب ہے۔ ت) کنار کو پیٹھ دے کر بھاگ گیا اس شد حرام و کبیرہ ہے
لیکن اگر مثلاً اس لئے ہو کہ وہ تعاقب کرتے چلے آئیں گے اور آگے اسلامی کہیں ہے جب اُس سے گزریں
اُن کے پیچھے سے کہیں کا لشکر نکالے اور آگے سے یہ لوٹ پڑیں اور کافر گھر جائیں تو ایسا فرار بہت پسندیدہ ہے
کر یہ صورت فرار معنی کو آ رہی۔ قال تعالیٰ

ومن یولہم یومئذ دبرہ الا مت حصفا
لقتال او متحیزا ۱۱
جہاد کے دن ہر کوئی کافروں کو پیٹھ دکھائے گا سو اس
کے جہ لڑائی کے لئے کنارہ کرنے یا اپنے جتنے میں جہاد

معنی اقساط کی تحقیق تنبیہ چہماں ہر معنی اقساط میں مفسرین تین وجہ پر مختلف ہوئے،

اول کثافت و عداوت و بیضاوی و ابو السعود و جلالین میں اس کے معنی عدل ہی لیا اولین میں اور واضح کر دیا کہ ولا تظلموہم، امام ابو بکر ابن العربی نے اس پر ایراد کیا کہ عدل و منع ظلم کا حکم معاہدے خاص نہیں حربی محارب کو بھی قطعاً عام ہے اور وہ صرف رخصت نہیں بلکہ قطعاً واجب۔ قال تعالیٰ:

ولا یجر منکم شت ن قوم علی ن لا تعدلوا کسی قوم کی عداوت تمہیں عدل نہ کرنے پر باعث اعدلوا ہوا قرب للفقویٰ یہ نہ ہو عدل کرو وہ پراپیگنڈا سے نزدیک تر ہے۔ یہ تقریر ایراد ہے اور اسے قرطبی و خطیب شرمینی پھر جل نے مقرر کیا۔

دوہ عدل سے صرف وفا کے عہد مراد ہے اسے کبیر میں مقال سے نقل کیا اور یہی تنویر میں حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی،

(ان تقسطوا علیہم) تعدلوا بیہم بوفاء ان کے ساتھ اقساط کی اجازت فرماتا ہے یعنی جو معاہدہ ان کے ساتھ ہوا اُسے پورا کرو و عدل سے عطف اللہ تعالیٰ قسط والوں کو دوست رکھنا ہے جو وفا سے عہد سے عدل کرتے ہیں۔

اگر مکے معاہدے سے وفا کے عہد بھی واجب ہے نہ صرف رخصت اقول و فاد واجب ہے اقامت واجب نہیں مصطحت ہو تو بند ہارت۔ قال تعالیٰ، فابدا علیہم علی سوا ان کی طرف یکساں حالت پر بند کرو۔ اب ایراد بھی نہ رہا اور پھر قسط و دوا چیزیں ہو گئیں، لن اللہ یحب المقسطین یہاں بھی بلا تکلف ہے

عہد جن کفار سے ایک مدت تک معاہدہ ہوا و مصطحت اسلام اس کا ترک پہلے فرض ہے کہ ان کو اطلاع کر دی جائے جو شیار ہو جاؤ اب ہم تم سے معاہدہ رکھنا نہیں چاہتے اس کا نام بند ہے اس میں فرض ہے کہ اگر اس وقت وہ امن کی جگہ نہ ہوں تو اتنی مہلت دی جائے کہ وہ اپنی امان کی جگہ پہنچ جائیں اور اگر (باقی اگلے صفحہ پر)

۱۔ درک تشریح التفسیر الشفی، تحت و تقسطوا علیہم، و کتاب العربی برت ۴/۲۴۸ ۲۔ القرآن الکریم ۵/۸
۳۔ تنویر المباس من تفسیر ابن عباس زیر آیه ۵ ینکم اللہ عن الذین الا مصطلح البانی مصر ص ۲۵۱
۴۔ القرآن الکریم ۵/۸

اور اسے ماثور ہونے کا بھی شرف حاصل اگرچہ سب سے ضعیف ہے تو یہی اسلم و اقویٰ ہے۔

سوم عدل سے مراد فقر عدل یا فقر ہے۔ ابن جریر و معالم و خازن میں ہے: تعدلوا فیہم بالاحسان والیبر (ان سے احسان کا برتاؤ کرو و بھلائی اور نیکی کے ساتھ) ابن العربی و قرطبی و شرنبلی و غیرہ کی وجہ سے اس کی یوں توجیہ کی کہ قسط یعنی حصہ سے یعنی اپنے مال کے کچھ دینا۔
اقول یعنی اب تخصیص عدل کی حاجت نہ ہوئی کہ معنی عدل ہی سے عدول ہو گیا مگر ہر حال اقسام ازہر سے جدا چیز نہ ہوا اور ظاہر عطف مغایرت چاہتا ہے۔

واما اقول وباللہ التوفیق (جس کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) ممکن کہ عدل سے عدل فی البر راہ جو نہ کہ بالبر، اسما شنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مال عمدہ معاہدہ میں آتی ہے یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس سے سدا کا مسئلہ پوچھتی ہیں اس پر یہ آیہ کریمہ اترتی ہے وہ اگر کچھ بدیر نہ لاتی یہ اپنی طرف سے صلہ کرتیں یا بستاد وہ لاتی اس سے زائد دیتیں تو کل یا قدر زائد ان کی طرف سے احسان ہوتا یہ ہے۔ اتنا ہی دیتیں تو دینے میں عدل یعنی مساوات ہوتی، یہ اقسام ازہر آید کریم نے معاہدہ سے دونوں صورتوں کی اجازت فرمائی اب یہ آیت زیادت و مساوات دونوں کی اجازت اور اُن میں تقدیم ذکر زیادت میں آیت تہمت کی ظہر رک اذ احییتمہ ستحیۃ فحیوا با حسن منہا اور سوچو حال جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے زیادہ الفاظ جواب میں کہو یا اُستے ہی، واللہ تعالیٰ اعلم بمرادہ، یہ ہے توفیق اللہ تعالیٰ، تفسیر کریمہ محترمہ میں تمام کلام کہ ان اوراق کے غیر میں نہ ملے گا والحمد للہ حمد اکثیرا طیبنا مہاسر کا یہ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا والہ و ذویہ امین والحمد للہ رب العالمین۔ بالحمد عطا ارشادات اللہ و تہجہ تہجیات محمد یہ ہوا کہ کریمہ محترمہ میں اگر قتال سے

(بقیہ ماثورہ صفحہ گزشتہ) باطنیان معاہدہ وہ اپنے قلعے خراب کر چکے ہوں تو فرض ہے کہ اتنی مدت دی جائے جس میں وہ اپنے قلعے درست کر لیں یہاں سے یکساں حالت کے معنی کھل گئے یعنی یہ نہ ہو کہ اپنا سامان ٹھیک کر کے اُن کی غفلت میں بند کر دواور انہیں دوستی سامان کی محنت نہ دو یہ ہے اسلام کا انصاف، والحمد للہ ۱۲ منہ غفرلہ

قتال بالفعل مراد ہو تو یقیناً آیات کثیرہ سے غسوغ جس کے فصیح پر تصریحات جلیلہ مذکورہ کے علاوہ مبسوط و
 خفایہ و کفایہ و تبیین و بحر الرائق و رد المحتار کے فصوص کا اور اضافہ ہوا۔ یہ جواب اول تھا اور اگر مطلق
 قتال مقصود کہ ہر حربی غیر مسالہ میں موجود، تو خود آیت حکم اور مشرکین ہند کو اس میں داخل کرنا شدید ظلم و ستم
 یہ جواب دوم ہوا اور یہی مذہب مجبور و مشرب منصور و مسلک اکثر خفیہ صدور ہے مسلم حنفی بننے والی
 ہندو پرستی نے نہ حنفیت قائم رکھی نہ حنفیت، نہ مذہب ہی برقرار رکھا نہ شریعت۔ دلائل
 المختصان المبین ۵ دلائل و دلاۃ الا باللہ العلی العظیم، دو جواب تو ہوئے۔

لیڈروں کو تیسرا جواب ثالثاً داسے غربت اسلام و انصاف، کیا کوئی ان سے اتنا
 کہنے والا نہیں کہ ہندوؤں کے بالفعل مجاہدین سے بھی تمہیں

عداوت کا اقرار نہ ملے گی کہ دانت ہیں کھانے کے اور دکانے کے اور، کیا تمہیں نہیں ہو کہ جب وہ
 مجاہدین قاتلین ظالمین کافرین گرفتار ہوئے ان پر ثبوتِ اشد جرائم کے انبار ہوئے تمہاری چھاتی
 دھڑکی، تمہاری مامتا پھڑکی، گھبرائے، تھلائے، سسپٹائے، جیسے اکلوتے کی پھانسی سن کر ماں
 کو درد آئے، فدا اگر گرم دھواں دھواں ریزہ لیویشن پاس کیا ہے کہ ہے ہے یہ ہمارے پیارے ہیں
 یہ ہماری آنکھ کے تار سے ہیں، انہوں نے مسلمانوں کو بچا لیا، جلایا، پھینکا، مسجدیں ڈھائیں قرآن
 پھاڑے، یہ ہماری ان کی خانگی شکر رنجی تھی، ہمیں اس کی مطلق پردہ نہیں، یہ ہمارے سنگے ہیں کوئی
 سوتیلا دہ نہیں، ماں بیٹی کی لڑائی دودھ کی ملائی، برتنی ایک دوسرے سے کھڑک ہی جاتا ہے، ان کے
 درد سے ہمیں خشش پر غش آتا ہے، ان کا بال بیکا ہوا اور ہمارا کلیجہ پھٹا، رفتہ ان کو صفائی دی جائے،
 قرآن ان سے درگزر کی جائے، یہ ہے آئیہ ممتحنہ پر تمہارا عمل، یہ ہے الذین قاتلوک فی الدین سے
 تمہاری جنگ و جدل، یہ ہے واحد تمہارا کو تمہارا پیٹھ دینا، یہ ہے کلام جبار سے تمہارا چھیڑ لینا، ان تمہارے
 سکون نے قرآن مجید مھاڑے، تم نے اس کے احکام پاؤں تلے لٹا دیے، انہوں نے مسجدیں ڈھائیں، تم نے
 رب المسجہ کے ارشاد و وصیتوں سے کھل ڈالے، قرآن چھوڑا ایسا چھڑا مٹھنے سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
 منہ موڑا اور ان کے دشمنوں ان کے احار سے دشتہ برزا، یہ تمہیں اسلام کا بدلا ملا۔

مے بعض مفتیان بے انصاف اسے دیکھیں جنہوں نے لکھا تھا کہ اگر کوئی ہندو اس کے خلاف ہو تو اس موت
 میں بھی یہی حکم ہے کہ محارب سے پرہیز نہ جائز، ع

یہی اقرار یہی قول یہی وصو تھا ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

و انھیں تھم ہو، اور ان کے دل اڑے ہوئے ہیں۔

کوئٹہ لایسنسکو نے کچھ نیک برتاؤ مالی مواسات ہی کی درخواست دی یا یہ فرمایا کہ انھیں اپنا انصاف بناؤ، ان کے گھر سے بار بار بوجہ، ان کے طاقت کو اپنے دین کا امام ٹھہراؤ، ان کی جے پکارو، ان کی حمد کے بحر سے مارو، انھیں مساجد مسلمین میں باوب و تعظیم پہنچا کر پشندہ مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لے جا کر مسلمانوں سے اونچا اٹھاؤ، اسلئے ہادی مسلمان بناؤ ان کا مردار جیفہ اٹھاؤ، کتے سے پریشانی زبان پر بنے یوں مرگھٹ میں پہنچاؤ، مساجد کو ان کا ماتم گاد بناؤ ان کے لئے دعائے معفرت و غمازہ کے اعلان کراؤ، ان کی موت پر بازار بند کرو مگر بناؤ، ان سے اپنے ماستے پر قشتے لگواؤ، ان کی خوشی کو شمار اسلام بند کراؤ، گائے کا گوشت کھا، گناہ ٹھہراؤ، کھانے والوں کو کینہ بناؤ، اُسے مثل سور کے گناہ، خدا کی قسم کی جگہ رام اُہائی گاؤ، واقعہ تبار کے اسماء میں الحاد پچاؤ، اسے سناؤ اللہ رالم یعنی ہر چیز میں رہا ہوا ہر شے میں حلول کئے ہوا ٹھہراؤ۔

عہد یہاں سے صریح گمراہی ظاہر ہوئی ان حامل مفتیوں کی جنہوں نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے رام خدا ہی کو تو کہتے ہیں اور جب تنبیہ کی گئی کہ رام کچھن و سیتا رام میں کون سے کھاکہ بٹھا ہوا رام بنو کہ یہاں خدا کو کہتے ہیں اور خدا کی قربانی دیا جائے۔ اب یہ اتنی دمن سے کہ شرب کر دہ پر شہید گالی رب العزت کو دیتے ہیں مقبول و شیر مادر ہے خدا کو رام بنا دیا یا اپنے آپ کو بھی مولوی کی مگر پنڈت اور جہد مضافت باحد اسماء الہیہ کے بدلے زائد اس اور اپنی مسجد کو شوالہ اور اپنے مدرسہ کو پاٹ شالا کہنا روا رکھیں گے، کیا ان بھٹوں کی جگہ کہ مولوی جہد... صاحب نے اپنے مدرسہ کی مسجد میں وحفظ فرمایا یوں کہنے کی اجازت دیں گے کہ پنڈت رام داس جی نے اپنے پاٹ شالا کے شوالہ میں کھتا کھانی یا کم اذکم اتنا کہ اپنے لئے مولوی صاحب اسلام علیکم کے بدلے پنڈت جی عتکار کہنا روا رکھیں گے، اور یہی نہیں اپنے جنابوں کے ساتھ کڑ طیبہ کی جبکہ رام داس ست پکاریں گے کہ آخر بنود کے نزدیک رام خدا ہی تو ہے اور خدا ضرور جی ہے نہ اجازت دیں گے تو کیوں اللہ کو رام کہنا جائز۔ اور تمھارے لئے ویسے ہی توجہ کرنا حرام معلوم ہوا، اللہ عز ووجل کی عظمت سے اپنی عظمت دل میں زائد اور بہت زائد ہے یہ ترجمہ کا سلسلہ تو بہت اونچا چلتا ہے گریبے ادبوں کی اسی قدر سزا ہے ۴

حشمت علی گھنوی عفی عنہ

اف لکم بنس للظالمین بدلا ۛ
 افسہ تم پر ظالموں نے کیا ہی برا عرض پایا۔
 آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ تمہیں آیہ فتح پر پڑھے گا کیا منہ سب سے تمہارا پر ضابطہ مصداق رب تعالیٰ القرآن و
 القرآن یلعنہ (بہتیرے وہ ہیں کہ وہ تو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت فرما رہا ہے) سب کیا اسی آیت
 کا ترجمہ نہیں،

ومن یتولہم منکم فادلکھم الظالمون ۛ
 جو ان سے مولات کرے وہی ظالم ہے تم نے خاص محاربین بافضل متاقلین فی الدین سے مولات کی تو تم حکم قرآن
 ظالمین جو سنے یا نہیں، اور یہی قرآن فرماتا ہے،
 الا لعنة الله علی الظالمین ۛ
 جس کو ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

تو حکم قرآن ایسے لوگ لعین ہوئے یا نہیں اب دو قسم سے اب کرو آیہ فتح کا دعویٰ۔
 واللہ لا یهدی القوم الظالمین ۛ
 اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا، کچھ لوگ
 ان من یتولہم منکم فادلکھم الظالمون ۛ
 کہتے ہیں ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور انہیں
 وما ہم بمؤمنین ۛ یتخذون اللہ والذین
 ایمان نہیں، اللہ اور مسلمانوں سے فریب کرتے ہیں اور
 امنوا وما یتخذون الا انفسہم وما یتعز ۛ
 حقیقت میں اپنی ہی جانوں کو فریب میں ڈالتے
 فی ذلک یوم مرخص فرادھم اللہ مرخصا ولھم
 ہیں اور انہیں خبر نہیں ان کے دلوں میں بیماری
 عذاب الیم بیاکانوا یکذبون ۛ
 قوائم نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے
 دردناک عذاب ہے ان کے جھوٹ کا بدلہ۔

سراپے ان صاحبوں سے یہ بھی پوچھ دیجیے کہ سب جاسنے دو کریمہ
 لیڈروں کو چوتھا جواب لا ینفسمک ہر مشرک غیر محارب کو عام ہو کر حکم ہی سہی اور مشرکین ہند میں
 کوئی بھی محارب بالفعل نہ سہی اب دیکھو تمہارے ہاتھ میں قرآن سے کیا ہے خالی ہوا۔

۵۰/۱۸	۵۰/۱۸	۵۰/۱۸	۵۰/۱۸
۳۰۴/۲	۳۰۴/۲	۳۰۴/۲	۳۰۴/۲
۱۵/۱	۱۵/۱	۱۵/۱	۱۵/۱
۲۳/۹	۲۳/۹	۲۳/۹	۲۳/۹
۱۰۹/۹	۱۰۹/۹	۱۰۹/۹	۱۰۹/۹
۱۰۶/۲	۱۰۶/۲	۱۰۶/۲	۱۰۶/۲

قرآن مجید کو رمان کے ساتھ ایک ڈو لے میں رکھ کر مندر میں لے جاؤ وہ بڑوں کی پوجا کراؤ۔ ان کے سرغزٹے کو کہو خدا نے ان کو تمہارے پاس بذکر بنا کر بھیجا ہے، یوں معنی نبوت جہاد اللہ عزوجل نے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہی فرمایا تھا انت ہذا کیم لہ تم تو نہیں مگر مذکر۔ اور خدا نے مذکر بنا کر بھیجا ہے اس نے معنی رسالت کا پورا نقشہ کھینچ دیا، بات لفظ پکایا آستے یوں دیکھنا نبوت ختم ربوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے اور امام و پیشوا و بچا سہ ہمدی کو خود تو صاف کہہ دیا بلکہ آتش کی حمد میں یہاں تک اُونچے اُڑے کہ خاموشی از شنائے تو حد شنائے نسبت صاف کہہ دیا کہ آئی اگر تم نے ہندو بھائیوں کو خوش کر دیا تو اپنے خدا کو راضی کر دیا صاف کہہ دیا کہ ہم ایسا مذہب بہانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز اٹھ دے گا صاف کہہ دیا کہ ایسا مذہب پاجتے ہیں جو سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا صاف کہہ دیا کہ ہم نے قرآن و حدیث کی تمام مسمر بت پرستی پر نشانہ کر دی کیا کریمہ لاینہمگو میں ان طعنات و کفریات کی اجازت دی تھی

وینکم لا تعقروا علی اللہ کذابا فیتحتکم	تمہاری خرابی جو اللہ پر جھوٹ نہ بانڈو کہ وہ تمہیں
لعذاب ۱۰ و من اظلم من اختی	عذاب میں بھونکے اور اس سے بڑھ کر ظالم
علی اللہ کذاب ، اولیک یعرضوب علی	کون جو اللہ پر جھوٹ ماندھے یہ ہیں وہ لوگ کہ اپنے
من ہم و یقولوا لا شہد ۱۱	رب کے حضور پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے

عہد یہاں سے صاف ظاہر ہوئی ان مابل مغنیوں کی حنفیوں نے لکھا "ہذا کیم یاد دلانے کے معنی میں بون جاتا ہے پس اگر کسی کو مذکر یعنی کوئی بات دلانے والا کہا جائے تو جائز ہے" مسلمانو اللہ انصاف کہاں تو کوئی بات یاد دلانے والا اور کہاں یہ کہہ خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے گا مدھی کو پیشوا نہیں بلکہ قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا بنا کر بھیجا ہے یہ گلف نشانی جدید لیڈر بننے والے جناب عبد الماجد بدایونی کی ہے جو جملہ جمعیت علما سے ہندو دہلی میں ہوئی اور اخبار فتح دہلی ۲۴ نومبر میں چھپی انھیں کی حمایت میں مفتی مذکر کا وہ فتویٰ ہے مگر معلوم نہیں ان مفتی صاحب فقیہ کی کتاب علم یا ان کے طور پر پنڈت رام داس جی شاستری کی دو یا پشتنگ میں مولوی عبد الماجد کو مانڈے شری داس کہنے کا بھی جو اسے یا ان کے کہنے کے لئے صرف بارگاہ قہار ہے یا زہر ہے ۱۲ جنت علی کھنڑی مفتی منہ

الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَىٰ سُلَيْمَانَ الْأَلْعَنَةُ اللَّهُ عَلَى
الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ
كَافِرُونَ ۝

دیکھی تم نے آئینہ تختہ میں اپنی صورت،

وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝ كَذَلِكَ الْعَذَابُ
وَلَعْدُ بَآخِرَةٍ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا
سُن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت وہ جو اللہ کی راہ سے
روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی
آخرت کے منکر ہیں۔

یہ سزا ہے ظالموں کی، عذاب ایسا ہوتا ہے اور
بیشک آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے کیا اچھا ہوتا
اگر وہ جانتے۔

سوال ضروری یثرائی پارٹی کو اب تو کھلا کہ انہوں نے یقیناً
دشمنانِ خدا اور رسول سے واداد کیا دینایا اور اُن کا کوئی
عذر بار دُنہیں کام نہ آیا اب قرآن کریم سے اپنا حکم بتائیں، اوپر آیت کریمہ نکالت ہوئی،
تم نہ پاؤ گے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں
کہ مخالفانِ خدا اور رسول سے واداد کریں۔

لیڈروں سے ضروری سوال

عَذْرَ بَارَدُنْهِنَّ كَامَ لَا يَأْتِي ابْ قَرَّانِ كَرِيمَ سَ
لَا نَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۝
وَدُوسَرَى آيَتِ مِثْلِ فَرَمَاتَا هَ

تم اُن میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی
کرتے ہیں بیشک کیا ہی بُری چیز ہے جو خود مانوں
نے اپنے لئے تیار کی یہ کہ اُن پر اللہ کا غضب اُترا
اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور انہیں
اللہ ونبی وملتہ اُن پر ایمان ہوتا تو کالستروں کو
دوست نہ بناتے مگر ہے کہ ان میں بہت فاسق ہیں۔

تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْبَشَرُ
مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَدُّونَ ۝ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا هُمْ
أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَسَقُونَ ۝

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۵/ ۲۹

۱۱/ ۱۸ و ۱۹

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ

۶۸/ ۳۳

۳

۵۸/ ۲۲

۴

۵/ ۸۰ و ۸۱

۵

ترک موالات میں لیڈروں کی افراط و تفریط فرمائیے اللہ واحد قہار تھا کہ ہندوؤں سے وداوہ اتحاد منانے والے ہرگز مسلمان نہیں آجیں

اللہ و نبی و قرآن پر ایمان نہیں یا معاذ اللہ یہ سچے کہ ہم تو کھسالی مسلمان ہیں ہم تو قوم کے لیڈران و رفیقا مران ہیں۔ مسلمان تو یہی کے گا کہ اللہ سچا دین اصدق من اللہ حدیث، غرض ترک موالات میں افراط کی تو وہ کہ مجرم و ملوث مہم قلعی اور تفریط کی تو یہ کہ ہندوؤں سے وداوہ اتحاد واجب بلکہ ان کی غلامی و انقیاد فرض بلکہ دہار ایمان۔

غیب من مقلب اقلوب و لا بصار۔ پاکی ہے اُسے جو دونوں اور آنکھوں کو پٹ دیتا ہے۔

اول میں تحریم ملال کی دوم میں تحلیل حرام بلکہ افراطی حرام، اور ان دونوں کے حکم ظاہر و پشت از بام۔

انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے بہتانی الزام کا رو

اللہ انصاف کیا یہاں اہل حق نے انگریزوں کے خوش کرنے کا معاذ اللہ مسلمانوں کا تباہ کرنے والی مسئلہ نکالا یا ان اہل باطل نے مشرکین کے خوش کرنے کو صراحتاً کلام اللہ و احکام اللہ کی پادوں کے نیچے مل ڈالا، مسلمان کو خدا تعالیٰ کی پادوں کی غلامی سے چھڑا کر جو قومی اہلسنت نے دئے کلام الہی و احکام الہی سابق کئے برتوں کے دھرم میں انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے جو پیرنچر کے دور میں نصراہیت کی مادی ابھی تھی جسے اب آدمی جہدی سے بعدینہ زدہ نے بیٹھے ہیں، کیا اُس کا رد علماء اہل سنت نے نہ کیا، وہ کس کو خوش کرنے کو تھا، کیا بکثرت رسائل و مسائل اس کے رد میں نہ لکھے گئے، حتیٰ کہ اس کے بچے نہ دوسرے کے رد میں پچاسٹ سے زائد رسائل شائع کئے ہیں میں جا بجا اُس نیم نصراہیت کا بھی رد و طعن ہے، یہ کس کے خوش کرنے کو تھا، کیا صحیح حسن میں نہ تھا

نیچریاں راست مدار گند	نیچر و قانون دراپا سے بند
سر تو اند کہ زنجیر کشد	خط بندائیش سینچر کشد
کیست سینچر سی ایس تی ست	گول بول آمدہ نیچر پرست
چوں شدہ استارہ ہند آں غل	نخس دہلند آمدہ نیچر زحل
عرش و فلک جن و ملک حشر تن	نار و جہاں جلا غلط کرد و ظن
کیست نبی پُر دل پُر بخش تو	وہی چہ باشد سخی چہ شش او
برزوہ برہم ہمد از اصل فرغ	وہی تو آورد و تو آورد شرع
ریش حرام ست و دم فرق دض	رج سوتے انگلند بود قطع ارض
گفت بیا قوم مشن تو قوم من	رہیں سوتے اعز از بد و قوم من

ذلت تان دین مسلمانیت مست ۴۸۸ واسے برانگیس کہ نہ نصرائی ست

(ترجمہ) خدایا جو یوں کی قید میں ہے، پھر (طبیعت اور قانون اس کو پابند کر نیوٹے ہیں۔ وہ نیچر سے سر نہیں پھر سکتا۔ سیچر اس کی حد کی پرکھ کر کھینچ دیتا ہے۔ سسینچر کون؟ سسی، ایسی آتی ہے، ایک یہ قوف سیچر پرست (سر سید) کو لی میں آیا ہے۔ جب سے وہ کوٹا شخص شروع ہندو ہوا، اسے غلط ہے، زحل کی طرح نحوس اور بلند ہو گیا ہے۔ اس نے عرش آسمان فرشتے، حشر جہائی، جہت و دوزخ سب کو غلط اور غلطی قرار دیا ہے۔ (اس کے نزدیک، ہی کون ہے، بہادر اور شعلہ مایہ خلیب ہے۔ تمام اصول اور فردغ کو اس نے درہم برہم کر دیا ہے۔ دیں نیلا لایا ہے اور شریعت نئی لایا ہے۔ وار بھی حرام ہے اور (شیرمی)، نگ کی دم (رضی ہے، حج، عقیقہ کی طرف سفر کا نام ہے۔ اس نے کہا اسے میری قوم! آ اور شمس سے میری قوم عزت کی طرف دوڑیں اسلام تمہاری ذلت ہے، افسوس اس شخص پر جو نصرائی (عیسائی) نہیں ہے) یہ کس کی خوشی کو تھا، کیا مشرقستان اقدس میں دھماکا ہے

ندو یاں کیں جلوہ در اسپچ و لکچر می کنند	چوں بہشت می دشنہ آں کار دیگر می کنند
مگر دواض را بر سر تاج نعلت اندنند	گرہ را در را بر تخت عالمان بر می کنند
بخت و رخت تخت دیں میں جلوہ با عرض بران	پادری و سکاٹ با مسٹر پادری کنند
مفت یعنی یافت ایں است اور ہمنشیں	با اما مال بج و جنٹ و ملکٹر می کنند
ساز و ساز عالمان میں علم پرزم دیں جریں	میز و ایٹک و ٹکٹ ہال و کلب گھر می کنند
زیں سکاٹشا پرنالشا کہ خود ایں سرکشاں	اور دادار را برٹش گورز سے کنند

(ترجمہ) ندو والے جو تقریر اور لکچر میں جلوہ دکھاتے ہیں جب بہشت تک پہنچتے ہیں تو دوسرا کام کرتے ہیں (یعنی سفنت کی مخالفت)۔ کبھی راضیوں کے سر پر اللہ تعالیٰ کے نعلت و کرم کا تاج رکھتے ہیں کبھی پادریوں کو ملار کے سیٹج پر بٹھاتے ہیں۔ دیں کے سیٹج کی قیمت اور ساز و سامان دیکھئے کہ سودا گری مندوں کے ساتھ پادری و سکاٹ اور سرکار کو اپنا، بھائی بندتے ہیں۔ مفتی کو مفت میں یہ عزت ملی کہ اسے اماموں، ججوں، ججنوں اور لیکٹروں کا ہم نشین بنا دیتے ہیں۔ علما کے نانا نانا دیکھئے، مجلس خیر کا نظام دیکھئے، میز، اسٹج، ٹکٹ ہال اور کلب گھر بناتے ہیں۔ ان خوشامدوں پر کیا رو، با کہ یہ کرکٹس و گ کرکٹس گورنر کو حاکم اور منصف مقرر کرتے ہیں۔

یہ کس کی خوشی کو تھا، مولوی جہا اباری صاحب صدام کعبہ کی بانگی کے لئے مسجد کا پتھر کو عام مردک اور ہمیشہ کے لئے جنب و حالض و کافرو مشرک کی پامال کرا آئے اور کمال جرات اسے مسئلہ شرعیہ ٹھہرایا اس کے رد میں اباتہ استواری لکھا جس میں ان سے کہا گیا ہے

دائم نہ رہی کعبہ اسے پشت براو کیس رہ کہ تو میردی بانگلستانفت
کعبہ کی طرف پشت کر کے چلے وئے! میں عانتوں تو کعبہ نہیں پہنچ سکے گا جس راہ پر تپیل رہا ہے وہ بھگتان کارستہ ہے

نیز ان کے شبہات و اہمید کے قلع قمع کو قاصع انوابیات شائع ہوا یہ کس کی خوشی کرتا۔ یا سہ یہ ہے صا

المروا یقیس علی نفسه

صا آدمی اپنے ہی احوال پر کرتا ہے قیاس

لیڈروں اور ان کی پارٹی نے آج تک نصرانیت کی تقلید و غلامی خوشنودی نصاریٰ کو کی اب کہ ان سے بگڑائی اُس سے بدرجہا بڑھ کر خوشنودی بنو کو بھی کی غلامی کی جگتے ہیں کہ معاذ اللہ خدا ماں شرع بھی ایسا ہی کرتے ہوں گے حالانکہ اللہ و رسول جانتے ہیں کہ اہل ہر مسئلہ سے عادیان شرع کا مقصد کسی مخلوق کی خوشی نہیں ہوتا صرف اللہ عز و جل کی رضا اور اُس کے بندوں کو اُس کے احکام پہنچانا و اللہ الحمد نیلے ہم کہیں واحد قہار اور اس کے رسولوں اور آدمیوں سب کی ہزار ہزار نعمتیں جس نے انگریزوں کے خوش کرنے کو تباہی مسلمانوں کا مسئلہ نکالا ہو۔ نہیں نہیں بلکہ اُس پر بھی جس نے حق مسئلہ نہ رہا سے خدا و رسول نہ تعبید آگاہی مسلمانوں کے لئے بتایا بلکہ اُس سے خوشنودی نصاریٰ اُس کا مقصد وہ عاصو و ساقی ہی یہ بھی کہہ لیتے کہ اللہ واحد قہار اور اس کے رسولوں اور ملائکہ اور آدمیوں سب کی ہزار ہزار نعمتیں ان پر جنہوں نے خوشنودی مشرکین کے لئے تباہی اسلام کے مسائل دل سے نکالے و اللہ و جل کے ہزار ہزار احکام تجرلف و تغیر سے کایا پلٹ کر ڈالے شعار اسلام بند کے شعار کفر پسند کے مشرکوں کو اٹھا دیا دی بنایا، اُن سے ورد اتحاد منایا اور اس پر سب لیڈر مل کر کہیں آمین۔ اُن کی یہ آمین ان شعار اللہ تعالیٰ خالی نہ جا سئے گی گرچہ ان میں بہت کی دعا نہ ہو اتنی صلی۔

مشرکین سے معاہدہ کا بیان (۸) لیڈر کہ احکام اسلام کو یکسر بد سے اور بھارے عوام کو جوئے می محرت احکام کٹ کر چھٹے پر تلے ہیں جن میں اور لیڈروں کا ردِ تبلیغ فریب دہی کے سے اس طرف چلے ہیں کہ جہودوں سے اور ہم سے اب جبکہ عہد موافقت ہو گیا تو ہم کو اس کا پورا کرنا لازمی ہے یہ شریعت پر محض اقرار ہے۔ اول کون سی شریعت میں ہے کہ مشرکوں سے عہد موافقت کا فروع سے معاہدہ شرعیہ ایک مذمت تک بمصلحت شرعی التوا سے قتال کا عہد ہے مذکور موافقت کا جو پر نصوس قطعیہ برام ہے دوم صرف موافقت ہی نہیں بلکہ لیڈر ان فرماتے ہیں اگر شرعی مصحف ہو تو، کاد سید اکرنہ بھی مسموح نہیں۔

لیڈران پر دوسرا رد عہ عبارت گذشتہ اور یہ سب عبارات کہ اس بحث میں آتی ہیں جن پر خطبہ خطبہ صدارت مولوی عبد الباقی صاحب جلسہ انجمن علمائے صوبہ متحدہ ۱۲ رجب ۱۳۰۷ ۲۰ بمقام کانپور کی ہیں ۱۲ ختمت علی غنی عنہ

اللہ اکبر ایسا کلمہ اقرار اور واحد تبار پر - اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ السُّنْتُكُمْ هَذَا حِجَابٌ
هَذَا حِجَابٌ لِمَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ
الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يَصْلَحُونَ
مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اپنی زبانوں کی قبولی بناوٹ سے نہ کہو کہ یہ حلال اور
یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ
پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاں نہ پائیں گے ٹھوڑے
دنوں دنیا میں برت لیں اور ان کے لئے دردناک
عذاب ہے۔

لیڈران پر تیسرا رد
لیڈران فرماتے ہیں ہم نے خدا کی محبت کو اس اتحاد
میں بھی ملحوظ رکھا ہے۔

لیڈران کے نزدیک دشمنانِ خدا
سے اتحاد میں خدا کی محبت ہے
اللہ اکبر اللہ کے دشمنوں سے اتحاد اور اُس میں
محبت خدا کا ادعا واقعی ان کے نزدیک اللہ کی محبت
اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کے دشمنوں
سے مل کر ایک ہو جائیں۔ یہ فرضیں مولیٰ علیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و جات ہیں :

الاحداء ثلاثة عدوك وعدو عدو يقاتل
وصديق عدوك يه
دشمن تین ہیں، ایک خود تیرا دشمن، دوسرا تیرے
دوست کا دشمن، تیسرا تیرے دشمن کا دوست۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے : فان الله عدو للكافرين
بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ تم کہ اُس
کے دشمنوں سے متحد ہوئے کیونکر اللہ کے دشمن نہ ہو گئے ہو

توہ عدو و محب ثم تزعم انهم

عدو يقاتل ليس الغلوك عندك بعاصم

(تو میرے دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ جھگڑاتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں اُقت
تجھ سے دور نہیں)

سُـلَـةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۱۶ / ۱۱۶ ، ۱۱۷

سُـلَـةُ سَجِّ الْبَلَاغَةِ مَعَ شَرْحِ ابْنِ ابْنِ الْحَدِيدِ الْجَزْرَانِي مَشْرُوعُ دَارِ احْيَاءِ التَّرَاثِ الْعَرَبِيِّ بَيْروت ۳۸۴/۲

سُـلَـةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۲ / ۹۸

اُسی میں ہے:

لَا يَجُوزُ اِمَانُ اَسِيرٍ وَلَا تَاجِرٍ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ
لَا يَهْمُ اِلَّا بِخُافِيَةٍ وَالْاِمَانُ يَحْتَقِبُ بِمَحَلِّ
الْخَوْفِ يَنْهَ (مُلَحَّظًا)
اُسی میں ہے:

وَمَنْ اَسْلَمَ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَ لَمْ
يُهَاجِرِ اِلَيْهَا لَا يَصِحُّ اِمَانُهُ لَمْ
يَسْلَمْ

فتح تقدیر میں ہے:

لَمَّا بَيَّنَّا مَنْ اِنَّ الْاِمَانُ يَحْتَقِبُ بِمَحَلِّ
الْخَوْفِ وَلَا خَوْفَ مِنْهُ حَالِ كَوْنِهِ
مَقِيماً فِي دَارِهِمْ لَا مَنَعَةَ لَهُ وَلَا قُوَّةَ
دَفْعٍ عَلَيْهِ

غایہ امام اکمل میں ہے:

شَرْطُ جَوَازِ الْاِمَانِ هُوَ الْاِيْمَانُ وَحْدَهُ
هُوَ الْخَوْفُ لَا اَنْ الْخَوْفُ اِنَّمَا يَحْصُلُ
مِنْ لَهْ قُوَّةٍ وَ اِهْتِنَاعٍ
کلام امام نسفی میں ہے:

صَحَّ اِمَانُهُ لَئِنْ هُوَ اَهْلُ الْقِتَالِ

قیدی یا تاجر کہ دار الحرب میں تجارت کو گیا ہو اُن کی
امان صحیح نہیں اس لئے کہ کافران سے نہ ڈریں گے
اور امان وہیں ہو سکتی ہے جہاں خوف ہو۔ (طحاوی)

جو دار الحرب میں مسلمان ہو اور دار الاسلام میں
ہجرت کر کے نہ آئے اُس کا امان دینا بھی صحیح نہیں
اُسی دلیل سے کہ ہم بیان کر چکے۔

ہماری بیان کی ہوئی دلیل یہ ہے کہ امان دینا اس
کا صحیح ہے جس سے خوف ہو اور اس سے خوف
نہیں کہ یہ نفس سے ملک میں رہتا ہے، اس کے
پاس زاپی حمایت کرنے والا کوئی گروہ ہے
نہ رافضی کفار کی قوت۔

ایمان جائز ہونے کی شرط ایمان ہے اور اُس کی
علت خوف اس لئے کہ خوف اُسی سے ہوتا ہے
جو زور رکھتا ہو اور اپنے آپ کو بچا سکتا ہو۔

اس کی امان صحیح ہے اس لئے کہ وہ قتال کے

۵۴۵/۲	المکتبۃ العربیہ کراچی	باب المواقفہ ومن یجزا امانہ	لے الہدایہ
" "	" "	" "	لے " "
۲۱۳/۵	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	" "	لے فتح القدیر
" "	" "	" "	لے غایۃ مع الفتح القدیر

ومنعة الاسلام في حافونه فينخذ منه
لامان الذي هو ازالة الخوف به

اسی میں ہے،

لايجوز امان اسير و تاجر دخل عليهم
و مسلمو اسلام في داس الحروب و لعم
يهاجوا لان الامان يكون على خوف و لا خوف
لهم منه

تبیین امام زلیخی میں ہے،

لو دخل مسلم في عسكر اهل الحرب في
داس الاسلام و اقمهم لا يهودا به الا ان اقمهم
من يقادوهم بخلاف ما ذكره من عسكر
او تحوهم في داس الاسلام حيث يجوز
امانه لان الواحد وان كان مقهورا باعتبار
نفسه حيث لا يقادوهم لكنه
قاهر معتزم بقوة المسلمين فكان
قاهرا لهم حكما (مختصا)

اسی میں ہے،

الامان ازالة الخوف و من لعم

واقی ہے اور اپنی حمایت کے لئے اسلامی گروہ رکھتا
ہے تو کافر اس سے ڈریں گے تو امان کہ خوف
زال کرنے کا نام ہے اُس سے نفاذ پاسے گی۔

قیدی یا تاجر کہ دار الحرب میں داخل ہوا یا حربی کہ
وہاں اسلام لایا اور دار الاسلام کی طرف ہجرت
نہ کی ان کا امان دینا صحیح نہیں کہ امان ڈر میں ہوتی
ہے اور کافران سے نہ ڈریں گے۔

حربوں کا لشکر دار الاسلام میں آیا ہوا ہے اور
کوئی مسلمان ان کے لشکر میں جا کر امان نہ آئے
یہ امان صحیح نہیں بلکہ جب استے مسلمان انہیں
امان دیں جو اس لشکر کی مقاومت کر سکتے ہوں
بخلاف اس کے مثلاً جس کچھس حربی دار الاسلام
میں آئے اور ایک مسلمان نے اُن میں جا کر انہیں
امان دے دی یہ امان صحیح ہوگی کہ ایک اگر چہ
جس سے مغلوب ہے ان کی مقاومت نہیں کر سکتا
مگر وہ مسلمانوں کے زور سے ان پر غالب ہے تو حکما
غلبہ اسی کو ہوگا۔ (مختصا)

امان خوف زائل کرنے کا نام ہے اور وہ جو قتال

سے کافی شرح واثی للمنفی

سے

سے تبیین الحقائق

کتاب السیر

المطبعة الکبری الامیریہ بولاق مصر ۲۴۴/۳

یہ ستر القتال لایخافونہ فکیف یصحبہ ذکرے کافر اس سے نہ ڈریں گے تو اس کی امان
امانہ ہے کیسے صحیح ہو۔

ایمان سے کہنا کیا تم ہنود پر قابو رکھے کیا تم اُن کے قتل پر قادر تھے کیا ان کو تم سے خوف قتل تھا جسے
تمھاری امان نے زائل کیا، اور جب یہ شک نہ تھا اور بیشک نہ تھا تو تمھارا معاہدہ اگر بغرض باطل، معاہدہ
شرعیہ کی شکل میں ہوتا جب بھی قطعاً باطل و مردود تھا اور مردود کو پورا کرنا لازمی بتانا اس سے بڑھ کر
مردود۔

سیدران پر چھٹا رد۔ ششم کفار سے معاہدہ شرعیہ میں شرط اعظم یہ ہے کہ جتنی مدت
سامان سے غفلت نہ کریں کہ التوا و معاہدہ سے اصل مقصود یہی ہے کہ در نہ تارک فرض اہم ہوں گے
اور سستی تا رہنم، والیما ذی اللہ تعالیٰ۔ بدائع امام ملک العلامی میں ہے،

المعاهدة شرطها الضرورة وهي ضرورية استعداد القتال لان المواد تترك
المعاهدة شرطها الضرورة وهي ضرورية استعداد القتال لان المواد تترك
القتال المهرض فلا يجوز الا في حال يقق وسيلة الى القتال
معاہدہ جائز ہونے کی شرط ضرورت ہے اور وہ ضرورت یہ ہے کہ اس مدت میں سامان قتال
درست کریں اس لئے کہ جہاد فرض ہے اور معاہدہ اس فرض کا ترک ہے تو اسی حال میں عدل ہو سکتا
ہے کہ یہ جہاد کے لئے وسیلہ پڑے۔

ایمان سے کہنا کیا تم ہندوؤں سے آمادگی قتال میں ہو اور اسی لئے ایک مدت تک اُن سے معاہدہ
کیا ہے کہ اس فرصت میں اُن کے قتل کا سامان مہیا کر لو کیوں مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہو بلکہ عالم الغیب و
القلب کے ساتھ فریب کی راہ لیتے ہو۔

وما یخدا عوت الا انفسهم وما یشھرون بشھرتہم اور فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور نہیں
شھرتہم۔

طرح طرح ثابت ہو کہ تمھارا یہ معاہدہ اگر بغرض غلط معاہدہ شرعیہ کی شکل میں بھی ہوتا جب بھی

حرام و مردود و خلافِ شرع ہوا، اب کیوں نہ یاد کریں لیڈران اپنا ہی قول کہ خدا کے یہاں معاہدہ کا جملہ بھی کارگر ہوتا ہے یاد کیجئے کیا جواب ملتا ہے کوئی اگر معاہدہ کا دعویٰ بھی کرے تو خلافِ شرع معاہدہ کیونکر مسلم ہوگا کیونکہ صلح یہ بیہ فصوص ہر چکی ہے اور الا ما احل بہ حرام و الا حرم بہ حلال (مردود معاہدہ جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنائے۔ ت) کا استثناء حکم مستقل ہے۔

لیڈران پر سوال رد ہفتہ لیڈران کی بڑی کوشش اس میں ہے کہ مشرکین ہند کے شدید مظالم چھپائیں اور ان کو جیسے بنے لہ لیا تو کسم فی الدین میں داخل ٹھرائیں تاکہ انھیں زیرِ حکم لایسٹسکم اللہ لائیں یہ صاف کہہ رہا ہے کہ معاہدہ کا عندِ عرض چھوٹا ہے معاہدہ تو حسبِ ضرورت شرعیہ خاص مقالتین سے خاص وقت قتال بھی جائز ہے پھر اگر معاہدہ ہوتا تو اس کھینچ تان کی کیا ضرورت پڑتی معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے ہیں اور قصداً کہتے ہیں اور دل میں خوب سمجھ رہے ہیں کہ نرا جھوٹ کہتے ہیں واللہ علیم بالظالمین (اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔ ت)

مشرکوں سے معاہدہ لیڈران کے اصل اغراض (۹) لیڈران حاشا تمہارا کہتے ہو نہ اس کا کچھ ذکر تھا نہ تم ان پر قہارت تھے نہ انھیں تم سے اپنے قتل کا خوف تھا بلکہ دونوں قبیحہ کے ہاتھ میں مقہور ہوئے ہرگز اس مدت معاہدہ میں تم قتل ہندو کا سامان کر رہے ہو نہ ہرگز تمہاری نیت نہ ہرگز تم ایسا کر سکتے ہو غرض معاہدہ شرعیہ سے ایسا ہی دور ہو جیسے مشرکین توحید سے یا تم شرع مجید سے بلکہ یہ ناپاک معاہدہ چار باتوں کے لئے ہوا،

مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے یکم، مشرکین سے عقدِ مراعات بھائی چارہ کہ برادرانِ وطن ہند و بھائی، اللہ عزوجل فرماتے انما المؤمنون اخوة مسلمون آپس میں بھائی ہیں، تم کہو نحن والمشرکون اخوة ہم اور مشرکین آپس میں بھائی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

المر ترالی الذین ناصقوا یقولون لاخوانهم
کفر والے کیا تم نے نہ دیکھا منافقوں کو کہ اپنے بھائی کافروں
سے کہتے ہیں۔

وہاں میں اہل کتاب تھے یہاں اس سے بڑھ کر میں المشوکیں ہوا۔

کافروں سے اتحاد کرنے والے
بحکم قرآن کافر ہیں
دوم، ان سے اتحاد، حالانکہ قرآن عظیم میں سے
زیادہ آیات ہیں اسے مردود و معون فرما چکا اور
جا بجا صاف ارشاد فرما دیا کہ ایسا کرنے والے
نہیں ہیں سے ہیں ومن یتولہم منکم فانه منهم، ایسا کرنے والے مسلمان نہیں لا متجد
قوم یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ، ایسا کرنے والوں کو
اللہ ورسول وقرآن پر ایمان نہیں دلو گانوا یؤمنون باللہ والسبی وما انزل الیہ ما اتخذہم
اولیاء۔

کافروں کا حلیف بننا حرام ہے
سوم، مشرکین کے حلیف بننا انہیں اپنا حلیف
نہانا، حالانکہ حلیف بنانا فسوخ جو چکا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تجد ثواقف الاسلام حلقا۔ ۱۰۷۱

الامام احمد فی المسند و محمد بن

حیسی فی الجامع من عمرو بن العاص

مرہی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔

اب اسلام میں کوئی حلیف پیدا نہ کرو۔ یہ حدیث
امام احمد نے مسند اور امام محمد بن عیسیٰ نے جامع
میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے بسند حسن روایت کی

یہ فسوعات ہی کے عمل پر ہیں کل کو شراب بھی حلال کر لیں گے اور خدا جانے کہاں کہاں تک
پرہیزیں گے، رب عہد و صل فرماتا ہے،

لے المسترآن الکریم ۱۱/۵۹

لے ۵۱/۵

لے ۲۲/۵۸

لے ۸۱/۵

۱۹۲/۱ جامع الترمذی ابواب السیر باب ما جاز فی الحلف امین کبیری کتب خاصہ رشیدیہ دہلی

مسند احمد بن حنبل مستند عبد اللہ بن عمرو بن عاص دار الفکر بیروت ۲۰۰۷/۲ ۲۰۱۳

یا ایہ الذین لاتتخذوا الذین اتخذوا
 دینکم ہنزا ولعب من الذین اتقوا الکتاب
 من قبکم والکفار اولیاء واتقوا اللہ ان
 کنتم مؤمنین ۵

تفسیر ابن جریر میں اس آیت کریمہ کے تحت میں ہے ،
 یقول لاتتخذوہم ایہ المؤمنون انصارا
 وادخوانا وحنفاء فانہم لایا لونیکم
 خبالا وان اظہروا لکم مودۃ وصدائقہ۔

رب عز وجل فرماتا ہے اے مسلمانو! کافروں کو
 مددگار یا بھائی اور حلیف نہ بناؤ وہ تمہاری
 ضرور ساقی میں کی نہ کریں گے اگرچہ تم سے دوستی و
 یارانہ ظاہر کریں۔

فقہ و حدیث کے حاوی امام اجل ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مشکل الآثار میں یہ تحقیق
 فرما کر مشرکوں سے استعانت حرام ہے کتابی سے جو سکتی ہے اس پر حدیث سوم کفائدہ ثانیہ میں
 آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ابی منافق کے چہرہ پر یہودیوں کو واپس کر دیا
 اور انہیں مشرکین فرمایا اعتراض اوارو کی کہ دیکھ حضور نے یہود کو بھی مشرکین سے لگایا اور ان سے استعانت
 کو بھی مشرکین سے استعانت قرار دیا اس کے جواب میں فرمایا اس کی وجہ ان کا اُس مشرک منافق سے علفنا
 کہ علف کرنے والے جس سے علف کرتے ہیں اس کی موافقت قبول کرتے ہیں تو مشرک کے حلیف ہو کر وہ
 کتابی نہ رہے مرتد ہو گئے اور اسی طرح مشرک۔ عبارت یہ ہے ،

حوادث ان وجہ قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہؤلاء الیہود علی
 ما بینہم و بین ابن ابی المنافق من العلف والمخالفة ہی الموافقة ہفت
 المخالفین للمخالفین فکانوا من الذل خارجین من اہل الکتاب مرتدین عما
 کانوا علیہ وصاروا مشرکین کشرکی العرب (ملخص)

امام ابو الولید باجی نے مختصر پھر علامہ یوسف دمشقی نے مختصر میں اسے مستدر رکھا

سۃ القرآن الکریم ۵/۵۴

سۃ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت ۵/۵۴ المطبعة المیمنۃ مصر ۱۹۹/۶
 سۃ مشکل الآثار للطحاوی کتاب الجہاد باب بیان مشکل ہادی عن رسول اللہ الخ دار صادر بیروت ۲۴۱/۳

ان بنی قیساع بمعالفتم عبد اللہ صاروا
کالسر تدین فخر جوابہ عن حکم اہل
الکتاب صاروا کالمشورکین فکان لہم حکمہ
فلذلک معوا وصقو مشرکین (ملقط)
بنی قیساع کے یہودی ابن ابی کے حلیف بن کر
مرتدوں کے مثل ہو گئے تو کتایوں کے حکم میں ہے
اور مشرکوں کی طرح ہو گئے تو ان کا وہی حکم ہوا
جو مشرکوں کا اسی واسطے حدیث نے انہیں منع
فرمایا اور ان کا نام مشرک رکھا۔ (ملقط)

سبحان اللہ! یہودی مشرک کے حلیف بن کر کتائی نہ رہے مرتد و مشرک ہو گئے حالانکہ انکسیر
ملہ واحدہ مگر کلمہ گوید مشرکین ہند کے حلیف پس رو غلام بن کو ذمرتہ ہوئے نہ مشرک، بٹے کئے
مسلمان ہی بنے رہے

مشرک سے عہد باندہ کے مشرک بنے یہود

یہ مشرکوں کے عہد مسلمان ہی رہے

اقول حلف جب دو مساوی گروہوں میں ہو فریقیت یکساں ہیں اور جب مغلوب و ضعیف گروہ
دوسرے کی پناہ لے کر اس کا حلیف بنے تو فریقیت موافقت کا، اس کی طرف سے صرف
قبول پناہ وہی ہے، ابن ابی نبیث نے بڑی سطوت پیدا کر لی تھی یہاں تک کہ اس کے لئے تاج تیار
کیا جاتا تھا قریب تھا کہ اسے بادشاہ بنایا جائے تو یہودی قیساع کا حلف اس کی حرکت سے مستفہ
ہی ہونے کو تھا، ولہذا امام نے فرمایا: **ہی الموافقة من العالین للعالین** (حلف کرنے والے
جس سے حلف کرتے ہیں اس کی موافقت قبول کرتے ہیں۔ ت) نہ اختصار کی طرح **الموافقة بین
المتعالین** (حلف کرنے والوں کے درمیان موافقت۔ ت) پھر دربارہ اویان حکم یہ ہے کہ نازل
سے مجرد ارادہ موافقت نازل کر دیتا ہے اور ضد کے لئے صرف ارادہ کافی نہیں، مسلمان اگر معاذ اللہ
ارادہ کفر کرے گا کافر ہو جائے گا، لیکن کافر محض ارادہ اسلام سے مسلمان نہ ہوگا جب تک اسلام قبول
نہ کرے، یوں ہی کتائی صرف ارادہ موافقت مشرکین سے مشرک ہو سکے گا مشرک نہ رہے ارادے سے کتائی
نہ ہو جائے گا لہذا وہ یہودی مشرک ہو گئے، ابن ابی نبیث کتائی نہ ہوا۔ یہی حلیفان مشرکین ہند پر

۱۔ المعصر من المختصر کتاب الجہاد باب فی الاستعانة بالمشرک دائرة المعارف العثمانیہ جید آباد دکن ۲۳/۱
۲۔ شکل الآثار الخلدی باب بیان مشکل ماروی فی الاستعانة من الکفار دار مدار بیروت ۳/۲۳۱
۳۔ المعصر من المختصر کتاب الجہاد باب فی الاستعانة بالمشرک دائرة المعارف العثمانیہ جید آباد دکن ۲۳/۱

نام کا یہ حکم نافذ ہوگا، مشرکین ہندو مسلمان نہ ہو جائیں گے۔

اصل مقصود سبقت گورنمنٹ ہے چارم ۱۰ اصل مقصود سبقت گورنمنٹ ہے جس کی صاف تصریح
ہے کہ بڑے بڑے بیکران نے کردی اس میں اپنی کمزوری بلکہ
اماکن مقدسہ اور ترکوں کا نام ٹی ہے۔ بجز دیکھ کر مشرکوں کا دامن پکڑا اپنا یاد و انصار بنایا
اوروں کو چھوڑنے کو یوں میں گئے جانے والے یڈر فرما رہے ہیں ہم تو ہندوستان کی آزادی کو ایک فرض سلوئی
سمجھتے ہیں اس کے لئے ضرورت ہے کہ عام اتحاد ہو اور پوری کوشش سے مقصد حاصل کیا جائے حالانکہ
مشرکوں سے ایسی استعانت نص قرآنی کے خلاف اور قطعاً حرام بلکہ صراحتاً قرآن کریم کی تکذیب ہے، ہم
اس بحث کو بعد چند فوائد میں روشنی کریں:

مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل ہے فائدہ اولیٰ آیات کریمہ، قرآن کریم
نے منع حوالات کفار کو بکثرت آیات میں ارشاد
فرمایا وہ سب اُن کو مدگار بنانے سے ممانعت ہیں یہ اعلیٰ درجہ مورات میں ہے، لہذا کبار مفسرین نے
جا بجا اول کو ناصر اور ولایت کو نصرت و معنیت سے تعبیر کیا مگر ہم یہاں صرف اُن بعض آیات
پر اقتصار کریں جو اپنے سبق علم یا ثابت نزول سے اس تصور کو با حصر و اغادہ فرما رہی ہیں:

استعانت بمشرکین کے حرام ہونے پر آیات قرآنیہ، آیت نمبر ۱،

یا ایہا الدین! امنوا لا تتخذوا بطانۃ من
دونکم لایا لونکم حیالاً و قدواہ عنکم
قد بدت البعضاء منہم و اہم
و ما تخفی صدورہم اکبر قد بیسنا
لکم الایات ان کنتم تعقون
ایہ ایمان والو! اپنے غیروں کو رازدار نہ بناؤ
وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے اُن کی دلی
تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑن، دشمنی ان کے
مؤمنوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور وہ جو اُن کے پیروں
میں دلی ہے اور بڑی سبب بیشک ہم نے تمہارے
سامنے نشانیاں صاف بیان فرمادیں اگر تمہیں
عقل ہو۔

علیہ مثل شوکت علی و محمد علی و ابوالکلام آزاد ۱۲ شمت علی غفرلہ
علیہ دبی خطہ مہارت مولوی عبدالباقی صاحب ۱۲ شمت علی غفرلہ
لہ القرآن الکریم ۴/۱۱

لیڈران نے اسس آیر کریم کو یہ آیر کریم اپنے ایک ایک بچلے سے اسس طرفان بد تمیزی کو ج
آج مشرکین ہند سے لیڈران برست رہے ہیں رو
کیسا کیسا رد کیا کس کس طرح جھٹلایا فرماتی ہے ،

۱۔ حالت کمزوری و عجز میں مدد کے لئے جس کسی کی طرف التجالاتی جئے ضرور ہے کہ اُسے اپنا راز دار
بنایا جائے اور رب عزوجل فرماتا ہے : کسی کافر کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔ یہ واحد تھا کہ تا فرمائی ہوئی۔
ب۔ ظاہر ہے کہ اُسے اپنا خیر خواہ سمجھا گیا کہ بد خواہ کے دامن میں کوئی نہ چپے گا ، اور رب عزوجل فرماتا ہے :
وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہوئی۔

ج۔ مصیبت میں التجاد استمداد اسی سے ہوگی جسے جانا جائے کہ جس مشقت سے بچائے گا ، اور
رب عزوجل فرماتا ہے : اُن کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا۔ یہ دوسری تکذیب ہوئی۔

د۔ چھاد دشمن جس سے اثر عداوت کبھی ظاہر نہ ہوا وہی اس کے دھوکے میں آسکتا ہے اور جس کے منہ
سے بغض کھل چکا اس سے قطعی احتراز کرے گا۔ رب عزوجل نے فرما دیا تھا کہ دشمنی اُن کے منہ
سے ظاہر ہو چکی پھر بھی اُن کا ثابت نہ ہو وہ ادا ہوا کر دیا کہ رادہ تو نے کی سستی نہ اُن کے منہ
سے چھلک یا رہی۔

۵۔ اگر ایک خفیہ حد کی مخالفت و رنجش ظاہر ہو تو اور الیمان ہوتا کہ دل میں اس سے زائد نہیں تو
کچھ گنجائش ہو سکتی کہ یہ ہمارا اس حد کا بد خواہ نہیں جو ایسی بیماری مصیبت میں ساتھ نہ دے۔
اس خیال اور ذل کو رب عزوجل نے ان تینوں جملوں سے رد فرما دیا کہ وہ کوئی بکے مخالفت نہیں
تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے یہ گمان نہ کرنا کہ وہ کسی سخت سے سخت مصیبت میں تم پر کچھ ترس کرینگے
اُن کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو کوئی خفیہ رنجش اُن کے منہ سے ظاہر نہ ہوئی بلکہ بغض اور
پوری دشمنی بیر عداوت ، اور اسس پر چوتھا جلد یہ ارشاد فرما دیا کہ اُس پر بس رہ جاؤ کہ اُن کے
دلوں کی دبی اور سخت تر ہے مگر اُنہوں نے اس واحد تھا کہ کریم صہبان پروردگار کی ایک نہ مانی
اور جئے جئے کی تکذیب ہی ثنائی و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

آیت نمبر ۲ :

بشر النفعین بان لهم عذاب الیمۃ الذین اسے محبوب انوشخیری و منافقوں کو کہ اُن کے لئے

یتحدون الکفرین اولیاء من دوت المؤمنین یتقون عندہم العزۃ فان العزۃ لله جمیعاً۔

دردناک عذاب ہے، وہ جو مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت و خودی ہے عزت تو ساری اللہ کے قبضے میں ہے۔

ظاہر ہے کہ کمزوری میں کسی کی مدد چاہنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس کے بل بازہ سے ہیں قوت ملے گی، ہماری کمزوری و ذلت غلبہ و عزت سے بدلے گی، اللہ عزہ و جل فرماتا ہے، یہ ان کی بہ عقلی ہے کافروں کی مدد سے غلبہ و عزت کی تمنا جو س باطل ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ایسا کرنے والے منافق ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تفسیر ارشاد النعل السیم میں اسی آیت کریمہ کے تحت ہے:

بین لعیبۃ، جاہلہم یتطلبون موالاتہ تکفر النکوة والغلبۃ (فان العزۃ لله جمیعاً) تعلیل لبطلان، یتھم فان احصیہ جمیع افراد العزۃ فی جانبہ عز و علا محیث لای نہ الا اولیاءہ قال تعالیٰ و لله العزۃ و لہ رسولہ و للمؤمنین یقصی بطلان التعن زغیرہ واستحالة الاستفاح بکفہ (مختصراً)۔

اس آیت میں ان کی نامرادی کا بیان ہے جو کافروں سے استعانت کرتے ہیں، فرماتا ہے کیا کافروں کی دوستی سے غلبہ و قوت چاہتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے اس میں ان کی رائے فاسد ہونے پر دلیل فرمائی کہ جب تمام عزتیں حضرت عزت کے لئے خاص ہیں کہ اس کے دوستوں کے سوا کسی کو نہیں مل سکتیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت صرف اللہ و رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے تو اس سے واجب ہوا کہ غیروں سے عزت چاہنا باطل اور ان سے نفع پہنچنا محال۔ (مختصر)۔

آیت نمبر ۳:

لا یتحد المؤمنون الکفرین اولیاء من دوت المؤمنین و من یفقر و لله علیہ من اللہ فی شئ بکفہ تفسیر لباب التاویل میں ہے:

ان عبدہ من الصامت کان لہ حلفاء من الیہود فقال یوم الاحزاب یا رسول اللہ

معنی خمسائے من الیہود وقد مرّ آیت ان استظہر بھم علی العد وفترت ہذا الایۃ
 وقولہ (لا یتخذ المؤمنون) الایۃ یعنی النصارا و احوانا (من دون المؤمنین) یعنی
 من غیر المؤمنین والمعنی لا یجعل المؤمن ولا یتہ لمن ہو غیر مؤمن فہی اللہ المؤمنین
 ان یوالو الکفار اذ یناطقونہم لقرباۃ بینہم او محبۃ او معاشرۃ والمحبۃ فی اللہ
 والبغض فی اللہ باب عظیم واصل من اصول الایمان فیہ

یعنی عبادہ بن صباست رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ یہودی حلیف تھے عزوہ از اب میں انھوں
 نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ساتھ پانسو یہودی ہیں میری رائے ہوتی ہے کہ دشمن پر ان سے
 مددوں۔ اس پر یہ آیت کریمہ اتری کہ مسلمان غیر مسلم کو مددگار نہ بنائیں کہ یہ مسلمانوں کو حلال نہیں اللہ تعالیٰ
 نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ رشتے خواہ یا رائے خواہ نہ سے میل کے باعث کافروں سے دوستانہ برائی
 یا ان سے نطف و نرمی کے ساتھ پیش آئیں اور اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے مدد دست
 ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔

مدارک شریف پارہ ۶ میں ہے۔

ای لا تتخذوہم اولیاء تصرو بہم وتقتصد بہم وتواخو بہم وتعاشر بہم
 معاشرۃ المؤمنین۔

یعنی رب عز وجل فرماتا ہے کافروں کو دوست نہ بناؤ کہ تم ان کے معاون بنو اور ان سے اپنے لئے
 مدد چاہو انھیں بھائی بناؤ کوئی برتاؤ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سار کھو اس سبب منع فرماتا ہے
 تفسیر کبیر پارہ ۶ میں ہے۔

المراد ان اللہ تعالیٰ امر المسلم ان لا یتخذ المجیب والناصر الا من المسلمین
 یعنی مراد آیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ صرف مسلمانوں ہی کو اپنا دوست
 مددگار بنائیں۔

اسی میں ہے۔

۱۔ باب التاویل (تفسیر الخازن) تحت آیت ۲۸/۳ مصطفیٰ الباقی مصر ۳۳۶/۱
 ۲۔ مدارک التنزیل (تفسیر المنسف) تحت آیت لا تتخذوا الیہود اولا دار الکتاب العربی بیروت ۲۸۴/۱
 ۳۔ مفتاح الغیب (التفسیر الکبیر) ۲۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ المطبوعۃ البیتہ المصریۃ مصر ۱۲/۳

یسی لاتخذوہم اولیاء اہی لا تعقدوا علی الاستنصار بہم ولا تقودوہم الیہم۔

یسی مراد آیت یہ ہے کہ کافروں کی مدد و یاری پر اعتقاد نہ کرو۔

تفسیر ابی السعد و تفسیر فتوحات الہیہ میں زیر آیہ مذکورہ ہے،

نہو اعن موالاتہم لقراۃ اوصداقة جاہلیۃ و سحر من اسباب المصادقة و

المعاشرۃ و عن الاستعانۃ بہم فی القزو و سائر الامور الدینیۃ۔

یعنی مسلمان منع کئے گئے کافروں کی دوستی سے خواہ وہ رشتہ داری ہو یا اسلام سے پہلے کا یارانہ یا کسی سبب یاری خواہ میل جول کے سبب اور منع کئے گئے اس سے کہ جہاد یا کسی دینی کام میں کافروں سے استنصاف کریں۔

آیت نمبر ۴۱

فان تولوا فخذوہم و اقتلوہم حیث وجدتموہم ولا تتخذوا منہم ولیا ولا نصیرا۔
اگر کافر ایمان لانے سے منہ پھریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو دوست و نصیر نہ بناؤ۔

اس آیت کریمہ میں ولی کے ساتھ لفظ نصیر جو دبی صاف ارشاد ہے کہ انہیں دوست ٹھہرانا بھی حرام اور مددگار بنانا بھی حرام۔ تفسیر مدارک المنزلی میں ہے،

(فان تولوا) عن الایمان (فخذوہم و اقتلوہم حیث وجدتموہم) ولا تتخذوا منہم ولیا ولا نصیرا (وان مذلو انکم الولایۃ و النصیرۃ فلا تقبوا منہم) (الذین یصلون الی قوم) و یصلون بہم والاستثناء من قولہ فخذوہم و اقتلوہم دون الموالاتۃ۔
اگر وہ ایمان لانے سے منہ پھریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ مارو اور ان میں کسی کو دوست بناؤ نہ مددگار اور اگر وہ بلا معاوضہ بھی تمہاری دوستداری و مددگاری بگھاریں جب بھی قبول نہ کرو مگر جو اہل معاہدہ سے ہیں یہ پکڑنے اور قتل کرنے سے استثناء ہے نہ دوستی سے کردہ تو ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے۔

لہ مفاتیح الغیب (التفسیر البکیر) زیر آیہ لاتخذوا الیہود الخ المطبوعۃ البیتۃ المصریۃ مصر ۱۲/۱۹

لہ ارشاد العقلم السیم تفسیر ابی السعد۔ لاتخذہ المؤمنون الکافریں اولیاء دار الایار التراث العربی بیروت ۲۳/۲

لہ القرآن کریم ۸۹/۴

لہ مدارک المنزلی (تفسیر النسخی) زیر آیہ ۸۹/۴ دار الکتاب العربی بیروت ۲۴۲/۱

اس سے معاہدین مستثنیٰ ہیں۔

تفسیر غنیۃ القاضی میں ہے،

قل الطیب لا من الصیغی ولا تتخذوا
وان کان اقرب لان اتخاذا المولیٰ منهم
منهم حرام مطلقاً

طیبی نے کہا دوست یا مددگار بنانے کی ممانعت
سے استثناء نہیں اگرچہ وہ قریب تر ہے اس
لئے کہ کافروں میں سے کسی کو دوست بنانا مطلقاً
حرام ہے اگرچہ معاہدہ ہو۔

اقول اس پر خود سیاق کریمہ ال کرتلی و قتال ہی کے منع و رخصت کا ذکر ہے یونہی عموم حکم
نفس استثناء کا مفاد کہ مجاہدین متعلیٰ بالمعاہدین و معاہدین غیر مجاہدین و طرفین مستثنیٰ فرمائے
واللہ تعالیٰ اعلم۔

استعانت بمشرکین کی تحریم پر صحیح حدیثیں فائدہ ثانیہ، ص ۱۰۰
احادیث ناظر

حدیث ۱۱، صحیح مسلم و سنن ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و ابویوسف و ابوالخضر و ابوالقاسم و ابوالفرج و ابوالمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے سنستان و بڑہ میں (کہ
مدینہ طیبہ سے چار میل ہے) ایک شخص جس کی جرات و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا، اصحاب کرام اُسے دیکھ کر
خوش ہوئے، اُس نے عرض کی، میں اس لئے حاضر ہوا کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو
مال ہاتھ لگے اُس میں سے میں بھی پاؤں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اتوا مع
باللہ و رسولہ کیا تو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا، نہ۔ فرمایا، فارجہ فتن نستعین
بمشرک تو پلٹ جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے جب واد علیفہ
پہنچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا، اصحابہ خوش ہوئے کہ واپس آیا وہی پہلی بات
عرض کی اور حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا کہ کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ کہا، نہ۔
فرمایا، فارجہ فتن نستعین بمشرک واپس جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔ پھر
حضور تشریف لے چلے جب وادی میں پہنچے وہ پھر آیا اور اصحابہ خوش ہوئے اُس نے وہی عرض کی،
حضور نے فرمایا، کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، فنعم

حلیف میں فرمایا، کیا اسلام لے آئے؟ عرض کی: نہ وہ اپنے دین پر ہیں۔ فرمایا:

قد لهم فليرجعوا هانا لا نستعين بالشركين على الشركين^۱ ان سے کہہ دو لوٹ جائیں ہم مشرکوں پر مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔

اقول یہ حدیث بھی صحیح ہے مسند امام احمدی میں اس کی سندوں ہے،

ابن الفضل بن عوفی عن محمد بن عمر بن علقمة عن سعد بن المسذر عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
بہم خبری فضل بن عوفی نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھوں نے سعد بن منذر سے انھوں نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

فضل بن عوفی و محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال صحیح ستہ سے ہیں ثقہ ثبت و صدوق اور یہ سعد بن منذر بن ابی حمید الساعدی میں کافی مشکل الآثار، ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا، تقریب میں کہا مقبول ہیں، تہذیب التہذیب میں ہے،

سودی عن جده وحمزة بن ابی اسید وحمہ
محمد بن جندب عن عمرو بن علقمة
وعبد الرحمن بن سليمان بن
الغسيل ذكر ابن حبان في الثقات^۲
انھوں نے اپنے دادا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حمزہ بن ابی اسید سے علم حاصل کیا اور ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور عبد الرحمن بن سلیمان ابن حضرت غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا۔

لا جرم زر قانی علی الموابہ میں ہے،

قد سوي الطبراني في الكبير و الاوسط
برجال ثقات عن ابی حمید الساعدی
المحدث^۳ بلکہ
یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر و معجم اوسط میں پسند صحیح ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

حدیث ۴: عبد بن حمید و ابو یعلیٰ و ابیہاء جریر و منذر و ابی حاتم اور تہذیب شعب الایمان میں

لے مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل سادی فی الاستعانة من الكفار دار صادر بیروت ۲۴۱/۲
لے نصب الراية بحوالہ اسحاق بن راہویہ فی مستدرک کتاب البیہر کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲۴۲/۳
لے تہذیب التہذیب ترجمہ ۸۹۹ سعد بن منذر دائرة المعارف النخاسیہ حیة آباد دکن ۲۸۳/۳
لے شرح الزرقانی علی الموابہ المقصد الاول غزوة احمد دار المعرفہ بیروت ۲۵/۷
عہ یہ طبرانی نے معجم کبیر و معجم اوسط میں پسند صحیح ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تستصیغوا بنسائ
المشركين لیسے مشرکوں کی آگ سے روشتی نہ لو۔

امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے، فرمایا: لا تقتضیوا المشركين
فی شیء من امورکم قال الحسن: و تصدیق ذلک فی کتاب اللہ یا یہا الذین لا تتخذوا بطانة
من دونه ولا یألوکم خبالاً ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو،
پھر فرمایا اس کی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے کہ فرمایا اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ
وہ تمہاری بدخواہی میں کی نہ کریں گے۔

اقبول یہ حدیث بھی اصول خفیہ کرام پر حسن ہے، طبری کے یہاں اس کی سند یہ ہے:

حدثنا ابو کریب و یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا هشیم اخبرنا العوام بن
حوشب عن الامام حسن بن راشد عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ابو کریب اور یعقوب بن ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان
کی اور کہا ہمیں هشیم نے انھوں نے کہا ہمیں عوام
بن حوشب نے انہیں بن راشد سے انھوں نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی (ت)

ابو کریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلہ مشاہیر ثقہ عدول رجال جلد صحاح ستہ سے ہیں
اور ازہر بن راشد رجال سنن نسائی و تابعین سے ہیں ان پر کسی امام معتد سے کوئی جرح ثابت نہیں اور

عن اما تصیغ ان معین فلا نہ ہر
بن راشد الکاهل لافى هذا البصرى
الراوى عن انس وقد فرق بينهما
ابن معین فضعف الکاهل لافى هذا اکما
بیه الحدیث المصری فی تہذیبہ والمخاض
عن لیکن ابن معین نے ضعیف کہا ہے تو زہر بن
راشد کاہلی کو کہا ہے انس بصری راشد کو جو انس
رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کی بابت نہیں کہا، ابن معین
نے دونوں میں فرق کرتے ہوئے کاہلی کو ضعیف کہا
ہے اس کو نہیں جیسا کہ حافظ مزنی نے اپنی تہذیب
(باقی بر صفحہ آئندہ)

۴۰/۷	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حدیث ۹۳۷۵	لے شعب الایمان
۴۰/۷	"	"	لے
۳۸/۴	المطبعة المیمنة مصر	نیر آیہ لا تتخذوا ابطانة الخ	لے جامع البیان (تفسیر ابن جریر) زیر آیہ لا تتخذوا ابطانة الخ

یہ کہ اُن سے راوی صرف عوام بن حوشب میں جس کی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا
ہمارے نزدیک اصل جرح نہیں خصوصاً تابعین میں مسلم الثبوت میں ہے۔

لا جرح بان له مراد یا واحدا وهو مجہول
العیین (ملقطاً)

فواتح الرحمت میں ہے۔

وقید لا یقبل عند المحدثین وهو تحکیم
اور بعض نے کہا ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول
نہیں اور یدری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے۔

العدالة فيما بين رواة الحديث هم
الاصول ببركة وهو الغالب بينهم في
الواقع كما يشاهد عند قنن مجہول القرون
الثلاثة في الرواية۔

بعض روایات کہ استعانت میں
پیش کی جاتی ہیں اُن کا حال

فاصلہ کا ثالثہ۔ بعض روایات کہ ان احادیث
صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں اُن
میں کوئی صحیح و مفید مدعا نہ مخالف نہیں، محقق

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

المستقلان فی تقریبہ واما قول الاسود
منکر الحديث فالاسودى نفسه مجروح
ضعيف بشد يدا التهمت في الرجال معروف
ثم قوله منكر الحديث جرح مبهم
غير محسوس كما نصوا عليه ۱۲۳۰ غفر له۔

میں اور حافظ عسقلانی نے اپنی تقریب میں بیان کیا
لیکن اسدی کا اس کو منکر الحدیث کہنا معتبر نہیں اس
لئے کہ اسدی خود مجروح و ضعیف اور رجال حدیث پر
طعن کرنا مشہور ہے پھر منکر الحدیث کہنا یہ غیر واضح مبہم جرح
ہے جیسا کہ علامہ نقض نے تصریح کی ہے ۲ من غفر له (ت)

۱۔ مسلم الثبوت مسئلہ معرفت العدالة الشهرة مطبع انصاری دہلی ص ۱۹۲
۲۔ فواتح الرحمت شرح مسلم الثبوت بیل المستصفی، مسئلہ مجہول الرجال منشورات الشریف الرضی قم ایران ۱۲۹/۲
۳۔ فصول البدائع

علی الاطلاق نے فتح القدر میں انھیں ذکر کر کے منسوخ فرمایا :

ولا شك ان هذه لا تقاوم احاديث المنع في القوة فكيف تعارضها في
كوفي شك نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث
منع کو نہیں پہنچتی تو کیونکر ان کے معارض
ہو سکتی ہیں۔

خود ابو بکر عازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث صحیح مسلم و بارۃ طاعت روایت
کر کے کہا :

وما يعارضه لا يوازيه في الصحة و
الثبوت فستعذر ادعاء المنسوخ
اور اس کا خلاف جن روایتوں میں آیا ہے وہ
صحت و ثبوت میں ان کے برابر نہیں تو طاعت
استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعا ناممکن ہے۔

یہ اجمال جواب پس اور کمال کی تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث
منع کو منسوخ بتاتے ہیں کہ وہ واقعہ بدر و احد ہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں کہ ان کے
کئی برس بعد ہے یعنی یہودی قبیلہ سے یہودیہ پر اسسماوات و مانی پھر شہر بکری غزوہ خین میں
صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا مشرک یا مشرکوں کو زور فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو رد و قبول کا اختیار تھا جب تحدیثوں میں کوئی مخالفت
ہی نہیں اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت نہایت ہی قوی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے ان
کو منسوخ کر دیا یہ تمام و کمال کلام امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ ان سے فتح اور فتح سے
رد المحتار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھا یہ یعنی کتاب الاعتبار عازمی شافعی میں امام شافعی سے
مروی ہے :

حيث قال قراءت علي ما وجدته بعد
اخبرك احمد بن محمد بن احمد قال
كتاب عن ابى سعيد الصيرفي احبونا
ابو العباس انا لم يبع انا الشافعي قال
میں نے روح بن بدر پر پڑھا کہ آپ کو احمد بن محمد
بن احمد نے اپنی کتاب میں ابو سعید صیرفی سے خبر
دی کہ انھوں نے کہا ہمیں ابو العباس نے خبر دی
کہ ہمیں ربیع نے خبر دی کہ ہمیں امام شافعی نے خبر دی

۱۔ فتح القدر کتاب السیر فصل فی کیفیۃ القسمۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲۲۳/۵
۲۔ نصب الزیۃ بحوالہ الحازمی فی کتاب النسخ و المنسوخ فصل فی کیفیۃ القسمۃ کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۳۲۲/۳

الدى مروى مالك كماروى محمد بن رسول الله
 صلى الله تعالى عليه وسلم مشركا ومشرکین
 فى غزوة بدر و ابى ان يستعين الا بسلام
 ثم استعان رسول الله صلى الله تعالى عليه
 عليه وسلم بعد بدر فى غزوة خیبر یهود
 من بنى قینقاع كانوا اشد اعداؤ استعان
 رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى
 غزوة حنین سنة ثمان بصفوان بن
 امیة وهو مشرك فالله الاول ان كانت
 بان له الخیار ما یستعين بمشرك و
 ان یرد کماله مرد المسلم من معى محاربة
 اول شدة به فلیس واحد من الحدیثین
 یحلفوا للآخر وان كان مرده لانه لم یر
 ان یستعين بمشرك فقد فسده ما بعده
 من استعانته بالمشرکین اذا اخرجوا
 طوعا وریضا لهم ولا یسهم لهم ولا
 یثبت عن النبی صلی الله تعالى علیه وسلم
 انه اسهم لهم استغنی

کہ وہ جو امام مالک نے روایت فرمایا وہ ویسا ہی
 ہے جیسا انھوں نے روایت فرمایا۔ غزوہ بدر میں
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مشرک
 اور دو مشرکوں کو واپس فرمایا اور غیر مسلم سے ہتھیار
 کرنا قبول نہ فرمایا۔ پھر بنی قینقاع نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے غزوہ خیبر کے بعد غزوہ خیبر میں بنی قینقاع کے
 کچھ یہودیوں سے کام لیا کہ زور آور رہتے اور شہ
 بھری غزوہ حنین میں بنی قینقاع نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 صفوان بن امیہ سے جس وقت میں کہ وہ مشرک تھے
 کچھ امداد لی تو پہلا رد فرمادینا اگر اس بنا پر تھا
 کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار
 تھا کہ وہ مشرک سے کام لے یا اسے واپس فرمادیں
 جیسا انھیں مسلمان کے واپس فرمادینے کا اختیار
 ہے اس پر کسی خوف یا مشقت کے باعث جب
 توضیروں میں باجم کچھ اختلافات ہی نہیں اور اگر
 وہ واپس فرمادینا اس بنا پر تھا کہ حضور نے مشرک
 سے مدد لینا ناجائز جانا تو بعد کے واقعہ نے
 کہ مشرکوں سے کام لیا اسے فسوخ کر دیا اور اس
 میں کوئی حرج نہیں کہ مشرکوں سے لڑنے میں مشرکوں سے مدد لے جبکہ وہ اپنی خوشی سے لڑنے کو چاہیں اور
 غنیمت میں سے انھیں کچھ تھڑا سا دیا جائے پورا حق نہ دیا جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
 ثابت نہیں کہ حضور نے انھیں پورا حق نہ دیا ہو اتنی (تمام کلام امام شافعی کا ہے)
 اس کے بعد جو فقرہ فتح میں ہے وہ بھی زیرِ قال الشافعی داخل اور انھیں کا قول ہے جیسے
 یہی شافعی نے ان سے روایت کیا، نصب الراية میں ہے،

نکن تحلیتہم للقتال جائزۃ لقولہ تعالیٰ
لا تتخذوا بطانة من دونکم والاستعانة
اتخذ بطانة وقتا مہم دون استعانة
مخلاف دلت (مختصراً)۔

جائز ہے اس لئے کہ رب عزوجل نے فرمایا غیروں
کو اپنا رازدار نہ بناؤ مشرک سے استعانت کرنا
اُسے رازدار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اس
کے لڑنے میں یہ بات نہیں۔ (مختصراً)

استعانت جائز ہے تو صرف
ذمی سے ہے حربی سے مطلقاً حرام

قاضی صاحب رحمہ اللہ، اقول یہ مسئلہ کہ
ذمی اگر مسلمانوں کے ہمراہ قتال کرے یا راستہ بتائے
تو سلطان اسے غنیمت سے کچھ عطا فرمائے جو مسلمانوں
کے حصہ سے کم ہو اور راہ بتانے میں بقدر اجرت تمام متون مثل ہدایہ و وقایہ و محققہ الفقہاء و کفر و دانی و
مختار و اصلاح و غرر و ملحق و تنویر اور ان کے سوا جن جن کتب میں اس کا ذکر ہے جیسے خزائن العینین و
اشباہ و النظائر وغیرہ سب میں ذمی کے ساتھ مقید ہے حتیٰ کہ علامہ محمد بن عبد الرحمن دمشقی نے رحمۃ الامم
اور امام عبد الوہاب شمرانی نے میراق الشریعہ میں اسے ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسی قید کے ساتھ
ذکر کیا، رحمۃ الامم کی عبارت یہ ہے۔

اتفقوا علی ان من حصر الغنیمۃ من مملوک
او امرأة او صبی او ذمی فذلہم الرہ صحتہ۔

علامہ کا اتفاق ہے کہ غلام یا عورت یا لڑکا یا
ذمی جو غنیمت میں غنیمتوں میں نہیں گنایا جائیگا پورے حصہ نہیں۔
بعض شراح نے اسی سے مسئلہ استعانت استنباط کیا۔ فتوئے شائع کردہ لیڈری سنے در مختار
کی یہ عبارت تو نقل کی،

مما ذاک حواش الاستعانة بالکافر عند
الحاجة۔

اس سے بچا گیا کہ حاجت کے وقت کافر سے
مدد یعنی جائز ہے۔
اور متن کی عبارت چھوڑ دی جو ضمیر مفادہ کا مرجع بتاتی کہ یہ کاسے کا مفادہ ہے وہ عبارت
یہ ہے،

لا تعد و صبی و امرأة و ذمی و مريضہم

غلام اور لڑکے اور عورت اور ذمی کے لئے غنیمت

۱/ ۲۲۹ دارۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن
۲/ ۳۸ رحمۃ الامم فی اختلاف الائمة کتاب السير فصل اختلاف الائمة بل یحکم الکفارۃ مطابع قطر الوطنیہ قطر
۳/ اندر المختار فصل فی کیفیۃ القسمة مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۲۲۲

اذا باشرُوا القتال اذ كانت المائدة تقوم
بمصالحة المرحوم اودل المذموم
الطريق
کا حصہ نہیں، یوں کچھ دیا جائے گا اگر لڑیں یا موت
مریضوں کی تیمارداری کرے یا ذاتی راستہ
بتاے۔

اس کے متصل بلا فصل در مختار کی وہ عبارت ہے تو کافر سے مطلقاً وہی مراد جو تم میں مذکور ہے یعنی ذاتی
کہ حربی ہرگز اس کے معنی میں نہیں جس کے سبب یہ لیل اولیت یا مساوات لغیم کرنی چاہئے اس کی نظیر
ابھی عبارت قدوری و ہدایہ سے گزری جن میں لفظ کافر تھا اور تمام اکابر نے تصریح فرمادی کہ کافر سے مراد
ذاتی ہے۔

ذمی میں بھی خاص کتابی سے استعانت
جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے
فائدہ خاصہ : امام اجل
زینتِ حقیقت سیدنا محمد علی دی رحمۃ اللہ
تعالیٰ نے اس میں اور تخصیص فرمائی اور
اسی کو حضرت سیدنا امام اعظم و جلیل القدر حنفیہ کا مذہب بتایا کہ مسئلہ استعانت کا کتابی سے خاص ہے
جہاد میں وقت حاجت و بے یواری یا صرفی سے مدد ملے سکے ہیں مشرک سے اصلاً جائز نہیں بلکہ آثار
میں استعانت بمشرک سے مخالفت کی حدیثیں روایت فرمائیں پھر استعانت برہمہود کی حدیث اعتراضاً وارد
کی پھر اس سے جواب میں فرمایا،

ليس في ذلك ما يعالف شيئا مما سوينه
في هذا الباب لان اليهود ليسوا من المشركين
الذين قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم في الآثار الاول انه لا نستعين
بهم اولئك عبدة الاوثان وهؤلاء اهل
الكتب والعبة لنا لانا الاعلوا عليهم وهم
اتبع لنا وهكذا احكمهم الآن عند كثير
من اهل العلم منهم ابو حنيفة واصحابه
رضي الله تعالى عنهم يقولون لا بأس
وہ حدیثیں کہ اس باب میں ہم نے ذکر کیں یہ روایت
ان سے کہ مخالفت نہیں رکھنی اس لئے کہ یہود مشرک
نہیں ہیں جن کے بارے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے انکی حدیثوں میں فرمایا کہ ہم ان سے
استعانت نہیں کرتے وہ بت پرست ہیں اور یہ
کتابی ہیں اور غلبہ ان پر ہمیں کو ہے کہ ہمیں ان پر
بالادست ہیں اور وہ ہمارے تابع ہیں اور اب
بھی اکثر علماء کے نزدیک ان کا یہی حکم ہے از انجہ
امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

وہ فرماتے ہیں غیر کتابی کافروں کے مقابلہ میں کتابیوں سے مدد لینے میں حرج نہیں جبکہ ہمارا ہی حکم غالب ہو اور کتابیوں سے بھی مدد لینے کو ناجائز سمجھتے ہیں جبکہ حالت اس کے خلاف ہو یعنی وہ ہمارے تابع پروردگار ہوں اور اس حالت سے اللہ کی پناہ۔

لاستعانة باهل الكتاب في قتال من سواهم اذ كان حكمنا هو الغالب ويكوهون ذلك اذ كان احكامنا بخلاف ذلك ولعود بالله من تلك الحال

مختصر علامہ یوسف حنفی میں ہے :

مشرک سے استعانت ناجائز ہے اور یہودی مشرک نہیں امام اعظم اور ان کے تلامذہ کے نزدیک یکن حکم ہے جبکہ ہمارا ہی حکم غالب ہو بخلاف اس کے کہ معاذ اللہ ہمارا حکم ان پر غالب نہ ہو (محقق)

المستمع الاستعانة بالشرك واليهود ليسوا من المشركين هكذا حكمهم عند ابي حنيفة واصحابه اذ كان حكمنا هو الغالب بخلاف ما اذا لم يكن غالبا فعوذ بالله منه (مستفاد)

قائد سادسہ : اقول تحقیق مقام ہونی منساہ
یہ ہے کہ یہاں استعانت کی تین حالتیں ہیں :
التجارت ، اعتماد ، استخدام

تحقیق مقام ، استعانت کے
اقسام اور ان کے احکام

التجاریہ کہ قلیل گروہ اپنے کو ضعیف و کمزور یا عاجز پاکر کثیرہ قوی و طاقتور جتنے کی پناہ لے اپنا کام بنانے کے لئے اس کا دامن پکڑے یہ بجا ہے اپنے آپ کو ان کے ہاتھ میں دینا ہوگا اور انھیں خواہی خواہی ان کے اشارے پر چلنا ان کی پس روی کرنی پڑے گی۔

اعتمادیہ کہ گروہ مساوی سے یا راہ گانہیں انھیں اپنا یا درو یا در معین و مددگار بنائیں ان کی مدد و موافقت سے اپنے لئے غلبہ و عزت و کامیابی چاہیں یہ اگرچہ اپنے آپ کو ان کے دھم پر چھوڑ دینا نہیں مگر ان کی ہمدردی و خیر خواہی پر اعتماد یقیناً ہے کوئی عاقل خون کے پیاسے دشمن بدخواہ کو معین و ناصر نہ بنائے گا۔ یہاں مساوات کے یہی معنی نہیں کہ ہر طرح قوت میں ہمارا ہم سنگ ہو بلکہ خود سرگروہ کہ ہمارے

عہ اعتماد ہر استعانت میں ہے اور یہاں یہ مراد کہ صرف اعتماد ہے استیلا نہ ان کا نہ اپنا ۱۲ منہ غفرلہ

ہاتھ میں مجبور نہیں اور ہمارے ساتھ اظہارِ خواہی کر سکتا ہے، اسی شے میں ہے کہ باوصف خود سری اسے ناصر بنانا ہے اعتقاد نہ ہوگا، یہ دونوں صورتیں کفار کے ساتھ یقیناً قطعاً نصوص قطعیہ قرآن سے عام قطعی ہیں جن کی تحريم کو پہلی اور دوسری دو ہی آیتیں کافی و دافی ہیں بزرگ کوئی مسلمان انھیں حلال نہیں کر سکتا۔

استخدام یہ کہ کافر ہم سے دبا ہوا اس کی یقیناً ہمارے ہاتھ میں ہو کسی طرح ہمارے خلاف پر قادر نہ ہو، وہ اگرچہ اپنے کفر کے باعث یقیناً ہمارا بدخواہ ہوگا مگر بے دست و پا ہے ہم سے خوف و طمع رکھتا ہے خوف شدید کے باعث اظہارِ خواہی نہ کر سکے گا بلکہ طمع کے سبب مسلمان کے بارے میں نینک راسے ہوگا۔

الحمد للہ! یہ تقریر فقیر غفرلہ اللہ نے فقہا مکھی تھی پھر امام شمس الدین شریکی کی شرح میر صفیر امام محمد رضا اللہ تعالیٰ عنہ دیکھی عظیم و جلیل تائید ملی، فائدہ خاصہ میں امام طہاوی و علامہ سیوطی کی عبارتیں دیکھی کہ جہاز اس وقت سب جب ہمارا ہی حکم غالب ہو اور امام ابو جعفر کا ارشاد کہ ابھی بخند و بالا ہوں اور وہ ہمارے تابع۔ بعینہ یہی شرط میر صفیر میں کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے امام محمد نے میدان امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کر فرمایا،

سألت عن المسلمين يستعينون بأهل الشرك
على أهل الحرب قال لا بأس بذلك إذا كان
حكم الإسلام هو الظاهر الغالب
مشرکوں سے ذمی مراد ہیں کہ اس سے ذمہ و ذوق پہنچے فرمایا ہے،

لا بأس بأن يستعين أهل العدل
بقوم من أهل البغي وأهل الذممة
على المخوف إذا كان حكم أهل العدل
ظاهراً
اہلِ عدل کا باغیوں اور ذمیوں سے خوارج کے خلاف مدد لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اہلِ عدل کا حکم غالب ہو (ت)

یہاں تو استخدام بتایا تھا مگر اس کی تحلیل وہ فرمائی جس نے استخدام کی پوری تصویر بھی کھینچ دی از اس کی نوعیت بھی بتادی کہ کس طرح کا استخدام ہو۔

۱۳۸/۱۰	دار العرقہ بیروت	باب آخر فی الغنیۃ	لہ المبسوط للشری
۱۳۲/۱۰	" " "	باب الخوارج	لہ " "

کافر کو کتابنا کر استعانت جائز ہے جب تک ہمارے ہاتھ میں گتے کی طرح مسخر ہو ارشاد ہوا،

لان قلوبهم بھذہ لصفة لاعتراف الدین والاستعانة علیہم یا اھل الشریکة کالاستعانة
بالکلاب

دو ورق پہلے فرمایا،

والاستعانة یا اھل الدمة کالاستعانة بالکلاب

یعنی اس لئے کہ جب وہ اس حالت پر ہوں تو ان کا لانا ہمارے ہی دین کے اعزاز کو ہموار
اور عربوں پر ان ذمی مشرکوں سے استعانت ایسی ہوگی جیسے شکاریں کتوں سے مدد لیتے ہیں دوسرے
یہ کہ وہ ہمارے ہاتھ میں کتوں کی طرح مسخر ہوں کہ ان کا فعل ہمارے ہی لئے ہو ہمارے ہی دین کے اعزاز
کے واسطے ہو) کتے سے شکاریں استعانت کب جائز ہوتی ہے جبکہ وہ وقت شکار کا کام ہمارے ہی لئے
کے اُس میں سے اپنے واسطے کچھ نہ کرے اگر شکار مارا اور ماشہ بھرا اُس کا گوشت کھایا شکار حرام ہے تو
استعانت نام بتایا اور وہ بھی سب سے ذلیل یعنی جیسے نکتہ خدمت لیتے ہیں اور شرط فرمادی کہ وہ خود سری
سے بکھر کر محض ہمارے لئے آلہ دین کے ہوں یہ نہ ہو کہ اسی صورت میں کہ ہم نے نکتہ کی وفد الحمد۔

ذلیل و قلیل کافروں سے استعانت
کی اجازت ہوگی نہ کہ انبؤہ کثیر سے
اقول اور اس کے لئے ضرور ہے کہ وہ
مردود سے چند ذلیل قلیل ہوں کہ بڑا گروہ نہ ہو
ملک کی میدان میں پہنچ کر کافروں کا لشکر دیکھ کر
شرارت پر آئے اور پھینک دئے ملک کی ہی مکت ہو کر وہ بڑا عدد تھے تو یہود کو واپس فرمادیا کہ یہ بڑا جھٹکا
ہو خصوصاً اس حالت میں کہ مسلمان صرف سات سو اور غلطی کی روایت میں چوبیس سو تھے اور
غزوہ یثرب میں حسب روایت واقعی صرف دس یہود کو بھرا ہی کا حکم فرمایا کہ مسلمان ایک ہزار پارہ سو تھے

عہ اخرج الواقدی فی معنیہ عن واقدی نے اپنے معناری میں
(باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۳۸/۱۰ دار المعرفۃ بیروت باب آخر فی الغنیۃ
۱۳۴/۱۰ کتاب السیر ۲۳/۴ باب الخراج

اور غزوہ خنین میں تو صفوان جیسے شتراتی بھی مان لیجئے تو کچھ نہ تھے کہ الہی لشکر بارہ ہزار تھا جس کی کثرت کا ذکر خود قرآن عظیم میں ہے اسی طرف اشارہ ہے کہ ہمارے علماء ان مسائل میں ذمی و کائنہ بصیغہ مفرد لکھتے ہیں نہ بصیغہ جمع۔

استخدام کی چار صورتیں اور ان کے احکام اب چار صورتیں ہیں،
 اول اس سے ایسی استعانت جس میں
 کافر کو راز دار بنانا مطلقاً حرام ہے وہ ہمارا راز دار و ذیل کار ہے یہ مطلقاً حرام ہے جس کے لئے پہلی آیت کریمہ لیس ہے، نیز فرماتا ہے جل و علاء

ام حسبکم ان تترکوا ولما یعلم الذین
 جاهدوا منکم ولم یترکوا من دون اللہ
 ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجۃ اللہ
 خبیثات تعملون
 کی اس ٹمنہ میں ہو کہ یونہی چھوڑ دئے جاؤ گے
 اور ابھی وہ لوگ علانیہ ظاہر نہ ہوئے جو تم میں سے
 بہادری اور اللہ و رسول و مسلمان کے سوا کسی
 کو اپنا راز دار و ذیل کار نہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ سے
 کاموں سے ہزار ہے۔

کافروں کو عمری پر نوکر رکھنے کی ممانعت
 ولہذا حدیث چہارم میں ان سے مشورہ لینا
 ناجائز فرمایا، تفسیر تحریر میں کریمہ اولیٰ کے
 تحت میں ہے،

ان المسلمین کانوا یتدرونہم فی اموسہم ویؤا تسونہم لما کان بیہم من الرضخ

(بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ)

حواہ بن سعد بن مہیصہ قال خرج
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعشرۃ
 من یہود المدینۃ عزابہم الی خبیث
 ۱۲ منہ غفرلہ۔
 حواہ بن سعد بن مہیصہ سے راوی کہ انہوں نے
 کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ کے
 دس یہود کو عسکرہ خیر میں ہمراہ لے گئے۔
 ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

سہ القرآن الکریم ۱۶/۹

خسورات موسمہ اعلیٰ للطبوعا ہریت ۶۸۴/۲

سہ کتاب الفارزی للراقدی غزوہ خیر

والحلف طنا منهم انهم وان حالفوهم في الدين فهم يتصحون لهم في اسباب المعاش فيها هم
 الله تعالى بهذه الآية عليه ، فتمت المؤمنين ان يتخذوا بطة من غير المؤمنين فيكون ذلك
 فيها عن جميع لكما رو قال تعالى "يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوى وعدوكم اديبا"
 ومما يؤكد ذلك ما روى انه قيل لعمر رضي الله تعالى عنه ههنا رجل من اهل الحيرة
 نصراني لا يعرف ، قوي جعظ واحسن خطا منه ، فان رايت ان تتخذوا كاتب في مقدم عمر
 من ذلك وقال اذن اتخذت بطة من غير المؤمنين

یعنی کچھ مسلمان بعض یہود سے اپنے معاملات میں مشورہ کرتے اور باہم دل بستہ تھے کہ کسی سے دو
 کی شرکت تھی کوئی کسی کا حلیف تھا یہ گمان کرتے تھے کہ وہ اگرچہ دین میں ہمارے خلاف ہیں ذیہوی باتوں میں
 تو ہماری غیر خواہی کریں گے اس آیه کو یہ بھی رب العزت جل وعلا نے انہیں منع فرمادیا اور حکم دیا کہ کسی غیر مسلم
 کو اپنا راز دار نہ بناؤ ، قرینہ نہ صرف یہود بلکہ جہل کفار سے ملافت ہوئی اور اللہ عز وجل نے فرمایا "اے
 ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو یار نہ بناؤ" اور اس کی تائید اُس حدیث سے ہوتی ہے جو
 امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی کہ اُن سے عرض کی گئی کہ شہر حیرہ میں ایک
 نصرانی ہے اُس کا سا حافظہ اور عمدہ خط کسی کا معلوم نہیں جسور کی رائے ہو تو ہم اسے محرر بنائیں یا غیر المؤمنین
 نے اسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایسا ہو تو میں غیر مسلم کو راز دار بنانے والا ٹھہروں گا۔

تفسیر باب التاویل وغیرہ پارہ ۶ میں ہے ،

روى ان ابا موسى الاشعري رضى الله تعالى عنه قال قلت لعمر بن الخطاب رضى الله
 تعالى عنه ان لي كاتباً نصرانياً فقال
 مالك وله قاتلك الله الا اتخذت
 حنيفاً يعنى مسلماً اعمامت
 قول الله عز وجل "يا ايها الذين آمنوا
 لا تتخذوا اليهود والنصرى اولياء" قلت
 له دينه ولي كتابته فقال لا اكرمهم
 يعنى ابو موسى اشعري رضي الله تعالى عنه سے مروی
 ہوا کہ میں نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم سے
 عرض کی میرا ایک محرر نصرانی ہے فرمایا تمہیں اس سے
 کیا علاقہ خدا تمہیں کچھ کیوں نہ کہی کھرے مسلمان
 کو محرر بنایا کیا تم نے یہ ارشاد الہی نہ سنا کہ
 اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو یار نہ بناؤ ،
 میں نے عرض کی اس کا دین اس کے لئے ہے
 مجھے تو اس کی محوری سے کام ہے ، فرمایا میں

اذا هانهم الله ولا اعزهم اذا ادلهم الله
ولا ادبهم اذا بعدهم الله قلت انه
لا يتم امر البصرة الا به فقال مات النصراني
والسلام يعني هب انه مات فما تصنع بعده
فما تعلمه بعد موته فاعلمه الان واستعن
عنه بعيرة من المسلمين
کافروں کو گرامی نہ کروں گا جبکہ انھیں اللہ نے نواہ
کیا نہ انھیں عزت دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں
ذلیل کیا نہ اُن کو قُرب دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں
دُور کیا، میں نے عرض کی بھو کا کام ہے اس کے
پورا نہ ہوگا، فرمایا مر گیا نصرانی والسلام یعنی
عرض کرو کہ وہ مر گیا تو اس کے بعد کیا کر دے گا جو
جب کرو گے اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کر کے اُس سے بے پروا ہو جاؤ۔

کافر کی تعظیم حرام ہے
دوسرے اُسے بعض مسلمانوں پر کوئی عہدہ ومنصب دینا جس میں
مسلم پر اس کا استیلاء ہو مثلاً مسلمان فوج کے کسی دستے کا فہر
بنانا یہ بھی حرام ہے، ابھی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد سن چکے کہ اللہ نے
انھیں نواہ کیا میں گرامی نہ کروں گا اللہ نے انھیں ذلت دی میں عزت نہ دوں گا۔ کتب حدیث میں یوں
ہے کہ جب ابو موسیٰ اشعر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے بخاری پر مقرر کیا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے انھیں فرمان میں لکھا،

ليس لنا ان نأقنهم وقد خوتهم الله
ولا ان نرفعهم وقد وضعهم الله ولا ان
نغزوهم وقد امرنا بان يعطوا الجزية
عن يدهم صاعثون يله
ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالانکہ
اللہ تعالیٰ انھیں خائن بتاتا ہے یا ہم انھیں
رفعت دیں حالانکہ اللہ سبحانہ نے انھیں پستی دی
یا انھیں عزت دیں حالانکہ ہمیں حکم ہے کہ کافر
ذلت خواری کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جزیہ پیش کریں۔
در مختار میں ہے،

يمنع من استكتاب ومباشرة يكون بها معظما عند المسلمين وتماه في الفتح
وفي الحواوي يضمن ان يلازم الصغار بدينه وبين المسلم في كل شئ وعليه فيمنع
من القعود حال قيام المسلم عند البحر او بحرهم تعظيمه

سہ باب التاویل والتفسیر الکبیر زیر آیہ لا تخذوا الیہود والنصارى اولیاء مصطفیٰ البانی مصر ۶۲/۲
سہ

یعنی ذاتی کافر کو محرم بنانا یا اور کوئی عمل ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو جائے
نہیں، اس کا پورا بیان فتح القدر میں ہے، عادی میں ہے وہ مسلمان کے ساتھ ہر معاملہ میں دیا ہوا
ذیل رہے تو جب تک اس کے پاس کوئی مسلمان کھڑا ہو اس سے بیٹھنے نہ دیں گے، یہ بھارا لفظی میں ہے،
اور اس کی تعظیم حرام ہے۔
پڑا یہ میں ہے

قالوا الا حق ان لا یقووا ان یرکبوا الا لضرورة
و ادا یرکبوا للضرورة فلینزلوا فی مجامع
المسلمین یہ
علماء نے فرمایا، سزاوارت یہ ہے کہ انہیں سوار
ہونے ہی نہ دیں مگر (مرض وغیرہ کی) ناپاری سے
پھر جب مجبوری کو سوار ہوں تو یہ ضرور ہے کہ
مسلمانوں کے مجمع میں اتر لیں۔

بے تعظیمی کے ساتھ بھی کافر سے
استعانت صرف وقت حاجت میں ہے
مفادہ جو انرا الاستعانة بالكافر عند
الحاجة یہ
سو ہر بے حاجت اس سے استعانت کرنا یہ
بھی ناجائز ہے، خود فتوے شائع کردہ لیڈران
میں درج ہے سب
اس عبارت سے بھائی کہ حاجت کے وقت کافر
(ذمی) سے استعانت جائز ہے۔

امایہ و نہا فلا ینہ لایؤمن عند مرآئہ
حاجت نہ ہو تو جائز نہیں کہ کچھ اطمینان نہیں کہ
وہ بدعتی نہ کرے گا۔
اُسی میں رد المحتار سے ہے

کافر سے صرف اس صورت کی استعانت جائز ہے چہاں ہم اب ایک
مقررہ کافر سے بشرط حاجت ایسی استعانت جس میں اسے رازدار و خیل کار بنانا ہونے لگتی مسلمان پر
اس کا استعلا ہوتا ہے وہ جس کی ہمارے علماء اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رخصت

۵۸۸/۲	المکتبۃ العربیۃ کراچی	باب الجزیۃ	لہ البدایۃ
۳۳۳/۱	مطبع مجتہبی دہلی	فصل فی کیفیۃ القسمۃ	لہ البدایۃ
۲۵۹/۳	مکتبہ ماجدہ کوئٹہ	" " "	لہ رد المحتار

دی پھلی دو قیدی تو منتظر ثبوت بلکہ محتاج بیان بھی نہیں دین متین سے ضرورت معلوم ہیں جن کا کچھ بیان ابھی گزرا، تو ان کی تکمیل نماز کے لئے شرط و خصوص ہے کسی نماز کا مسئلہ بتائیے تو یہ کہنا کچھ ضرور نہیں کہ بشرطیکہ با وضو پڑھی جائے، رہیں پہلی دو، وہ ہمارے اندہ کی طرح امام شافعی نے بھی بتائیں۔
امام اہل ابوزکریا نووی شافعی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

قوله صلى الله تعالى عليه وسلم خارج عن
فمن استعین بمشرك وقد جاء في الحديث
الآخر ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
استعان بصفوان بن امية قبل اسلامه
فاخذ طائفة من العلماء بالحديث الاول
على اطلاقه وقال الشافعي و اخرون ان
كان الكافر جس الرأي في المسلمين و هت
الحاجة الى الاستعانة به استعین به و لا
فيكرا، حمل الحديث على هذين الحالتين
ورنه منع ہے، امام شافعی نے ان دونوں حدیثوں کو ان دونوں حالتوں پر محمول کیا۔

شرط حاجت تو صاف ذکر فرمائی اور شرط اول کا یوں اِشعار کیا کہ کسی کافر کی رائے مسلمانوں کے بارے میں اچھی ہو تو اس سے استعانت جائز ہے، اسی شرط کو حاذی شافعی نے یوں ذکر کیا،

والثانی ان یكونوا صنف یوثق بهم فلا
تخشى ما یؤتیهم حتی فقد هذا انت
الشرطان لم یجوز للاصحاب ان یستعین
بهم یك

یعنی حاجت کے ساتھ دوسری شرط یہ ہے کہ
اُن کافروں پر وثوق ہو کہ اُن کی شرارت کا اندیشہ
نہ ہے ان دونوں شرطوں میں سے کوئی کم ہوگی تو
سلطان اسلام کو کافروں سے استعانت جائز
نہ ہوگی۔

اقول اللہ عزوجل فرماتا ہے، اور اللہ سب سے زیادہ سچا ہے لایا لو تکو

خیا لاود واما عنتکم کافر تمہاری بدخواہی میں کی نہ کریں گے تمہارا مشقت میں پڑنا ان کی دل تناس ہے، تو محال ہے کہ خود سر کافر مسلمانوں کے لئے کوئی اچھی رائے رکھیں ان کی خیر خواہی پر وثوق ہو سکے ان کا خود سر کافر ہونا ہی اسی پر ہے اطمینان کا پورا سبب ہے، محقق علی الاطلاق فتح القدر باب الموادع میں فرماتے ہیں:

لعل خوف الغیابة لا یمنع من العلم بکفرهم و امید یہ ہے کہ خوف خیانت آپ ہی لازم ہے کہ ان کا کو نہم حربا علیہنا لعل کافر اور ہم سے مقاتل ہونا معلوم ہے۔

تو مسلمانوں کے غیر خواہ قابل وثوق نہیں ہو سکتے مگر مدد و چند ذلیل قلیل مجبور مقتور کافر جن کو سرکشی کی مجال نہیں ولذا اتمام عمارت مسئلہ رضی کو ذاتی کے ساتھ مقید فرمایا اور اسے بعینہ مفرد ذکر کیا۔

ثم أقول ان شروط و قیود سے مشروط استغانت کے لئے ان کو راز دار و ذیل کار بنانا ہے کہ آیت اولی کے خلاف ہو، نہ ان سے حرمت چاہنا کہ آیت دوم کے مخالف ہو، ذلیل قلیل سے کون عزت چاہے گا، نہ اسے کوئی ولی و نصیر بنانا کہ گا کہ باقی آیات کے خلاف ہو، یہ استغانت اگر ایسی نہیں جیسے کہبت بالقدم (میں نے قلم کی مدد سے لکھا۔ ت) جتنی تو ایسی ضرور ہے جیسے دوگ چاروں کو پکڑ کر بیگار لیتے ہیں بلکہ جب انھیں کچھ مال دیا جاتا ہے تو ایسی جیسے چارہ پر دے کر پکڑنا کہتے ہیں، کیا اسے کوئی کہے گا کہ چارہ کو ولی و ناصر بنایا، ماحرم کلمات علماء مخالف آیات نہ ہوئے و نہ الحمد۔ ہکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

لیڈروں نے احکام شریعت کو کیسے بدلا فائدہ سابعہ، یہ تھا حکم شرعی جس کی ان سطور کے غیر میں نہ ملے گی، اب لیڈران اپنی تحریض دیکھیں احکام دین کو کتنے بدلا، شرعی مسئلہ کیسا کیسا مسئلہ اولاً ذکر تہذیبی کا لے دوڑے جری۔

ثانیاً روایت امام طحاوی حضرت امام غفرلہ دامام ابو یوسف و امام محمد جملہ ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جواز تہذیبی سے خاص تقایید لے دوڑے مشرک۔

معہ دربارہ استغانت احکام شریعت تو یہ تھے۔

والشأ جاز باجماع قائلین حاجت سے متعبد تھا اور یہ خود اپنا جرم قبولے کہ ہم کو احتیاج نے اٹھو
برادرانِ جہنم کی جانب مائل نہیں کیا۔

مسابعا انھیں رازدار و خیل کار بنانا حرام قطعی تھا یہ اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر قطعی تھا یہ اس سے
بھی بدرجہا بڑھ کر ان کے ہاتھ پک گئے انھیں اپنا امام و پیشوا بنایا ان کو اپنا رہنما بنایا ہے جو کہ کہتے ہیں
وہی مائتا ہوں میرا حال تو میر دست اس شعر کے موافق ہے "اسے

غم سے کہ آیات و احادیث گزشت

رفتی و نثار بخت پرستی کر دی

(وہ مکر کہ آیات و احادیث کے ساتھ گزری ختم ہو گئی اور بخت پرستی کی نذر کر دی۔ رت)

کد لک یطہر اللہ علی حکل قلب متکبر اندیو نہی چھاپ لگا دیتا ہے ہر مغرور مستحکم کے
جبار پہ دل پر۔

خاصاً ان کی تعظیم انھیں مسلمانوں پر استعلا دینا حرام قطعی تھا انھوں نے صرف ظاہری
سجدہ کسی مصلحت سے بیکار کیا ان کی کوئی قید مشرکوں کی تعظیم و اعزاز میں نہ چھوڑا مسلمان کہلاتے والوں نے
ان کی جیشیں پکاریں، بیل بن رگھوپتروں کی کاریاں کیئیں، ان کی مدح میں غلو و اغراق کئے حتیٰ کہ گاندھی
کو کہہ بھاگے گا

"خاموشی از شنائے تو جہ شنائے تست"

(تیری تعریف سے خاموش رہنا تیری تعریف کا انتہا ہے)

"نبوت ختم نہ ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے ایک مسئلہ ہزاروں کے مجمع میں ایسیج پر چمکتا ہے کہ "اے تعالے نے
ان کو (گاندھی کی طرف اشارہ کر کے کہا) تمہارے لئے مذکر بنا کر بھیجا ہے؟"

علیہ خطبہ صدارت مولوی عبدالباری ص ۵ - ۱۲ ختمت علی غفرلہ

علیہ خط مولوی عبدالباری صاحب جس کا فوٹو حسن نظامی نے چھاپا - ۱۲ ختمت علی عفی عنہ

علیہ انجن اسسٹنٹ میر بریلی کی طرف سے گاندھی کا سپاسنامہ شعر ۱ - ۱۲ ختمت علی

علیہ تقریر غفر الملک در فقاء عام لکھنؤ "اگر نبوت ختم نہ ہوگی جوتی تو ہما تما گاندھی نبی ہوتے" اخبار

اتفاق دہلی ۲۷ اکتوبر و دبیر سکندر ری کم فو میر و پیسہ اخبار ۱۸ نومبر ۱۲ ختمت علی

علیہ تقریر عبد الماجد بدایونی جلسہ جمعۃ العلماء ہند دہلی فتح اخبار دہلی جلد ۲ نمبر ۲۲۲ - ۱۲ ختمت علی عفی عنہ

خطبہ جمعہ میں گاندھی کی تعریف داخل کرنے کا رد

دو ستر اجماع کا خطبہ اردو میں پڑھتا ہے، نہیں نہیں خطبہ کی جگہ نیکو دیتا ہے اور اس میں غنائے راشدین و حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بدلے گاندھی کی مدح مقدس ذات ستودہ صفات و غیرہ لغاطیوں کے ساتھ گاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے: اِنَّمَا الْمَشْرُكُونَ مُجْسِمٌ مَّشْرُكٌ تَوْنِيْسٌ مَّكَرٌ نَّارٍ، یہ کہیں مقدس ذات - اللہ فرمائے: اَوَلَيْكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ وَهٗ تَمَامُ خُلُقٍ سَے بدتر ہیں، یہ کہیں ستودہ صفات - غرض خطبہ جمعہ کیا تھا قرآن عظیم کا رد تھا۔ آج خطبہ جمعہ میں یہ ہوا کل نماز میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی جگہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمَغْدُوْدَ لکھا گاندھی پڑھیں گے اور کیوں نہ پڑھیں جسے جانیں کہ اس مقدس ذات ستودہ صفات کا اللہ تعالیٰ نے مذکر بنا کر مبعوث فرمایا ہے اس کی راہ آپ ہی طلب کیا چاہیں اور بالفرض یہ تبدیل نہ کریں تو صراط الذین انعمت علیہم میں تو گاندھی کو ضرور داخل مان چکے، اللہ جسے مقدس ذات ستودہ صفات کرے اور خلق کے لئے مذکر بنا کر بھیجے اُس پر انعام الہی تمام و کامل ہے۔ الذین انعم اللہ علیہم (وہ جن پر اللہ نے احسان کیا) کا بیان قرآن کریم نے من النبیین و صدیقین و شہداء و اصحابہ میں کیا ہے اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ) فرمایا ہے۔ یہ سب مقدس ذات ستودہ صفات ہیں مگر انہوں نے شہداء و صالحین کو اللہ تعالیٰ نے مذکر بنا کر مبعوث نہ فرمایا تو گاندھی جی اول نمبر کے انعمت علیہم ہوئے مگر قرآن تو کفار پر اپنا غضب اور لعنت بتاتا اور انہیں ہر حقوق سے بدتر ہر ذلیل سے ذلیل تر فرماتا ہے اگر اس کا نام انعام ہے تو ضرور کفار سے بڑھ کر کوئی انعمت علیہم نہیں۔ قَاتِلْهُمْ اللّٰهُ اَنۡیَ یُوْذِکُمْ (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) مشرک کو مسجد جامع میں مسلمانوں کا داعی بنایا جاتا ہے ہزار ہا مسلمانوں سے ادنیٰ کھڑا کر کے مسند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بٹایا جاتا ہے کیا مسند استغاثت

علہ اخبار مشرق گورکھ پور ۱۳ جنوری ۲۱، یعنی شہادت برہمچاری احمد نثار صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کئی ۱۲ حجت علی
علہ یہ برہمچاری صاحب شاہ عینی کا بیان ہے اور اخبار مشرق میں مقدس ذات پاکیزہ خیالات ہے ۱۲ حجت علی

۶/۹۰	۲۸/۹	۱۰ القرآن الکریم
۶۹/۲	۶۹/۲	۱۰
	۲۰/۹ و ۴/۶۳	۱۰

کا یہ مطلب تھا کیا درخت میں اس کا جواز لکھا تھا اجازت تھی تو استعمال کی، وہ بھی ایسا جیسے کہتے ہے جو پورا مسخر ہو یا ہو، تم نے الٹی خدمت گاری بلکہ غلامی کی وسیع علم الذین ظلموا ای مققلب ینقلبون (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت)

ساد سنا مشرکوں پر اعتماد و حرام قطعی بلکہ تکذیب کلام الہی تھا جس کا بیان زیر آیت اولیٰ گزرا انہوں نے اعتماد و درکار قطعاً التجا کی، التجار و اعتماد کے جو معنی گزرے اُن کے آئینہ میں اُن کی صورتیں منقوش دیکھ لیجئے ۳۴ کروڑ ہندوؤں کو اپنا یار و یاد بنانا کیا دلی خیر خواہی پر پورے اعتماد کے بغیر ممکن ہے؟ پدا بہت قتل کو مکرانیہ تو لیڈران کے گیت سنیں لیجئے جو مشرکین کو اپنا دلی خیر خواہ سمجھنے کے لگے ہیں اُن کی ہمدردی ہماری مصیبت کے وقت ظاہر ہوئی جس وقت کلمہ گوی بھی معاونت حتیٰ سے گزراں تھے اُن کا دستِ اُمتی دہما، دہما، دہما بڑھا جب یار اختیار ہو گئے ہیں برادرانِ وطن کو اُن کی ہمدردی کی اجرت دے کر اُن کے مرتبہ کو سنانا نہیں چاہتا وہ بہادر قوم ہماری مصیبت کے وقت غلوں کے ساتھ ہمدردی کر کے ہم کو اپنا دلی دوست بنانا چاہتی ہے نہ ہماری نفی شکر گزاری کی محتاج ہے ہمارے دل میں اُن کے اخلاص نے گھر کر لیا ہے، دیکھئے کیسی دل کھول کر دین کی تکذیب میں کس اب اتنا مسلمان دیکھ لیں گے کہ یہ سچے یا، نہ واحد تبار سچا کہ لایا لوں کو خباثت وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے قل صدق اللہ وما للظالمین من نصیر ۳۵۔

دربارہ استعانت فتویٰ میں لیڈران کی موت سبباً سبب جانے دو اتنا تو مفتی لیڈران کو بھی مسلم کہ اگر ان کی طرف حاجت پڑے اور ان سے نذر کا امن ہو تو استعانت درست یعنی حاجت نہ ہو تو حرام اور ان کے مذہب سے

علہ خطبہ صدارت مولوی عبدالباقی صاحب ص ۵ و ۶۔ ۱۲ تحفہ علی لکھنوی عفی عنہ

علہ رسالہ قربانی گاؤ مولوی عبدالباقی ۱۲ تحفہ علی عفی عنہ

علہ دربارہ استعانت جو فتویٰ شاہجہانپور لیڈران نے شائع کیا اُس میں خود اُن کی موت ہے مگر لیڈران کو نہیں سوجھتی۔

امن نہ ہو تو حرام حاجت کا انکار خود لیڈران کو ہے اور ان کے قدر سے امن پر کیا دلیل قائم کر لی، کیا زائد وعدہ۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَمَا يَصْدُهَا الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝ شیطانی تو انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔
یا انھوں نے تمہارے خیر خواہی سے رہنے کی قسمیں کھائی ہیں، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اِنَّهُمْ لَا اِيْمَانَ لَّهُمْ اِنْ كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ كَاٰفِرِيْنَ ۝ یا تمہیں وحی آئی کہ یہ جانی دشمن یہ دینی اعدا یہ خونخوار بدخواہ یہ کبھی دغا نہ کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے
قَالَ ادْخُلِيْ اِيْٓٓٓٓ وَلَوْ يُوْحٰى اِلَيْهِ شَيْءٌ ۝ یا کہ مجھے وحی ہوئی حالانکہ اُسے کچھ بھی وحی نہ ہوئی۔

اُن کے قدر سے امن کی تو ایک وہی صورت تھی کہ وہ ایسے ذلیل و قلیل ہمارے ہاتھ میں مجبور و مقہور ہوں کہ سرتابی کی قدرت ہی نہ رکھیں، کیا یہ ۲۳ کروڑ ہندو تمہارے ہاتھ میں ایسے ہی ہیں، جھوٹ جھوٹ جھوٹ اور پورے ۲۳ کروڑ جھوٹ۔ دیکھو تمہارے ہی شائع کردہ فتوے نے تمہیں گھر تک پہنچا دیا اور اس استعانت میں تم پر فرد قرار داد جرم لگا کر مرکب سوام ٹھرا دیا، حق اُسے شائع کر دئے اور اپنی سسند ٹھراتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ انھیں پر دوسے، ہمارے دوست مفتی صاحب نے مردان کے خفیہ خط کی طرح عتس کا سا صحیفہ اُن کے ہاتھ میں دے دیا جس میں اُن کی موت ہے اور یہ خوشی خوشی لے پھرتے ہیں، نہیں نہیں نہ سے ناشخص نہیں سمجھتے ہیں مگر مقصود ہی دین کو بدنام احکام کو کچلنا، عوام کو چھلنا ہے، جاہل بیچارے اتنا دیکھ لیں گے کہ دیکھو جی ایچی نہ لکھا ہے اب اتنی کچھ کہ جسے جائز لکھا ہے لیڈران کی استعانت کو اُس سے منس نہیں اور اُن کی جو استعانت ہے فتوے میں ہرگز اُسے جائز نہ لکھا بلکہ صاف عدم جواز کا اِشعار کیا

مفتیوں کو ہدایت ہاں جب مفتی کو واقعہ معلوم تو فتویٰ اگرچہ بجائے خود صحت سے موسوم ایسا غلط انگیز لکھنا مذہم جسے اہل باطل اپنے باطل پر ڈھالیں اور اس سے

۱۲۰/۴	لے القرآن الکریم
۱۴/۹	۱۴
۹۳/۶	۹۳

کہ نام اعظم نے فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مفسدہ نہیں ذمی مراد ہوا اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے ذمی بھی کافر ہی ہے اطلاق کی سسندیں اوپر گزریں کہ اس ادب کا کافر لدھی کافر سے ذمی مراد ہے۔ یونہی مستامن مراد ہوا اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجیب ہے مستامن بھی حربی ہے اطلاق کی سسند عجیب و غالیگیر یہ ہے گزری کہ اس ادب کا حربی ب المستامن حربی سے مستامن مراد ہے۔ مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو کس طرح معقول کہ اب تخصیص ذمی محض ہے معنی و موجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں ہرگز علامہ سیستانیہ رحمہ اللہ و علامہ سیستانیہ رحمہ اللہ شامی عشیانہ در مختار کو اس میں تردد نہ ہوا کہ مستامن کے لئے بھی جواز ہے یا نہیں، پھر اس پر اسناد ظل علماء بالحدیث سے سند ظاہر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے،

انظر هل المستامن ورسول اهل الحرب
مشبه وحققتني استدل لانهم على الجوان
بمازل من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
وعد ثقيف في المسجد مخرج ودي حور

میں انارایہ مستامن کے لئے جواز چاہتا ہے بات ہنوز تحقیق طلب ہے
اقول مستامن کے لئے خود قرآن حکیم سے اشارہ نکال سکتے ہیں کہ،

ان احد من المشركين استجاسك فاجره
حتى يسمع كلام الله ثم ابلعه ما منه
اسے محبوب، اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو
اُسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام تم سے پھر اُسے اس کی
امنی کی جگہ پہنچا دو۔

حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی مجلس نہ تھی مگر مسجد کریم کے، ولہذا خود یہیں حاضر ہوتے
اور اس میں متون کا خلافت یہیں، ہدایہ سے گزرا کہ مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے ہنزلہ ذمی
ہے ذمہ موندہ و موقرہ و دونوں میں ہر ایک، کافی امام فسفی فصل امان میں ہے،

المراد بالذمة العهد مؤقتا كان او مؤبدا
وذلك الامان وعقد الذمة
ذمہ سے عہد مراد ہے ایک عہد معتق تک ہو یا ہمیشہ
کے لئے، یہ امان و عقد ذمہ ہے۔

ہی کہہ سکتے ہیں کہ ذمی و حربی برابر ہیں یعنی مستامیں کہ اُس کے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے یا مجمل
حاز خاص ذمی کے لئے تھا اور یہ حربی کے لئے دوڑے۔

ثانیاً یہاں بھی امام بدر الدین محمد عینی وغیرہ اکابر کی روایت یہ ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا
امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے یہ مشرک حربی کے لئے دور
عمدة القاری شرح میح بخاری میں ہے،

قال ابو حنیفة یجوز للکتابی دون غیریہ
واحتمج بکلامہ والا احمد فی مسندہ ثبت

امام ابو حنیفہ نے فرمایا مسجد میں کتابی (ذمی) کا آنا
جائز ہے اور کفار کا نہیں اور امام اس پر اس

عہ قول الامام العینی بسند جید
اقول ای عل اصولنا و مالنا ان نترك
اصولنا الی اصول المحدثین، فصلا
عن قول حالہ ما اخرشافی فلا علیک
متافی التقریب و ذلک انت مخرجہ
اشعث بن سوار عن الحسن بن جابر
رہی اللہ تعالیٰ عنہ اشعث من شیوخ
شعبة والثوری ویرید بن ہارون ویرہم
من الاجلاء و نفع شعبۃ قلب من
یاخذ منه معلوم قال الناجی وحدث من
اشعث لجلالہ من شیوخہ ابواسحق
السبیعی و قد قال صفین اشعث اثبت
من مجالد و قال ابن مہدی ہوا رفع
من مجالد و مجالد من رجال صحیح مسلم
وقال ابن معین اشعث احب الی من

امام عینی کا قول جید سند سے اقول میں کتابی
کہ یہ سند ہمارے قاعدہ پر جید ہے اور ہم محدثین کے
اصول کی خاطر اپنے اصول نہ چھوڑیں گے چ جائیکہ
ایک تاخرت میں ہمارے قول کی خاطر چھوڑیں تو
تقریب میں مذکور بیان تھا۔ سے خلاف نہیں ہے یہ
اس سے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بواسطہ حسن
اس حدیث کی تخریج کرنے والے اشعث بن سوار ہیں جبکہ
اشعث، شعبہ، ثوری، یرید بن ہارون وغیرہم کے
اکابر شیوخ میں سے ہیں اور شعبہ کا انتخاب ان میں
جن سے اس نے روایت کی ہے وہ معروف ہے
ذہبی نے کہا اشعث کی جلالت شان کی وجہ سے اس کے
شیوخ میں سے ابواسحق سبیعی نے اس سے حدیث
روایت کی ہے، اور سیفیان نے کہا کہ اشعث مجالد کی
نسبت زیادہ قوی ہے اور ابن مہدی نے کہا وہ مجالد سے
جلد ترین ہے جبکہ مجالد صحیح مسلم کے راویوں میں شمار ہیں اور
(باقی بر صفحہ آئندہ)

حدیث سے سند ملے جو امام احمد نے اپنی مسند میں
کھری اسناد کے ساتھ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

جید بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لا یدخل مسجدنا ہذا بعد عامنا ہذا

(بیہ ما شیعہ ص ۱۰۸)

ابن معین نے کہا میرے نزدیک اشعث زیادہ محبوب ہیں
اسمعیل بن مسلم سے، اور امام احمد اور علی نے کہا وہ کلمہ
بہی سالم سے حدیث میں زیادہ مقبول ہے، اور ابن دُرّاق
نے ابن معین سے روایت کی کہ شعشہ ثقہ ہے، اور
عثمان نے کہا وہ نہایت صادق ہے، ابن شہین نے
اس کو ثقہ لوگوں میں ذکر کیا، اور ابن عدی نے کہا میں
نے اس کے روایت کردہ حدیث کو منکر نہیں پایا، اور
برائے کہا کہ اس کی مروی حدیث کو ترک کرنا لازم
ہے جو خود معرفت میں کمزور ہے اور ابن معین کا
اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو ثقہ ہے اور
ضعف سے بالاتر ہے اور یہی حدیث حسن کی شرط ہے۔
ذہبی نے محمد بن حفصہ کے متعلق کہا کہ اس میں کچھ ضعف
ہے اسی نے ابن معین نے کبھی اس کی توثیق کی اور کبھی صالح
کہا اور کبھی لیس قوی کہا اور کبھی ضعیف کہا، اور یہ کلمہ
نامی صحیحین کے رجال میں ہے، خلاصہ یہ کہ اشعث کی توثیق
کی گئی اور کسی اعتراض کا نشانہ ہرگز نہیں بنایا، بلکہ کوئی مغر
جرح اس پر قطعاً نہ ہوئی، لہذا اس کی حدیث حسن ہے تو
جس کا لازمی طور پر معنی کا اس کی سند کو جید کہنا حق ہے، واللہ
تعالیٰ اعلم، ۱۲، ختم غفرلہ (ت)

اسمعیل بن مسلم قال الامام احمد و
النجاشی هو امثل فی الحدیث من محمد بن
سالم وروی ابن الدوری عن ابن معین انہ
ثقة وقل عثمان بن ابی شیبہ صدوق و ذکرہ
ابن شہین فی الثقات وقال ابن عدی لم اجد
لہ فیما یرویہ متنا معکرا قال البزار لا نعظم
احد انک حدیثہ الا من ہو قبل المعرفۃ
و اختلاف قول ابن معین فیہ
یکون ذہبہ دون الثقة و فوق الضعیف و
ہذا هو شرح الحسن قال الدہبی فی محمد
بن حفصہ یمہ شی و لہذا وثقہ ابن معین
مرة وقال مرة صالح و مرة لیس بالقوی
و مرة ضعیف أم و محمد ہذا من
رجال الصحیحین و بالجملة و قد
وثق اشعث و لم یرم بقادح قط میل
لیس فیہ جرح مفسر اصلاً فحدیثہ حسن
ولا شک لا حرر ان حکم العینی علی
اسادۃ اللہ جید و اللہ تعالیٰ اعلم ۱۲، ختم غفرلہ

مشرک الاہل العهد وخدمہم

فرمایا اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی
مشرک آنے پائے سوائے ذمیوں اور ان کے غلاموں کے

غز العیون والبصائر میں ہے ،

لا یستع من دخول المسجد الذی بالکتاب
بخلاف غیرہ واجتہ الامام رحمہ اللہ لہ ہماروہ
احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بحدیث
اور کافر کے ادا اس پر امام اعظم اُس حدیث سے
صند لے جو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ آقا فی کتاب القضاء میں ہے ،

قال شمس الاثنین السرخسی فی شرح ادب
الغاضی وقد ذکر فی السیر الکبیر السنۃ
المشرک ینع من دخول المسجد عملاً
بقولہ تعالیٰ اما المشرکون فحسب

امام شمس الاندلسی نے شرح ادب الغاضی میں
فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا کہ مشرکوں کو
مسجد میں نہ آنے دیا جائے گا اس ارشاد نبوی پر
عمل کے لیے کہ مشرکوں سے ناپاک ہیں۔

اگر کئی حدیث میں تو مطلق ذمی کا استثنا فرمایا کتابی کی تخصیص کہاں ہے اقول (میں
کتابوں سے) مشرکین عرب کو ذمی بنانا روا نہ تھا ان پھر نہ دو حکم تھے اسلام لائیں ورنہ تیار
تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی ، تو استثنا منقطع ہے بلکہ ہم نے مسند میں دیکھا اور مسند جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ میں حدیث اس طرح ہے کہ مذکور ہوئی اور اُس سے ۲۷ ورق پیسے یوں ہے ،

لا یدخل مسجدنا هذا مشرک بعد
عامنا هذا غیر اہل الکتاب و
خدمہم

اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک
نہ آنے پائے سوائے کتابی اور ان کے
غلام کے۔

تو یہاں خود کتابی کی تصریح ہے۔

سکۃ عمدة القاری باب الاغتسال اذا اسلم ادارة الطباعة المنيرية بیروت ۲۳۴/۲
سکۃ غز العیون والبصائر ج۱ الاشبہ والمظاہر القی الثلث احکام الذمی ادارة القرآن کراچی ۲/۱۴۳۱ھ
سکۃ غایۃ البیان کتاب القضاء

سکۃ مسند احمد بن حنبل مروی از جابر رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۲۳۹/۲

ثالثاً، اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) فقہ الحنفیہ نے صاف ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کے لئے اجازت تھی فسوخ ہو گئی کہ فرمایا "لعد عامہ" (اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد میں نہ آئے پائے سواذمیوں کے) مخالفین جتنی روایات پیش کریں اُن کے ذرا لازم ہے کہ اُس واقعہ کے اس ارشاد کے بعد جو منہ کا ثبوت دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک مہد عامہ ایسی جواب پس ہے کہ وہ فسوخ ہو چکا اور وہ ہرگز اس کا ثبوت نہیں دے سکتے خصوصاً بعد عامہ ہذا کا لفظ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورۃ برات ہے غالباً اُس کا یہ لفظ پاک ارشاد انہی اصحاب المشرکین بحسب حلال یقر بوالسجد المحرام بعد عامہم ہذا (مشرک نہ پا پاک میں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئے پائیں۔ ت) سے ماخوذ ہے، تو پہلے کے وقائع پیش کرنا محض نادانی لیکن لیڈران تو دھم دھم کر خدشات ہی پر عمل کر رہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں و خسر هالك البطلون (اور باطل والوں کا وہاں خسارہ۔ ت)

لیڈران کی بھی خواہی اسلام نما البغایہ کی اختلاف احوال زمانہ و عادات قوم کو
بیحد مسائل حلیم و تمیز میں دخل تمام ہے پھر غیر اسلامی
سلطنت اور کافروں کی کثرت میں اس کی اجازت اور اس کی اشاعت اور مساجد کو پامالی کنار کے لئے
وقف کرنا کس قدر بھی خواہی اسلام ہے ص

اسے راہ رو پشت بمنزل ہشدار

(۱) منزل کی طرف پشت کر کے بیٹنے والے! ہوش کو ت)

لیڈران کی اسلامی غیرت خاصاً واقعی بندگی بیچارگی جب ہندوؤں کی اسلامی
ٹھہری پھر کہاں کی غیرت اور کہاں کی خودداری، وہ تھیں ملجہ
جامین بھنگی مانیں تمہارا پاک ہاتھ جس چہر کو لگ جائے گندی ہو جائے، سودا نہیں تو دوسرے ہاتھ میں
ڈال دیں، پیسے لیں تو دوسرے، یا پنکھا وغیرہ پیش کر کے اس پر رکھالیں حالانکہ حکم قرآن خود ہی تجس
ہیں، ورم اُن تجسوں کو مقہر مس مہر بیت اللہ میں لے جاؤ تو تمہارے ہاتھ مارنے کی جگہ ہے وہاں اُن کے
گمہ سے پاؤں رکھو اور مگر تم کو اسلامی جس ہی ذریعہ نجات مشرکین نے اندھا بہرا کر دیا

لیڈران محض اغوا کے لئے مسئلہ دخول میساجد کا سادسٹا ان باتوں کا ان سے
 نام لیتے ہیں انھوں نے جو کیا بالاجماع حرام قطعی ہے یعنی ویسٹ (تیرا کسی
 چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے، کارنگ بھر گیا سب جانے دو خدا کو بھی منہ دکھانا ہے
 یا ہمیشہ مشرکین ہی کی چھاؤں میں رہنا ہے جواز تھا تو تیروں کہ کوئی کافر دبا پچا ذلیل و خوار مثلاً اسلام کے
 یا اسلامی تبلیغ سننے یا اسلامی حکم لینے کے لئے مسجد میں آئے یا اس کی اجازت تھی کہ خود سر مشرکوں
 نجس پرستوں کو مسلمانوں کا داخلہ بنا کر مسجد میں لے جاؤ اُسے مسئلہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
 بٹھاؤ، مسلمانوں کو نیچا کھڑا کر کے اُس کا داخلہ بناؤ کیا اس کے جواز کی کوئی حدیث یا کوئی فقہی روایت
 نہیں مل سکتی ہے عا شائے عا شائے انصاف! کیا یہ اللہ و رسول سے آگے بڑھا شرع مقرر پر افرار
 گھرانا احکام الہی دانستہ بدلنا ہو کر کو بکری بنا کر ٹھکانا ہوگا، ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،

نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان
 یصافحوا المشرکون او یکنوا او یحب بہم
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ
 مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کینیت سے یاد
 کریں یا آتے وقت مرحا کہیں۔

یہ ادنیٰ درجہ تکرم کا ہے کہ نام لے کر نہ پکارا، فلاں کا باپ کہا یا آتے وقت ٹکڑے کر آئیے کہ
 اللہ اکبر حدیث اس سے بھی مست فرماتی ہے اور امر دین ذی کفر کی نسبت وہ احکام تحقیر و تدلیل فرماتے
 جن کا نمونہ ابھی گرا کہ اسے محروم بنانا حرام، کوئی کام ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی ڈال ہو جو
 اس کی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اُسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ نا چاری کے باعث سواری
 پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا جگن آئے فوراً تر پڑے

بدایونی لیڈر بننے والے اپنے حق میں احکام الہیہ کرام دیکھیں
 تنویر الابصار و در مختار وغیرہ معتدات اسفار میں ہے
 حق کہ فتاویٰ تفسیریہ و
 استنباء و المنظار و

وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِي تَبِعِيْلًا يَكْفُرُ لَا تَبْجِيلِينَ
اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے کافر ہو جائے گا کہ
اسکا ہر کفر ہے۔
کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاویٰ امام ظہیر الدین و اشہاد و درختار و غیرہ میں ہے
وقال لمجوسی یا استاد تبجیلاً کفر ہے
اگر مجوسی کو بطور تعظیم اسے استاد کہا کافر
ہو گیا۔

اور یہاں حربی مشرک کی یہ کچھ تعظیم یہ کچھ مسلمانوں پر اس کی رقت و تقدیم ہو رہی ہے اور پھر کفر
بالا سے طاق اُن کے جواز کو بھی نہیں نہیں لگتی، اسس حرام قطعی کو حلال کی کمال پہن کر فتوے اور رسالے
لکھے جا رہے ہیں، مجوسی کو تعظیماً زبان سے استاد کہہ دینے والا کافر ہو لیکن مشرک بت پرست کو
اسٹیج پر کھڑے ہو کر کہنے والا کہ خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے گاندھی کو پیشوا نہیں بلکہ
قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا بدتر بنا کر بھیجا ہے ٹیٹ مسلمان بنا رہے ہیں سبق پڑھانے والا اور
سبق بھی کسی دنیوی حرفت کا نہیں بلکہ صاف کہا کہ تمہارا فرض دینی یا دہانے کو تو استاد نے علم دین بتایا
اور مسلم دین بھی کسی مستحب، خیر کا نہیں جو دست س خزن دینی کا معلم استاد بنایا
اور کسی کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل، پہلو میں دل اور دل میں اسلام کی قدر ہو تو وہ ان لفظوں
کو دیکھ کر خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے خدا لکھی کہ یہ رسالت سے کے
سیڑھی نیچے رہا ان لیڈر بننے والوں کا اسلام کیا ہے؟

چوں وضوے محکم بی بی قمیہ

(یہی جیسے بی بی قمیز کا محکم وضو ہو۔)

کہ کسی طرح ٹوٹا کیا اس میں دراز تک نہ پڑتی وسیع علم الذین علموا ای مقربین یسئلون
(اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کمائیں گے۔ ت)

۱۔ دیکھو اخبار فتح دہلی جلد ۲، جلد ۲۲۲ جمعیتہ العلما ہند میں مولانا عبدالمجید دہلوی کی تقریر ص ۱
کالم اول ۱۲ ختمت علی

سابقہ ائمہ دین نے صاف تصریحیں فرمائیں
کہ کافر کا بطور استعمال مسجد میں جانا مطلقاً
حرام ہے۔ ہدایہ میں ہے،
آیت اس پر محمول کی گئی ہے کہ وہ غلبہ و
بلندی کے طور پر نہ آئیں۔

دوبارہ مساجد لیڈران کا پیش کردہ
شاہجہانپوری فتویٰ خود انھیں پر دسے
الایۃ محمولة علی الحضور استیلاء
و استعلاء علیہ
کافی امام نسفی میں ہے،

آیت کے یہ معنی قرار دے گئے ہیں کہ اُن کے ایسے
آنے سے منع کیا جاتا ہے کہ بطور غلبہ آئیں اور
مسلمانوں پر بلند ہوں۔

الایۃ محمولة علی منہم ان یدخلوها
مستولین و علی اهل الاسلام
مستعلاء علیہ

مگر ہدایہ و کافی کا اُن لوگوں کے سامنے ذکر کیا جو قرآن عظیم کے نصوص قاطعہ نہیں سمجھتے، ہاں یہ کہتے کہ اگر
معی نہیں تو لیڈران کی غربی قسمت ورنہ سخت در سخت نصیبوں کی شامت کہ خود لیڈری شائع کردہ فتوے نے
بحوالہ رد المحتار بھی عبارت ہدایہ میں نقل کر دی کہ وہ اُن غیرے مشرک کا بطور استعمال مسجد میں آنا حرام فرمایا ہے
ہمارے دوست مفتی صاحب نے یہ دوسرا متکسر کا صحیفہ مردانی خط کی طرح اُن کے ہاتھ میں دے دیا مردانی
خط ان کے ہاتھ تھا اور متکسر کا صحیفہ بند، ان کے ہاتھ میں کھلا ہوا فتویٰ دے دیا اور ان کو اپنی موت نہ سوجھی
اُسے شائع کراستے عوام کو بہلاستے بھلاستے ہیں۔

مفتی کو ہدایت
ہاں اتنی شکایت وہ ستانہ مفتی صاحب سے بھی ہے کہ ذمی کا حکم حسمہ ہوں یا
کتابی یا مشرکوں پر دُعا لانا درکنار صورت استعمال اگر معلوم تھی کہ طشت ازہب ہے
تو اُسے جانتے ہوئے باطل پرستوں کے ہاتھ میں فتویٰ دینا نہ چاہئے تھا جس وہ عوام کو بہکائیں اور اپنے
حرام قطعی بلکہ اس سے بھی اشد کو ملال کر دکھلائیں پھر عجیب یہ کہ بیان حکم میں عدم استعمال کی قید رد بیان نے
مطلقاً جواز کی ستائی اگرچہ عبارت کتاب سے اطمینان پر آئی کتاب کی عربی عبارت عوام کیا سمجھیں انھیں گمراہ
کر لینے کی لیڈروں نے ماہ پانی سائل اللہ العقود العافیۃ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

شریعت کے ساتھ لیڈروں کی حالت مسلمانوں باتم نے دیکھا یہ حالت ہے ان لیڈر بننے والوں کے دین کی، کیسا کیسا شریعت کو بدلتے

مسلے، پاؤں کے نیچے کھلتے، اور خیر خواہ اسلام بن کر مسلمانوں کو چھلتے ہیں، حوالاتِ مشرکین ایک، معاہدہ مشرکین دو، استعانتِ مشرکین تین، مسجد میں اعلیٰ مشرکین چار، ان سب میں بلا مبالغہ یقیناً قلعائیڈروں نے خنزیر کو دُسنے کی کمال پہن کر حلال کیا ہے، دین الہی کو پامال کیا ہے اور پھر لیڈر ہیں، ریاض مرہیں، مسلمانوں کے بڑے راہبر ہیں، جو ان کی ہاں میں ہاں ملاتے مسلمان ہی نہیں، جب تک اسلام کو کُندہ چھری سے ذبح نہ کرے ایمان ہی نہیں،

وَالْعَوْدُ بِكَ رَبِّ انْ يَحْضُرُونَ ۝
اے میرے رب تیری پناہ شیطان کے دوسروں سے، اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ مجھے پاس آئیں۔

آہ آہ انا اللہ وانا الیہ راجعون ۝
اند کے پیش تو گفتم غمِ دل ترسیم کردل آزدہ شوی ورنہ سخن بسیارست
(آپ کے سامنے تھوڑا سا غمِ دل پیش کیا ہے، مجھے ڈر ہے کہ آپ کا دل آزدہ ہوگا ورنہ باتیں بہت ہیں۔ ت)

ضروری عرض واجب اللحاظ میں جانتا ہوں کہ میرا کلام انھیں بڑا لگے گا اور حسبِ معمول تحقیقی حق و اظہارِ احکام ربِ الانام کا نام گالیاں گالیاں لگایا گیا ہمیشہ عاجزوں نے اپنا بجزِ یونہی چھپا یا ہے احکام حق کو سختی بنا کر گالیاں ٹھہرا کر جواب سے گریز کا سید بنا یا ہے لہذا دستِ بستہ معروض کہ تھوڑی دیر بخیر تہذیب سے تنزل فرما کہ وہ آیتیں کہ شروع فتویٰ میں تلاوت ہوئیں اُن پر ایمان لا کر ان مباحثِ علمیہ احکامِ الہیہ کو بغور سن لیجئے۔ اگر بغرض باطل جاری غلط فہمی ہے حق و انصاف سے بتا دیجئے یہیں بکھارے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ پائے گا جو کچھ لینے کے بعد باطل پر اصرار حق سے انکارِ نار پر عار اختیار کر رہے ہیں اور اگر کچھ جاؤ گے تمہارے کچھ وال سمجھ ہی رہے ہیں کہ دیدہ و دانستہ حق سے اُلجھ رہے ہیں یہ حرام کو حلال، حلال کو حرام کا جادو پتیا۔ اسلام کو کفر، کفر کو اسلام بنا کر دکھایا ہے تو ماننے نہ ماننے کا تمہیں اختیار ہے اور جہاں حساب و کشفِ حجاب روزِ شمار۔

عدل تجارتیں زمینداریاں کس طرح چھوڑ دیں گے، ان جلسوں ہنگاموں تبلیغوں کہراموں سے اگر تورو نہو
نے نوکریاں یا دکنس جس نے تجارتیں یا دو ایک نے زمینداریاں چھوڑ بھی دیں تو اس سے ترکوں کا کیا فائدہ
یا انگریزوں کا کیا نقصان، مغرب نادار مسلمان کی کمائی کا ہزار بار دوسپہ ان تبلیغوں میں برباد جا رہا ہے
اور جائے گا اور محض بیکار و نامراد جا رہا ہے اور جائے گا، ہاں لیڈروں مبلغوں کی سیر و سیاحت کے
سفر خرچ اور جلسہ و اقامت کے پلو و قورے سیدھے ہو گئے اور ہوں گے، اگر یہ فائدہ ہے تو ضرور نقد قوت
ہے اور سیر یورپ کے حساب کار از تور و حساب ہی کھلے گا، یوم تبلی السوانہ فضالہ من قسوة
ولا ناصوہ (جس دن سب چھپی باتیں جانچ میں آئیں گی تو آدمی کو نہ کچھ نہ رہو گا نہ کوئی مددگار۔ ت) کیا
لیڈر صاحبان فہرست دکھائیں گے کہ ان برسوں کی مدت اور لاکھوں روپے کی اخلاعت میں اتنا فائدہ
مرتب ہوا اتوں نے نوکریاں چھوڑیں اتوں نے تجارتیں اتوں نے زمینداریاں۔

اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے **طرفہ یہ کہ اُن کے خون گرم حامی ہمد و**
محرم اخبارات اس ترک تعاون پر بڑے بڑے

علہ تنبیہ، تنبیہ، تنبیہ، مسلمانوں کی حمایت اماکن مقدسہ کی حفاظت
سلطنت اسلامی کی اعانت، سب دکھانے کے دانت تھے کہ کسی طرح مسلمانوں میں اشتعال ہو لاکھوں روپے
کا چنہ ہاتھ آئے ورنہ بڑے ساعی لیڈروں علی برادروں سے صاف منقول ہوا کہ مسئلہ خلافت اب طے
کر رکھو ہندوستان کی آزادی کی فکر کو ہم ہندو قوم پرست ہیں ہمارا فرض ہے کہ اگر ترکی بھی ہندوستان
پر چڑھائی کرے تو ہم اُن کے خلاف تلوار اٹھائیں ہمارا نصب العین سلطنت کی خود اختیاری حاصل کرنا ہے
ترک موالات اُس کا ذلیلہ ہے۔ ابوالکلام آزاد سے منقول ہوا، لڑائی ہندوستان کو خود اختیاری
حکومت دلانے کے لئے ہے اگر خلافت کا خاطر خواہ فیصلہ ہو بھی جائے تاہم ہماری جدوجہد جاری رہے گی
اس وقت تک کہ ہم گنگا و جہنا کی مقدس زمین کو آزاد نہ کرالیں۔ مسلمانو! اب بھی تمہاری آنکھیں نہ کھلیں
اور خلافت و اماکن مقدسہ کے حیل پر غریب کھستے رہو تو خدا حافظ۔ خشم علی عفی عنہ

علہ خصوصاً روزنامہ ہمد و محسن جس کے ہر پرچہ کی پیشانی پر یہ ساقط الوزن رباعی لکھی ہوتی ہے،

پابند اگرچہ اپنی خواہش کے رہو
قانون سے فائدہ اٹھانا ہے اگر
حامی نہ کسی خراب سازش کے رہو
لائی سبکدوش تم برٹش کے رہو
(باقی برصغیر)

زور نگار ہے میں خود اپنے اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے ان صفیوں کو تو انگریزوں سے جو گھر سے تعلقات ہیں دوسرے صفیوں کو کم ہوں گے، کیا اوروں کے لئے شور و فغاں اور اپنے لئے خوشیاں۔ اور ایک اخباری و مطابعی کیا کریں گے بٹے پٹے لیڈر بننے والے اسی مرض میں گرفتار ہیں دیگر ان راغصیت خود راغصیت سے حیرتے دارم زدانشمند مجلس باز پرس تو بہ فرمایاں چہرا خود تو بہ کستہ سے کند (مجھے حیرت ہے، مجلس کے دانشمند سے پھر پوچھ، تو بہ کا مشورہ دینے والے خود بہت کم تو بہ کرتے ہیں۔ ت)

ہجرت کا غل مہایا اور اپنے آپ ایک نہ سرکا جوا بھارنے میں آگئے ان مصیبت زدوں پر جو گری سو گری یہ سب اپنے جبر و بچوں میں چین سے رہے، ہزار لگانہ پھٹکری۔ اور ترک تعاون میں بھی کیا کسی لیڈر یا مبلغ کے پاس زینداری یا کسی قسم کی تجارت نہیں، نہ ان کا کوئی انگریزی یا ریاست میں ملازم ہے پھر انہیں کیوں نہیں چھوڑتے، کیا واحد قہار نے نہ فرمایا: لا تقولون حالا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا حالا تفعلون کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے، کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

(بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ) اتباع ہما کی اجازت دی جو اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے والی ہے قل تعالیٰ ولا تتبع الہوی فیضلک عن سبیل اللہ اپنی خواہش کا پابند نہ ہو کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کرے گی۔ خیر مگر اہی تو اہی صاحبوں کے یہاں بہت آسان بلکہ محبوب تر چیز ہے مگر کچھ مصراع پر اپنے لیڈروں اور کمیٹی کا فتویٰ لیں جس میں کہا کہ انگریزوں کے وفادارانہی کے حکم کے نیچے چلنے والے رہو اور اتنی تاکید ہے کہ ہر پیشانی پر اسی کی تجدید ہے اس سے مقابلہ کیوں۔ فرض ہوا ہے پارتی بلکہ اسلام سے کیوں نہ خارج کیا ہاں شاید ساقط الوزن کرنے میں اُس نے اپنے لئے کچھ رات رنکار رکھی ہو یعنی انگریزوں کے دھکنے کو اُس طرح ہو اور لیڈروں کے سنا سن کر یہ کہ آپ دیکھتے نہیں اُس میں وزن ہی کہاں ہے یوں ہے، ص ۱ لائل سبجکٹ تم نہ برلش کے رہو ختمت علیٰ عفی عنہ

کیا خدا کا سخت دشمن بننا آسان سمجھا ہے کیا تمہارے یہاں سے نہ چھپا کہ ”اگر کسی مسلمان رئیس نے دباؤ یا خوشامد سے کوئی ایسی کارروائی کی جس سے ثابت ہو کہ وہ دشمنان اسلام کا ساتھ دیتے ہیں تو فوراً ان کا شمار مرتدین میں ہوگا اور مرتد کی سزا اسلام کے آئین میں کیا ہے ہر شخص کو معلوم ہے“ کیا کوئی ریاست آپ کے نزدیک اس سے بری ہے کیا اس میں سب سے پیش قدم سلطنت علیہ دکن نہیں، کیا انس کے احکام اور چھپے ہوئے فرمان ملاحظہ نہ ہوئے، کیا آپ کے لیڈروں میں اُس کے وظیفہ خوار نہیں، کیا بدخیرات سے گیارہ گیارہ روپے پور میر پانے والوں نے اپنا یومیہ بندہ کرایا، کیا جسے اور دے کے لئے حرام بتاتے ہو آپ خوشی سے کھاتے ہو۔

لیڈروں پر لیڈروں سے مقاطعہ فرض ہے بلا پس ہوائی کے منہ لگا حرام اُن سے نہ چھوٹا، اور لیڈروں کا منہ کس نے بند کیا، ان پر ان لیڈروں سے مقاطعہ واجب تھا یا قرآن مجید بدل کر جو احکام دل سے گھر گئے ہیں وہ کسی طرح لیڈروں کے لگ بھگ نہیں اوروں کے سر پر گئے ہیں، یہ قانون کے مستثنیات عام ہیں، اور جب لیڈر خود ہی اپنے کلمے پر عامل نہیں تو اُن کی چیخ پکار اوروں سے کیا عمل کر اے گی۔

صلو اور توحید تنظم سب کرار میری کسند
(دو تو خود تم سے کسی کی کیا رہیری کرے۔ ت)

مانا کہ تم میں وہ بھی ہوں جو ان تینوں غلطیوں سے بری ہیں نہ زہندی نہ تجارت نہ اجارت نہ مالگزار یا اجواب یا ٹیکس یا چنگی دینی پرے اور انگریزوں سے تعلق تعاون پیدا ہو کر حرمتِ قطعیہ کا حکم جڑے، فرضِ کرم کو خود اس سے پاک ہیں نہ سے مفلس محتاج بے نوا ہیں پھر یہاں تو عام ذرائعِ رزق یہی ہیں، کیا تو نہ بناتے ہوں گے اوروں کے سر کھاتے ہوں گے، اُن کا مال انھیں وجہ سے ہوگا جو تمہارے نزدیک علی الاطلاق حرام ہے، تو حرام ہی کھایا حرام ہی کھایا، ہر طرح گرفتار حرام ہی رہے، نجات کی صورت بتائیے پھر ترکِ معاشرت کی فرضیت گائیے، اور یہ روپیہ کہ ان جلسوں میں صرف

عہدہ دیکھو تقریر صدارت شیخ مشیر حسن قدوائی برسرِ ٹیبلت و تعلقہ دار گدیہ مطبوعہ لکھنؤ ص ۹۹ یہ بھی مولوی عبد الباقی صاحب فرنگی علی کے ان مسائل میں امام و مقبول ہیں دیکھو خطبہ صدارت مولوی عبد الباقی مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۱۱ میں ان مسائل میں کبھی مشیر حسن صاحب کے خلاف مشورہ نہیں کرتا ”آپ برسرِ ٹیبلت ہیں اور تعلقہ دار بھی، بھلا انگریزوں سے آپ کو کیا تعلق لہذا صرف اسلامی ریاستوں کو مرتد فرمایا۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

کر رہے ہو یہ بھی تو اُس حرام کا ہے، سچ کہنا کیا دل میں سمجھ لے ہو اگرچہ زبان سے نہ کہو کہ حلال مال حرام بود بیکاسے حرام وقت

اور ریل، تار، ڈاک کیا انگریزوں سے معاہدہ نہیں اس میں تو سب چھوٹے بڑے مبتلا ہو، اگر کہو انہیں سہولت کے لئے رکھ چھوڑا ہے تو اعلان کر دو کہ ہمارے یہاں سہولت کے لئے حرام روا ہے، اگر کہو کہ زمینداری و تجارت چھوڑی تو کھائیں کیا، تو ملازم اگر ملازمتیں چھوڑیں تو کھائیں کیا، جو جواب تمہارا ہے وہ سب کا ہے، غرض یہ نہ چلی نہ چل سکتی ہے، نہ تم نے خود اس پر عمل کیا، نہ کر سکتے ہو اس کی پوری تصویر یہی ہے کہ حلال

وہ کرتے ہیں اب جو نہ کیا تھا نہ کریں گے

پھر بے معنی چیخا کر سے کیا حاصل سوا اس کے کہ صاف
مغز یا غور و محنت خود پریدہ مغز ہمارا کھایا اور ملتی اپنا پھاڑ لیا۔

ہندوؤں کی دیگر موافقت سے بانگی کا چاول اور بغرض غلط و بغرض باطل
اگر سب مسلمان زمینداریوں تجارتیں
نوکران تمام تعلقات یکسر چھوڑ دیں تو کیا تمہارے بگرنے پر خود بد نہ ہو بھی، کیا یہی کریں گے اور تمہاری طرح
زسے ننگے ٹھوکے رہ جائیں گے، حاشا ہرگز نہیں، نہ ہمارے نہیں، اور جو دعویٰ کرے اس سے بڑھ کر
کاذب نہیں سنا نہیں، اتحاد و وداد کے جوڑے بھروں پر بھولے ہو منافقانہ میل پر بھولے ہو سچے ہو
تو موازنہ دکھاؤ کہ اگر ایک مسلمان نے ترک کی ہو تو اُدھر چارپاس ہندوؤں نے نوکری تجارت زمینداری
چھوڑ دی ہو کہ یہاں مالی نسبت یہی یا اس سے بھی کم ہے، اگر نہیں دکھا سکتے تو کھل گیا کہ حلال

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا ہو سننا افسانہ تھا

لاحرم نتیجہ کیا ہو گا یہ کہ تمام اموال کل دولتی دنیاوی صحیح اعزاز جملہ وجاہتیں صرف ہندوؤں کے
ہاتھ میں رہ جائیں اور مسلمان دانے دانے کو محتاج بیکہ مانگیں اور نہ پائیں، ہندو کہ اب انہیں
پکائے ڈالے ہیں جب بے خوف و خطر کچا بی چائیں۔ یہ ہے لیڈر صاحبوں کی خیر خواہی، یہ سب
حمایت اسلام میں جانکاہی، دلا حول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

ہندو کیوں ملے ہیں اس کا راز
میں نے اپنی ایک تقریر میں اس ہندو الفت و گاندھی
دعوت کا راز بیان کیا تھا جسے بعض احباب نے تحریر میں لیا۔

اس کا اعادہ موجب افادہ، مسلمانوں کا دہل و ملا فرماتا ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا لِبَطَانَةِ مَنَا
دُونَكُمْ لَا يَأْتُوا نَكُمْ جُنَاكًا وَلَا دُونَ مَا عَنْتُمْ
قَدْ بَدَلْتِ الْبَغْضَاءَ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا
تَحْقُقِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ
الْآيَاتِ أَنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

اے ایمان والو! کسی کا فرقہ اپنا ہم راز نہ بنو
وہ تمہارے نقصان رسائی میں گئی نہ کریں گے اُن کی
دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا، دشمنی ان کے
مُزنوں سے نکل چکی ہے اور وہ جوان کیے سیغزل میں
دلی سے بہت بڑی ہے بیشک ہم نے تمہیں
صاف صاف نشانیاں بتا دیں اگر عقل رکھتے ہو۔

قرآن عظیم گواہ ہے اور اس سے بہتر کون گواہ (اور اللہ قیلاً) اور اللہ سے زیادہ کس کی
بات سچی۔ ت کہ مشرکین ہرگز ہماری خیر خواہی نہ کریں گے، خیر خواہی درگزر کبھی بدخواہی میں گئی نہ رہے
پھر انہیں یار و انصار بنانا اُن سے و داد و اتحاد ملنا اُن کے میل سے نفع کی امید رکھنا صراحتہ قرآن عظیم
کی تکذیب ہے یا نہیں ہے، اور ضرور ہے، ولکن لا تصدقون (مگر تمہیں نگاہ نہیں۔ ت) اُدواب
ہم تمہیں قرآن عظیم کی تصدیق دکھائیں اور اُن کی طرف سے اس میل اور میل کا راز بتائیں، دشمن اپنے
دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے،

اول اس کی موت کہ چھڑا ہی سم ہو

دوم یہ نہ ہو تو اس کی عداوتی کہ اپنے پاس رہے

سوم یہ بھی نہ ہو سکے تو اخیر درجہ اُس کی بے پری رہ جائے۔

مخالف نے یہ تینوں درجے اُن پر ملے کر دئے اور ان کی آمیں نہیں کھتیں خیر خواہی کچھ جاتیں
اڈاکہ جہاد کے اشارے ہوئے اس کا کھلا نتیجہ ہندوستان کے مسلمانوں کا فنا ہونا تھا، ثانیاً جب یہ نہ بنی
ہجرت کا بھرا دیا کہ کسی طرح یہ دفع ہوں ملک ہماری کھدیاں کیلئے کورہ جاتے یہ اپنی جائیدادیں کوڑیوں کے
مول بھی یوں ہی چھوڑ جائیں بہر حال ہمارے ہاتھ آئیں ان کی مساجد و مزارات اویا ہمارے پامالی
کورہ جائیں، ثلثاً جب یہ بھی نہ بنی تو ترک موالات کا جھوٹا جیلہ کر کے ترک معاشرت پر ابھارا ہے
کہ نوکریاں چھوڑ دو کسی کو نسل کشی میں داخل نہ ہونا نگزاری ٹیکس کچھ نہ دو خطا بات واپس کر دو امر اخیر
توصوف اس لئے ہے کہ ظاہری نام کا دنیوی اعزاز بھی کسی مسلمان کے لئے نہ رہے اور پہلے تین اس لئے

کہ ہر عینہ و ہر حکم میں صرف ہندو رہ جائیں، جہاں ہندو کا غلبہ ہوتا ہے حقوق اسلام پر جو گزرتی ہے ظاہر ہے، جب تنہا وہی رہ جائیں گے تو اس وقت کا اندازہ کیا ہو سکتا ہے، مانگڑاری وغیرہ نہ دینے پر کیا انگریز چپ بیٹھے رہیں گے؟ ہرگز نہیں، قرقیاں ہوں گی، قلعے ہوں گے، جائیدادیں نیلام ہوں گی اور ہندو خریدیں گے۔ نتیجہ یہ کہ مسلمان صرف قلی بن کر رہ جائیں، یہ تیسرا درجہ ہے۔ دیکھا تم نے قرآن عظیم کا ارشاد کہ وہ تمہاری پیروی میں گئی نہ کریں گے، ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں نہ پڑو والعب ذی اللہ تعالیٰ۔

منکر پر رد و انکار کس حالت میں فرض ہے (۱۲) منکر کا ازالہ ضرور فرض ہے اپنے مراتب ثلاثہ پر جن میں تیسرا مرتبہ کہ تغیر اور کہاں اس کا حکم نہیں بالقلب ہے یعنی دل سے اسے بُرا جانتا مطلقاً ہر حال میں فرض عین ہے اور پہلے دونوں بشرط قدرت علی الترتیب فرض کفایہ، مگر دوسرا یعنی تغیر باللسان اس حالت میں ہرگز فرض نہیں کہ منکر اس کی شاعت سے خود آگاہ ہو جان جو جہر کہ اس کا منکر ہو اور امید واثق نہ ہو کہ منع کئے سے باز رہے گا ایسی حالت میں اس پر زمان ماقول سے کہ وہ بھی ایک زبان ہے رد و انکار اصلاً واجب نہیں رہتا غرضاً بکہ ملکہ قنہ و توش ہو، فتاویٰ امام قاضی خاں وقت ذی عالمگیریہ میں ہے ۱

امرا بالمعروف اسی وقت واجب ہے جب یہ جانے
ایستحقون یہ کہ وہ کان لگا کر سنیں گے۔

نصاب الاحتساب میں ہے ۱

المقصود من الاستماع فاذا فات ذلك لا یجب یہ
امرا بالمعروف سے مقصود توبہ ہے کہ لوگ مانیں جب اس کی امید نہ ہو تو وہ واجب نہیں۔

بستان امام فقیہ ابواللیث و محیط و ہندیہ وغیرہ میں ہے ۱

ان کان یعلم باکبر ما یہ امنہ لم یجب ان یقول ذلك منہ
اگر اپنے غالب گمان سے جانتا ہو کہ امرا بالمعروف کرے گا تو یہ لوگ مان لیں گے اور بُری بات سے

سہ فتاویٰ ہندیہ باب السابیع عشر فی الغار واللہ المذکور فی کتب غازیہ پشاور ۵/۲۵۲
سہ نصاب الاحتساب

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تَبِضُّوهُ
مَنْ صِلَادَا هَتْدِيَتُمْ يَلْه

اسے ایمان والو! تم اپنے آپ کو سنبھالے رہو
دوسروں کا گمراہ ہونا تمہیں نقصان نہ دے گا

جب تم راہ پر چلو۔

ہاں اگر کسی منکر شرعی پر گمراہان گمراہ گرفتہ بندی کریں اور اسے بزور زبان و زور و بہتان معروف شرعی
کا جامہ پہنائیں اور اس کے لئے آیات و احادیث و اقوال اللہ کی تحریف و تصحیف منائیں احکام الہیہ
کو کاپلٹ کر کے حرام کو حلال حلال کو حرام دکھائیں جیسا اب گاندھی مت اور گاندھی مت مسائل
حوالات مشرکین و معاہدہ مشرکین و استعانت مشرکین و دخول مشرکین فی المساجد وغیرہ میں کر رہی ہے
تو اس وقت ان منکرات کبری و وابہیات عظمیٰ کا ازالہ فرض اعظم ہو گا۔ خطیب بغدادی ہاتھ میں راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اذا ظهرت البدع فليقمها
العام علمه ومن لم يفعل ذلك فعليه
لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل
الله منه صرا ولا عدلا

جب فتنے یا فرمایا بدعتیں ظاہر ہوں تو فرض
ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا
نہ کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب
کی لعنت، اللہ نہ اس کا فرض قبول کئے نہ نفل

یہ سنی اُن معاندوں کے لئے نہیں جو دانستہ تغیر کلام اللہ و تبدیل احکام اللہ کر رہے ہیں بلکہ
اُن شبہات کے کشف کو ہے جن سے وہ احکام الہیہ کو بدلنے اور عوام مسلمین کو جھٹلتے ہیں اس امید
پر کہ مولیٰ عزوجل چاہے تو جو اُن کے دھوکے میں آگئے حق کی طرف واپس آئیں اور جن پر بتوز اُن کا فریب
نہ چلا بعونہ تعالیٰ حفظ و پناہ پائیں ان ذلک علی اللہ یسیر۔ ان اللہ علی کل شئ قدير (میشک)
یہ اللہ کو آسان ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ت) حضور پر نور سید یوم النشور صلی
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

والله لا يهدى الله بك رجلا
خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تیرے سبب سے

سہ القرآن الکریم ۱۰۵/۵

سے الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع حدیث ۱۳۶۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۲۰۸

سہ القرآن عظیم ۱۹/۲۹

سہ ۲۰/۲۹

امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی امام نے غیث کو قیوں کے وعدوں پر قہر فرمایا تھا جب ان غداروں نے بد عمدی کی قصد رجوع فرمایا اور جب سے شروع جنگ تک اسے بار بار اجاب و اعداء سب پر اظہار فرمایا۔

(۱) جب خربن یزید ریاحی بھی دعوہ اللہ تعالیٰ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے، امام نے خطبہ فرمایا: "اسے لوگو! میں تمہارا بدیا آیا ہوں، تمہارے ایلی اور خطط آئے کہ تشریف لائے ہم بے امام ہیں، میں آیا اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں، وان لم تفعلوا، وکنتہ بحدی کا رہیں انصرفت عنک المی الکمان الدی، قبت منہ اسکو" اور اگر تم عہد پر نہ ہو یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا ہوں واپس جاؤں، وہ خاموش رہے۔

(ب) پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور اس کے آخر میں بھی وہی ارشاد کیا کہ "ان ہم کرہتمون انصرفت عنک" اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں، کرنے کہا، یہیں تو یہ حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس نہ جاؤں۔

(ج) امام نے اس پر بھی ہراہیوں کو معاودت کا حکم دیا وہ بقصد واپسی سوار ہوئے کرنے واپس نہ ہوئے دیا۔

(د) جب یثوی پہنچے حر کے نام ابن زیاد غیث کا خط آیا کہ حسیں کو پتھر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلی تمہارے ساتھ رہے گا کہ تم میرا حکم بجا لاتے ہو یا نہیں، حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا، فہا ینان امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی، اسے ابن رسول اللہ آگے بولشکر آنے والے ہیں وہ ان سے بہت زائد ہیں ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں، فرمایا: "ما کنت لایدا اھم بالقتل میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔"

(۵) جب غیث ابن طیب یعنی ابن اسعد اپنا لشکر لے کر پہنچا حضرت امام سے دریافت کیا کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا فاما اذکما ہونی فانی انصرفت عنکم اب کہ میں انہیں ناگوار ہوں واپس جاتا ہوں۔ ابن اسعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس غیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

(و) شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی اُس میں بھی حضرت امام نے فرمایا، دعونی

اس جمع الی المکان الذی اقبلت منه مجھے چھوڑ کر میں میری طبیعت واپس جاؤں۔ ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردودِ خبیثیت سے باز رکھا۔

(ن) عین معرکہ میں قتالی سے پیٹے فرمایا،

ایہذا من اذکر ہتمونی قد عونی انصرف
الی ہا صنی من الامر ضیعی
اے لوگو! جبکہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑ دو کہ
اپنی امی کی جگہ چلا جاؤں۔

اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصہ غور ہا طرک میں نہ ہوا کہ منظور رب یونہی تھا، بخت آراستہ ہو چکا تھا اپنے دُلہا کا انتظار کر رہی تھی، وصالِ محبوب حقیقی کی گھڑی آگئی تھی تو ہرگز لڑائی میں امام کی طرف سے پہل نہ تھی اُن خبیثوں ہی نے غم جو کیا اب وہ صورتیں تھیں یا خوفِ جان اُس پلید کی وہ طعونِ بیعت قبول کی جاتی کہ زید کا حکم ماننا ہو گا اگرچہ خلافِ قرآن و سنت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا، قال تعالیٰ،
الامم اخرا و قلبہ مطمئن بالا یمن امت مگر جو غم جو کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو
یا جان دے دی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی، یہ عزیمت تھی اور اُس پر ثواب عظیم، اور یہی اُن کی
شانِ رفیع کے شایان تھی، اسی کو حیرت و حیرت سے کیا عطا؟

ثانیاً بالفرض اس بے سرو سامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے
جس سے یہ جاہل غافل غاسقوں پر ازالہ منکر میں ملکہ جائز اگرچہ یہ تھا ہر اور وہ ہزاروں اور سلطانِ اسلام
جس پر اقامتِ جہاد فرض ہے اُسے بھی کافروں سے پہل عوام جبکہ اُن کے مقابلہ کے قابل نہ ہو، سمجھتے و
شرعاً فقہاً و ردالمحتار کی جارت گزشتہ،

ہذا اذا علی علی ظہ انہ یکافیہم و اتوا
فلا یحربونہم
یہ اس وقت ہے جب گمانِ غائب ہو کہ ان کے
مقابلہ کے قابل سے در نہ ان کا کڑا حلال نہیں تھا،

کے بعد ہے بخلاف الامر بالمعروف بنی (امر بالمعروف کا حکم اس کے خلاف ہے) تشریح تیسری اس کی وجہ بیان فرمائی،

ان المسلمین یعتقدون ہایا حربہ فلا یجہد
ہر بالمعروف میں مسلمانوں کو جو حکم دے گا وہ دل سے
خوش اور شرط قدرت تو حاکم ہو کسی فرضِ اسلامی سے کہیں منہک نہیں بنوس قطعاً و اجماع امت مروجہ۔

لہ الکامل فی تاریخ ذکر قتلی حسین و رضا و بیروت م/ ۵۴ ۵۵

لہ تاریخ بھری ثم دلت سہ اعدی و سنین دار النعم بیروت الجزرہ السادس ۶ ۲۴۳

لہ القرآن الکریم ۱۶ / ۱۰۶

لہ جامع الرموز کتاب الجہاد گنبد قاموس ایران م/ ۵۵۵

ان یكون فعلا مؤثرا في باطنهم بخلاف
الكفار بل
اُسے حق جانتے ہیں تو ضرور اپنے دل میں اُس کے
فعل سے متاثر ہوں گے بخلاف کفار۔

دیکھو امام نے کیا کیا اور تم کیا کر رہے ہو
ثالثاً حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نام پاک لیتے ہوئے شرم چاہئے تھی، کیا امام
کیوں اسلام و کفر ملا تھے ہو تو امام اُن کے غلام اُن کے در کے کسی کتے
نے معاذ اللہ مشرکوں سے بد مانگی، کیا کسی مشرک کا دامن تھا، کیا کسی مشرک کے پس رو بنے،
کیا مشرکوں کی بنے پکاری، کیا مشرکوں سے اتحاد کا نمٹا، کیا مشرکوں کے حلیف بنے، کیا ان کی خشنود
کے لئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے، کیا قرآن و حدیث کی تمام طریت پرستی پر نثار کر دی وغیرہ وغیرہ
شنائع کثیرہ بہتر تنقید سے پیش ہزار فی رکاب مقابلہ فرمایا، امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتر مسلمان بھی نہیں جب
تیسری کر دہ مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اُس وقت تم میں بہتر مسلمانوں کا مدد پورا ہو گا، قرآن کو بیٹھ دینے
والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو، اسلام سے اُسٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہو، دہلی میں
فترتی چھاپ دیا کہ اس وقت ۱۱۰۰ سال سے لے کر ۱۰۰۰ سال کے واسطے امام کی نظیر پیش ہو گئی اور حالت
پر کہ ذرا سی دھوپ سے بچنے کو گزرتیوں کی چھاؤں ڈھونڈ کر رہے ہیں، کیا تم اپنے ہی فتوے سے نہ صرف
تاریک فروع و مکتب حرام بلکہ راضی بہ غلبہ کفر و ذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا اور تمہارا
اعتماد اللہ پر۔ یقین جاؤ کہ اللہ سچا اللہ کا کلام سچا لایا لو مکہ حجاز کا مشرکین تمہاری بدخواہی میں
گمئی نہ کریں گے وہ جھوٹا فترتی اور یہ پوچھ بھروسہ اور غامدان شرع پر اُلٹا غصہ کہ کیوں عاموش رہے
کیوں سینہ سپر نہ ہوئے، یہ ہے تمہاری غیر خواہی اسلام یہ ہیں تمہارے دل ساتھ حکام جن پر شرع
شاہد نہ عقل مساعد، مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمن و
آخر ارجح احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ، مشرکین سے اتحاد توڑو، دیونہ یہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو
کہئے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاکی اپنے سایہ میں لے، دنیا نہ ملے نہ ملے دیں تو
اُن کے صدر قے میں ملے۔

يا ايها الذين آمنوا دخلوا في اسلام كافرة
ولا تتبعوا خطوات الشيطان انه لكم عدو
اسے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ
شیطان کے پس رو نہ ہو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

مبین ۵ فان ترلقم من بعد ما جاء متكم
 بالبئیت فاعلموا ان الله عزیر حکیم ۵ هل
 ينظرون الا ان ياتهم الله في ظلل من الغمام
 والملئكة وقضى الامر والى الله ترجع الامور ۵
 پھر اگر دشمن دلیلیں آنے پر تمہارا قدم لغزش کرے
 تو جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے کاسب کے
 انتظار میں ہیں سو اس کے کہ گھٹا ٹوپ بادلوں میں
 اللہ کا عذاب اور فرشتے آئیں اور کام تمام ہو اور اللہ
 ہی کی طرف سب کام پھرتے ہیں۔

سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ۵
 اغفر لنا ربنا انك انت العزيز الحكيم ۵ ربنا افتح بيننا وبين قومك بالحق وانت خير الفتحين ۵
 آمين يا اسرحم الراحمين ۵ وصلى الله تعالى على سيدنا و مولانا و صلواته و ما وسع محمد
 و اله و صحبه اجمعين ۵ دائما ابدا لا يدين احد دكل ذرة الف مرة في كل ان و حين
 و الحمد لله رب العالمين ، و الله سبحانه و تعالی اعلم و علمه جل محده اتم و احکم ۔
 فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

انفس الفکر فی قربان البقر

(گائے کی قربانی کے بارے میں بہترین طریقہ)

۱۸۴۲ء مجلیہ از مراد آباد

شوال ۱۲۹۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین غریب جنفہ اس مسئلہ میں کہ گاؤ کشی کوئی ایسا امر ہے جس کے نہ کرنے سے کوئی شخص دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، یا اگر کوئی معتقد اباحت ذبح ہو مگر کوئی گائے اُس نے ذبح نہ کی ہو یا گائے کا گوشت نہ کھایا ہو، ہر چند کہ اکل اُس کا جائز جانتا ہے، تو اس کے اسلام میں کچھ فرق نہ آئے گا، اور وہ کامل مسلمان رہے گا، گاؤ کشی کوئی واجب فعل ہے کہ جس کا ترک گناہ ہوتا ہے یا اگر

عہ اہم وضاحت (ذللک فضل اللہ یوثیہ من یشاء کا نمونہ و مصداق) ۱۲۹۸ ہجریہ کا ربیع اخیر ہے شوالِ مکرم کا ماہ منیر ہے، اس نے خاتمہ الحقیقی و امام الحقین والد ماجد حضرت مصنف علامہ ظلہ و قدس سرہ الشریف کے وصال کو دس مہینے ہوئے ہیں بضرورت انتظام معاش جانبِ جانہ و چہ روز ابتداء میں توجہ کرنی ہوئی ہے اسی نے حضرت مصنف ظلہ اپنے دیہات میں تشریف رکھتے ہیں کہ وہیں یہ سوال پہنچا اُس وقت کھیتوں کا معاینہ تھا آدمی نے وہیں یہ سوال پیش کیا، ہنگامہ اولین (باقی بر صفحہ آئندہ)

کوئی تخلص کا دکشی نہ کرے صرف اباحت ذبح کا دل سے معتقد ہو تو وہ گنہ گار نہ ہوگا، جہاں ملاوچہ اس فعل کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اُس کے اندر فی مقصد پہچان یا کہ اگرچہ یہاں بعض مسلمانوں نے بھی گراصل سائل بنو دیں اور فوراً معلوم کیا کہ وہ اس سے کیا چاہتے ہیں، اور اہل اسلام کو کیسے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرتے ہیں، عصر کا وقت تھا، فرمایا، صبح جواب دیا جائے گا۔ دیہات میں کتابیں نہ تھیں، دوسرے دن وہ جواب تحریر فرمادیا جو ناظرین نے ملاحظہ فرمایا جس نے بحمد اللہ تعالیٰ فریب دینے والوں نے مکر کو خاک میں ملایا، والا حضرت حامی سنت حضرت ولینا مولوی محمد ارشد حسین صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نور علمائے رامپور نے اُس پر تصدیق لکھیں اور حضرت مولانا موصوف مرحوم نے مقاصد کو پہچان کر تصدیق میں تحریر فرمایا کہ اساتذہ بھی یہ پرکھنے والا آنکھیں دکھتا ہے یعنی اس کا دیدہ بعیر نور الہی سے منور ہے کہ مکتدوں کے خفی مکر کی تہہ تک پہنچ گیا اور اُس کا قطع قلع کیا، ذلک فصل اللہ یوثقہ من یثابہ اللہ ذوالفضل العظیم (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔) تب جب جناب مولوی عبدالحی صاحب لکھنؤ کا آنا، ۵ دسمبر میں چپ پاس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سوال اسی ماہ و سال میں اُن کے پاس بھی لیا تھا، یہاں مراد آباد سے آیا، وہاں مرزا پور سے گیا تھا، اور عجیب نہیں کہ مختلف مقامات سے اور علماء کے پاس بھی بھیجا ہو، اوروں کا جواب تو کیا معلوم مگر جناب لکھنؤ صاحب کا جواب چھپا جس سے ظاہر ہوا کہ عیار دہل کا دھوکا اُن پر چل گیا انھوں نے فوراً فرمایا کہ سوال کے تیر کیا ہیں اس کا ال کون ہونا چاہئے، اس سے اس کی غرض کیا ہے۔ سیدہ سادہ پاؤں تلے کا جواب لکھ دیا کہ:

”گاؤ دکشی واجب نہیں، تار گنہ گار نہ ہوگا، بقصد امارت فتنہ گاؤ دکشی نہ چاہئے بلکہ جہاں فتنہ

کا ظن غالب ہو احتراز اولیٰ سے قربانی لونٹ کی بہتر ہے۔ محمد عبدالحی

وہیں کے اور دو صاحبوں نے ٹھکر کی، اس پر مسلمانوں کی ضرورت ہوئی کہ اہل افتاک ہو شیاد کریں انھیں دُنیا کی حالت ملک کی رنگت دکھائیں خود اپنے جواب کو صیح معنی کی طرف پھیرنے کی راہ بتائیں، لہذا اس پر دو سوال ہوئے:

سوال اول: حضرات علماء سے جن کی مواہیر اس پرچہ پر ثبت ہیں استفسار ہے کہ جواب

میں آپ کی مراد اس جملہ سے آیا یہ ہے کہ ابتداءً فتنہ اہل اسلام کی طرف سے نہ ہر یعنی

(باقی صفحہ ۲)

ارتکاب سے ثورانِ قہر و فساد ہو اور مفسی بہرِ اہل اسلام ہو، اور کوئی فائدہ اس فعل پر مرتب نہ ہو اور عملداری

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

یہاں عملداری ہندو کی ہو وہاں بقصدِ فتنہ انگیزی گاؤ کشی نہ کریں یا یہ کہ بلادِ ہند وغیرہ میں جہاں ہمیشہ سے اہل اسلام گائے ذبح کرتے آئے اور کبھی ان کو مقصودِ فتنہ انگیزی نہ ہوتی بلکہ اچھے حکم شریعت ماب اگر مسلمان ان بلاد میں گائے ذبح کرے اور ہندو بنظرِ تعصب منع کریں تو مسلمان اُس سے باز رہے۔

طبیعت میں حق کی طرف رجوع کا مادہ تھا اس سوال سے تہہ بجا اور حضراتِ علمائے یہ جواب تحریر فرمایا: "گائے ذبح کرنا اگر ہمارے واجب نہیں، مگر ایسا مباح نہیں کہ کسی ناریا بل و خاص میں اس کا ردِ اہل ہو بلکہ یہ طریقہ فقیر ہے زمانِ آنحضرت صلعم و صحابہ و تابعین و جہل سلف صالحین سے تمام بلاد و اقصا میں اور ان کی اباست پر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا، ایسے امر شرعی ماثرِ قدیم سے اگر ہندو روکیں تو مسلمان کو اس سے باز نہ نہیں رہے۔ ہر گاہ ہندو ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں، اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس کے ابقاء و جہاد میں سعی کریں، اگر ہندو کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑیں گے تو گنہگار ہوں گے اور مقصود اسی جہد میں جو جواب سابق میں ہے یہ ہے کہ بقصدِ براہِ نگینہ کو نہ فتنہ و فساد کے گاؤ کشی نہ چاہئے مثلاً جہاں عملداری ہندو کی ہو وہاں مسلمان بقصدِ ابتداء سے مردم آزاری خواہ مخواہ ذبح کریں یا عید الفتنے میں کسی ہندو کے مکان کے قریب جا کے بایں خیالی ذبح کریں کہ فتنہ قائم ہو ایسی صورتوں کا ارتکاب نہ چاہئے بلکہ ایسی حالت میں ترکِ اولیٰ ہے اور بلادِ ہند و ستان وغیرہ میں ترکِ اولیٰ نہیں بلکہ اُس کے ابقاء میں سعی واجب ہے۔"

محمد عبدالحی
ابو الحسنات

سوال تو پہلے بھی بلادِ ہند و ستان ہی سے آیا تھا مگر اُس وقت غور نہ فرمایا گیا۔

دہاتی برصغور آمیزہ

ع۔ استغفر اللہ بلکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تہ

اسلام بھی نہ ہو تو وہاں بدی و جبر اس فعل سے کوئی یا زور ہے تو جائز ہے یا یہ کہ بلا سبب ایسی حالت میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

”فی الواقع اُن بلاد میں مسلمانوں کو گاد کشتی باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے اور مراد اُس فقرہ سے یہ ہے کہ جہاں عہداری خاص ہندو کی ہے اور گاد کشتی وہاں زیہمار نہیں ہوتی اُس جگہ باعلان گاد کشتی کرنا بنظر فتنہ اولیٰ نہیں ہے۔“

[محمد عبدالوہاب]

”فی الواقع مقصود جملہ سابق سے یہ ہے کہ بارادہ برا نیگتہ کرنے فساد کے عہداری خاص ہندو میں جہاں گائے ذبح نہ ہوتی ہو گاد کشتی باعلان نہ چاہئے یا ہندو کے ہمسایہ میں علانیہ ذبح کرنا بارادہ فساد نہ چاہئے جی بلادہ مواصحات ہند میں رواج گاد کشتی چلا آیا ہے اب کوئی ہندو پارس تعصب طبع ہے تو مسلمانوں کو پارس حمت اسلامی ابقائے گاد کشتی میں کوشش طبع لازم ہے زیہمار ترک نہ کریں گاد کشتی شعائر مسلمان ہے احتمال فساد ہو تو بذریعہ حکام دفع کرنا اس کا بابقائے رواج قیود واجب ہے کوئی فساد ہندو ذبح گائے سے زیہمار باز نہ رہیں، ذبح گاد شعائر اسلام سے ہے اہمال اس کا بجا وجہ دیدہ جائز ہیں۔“

[ابوالحیاء محمد عبدالعلیم]

”ہاں ابتداء اثرات فتنہ نہ چاہئے اور یہی معنی ہیں فقرہ جبر اب سابق کے پس جن بلاد میں ذبح گاد رواج ہے منع کرنا ہندو کا اُن کی جانب سے اثرات فتنہ و فساد ہو گا اُس کو دفع کرنا مسلمانوں کو ضرور ہے۔“

[ابوالفتا محمد عبدالعلیم ۱۰۹۳ھ]

سوال دوم از بجاکل پور شوال ۱۲۹۸ھ

”اگر مسلمان گائے کی قربانی یا داسٹے کھانے کے گائے ذبح کرنا چاہے اور ہندو جوہر تعصب یا بنظر توہین اسلام روکیں تو مسلمانوں کو گائے کی قربانی یا گائے کے ذبح سے روکنا چاہئے یا کیا کرے، اگر از جانب ہندو فساد کا احتمال ہے مگر اس کا دفع بذریعہ حکام ممکن تو صرف جلیغ فتنہ نہ کرنا چاہئے یا کیا کرے، یہ امر ظاہر ہے کہ اوتھ ای حکوں میں کم ہیں

(باقی صفحہ آئندہ)

۱۸۳/۲	مطبع یوسفی مکتبہ	کتاب الاضحیہ	۱۸۳/۲
۲۸۳/۲	”	”	”
۲۸۳-۸۵/۲	”	”	”

میں بقصد اثر فتنہ و فساد ارتکاب اُس کا واجب ہے، اور قربانی اونٹ کی بہتر ہے یا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اگر دستیاب بھی ہوئے تو بہت قیمت سے، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ سات بھیر کی قیمت ایک گائے سے زیادہ ہوتی ہے اور اگر ہنود کیس تم گائے مت کرو اونٹ بھیر قربانی کرو تو اس کو مان لینا واجب ہے یا نہیں؟ بتیو! قنوجروا۔

جواب: گائے ذبح کرنے کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ نے زمانہ آنحضرتؐ میں اور بعد آنحضرتؐ صلعم کے اس کو ذبح کیا ہے اس کے گوشت حلال اور ذبح جائز ہونے پر اتفاق ہے تمام مسلمانوں کا خواہ بروز جید جو یا اور روز، تو مسلمان کو باز آنا نہیں درست ہے، اور ہنود کی ممانعت تسلیم کر لینا نہیں جائز ہے، تسلیم کرنا موجب اُن کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج کا ہوگا، یہ کسی طرح شرع میں جائز نہیں، اونٹ اگر چہ گائے سے اولیٰ ہے مگر وہی خمس اس پر مشورہ ہے، سنا علی الخصوص جب ہنود بغرضِ تعصب نہیں کہ خواہ محواہ اونٹ یا بکری کرو، مسلمانوں کو ضرور ہے کہ قولِ نذیم کرے، اور گائے کشی کو کہ اسلام کا طریقہ نذیر ہے ترک نہ کریں بوجہ احتمالِ فساد ہنود گائے ذبح کرنے سے رکنا نہ چاہئے۔ ابو الحسنات محمد عبدالحی

ابوالیہا محمد عبدالحلیم

”قربانی لگائے کہ شمار اسلام ہے اس کا موقوف کرنا بسببِ ممانعت ہنود معصیت ہے۔“

عبدالرباب۔

ابوالحسن محمد عبدالحلیم

ابوالیہا محمد عبدالحلیم

ابوالکرم محمد اکرم

یہ مجموعہ فتاویٰ جلد دوم طبع اول ص ۸۸ تا ص ۱۵۵ کا اقتباس ہے، الحمد للہ کہ آخر میں وہی گھنٹا پڑا جو حضرت مصنف مدظلہ نے ہنگامہ اولین خیال فرمایا، ولک فضل اللہ تعالیٰ عن یشاء واللہ ذوالفضل علیہم، ان فتاویٰ کی نقل سے یہ بھی متصور ہے کہ حضرت مصنف مدظلہ کے حکم و جواب کی بعض تائیدات واضح ہوتی کہ بعض عوام کو زیادتِ اطمینان ملے و بآئد التوفیق۔

کتبہ ابو سعید احمد بن ابی الاظہر
مفتی محمد رفیع الحق انصاری
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علیہ و علیہ اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۸۵/۲	طبع ریسرچی ٹرسٹ	کتاب الاضیاء	سہ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی
۲۸۵ - ۸۶/۲	” ” ”	” ” ”	” ” ”

گائے کی؟ بیٹو! تو مجھرو۔

الجواب

والله سبحانه فوق الصدق والصواب ، بسم الله الرحمن الرحيم ، اللهم صل
وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين ، اللهم بك نستعين .
اصل مسئلہ کے جواب سے پہلے دو امر ذہنی نشین کرنا لازم ،

اول یہ کہ ہماری شریعت مطہرہ اعلیٰ درجہ تکمیل و متانت و مراعات و دقائق مصلحت میں ہے، اور جو حکم عرف و مصالح پر مبنی ہوتا ہے انھیں چیزوں کے ساتھ دائر رہتا ہے، اور احکام و احکام میں ان کے تبدیل سے قبل ہو جاتا ہے، اور وہ سب احکام احکام شرعی قرار پاتے ہیں، مثلاً زمان برکت نشان حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وجہ کثرت خیر و نایابی فتنہ و شدت تقویٰ و حرمت خوف خدا عز و جل پرسترو واجب تھا نہ حجاب، اور زمانہ مسلمین برائے غارت خانہ مساجد میں جماعتوں کے لئے حاضر ہوتیں، بعد حضور کے جب زمانے کا رنگ قدسے متغیر ہوا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا،

لوات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وسلم من ای من النساء ما رأیت لهن من
من المہجد کما صنعت بنو اسرائیل
نساء ہا۔ سواۃ احمد و بخاری و مسلم
یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے
زمانے کی عورتوں کو ملاحظہ فرماتے تو انھیں مساجد
جانے سے ممانعت کرتے جیسے بنی اسرائیل نے
اپنی عورتوں کو منع کر دیا تھا (اسے امام احمد و
بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ ت)

بسمِ زمانہ رسالت سے اور بعد پڑھا ائمہ دین نے جو ان عورتوں کو محالعت فرمادی، جب اور فساد
پھیلنا، علماء نے جو ان وغیر جو ان کسی کے لئے اجازت نہ رکھی، درختار میں ہے۔

رات کو عورتوں کا خواہ بوڑھی ہوں جماعت میں حاضر
ہونا مکروہ ہے اور اگر عید، عید اور غلطی مجلس ہو تو مفتی رہے۔

میں مطلقاً مکروہ ہے زمانہ کے فساد کی وجہ سے (ت)

یکرہ حضور من الجماعة ولو لجمعة وعید
و وعظ مطلقاً ولو یحیون ایلا علی المذهب
المفتی بہ لنفسه والآخرین

۹۶	دار الفکر بیروت	۱۲۰/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی
۱۸۳/۱	" "	" "	" "
۸۳/۱	مطبع مجتبیٰ دہلی	" "	" "

جب یہ امر منع ہوئے تو اب اصل مسئلہ کا جواب لیجئے :

گادو کشی اگرچہ بالتحقیق اپنے نفس ذات کے لحاظ سے واجب نہیں، نہ اس کا تارل باوجود اعتقادِ اباست بنظر نفس ذات فعل گز گز، نہ ہماری شریعت میں کسی شخص کا کھانا یا تلبیس فرض، مگر ان وجوہ سے صرف اس قدر ثابت ہوا کہ گادو کشی ہماری مکنا واجب لعیذہ، اور اس کا ترک حرام لیذہ نہیں، یعنی ان کے نفس ذات میں کوئی امر ان کے واجب یا حرام کرنے کا مقتضی نہیں، لیکن ہمارے احکام مذہبی صرف اسی قسم کے واجبات و محرمات میں منحصر نہیں، بلکہ جیسا ان واجبات کا کرنا اور ان محرمات سے بچنا ضروری و حتمی ہے، یوں ہی واجبات و محرمات لغیر ہا میں بھی اتنا ہی واجب و اجتناب شدہ ضروری ہے، جس سے ہم مسلمانوں کو کسی طرح منہ نہیں، اور ان سے بالجبر باز رکھنے میں بیشک ہماری مذہبی توہین ہے جسے کام وقت بھی روا نہیں رکھ سکتے۔ ہم ہر مذہب و ملت کے عقلا سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر کسی شہر میں گادو کشی بند کر دی جائے، اور بطحانہ راضی ہوں اس فعل کو کہ ہماری شرع ہرگز اس سے باز رہنے کا بھی حکم نہیں دیتی، ایک قوم عموماً یہ بات تو کیا اس میں ذلت اسلام متصور نہ ہوگی، کیا اس میں غراری و مغلوبی مسلمین نہ بھی جائے گی، کیا اس وجہ سے ہنود کو ہم پر گردنیں در کرنے اور پیچہ دسپی پر اعلیٰ درجہ کی دستی ظاہر کر کے ہمارے مذہب و اہل مذہب کے ساتھ شہادت کا موقع یا تہ نہ آئے گا، کیا بلاوجہ و جہر اپنے لئے ایسی دنامت و ذلت اختیار کرنا اور دوسروں کو دینی مغلوبی سے اپنے اوپر فہوانا ہماری شرع جائز فرماتی ہے؟ حاشا و کلا ہرگز نہیں، ہماری شرع ہرگز ہماری ذلت نہیں چاہتی، نہ یہ متوقع کہ حکام وقت صرف ایک جانب کی پاسداری کریں اور دوسری طرف کی توہین و تذلیل روا رکھیں۔

سائل لفظ ترک لکھا ہے، یہ صرف مخالط اور دھوکا ہے، اس نے ترک "اور کف" میں فرق نہ کیا، کسی فعل کا نہ کرنا اور بات ہے اور اس سے بالعقد باز رہنا اور بات، ہم پوچھتے ہیں کہ اس رسم سے جس میں صد با منافع ہیں ایک قلم احتیاج آخر کسی وجہ پر مٹی ہوگا، اور وہ ہوا اس کے کچھ نہیں کہ ہنود کی ہٹ پوری کرنا، اور مسلمانوں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے اسبابِ معیشت میں کمی و تنگی کر دینا، ہم اہل اسلام کی ابتدا سے حمد سے بڑی نڈا جس کی طرف ہماری طبیعتیں اصل غلت میں رغبت اور اس میں ہمارے لئے ہزاروں منافع اور اس سے ہمارے خالق تبارک و تعالیٰ نے قرآن عزیز میں حاجبا ہم پر منت رکھی گوشت ہے۔

قال مبینا تبارک و تعالیٰ ومن الامسل و
من المنقر اشین ط قیل الذکرین حسوم
ہمارے رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا، اُس نے
تھارے لئے بنائے اونٹ میں سے دو (زادہ)

اور الاشیاء اقامت علیہ اس حاکم
الانثیین علیہ

اور گائے میں سے دو (ان کا فروں سے) فروں دو
اللہ تعالیٰ نے دونوں زحرام کئے ہیں یا دونوں مادہ
یا وہ جو دونوں مادہ کے پیٹ میں ہے۔
وقال تعالیٰ اولہیروانا خلقنا لہم مما عجلت
ایدینا انعاما فہم لہا مالکون ۝ وذلناھا
لہم ممنا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا
فیہا منفع و مشاسب اہلا یثکرون ۝
پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کا گوشت کھاتے ہیں، اور اُن کے لئے اُن میں منافع ہیں اور پینے کی چیزیں۔
تو کیا شکر نہ کریں گے الی غیر ذلک من الایات۔

اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں گوشت کو دنیا و آخرت کے سب کھانوں کا
سرور اور سب سے افضل و بہتر فرمایا۔

والحدیث مخرج بطریق عدیدۃ من عدۃ
من الصحابة النکاح امرہ رضوان تعالیٰ علیہم
یہ حدیث متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
اجمعین سے متعدد طرق سے تخریج شدہ
ہے۔ (ت)

اور بیشک بکری کا گوشت دانا ہمارے ہر امیر و فقیر کو دستیاب نہیں ہو سکتا خصوصاً مسلمانان ہندوستان
کو ان میں ثروت بہت کم اور افلاس غالب ہے، غریبوں کی گزربے گوشت کاؤ کے نہیں، اور کتب حکمت
بھی شاہد کہ اصل غذا انسان کی گوشت ہے، عناصر غذائے نباتات، نباتات غذائے حیوانات،
حیوانات غذائے انسان، اور بیشک اس کے کھانے میں جو منفعتیں اور ہمارے جسم کی اصلاحیں اور
ہمارے قوی کی افزائشیں ہیں اس کے غیرے حاصل نہیں، اور مرغوبی کی یہ کیفیت کہ ہر شخص اپنے وجدان سے
جان سکتا ہے کہ کیسا ہی لذیذ کھانا ہو، چند روز متواتر کھانے سے طبیعت اس سے سیر ہو جاتی ہے اور

سۃ القرآن الکریم ۱۴۳/۶

سۃ ۴۹/۴۱ تا ۴۳

سۃ سنن ابن ماجہ ابراہیم الاطعمہ باب اللحم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۴۵

زیادہ دن گزری تو نفرت کرنے لگتی ہے بخلاف نان گندم و گوشت کہ طبعاً کھائے تو اس سے تنفر نہیں ہوتا،
معتد گائے کی کھال وغیرہ سے جو بزار ہا قسم کے منافع ملتے اور ان منفعتوں میں ہنود بھی ہمارے شریک بنتے
ہیں، اور چند اقوام کی تجارتیں اور ان کے رزق کے ظاہری سامان اُسی گاؤ کشی کا نتیجہ ہیں۔

تو سائل کا یہ قول کہ "کوئی خاصہ اس فعل پر مرتب نہ ہو" محض تصویر غلط ہے، اور گائے کی قربانی
خاص ہمارے شعائر دین سے ہے، ہمارا ملک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ صریح ارشاد فرماتا ہے،
وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهُ لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ اور اونٹ اور گائے کو کیا ہم نے تمہارے لئے
خدا کے شعاروں میں سے۔

اور یقیناً معلوم کہ ہمارے ملک میں اونٹ ہماری غذا و ادائے واجب قربانی کے لئے کفایت نہیں کر سکتے،
اول تو سخت گراں، دوسرے بہ نسبت گاؤ نہایت قلیل الوجود، اور اگر گاؤ کشی موقوف کر کے اونٹ پر کفایت
کی جائے تو چند روز میں اونٹ کی قیمت وہ چند ہو جائے گی اور یہ نفع عام جو ہمارے نفعیہ کو پہنچتا ہے ہرگز
مقصود نہ رہے گا، اور عجب نہیں کہ رفتہ رفتہ حاکم اونٹ حکماً کا پیداکرے، تو رطل حاجت وائے
اس سے متوقع نہیں، اور بکری کا گوشت کھانے کے لئے ہی تھوڑے توڑے کو حاشا ہے، اور قربانی کے
واسطے بھی ہر شخص ایک بکری جدا گاؤ کرے کہ سال بھر سے کم کی نہ ہو، اور اُس کے اعضا بھی عیب و
نقصان سے پاک ہوں بخلاف اس غریب پرور جاوہر یعنی گائے کے کہ ہمارے مسئلہ شریعیہ سے اس
میں سات شخص شریک ہو سکتے ہیں، اور بیشک سات بکریاں ایک گائے سے ہمیشہ گراں رہتی ہیں۔

مہذب ہمارے مذہب میں اس کا جواز اور ہنود کے یہاں جانعت ایک پڑ میں نہیں، ہماری اصل
شریعت میں اس کا جواز موجود، قرآن مجید میں ہے،

اِنَّ اللّٰهَ يامرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوا نَقْرًا ۚ
وَشَرَانُمْ مِنْ قَبْلُنَا اِنْ اَقْبَضَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَيْنًا مِنْ
دُونِ الْاَسْوَارِ شَرَانُمْ لَنَا (ملفوظ) کما
لَمْ يَلِمْ عَلَيْهِ فِي كِتَابِ الْاَصُولِ۔
بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو (ت)
ہم سے پہلی شریعتوں کو جب اللہ تعالیٰ بیان فرما کر
منع نہ فرمائے تو وہ ہماری شریعت ہو جائے ہے
(ملفوظ) جیسا کہ کتبِ حوالہ میں منصوص ہے (ت)

۳۶/۲۲

۶۴/۶

۳۶ اصول ابو ذہبی باب شرائع من قبلنا نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی م ۲۳۲

اور ہنود کے اصل مذہب میں کہیں اس کی عافیت نہیں، متاخرین نے خواہ مخواہ اس کی تحریم اپنے سر باندھ لی، بلکہ کتب ہنود گواہی دیتی ہیں کہ پیشوایان ہنود بھی گائے کا مزہ چکھنے سے محروم نہ گئے ہوتے اس کی تفصیل دیکھی ہو سو طائفۃ الجبار وغیرہ کتب ہنود کا مطالعہ کر سہ۔

علاوہ بریں ہم دریافت کرتے ہیں اس کی تحریم ہنود کے یہاں دو ہی وجہ سے معتقل ایک یہ کہ جانور کی ناحق ایذا اور ہتھیار ہے، ہم کہتے ہیں اکثر اقوام ہنود بکری، مرغی، مچھلی کی تے ہیں، کیا وہ جانور نہیں، کیا ان کی جان جان نہیں، کیا ان کی ایذا احرام نہیں، کیا ان کا قتل ہتھیار نہیں، اور خود کتب ہنود سے جوام لکھیں و کرشن کا شکاری ہونا ثابت، اُس ہتھیار کا کیا علاج، اور ایسا ہی ناراضی ہنود کا خیال کیجئے، تو اگر وہ ہتھیار کے حکم کو عام کر دیں تو کیا شرع مطہر ہمیں ہر جانور کے ذبح و قتل سے باز رکھے گی، اور سانپ کے افسان کی جان کا دشمن اور ہندوؤں کا دیوتا ہے ہرگز نہ مارا جائے گا، اور مسلمانوں کے اسباب و معیشت مفقود اور انسانوں کے ابواب عافیت مسدود کر دیئے جائیں گے، حاشا و کلا ہمارے شرع ہرگز ایسا حکم نہیں فرماتی، نہ حکام وقت ان خرافات کو ردوار کھیں، کیا مزہ سے لے بات ہے ہندوؤں میں بعض قومیں ایسی ہیں کہ مصلحتاً ہر جانور کا قتل حرام اور ہتھیار جانتی ہیں، بلکہ بعض کو تو اس قدر غلو و تشدد ہے کہ ہر وقت منہ پر کپڑا باندھ رہتے ہیں کہ ٹھکی یا بھنگا حق میں جا کر مر جائے، اور ذاتی طوائف ہنود ان لوگوں کا خیال اور ان کے مذہب کا لحاظ نہیں کرتے، مزہ سے بکری، مرغی، مچھلی وغیرہ نوش جان کرتے اور مسلمانوں کی دیکھی دیکھیوں کے گھماؤ کا لطف اڑاتے ہیں، جب ان کے آپس میں یہ کیفیت ہے تو ہم پر کیوں ہنود کا لحاظ اور ان کے مذہب کا ایسا خیال واجب کر کے گناہ کشی بند کرنے کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے ان ہندوؤں کا طعن صریح اور جہل قبیح (یہ نہیں مگر زہریلے غلط یا قبیح جہانت - ت)

دوسری وجہ یہ کہ گائے اور بکری کے یہاں معظّم ہے اور اپنے معظّم کا ہلاک نہیں چاہتے، ہم کہتے ہیں کہ اولاً گائے کی آنکھیں بند ہوتے ہی ان سادات ہندوؤں کی تعظیم کا حال کھل جاتا ہے، اپنے ہاتھوں چاروں کے حوالے کرتے ہیں کہ چریں چاڑیں اور چرسا اپنے لئے ٹھہرا لیتے ہیں کہ کھال کی بوتلیاں بنا کر پھینک جو جوتوں سے بچی وہ ڈھول کر کھینچی کر شاہی بیاد میں کام آئے، رات بھر تپانے کھائے۔

ثانیاً بغرض غلط اگر تعظیم ہے ہی تو صرف گائے پر مقتصر ہے، ہم بحث خود دیکھتے ہیں کہ ہنود آپ بیل کی تعظیم نہیں کرتے بلکہ اُس پر سخت تشدد کرتے ہیں، بیل میں جوتیں، گاڑی میں چٹائیں، سواریاں لیں، بوجھ لدوائیں، وجہ سخت ماریں کہ بجا بھائی کے جسم زخمی ہو جاتے ہیں۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ بعض ہنود نے بار بار بیل کی گاڑیوں میں اس قدر بوجھ بھرا کہ بیلوں کا جگر پھٹ گیا اور خون ڈال کر مر گئے، تو معلوم ہوا کہ بیل ان کے

یہاں معطل نہیں، اگر یہ ممانعت برائے تعظیم ہے تو چاہئے کہ بخشی بیلوں کے ذبح کی اجازت دیں اور نہ اُن کا صریح منکابہ اور ہیش و حری ہے۔

باقی رہا سائل کا یہ کہنا کہ اس فعل کے ارتکاب سے قرآن فتنہ و فساد ہو، ہم کہتے ہیں جن مواضع میں مثل بازار و شوارع عام و غیرہ کا وکشی کی قانوناً ممانعت ہے، وہاں جو مسلمان گائے ذبح کرے گا البتہ اثرات فتنہ و فساد اس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے اور قانوناً مجرم قرار پائے گا، اور اس امر کو ہماری شریعت مطہرہ بھی رد نہیں رکھتی کہ ایسی وجہ سے مسلمانوں پر مواخذے یا انہیں سزا ہونے کا باعث ہونا بیشک تو جہن اسلام ہے جس کا مرتکب یہ شخص ہوا، نیز اس کی سبب و شتم آئندہ باطلہ مشرکین ہے کہ شرع نے اُس سے ممانعت فرمائی اگرچہ اگر ملک فی نفسہ حرج مخفی نہ تھا،

ولا تلتوا الدین بدمون من دولت اللہ
فیسبوا اللہ عدواً و الغیر علیہ

اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں
کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور

جمالت سے (ت)

اور جہاں قانوناً ممانعت نہیں وہاں اگر قرآن فتنہ و فساد ہو گا تو وہ حرمِ سنہ کی جانب سے ہو گا، اور مجرم انہیں کا ہے کہ جہاں ذبح کرنے کی اجازت ہے وہاں بھی ذبح نہیں کرنے دیتے، کیا اُن کے جرم کے سبب ہم اپنی رسوم مذہبی ترک کر سکتے ہیں، یہ حکم بعینہ ایسا ہوا کہ کوئی شخص اختیار سے کہے تمہارا مال مجھ کو نابالغ قرآن فتنہ و فساد ایذا سے خلق اللہ ہے، کہ نہ تم مالی مجھ کو نہ زور چرانے آئیں نہ وہ قید و بند کی سخت سخت سزائیں پائیں، اس الحق کے جواب میں یہی کہا جائے گا کہ چوری چور کا جرم ہے، اُس کے سبب ہمیں جس مال سے کیوں ممانعت ہونے لگی، اور اگر ایسا ہی خیال ہو تو فتنہ و فساد کا شرعاً ہم پر واجب رہے گی تو ہر جگہ ہنود کو قطعاً اس رسم کے منہا دینے کی سہل تدبیر باتھ آئے گی جہاں چاہیں گے فتنہ و فساد برپا کریں گے اور بڑے جہتال شرعاً ہم پر ترک واجب کر دے گی، اور اس کے سوا ہماری جس رسم مذہبی کو چاہیں گے اپنے فتنہ و فساد کی بنا پر بند کر دیں گے، اور یہی واقعہ اُن کے لئے فطیر ہو جائے گا ایسی صورت میں تم پر اپنی رسم کا ترک شرعاً واجب ہوتا ہے۔

حکم فی الحال یہی صورت حال سے کہ مختلف حکمرانوں نے اپنے اپنے صوبے میں ذریعہ کا وہ مطلقاً خلاف قانون قرار دیا ہے لہذا باذرا با سائے عید اللہ

بالجملہ خلاصہ جواب یہ ہے کہ بازار و مشاعر عام میں جہاں قانوناً حماقت ہے، برادری جہالت ذریعہ گناہ کا مرکب ہونا بیشک اسلام کو تو یہی و ذلت کے لئے پیش کرنا ہے کہ شرعاً حرام، اور اس کے سوا جس جہالت نہیں وہاں سے بھی بازار ہٹا دوں اور ہندو کی بیجا ہٹ بجا رکھنے کے لئے ایک قلم اس رسم کو امٹا دینا ہرگز جائز نہیں بلکہ انہیں مضرت و بدولت کا باعث ہے جی کا ذکر ہم اول کر آئے تھیں شرعاً مظهر ہرگز گوارا نہیں فرمائی نہ کوئی ذی انصاف حاکم پسند کر سکے، واللہ تعالیٰ اعلم

مشعلہ از مسلم لیگ ضلع بریلی مرسلہ سید عبدالودود جانت سیکرٹری لیگ مذکور
جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ

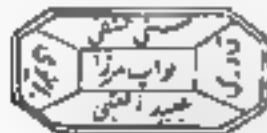
نحمدہ ونصلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل ہندو کی طرف سے نہایت سخت کوشش اس امر کی ہو رہی ہے کہ ہندوستان سے گادگشی کی رسم موقوف کرادی جائے، اور اس فرض سے انہوں نے ایک بہت بڑی عرصہ داشت گرفتار میں پیش کرنے کے لئے تیار کی ہے جس پر کروڑوں باشندگان ہندوستانی کے دستخط لگائے جا رہے ہیں، بعض نا عاقبت اندیش مسلمان بھی اس عرض داشت پر ہندوؤں کے کہنے سننے سے دستخط کر رہے ہیں، ایسے مسلمانوں کی بابت شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اور اس مذہبی رسم جو شعائر اسلام میں سے ہے کے بند کرانے میں مدد دینے والے گناہ اور عذاب اللہ موانعہ دار ہیں یا نہیں؟ بیضا جواب بالتفصیل واللہ ہدیٰ من یشرائی سوار السبیل۔

الجواب

گناہ کی قربانی شعائر اسلام سے ہے، قال تعالیٰ،
وَالْبُدَايُ جَعَلْنَاهُمْ لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
اور اونٹ گناہ کے بیل ہم نے ان کو کیا تمھارے لئے
اللہ کی نشانیوں سے۔

مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ اس معاملہ کے انسداد میں شرکت ناجائز و حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔



کتبہ عبد العزیز فواب مرزا
عبد العزیز مرزا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فی الواقع گاؤں کشی ہم مسلمانوں کا مذہبی کام ہے جس کا حکم ہماری پاک جبارک کتاب کلام مجید رب رباب میں متعدد جگہ موجود ہے، اس میں ہندوؤں کی امداد اور اپنی مذہبی مضرت میں کوشش اور قافلی آزادی کی بندش نہ کرے گا مگر وہ جو مسلمانوں کا بدخواہ ہے،
واللہ تعالیٰ اعلم۔



اللہ عز وجل فرماتا ہے،

ان الله يامرکم ان تن یحوا بقسوة
شرائع من قبلنا اذا قطعها الله تعالیٰ عینا من
دون اسکارس شرائع لنا (حلقط) کما
نص فی کتب الاصول۔

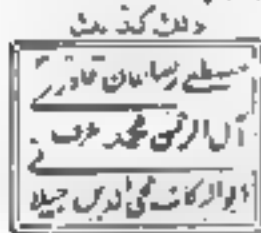
بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔ (ت)
ہم سے پہلی شریعتوں کو جب اللہ تعالیٰ بیان فرما کر منسوخ
نہ فرمائے تو وہ ہماری شریعت جو عاقبتی ہے (منقطع)
جیسا کہ کتب اصول میں منصوص ہے (ت)۔

ذراعت کے بہانے سے ہندو ہماری مذہبی رسم میں نہ صرف دست اندازی بلکہ اس کا پورا انفساد چاہتے
ہیں، اور طرفہ یہ کہ اس پر مذہبی آزادی سے استناد کرتے ہیں، کیا مذہبی آزادی کے یہ معنی ہیں کہ
ایک فریق کے خیالات کو کامیاب کرنے کے لئے دوسرے فریق کی دینی مذہبی رسوم بند کر دی جائیں۔
ہندوستان میں روزانہ ہزاروں گائے ذبح ہوتی ہیں آج تک ذراعت کو کون سا نقصان پہنچا جو
آئندہ پہنچنے کی امید ہے، قدرت کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کی مانگ زیادہ ہوتی ہے اسے زیادہ پیدا
فرماتی ہے، گاؤں کشی بند ہونے سے ذراعت کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا سو اس کے کھیت میں بڑا کرتار
کھیت کو کھا جانے والے اب دشت میں توجہ نہ ہونگے، ہاں گوشت کو نقصان پہنچے گا، مسلمان اور عیسائی بلکہ
ہندو کی بعض اقوام بھی طبعی طور پر غنائے گوشت کے عادی ہیں اسے بند کرنے کے صرف وال ساگ پر انحصار کرنا
ضروری کی عافیت میں خلل انداز ہوگا اور ہرگز ان کی صحت جسمانی ٹھیک نہیں رہ سکتی، اور اس کے سوا عام حاجت
کو سخت نقصان پہنچے گا مثلاً "جوتا" ہے، کیا ہندو اس کے محتاج نہیں، کم لوگ ہیں کہ نری استر کا پتہ ہوں اور
جب ادھوڑی استر کا بند ہو جائیگا تو غریب تو ہمیں ہی نہ سکیں گے اور امرا کے لئے چار چند قیمت ہو جائے گی،
اور اس کے علاوہ ہزاروں کام جن پر چھٹے کے کارخانوں کی بندش ہے اور لاکھوں روپیے کی تجارت ہے اور ہزاروں

سۃ القرآن المکرم ۶۷/۲

سۃ اصول البرزوی باب شرائع من قبل نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۳۲

آدمیوں کا رزق اور گورنمنٹی خزانے کے لئے لاکھوں کا محصول یہ سب امور یکسر بند ہو جائیں گے اور ملک کی رفاہ و آسائش میں عام انقلاب واقع ہوگا جس کا ضرر نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام اقوام کو پہنچے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



کتبہ ابو العلاء مجد علی الاٹلی

عفی عنہ محمد الغنی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۶۱ء مجلس دادخواہی مسلمانان بریلی ریح الاول شریف ۱۳۱۲ھ

دعویٰ قربانی کے جواب میں ہندو نے اپنا یہ بیان پیش کیا ہے کہ قرآن شریف میں اس صل کی اجازت نہیں، بنیاد مذہب مدعی کی اوپر قرآن شریف کے ہے، کتاب مذکور میں قربانی گاؤ کی ہدایت نہیں کرتا ہے، مدعی خلافت اس کے بحکمہ مذہب بغرض دل دکھانے مذہب ہندو کے جس کی دھرم شاستر میں سخت ممانعت ہے۔ یہ فصل خلاف استحقاق کرنا چاہتا ہے فقط، چونکہ یہ بیان ان کا متعلق قرآن شریف و مسائل مذہب کے ہے، لہذا علماء کی صدمت میں استغما سے یہ آریہ بیان سودیج سے یا غلط ۱

الجواب

بیان ہندو سر اسر غلط ہے، مسلمانوں کی آسمانی کتاب قرآن مجید اور ہمارے پیچھے ہی صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سے قربانی گاؤ کی اجازت بخوبی ثابت ہے،

(۱) اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے تفسیریں پارہ، بائیسویں سورہ حج کے پانچویں رکوع میں فرماتا ہے:

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهُ لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ قَدْ خَلَدَكُمْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا صُوفٌ قَدْ أُوجِيتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَاطْعَمُوا الْقَاعِ وَالْمَعْتَرِ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اور قربانی کے ذیل وار جا نوروں کو کیا ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشان دہیوں تمہارے لئے، ان میں بھلائی ہے، تو اللہ کا نام لو ان پر کھڑے ہوئے، پھر جب ان کی گردنیں گرجائیں تو خود کھاؤ، اور صبر سے بیٹھنے والے اور مانگنے والے کو کھلاؤ، یہ ہیں ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ تم احسان مانو۔

قربانی کے ذیل وار جا نوروں اور گائے میں تفسیر قادری جو ہندو کے ایک معزز رئیس منشی وکشنو سی آئی ای نے اپنی فرمائش سے منجانب مطبع تصنیف کرائی اور داخل رجسٹری کرا کر پتے مطبع میں چھپا دیا۔

چھاپی، بیچی، اس کی جلد دوم طبع ششم سطر اخیر ص ۹۷ و سطر اول ص ۸۰ میں آیت کے ان لفظوں کا ترجمہ نہیں لکھا، وَالْبُدْنَ اور اونٹ اور گائے جو قربانی کے واسطے ہانکے لئے جلتے ہیں جعلنھا لکم، کر دیا ہم نے انھیں، یعنی ان کے ذریعہ کو تمہارے واسطے من شعایر اللہ دین الہی کے نشانیوں میں سے ہے۔

اور بیشک ہم خفی مذہب والوں کے تقویٰ امام یعنی امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور ان کے سب پیروؤں کا یہی مذہب ہے کہ بدنہ یعنی قربانی کے ذیل دار جانور میں اونٹ اور گائے دونوں داخل ہیں، انھیں اماموں کا مذہب ہندوستان کے تمام شہروں میں رائج ہے، اور یہاں انھیں کے مذہب پر فتویٰ عمل ہوتا ہے، بدایہ، در مختار، قاضی خاں، عالمگیری وغیرہ مشہور کتابیں اسی مذہب کی ہیں۔ در مختار میں ہے،

بدنہ ہی الاہل والبقر سمیت بہ بدنہ اونٹ اور گائے ہے، ان کے ذیل دار لصنعا متہا۔
ہدایہ میں ہے،

البدنۃ ہی الاہل والبقر، قال مشفق من الاہل لئان البدنۃ تبعی عن البدانۃ وہی الضمامة وقد اشتهر کافی هذا المعنى ولہد یحزنی کل واحد منہما عن مسعۃ اللہ ملخصاً۔
اونٹ اور گائے دونوں بدنہ ہیں۔ شافعی نے کہا اونٹ۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ بدنہ ذیل دار ہونے سے خبر دیتا ہے، اور اس بات میں اونٹ اور گائے برابر ہیں، اسی لئے وہ دونوں سات آدمیوں کی طرف سے کنایت کرتے ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے، البدن من الاہل والبقر بدنہ اونٹ اور گائے دونوں سے ہے۔ اور یہ مضمون حدیث سے بھی ثابت ہے کہ عنقریب مذکور ہوگی۔
(۲) اللہ تعالیٰ اسی رکوع کے شروع میں فرماتا ہے،

ولکل امة جعنا مسکالین ذکر واسم اللہ اور ہر گروہ کے لئے ہم نے مقرر کر دی قربانی کہ ان کا

۴/۷۹۰۰	فوکشور لکھنؤ	آیت والبدن جعلنھا لکم کے تحت	سے تفسیر قادری
۲۳۱/۲	مطبع مجبائی دہلی	کتاب الاضیۃ	سے در مختار
۱/۳۷-۲۳۶	المکتبۃ العربیۃ کراچی	فصل ما یصلی بالوقوت	سے الہدایۃ
۱/۲۶۱	نورانی کتب خانہ پشاور	ابواب السادس عشر فی الہدی	سے فتاویٰ ہندیہ

علیٰ ما سرما قہم من بیحۃ از انعامہ ^۱ نام لیں چوپایوں کے ذبح پر جو اللہ نے انہیں دے
یہاں فرمایا کہ چوپایوں کو اللہ تعالیٰ نے قربانی کے لئے بنایا ہے، اور انہیں چارہ چھٹی سورہ انعام کے
سترہویں رکوع میں چوپایوں کی تفصیل پر بیان فرمائی۔

ثانیۃ انما وجہ من الصنات الثنیں و من
المعز الثنیں (الی قولہ تعالیٰ) و من
الابل الثنیں و من السقر الثنیں و قس
الذکرین حرم ام الانثیین اما اثبتت
علیہ اسحام الانثیین ^۲
چوپائے آنٹ و مادہ میں بھیڑ سے دو، اور بکری سے
دو، اور اونٹ سے دو، اور گائے سے دو، تو
کہہ کیا اللہ نے دونوں زحرام کئے ہیں یا دونوں
مادہ، یا وہ جسے اپنے پیٹ میں رکھا دونوں
مادہ تھے۔

ان آیتوں سے صاف معلوم ہوا کہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری سب کی قربانی اللہ تعالیٰ نے بتائی
ہے، اسی لئے تفسیر مذکور فرمائی تھی نوٹشور کی جلد دوم ص ۱۱۱ و ۱۲ میں چوپایوں پر اللہ کا
نام لینے کی تفسیر میں لکھا،

”بے زبان چوپایوں میں سے یعنی اونٹ، گائے، بکری اس سے قربانی مراد ہے کہ خدا کے نام
پر ذبح کریں۔“

اور پچھلی آیت سے یہ بھی کھل گیا کہ گائے، بیل، بچھا، بکھڑا اس کا کھانا حلال ہے جس کی حلت خود قرآن شریف
میں صراحتاً مذکور ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ پہلے پاسے دوسری صورت سورہ بقرہ کے انہیں رکوع میں فرماتا ہے،
و اد قال موسیٰ لقومہ ان اللہ یا امرکمو
ان تذبحوا بقرة ^۳
اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے بیشک اللہ
تھیں حکم فرماتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔

اور ساتویں پارے چھٹی صورت سورہ انعام کے دسویں رکوع میں موسیٰ و ہارون وغیرہما انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے مسلمانوں کو حکم دیتا ہے،

سۃ القرآن الکریم ۲۲/۲۲

سۃ ۱۳۳-۲۲/۹

سۃ تفسیر قادری آیت ۲۸/۲۲

سۃ القرآن الکریم ۶۷/۲

نوٹشور کنھو

۶۸/۲

وَلَيْتَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبْهَتْنَاهُمْ اِقْتَدُوا
یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ٹھیک راستے چلایا مگر
تو انہیں کی راہ چلی۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگلے انبیاء کی شریعت میں جو کچھ تھا وہی ہمارے لئے بھی عجب تک پہلوی
شریعت اسے منسوخ نہ فرما دے۔ تو گئے قربانی کرنے کی ہیں اجازت یوں بھی ثابت ہوئی، اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے گائے کا ذبح کیا جانا آج کا نہیں بلکہ اگلی شریعتوں سے چلا آتا ہے۔
تفسیر مذکور فرمائشی نو کشور جلد اول کے صفحہ ۱۸۷ و ۱۸۸ سطر اول میں اس حکم الہی ذبح کا ذ
کی حکمت یوں لکھی:

”اس کے ذبح کرنے میں نکتہ یہ تھا کہ گوسالہ پرستوں کی سرزنش ہو، انہیں دکھایا کر جسے
تم نے پوجا وہ ذبح کرنے کے قابل ہے، حیادت اور مدح کے لائق نہیں۔“

(۴) ان سب کے علاوہ اگر فرض نیچے کر قرآن مجید میں گائے اور قربانی کا نام تک نہ آیا ہوتا جب بھی
گائے کی قربانی قرآن مجید سے بخوبی ثابت تھی۔ قرآن مجید نے مذہب اسلام کی بنیاد صرف انہیں احکام
پر نہیں رکھی جس کا خاص خاص میان قرآن مجید میں آچکا، مگر قرآن مجید نے اپنے احکام اور نبی کے ارشاد
دووں پر بنائے، اسلام رکھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هَاتِكُمُ الرِّسُولَ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوا۔
اور فرماتا ہے:

مَنْ يَطْعَمْ الرِّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ۔
اور فرماتا ہے:

وَمَا يَطْعَمْهُنَّ اِنَّهُنَّ اَنْفُسُهُنَّ وَانَّهُنَّ كَذِبٌ
یو جی ہے۔
یہ نبی اپنی خواہش سے کچھ نہیں کتا، وہ صرف خدا کا
حکم ہے جو اسے بھیجا جاتا ہے۔

۱۸۶/۱	۹/۶	۴/۲	۵۹/۵۹	۴۵۳/۵۳
۱۸۶/۱	۹/۶	۴/۲	۵۹/۵۹	۴۵۳/۵۳
۱۸۶/۱	۹/۶	۴/۲	۵۹/۵۹	۴۵۳/۵۳
۱۸۶/۱	۹/۶	۴/۲	۵۹/۵۹	۴۵۳/۵۳

اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود گائے کی قربانی کی، اور مسلمانوں کو ایک ایک گائے کی قربانی میں سات سات آدمیوں کے شریک ہونے کا حکم فرمایا، مذہب اسلام میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کی چھ کتابیں زیادہ مشہور ہیں جنہیں صحاح ستہ کہتے ہیں، ان سب کتابوں میں یہ مضمون صراحتہ موجود ہے، صحیح بخاری شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

خاضی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وسلو عن نسائه بالبقرۃ
کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ،

امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ان تشترک فی الاہل والبقر کل سبعة
منا فی بدنة واحدة
ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدن میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

صحیح مسلم شریف میں انہیں سے روایت ہے،

اشترکنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فی الحج والعمرة کل سبعة فی
بدنة فعال رجل لجا برا يشترک فی البقر
حاشترک فی الجذور، فعال ماہی الا
من البدن
تجا و ہم میں ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ذیل وار جہانور میں سات سات آدمی شریک ہوتے، کسی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے اونٹ میں، فرمایا، گائے بھی قرینہ ہی میں داخل ہے۔

ترمذی و نسائی و ابی ماجہ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے،

قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فی الحج والعمرة کل سبعة فی بدنة فعال رجل لجا برا يشترک فی البقر
ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر

۸۳۳/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب من ذریع ضیحة غفرہ	صحیح البخاری
۲۲۴/۱	" " "	باب جواز الا شترک فی الہدی الخ	صحیح مسلم
"	" " "	" " " " " "	"

وسموفی سفر فخر الاضحیٰ اشترکنا فی البقرۃ میں تھے کہ بقرۃ عید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی فکر سے ایک گائے ذبح کی۔

سبحان اللہ! جو کام خود ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور ہمیں اس کا حکم دیا، اسے مذہب اسلام کے خلاف جاننا، یا مذہب اسلام میں اس کی اجازت و ہدایت نہ ماننا کیسی کھسلی ہٹ دھرمی ہے۔

(۵) اس بیان میں ایک بڑی نا انصافی یہ ہے کہ ہماری تو صرف کتاب آسمانی سے ثبوت چاہا، جو ہم روشن طور پر ادا کر چکے اور اپنے لئے شاستر کا دامن پکڑا دیکر نام کیوں نہ لیا جسے اپنے نزدیک کتاب آسمانی بتاتے ہیں، اگرچہ یہ تو اب اپنے وید سے قربانی کا ذکر مانع ثابت کریں، اور شاستر پر بنائے مذہب رکھتے ہیں تو ہماری بھی کتب فقہ کو بنائے مذہب ہائیں۔ ہاریہ، درمختار، قاضی خاں، عالمگیری وغیرہ ہزار دس ہزار کتابیں جو چاہیں دیکھ لیں جس میں قربانی کا باب مذکور ہے، ان سب میں قربانی کا نہایت صریح طور پر مسطور ہے، تو اسے خلاف مذہب بتانا صریح دھوکا دینا ہے۔

(۶) یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کس ساں ہنود نے خوب ثابت کر دیا کہ عورتی پوجن اور بڑوں کے آگے ٹھنڈا بھانا، سنگھ بھونگنا، مہادیو پر پانی پھینکانا، بولی دوالی وغیرہ وید و بائیس کہ ہنود نے اپنی مذہبی عمارت رکھی ہیں، جن کا ذکر ان کے وید میں نہیں، سب ان کے خلاف مذہب ہیں کہ جس کتاب پر بنیاد مذہب ہنود ہے ان کا پتا نہیں دیتی، پچھلے ہنود نے محض براہ جیلہ انھیں مذہبی بنا رکھا ہے۔

(۷) سب سے زائد یہ ہے کہ وید جس پر مذہب ہنود کی بنا ہے خود صاف صاف قربانی کا ذکر اجازت دے رہا ہے، اخبار پائیر ص ۳۴۳ مطبوعہ ۱۰ اپریل ۱۸۹۳ء میں ایک مضمون چھپا ہے کہ

”ہندوستان قدیم میں گائے کی قربانی“

اسی میں وید سے نقل کیا،

”اسے اگنی! یہ پاک نذر صدق دل سے راگ کی صورت میں تیرے حضور پیش کرتے ہیں، اور تمنا ہے کہ یہ سانڈ اور گھنیاں تجھے پسند آویں۔“

رگ وید ۱۶-۱۷-۲۷ میں تو دل سے سو ما کا حرق پینے والی اگنی خالی کی جیسے گھوڑے اور سانڈ اور بیل اور گھنیاں اور منت کے مینڈھے پر ٹھاکے جاتے ہیں ستائش کروں گا۔ رگ۔ ۱۰-۹۱-۱۳۔

اسی اخبار میں ہر جہہ پران، اور سستیادھار پکا کش اور تہہنا جلد ۲ باب ۸ اور منو کی سہ مہرٹی ۵: ۴۱ وغیرہ کتب مذہب ہنود سے ہندوؤں کا گمانیں ذریعہ کرنا بخوبی ثابت کیا ہے، اسی طرح یہ امر مہا بھارت وغیرہ سے بھی ثابت۔ فیصلہ ہائی کورٹ مقدمہ قربانی نمبری ۶۸ میں تاریخ ہنود زمانہ پیشیں سے حکام ہائی کورٹ نے ثابت کیا ہے کہ اگلے ہندو اپنی دینی رسوم میں گنوبید یعنی گائے کی قربانی کیا کرتے تھے۔ اور مقدمہ میں حکمائے ہنود نے اس کی تاکید کی تھی، تو ثابت ہوا کہ ہنود اپنے وید اور مذہبی کتب یوں اور اگلے پیشواؤں سب کے خلاف بیکہ مذہب صرف بغرض دل دکھانے مسلمانوں کے جن کے مذہب میں قربانی کا وہی صاف صریح اجازت ہے۔ امر مذہبی میں مزاحمت بیجا خلاف استحقاق کرنا چاہتے ہیں جس کا اعتقاد عرفاً قانوناً کسی طرح انہیں اختیار نہیں۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعظم و علمہ جل مجدہ تم دیکھ

مسئلہ از بنارس، چوک جدید مستولہ حاجی محمد امیر و عبدالکریم صاحبان گلٹ فردش

۲۹ صفر المظفر ۱۳۲۱ھ

ہمارے سنی حنفی علماء رحمہم اللہ تعالیٰ اس میں کیا فرماتے ہیں کہ ہم مسلمانان ہند کو باوجود کفار کے گاؤں کی قربانی کے مٹانے پر کمر بستہ۔ ہے کہ صرف ہندوؤں سے سلطانی ہندوہ ل کرنے کی غرض و مصحت سے گائے کی قربانی کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دینا، اور بغرض مذکور اس کے ترک کر دینے کو تحریر اور تقریر اعام جلسوں میں بیان کرنا اور شائع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

گائے کی قربانی ہندوستان میں اظہر شأنا براسلام سے ہے،

قال الله تعالى والبدن جعلها لكم من شعائر الله

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور قربانی کے ذیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم سے تمہارے لئے اللہ کی نشانیاں سے کئے۔ (ت)

اور ہم نے اپنے فتاویٰ میں ثابت کیا ہے کہ یہاں اس کی قربانی واجب ہے اور بلحاظ ہنود اس کا ترک ناجائز۔ کسی دینی کام کے لئے کفار سے چنہ لینا اول تو خود ہی ممنوع اور نعت معرب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، انا لافستعین بمشرك ولا تفسد بکلمة مشرك سے بدو نہیں لیتے۔ ولہذا اعلیٰ تہریع

لہ القرآن الحکیم ۳۹/۲۲

لہ سنن ابوداؤد باب فی المشرک لیسہم لہ آفتاب عالمی پریس لاہور ۱۹/۲

سنن ابن ماجہ باب الاستعانة بالمشرکین ایچ ایم سعید پبلی کراچی ص ۷۰۸

فرماتے ہیں کہ کسی کتابی کافر سے قربانی کا ذریعہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ کتابی کا ذبیحہ جائز ہے۔ تنویر الابصار میں ہے: مکروہ ذبیحہ کتابی ملے (کتابی کا ذبیحہ مکروہ ہے۔ ت) رد المحتار میں ہے:

لانها قربۃ ولا ینبغی ان یستعان بالکافر فی امور الدین ^ج کیونکہ یہ عبادت ہے اور دینی امور میں کافر سے مدد لینا مناسب نہیں۔ (ت)

امام نسفی کافی میں فرماتے ہیں:

امر المسلم کتاباً بان یدفع اضحیۃ جاش، لانه من اهل الذبائح والقربۃ ابانابہ ونیتہ ویکرہ لانت هذا من عمل القرب وفعله لیس بقربۃ ^ج مسلمانوں نے کسی کتابی کافر کو قربانی کے جانور کو ذبیحہ کرنے کا حکم دیا تو جائز ہے کیونکہ کتابی لوگ ذبیحہ کے اہل میں (ت)

تو مشرک سے مسلمان مجاہدوں کے لئے چندہ ملے کہ اس کی نگاہ میں اسلام کو معاذ اللہ محتاج و ذلیل ٹھہرانے کے لئے اس کے ہر تہمت اٹھانے پر تیار رہنا اور اسلام کا ایک بڑا شمار بندہ کر دینا اُسی کا کام ہو سکتا ہے جو سخت احق اور اسلام کا نادان دوست یا صریح منافق اور اسلام کا چالاک دشمن ہو، والیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۸۰ مستولہ حافظ غور شید علی صاحب از حدیث فیہ المعاد و بہتک ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم۔

اللهم رب لا تنزع قلوسنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة ط المثل انت الوهاب ^ج اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر، بیشک تو ہے بڑا دینے والا (ت)

عسہ کافی سے مقابلہ نہ ہو سکا اس لئے یہاں کا کچھ لفظ ردہ گیا ہو، واللہ اعلم

۱۔ در مختار کتاب الاضحیۃ مطبع بقیائی دہلی ۲۳۲/۲
۲۔ رد المحتار دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۰۸/۵
۳۔ کافی امام نسفی
۴۔ القرآن الکریم ۸/۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین معین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے دوسرے مسلمانوں کی آینادہی اور تکلیف دہ سانی کے لئے ہندوؤں اور آریوں سے عقد محبت اور بھتی بندھ مضبوط کیا، اور کافروں کے دباؤ سے محض ان کی خوشنودی اور اپنی غرض حاصل کرنے کے لئے علی الاعلان نچایت میں کہہ دیا کہ ہم گائے کی قربانی ہرگز نہیں کریں گے کیونکہ گائے کی قربانی کہیں نہیں آئی ہے۔

اب استفسار یہ ہے کہ گروہ مذکور اس عقد جو افی آیہ ربانی،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَاسْمَكُ
وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنَّ اسْتِغْيَا الْكُفْرَ
عَلَى الْإِيمَانِ طَوْنٌ يَتَوَلَّوْهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ
هُمُ الظَّالِمُونَ ط

اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں (ت)

اور حدیث رسول، من تشبه بقوم فهو منهم (جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔ ت) خواہ تشبہ اعتقادات میں ہو یا علیات میں، یا دونوں میں، کافر ہو یا نہیں؟ علاوہ انہیں مسلمانوں کی ضد میں اپنے کئے پر جم جانے اور بر تقدیر گناہ کبیرہ ہونے کے اس پر اصرار کرنے سے کافر ہوا یا نہیں؟ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے، اور علماء کی شان میں کلمات بد کہنے، اور شریعت محمدیہ کی توہین سے یہ لوگ کافر ہوئے یا نہیں؟

الجواب

صورت مستفسرہ میں وہ لوگ سخت اشد اغضب اشنع کبیرہ کے مرتکب ہیں، گائے کی قربانی بلاشبہ قرآن عظیم سے ثابت ہے، جواز کے لئے تو آیات کثیرہ ہیں، مثلاً:

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَكُونُوا قَرْبَانَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے، بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔

۱۔ القرآن الکریم ۲۳/۹ باب فی لبس الشہرة
۲۔ سنن ابوداؤد مروی از عبد اللہ بن عمر
۳۔ القرآن الکریم ۶۴/۲

آفتاب عالم پریس لاہور دار المعرفہ بیروت
۲۰۳/۲ ۵۰/۲

اور فرماتا ہے :

من الابل اثنتین ومن البقر اثنتین طقت
ما الذکر بین حرماہ الاثنین اما اشتملت
علیہ اسحام الاثنین یٰ
اورنٹ میں سے دو، اور گائے میں سے دو، تم فرماؤ
کیا اللہ نے اورنٹ اور بیل حرام کئے ہیں یا اونٹنی اور
گائے یا بڑا اور بچہ۔

یعنی ان میں سے کچھ حرام نہ فرمایا، سب تمہارے لئے حلال ہیں، اور خاص عبادت قربانی کے لئے فرماتا ہے،
واللہ ان جعلتھا لکم من شعائر اللہ یٰ
قربانی کے اورنٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے
اللہ کی نشانوں سے بنائے۔

مخصوصاً ہندوستان میں کہ یہاں قرباں مخصوص گائے کی قربانی واجبات شرعیہ سے ہے جیسے ہم نے اپنے رسالہ
”انھس الفکر فی قربان ابیکر“ میں بدلائل واضع ثابت کیا ہے، خوشی ہنود کے لئے اس سے باز
رہنے والا بلاشبہ بدخواہ اسلام و مسلمین ہے، دشمنانِ دین سے دوستی کرنے والا دشمنِ دین ہوتا ہے
اور روز قیامت اُن کے ساتھ ایکسٹی میں باندھا جاتا ہے،

قال تعالیٰ ومن یتولہم مسکد فاسہ
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو تم میں اُن سے دوستی رکھے
انھیں میں سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، السلام مع من احب آدمی اس کے ساتھ
ہوگا جس سے محبت رکھے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، انت مع من احببت تو اس کے ساتھ ہوگا جس
کے ساتھ دوستی رکھے

اور ایک حدیث میں ہے قسم کا کرار شاد فرمایا،

ما احب من اجل قوم الا حشرہ اللہ فی زمزم
او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
جو کسی قوم کے ساتھ دوستی رکھے گا ضرور اللہ تعالیٰ
انھیں کے ساتھ اُس کا حشر کرے گا۔

۳۱/۱۲	سۃ القرآن الکریم	۳۳/۹	سۃ القرآن الکریم
		۵۱/۵	سۃ
۹۱۱/۴	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب علامۃ الحب فی اللہ	سۃ صحیح البخاری
۵۲۱/۱	” ” ”	باب مناقب عمر بن الخطاب	سۃ
۱۹/۲	المکتبۃ المصطفویہ بیروت	حدیث ۲۵۱۹	سۃ المعجم الکبیر

گناہ کبیرہ پر اصرار اگرچہ کفر نہیں مگر دشمنانِ دین کی دوستی اگر آج کفر نہ ہو تو معاذ اللہ مرتے وقت کا راتھاتی ہے کہ انھیں کے ساتھ حشر ہو، اور مطلقاً علمائے دین یا کسی عالمِ دین کی اُن کے عالمِ ہونے کے سبب بُرا کہنا یا شریعتِ مطہرہ کی اوٹی توہین کرنا، یہ تو یقیناً قطعاً کفر و ارتداد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹۲ء مسئلہ ۱۸: ازارائے بریلی مقام بدر سردر حمانیہ عربیہ مسئلہ مسلمانانِ ازارائے بریلی

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لیڈرائی قوم جو علمِ شریعت سے ناواقف اور احکامِ شریعت سے بے بہرہ ہیں، انھوں نے ۲۰ جنوری ۱۳۲۰ء کو بمقامِ ٹاؤن ہال ایک میٹنگ منعقد کر کے ان ایلیان شہر کو جمع کیا، اور قومِ ہنود کی ہمدردی کو اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ نہایت بُرے اور قسریہ تاہید میں دکھلاتے ہوئے، باوجود مقامی عالمِ دین کے احتیاط و متنبی ازارائے نہ ہونے کے اس امر پر بے حد مصروف ہوئے کہ قومِ ہنود کی ہمدردی کے مسئلہ میں گائے کی قربانی جو اُن کے سخت دل آزاری کا سبب اور باہمی اتفاق اور اتحاد کے لئے سدِ باب اور رخنہ انداز ہے قطعاً چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ اس وقت ان کی محبت اور ہمدردی بالخصوص مسلمانانِ بریلی کے بارے میں بہ ضروری ہے ان کی معیت معاملاتِ مذکورہ میں قطعاً مفید اور اُن کی غلطی کی قطعاً مضر ہوگی، اور یہ بھی بیان کیا کہ شریعت نے ہم کو اختیار دیا ہے کہ گائے بکری بھیڑ وغیرہ جس کی چاہیں قربانی کریں بلکہ عیدِ ثحا کی قربانی افضل ہے، لہذا افسل کے ہوتے ہوئے گائے کی قربانی جس میں دل آزاری قومِ ہنود ہے ہرگز نہ کرنا چاہئے، چنانچہ افسرِ علاقے ہند جناب مولانا عبدالباری صاحب نیز دیگر علمائے پنجاب نے ایسا ہی فتویٰ دے دیا ہے، اور یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ غریب اور مثلاً دس روپے کی گائے لے کر سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کر دیا کرتے تھے اب ان کے لئے یہ انتظام کیا جائے گا کہ اُن سے دس روپے لے کر سات بکریاں بھیڑ ہم لوگ ہم پہنچا دیا کریں گے اور تائد روپے ہم لوگ اپنے پاس سے لگا دیا کریں گے، یا بھیڑ اور بکری بہ نرخ بازار مثلاً چار پانچ روپے واسس م لوگ خرید کر فراہم رکھیں گے اور غریب کو مثلاً ایک روپے واسس دیا کر بیٹے، جس کے لئے کچھ چندہ بھی کیا گیا ہے، مگر اس کے لئے مذکور کوئی جامداد وقف کرتے ہیں اور نہ ہمیشہ کے لئے کوئی جسرٹی کی ضرورت ہے، چونکہ اس امر پر پورا اتفاق ہے کہ یہ لوگ اس بارِ عظیم کو ہمیشہ نہ بناہ سکیں گے، لہذا ضرور اور اغلب ہے کہ اس میں قومِ ہنود سے خفیہ یا صراحتہ ضرور امداد لیویں گے۔

لیڈرائی قوم کا خیال ہے کہ جس قدر قربانیاں سالانہ کرتے ہیں گائے کی لوگوں نے کی ہیں انھیں کو امداد دی جائے گی، اور جو لوگ جدید قربانی کرنا چاہیں گے ان کو امداد نہ دی جائے گی، نیز جو لوگ

پیغمبر علیہ السلام یا اپنے دیگر بزرگوں کی طرف سے قربانیاں کیا کرتے تھے، چونکہ یہ بلا ضرورت ہے اس لیے ان کو امداد نہ دی جائے، اور یہ بھی خیال ہے کہ قربانی ہی پر کیا منحصر ہے بلکہ جلد شادی وغنی وغیرہ وغیرہ میں گائے ذبح نہ کی جائے، بجائے اس کے بکری وغیرہ کا گوشت استعمال کیا جائے، اور رائے بریلی میں اس امر کا تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ جن مقامات میں گائے کی قربانیاں ہوا کرتی ہیں، اُس جگہ ایک سال قربانی نہ دینے سے پھر آئندہ سال اُس جگہ قربانی میں سخت رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، اور نہیں ہو سکتی، چنانچہ اُس کی نظیر موجود ہے، اس موقع پر کسی قانون داں ریڈر کو محسوس نہیں ہوئی کہ اُس کو بمقتضائے قانون حبساری کرا دیوے، بلکہ فتنہ و فساد کے الفاظ سے مرعوب کر کے غریبار کو خاموش کر دیا جاتا ہے، لہذا امور ذیل دریافت طلب ہیں،

(۱) قوم ہندو کی ہمدردی گزشتہ و آئندہ کے صلہ میں، اور باہمی اتحاد قائم رکھنے کی غرض سے گائے کی قربانی ترک کر دینا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) اور اُن لوگوں کے وعدہ موہومہ مذکورہ پر کھدوسہ کرنا جائز ہے یا نہیں، اور اُن کے فراہم کردہ چندہ سے امداد لے کر پی طرف سے دینا ناجائز ہے یا نہیں؟

(۳) اُن لوگوں کے فراہم کردہ چندہ سے جس میں شبہ قوی ہے کہ رقوم ہندو بھی شامل ہوں گی قربانی کرنا جائز ہو گا یا ناجائز؟

(۴) فی الواقع اگر مولوی عبدالباقی صاحب وغیرہ کا اُس کے متعلق فتویٰ ہو چکا ہے اس پر عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟

(۵) اور ایسے محرمین کی کمیٹی میں شرکت کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور اس کے محرک اور مرکب عند اللہ مابور ہوں گے یا گنہگار؟

(۶) گائے بھیڑ بکری اونٹ وغیرہ میں منجانب شریعت ممتاز ہونا، اس کے کیا معنی ہیں؟ بیتنا تو جبر و

الجواب

(۱) گائے کی قربانی شعار اسلام ہے،

قال اللہ تعالیٰ والبیّنات جعلہا لکم من شعائر اللہ یلہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، قربانی کے اونٹ اور گلے ہم نے
تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے بنائے (ت)

دشمنانِ دین سے اتحاد منانے کو شعارِ اسلام بند کرتا بدخواہیِ اسلام ہے۔

(۲) اُن صاحبوں کا وعدہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ اُن کے شیطان ہے،
وقال اللہ تعالیٰ وما یعدہم الشیطن
الافسوس والایہ
دیتا مگر فریب سے۔

ان سے چندہ سے مدد لے کر گائے کی قربانی چھوڑنا، شیطان کا، اوّل چلا لینا ہے۔ دو چار کو
شیطان نے دھوکا دے لیا، اور مسلمان تو اپنی آنکھیں کھلی رکھیں۔

(۳) اس کا جواب جوابِ دوم میں آگیا، اور اس سے اور بھی کھل گیا کہ یہ شیطان کا فریب ہے بزرگِ کفار
تو ہمارے دین کی خیر خواہی نہ کریں گے، قال اللہ تعالیٰ لایا لولیکم خبا لا (وہ تمہاری بُرائی میں
نہیں کرتے۔ تے) ضرور ہے کہ جس میں وہ سامی ہیں اس میں تمہارے دین کا ضرر ہے۔
قال اللہ تعالیٰ ودواھا عنکم بے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ان کی آرزو ہے کہ ایذا
تھیں پہنچے۔ (تے)

ان کے زبانی اتحاد پر پھول قرآنِ عظیم کو بہول ہے۔
قال اللہ تعالیٰ قد بدت البعضاء صفت
المواہم وما تخفی صدورہم اکبریکم
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ ان کی باتوں سے جھٹک
اُٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں بڑا ہے (تے)
اس اتحاد کی ایک طرف تالی تو دیکھو، تم اپنا شعارِ دین بند کر دو جسے تم ان سے بالکل مخفی کرتے ہو،
اور وہ اتنا بھی نہ کریں کہ اتنے گھٹے مسئلہ اُن منہ روں سے بند کر دیں، یہاں سے تمہیں یا کم از کم
کسی مسجد کو وہ مکروہ و دلخراش آوازیں جائیں وہ اعلان نہ چھوڑیں اور تم مخفی سے بھی باز آؤ، یہ انہیں
لیڈروں سے اسلام دوستی ہے۔

(۴) مولوی عبدالباقی صاحب کے والد مرحوم مولانا عبدالحق صاحب، اور اُن کے استاد
مولوی عبدالحق صاحب اور دیگر علمائے فرنگی محلِ کافتویٰ خود مجرمِ فسادِ مولوی عبدالحق صاحب میں
چھپ چکا ہے کہ بخاطر ہنود قربانی گاؤ بند کرنا معصیت ہے، ناجائز ہے، اس کا جاری رکھنا واجب
ہے، النفس الفکسہ سمجھتا ہوں اس پر عمل چاہئے۔

(۵) عزیزین کا حال قرآن عظیم کی آیتوں سے اُپر ظاہر ہو چکا کہ شیطان کے فریب میں ہیں، نادانستہ خواہ ان میں بعضے دانستہ بدخواہی اسلام کر رہے ہیں، اس گمراہی میں شرکت حرام ہے کہ قرآن عظیم کو پیٹھ دینے کا مجب ہے۔

قال اللہ تعالیٰ واما یسئیک الشیطان
فلا تقعد بعد الذکر ی مع القوم الظالمین
وقال تعالیٰ فلا تقعدوا معہم حتی ینحوضوا
فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلہم
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے
تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ (ت)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو
جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم
بھی انہیں جیسے ہو۔ (ت)

(۶) اس کی تفصیل "انفس الفکر" سے معلوم ہوگی، قربانی کا تمہیں اختیار ہے، مگر مخالفان اسلام کی خاطر سے شمار اسلام بندہ کرنے کا کسی وقت تم کو اختیار نہیں،
واللہ یعول الحق وھو یمجدی السبیل
مسئلہ ۱۹۵ از فقہور محلہ ایرانیاں مسئلہ حکیم سید نعمت اللہ صاحب ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ
۱۹۶ مولانا علیہم السلام در تہذیب و برکاتہ : آج کل انباروں میں علماء نے شائع فرمایا ہے کہ
مصلحت ضرورت ہے کہ ہندوؤں سے اتفاق کیا جائے اور بیگائے گائے کی قربانی کے بکری بھیر کی قربانی
کی جائے، قربان والا اس کی نسبت کیا فرماتے ہیں کہ جو قربانی گائے کی کرتا ہے اُس کو آجکل اس
مصلحت سے گائے کی قربانی نہ کرنا کیسا ہے؟
(۲) اصل میں بکری بھیر کی قربانی افضل ہے یا گائے کی، فقط

الجواب

یہاں گائے کی قربانی قائم رکھنا واجب ہے، اور اس ناپاک مصلحت کے لئے اس کا چھوڑنا ناجائز
گائے کی قربانی اسلام کا شمار ہے، اور شمار اسلام بندہ کرنے کی دہی کو شمش زب سے گا جو اسلام کا
بدخواہ ہے، ایسا شخص عالم نہیں ہو سکتا بلکہ ظالم ہے، اور کسی پر ظلم ہوتا ہے، اسلام پر، اور ہندو
سے جیسا اتحاد منایا جا رہا ہے حرام ہے حرام قطعی حرام ہے نعوس قرآن عظیم سے حرا ہے اور اسکے نتائج ہر سچے

کہ مسلمانوں نے قشتے لگا اسے، رام پھیں پر پھول چڑھائے، مشرک کی ٹکٹکی اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس کی جے بولتے ہوئے مرگھٹ میں لے گئے، قرآن عظیم ایک ڈولے میں رانا تن کی فوجا کرتے مندر میں لے گئے، ان کے ہٹے لیدر نے قرآن وحدیث کی تمام عربیت پرستی پر نثار کر دی، یہ قصائے کھلے ہوئے کفر نہیں رہے، مشرک سے اتحاد ہو کر یہ نتیجہ آپ ہی ضرور تھا، قرآن کریم میں صاف ارشاد فرمایا کہ تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا، وہ سب انہیں میں سے ہے، آئیہ کرہ کارڈا پر نہیں لگی جاسکتی، تجربہ اس کا یہی ہے، پھر کیونکر ممکن تھا کہ مشرکوں سے اتحاد کرنے والے مشرک نہ ہو جاتے، یہ یہاں ہے اور اگر سچے دل سے تائب ہو کر باز نہ آئے تو صحیح حدیثوں کا ارشاد ہے کہ اُن کا ستر بھی بت پرستوں کے ساتھ ہوگا۔ مولیٰ عزوجل اپنے غضب سے پناہ دے، ہدایت فرما کر دل نہ اٹلے، راہ دکھا کر آنکھیں نہ پٹلیں، اخفَضْنَا قُرْشِیَّتَ الْقُؤُبِ وَالْاَبْصَارِ (اسے دلوں اور آنکھوں کو بدلتے والے! ہماری صفاغت فرما۔ ت) وہو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از کھنڈر کٹوانٹ روڈ، کوٹلی ۲۲ مسئلہ مولوی عبد الحمید صاحب ۵ ربیع الاول ۱۳۲۹
عالیجناب محل القاب مولانا صاحب قلاو ام، اٹل رکاتھ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آج کل اہل ہندو جگہ جگہ یوہسپائی کے درویش اسمہ دلا دشتی خوش رہتے ہیں، چنانچہ فیض آباد، ہاتھرس اور شہر نکھو میں ہندو ممبران یوہسپائی نے اپنی زیادتی قعدا کی وجہ سے تمامی مسلمان ممبروں کے خلاف انسداد کاؤ کشی کا قانون پاس کر دیا ہے، اگر خدا نخواستہ گاؤ کشی قانون منع قرار دی گئی تو عام مسلمانوں کو صرف اسی قدر نہیں کہ روزمرہ کی زندگی میں اُن کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ تقریباً تمام غیر مستطیع مسلمان جو قعدا میں توتے فیصدی سے بھی زائد ہیں ان سب کو عید اٹھنے میں قربانی کرنا بھی نصیب نہ ہوگا، اس لئے کہ غریب مسلمان کسی طرح اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ وہ فردا فردا پندرہ بیس روپے کا بکرا ہر سال خرید سکیں، لہذا دریافت طلب یہ ہے کہ ایسے وقت میں عام مسلمانوں کو خاموشی اختیار کرنی چاہئے یا انسداد کاؤ کشی کے خلاف اُن کو بھی اسکاٹنی جدوجہد کرنی چاہئے، اور مذہباً ان پر کیا واجب ہے؟

یہ ایک استدعا ہے جس کا جواب براہ کرم دہرائے خدا اور رسول اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جلد تر عطا فرمائیں تاکہ مسلمانوں کے عام جلسہ میں جو کہ صرف پانچ چار یوم میں ہونے والا ہے، آنجناب کا شرعی حکم پھر سب کو پڑھ کر سنایا جاسکے۔

الجواب

مولانا المکرم ذوالجہد والمکرم اکرکم وعلیکم السلام درحمتہ اللہ وبرکاتہ:

یہ مسئلہ بھی کچھ قابل سوال ہے، حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کان یحب ان یعلم منزلتہ عند اللہ،
فلینظر کیف منزلتہ اللہ عنده، فانت
اللہ یغزل العبد منه حیث انزلہ من
نفسہ یس، واما الحاکم فی المستدرک و
الدارقطنی فی الافراد عن انس و ابو نعیم
فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ و عن مسمرۃ بنت
جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہم.

جو یہ جانتا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اس کا
مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی
قدر کیسی ہے، کہ بدے کے دل میں جتنی عظمت اللہ
کی جوتی ہے اللہ اُسی کے لائق اپنے یہاں اسے
مرتبہ دیتا ہے۔ (اسے حاتم نے مستدرک میں اور
دارقطنی نے افراد میں انس و ابو نعیم نے حلیہ میں
ابو ہریرہ اور مسمرہ بنت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے روایت کیا۔ ت)

آدمی اگر اللہ و رسول کے معاملہ کو اپنے ذاتی معاملے برسی رکے تو دین میں اس کی سرگرمی کے لئے بس ہے۔
ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ذرا سی نالی یا پرنا لے کی ملک بلکہ مجرد حق کے لئے کس قدر جان توڑ عرق ریزیاں
کرتا ہے اس کا مقدر منتہا تک پہنچاتا ہے، کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا، پیسہ کے مال پر ہزار
اٹھا دیتا ہے، دنیوی فریق کے مقابل کسی طرح اپنی دبی گوارا نہیں کرتا، کھائے کٹی مسلمان کا دینی حق ہے
اور حق بھی کیسا، خاص شعار اسلام۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

والبدن جعلتکم من شعائر اللہ

اور نٹ اور ٹکائے کی قربانی کو ہم نے تمہارے لئے

دین النبی کے شعاروں سے کیا
امام محمد جامع صغیر میں فرماتے ہیں: **وَالْبُيُوتُ مِنَ الْيَابِلِ وَالْمَقَرَّةِ** (اونٹ اور گائے بڑے
ہیں۔ ت) اور اگر شعار اسلام کو اور بھی خاص اہدائے اسلام کے مقابلہ میں اپنی ایک نالی کے برابر
بھی نہ سمجھو، قربان لو کہ اللہ واحد قہار ہے یہاں تمہاری قدر کتنی ہے اگر وہ ضرورت و ضرر جو سوال میں
مذکور ہوئے نہ بھی ہوتے بقدر قدرت کو شش لازم تھی، حدیث میں ہے: **لَيْسَ مَعَا مَن اعْطِيَ**

لہ المستدرک للحکم
لہ القرآن الکریم
لہ الجامع الصغیر
باب تعلیہ البدن
طبع یوسفی مکتبہ
ص ۳۱

الدینۃ فی دیننا ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے دین کے معاملے میں دہتی رکھنے دے کہ ان ضرورتوں اور ضرروں کے ہوتے ہوئے بیشک جو اس میں بے پروائی و چشم پوشی برتے گا اور حسب طاقت دین کی مدد نہ کرے گا اور شعائر اسلام کو نقصان پہنچے دے گا تو قیامت سخت باز پرس میں پکڑا جائے گا اور اس کی جزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اُس کی شدید عاجت کے وقت اُسے بے یار و مددگار چھوڑے، جیسا اُس نے دین کی مدد سے نہ موزا، قال اللہ تعالیٰ فکلنک الیوم تلتی اُس سے قیامت میں فرمایا جائے گا جیسا تو نے دین کو بھلا دیا تھا ویسا ہی آج تو بھلا دیا جائے گا کہ کوئی تیری خبر نہ لے گا، والیعا ذب اللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۸ از پرولیا ضلع مان بھوم مستولہ غلیظہ محمد جان شب ۱۹ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ترک گاؤ کشی یا ترک قربانی گاؤ مصلحت وقت کچھ کر چھوڑ دیا جائے اس پر مذہبی نقصان ہے یا نہیں؟

الجواب

گاؤ کشی مباح قطعی ہے، مشرکین کی خاطر اسے بند کرنا حرام ہے، اور قربانی گاؤ شعائر اسلام ہے، مشرکین کی خاطر اس کا بند کرنا حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۹ از شہر بریلی صدر بازار، مکان ۷۸۹، مدرسہ حافظ بنی خاں صاحب
مدرسہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

قربانی گاؤ کے متعلق علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟ بینوا شو مجبوروا۔

الجواب

ہندوستان میں قربانی گاؤ کا جاری رکھنا واجب ہے اور خوشنودی ہندو کے لئے اس کا بند کرنا حرام ہے،

واللہ وسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین
اللہ و رسول زیادہ اس سے مستحق ہیں کہ انھیں راضی کروا کر تم مسلمان ہو۔

۳۸۰/۱	باب الشروط فی الجہاد	سہ صحیح بخاری
۳۳۰/۴	فلم نعلی الدین فی دیننا	مسند احمد بن حنبل
	۱۲۶/۲۰	سہ القرآن الکریم
	۹۲/۹	سہ

والتفصيل في رسالتنا "انفس الفكر في بيان اليقين" (تفصيل ہمارے رسالے "انفس الفكر في
قربان البقر" میں ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۰ از آئولہ ضلع بریلی مسئلہ چودھری رحیم بخش صاحب مورخہ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے گائے قربانی کے واسطے
خرید کی، چونکہ قربانی گائے کی اہل ہنود کے واسطے باعث دل آزاری ہوگی اس لئے زید خوشنودی اہل ہنود
کے واسطے گائے خرید کر وہ سے بیل یا بھینس وغیرہ بدل کر قربانی کرنا چاہتا ہے تو عند الشرع یہ بدلنا درست
ہے یا نہیں؟ اور گائے کی قربانی بوجہ اتحاد کے موقوف کر دینا درست ہے یا نہیں؟
(۲) محض خوشنودی اہل ہنود کے لئے قربانی بجائے تین روز کے ایک دن مقرر کریں، درست
ہے یا نہیں؟ اور ایک دن مقرر کر لینے والوں کو عند الشرع کیا حکم ہے؟ بیٹنوا تو جیو وا۔

الجواب

(۱) وہ گائے کہ بنیت قربانی خریدی، اس کا دوسری گائے سے بدلنا بھی منہ ہے کہ اللہ کے واسطے
اس کی نیت کر کے پھرنا معیوبہ ہے، اور ہندوؤں سے اتحاد و اہم، اور اس کی وجہ سے گائے کی قربانی
موقوف کرنا حرام، اور حرام موجب غضب جبار و عذاب نار، ایسا کرنے والوں کا حشر ہندوؤں کے ساتھ
ہوگا، حدیث میں ارشاد ہوا کہ "میں قسم کھا کر فرما سکتا ہوں کہ جو جس سے اتحاد رکھے گا اس کا حشر اُسی کے
ساتھ ہوگا" واللہ تعالیٰ اعلم
(۲) یہ بھی حرام ہے، ہنود کی خوشنودی کے لئے اللہ و رسول کے حکم میں تنگی کرنا مسلمانوں کا کام نہیں،
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۲ مسئلہ حافظ سلیم اللہ ہماری پوری بریلی ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین و ربانی کہ زید بغیر پردہ عورتوں کو مرید کرتا ہے اور ان بے پردہ کو اپنے پاس بٹھاتا ہے، بات بھی کرتا ہے، رکناے و اڑھی منڈانے کے شخصی کرنے کا حکم دیتا ہے، عالموں کی ضیعت کرتا ہے، اذان اور صلوٰۃ اور تکبیر اپنے کانوں سے سننے مگر نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتا ہے اور کہتا ہے کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ خدا تک براہ راست پہنچا دے گا، ایسے پیر کے واسطے ہماری شریعت کیا حکم دیتی ہے، ایسے پیر کا مرید ہونا کیسا ہے اور جو اس کے پیروکار ہیں ان کے واسطے اور ایسے پیر کے واسطے ہماری شریعت اہل سنت و الجماعت کیا حکم دیتی ہے، کوئی بات خلاف نہیں ہے۔

الجواب

اگر یہ باتیں واقعی ہیں تو ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں، ایسا شخص اور اس کے پیرو صوب گمراہ ہیں، اور یہ کہنا کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ براہ راست اللہ تک پہنچا دیتا ہے اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ بے واسطہ رسول، اگر یہ ہی مراد ہے تو صریح کفر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۳ از بسند اخلاص پیل بحیث مسئلہ محمد حسین صاحب ۲ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تین غصوں کو جو بستی کے تھے مسلمان کیا، اس پر اس بستی کے ایک مسلمان نے کہا کہ مسلمانوں کے کلمہ میں یہ طاقت ہے کہ سور کھانے والوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کر لیتے ہیں تو ایسی حالت میں سو پر کلمہ پڑھ کر کیوں نہیں کھا لیتے۔ ایسی حالت میں شرع اس پر کیا حکم لگاتی ہے؟ وہ شخص نماز نہیں پڑھتا روزہ نہیں رکھتا ہے نام کا مسلمان کہلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو مسلمانوں سے واسطہ نہیں ہے ہم کو ہندوؤں سے کام ہے اور واسطہ ہے ہمارا روزگار ایسا ہے اور اس پر منع کیا گیا تو فوجداری پر آمادہ ہو گیا۔

الجواب

اگر یہ بیان واقعی ہے تو وہ شخص کافر ہو گیا، اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، مسلمانوں کو اس سے میل جول سلام کلام حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۴ از شہر کتبہ محلہ روہیلی ٹولہ مسئلہ محمد علی الدین صاحب ۲ صفر ۱۳۳۹ھ

مسئلہ مسئلہ سید عرفان علی صاحب دکن انجمن خدام الساجدین روہیلی ٹولہ بریلی ۲ صفر ۱۳۳۹ھ میں جو دربارہ مطلب و معنی آیہ شریفہ من یشفع شفاعۃ حنۃ (الی مقین) ہے اس بات پر منطقی دلائل

قائم کر کے ایک بحث طویل کی جاسکتی ہے کہ فلاں مسلمان یا مسلم فلاں سلطنت مظلوم اور فلاں ملک کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت اور حفاظت کی کوشش بلیغ کر رہا ہے یا اس کے جلسہ و جلوس اور وعظ و بیان کی شرکت اور اس کی تعظیم و مدح اور اس کی اقتدار و پیروی سب جائز بلکہ ضروری ہے اور جو اس بات سے استغناء کرے یا اس پر اعتراض کرے تو وہ آیہ شریفہ کے خلاف کام کرتا ہے اور گنہگار ہے جو دوسروں کو امور مذکورہ بالا سے منع کرنا ہے یا روکتا ہے وہ آیہ شریفہ کے حقہ آخر یعنی شفاعت سیدہ کا مرتکب ہوا، امید کہ اس کی نسبت تصریح و وضاحت فرما کر باجور و مشکور ہوں۔

الجواب

آیہ کریمہ کی نسبت ایسا و سوسہ محض القاسی شیطان رحیم ہے، قرآن عظیم میں اعمال حسنة و سیتہ کی ایک عام میزان و معیار مقرر فرمائی ہے کہ تمام فروع میں ٹھوکانہ دہی ہے، اللہ جل و علا رشاد فرماتا ہے، ومن اسرأ الاخرة و سأل لها سعيها و هو مؤمن فاولئك كان سعيهم مشكورا آخرت چاہے اور اس کے قابل کوشش کرے اور شرط یہ ہے کہ جو مسلمان تو ان لوگوں کی کوشش مشکور ہوگی۔ اور کافروں کی نسبت فرماتا ہے وقد منال ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا یعنی کافر کچھ بھی عمل کرے ہم نے اس کو تباہ و برباد کر دیا۔ کافر سے اصلا کوئی حسنة مقبول نہیں بلکہ اس سے کوئی حسنة متصور و معتقل نہیں امور ثواب کے حمومات میں ہمیشہ صرف اہل اسلام مراد ہیں رب عز و جل فرماتا ہے،

من ذا الذي يقرض الله قرضا حسنا
فيضعفه له وله اجر كريم

کون ایسا ہے جو اللہ کے لئے قرض حسن لے

اللہ اسے دوتا دون عطا فرمائے اور اس کے لئے عزت والا ثواب ہے۔
کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کافر اگر کسی کو دو ایک روپے بے سود قرض دے دے وہ اس آیت میں داخل ہے اور اس کے لئے عزت کا ثواب ہے۔ صورت دائرہ نہ صورت شفاعت ہے نہ شفاعت حسنة بلکہ براۓ سخت شفاعت سیتہ ہے، مسلمان کہلانے والوں نے مشرکین سے وداہلکہ اتحاد بلکہ غلامی و انقیاد اختیار کیا، شعائر اسلام کی بندش میں کوشاں ہیں اور شعائر کفر قبول کرنے پر

نازاں، مشرکوں کی تعظیم کہ سخت مخالفت قرآن عظیم ہے اعلان کے ساتھ ہو رہی ہے ان کی جئے پکاری جاتی ہے انھیں اپنی مزعوم حاجت دینی میں پیشوا اور بننا بنایا جاتا ہے، آیات و احادیث کی تمام عمر ثبت رستی پر نثار کی جاتی ہے، مشرکوں کو مساجد میں لے جا کر مسلمانوں کا واعظ بنایا جاتا ہے، مشرک کی ٹنگش کی کندھوں پر اٹھا کر مرگٹ ٹمک لے گئے اس کے لئے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کے اشتہار دے جو صریح کفر ہے، صاف کہہ دیا کہ آج تم نے اگر اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا اور یہ کہ خدا کی رسی مضبوط تھامنے سے اگرچہ دین نہ ملے دنیا تو ضرور ملے گی، علاوہ چھاپ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز موقوف کر دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس علامت بنائے گا، یہاں اس قول کے معنی کھلے جو خدا کی رسی کی نسبت کہا تھا، حبیل اللہ قرآن عظیم ہے محال ہے کہ اسے مضبوط تھامنے سے دین نہ ملے، محرمہ دین جو معاہدہ کفار کو مقدس بنائے اور مسلم و کافر کا امتیاز اٹھائے البتہ قرآن عظیم سے نہیں مل سکتا، قرآن عظیم تو اس کا بیج کن ہے ان السیدین عند اللہ الاسلام جیشک اللہ کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے۔
و من یتغیر غیرا لاسلام دین من بعد اور جو اسلام کے سوا کوئی بھی دوسرا دین چاہے
منہ و هو فی الآخرۃ من الخسیرین۔ وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص آخرت میں
زیاں کا درجہ ہے گا۔

لہذا تصریح کر دی کہ قرآن عظیم کو مضبوط تھامنے سے اگرچہ دین نہ ملے، اور کہاں تک ان کے افعال و اقوال ذکر کئے جائیں جن کے دل اللہ نے اٹھ دئے اور آنکھیں پلٹ دیں فبہن عقب العقب والابصار (پاک و منزہ ہے وہ ذات جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتی ہے۔ ت) باقی امور تحریم تعظیم مشرکین وغیرہ بار بار بیان ہو چکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۰۵ از لاہور بازار کٹرہ کالج شروالہ مسئلہ خادم اسلام ملا محمد بخش حنفی چشتی
سابق میجر اخبار ہنر ۹ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امر مشروع اور مباح شرعی کو کوئی شخص حرام شرعی اور ممنوع مذہبی بنانے کی طاقت رکھتا ہے یا نہیں، غیر مشروع اور حرام شرعی پر کوئی شخص مشروع اور

حلال شرعی بنا سکتا ہے یا نہیں، جیسے کہ گائے کی قربانی مشروع اور مباح شرعی ہے کیا اس کو کوئی لیڈر قوم ممنوع شرعی کرا سکتا ہے، ہنود کی مجالس احیاء میں شرکت جو ممنوع اور حرام شرعی ہے کیا لیڈروں کی رائے سے وہ شرکت جائز اور حلال ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بیٹو! تو جبروا۔

الجواب

یہ دین پاک اللہ واحد قہار نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تمام جہان کے لئے قیامت تک کے واسطے اتارا ہے،

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون
للعالمین نذیرا قل یا ایہا الناس انی رسول
اللہ الیکم جمیعاً۔
بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے
بندہ پر جو سارے جہان کو ڈرسانے والا ہو۔
تم فرماؤ اسے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا
رسول ہوں۔ (ت)

اور ان سے نبوت کا دروازہ بند فرما دیا، محال ہے کہ ابدالاً بدلتک اب کوئی جدید نبی ہو،
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکتاب
اللہ بکل شیء علیم
بہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پہلے،
اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (ت)
محال ہے کہ ان کی کتاب کا ایک حرف یا ان کی شریعت کا کوئی حکم کبھی بدل سکے،

لایاتہ الباطن من بین یدیک ولا من
خلفہ متزیل من حکیم حمید
باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے
نہ اس کے پیچھے سے، اتارا ہوا ہے حکمت والے
سب خوبیوں سے اس کا۔

ان کی شریعت کے کسی حلال کو جو حرام بنائے یا کسی حرام کو حلال بنائے وہ حلال حرام یا حرام حلال
تو نہ ہو جائے گا بلکہ یہی کہنے والا انا کافر ہو جائے گا۔

ولا تقولوا لما تصف السفتکم الکذب
هذا احلال وهذا احرام لتفتروا علی اللہ
الکذب ط ان الذین یفترون علی اللہ الذین
اور نہ کہو اسے جو تمہاری باتیں جھوٹ بیان کرتی
ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ
باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا

لَا يَفْعَلُونَ شَيْئًا مِّنَ فَتْنِیۡنَ ثُمَّ مَا وَفَّيْهُمْ حِسَابًا
وَبَشِّرِ الْمُبَادِلِیۡنَ ۚ قَالَ اللّٰهُ اِذۡنَکُمۡ اَمۡرٌ عَلٰی
اللّٰهِ تَغۡتَرُونَ ۚ وَبِیۡکُمۡ لَا تَغۡتَرُوۡا عَلٰی اللّٰهِ
کَذٰلِکَ یَفۡسِدُ حِسَابُکُمۡ بِعَذَابِیۡ وَفَدَّ خَسَابًا
مِّنۡ اَفۡتَرٰی ۝

مبادلہ ہو گا۔ تھوڑا برتنا ہے، ان کا ٹھکانا دور رخ
ہے اور کیا ہی بُرا بچہ نا۔ کیا اللہ نے اس کی تحسیں
اجازت دی ہے یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ تحسیں
خزالی ہوا اللہ پر جھوٹ نہ باندھو وہ تحسیں عذاب سے
ہلاک کر دے اور بیشک نامراد رہا جس نے جھوٹ
باندھا۔ (ت)

قربانی کا وہ کی عفت اور محاسن اعیاد ہندو میں شرکت کی حرمت دونوں ضروریات دین میں سے ہیں
جو اسے حرام یا حلال کہے وہ اللہ و رسول پر اقرار کرتا ہے اور کلمہ قرآن اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور حکم کفر
اس پر لازم والزم،

وَسَيَعْلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا اَنۡہُمْ مُنۡقَلَبِیۡنَ ۝
اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کرہ سٹ پلٹا
کھائیں گے۔ (ت)

وَسَيَعْلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا اَنۡہُمْ مُنۡقَلَبِیۡنَ ۝
نَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیۡۃَ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیۡمِ ۔ واللہ تعالیٰ
اعلم۔

اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کرہ کس طرح چٹکارا
پائیں گے، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت
مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ بلند و عظیم کی طاقت و توفیق
کے بغیر انسان نہ بُرائی سے بچ سکتا ہے اور
نیک بیجا لا سکتا ہے۔ (ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۰۶: اقصیٰ عافیت کے نسل پرستی، مسئلہ ۲۰۷: رضوی عرف چھنگے ۱۳ ص ۱۳۲۹
کیا فرماتے ہیں علامہ دین و مفتیان شریعتیں اس مسئلہ میں کہ قصبہ حافظ گنج میں ہندوؤں کی
جل بہار اٹھتی تھی مگر اب کی مرتبہ مسجد کے قریب کے راستہ سے گزرتا چاہتا تھا تمام اہلسنت و جماعت نے
کہا کہ ہماری مسجد کے سامنے سے نہیں نکلتی ہے، انہوں نے جو دیوبند کو اپنا پیشوا مانتا ہے ہندوؤں کے
ہمراہ ہو کر بت نہیں کہہ دیا کہ مسجد کے سامنے سے نکلتی ہے اس حالت میں عمر و برادری کے قابل ہے مسلمان

۱۹۶/۳	۵۲ القرآن الحکیم	۱۱۶/۱۹	۱۵ القرآن الحکیم
۹۱/۲۰	۵۵	۵۹/۱۰	۱۵
		۲۲۶/۲۹	۵۵

مانا جائے یا نہیں، اور بی بی عمرو کی ہندو کے برابر میلہ رام میں کو جائے شریعت سے اس کا نکاح جائز رہا یا نہیں؟

الجواب

میل میں جانا تو حرام ہی ہے اگرچہ اس سے نکاح نہ کیا جائے اور کفار کے لئے جھوٹی گواہی دینی اور وہ بھی ایسی ناپاک بات ہیں، اور اس کے سبب مسجد کی توہین کرانی قریب بہ کفر ہے اگرچہ اس پر کفر مطلق کا حکم نہ بھی ہو، مگر جب وہ دیوبندیوں کا معتقد ہے تو اسی قدر اس کے کفر کے لئے کافی ہے، فتوائے علمائے عربیہ شریفین میں دیوبندیوں کی نسبت ہے:

من شك في كفره وعذابه فقد كفر
جوان کے کافر ہونے اور ان کے عذاب کے بارے میں شک کرنے وہ بھی کافر ہے۔

بہر حال عمرو کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے، اور اس سے میل جول حرام ہے، اور اسے برادری سے خارج کرنا فرض، مگر جب اسلام سے اور اپنے کفر اور ان کہاؤں سے توبہ کرے، اور دیوبندیہ دیگر دہائیہ و جملہ کفار کو کافر مانے اس وقت برادری میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از شہر محمد سردار نا مسئلہ احسان علی صاحب طاس علم ۱۸ صفر ۱۳۲۹ء
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معاذ اللہ یہ کہے کہ میں عیسائی یا وہابی یا کافر ہو جاؤں گا، نام ایک فرقہ کا لیا آیا وہ انہیں میں سے ہو گیا یا نہیں؟ یا یہ کہے کہ جی چاہتا ہے کہ غیر مقلد ہو جاؤں یا یہ کہے کہ غیر مقلد ہونے کا جی چاہتا ہے، یہ قول کیسا ہے اگرچہ کسی کو چھیڑنے یا مذاق کی غرض سے کہے۔ یتینوا تو جدد ا۔

الجواب

جس نے جس فرقہ کا نام لیا اُس فرقہ کا ہو گیا مذاق سے کہے یا کسی دوسری وجہ سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از قصبہ تلہر ضلع شاہ پور محلہ ہندو پٹی مسئلہ ضیاء الدین صاحب
۱۸ صفر ۱۳۲۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ عظام ادا م فیضہم المولیٰ السلام ان مسائل میں یتینوا تو جدد ا۔

(۱) ایک صاحب منشی مولوی اشرف علی ساکن قصبہ قلعہ ضلع شاہجہانپور، دوسرے صاحب حکیم عبد اللہ مقیم قلعہ ہیں حکیم صاحب کا بیان ہے کہ زید فاسق فاجر نہ تھا اس کو بُرا نہ کہا جاسے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے یہاں جانا نہ چاہئے تھا۔ کیوں گئے، اور یہ علی جنگ تھی؟ دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد مسلمانوں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا انہوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بتا دیا، کیا حکیم صاحب کا یہ یہاں سراسر غلط نہیں، کیا انہوں نے حضرت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان ارفع و اعلیٰ میں گستاخی نہ کی، واد کذب بیانی نہ دی، کیا مصافحہ سے دست کشی و انکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ اس کی مراد بدعت سے بدعت سید ہے اور ان کا یہ فعل و بابیانہ ہے؟

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسہ مولوی حسین واقع بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں، کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ ایک بد مذہب مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستور العمل درس تعلیم کی پابندی کر کے درس دیا چڑ جائیکہ علم خیب حبیب خدا سید ہر دوسرا علیہ فضل العزیز و الشہداء میں وہابیہ خیال منویا نہ قیل و قال، جو کوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نور کو وہ ز اول سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کو کلیتہً و جزئیہً محبط جانے اور ان کے واسطے ماکان و مایکون کا علم مانے اور ان کی طرح جبر و جبروت میں مولوی صاحب کے نزدیک مفضل فضائل قابل عقاب و نکال، اکابر علمائے اہلسنت کثر جم اللہ تعالیٰ کی شان میں جن کی مدح و ستائش میں مضیان علام و علمائے ذوی الاحترام حریم طیبین و روم و شام و غیر جم مبالغہ فرمائیں اور ان کو پیشوا و سرور علمائے اہلسنت بتائیں، یہ صاحب یہود و النفاق و ناشائستہ کلمات زبان پر لائیں، ان صاحب کے تمام اوصاف میں باستثنائے مدرسہ مذکورہ حکیم صاحب مذکور بھی شریک و ہم خیال، یہ دونوں صاحب مولوی قاسم نافوئی بانی مدرسہ دیوبند و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی اشرف علی تھانوی کو اپنا پیشوا سمجھتے اور سرتاج اہلسنت مانتے ہیں، کیا دونوں صاحب کم سے کم بدعتی و بد مذہب نہیں؟ کیا ان کے ساتھ ان احادیث و اقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاویٰ الحرمین طبعی میں مذکور ہیں؟

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے انگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں کافر دیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

فی صحیحہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یا کفر و یا ہمد لا یصلونکم ولا یفتنونکم۔

وَلَا تُشْهِدُوهُمْ وَلَا تَقُولُوا لَهُمْ عَمَّا قَالُوا
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْ مَرْضَاوَعِدَا تَعُوذُوهُمْ وَأَنْ عَمَّا قَالُوا
وَلَا تُشْهِدُوهُمْ وَلَا تَقُولُوا لَهُمْ عَمَّا قَالُوا

نَمُادِ بْنِ مَاجَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْ لَقِيتُهُمْ فَلَا تَقُولُوا لَهُمْ عَمَّا قَالُوا

وَعَنْدَ الْعَقِيقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَجْعَلُوا لَهُمْ وَلَا تَقُولُوا لَهُمْ وَلَا تَقُولُوا لَهُمْ
وَلَا تَقُولُوا لَهُمْ وَلَا تَقُولُوا لَهُمْ

نَمُادِ بْنِ جَابِرٍ عَنْهُ لَا تَقُولُوا لَهُمْ
لَا تَقُولُوا لَهُمْ وَلَا تَقُولُوا لَهُمْ

وَالَّذِي عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنِّي بَرَأْتُ مِنْهُمْ وَهُمْ بَرَاءَةٌ مِنِّي جَاهِدْهُمْ
بِكُفْرِهِمُ الْفَرِيقَةُ وَالَّذِي عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۸/۲	آفتاب عالم پریس ۵ ہجری	کتاب السنہ	باب فی القدر	سنن ابی داؤد
۱۰ ص	ایچ ایم سیدی کمپنی کراچی	باب فی القدر		سنن ابن ماجہ
۱۲۶/۱	دار الکتب العلمیہ بیروت	ترجمہ احمد بن حنبل		سنن الضعفاء الکبیر
۵۴۰/۱۱	موسسة الرسالہ بیروت	حدیث ۳۵۲۹		سنن کز العمال
۳۲۰/۱	المقیم دار المعرفۃ بیروت	ترجمہ ۱۲۰۳ بشیر بن عبید اللہ		میزان الاعتدال
۴۴۹/۲	دار الکتب العربیہ بیروت	حدیث ۲۷۵۲	معاذ بن جبل	شہ فرود کس الاخبار

وَلَا يَنْفَعُ عِساْكَرٌ عَنْ اَنْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بَدْعَةٍ فَانْكُرُوْا فِيْ وَجْهِهِ فَاَنْ
اَللّٰهُ يَبْغِضَ كُلَّ مُبْتَدِعٍ وَلَا يَجُوْزُ اَحَدُهُمْ
عَلَى الصِّرَاطِ لَكِنْ يَتَهَاقَتُوْنَ فِي النَّارِ مِثْلَ
الْجُرَادِ وَالذَّبَابِ ۝

ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے پرہیز اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی عمل صراط پر گزرنے پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹیری اور کھیاں گرتی ہیں۔

وَلِلطَّبْرَانِيِّ وَغَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَعَ صَاحِبُ بَدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلَى هُدْمِ الْاِسْلَامِ ۝ وَلَهُ فِي الْكَبِيرِ وَلَا بِيْ نَعِيمٍ فِي الْحَسَنِ مِمَّا ذَرَفَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَتَعَ الْمَلِكُ صَاحِبَ بَدْعَةٍ لِيُوقِرَهُ فَقَدْ اَعَانَ عَلَى هُدْمِ الْاِسْلَامِ ۝ وَغَيْرُهُ مِنَ الْاِحَادِيثِ ۝ قَالَ اَعْلَمَاءُ فِي كُتُبِ الْمُعْتَادِ كَثْرَةُ الْمَقَاصِدِ وَغَيْرِهَا مِنْ حُكْمِ الْمُبْتَدِعِ الْبَغْضُ وَالْاِهَانَةُ وَالرَّدُّ وَالطَّرْدُ ۝

(طبرانی وغیرہ عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔) کہ جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی یہ طبرانی، بخاری، اور ابونعیم نے حلیہ میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بد مذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی۔ اور اس کے سوا اور بیہ شل ہیں علماء کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بد مذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اسے ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور ہٹانا ہے۔

۱۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی باب افتراق الامة على ثلاث وسبعين فرقة کتب خانہ مجیدیہ ملتان ص ۱۵
۲۔ المعجم الاوسط مروی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حدیث ۶۷۶۸ مکتبۃ المعارف الریاضی ۲۹۶/۷
حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۱۷ حضرت خالد بن معدان دار الکتاب العربی بیروت ۲۱۸/۵
۳۔ المعجم الکبیر از معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۱۸۸۸ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۹۶/۲۰
حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۶-۳۳۵ دار العربی بیروت ۹۷/۶
۴۔ شرح المقاصد الفصل الرابع فی الامامة دار المعارف النعمانیہ لاہور ۲۷۰/۲

وَفِي غَنِيَّةِ الطَّالِبِينَ قَالَ فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ
مَنْ أَحَبَّ صَاحِبَ بَدْعَةٍ أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ
وَآخِرُخَرَجَ نَورَ الْإِيمَانِ مِنْ قَلْبِهِ وَإِذَا عَلِمَ اللَّهُ
عُرُوجَ مَنْ سَرَجَلٍ أَنَّهُ مَبْغُضٌ صَاحِبِ
بَدْعَةٍ مِنْ جُودِ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَغْفِرَ ذُنُوبَهُ
وَأَنْ قَلَّ عَمَلُهُ وَإِذَا مَرَّ آيَاتُ مَعْتَدٍ عَافٍ
طَرِيقٍ فَخَدَّ طَرِيقًا آخِرًا.

غنیۃ الطالبین شریف میں ہے فضیل بن عیاض
نے فرمایا جو کسی بد مذہب سے محبت رکھے اس
کے عمل جط ہو جائیں گے اور ایمان کا نور اس کے
دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے
کسی بندے کو جانے کہ وہ بد مذہب سے بغض
رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ
اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے
ہوں اور جب کسی بد مذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ لو، انتہی بقدر الضرورة۔

(۳) جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اس قدر برائی بیان فرمائی
تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں، ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کریں،
علیٰ الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام برادر مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت و وقار
کی نظر سے دیکھتے ہوں خواہ ساعت علم یا بخت پر ہی یہ بدی یا بکلیاں تو غری وغیرہ اس پر سخت ضروری
کہ ان کو خود دخول مسجد سے حتیٰ الوسع روکے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو مار دے، جو شخص
ان مولوی صاحب و حکیم صاحب کے خیالات باطلہ و حالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنائے
اور ان کے نیچے نماز پڑھے اور کئے یہ برائیوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم
تو ہیں، کیا وہ شخص زیاں کار اور انھیں مفسدین فی الدین سے نہیں اور وہ نماز اس کی باطل و مردود
نہیں؟ حالانکہ جن تین علمائے مذکورین کو یہ دونوں صاحب پیشوا جانتے ہیں ان کے بارے میں مفتیان
علمائے مکرم و مدینہ منورہ نے یہ حکم دیا جیسا کہ فتاویٰ حسام الحرمین میں مذکور ہے۔

ان هؤلاء الفرق الواقعين فبالمسؤال
غلام احمد القادياني وسيد احمد و
من تبعه كخيل الانبيهي واشرف علي
وغيرهم لا شبهة في كفرهم بلا محال
بل لا شبهة في من شك مبطل في

جیشک یہ طائفے جی کا تذکرہ سوال میں واقع ہے
غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے
پر دہوں جیسے خلیل احمد انبیہی اور اشرف علی
وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں اور نہ شک
کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ

من توقف في كفرهم بحال من الاحوال
کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف
کسے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔

اسی میں ہے :

ظهر مصائبهم القبيحة في المعتد المستند
فليس في من نتائجهم العاصدة لكل واضعة
دائمة جلية لاسيما التصدي لجلل راية
هذه الفرقة العاصدة التي تدعى بالموهابية
ومنهم مدعي النبوة غلام احمد القادياني
والد من الاخر المقص لثان الانوار
ولم يال قاسم ان فتوى ورشيد احمد
الكنكبي وخيس احمد الابيهي واشرف علي
الماضي ومن هذا حظهم من نصيب
الصورة.

مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ
کی بری رسوائیاں ظاہر کیں پس ان کے فاسد عقیدوں
سے ایک بھی بغیر پوچ پوچ کر کے نہ چھڑا تو اسے غلط
تجذیر لازم ہے کہ اسی روشن رسالہ کا دامن پکڑے
جیسے مصنف نے بزودی مکہ دیا تو ان گروہوں کے رد
میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پائے گا خصوصاً
جو اس گروہ خارج از دین کے بارے میں نشان
کھل دینے کا قصد کرے، وہ گروہ خارج از دین
کون ہے وہ کیا جاتا ہے اور ان میں
مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دُور

نیکلے والا شان الہیت و رسالت گھٹانے والا قاسم نافذی اور رشید احمد کنکوی اور خلیل احمد ابیہی
اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا، انہی بقدر الضرورة۔

اسی میں ہے :

والجمله هؤلاء الطوائف كلهم كدروا من خسران عن الاسلام باجمع المسلمين
وقد قال في البرانية والدمر والغرس والفاوى الحيرية ومجمع الامهر والدر المخت
وغيرها من معتقدات الكافر في مثل هؤلاء الكفار من شك في كفره وعذابه فقد كفر
وقال في اشرف الشريفة وكفر من لم يكفر من دان بغير ملة الاسلام من المان، ووقف فيهم شك
، وقال في بحر المراتق وغيره من حسن كلام اهل الاهواء او قل معنوى الكلام له
معنى صحيحة ان كان ذلك كفر من القائل كفر المحسن او قل الامم ائمت حجج

فی الاعلام فی فصل الکفر المستحق علیہ بین اثنتا اعلام من تعلق بلفظ الکفر مکفر وکن من استحسنه اور حق یہ یکفر آہ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسماعیلیہ، نذیریہ، امیریہ، قاسمیہ، مرزا سیدیہ، رشیدیہ، اشرفیہ) مرتد ہیں، یا جماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک برازیہ اور درود و غرر اور فتاویٰ خیریرہ اور مجمع الانہر اور درختہ وغیرہ معتد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ اور شعا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے، اور بحر الرئی و غیرہ میں فرمایا جو بدینوں کی بات کی تحسین کرے یا کئے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس میں کہنے والے کی وہ بات کفر معنی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے اتنے اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے انتہی۔

تو مافقی ارشاد علمائے مکہ و مدینہ و مطابق حکم معتد المستند نذیر حسین دہلوی دامیر احمد سہروردی و قاسم نادر قوی و مرزا غلام احمد قادیانی و رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی اور ان سب کے متقدمین و متبعین و پیروان و مدد خواں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چر جائیکہ پیشو اور سردار جانیں والیہ ذی اللہ الکبریٰ و ھو یھدی من یشاء الی صراط مستقیم (وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔ ت، ہم کو چونکہ احتیاط منظور تھا لہذا ان گمراہوں کو گمراہ کافروں کے وہ اقوال ملعونہ و مردودہ جن پر حکم فسق و کفر لگایا گیا یا کلمہ نقل نہیں کئے اور ان اقوال پر علمائے حرمین نے جس قدر احکام لگائے ہیں ان میں صرف دس پانچ تحریر ہیں جو صاحب ان فرق باطلہ کے اقوال عقوبت مال اور ان احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاویٰ الحرمین و حسام الحرمین مطالعہ فرمائیں۔

(۴) ایسے نازک وقت میں کہ ہر چار طرف سے دین حق پر حملے ہو رہے ہیں اور پنج کنان سنت یکبارگی

ٹوٹ پڑے ہیں، کیا علمائے اہلسنت پر واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آکر تحریر و تقریر،
ایمانے سنت و امانت بدعت و نصرت ملت فرمائیں اگر ایسا نہ کریں سکوت و خاموشی سے کام لیں تو کیا اس
حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے جو فتاویٰ الحرمین میں مذکور ہے۔

قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ان المعامل الداعی فی علی التالیف
فی ذلک وان کنت قاصدا عن حقائق معاندا
ما اخرجہ الخلیل البغدادی فی المجامع
وغیرہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال
اذا ظهرت الفتن او قال البیدع و سبب
اصحابی فلیظہر الف لم یمہ فمن لم یعمل
ذلک فعلیہ لعنة اللہ واللعنة والناس
احمہن لا یقبل اللہ منہ صرف ولا عدل

امام ابن حجر مکی صواعق محرقة میں فرماتے ہیں واضح
ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث و سبب
اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث
ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے
سرا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعلیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فساد یا
بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے
تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا
نکرستہ گاسر اللہ و فرشتوں اور آدمیوں سب
کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے نہ فضل

(۵) جو شخص مسجد میں آکر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذا دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکالنے کا حکم
ہے، اسی کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول بھی صریح ہے یا نہیں،

واکل نحو ثوم ویمنع منہ و کذا کل
صود ولو بلسانہ

یعنی مسجد میں داخل ہونے سے بدبودار چیزوں
مثلاً کچا لہسن کھانے والے کو منع کیا جائے اور
اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔

رد المحتار میں تحت قول واکل نحو ثوم فرمایا،

ای کبصل ونحوہ مما لہ رائحة کریمہ
للحدیث الصحیح فی النہی عن قربان اکل
الثوم والبصل المسجید، قال

یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو
ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز
کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے،

الامام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری امام عینی نے اپنی شرح میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے
قلت علۃ النہی اذی الملئکۃ و اذی المسلمین فرمایا کہ میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا
سبب ایذا لے ملنے اور ایذا لے جانے مسلمانان ہے۔

والحمد للہ رب العالمین واحصل الصلوات واکمل التسلیحات علی اشرف الانبیاء والمرسلین
وعنی صحیحہ وآلہ ومن تبعہم اجمعین۔

الجواب

الحمد للہ وحدہ والصلوة والسلام علی من لا نبی بعدہ وآلہ وصحبہ المکرمین عنده وسائر المسلمین والمقیمین
سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو ایک ہے، صلوة وسلام
اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں اور اس کے آل و
اصحاب پر جو اس کے ہاں عزت واسلے ہیں ویزاتی
تمام مسلمانوں پر جو اس کی سعادت کے پر و کار ہیں (انت
صعدہ۔)

فاضل سائل بلکہ عجیب سلمہ القریب الجیب کا یہ سوال خود ہی جواب وحق صواب ہے فعاذ ابعد الحق
الا الصلاۃ (حق کے بعد گمراہی ہوتی ہے۔ ت) میں زیہ وخرق کی شہیت سے کام نہیں احکام مشہد
عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہو اس کا یہ حکم ہے کہے باشند خاک بود یا سمے باشد (خواہ کوئی ہو
مٹی ہو یا تمسک۔ ت) اسی عموم کے طور پر ہم حکام کریں گے اگر غلام و غلام اس کے مصداق تو
ضرور وہی ای احکام کے استحقاق ہیں ورنہ جس پر صادق و مستحق دلائل،

واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل وحبنا اللہ ونعم الوکیل
اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے اور
اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کار ساز۔

(۱) یزید پلید علیہ ما یتحقق من العزیز الجید قطعاً یقیناً باطل است فاسق و فاجر و جری علی الکبائر
تھا اس قدر پر اند اہل سنت کا اطلاق و اتفاق ہے صرف اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف فرمایا۔ امام
احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اتباع و موافقین اسے کافر کہتے اور یہ تخصیص نام اس پر لعن
کرتے ہیں اور اس آیت کریمہ سے اس پر سہ لگاتے ہیں ۱

لہ رد المحتار	باب ما یفسد الصلوۃ ویکرہ	دار احیاء التراث العربی بیروت	۴۴۲/۱
لہ القرآن الکریم	۳۲/۱۰	لہ القرآن الکریم	۳۳/۲
لہ	۱۴۳/۳		

فہل عسیدتم ان تولیۃ ان لعنہ و اقرب
 الارض و تقطعوا امر حاکم اولئک الدین
 لعنہم اللہ فاصہم و اعصوا امرہم
 کی قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد
 کرو اور اپنے فسی رشتہ کاٹ دو، یہ ہیں وہ
 لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا
 اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

شک نہیں کہ یہ نہنے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلا یا جرم طبعین وغیرہ کے منظر و دروغہ طبع کی سخت بے برتیاں
 کیں، مسجد کرم میں گھر سے باز ہے، ان کی لید اور چٹاب منبر اطہر پر ہے، تین دن مسجد کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم بے اذان و نماز رہی، محکومین و مجاز میں ہزاروں صحابہ و تابعین بے گناہ شہید کئے، کعبہ معظمہ پر پتھر
 پھینکے، خلاف شریف پھاڑا اور جلایا، یہ نہ طبع کی پاکدامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر
 پر حلال کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر پار سے کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر صبر ہر ایوں
 کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گود کے پاسے ہوئے تو نازیں پر بے
 شہادت گھر سے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چڑھو گئے، مراؤں کو گھر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا بوسہ گاہ تھا کات کو نیزہ بڑھایا اور ہزاروں بچے، بچہ بچہ رات شب سے رسالت قید کئے گئے اور
 بے برمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے، اس سے رٹہ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا
 ہو گا، طعون ہے وہ جو ان طعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے، قرآن عظیم میں صراحت اس پر لعنہم اللہ
 (ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ ت) فرمایا، لہذا امام احمد اور ان کے موافقین ان پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے
 امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن و کتب سے امتیحا سکوت فرمایا کہ اس فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں اور
 بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ کفر اور مثال، حیدر است مشروط بہم تو یہ ہیں بقولہ تعالیٰ،
 فسوف یلقون عیا لامعات (ت) (مقرب وہ زخ میں غی کا حائل پائیں گے مگر بوقت ہوتے۔ ت)
 اور تورہ تادم مذکورہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جرم نہیں اور یہی احوال و اسلم ہے مگر اس کے فسق و فجور
 سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا صورت مذہب اہل سنت کے خلاف ہے اور غلطی بد مذہبی
 صاف ہے بلکہ انصاف یہ اس قلب سے تصور نہیں جس میں محبت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجر ہوا

وسیع علم الدین طلوع اوی منتقب ینتقبسون (اب جانا پاسے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پٹا کھائیں گے) شک نہیں کہ اس کا قائل نا صبی مردود اور اہل سنت کا عدو و عنود ہے، ایسے گمراہ بددین سے مسئلہ مصافحہ کی شکایت بے سود ہے، اس کی غایت اسی قدر کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلاوجہ شرعی دست کشی کر کے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ تو ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا علی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا دل دکھا چکا ہے، اللہ واحد قہار کو ایذا ملے چکا ہے،

واذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم ﴿۱﴾ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا ﴿۲﴾
اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۲) سوال نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرآن کو منہ کیا، قطعی کے بجائے قرنی باطنی کی کیا بحث کسی مدرسہ علمہ سر اسے غام کی روکری یا ظلم یا کاف و دایکری یا لیرب جہ میں کلام یا علماء اہل سنت کو سب و دشنام تفصیل دیکھتے ہیں جن کی اصلاح حاجت نہیں، جب علمائے حرمین طہیین زاد ہما اللہ شرفا و تکریمنا تا فوتی و تگلو ہی و تھاوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر ﴿۱﴾ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، نہ کہ ان کو پیشرو و سر تاج اہلسنت بنانا بلاشبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی و بد مذہب ہیں قطعاً کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاویٰ الحرمین سے منقول ہوتی ہو وہ سب بے شبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا اس سے بغض، اس کی اہانت، اس کا رد و فرض ہے اور توقیر حرام و ہدم اسلام، اسے سلا کرنا اس کے پاس بیٹھنا حرام اس کے ساتھ کھانا پینا حرام، اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت نہ لگنے ٹانھیں، اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرنے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام ائمہ مسلمانوں کا غسل و کفن دینا حرام، اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بیکر کفر، اس کا جنازہ اپنے

۲۱/۹	۵۲ القرآن الکریم	۲۲۰/۲۶	۵۱ القرآن الکریم
۳۵۶/۱	۵۴/۳۲	باب المرتد	۵۵ در مختار
۳۵۶/۱	۵۴/۳۲	باب المرتد	۵۵ در مختار

اول قول تہذیب است اوقال من علم حیلہ را منکم هذا کلمہ کفریہ یا کہتا ہے میں علم حیلہ کا شکر ہوں، یہ تم کفر ہے۔
 (۵۹۴) بلاشبہ علمائے اہل سنت پر اعانت سنت و امانت بدعت تحریر و تقریر اقدار قدرت
 فرض اہم و اعظم ہے اور ہر موزی و مسجد سے نکال کر بشرط استقامت واجب اگرچہ صرف زبان سے ایذا دیتا ہو
 خصوصاً وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بد مذہبی پھیلائے اور اضلال و اغوا ہو ان کی سند میں وہی احادیث و روایات
 کہ مسائل فاضل نے ذکر کیں کافی ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم
 ۲۱۳ھ اذ استئین بمجوہی پورہ آورہ کے۔ اور مسئلہ محمد صدیق دکاندار سرگرمی و بساط خانہ
 ۲۸ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کہ ایک شخص امامت کرتا ہے اور پڑھا لکھا بھی ہے لڑاکوں کو
 پڑھاتا بھی ہے کچھ مسئلہ مسائل بھی جانتا ہے اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہتا ہے بریلی میں جو جلسہ
 ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو خلافت اسلامیہ کے نام سے ہوا جس میں شوکت و محمد علی و مولانا ابوالکلام آزاد و دیگر گاندھی
 وغیرہ نے تقریریں کیں اس جلسہ میں وہ شریک ہوا اس جلسہ کی وہ بہت تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ،
 (۱) اس جلسہ میں بہت اچھا بیان ہوا اس جلسہ میں علماء سنیہ اس میں مکہ شریف مدینہ شریف اور
 عرب شریف سے ترکوں کی خلافت چلے جانے اور چمن جانے کے حالات بیان ہوئے اور یہ بھی بیان ہوا کہ
 ہندوؤں کی دوستی کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے اور ان کے بیانات کا جلسہ کے لوگوں پر بہت اثر
 ہوا اکثر دوتے تھے ساری حلقہ ہزاروں آدمیوں کا جماعت تھا، ہندو بھی شریک تھے اور مسلمانوں کا ساتھ
 دے رہے تھے، سب ایک کے ساتھ کارروائی ہو رہی تھی اور یہ بھی کہتا تھا کہ

(۲) انگریزوں سے دوستی اور ان کی فکری اور ان کے اسکولوں میں پڑھنے کی اور اسلامی
 مدرسے کھولنے کی منادی ہو گئی، یہ بھی کہتا ہے کہ

(۳) بریلی کے اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا ہے کہ ترکوں کی خلافت صحیح نہیں ہے، اور یہ بھی کہتا ہے
 کہ اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا ہے کہ

(۴) جو کوئی جلسہ و جلسہ خلافت میں جائے گا اس کی بیوی نکاح سے باہر ہو جائے گی وہ کافر
 ہو جائے گا، جب دیوبند کی بابت سوال کیا گیا تو کہتا ہے کہ

(۵) میں نہ اس کا مرید ہوں اور نہ بڑا کہتا ہوں دیوبند کے مدرسہ کی تعریف کرتا ہے، بہشتی زیور

دفعہ کتابیں اس کے پاس موجود ہیں تو اب علی سے سوال یہ ہے کہ شخص جو کہ خلافت ترکی صحیح مانتا ہے اور شریعت صاحب کو بوجہ ترکوں سے جدا ہونے کے بُرا سمجھتا ہے اور جس کی باتیں اور خیالات اور پریاں بُرے کیسا ہے، اسی جگہ مذکورہ بالا میں شریک ہونا کیسا ہے اور اس شخص کے کون کون سے خیالات و عقیدے بُرے ہیں، خدا و خدا کے رسول کے نزدیک ایسے خیالات رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟ مفصل تحریر فرمائیے تاکہ جو خیالات اس کے بُرے ہوں ان سے اہل سنت و جماعت بچنے کی کوشش کریں، جواب مہر کی دستخطی ہونا چاہیے۔

الجواب

جو شخص پڑھا لکھا ہو کہ مددِ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کی نسبت لکھے کہ میں ان کو بُرا نہیں کہتا، اسی قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو یقین ہے۔ حکمائے کرام حرمین طہیین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ یہ لوگ کفار مرتد ہیں، اور فرمایا، ہن شاک فی عذابہ و کفرًا فقد کفرًا بوائے کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ تعلیمِ مشرک کے جولو کس میں شریک ہونا ضرور حرام ہے، اس کی یہاں سے ممانعت پیش کی گئی اور یہ افتر ہے کہ مطلقاً شریک ہونے والے کا ساتھ باطل بتایا گیا اس افتر کا عجب کیا ہے جبکہ وہ خود اس مغفرتی جلسہ کے پسند کرتا ہے اور اس کے افتر کا خود ناقص ہے کہ ہندوؤں کی دوستی کرنا قرآن سے ثابت ہے حالانکہ قرآن عظیم جا بجا اس کے خلاف پر ناظمی ہے ایسے شخص کے ویچے نماز باطل محض ہے اور اسے امامت سے علیحدہ کرنا فرض ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

جواب مسئلہ مسئلہ حضرت مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر و نیات علی گڑھ کالج

۱۳ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ

(۱) معاملہ (۲) مدارات (۳) برداقساط (۴) معاشرت (۵) مداہنت (۶) رکون (۷) ووداد (۸) اتحاد (۹) التقیاد (۱۰) تامل

ان مدارج عشرہ میں ہر دوسرا پہلے سے زائد ہے اور ہر پہلے میں دوسرے کی شرط کا اشتعار ملحوظ ہے پہلا بشرطِ لا شئ کے مرتبہ میں اور دوسرا بشرطِ شئی کے مرتبہ میں۔

موالات کی دو قسمیں ہیں، حقیقی و صوری۔ حقیقی کی پانچ قسمیں رکون سے آخر تک، یہ مطلقاً ہمیشہ حرام ہیں ہر کافر سے، اور ہمیشہ حرام رہیں گی۔ اور صوری کی چار قسمیں مدارات سے مداہنت تک

ان میں برد اقسام معاہدین سے جائز، حربی غیر معاہدہ سے حرام، یا بعض کے نزدیک ایک وقت میں حربی غیر معاہدہ سے حلال رکھا گیا تھا پھر حرام فرما دیا اور اب اجتناب حرام ہے۔ اور جو بھی قسم مدہانت کسی وقت بھی حلال نہ تھی، غایہ ضعف اضمحلال کے وقت ارشاد ہوا تھا، وددوا لودنھن خیدھنوت (وہ تو اس آزد میں ہیں کسی طرح تم زہی کہ تو وہ بھی زہم پڑ جائیں۔ تہ محرمات اکراہ میں اس کی رخصت ہوگی، لا من اکراہ و قنبہ۔ مہممن ہاکیھا) (سو اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ تہ) اور معاشرت بضرورت و مجبوری جائز و نہ حرام، اور جواز مدارات کے لئے ضرورت مجبوری درکار نہیں مصطمت ہی کافی ہے، یہ اقسام موالات میں ان سب سے خارج معاملہ ہے کہ ہر کافر سے ہر وقت جائز ہے مگر مرتدین سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱۸

فتاویٰ اب یہ بیان کرتے ہیں کہ میں مولانا کا فتویٰ دیکھ آیا اس کی رو سے مجھ پر ان اقوال کی وجہ سے معاذ اللہ کفر عامہ نہیں ہوتا وہ کہتے ہیں میں نے یہ اقوال صرف آریہ کا بھید لینے کو کہے تھے الخرب مخدوۃ (جنگ و محاکمہ)۔ تہ) اور یہ ایک ایسے مضمون کے ساتھ ملتی تھی جس میں آریوں اور ان کے مذہب پر حملہ تھا جس کی وجہ سے معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ میں نے رسا مسدی سے نہیں کہے، ان وجہوں کی بنا پر آیا ان سے کفر ثابت ہو گا یا نہیں؟ اور بہر تقدیر نکاح کے بارہ میں کیا حکم ہے اگر تجدید نہ کی جائے تو بھی نکاح سابق کسی صورت میں بحال ہے یا نہیں؟ میں امید کرتا ہوں کہ ان مسائل کے جواب اور اس فتویٰ کی نقل سے جو کہ تاروانہ کیا جناب پھر کو مطلع کریں گے، زیادہ ادب، محمد میاں قادری بکائی عفی عنہ از مکلفو (نوٹ، سوال کا ابتدائی حصہ دستیاب نہ ہوا)

الجواب

حضرت گرامی دامت برکاتہم وعلیکم السلام درجۃ اللہ و برکاتہ۔ فیترادھر جتلانے حادثہ رہا، شب بستم ذی الحجۃ الثانیۃ بعد مغرب میرے حقیقی بھائی مولوی حافظہ اجہ علی خاں مرحوم نے دو مہینے کی علالت میں انتقال کیا، ان کے تیسرے دن بستم و دوم ذی الحجۃ یوم النخس وقت ظہر میرے حقیقی بھائی فوجوان صالح مولوی فاروق رضا خاں مرحوم نے سترہ برس کی عمر میں بیمار نہ ہوئی صرف دو روز علیل رہ کر مفارقت

کی، اب شب بخت و نجم محرم الحرام لیلۃ الشہار بعد مغرب میرے احب احباب و اعز اصحاب جو اب صالح صاحب
ورق ہشتی محب سنت و اہل سنت و عدو بدعت و اہل بدعت سختی مستقل قائم مصداق لایخافون لومة لائم
(وہ کسی طاقت کرنے والے کی طاقت سے نہیں ڈرتے۔ ت) و لا در حسین محرم مغفور ساکن جواہر پورے
بجئے ۳۲ سال بجا رعد و بانی معرفت و سس پر طلی رو کر داغ خرقا دیا۔

اَنَا اللَّهُ وَاَنَا إِلَهِهِ رَاجِعُونَ ، اَنَا اللَّهُ وَاَنَا إِلَهِهِ
رَاجِعُونَ ، اَنَا اللَّهُ وَاَنَا إِلَهِهِ رَاجِعُونَ ،
لِلَّهِ مَا اخَذَ وَمَا اعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ
مُسْتَقَرٍّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِهَمَّ وَاِرْحَمْنَا وَاِرْحَمِمْ
وَلَا تَحْرِمْنَا اَجُورَهُمْ وَلَا تَقْتُلْ بَعْدَهُمْ و
اِرْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ جَمِيعًا يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ ، اٰمِيْن بِجَاهِ عَن اَمْرٍ سَلَّمَ رَحْمَةً
وَبَعَثَتْهُ نِعْمَةً حَصْلًا وَسَلَامًا بِأَمْرِ إِلَهِهِ هَمَّ
الْاَهْلِ وَالصَّوْبِ وَالْاَمَةِ عَدَدُ كُلِّ خَلْقٍ و
كَلِمَةُ اٰمِيْن ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔
صلوة و سلام اور برکات کا نزول فرما، آپ کے اہل، صحابہ اور اُمت پر تمام مخلوق کی اور کلمہ آمین کی مقدر
تمام حمد اللہ کے لئے جو تمام جانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

قوتی کو فقیر نے کوڑ بھیجا تھا اس کی نقل حاضر ہے اسی کے کون سے حرف میں ان کے لئے حکم کفر سے
نجات ہے اس میں دو شقیں ہیں، اول یہ کہ یہ کلمات دل سے کہے اس پر یہ ٹکنا کہ جب تو اس کا کفر صریح
ظاہر واضح ہے جس میں کسی جاہل کو بھی تامل نہیں ہو سکتا، اس کا مفہوم مخالف صرف اس قدر کہ اگر دل سے
نہ کہے تو کفر ایسا واضح نہیں جس میں کسی جاہل کو بھی تامل نہ ہو سکے نہ کہ دل سے نہ کہے تو کفر ہی نہیں کفر ضرور
ہے اگرچہ اس درجہ شدت ظہور پر نہیں کہ کوئی جاہل بھی تامل نہ کر سکے بلکہ اس سے ظاہر ہے کہ دل سے
نہ کہے جب بھی اس کے کفر میں کوئی جاہل تامل کر سکے کسی اہل علم کو تامل نہیں ہو سکتا اور جاہلوں میں سب کو
نہیں کسی کو، اور وہ بھی یقیناً نہیں امکانا یعنی دل سے نہ کہے کی حالت میں احتمال ہے کہ شاید کوئی جاہل

اس کے کفر میں تاہل کرے اور دل سے کہے تو اتنا احتمال بھی نہیں۔

دوسری شق یہ کہ آریہ کو دھوکا دینے کے لئے استعمال کئے دل سے ان کلمات طعون کو پسند نہیں کرتا یہی وہ عذر ہے جو وہ اب بیان کرتے ہیں ان کے بیان سے پہلے ہی فتوے میں اس کا رد موجود ہے کہ ”دھوکے کا عذر محض جھوٹ اور باطل ہے“ جب اس کے ساتھ وہ جملے طعن تھے جن کے جواب سے آریہ عاجز ہیں تو وہ ایسے پاگل نہیں کہ اپنی موت انھیں نہ سوجھے اور کرے جسے کرنے والے کو سمجھ لیں کہ واقعی یہ دل سے وید کا عاشق اور ویدک دھرم کے لئے بے چین اور آریہ ہونے کو عزت و فخر و سرفرازی جاننے والا ہے آخر نہ دیکھا کہ انھوں نے ایک نہ سستی اور عاشق بے چین کو عزت و فخر و سرفرازی سے محروم رکھا اگر وہ ذرا بھی دھوکا کھاتے تو ایسے شخص کو جو حرام میں عالم مشہور اور دھوکے کا داعی اور اتنے اونچے عالی اعلیٰ خاندان سے اور سو روپے ماہوار کی جائیداد بھی رکھتا ہے، شہر پر مکھڑوں کی طرح گرتے پھٹے بیان پوجتے ڈنڈوت کرتے، کندھوں پر چڑھا کر سربازار باجا بجاتے ڈروکلے جاتے اور اسی مضمون کا لکچر دلو اتے مگر انھوں نے منہ بھی نہ لگایا ایمان بھی نہ لگا دھوکا بھی نہ ہر حقیقتہً ابلیس لعین نے اسے دھوکا دے کر ایمان لے لیا کافر تو اس کے دھوکے میں نہ آئے مگر یہ اس کا فخر طعن ابد کے دھوکے میں آگیا۔ درحقیقت نہ ذرا اس میں آریہ کو دھوکا ہوتا بھی تو دھوکا دینا کیا ایسا ضرور ہے جس کے سبب کچھ کفر بکے،

وقد الحق من ربکم فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليکفر به
اور فرمادو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے، تو جو چاہے ایمان لے لے اور جو پاسے کفر کرے (تو)
کیا بلا ضرورت با اختیار خود کفر بکنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا جب کہ دل سے نہ ہو اس دس سے نہ ہونے کا عذر منافقین پیش کر چکے اور اس پر واحد تمہارے فتوے کفر پاپکے،

ولئن سألتهم ليقولن انما كن نخوض ونعبث
اور اسے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم قریب ہی نہیں کھیل میں تھے، تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو، ہلنے نہ بناؤ تم کافر جو بچے مسلمان ہو کر۔

یہیں سے رضا مندی نہ ہونے کا بھی جواب واضح ہو گیا کہ ہزل استہزار میں بھی رضا باع حکم نہیں

ہوتی در نہ جد ہونہ ہزل۔ رد المحتار میں ہزل کی نسبت ہے،

انہ تکلم بالسبب قصداً فیلزمہ حکمہ اس نے قصداً سبب کا تکلم کیا لہذا اس پر حکم
وان لہو میں یہ ہے لازم ہوگا اگرچہ وہ اس سے راضی نہ تھا۔ (ت)

اور بغرض غلط اگر دھوکا دینا ضرور بھی ہو تو ہر ضرورت کفر سے نہیں بچاتی، یوں تو جو ننگے جھوٹے پیٹ کی خاطر
عیسائی ہو جاتے ہیں انھیں بھی کہے کافر نہ ہو سکتے کہ بغیر ضرورت کفر اختیار کیا، یہاں وہ ضرورت معتبر ہے کہ
جد اکراہ شرعی تک پہنچی اور یہ بدانتہا ظاہر کہ دھوکا دینا ضروری بھی نہ تھی تم تو جد اکراہ تک کسی طرح نہیں پہنچ سکتا،
کیا قائل اگر یہ دھوکا نہ دیتا تو کوئی اسے قتل کر دیتا یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا یا آنکھیں پھوڑ دیتا، کچھ بھی نہ ہوتا
اس کے ایک رفیق کو بھی ضرر نہ پہنچتا تو یقیناً اس نے بلا اکراہ وہ کلمات کفر کے اور واحد قہر معز جلالہ
نے کلمہ کفر بکنے میں کافر ہونے سے صرف بدلتا ہے اکراہ کا استثناء فرمایا ہے کہ ارشاد فرماتا ہے،

الامتن اکرمہ و قلبہ مطمئن بالایمان۔ سو اس کے جو مجبور کیا جلتے اور اس کا دل ایمان
پر جاتا ہوا ہے (ت)

یہاں اکراہ درکنار ایک ننگے کو بھی کچھ نقصان نہ پہنچتا تھا ایک دلیل بھی گروہ سے نہ جاتا تھا اور بکے وہ کلمات
کہ مجر و علامات کفر نہیں بلکہ حقیقتہً خود کفر نہ ہیں تو قصداً دل کر ل کر کفر بنا ہو، اور یقیناً بعض قطعی قرآن کفر
ہے لہذا جو بلا اکراہ کلمہ کفر کے بلا فرق نیست مطلقاً قطعاً یقیناً اجماعاً کافر ہے عورت اس کی نکاح سے فوراً
نکل جاتی ہے جب تک از سر نو اسلام نہ لائے اور اپنے ان کلمات ملعونہ سے برائت و توبہ صادر نہ کرے
ہرگز اس سے نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر اسلام لے آئے تو بہ کرے اور پھر نکاح سابق کی بنا پر عورت کو
ردہ چرنا سے تو قطعاً زنا سے نہ صاف ہے۔ فتاویٰ امام قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیری میں ہے،

مراجل کفر بلسانہ و قلبہ مطمئن بالایمان ایک شخص نے زبان سے حالت غشی میں کفر کا اظہار
کیا حالانکہ اس کا دل ایمان پر تھا تو وہ کافر ہے
اور اللہ تعالیٰ کے پاس حرمین نہیں ہے (ت)

جاوی میں ہے،

۲۲۵/۲	دار احیاء التراث العربی بیروت	کتاب الطلاق	۱۶/۱۶	۲۸۳/۲	فرانی کتب خانہ پشاور
		باب المرتد			

من کفر باللسان و قلبه مطمئن بالإيمان
فہو کافر ولیس بمومن عند اللہ تعالیٰ۔

جس نے زبان سے کفر کیا حالانکہ دل ایمان پر تھا
تو وہ کافر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مومن
نہیں۔ (ت)

جزا ہر الاطلا علی اور مجمع الانہر میں ہے
من کفر بلسانہ طائفا و قلبہ مطمئن بالإیمان
کانت کافرا عندنا و عند اللہ
تعالیٰ۔

جس نے زبان سے حالت غشی میں کفر کا اظہار
کیا حالانکہ اس کا دل ایمان پر تھا تو وہ کافر ہے
اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مومن نہیں (ت)

شرح فقہ اکبر میں ہے

اللسان ترجمان الجنان فیکون دلیل
التصديق وجوداً و عدماً فاذا بدله بعبارة
فی وقت یکون متکنا من اظهارة کانت
کافرا اذ اما ذالک فیکون من الاظهارة
بالاکراه لعل یصیحا کافرا۔

زبان دل کی ترجمان ہے تو یہ دل کی تصدیق یا عدم
تصدیق پر دلیل ہوگی تو جب اظہار ایمان پر قدرت
کے باوجود عدم تصدیق کا اظہار کرتا ہے تو وہ
کافر ہوگا اللہ حب کسی جبر کی وجہ سے قدرت اظہار
پر بہ تو توبہ کافر ہوگا۔ (ت)

طریقہ تفسیر و حقیقت تفسیر میں ہے

حکمه ای لتکلف بکلمة الکفران کانت
طوعاً ای لم یکن هه احد من غیر سبق
لسان الیہا حب ط العمل و انفساخر الشکام

اگر کلمہ کفر کا حکم غشی سے ہے، یعنی کسی چیز کا ارادہ
جبر نہیں جسکے سبقت نہ ہو، تو اس کا
حکم یہ ہے کہ عمل ضائع اور نکاح ختم ہو جائے گا

یہ شرح ہے میرے ان الفاظ کی، کہنے اس میں کوئی ایسا کرنے سے ہے، ہاں اللہ مجھے معاف کرے
اتنا قصور ضرور ہوا کہ مجبوزم تھا جس کے سبب گنجائش کا وہم گزرا وہ بے عقل یہاں سے سنی لیں جو سختی پہنچا
ہیں، زمانہ کی حالت یہ ہے کہ ذرا نرم لفظوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، ایک بات اور بھی قابل گزارش ہے کہ حدیث

لے عادی

مجمع الانہر شرح مشکى البحر باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۸۸

منہ من الرضى الاثر شرح الفقه اکبر باب الايمان حوالا قرار تصدیق مصطفیٰ البانی مصر ص ۸۶

منہ الحدیقة النذیة باب کلمة الکفر مکتبہ توفیق رضویہ لاہور ۱/ ۹۸-۱۹۷

میں ارشاد فرمایا ،

اذا علمت سيئة فاحدث عندھا توبة
السرا بالسر والعلانية بالعلانية
في النكاح عن معاذ بن جبل رضي الله
تعالى عنه

اگر کوئی برائی کر بیٹھ تو اس سے توبہ کرو، مخفی گناہ پر
مخفی اور اعلانیہ گناہ پر اعلانیہ توبہ کرو (امام طبرانی
نے المعجم الکبیر میں اسے حضرت معاذ بن جبل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

بسنہ حسن علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ کا حکم ہے اور انہوں نے اس کا یہاں تک اعلان کیا کہ اخبار میں شائع
کرایا، اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ والسلام

۲۱۹ مرحلہ مدرسہ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ازدارہ ہر شریف بدو زیک شنبہ

۵ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ

مولانا المعظم والمکرم دام مجید ہم پس از آداب سلام نیاز نمودنی ایک عورت کے منہ سے یہ کلام نکلا
کہ "اللہ میاں کو خبر نہیں فرشتہ آئے روح نکالنے کو وہ کہتی ہے میں نے اس سے مراد یہ لیا تھا کہ اللہ میاں
نے حکم اور کی قبض روح کا وہ تیری روح نکال دے تو میں کہنے لگی کہ یہ مراد نہیں لیا تھا کہ معاذ اللہ
اللہ میاں جاہل ہیں۔ اس کی نسبت شرعی حکم کیا ہے؟ آیا یہ کلمہ اس مراد پر کیا ہے؟ بہر حال جو حکم ہو
اس سے فوراً مطلع فرمایا جاؤں، جلد ضرورت ہے اس وجہ سے جوابی کارڈ روانہ ہے۔ والسلام

الجواب

حضرت گرامی دامت برکاتہم بعد اولئے تسلیم معروض یہ لفظ بہر حال کلمہ کفر ہے بلکہ صریح کفر
ہے، اس کے صاف معنی نفی علم ہیں اور اس کا کفر خالص جو نا ظاہر اور تاویل کہ اس نے بیان کی وہ
لغظوں سے علاقہ نہیں رکھتی وہ بھی یونہی بنے گی کہ جس کی روح قبض کرنے آئے اس کا علم تو تھا یہ
اپنی غلطی سے دوسرے کے پاس گئے جس کی اسے خبر نہیں، تو اب دوبار کفر ہو گیا، ایک نفی علم مولیٰ عزوجل
دوسرا ملائکہ کی طرف براہ غلط خلاف حکم کرنے کی نسبت، اور اگر بالفرض اس سے قطع نظر بھی ہر تو اس
دوم کا تو وہ خود اپنی تاویل میں اقرار کرتی ہے، یہ کیا کفر نہیں،

قال الله تعالى ويصنعون ما يؤثرون
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہ وہی کرتے ہیں جو انھیں

سہ المعجم الکبیر حدیث ۲۳۱ مکتبۃ الغیبیہ بیروت ۱۵۹/۲۰
کنز العمال حدیث ۱۵۱۸۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۲۰۹/۴
علہ القرآن الکریم ۵۰/۱۶

وقال تعالیٰ لا یسبقونه بالقول وهم
بأمر ۛ یعملون ۛ

حکم ہو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بات میں اس کے
سلطنت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند

ہوتے ہیں۔ (۱۰۱)

اس پر فرض ہے کہ تائب ہو کر اسلام لائے، اگر شوہر رکھتی ہے تجدید نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۰۵ ذوالقعدہ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع میں اس مسئلے کے بارے میں، زناہ کی لڑائی سے زناہ کے پاس
چند روپیہ امانت رکھا، چند روز کے بعد وقت ضرورت طلب کیا، زناہ نے انکار کیا تم کو روپیہ نہیں دوں گا،
بیچاری مجبور ہو کر مولوی صاحب کے پاس سفارش کوئی، مولوی صاحب سے سفارش کیا، مولوی صاحب نے
اگر زناہ کو فرمایا لڑائی کا روپیہ ادا کر دو۔ زناہ نے کہا آپ کی بات نہیں سنوں گا خدا کے بے بے نہیں
سنوں گا۔ اسی شخص پر کیا حکم ہے؟ بیّنوا تو جودا۔

الجواب

زناہ نے سہ سے اسلام لائے تو ہرگز ٹکے فیہ پڑے۔ لہذا تجدید نکاح کرے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۱ از بنارس چھادنی محلہ ڈیپھوری محال تھانہ سکندر مولوی عبد الوہاب بروز چار شنبہ
۲۱ صفر ۱۳۳۴ھ

یرکہ تریہ کی نسبت لفظ یزید علیہ کا لکھنا یا کہنا از روئے شریف جائز ہے یا نہیں؟ یزید کی نسبت
لفظ رحمۃ اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟ فقط۔

الجواب

یزید بیشک علیہ تھا، اسے علیہ کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اسے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نہ کہے گا مگر تا جہی کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے، والیہا ذی اللہ تعالیٰ۔
مسئلہ ۲۲۲ از برٹش گاسا ڈمرا اپترس بال ونچ ایسٹ بینک مسئلہ عبد الغفور
۲۲ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ

اور جس نے کہا کہ تم لوگ سب یزید ہو اور وہ لوگ مسلمان ہیں تو اس کلمہ پر کیا

حکم ہے؟ فقط۔

الجواب

اگر بلا وجہ شرعی کہا سخت گنہگار ہو،

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اذی مسلماً
فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس
نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی
اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۳ مسٹر کمال بن غان ملازم اعلیٰ حضرت قبلہ ۲۰ ربیع الاول شریف ۱۳۳۲ھ

کیا ذماتے میں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص اور شرعی کی بابت یہ الفاظ کہہ کہ شرع کیا
چیز ہے، آج کل شرع پر کون عمل کرتا ہے، یہ شرع بھی ایک بحث نکال رکھی ہے کہ شخص طہ الشریعہ کیسا ہے؟
بیٹنوا تو جبروا۔

الجواب

اگر اس نے واقعی طور پر یہ لفظ کہے تو کافر ہو گیا اور اگر لوگوں پر طعن کے طور کا یعنی آج کل دعوں نے
شرع کو ایسا بگڑ رکھا ہے تو سخت گنہگار ہو گا عام کہا اور لفظ بھی معنی کفر کو مرہم ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۲۴ اذکر اچھی بندر گاڑی کھاتہ آرام باغ حیدرہ اسلامیہ مولوی احمد صدیق نقشبندی
۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

زید نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کے شروع میں عربی عبارت میں اس طرح لکھا ہے، بسم اللہ
الرحمن الرحیم الہنا محمد وهو محبوبہ جل شانہ وعز برہانہ موسیٰ رسولک محمد وهو محمود
صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان الفاظ کی کوئی تاویل ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ایسے لکھنے والے پر
شرعاً کیا حکم ہے اور اس سے میل جول رکھنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور ایسے اعتقاد والے سے نکاح
وغیرہ پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ بیٹنوا تو جبروا۔ جواب مع عبارات تحریر فرمائیں۔

الجواب

ہمارے ائمہ نے حکم دیا ہے کہ اگر کسی کلام میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو

واجب ہے کہ احتمالی اسلام پر کلام محمول کیا جائے جب تک اس کا خلاف ثابت نہ ہو، پہلے جملہ میں محمدی نفع میم کیوں پڑھا جائے صحیحہ بخیر میم کہا جائے یعنی حضور علیہ السلام محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار بکثرت حمد و ثنا کئے گئے اور ان کا رب عز و جل ان کا محقق ہے بار بار بکثرت ان کی مدح و تعریف فرماتے والا اب یہ معنی صحیح ہو گئے اور لفظ باسکل کفر سے نکل گیا اور اگر نفع میم ہی پر تمہیں اور معنی لغوی مراد ہیں یعنی ہمارا رب بکثرت حمد کیا گیا ہے جب بھی خدا نہ کفر نہ ہوگا مگر اب حزن نیست کا فرق ہوگا بہر حال ناجائز ہونے میں شبہ نہیں۔ رد المحتار میں ہے :

موجود ایہا والمعنی المحال کاف
محض معنی محال کا وہم بھی منع کے لئے کافی
المنع یہ

مصنف کو تو یہ چاہئے اور اسے متنبہ کیا جائے اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں مگر یہ کوئی حالت خاصہ داعی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مشتملہ مستولہ معین الدین احمد عینی سنکفی بنکمال پوسٹ نیٹلا ساکن جیکاکو ۲۰ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مشیت شرعیہ میں اس مسئلہ میں کہ اگر کسی شخص نے غضبناک ہو کر علماء کی توہین اور حقارت کرے اور کہے کہ عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا ہے حالانکہ اس جلسہ گفتگو میں بہت سارے عوام الناس اور ایک مولوی صاحب بھی موجود تھے تو مولوی صاحب نے شخص مذکور سے دریافت کیا کہ تم نے خرابی کی نسبت تمام علماء کی طرف کی ہے یہ تم ایمان کے ساتھ کہتے ہو تو شخص مذکور نے جواب دیا کہ عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا، پھر مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ یہ بات تم ایمان کے ساتھ کہتے ہو، تو اس شخص مسلمان نے جواب دیا کہ میں ایمان کے ساتھ کہتا ہوں اور یہی شخص کہتا ہے کہ اس عالم نے مسئلہ مذکور کو جاری کیا اس لئے کچھ نہیں کہا یہ عالم میری خواہر کا خاوند ہے اگر دوسرا کوئی عالم مسئلہ جاری کرنا تو سلامت جانے نہ دیتا اور کوئی ایسا ہی لفظ تشنیع کا کہے تو ایسی باتوں سے نکلنا جاتا رہتا ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ کے تحریر فرمادیں خدا نہ ماجرہوں گے۔

الجواب

علمائے دین کی توہین کفر ہے، مجمع الانہر میں ہے :

من قال لعالمه عويله علف وجہ جس نے بے ادبی کرتے ہوئے عالم کو عویل کہا

الاستحاف فقد كفر له

اس نے کفر کیا۔ (ت)

اس شخص پر تجدید اسلام لازم ہے اور اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کرے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۶ مسلمہ از کتھنہ اعاطہ فقیر محمد خان متصل دکان ظہور بخش ہیزم فروش مسئولہ حضرت محمد میاں صاحب
۲۲۹ تا ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ

(۱) ایک مسلم جو نماز خداف معمول بہت جلدی سے پڑھ لیتا تھا اس کو زجر ایک بار مسلم نے کہا کیا تو نے نماز کو کوئی کھیل سمجھ رکھا ہے، اس پر ایک دوسرے نے کہا اور کیا بظاہر اس نے بھی زجر اٹکا اس کے بٹے کیا حکم ہے؟

(۲) بعض لوگ لاحول ولا قوۃ الا بالله العلیٰ العظیم پورا نہیں پڑھتے بلکہ عند الحاجة جب پڑھتے ہیں صرف لاحول یا لاحول ولا قوۃ الا بالله پڑھتے ہیں اگرچہ سنت قیچ و شنیع ہے مگر اس میں کفر تو کسی طرح کا بھی نہیں یا کیا اس پورے جملہ کا علم صرف جو وہ غول نفی معتبر رکھنا کہنا کیسا ہے؟

(۳) نصاریٰ وغیرہ کی کھریوں اور ان حکام آج کل کے زمانہ والوں کو عدالت یا عادل کہنا اگرچہ سنت ہے اور فقہانے حکم کفر تک فرمایا اس سے احتراز ضرور ہے مگر عدالت طلب یہ ہے کہ آیا یہ حکم کفر مسئلہ مفتی بہا ہے کہ ایسا استعمال کرنے والے کافر ہو جائیں اور اگر ہے تو کیا قطعی کفران پر عائد ہے اور قطعی بھی ایسا کہ جو دوسرا کافر نہ سمجھے اس کے بھی ایمان میں خلل آئے۔

(۴) کاتب جو اجرت پر کتابت کرے اور اس کتابت میں امر مخالف دین ہو اور اجرت پر چھاپنے شائع کرنے والے اسے شائع کریں یا کوئی شخص بے اجرت محض مروت سے ایسا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ یا کوئی شخص مصنفی خطا کے لئے کوئی قطعہ وغیرہ لکھے اور اس میں ایسے کلمات بھی نقل کر جائے یا ان سب صورتوں میں زہد سے پڑھے تو کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱) ”ورکھا“ کہنے والے پر الزام نہیں جب کہ اسے بھی اس ساری غماز پر زجر مقصود ہو۔

(۲) عند الحاجة صرف لاهول ولا قوۃ یا لاحول پر اقتصاد قیچ ہے کفر سے کوئی عدۃ نہیں کہ

اپنے طول و قوت کی نفی کیلئے ہے بل بذاتِ صرف لاجول کہنا حرج نہیں رکھتا۔

(۳) عدالت بطور علم رائج ہے معنی وضعی مقصود نہیں ہوتے لہذا تکفیر ناممکن، البتہ عادل کہنا ضرور کلمہ کفر ہے مگر محض بدو و بدو شائد ہوتا ہے لہذا تجدید اسلام و نکاح کافی، ہاں خلافت مائتزل کو اعتقاد، عدل جانے تو قطعاً ہی کفر ہے کہ من شد فی کفر لا فقد کفر (جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ ت)

(۴) القلم احد اللسانین (قلم بھی ایک زبان ہے۔ ت) جو زبان سے کہے پر احکام ہیں وہی قلم پڑا اور ایسی اجرت حرام، اس کی استاعت حرام، اور ایسی مروت فی النار، ہاں جب اعتقاد نہ ہو تو کفر نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۳ مسوومہ مرزا محمد عثمان بیگ از موضع شہباز پور ڈاکنی نہ محمود پور ضلع بریلی ۸ جمادی الاول ۱۳۳۴
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان شخص نے اپنی زبان سے قصداً کہا کہ میں خدا اور رسول کو نہیں جانتا ہوں کہ کون ہیں اور نہ مسجد کو جانتا ہوں کہ کیا چیز ہے، اور وہ شخص عمر کا بھی بالغ ہے، اس شخص کو کیا حکم ہے؟ اور اس کا علاج قائم رہا یا نہیں، اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب

سائل نے پوری بات نہ لکھی کہ کیا گفتگو تھی جس پر اس نے یہ کہا، اگر یہ کلمات بطور تحقیر کے ہیں تو یقیناً کافر و مرتد ہے، عورت اس کے نکاح سے نکال گئی، اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام، اور اگر اپنی حالت پر افسوس اور اپنے جمل کے بیان کے لئے کہا کہ میں ایسا جاہل ہوں کہ نہ خدا کی پہچان نہ رسول کی معرفت نہ مسجد ہی کی کوئی قدر شناسی مجھے ہوتی ہے، تو اس پر الزام نہیں سوا اس کے کہ طرزِ ادا اچھی نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۴ رحمت علی خادم درگاہ شاہ دانہ توسط مولوی نظام الدین یکے از طلباء مدرسہ اہلسنت بریلی محلہ سودا گران ۸ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بہت سے اسی صفت شریف پڑھتے ہوئے شاہ دانہ علیہ الرحمۃ کے مزار کی طرف آتے تھے اور ان کے ہمراہ چادر تھی کہ چند اشخاص نے کہا کہ

بیٹی چودوں نے چوٹی سی مقرر کر لی ہے جو لئے پھرتے ہیں پس جن اشخاص نے یہ کلمہ کہا ہے ان پر شرع شریف میں کیا حکم ہے اور ان کو توبہ کرنا کس طرح پر چاہئے، فقط۔

الجواب

جس جس نے یہ ناپاک کلمہ کہا سب سخت گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے ان سب پر فرض ہے کہ عافیہ توبہ کریں جس طرح عافیہ یہ کہا ہے اور مسلمانوں سے معافی مانگیں ورنہ حق العبد میں گرفتار رہیں گے، شریعت مطہرہ میں سلطنت اسلام کے یہاں ایسے کئے والوں پر اتنی اتنی کڑوں کی سزا کا حکم ہے، پھر ہمیشہ کو ان کی گواہی مردود۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۲۱۔ از نظام علی صاحب ولد امام علی غاں پر گنہ سیوان ضلع بدایوں بھوانی پور خیر و اجمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ اس مسئلہ میں مسلمان ایک دوسرے کو کافر کے تو شریعت اس کو کیا کہتی ہے؟

الجواب

سوال صاف کرنا چاہئے معنی میں کہنے کے کیا معنی، بات پوری لکھی جائے تو جواب دیا جائے، کیا کہا اور کسے کہا اور کس بنا پر کہا، فقط۔

مسئلہ ۲۲۲۔ مسئلہ میر سید احمد علی سنی حنفی ساکن علاقہ گورکھالی وارد حال ضلع بہرائچ محلہ بڑی ہٹ مکان مولوی ابو محمد صاحب ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ایک مسلمان سنی حنفی مسیحی گلزار خاں نے ایک عورت قوم محترمتہ تعلق ناجائز پیدا کر لیا عرصہ تک اس عورت کے مکان پر رہ کر اکل و شرب اس کے ساتھ کرتا رہا، کچھ عرصہ بعد بوجہ تائید غیبی یا شرم و نیاوی عورت سے اس نے قطع تعلق کر کے اپنے افعال سابقہ سے ایک مجمع عام میں تائب ہو گیا، تائب ہونے کے بعد مسلمانانِ قریب و جوار نے مسیحی گلزار کے ساتھ برابر بلا کر اہم ہو کلت و مشاربت جاری کر دی، متعدد لوگ ایسے ہیں جو گلزار اور اس کے ساتھ شریک مسلمانوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں اور جہلا کو اپنا ہم خیال کرتے اور بیان کرتے کہ گلزار خاں کسی طرح مسلمان نہیں رہ سکتا اور توبہ کوئی چیز نہیں۔

الجواب

یہ متعدد لوگ محض خطا و ظلم پر ہیں، مسلمان بھائی کی توبہ قبول کرنی واجب ہے۔ اللہ عز و جل خود اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، قرآن عظیم میں ہے،
هو الذی یقبل التوبۃ عن عباده و اللہ ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور گناہوں

ويعفو عن السيئات له

سے درگزر فرماتا ہے۔

اور فرماتا ہے،

البر يعلموا ان الله هو يقبل التوبة عن
عباده كاتب

کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول
فرماتا ہے۔

ہریش شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من اتاه اخوة متصلا فيقبل ذلك منه محققا
كان او مبتلا فان لم يفعل لم يرد علي
الحوض بكة مرواه المصنف عن ابی ہریرة
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نصیب نہ ہوگا۔ (اسے حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)
ان لوگوں کا کہنا کہ توبہ کوئی چیز نہیں اگر اس سے خاص عذر کی یہ توبہ مقصود ہے یعنی اس نے دل سے
توبہ نہیں کی تو مسلمان پر بدگمانی ہے اور ذمہ حرام ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے،

يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن
ان بعض الظن اشرك

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ياكم و انظروا انظن الكذب الحديث
مرواه الاثمة عاكف والبخاري ومسلم
وابوداؤد والترمذي عن ابی ہریرة
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

گمان سے دوڑو کہ گمان سب سے بڑھ کر بُھڑی
بات ہے۔ (اسے امام مالک، بخاری، مسلم،
ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

۱۵۴/۲۲

۱۰۳/۹

۱۵۴/۲ دار الفکر بیروت کتاب البر والصلة

۱۲/۲۹

۱۵۴/۲ صحیح البخاری کتاب الادب باب قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا قديمي كتمان كراچی ۸۹۶

اور اگر یہ مراد ہو کہ سوسے سے تو بہ ہی کوئی چیز نہیں تو معاذ اللہ صریح کفر ہے نیز گلزار اور اس کے شریک مسلمانوں کو اسلام سے خارج سمجھنا کافرانہ خیال ہے اور یہ کہنا کہ گلزار خاں کسی طرح مسلمان نہیں ہو سکتا اللہ عزوجل و شرع مطہر پر افسوس ہے ان لوگوں پر فرض ہے کہ تو بہ کریں اور گلزار خاں اور اس کے ساتھی مسلمانوں سے معافی چاہیں پھر ان کو چاہئے کہ تجدید اسلام کے بعد اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کریں، واللہ تعالیٰ اعلم

۱۔ مصلیٰ کو نماز اور صائم کو روزہ رکھنے سے منع کریں بلکہ رمضان المبارک میں علانیہ جنگ و چرس کا استعمال کریں اور بطور مسخری قبل از وقت افطار نہ کریں کہ صائین افطار کر لیں۔

۲۔ مشرکین کی طرح مرد عورتوں کی ہی صورت اور وضع بنائیں۔

۳۔ اٹھتے بیٹھتے اپنے مرشدوں کو باسما، امام محمدی، رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ موصوم کریں۔

۴۔ علامتے دین کی توہین باہی کلمات کریں کہ ہم ان کی مقعد مارتے ہیں، یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تمام اصحاب بلکہ خود پیغمبر خاتم نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مصیبت دیں۔

۵۔ جو پیغمبر وادبیار وصال پا چکے ہوں ان کی روحانی زندگی سے انکار کریں اور یہ اعتقاد رکھیں کہ جب تک خدا و رسول کو اپنی فانی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے ان کی ہستی کے ہرگز قائل نہ ہوں گے، ایسوں سے اہل اسلام کو کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

الجواب

جتنی باتیں سوال میں ان لوگوں کی ذکر کیں وہ ان کے فسق و فجور و شیطنت و استحقاق جہنم کے لئے تو بہت کافی ہیں مگر ان میں چار باتیں صریح کفر و ارتداد ہیں، اول اپنے پیروں کو خدا و رسول کہنا، دوسرے شریعت مطہرہ کی نسبت وہ ملعون کہہ کر، تیسرے وہ یہودیوں کی بات لن نومن لک حتی تفری اللہ جہنمہ اللہ و رسول کو جب تک آنکھ سے نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں گے، چوتھے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو انبیائے کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے افضل ماننا، و علیٰ کسی ایک نبی سے افضل بتانا، یہی کفر ہے کہ انبیاء و کرام سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، شک نہیں کہ یہ لوگ کفار و مرتدین ہیں، مسلمانوں کو ان سے

میل و جل حرام، سلام و کلام حرام، ان کی موت حیات میں شرکت حرام، بیمار پڑیں ان کی حیادت حرام، مرجائیں تو انھیں غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا حرام، مسلمانوں کے مقابل میں دفن کرنا حرام جب تک توبہ کر کے مسلمان نہ ہوں گے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۹؎ محمد عبد الحمید ساکن دولت پورہ قلعہ پترہ ڈاکٹر سیف اللہ گندی ۱۹ رجب ۱۴۳۲ھ (۱) بعضے ذکر کریں اپنے مرشد کو خدا کہتے ہیں بایں نیت کہ مرشد اگر رہنمائی نہ کرے تو معرفت الہی کیسے حاصل ہوگی اور اکثر مرشد کے قدم پر سجدہ کرتے ہیں یہ فعل ان کے روا ہیں یا نہیں؟

(۲) بعضے نادان علماء کو حقارت کے ساتھ گالی دیا کرتے ہیں اور شریعت مطہرہ کی بھی اہانت کرتے ہیں تو اس پر شرعاً کیا حکم ہے؟ اور اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو کاذب کہہ کر گالی دے تو کیا حکم ہے؟

(۳) ایک شخص جو کسی قدر علم رکھتا ہے مسجد کے بارے میں لوگوں کو کہتا ہے کہ تم لوگ مسئلہ کو لے کر یہاں یا جھگڑا فساد کرتے ہو مسجد ہی تو تمہارے لئے فساد گاہ ہے وہاں جا کر جو کتنا ہے کرد، اور وہ توبہ کے بارے میں کہتا ہے کہ فقط توبہ ہی سے گنہ معاف ہو جاتا ہے یہ ہرگز نہیں ہوتا، اور وہ شخص مسئلہ کا جواب بلا تحقیق دیا کرتا ہے، اور مکروہ کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ تو مکروہ ہی ہے حرام تو نہیں مکروہ سے کیا ہوگا اور کوئی چیز مکروہ تحریمی ہو تو کہتا ہے کہ وہ مکروہ تحریمی کھانوں کا۔ ایسے شخص پر شرعاً کیا حکم ہے؟
يَتَنَبَّؤُا تَوَّجَّسُوْا (بیان نیچے اجر پاسیہ ۱۰ ت)

الجواب

(۱) مرشد کو خدا کہنے والا کفر ہے اور اگر مرشد سے پسند کرے تو وہ بھی کافر، مرشد برحق کی قدیم ہی سنت ہے اور سجدہ ممنوع۔

(۲) شریعت کی توہین کرنے والا کفر ہے،

قال اللہ تعالیٰ اقل ابالله وایتہ ورسولہ
کنتم تستهجنون، لاتعتذروا قد کفرتم
بعد ایمانکم
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو کہہ دے کیا تم اللہ سے اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو؟
ہمارے امت بناؤ، تحقیقی تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے۔ (ت)

یونہی عالم دین کشتی صحیح العقیدہ دائمی الی اللہ کی توہین کفر ہے، مجمع الانہر میں ہے ۱

مسئلہ ۲۲۲ از پرپاری جنازین مار قوار محمد حبیب اللہ ۲۰ وجب ۱۳۳۴ھ
 دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین نقلی ہے یا اصل؟ اور اصلی ہے تو نقلی کئے واسے کو کیا
 سمجھنا چاہئے؟

الجواب

ان الدین عند اللہ الاسلام (بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ ت) اللہ کے یہاں
 یہی دین دین ہے اس کے سوا کوئی دین مقبول نہیں۔

ومن یتبغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا وہ ہرگز
 وھو فی الآخرۃ من الخاسرین اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

زیاں کاروں سے ہے۔ (ت)

تو یہی دین اصل ہے اور یہ نقلی بھی ہے باری معنی کہ اس کے احکام شاریع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
 منقول ہیں، فلا سفر وغیرہ کی طرح عقل ڈھکوسلے نہیں، اس معنی پر اگر نقلی کہا تو صحیح کہا، اور اگر نقلی بمقابلہ
 اصلی کہا یعنی معاذ اللہ واقعی دین نہیں بلکہ کسی نقل اتاری ہوئی تو، یہاں تک والا کافر، یہ بات اس وقت کے
 باہم محاورات سے واضح ہوگی، اور اگر واضح نہ ہو تو معنی صحیح بنے ہوئے خواہی خواہی معنی باطل پر حمل
 نہ کریں گے اور تکفیر جائز نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۲۳ مستولہ محمد احمد علیہ السلام در سہ اہل سنت یکم شعبان ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں،

(۱) رب العزت جل جلالہ و تعالیٰ شانہ کی نسبت میاں اور صاحب کننا یعنی اللہ میاں اور اللہ صاحب
 جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہو جب تو عدم المنافع دلیل کی ضرورت نہیں اور اگر ناجائز ہو تو دلیل درکار ہے، اس
 صورت میں جو اسے پسند کرے بلکہ فخر کرے کہ یہ الفاظ میرے عنوانات میں سے ہیں اس شخص کے واسطے
 شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟

(۲) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں صاحب یعنی محمد صاحب کننا کیا ہے؟

الجواب

حضرت رب العزت جل جلالہ پر لفظ صاحب کا اطلاق جائز، بلکہ حدیث میں وارد ہے،

اللہ انت صاحب فی السفر والخیفۃ فی المال والاہل۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں صاحب ہے، مال و اہل کا تو ہی محافظ ہے۔ (ت)

اور میاں کا اطلاق نہ کیا جائے کہ وہ تین معنی رکھتا ہے ان میں دو رب العزت کے لئے محال ہیں، میاں آقا اور شوہر اور مرد عورت میں زنا کا دلال، لہذا اطلاق ممنوع اور اس پر افتخار جہل۔

(۲) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اطلاق صاحب خود قرآن عظیم میں وارد، و النجم اذا ہویٰ حاصل صاحب کو و اس پیارے چمکے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے ماخوئی ہے، اترے، تھارے صاحب نہ پہنکے نہ بے راہ پہلے

مگر نام اقدس کے ساتھ اس طور پر لفظ صاحب کا ملنا یا آریوں اور پادریوں کا شعار ہے وہ لئے معروف تعظیم میں لاتے ہیں جو زید و عمر کے لئے رائج ہے کہ شیخ صاحب، مرزا صاحب، پادری صاحب، پنڈت صاحب، لہذا اس سے احتراز چاہئے، ہاں یوں کہا جائے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے صاحب ہیں آقا ہیں مالک ہیں مولیٰ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ مستفسرہ فقہ بنوری ص ۲۸۰ رد محمد کم کتاب ملک متو۔ طاب کپور ۳۴ شوال ۱۳۳۴ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص درود شریف اس طور پر پڑھے صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین، ایک صاحب اس میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نویں علی شہ پڑھنا حرام ہے، فقہا۔

الجواب

جو اسے ناجائز بتاتا ہے شریعت پر افتراء کرتا ہے،

قال اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ہذا حلال و ہذا احرام لتعتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ، لکذب لا یفہون۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام کہ اللہ پر جھوٹ باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ (ت)

سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب ما یقول الرجل اذا سافر آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۵۰-۲۴۹

سنن ابی بکر کتاب الحج باب ما یقول الرجل اذا ركب دار صادر بیروت ۵/۲۵۲

۵ القرآن الکریم ۵۲/۱-۲

۵ ۱۱۹/۱۶

بلاشبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوراً عرش اللہ ہی عرش انھیں کے نور سے بنا اور انھیں کے نور سے منور ہے،

کافی حدیث مرواۃ جہد المرزاق فی
معنیہ عن جبر بن عبد اللہ بن صفی اللہ
تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم: «اللہ تعالیٰ اعلم»

جیسا کہ حدیث میں ہے اسے امام عبد الرزاق نے
اپنی مصنف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۲۶ مسئلہ حبیب اللہ بنگالی ۵ اشوال ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بہار اللہ ایک فرقہ نکلا کہ محسوسہ
قرآن مجید کو منسوخ کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ جیسے تورات اور انجیل اور زبور منسوخ ہو گئی ویسا ہی
قرآن شریف بھی منسوخ ہے، اگر منسوخ نہ ہوتا اس کا حکم بوافی قرآن شریف کے جاری کیوں نہیں کیا جاتا
ہے جیسا کہ زنا کرتا ہے اور جبری کرتا ہے اور شراب پیتا ہے حد کیوں نہیں لگایا جاتا ہے، بہار اللہ
کے فرقہ کے ایک آدمی کا منظرانہ اسے لکھتے ہیں کہ وہ کہتا ہے نہ دین کریم نے لوح محفوظ سے میرے اوپر
کتاب الاقدس نزول فرمایا ہے اس وقت اس کا حکم جاری ہے اور احادیث کو خبری کاخذ بتاتا ہے
اور نہیں مانتا ہے اور ائمہ اربعہ کو جھوٹ کہتا ہے یہ فرقہ کون ہے یا نہیں؟ اور

یذبرا الامور من السماء الى الارض ثم یعبرون
الیہ فی یوم کان مقداسا کانت منۃ صبا
تحدون لکے
کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک پھر
اسی کی طرف رجوع کرے گا اس دن کہ جس کی
مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں (ت)

آیہ بالہ کی شان نزول کیا ہے اور تاسخ ہے یا منسوخ؟ فقط۔

الجواب

جس فرقہ کے یہ اقوال ہوں وہ کافر متطوع ہے ایسا کہ جو اسے مسلمان جانے بلکہ جو اس کے کفر
میں شک کرے خود کافر ہے مرتد ہے، بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار و غیرہ میں ہے

من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر بکے
جوان کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

سنہ الموابہ الذبیہ بحوالہ عبد الرزاق المتصل الاول اول الموقوفات المکتبۃ الاسلامیہ بیروت ۱/۶۲-۶۱

۵/۳۲ القرآن الکریم

آیہ کریمہ حمد الہی میں ہے، شاید نزول وہاں ذکر ہوتا ہے جو کسی حادثہ خاصہ میں اترے، خبر منسوخ نہیں ہو سکتی۔
واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۴ محمد ظہیر الدین صاحب مفسر برج دزیر آباد پنجاب ۳ ذوالقعدہ ۱۳۳۴ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص عالم غیر مقلد عقائد و عملیات،
جو کہ اس دار فانی سے عالم جادوئی کو رحلت کر جائے اور اس کی نماز جنازہ ایک غیر مقلد پڑھائے اور اس غیر مقلد
کے پیچھے ایک عالم حنفی المذہب نے غیر مقلد متوفی کے عل کو اچھا اور غیر مقلد کے اقتدار کو جائز کہہ کر نماز جنازہ
پڑھی۔ حالانکہ وہ عالم حنفی المذہب قبل ازیں لوگوں کو عقائد غیر مقلدین سے منع کرتا رہا جو
پس اس حالت میں جب کہ عالم حنفی المذہب نے غیر مقلد کی نماز جنازہ غیر مقلد امام کے پیچھے جائز تصور کر کے
ادا کی ہو تو اس پر ان روئے شرح محمدی کیا تقریر ہوتی ہے اور کیا بلا توبہ واستغفار ایسے عالم حنفی کی
اقتداء جائز ہے، عالم غیر مقلدین متوفی و امام غیر مقلد ائمہ اربعہ مجتہدین کے مسائل استنبط و اجتہاد پر کو
خلافت حدیث سمجھتا اور اکثر ان کے برعکس فتوے دیتا اور عمل کرتا ہو مثلاً:

- (۱) نماز تراویح بیس رکعات سے کم ہر کسی امام سے نہ ایک بیس وہ آخر رکعت کا حکم دیتا اور عمل کرتا۔
- (۲) مسئلہ طلاق ثلاثہ جو کہ فی کلمۃ واحدة اور مجلس واحدة کے کہی گئی ہو اس طلاق ثلاثہ کو حکم رجعی طلاق
کا دے کہ بعد نکاح شوهر ثانی اس کے ساتھ نکاح کر دیتا ہو اور طلاق باطل کی صحت ایک حیض آنے
کے بعد نکاح کر دیتا ہو اور تقلید شخصی سے باطل انکار کرتا ہو، علاوہ ازیں آئین باجمہر کشا امام کے پیچھے
الحمد کا پڑھنا یا تہ سبیر پر باندھنا سورۃ فاتحہ میں حق کی جگہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ جائز سمجھتا ہو۔

الجواب

مسائل نے جو فہرست گنائی وہ غیر مقلد کے بعض فرعی مسائل باطلہ و اعمال فاسدہ کی ہے ان کے عقائد
اور ہیں جن میں بکثرت کفریات ہیں ان میں سے بعض کی تفصیل رسالہ انکوکبۃ الشہابیۃ میں ہے، جس میں
مشرود سے ان پر اور ان کے پیشوا پر حکم فقہا کرام لازم کفر ثابت کیا ہے کسی جاہلی صحبت نایافتہ کی نسبت
احتمال ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے عقائد ملعونہ سے آگاہ نہیں ظاہری صورت مسلمان دیکھ کر اقتدار کر لے اور نماز جنازہ
پڑھ لی مگر جسے عالم ہونے کا دعویٰ ہو اور ان کے عقائد پر مطلع ہو لوگوں کو ان سے منع کرتا ہو اور خود انھیں
اچھا جان کر ان کے جنازہ کی نماز پڑھے اور ان کی اقتداء کرے تو ضرور اسی کے عقیدے میں فساد اور اس
کے ایمان میں خلل آیا اور وہ بھی مہتم شمار کیا جائے گا۔

قال اللہ تعالیٰ ومن یتولہم منکم واللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی

فانہ منہم ۱
رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (ت)
اب اس شخص کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں اور اس پر توبہ و تجدید اسلام لازم ہے اور اگر عورت رکھتا ہے
تو بعد توبہ و تجدید اسلام تجدید نکاح کرے۔

واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ۲
ومن یتول فان اللہ هو العنی الحمیم ۳
ومن کفر فان اللہ عنی عن العالمین ۴، فسأل
اللہ العفو والعافیة ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم ، واللہ تعالیٰ اعلم۔
اور اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے ہدایت سے نوازتا
ہے اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ بے پراس ہے سب
قویوں سربراہ اور جو منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام
جہانوں سے مستغنی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عفو
اور عافیت مانگتے ہیں بلند و عظیم اللہ تعالیٰ کی
قوت اور توفیق کے بغیر نہ برائی سے بچا جاسکتا ہے اور نہ ہی نیکی کو بجالایا جاسکتا ہے۔ واللہ
تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۵۲ از ملک کاٹیاوار مقام اڑتیاں آمین احمد ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

- (۱) ہندو یا نصاریٰ اس کو کافر بن کیا ہے،
(۲) ایک ہندو کو پھانسی کا حکم ہوا ہے وہ اسی وقت مسلمان ہونا چاہتا ہے یہ مسلمان ہو گیا نہیں،

الجواب

- (۱) گالی کے طور پر کافر کہنا اور بات ہے اور شرع کی اصطلاح یہ ہے کہ جو مسلمان نہیں اسے کافر
کہا جاتا ہے بایں معنی جو کوئی بھی اسلام میں نہ ہو شرع کے نزدیک کافر ہے۔
(۲) پھانسی ہو جانے سے ایک آن پہلے جو اسلام لائے مسلمان ہو جائے گا اور اس کی تجویز تکلیفین اور
اس کے جنازہ کی نماز مسلمانوں پر فرض ہوگی۔

مسئلہ ۲۵۱ امام بخش زیدی از جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان ۳ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ

وحدۃ الوجود کی ہے یا نہ؟

الجواب

توحید ایمان ہے لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ت) اور وحدت حق

کل شیء ھلک الا وجهہ (اس کی ذات کے سوا ہر کوئی ہلک ہوئے والا ہے۔ ت) سواد بن قاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی،

فاشهد ان اللہ لا شریک لہ
وانک ما ہوک علی کل غائب

(میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور بیشک (یا رسول اللہ!)

آپ ہر غیب پر امین ہیں۔ ت)

اور اتحاد باطل اور اس کا ماتنہ الہاد،

ان کل من فی السموت والارض الا انت
لرحمن عبد
آسمانوں اور زمیں میں جتنے ہیں سب اسی کے حضور
بند سے ہو کر حاضر ہوں گے۔

وجود واحد ہے اور موجود واحد، باقی سب ظل و عکس۔

ھو الاول والاخر والظہر والباطن وھو
بکل شیء عہد
وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن، اور
وہی سب کچھ جانتا ہے۔ (ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۵۱ مسعودیہ اولاد علی صاحب مراد آبادی، محرم الحرام ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اللہ بکل شیء علیہ (بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے) ت
اور ایسا تو ہوا فشم وجہ اللہ (تم جہر منہ کرو اور درجہ اللہ) خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ)

۱۔ القرآن الکریم ۸۸/۲۸

۲۔ المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ قصہ اسلام سواد بن قاری دار الفکر بیروت ۶۰۹/۳

۳۔ القاری شرح صحیح بخاری باب سلام عمر رضی اللہ عنہ ادارة البیعة المیریة بیروت ۸/۱۷

مختصر سیرۃ الرسول از عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی المکتبة السلفية لاہور ص ۶۹

۴۔ القرآن الکریم ۹۳/۱۹

۵۔ ۳/۵۷

۶۔ ۱۲/۲۲

۷۔ ۱۱۵/۲

ہے۔ (ت) اور نحن اقرب الیہ من جبل النورین (اور ہم دل کی رگ سے بھی اسی سے زیادہ نزدیک ہیں۔ ت) سے احاطہ اور قرب ذاتی مراد ہے یا صفاتی، نزدیکتا ہے کہ جو رعلما کے نزدیک ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا علم اور قدرت ہر شے کو محیط ہے نہ ذات۔ محدود کتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہر شے کو محیط اور شہ رگ سے زیادہ قریب ہے کوئی مکان کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ذات خدا موجود نہ ہو اور خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور اگر ان آیات سے احاطہ اور قرب صفاتی مراد لیا جائے گا تو گویا صفات خدا ذات باری سے بڑھ گئیں اور ذات باری محدود اور صفات سے چھوٹی ہو گئی، اور جو شخص ان آیات سے احاطہ اور قرب صفاتی مراد لے وہ مشرک ہے اگر دنیا بھر کے عالم ایسا کہیں تو بھی ایک کی نہانوں گا اور سب کو مشرک کہوں گا اور اپنی دلیل میں شاہ ادواللہ صاحب اور مولانا رحم صاحب اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال پیش کرتا ہے، ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے، اور اگر نزدیک پر ہے تو تمہارے واسطے شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے وہ اپنے اس قول سے کسی گناہ کا ترکب ہے یا نہیں؟

بینوا اھم الذل لا ھل من الکتب قو حوالہ من اللہ الیہا کتب سے دلائل کے ساتھ بیان کیجئے اور اللہ وہاب سے اجر پائیے۔ (ت)

الجواب

مراب انی اعوذ بک من ھضات الشیطین و اسے میرے رب تیری پناہ شیطانیوں کے دوسروں
اعوذ بک مراب ان یمھرونی سے، اور اسے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس سے نکالیں (ت)

آیات متشابہات میں اہل سنت حفظہم اللہ تعالیٰ کے دو مسلک ہیں،
اقول تغویض کہ ہم ان کے معنی کچھ نہیں جانتے اللہ و رسول جانتے ہیں بل وعلا علیہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو معنی مراد انہی ہیں ہم اس پر ایمان لائے،

امتابہ کل من عند ربنا وما ینذکروا ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (ت)

۱۶/۵۰	س۱۰ القرآن الکریم
۹۸-۹۷/۲۳	س۱۱
۴/۳	س۱۲

یہی مسلک سلف ہے اور یہی صحیح و معتد، اس قدر پر قوت احاطہ ذاتی کہا جائے نہ صفاتی کہا جائے، معنی سے کچھ بحث ہی نہ کی جائے، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے المرجع علی العرش استوی (رحمان نے عرش پر استواء فرمایا۔ ت) کے معنی دریافت کئے گئے، فرمایا:

الاستوی معنوی والکیف مجهول والايمان به واجب والسؤال عنه بدعة۔ ایمان فرض اور اس کی تفتیش بدعت۔

یہی جواب سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا، یہی مسلک ہمارے امام اعظم اور سائر ائمہ سلف کا ہے، ہاں ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسم و جہت و مکان سے پاک و منزہ ہے کسی مکان میں نہیں ہو سکتا، کسی جگہ نہیں ہو سکتا، کسی طرف نہیں ہو سکتا، جگہ اور طرف سب اس کے بنائے ہوئے ہیں اور حادث ہیں اور قدیم ازلی، ازل میں کسی جگہ کسی طرف نہ تھا کہ جگہ اور طرف تھے ہی نہیں تو اب بھی جگہ اور طرف میں نہیں، جیسا جب تھا وہی اب ہے، جگہ اور طرف کو بنا کر بدل نہ گیا، جگہ اور طرف بدلے گئے اور وہ بدلنے سے پاک ہے۔

دوم تاویل کہ ایسی آیات کو حسب محاورہ معنی جائز پر حل کریں جس سے نہ چین لینے والی طبیعت کو تسکین ہو اور ایمان سلامت رہے یہ مسلک خلف کا ہے، اس طور پر احاطہ صفاتی مراد لیں گے، علم و قدرت الہی ہر شے کو محیط ہونے کے بھی یہ معنی نہیں کہ اس کے علم و قدرت ہر جگہ تک ہیں کہ جگہ یا طرف میں ہونا جسم و جسمانیت کی شان ہے اور وہ اور اس کے صفات ان سے متعالی بلکہ احاطہ علم کے معنی یہ ہیں کہ ہر شے واجب یا ممکن یا متعین معدوم یا موجود حادث یا قدیم اسے معلوم ہے، احاطہ قدرت کے معنی یہ ہیں کہ ہر ممکن پر اسے قدرت ہے، اس سے صفات کا ذات سے بڑھ جانا نہ کہے گا مگر مجنون، عرو کا وہ کتنا کہ کوئی مکان کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ذات خدا موجود نہ ہو بلکہ کفر ہے کہ اس کی ذات کے لئے جگہ ثابت کرتا ہے، خداوی تا تا رخانیہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و خداوی عالمگیری و جامع الفضولین وغیرہ میں اس پر حکم کفر فرمایا اور احاطہ صفاتی ماننے والے کو اس کا مشرک کہنا ہزاروں اللہ خلف پر حکم شرک

سہ القرآن الکریم ۵/۲۰

۱۔ باب التاویل (تفسیر الخازن) ۵۲/۷ ثم استوی علی العرش کے تحت مصنف ابوبالی مصر ۲۳۸/۶

در مشور بحوالہ مردویہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا، در مشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ۹۱/۳

مذاکر التنزیل (تفسیر فسفی) ۲۰۰/۵ دارالکتب العربیہ بیروت ۲۸/۳

لگنا ہے اور اس کا کنا کہ اگر تمام دنیا کے عالم ایسا کیس تو میں سب کو مشرک کہوں گا۔ صریح کعبہ پر آمادگی ہے کہ تمام جہان کے عالموں کو مشرک نہ کہے گا مگر کافر، اور کفر پر آمادگی کفر ہے۔ عمرو پر تو یہ فرض ہے اپنے عقیدہ باطلہ سے تائب ہو اور کلمہ اسلام پڑھے اور عورت رکھتا ہو تو بعد اسلام اس سے پھر نکاح کرے اگر وہ راضی ہو۔ عین سہل سہل باتیں لکھتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو اسے ہدایت کرتا ہے تو انہیں سے وہ کچھ لے گا کہ اس نے کیسی ناپاک بات کہی اور اپنے معبود کو کیسے کیسے لگنا دے داغ لگائے اور نظر انصاف سے نہ دیکھے اور تعصب و عناد برتے تو اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو، ذرا آنکھیں بند کر کے گردن ٹھکا کر رب عزوجل کی عظمت پر ایمان لا کر غور کرے کہ اس نے کیسی ذلیل چیز کا نام خدا رکھا؟ الحمد للہ معیت و قرب و احاطہ الہیہ پر مسلمان کا ایمان ہے مگر خدا کی معنی پر جو ان انصاف سے لغوی و عرفی طور پر سمجھ آتے ہیں بلکہ ان پر جو مراد الہی ہیں اور ہمارے عقول سے وہ راہیں معاذ اللہ اگر یہی ظاہری معنی لئے جائیں جس پر یہ کہا جائے کہ وہ بذاتہ ہر مکان ہر گوشہ میں موجود ہے تو اس سے زائد ذلیل تر کوئی صیب لگنا نہ ہو گا۔

(۱) جب کہ اس کے نزدیک اس کا وہی معبود بالذات ہر مکان ہر گوشہ میں موجود اور ہر شے کو بالذات محیط ہے تو پامانہ میں بھی ہو گا، اس کی بنیاد کو لپٹا ہوا بھی ہو گا، اس نجاست کے ساتھ اس کے بدترین مقام سے نکلا بھی۔

(۲) جو شے دوسری شے کو بالذات محیط ہو وہ یہیں ہو گا کہ محیط کے اندر جو شے ہو جو اس دوسری چیز کو گھیرے ہوئے ہے جیسے آسمان زمین کو محیط ہے تو اس کا معبود جو شے دار کھل ہوا اور اللہ واحد قہار صمد ہے جو شے سے پاک ہے۔

(۳) سب اشیاء کو محیط ہونا بایں معنی ہے کہ اس کا معبود وہی تمام عالم کے باہر باہر ہے اور عالم اس کے اندر ہے جیسے فلک الافلاک کے اندر باقی کرتے جب تو شرک سے زیادہ قریب کیسے ہوا بلکہ لاکھوں منزلیں دور ہوا اور اگر یوں ہے کہ ہر ذرہ ذرہ کو بذاتہ بلا واسطہ محیط ہے تو بلاشبہ وہ شے کہ مشرق کے کسی ذرہ کو محیط ہو قطعاً اس کی غیر ہوگی جو مغرب کے ذرہ کو محیط ہے تو ذروں کی گنتی پر خدا یا خدا کے ٹکڑے ہوئے اور وہ احد صمد اس سے متعالی ہے۔

(۴) جب کہ وہ ہر شے کو بالذات محیط ہے تو زمین کو بھی محیط ہو گا اور یہ جو تم پہلے ہو اور جوتیاں پہن کر پاؤں رکھتے ہو وہ تمہارے معبود پر ہوئیں تم جو پاخانہ پیشاب پھرتے ہو وہ تمہارے معبود پر گرا کیسا لگنا و نامعبود اور کیسے ناپاک عابد، ضعف الطالب والمطلوب (کتب کزور چاہنے والا)

جو چاہا گیا۔

(۵) مثلاً کسی زید نے کسی عمرو کو جوتا مارا تو عمرو کو بھی اس کا معبود محیط ہے اس جوتے کے پڑنے وقت وہیں قائم رہے گا یا ہٹ جائے گا اگر ہٹ گیا تو ہر شے کو محیط نہ رہا اور اگر قائم رہا تو اسی پر پڑا۔

(۶) جس وقت زید نے جوتا اٹھایا اور ابھی عمرو کے بدن تک نہ پہنچا تو جوتے اور عمرو کے بدن میں جو فاصلہ ہے وہ بھی ایک شے اور وہ ایک جگہ ہے کہ وہ بھی معبود بذات خود یہاں بھی موجود ہوگا، یہاں سے وہاں تک جگہ اس سے بھری ہوئی ہے اب جوتا آگے بڑھا کہ بدن عمرو سے قریب ہو اس بڑھنے میں وہ بھی معبود کہ یہاں سے وہاں تک محسوس ہوا تھا، پانی یا ہوا کی طرح چرے گا کہ جوتا اس میں ہوتا ہوا اگر جائے گا جب تو طرف معبود جسے جوتے نے پھاڑ دیا اور اگر نہ چرے گا بلکہ سنے گا جیسے پھولی ہوئی روئی سمیٹتی ہے تو معبود کیا ہوا بڑ ہوا، اور اگر نہ چرے گا نہ سنے گا تو ضرور ہے کہ جوتا دیکھ کر جگہ چھوڑ دے گا پھر ہر جگہ موجود کیں رہا!

(۷) جب کہ وہ ہر شے کو بذاتہ محیط ہے تو محیط جیسا شے کے اوپر ہوتا ہے ویسا ہی اس کے نیچے پاؤں کے تلے وہ ہوتوں کے نیچے وہ نیمہ ایسے ذلیل کو رت اعلیٰ کیسے کہا جاسکتا ہے!

نعمانی، اللہ عنہ یقول الغل سون عوا کبیر،
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
وصلی اللہ الالی علی الکریم الصولی
والہ وصحبہ وایارک وسلم ابد، امین
واستغفر اللہ العظیم والحمد للہ رب
العالمین، واللہ سبحنہ وتعالی اعلم۔

جو کچھ عاموں نے کہا اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بلند و
بزرگ ہے، نیکی بجالانا اور برائی سے پھرنا اللہ
بلند و بزرگ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتا اور بلند
اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں ہوں کریم مونی پر اور
اس کی آل اور اصحاب پر بھی، ہم اللہ تعالیٰ سے
معافی کے طلب گار ہیں، تمام حمد اللہ رب العالمین
کے لئے ہے، واللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے رشتہ

۲۵۳ مسلمہ مرحلہ محمد مجیب الدین ساکن اسپر پوسٹ ٹوپیری بازی ضلع ڈھاکہ ۶ صفر ۱۳۳۵ھ

جو مذہب اور فقہ کا نہیں مانتے والا کتابی ہے یا خارجی؟

الجواب

جو مسلمان کہلا کر فقہ کو اصلاً نہ مانتے نہ کتابی ہے نہ خارجی بلکہ مرتد ہے اسلام سے خارج اور
اگر کوئی تاویل کرتا ہے تو کم از کم بدوین گمراہ،

قل اللہ تعالیٰ فلو لا نفر من فسرقة اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو کیوں نہ ہو کہ ان کے

طائفة ليتفقوهوا في الدين

ہرگز وہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں (ت)

وفي الحديث عنه صلى الله تعالى عليه وسلم
من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين
والله تعالى اعلم۔

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد
گرامی ہے، اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ
فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ واللہ
تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۵۴۔ مسئلہ محمد ایاس صاحب واعظ خراسانی شہر جو ناگدھ ملک کا ٹھیکہ دار ۱۹ صفر ۱۳۳۵ھ
کیا فرماتے ہیں علامتے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارہ میں جس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تبارک
تعالیٰ نے فرشتوں سے مشورہ کیا اگرچہ اس کی ضرورت نہیں مگر تعینا کہ ہم تم بھی مشورہ سے کام لیں، کیا
ایسے شخص سے بامید نہایت ابدی بیعت ہونا مفید ہے یا جو مرید ہو چکے ہیں کچھ فائدہ نہ اٹھائیں گے۔
يَتَنَوُّوا قَوْلًا جَدُّوا (بیان فرما کر اجرو ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

اتنی بات ایسی نہیں جس کے سبب اس کے ہاتھ پر بیعت ناجائز ہو جائے خصوصاً جب کہ اس
نے تصریح کر دی کہ اسے حاجت مشورہ کی نہیں بندوں کے ارشاد کے لئے ایسا کیا تو جو اس سے وہم جاتا
وہ بھی اس نے دفع کر دیا، خود حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، استئسأف
مباقی فی امتی ثلثاً مجھ سے میرے رب نے میری امت کے بارہ میں تین بار مشورہ چاہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۵۵۔ مسئلہ سخاوت خان نابینا مسجد ندوی قصبہ مہد پور ریاست اندور ملک مالوہ

یکم ربیع الاول ۱۳۳۵ھ

کوئی شخص سنت و جماعت میں سے نماز سے انکار کرے اور اس سے کہا جائے کہ نماز سے

سبح القرآن الکریم ۱۲۲/۹

۱/۹ صحیح البخاری کتاب العلم باب العلم قبل العقل والعمل قدیمی کتب خانہ کراچی

۲/۱۳۳ صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتقى

۱۹/۳۸۹ المعجم الكبير حدیث ۹۱۱ المكتبة الفيصلية بیروت

۵/۳۹۳ مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفہ بن الیمان دار الفکر بیروت

۲/۶۰۶ المختصر النکبری باب اختصاصه صلی اللہ علیہ وسلم بالامۃ الیٰ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

انکار کرنا کفر ہے، اس کے جواب میں وہ کہے کہ میں کافر ہی سہی، ایسے شخص کی نسبت یہ حکم ہے، فقط

الجواب

غماز سے انکاریہ بھی ہے کہ وہ کہے میں نہیں پڑھتا یا نہیں پڑھوں گا، اس قدر سے کافر نہ ہوگا جب تک نماز کی فرضیت سے انکاریہ اس کا استعفاء نہ کرے، اگر شخص مذکور کا انکار اس حد کا نہ تھا تو جس نے اس کے انکار پر حکم کفر لگایا غلطی ہوا اور اسی کی زیادتی اس شخص کو ایسے کلمہ فرودہ کی طرف لے گئی، بہر حال اپنے آپ کو یہ کہنا کہ کافر ہی سہی اس کا ظاہر معاذ اللہ قبول کفر ہے اور قبول کفر یقیناً کفر ہے، مگر اس معنی کا بھی احتمال ہے کہ تمہارے نزدیک کافر ہی سہی لہذا حکم تکفیر نہ کیا جائے گا البتہ تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵۴۲ **مسئلہ** مسئلہ حاجی قاسم میاں صاحب از گوندلی علاقہ کاٹھیاوار، ۱۷ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ
کیا فرماتے ہیں ائمہ دین و علمائے معتزلین اہل سنت ایدہم اللہ تعالیٰ و نصرہم اللہ، کاٹھیاوار
مسلم ایجوکیشنل کانفرنس (جس کا پہلا جلسہ بمقام جوٹا گڑھ کاٹھیاوار بتاریخ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۶ء
کو ہوا) کے ان اراکین کے حق میں عبادی بن کر اپنی تقریروں میں ذیل کے اقوال بیان کئے اور ان اراکین
کا حکم بھی بیان فرمائیں جنہوں نے ان کے اقوال جبرانی زبان میں بیحدہ نقل کئے اور چھاپ کر مسلمانوں میں تقسیم
کئے اور کرتے ہیں،

(۱) گجراتی زبان میں دینی کتابوں کا انتظام کیا جائے، مسلمان بچوں کے لئے خاص گجراتی مدارس قائم کئے جائیں
جن میں مسلمان دھرم کی دنت کتاؤں کا ذکر ہو اور جن میں مسلمان بیوقوفوں کی تعریفیں کی ہوں، ایسی
کتابیں رائج کی جائیں (نیز) مسلمان لوگ جس دھرم کی دنت کتا " اور جن حضرات کو عزت کی نگاہ
سے دیکھتے ہوں ان کا حقارت سے جس مردود کتب میں ذکر کیا گیا ہو اول درجہ کتب کو دیگر اقسام سے
سے ہٹے مدارس سے باطل کرنا (روداد تقریر ص ۲۹۰)

(۲) ہم ہمارے ملکی برادران کے جذبات کو ان کے دیوتا کی باتوں کو ان کے پیشواؤں کو عزت دیتے
ہیں اور وہ بھی ایسی ہی عزت ہماری طرف رکھیں ایسی ہی امید رکھتے ہیں (روداد تقریر ص ۲۳)
مگر اگر ارشاد لفظ "دنت کتا" کے معنی گجراتی زبان میں زبان کی بات وہ بات جس کی کوئی سند
نہ ہوتی ہو، ہوتے ہیں۔

الجواب

ایسے اقوال کے قائل ہادی نہیں ہو سکتے بلکہ مضل ہیں یعنی گمراہ کرنے والے اور گمراہی پھیلانے والے

اور مسلمانوں کو گمراہی کی طرف بلانے والے اور جو ایسے اقوال کو شائع کرتے ہیں وہ مسلمانوں میں اشاعت فاسدہ کے سبب اور ان قائلوں کی طرح غضب جبار و عذابِ قہار کے مستوجب ہیں بزرگانِ اسلام کے منقب کو دنت کتنا یعنی بے اصل افسانہ کہنا ہی گمراہی کے لئے کافی تھا مگر کفار کے مذہبی جذبات اور ان کے دیوتاؤں اور پیشواؤں کو عزت دینا صریح کلمہ کفر ہے،

قال اللہ تعالیٰ ولله العزة وللمسولسہ و
للمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون یہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، عزت تو خاص اللہ اور
اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر
منافقوں کو خبر نہیں۔

ان کے دیوتاؤں اور پیشواؤں اور مذہبی جذبات کا اعتراف اور کنار جو ان کے کسی فعل کی تحسین ہی کرے
باتفاقاً کفر ہے۔ غزالیون والی صائریں سہ،

اتفاق مشائخنا ان میں راہی مرانکف
حسنافق کفریہ جس نے کسی کافر کے عمل کو اچھ گن کیا وہ
باتفاق مشائخ کفر ہے (ت)

ان لوگوں پر فرض ہے کہ ایسی باتوں سے توبہ کریں تجدیدِ اسلام کریں، تجدیدِ نکاح کریں۔ واللہ
تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۰ از اکبر آباد چھوٹی گلی حکیموں کی معرفت ڈاکٹر محمد نعیم صاحب مدرسہ مولانا مولوی دیدار علی
صاحب الوری ۴ شعبان ۱۳۲۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اثنائے وعظ میں حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات کا اخلاق کیا کہ نعوذ باللہ آپ قیم غریب، بیچارے تھے اور
اور جب چند اشخاص نے جا کر کھایا کہ غالباً آپ نے یہ الفاظ نہیں کہے ہوں گے، مناسب ہے کہ آپ اظہار
انکار فرمادیں تو کہنے لگا کہ میں نے تو یہی کہا ہے، اللہ جل شانہ! تو قرآن عظیم میں دو جگہ صلاً
فرما رہے ہیں بعداً جب ایک فوارد مولوی صاحب نے ان سے دریافت کیا تو ان الفاظ کے کہنے سے
انکار کیا اور کہا کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ آپ سوچ بیچارہ کلمات فرمایا کرتے تھے اس کو لوگوں نے غریب

سہ القرآن الکریم ۶/۹۳

سہ غزالیون والی صائریں شرح الاشباہ والنظائر باب المیر الردہ ادارۃ القرآن کراچی ۱/۲۹۵

سہ القرآن الکریم ۶/۹۳

بیچارہ کر کے کہہ دیا، مولوی صاحب نے فرمایا غالباً ایسا ہی ہو گا مگر آپ یہ تو لکھ دیں کہ یہ الفاظ موجب
توہینِ مشائخِ رسالت اور موجبِ کفر ہیں اور اسی طرح دو جملہ ضلالتِ ایسے موقع پر کہتا ہے بیشک تو
اس لکھنے سے بھی منکر ہو گیا اور لیت و لعل میں مثال دیا۔ آیا بلا تو برا اس کا و غلط سننا غلط جلنا، سلام علیک
کرنا، اس کے معاویہ سے نکاح پڑھنا اور اس کے معاویہ کے پیچھے نماز عید پڑھنا اور ان سے
ملنا جلنا جائز ہے یا نہیں؟ یقیناً تو جبر و اجزا کہہ اللہ (بیان فرما کر اجر پاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں
جزا عطا فرمائے۔ ت)

الجواب

حضور اقدس قاسم النعم مالک الارض و رقاب الامم، معلیٰ منعم، قثم، قیم، ولی، والی، علی،
عالی، کاشف الکرب، رافع الرتب، معین کافی، حفیظ وافی، شفیع شافی، غفر عافی، غفر جمیل،
عزیز جمیل، و باب کریم، غنی عظیم، خلیفہ مطلق حضرت رب، مالک الناس و دیان العرب، ولی الفضل
جلی الافضال، رفیع المثل، متفیع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آلہ و صحبہ و شرفہ و اعظم کے شان
ارفع و اعلیٰ میں الفاظ مذکورہ کا معنی نامائزہ حرام ہے۔ **حضرت الامام مقدس و رد المحتار ادا فرشتے میں ہے۔**
یجب ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسماء **حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ با عظمت**
معظمۃ فلا یجوز ان یقال انه فقیر **اسماء کے ساتھ کرنا لازم و فرض ہے۔ آپ**
غریب مسکین **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر، غریب اور مسکین**
کہنا جائز نہیں۔ (ت)

زرقانی علی الروایہ میں ہے،

قال تعالیٰ ووجدك عثلاً فارغاً نص على **اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک "اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ**
انه اخناه بعد ذلك فزال عنه ذلك **تعالیٰ علیہ وسلم کو محتاج پایا تو غنی کر دیا و واضح**
الوصف فلا يجوز وصفه به بعد **طور پر شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کر دیا ہے**
جس سے محتاجی والا وصف زائل ہو چکا ہے، لہذا اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ وصف بیان کرنا

ہرگز جائز نہیں۔ (ت)

اسی میں ہے :

الیتیم من الیتیم موت الاب قبل بلوغ الولد
او من الانفس ادكد سرة یتیمہ كما قيل في
قوله تعالى المر یجدك یتیمًا ای واحدًا فـ
قریش عیم المنظر استقی ومذهب مالک
لا یحوز عیدہ هذا الاستیثاء

قریش میں آپ کی مثال نہیں ملتی آپ کیلئے ہیں انتہی، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ و مذہب یہ
ہے کہ اس نام (یتیم) کا اطلاق آپ پر جائز نہیں۔ (ت)

نسیم الریاض جلد رابع ص ۵۰ میں ہے ،

الانبياء عليهم الصلوة والسلام لا يوصفون
بالعقوى ولا يجوز ان يقرب لنبیہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فقیر وقولہم عنہ الفقیر
فخری لا اصل له كما تقدّر

ہے الفقیر فخری (فقر میرا فقر ہے) اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ گزرا۔ (ت)

اسی کے صفحہ ۳۷ میں ہے ،

قال الزركشي كالمسكين لا يجوز ان يقال
له صلى الله تعالى عليه وسلم فقير او مسكين
وهو اعنى الناس بان الله تعالى لا سيما بعد
قوله تعالى ووجدك عاثلاً فاغفر
وقوله صلى الله تعالى عليه وسلم
اللهم احيني مسكيناً مراد به المسكنة

امام زركشي نے امام سبکی کی طرح فرمایا حضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر یا مسکین کہنا ہرگز جائز نہیں
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام
لوگوں سے بڑھ کر غنی بنایا ہے خصوصاً اللہ تعالیٰ کے
اس فرمان کے بعد تو اس کی غنی نشی ہی نہیں پایا
اس نے آپ کو محتاج تو غنی کر دیا باقی آپ صلی اللہ

لہ شرح الزرقانی علی المواہب

۲ نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض الوجہ الخامس ان لا یقصد دار الفکر بیروت ۴/۵-۴

الغلبة بالخشوع والفقر فخرى باطل لا اصل له كما قال الحافظ ابن حجر العسقلاني في
 * فقر میرا فخر ہے " باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے (ت)
 شفا شریف امام اہل قاضی عیاض صدر باب اول قسم رابع میں ہے :

افق فقہاء الاندلس بقتل ابن حاتم التفتة الطیعی و صلیہ بما شہد علیہ من استخفافه بحق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قسیمہ ایاء اثناء مناظرته بالیتیم و ختم حیدر و شرعہ ان نزلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یکن قصدا و لو قدر علی الطیبات اکلہا الی اثبات لہذا یت

فقہاء اندلس نے ابن حاتم التفتہ الطیعی کے قتل اور پھانسی لگانے کا فتویٰ دیا اس کے خلاف یہ شہادت ملی کہ اس نے دوران مناظرہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کی بے ادبی کرتے ہوئے آپ کو یتیم اور ختم کا سسر کیا اور اس کا خیال یہ تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زہد اختیار نہ تھا اگر آپ طیبات پر قادر ہوتے تو ضرور انھیں استعمال میں لاتے۔ اس کی مثل گستاخی کے دیگر اقوال (ت)

شرح علی قاری میں ہے :

یکفی امر واحد منها فی تکفیرہ وقتلہ یت

نیز شفا شریف میں ہے :

افق ابو الحسن القاسمی فیمن قال فی النسبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمال یتیم ابی طالب بالقتل

امام ابو الحسن قاسمی نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابو طالب کا یتیم اور نژاد والہ کہے، کیونکہ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۳۶/۴	باب فی بیان ماحولہ دار الفکر بیروت	۳۳۶/۴	شرح الشفا شریف
۲۱۰/۲	مطبع شرکت صحافیہ ترکی	۲۱۰/۲	باب الاول فی بیان ماحولہ
۳۹۸/۲	الجلج محمد آفندی	۳۹۸/۲	شرح الشفا شریف علی قاری

الى المشككة والامبيد، عليهم الصلوة
والسلام نقصا ولست اعني عجزي
بيتي المعري ولا قصد قائلها ان مراد
وغيث فما وقرا النبوة ولا عظم
الرسالة ولا عذر حرص المصطفى
صلوات الله تعالى عليه وسلامه

انبياء عليهم الصلوة والسلام کے نقص پر مشتمل نہیں!
نہ ہی میں معری کے پورے کلام کو درست سمجھتا ہوں
اور نہ ہی اس کے قائل نے بے ادبی اور طعن کا قصہ
کیا، تاہم ان اشعار میں نبوت کا وقار اور رسالت
کی عظمت اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعزاز
نہیں ہے۔ (ت)

شرح علی قاری میں ہے :

(لست اعني) بهذا النفي (عجزي بيوتي
المعري) فانه كفر واحتمو الخ دلالت على
يرد اخ كفر اور كخلا الجاوسہ۔ (ت)

امام ابن حجر مکی شرح برہان میں زیر قیاس امام محمد رحمہ اللہ قدس سرہ سے

وسموا لعالیین عبد وحمدا
مستقروء یال ان ینسب
ہو ببحرہ نعیہ لاعیبہ
الامسالک منہا الیہ والاعطاء

(آپ علم و علویں تمام جہانوں سے برتر ہیں، وہ ایسا سمندر ہیں جسے کوئی عیب لگانے والا عیب نہیں
لگا سکتا، آپ دنیا کو خیر و نفع دے جاتے ہیں برابر ہے آپ کا غیر مستحق سے نیکو کر دینا اور مستحق کو عطا کرنا۔)

فرماتے ہیں :

فی السیف المسلول للثقی السبکی عس
المتفد و اقرا ان فقہاء الامم لیس
امام ثقی سبکی نے "السيف المسلول" میں الشفاعة
سے نقل کر کے اسے ثابت رکھا ہے کہ فقہاء ائمہ

۱۔ الشفاعة بتعريف حقوق المصطفى فصل الوجه الخامس الخ مطبع شرکت صحیفہ ترکی ۲/۲۳
۲۔ شرح الشفاعة ملاحظ علی قاری " " " " الحاج محمد آفندی ۲/۳۴۵
۳۔ متن المیزان شرح الفروحات الاحمدية الملكية التجارية الكبرى مصر ص ۴۶

نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ جاری فرمایا جس نے
دورانِ مناظرہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر و
یتیم کہا اور یہ عقیدہ رکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا زہد اختیاری نہ تھا اگر آپ اشیاءِ طیبہ
پر قادر ہوتے تو انہیں استعمال میں لاتے۔ امام
پدر زہد کشتی تھے بعض متاخرین فقہاء سے نقل کیا
کہ فرمایا کرتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
ذات گرامی مال کے اعتبار سے فقیر نہیں اور
نہ آپ کا حالِ حالِ فقر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام لوگوں سے غنی
بنایا ہے آپ اپنی ذات اور خیال میں دنیا کے کسی معاملہ
میں ہرگز محتاج نہیں اور یہ بھی فرماتے آپ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر شاد گرامی ہے اے اللہ!
مجھے حالتِ مسکینی میں زندہ رکھ" اے دل کی جاوید
مراد ہے نہ کہ وہ غریبی و محتاجی جو عرصہ مترادف ہے
یعنی وہ محتاج جو قوتِ دیوت نہ رکھتا ہو اور جو اس کے محتاج
ذہن و عقیدہ رکھتا اس پر سخت ناراض ہوتے،

یہاں معاملہ حدیث "فقر میر" ہے اور اس پر میں فرماتا ہوں "کا" قویہ موضوع اور من گھڑت روایت ہے
کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ فقر کے فتنہ سے پناہ مانگا کرتے جیسے کہ
مالک اری کے فتنہ سے پناہ مانگتے۔ (ت)

ان الفاظ کے ناجائز اور حرام ہونے پر یہ عبارات متعارفہ ہیں اور قولے فقہائے اندلس و امام ابو الحسن
قابسی و تقررات امام قاضی عیاض و امام فخری الملک والذین سبکی و توضیحات علی قاری میں ان پر حکم تکفیر ہے۔
اقبول و بابت التوفیق، توفیق جامع و تحقیق لا مع یہ ہے کہ ان اوصاف کا اطلاق ہر وجہ تقریر و
اثبات خواہ حکم قصدی میں ہو یا وصف عنوانی میں اگر قول قائل کے سیاق یا سباق یا سوق یا مساق سے

سے شرح الامیزیہ امام ابن حجر مکی و سیاق میں یہ عبارت محتمل فقرات الامیزیہ ص ۱۱۱ مطبوعہ المکتبۃ النجفیۃ مصر پر ملاحظہ ہو۔

استویا یا راقۃ دم من و صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم بالفقر فی اثناء مناظرہ
بالیتم ثم ترعم انت من ہدۃ لم یکن
قصدا و لو قد صلی علی الطیبات اکلاھا و
ذکر الحدیث النثر کثی من بعض الفقہاء
المتاخرین انہ کان یقول لہ یکن النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیرا من المال
ولا حالہ حال الفقر بل کان اغنی الناس باللہ تعالیٰ
قد کفی امر دینہ فی نفسہ و عیالہ و کان یقول فی
قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہم احبب
مسکیننا انت المراد استکبابہ القلب
لا السکنۃ النقی ان لا یجد ما یفسد
لوقاس کفایتہ و کان یشدد التکبیر
علی من یعتقد خلاف ذلک امر و اما خبر
الفقر لغیری وہ افتخر فهو صریح و قد
صح انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعداد
من فتنۃ الفقر کما استعداد من فتنۃ الغنی

طرز تنقیح ظاہر و ثابت ہو یقیناً کفر ہے، اور اگر ایسا نہیں ہو تو قائل جاہل ہے اور اسے صدر یاد ہو اور وہ اس پر غیر مصر تو پدایت و تنبیہ و زجر و تہدید کریں اور عالم شرع اسی کے مناسب حال تفریر دے سکے کہ وہ ضرور سزاوار سزا ہے اور اگر قائل عدلی علم ہے یا ایسے حکایت کا گام دی یا بعد تنبیہ بھی ان پر مصر تو بعض القلب بدین اگر وہ مستحق عذاب شدید ہے، سلطان اسلام اسے قتل کرے گا اور زمین کو اس کی ہستی ناپاک سے پاک اور عام مسلمانوں کو اس کی صحبت و مجالست سے احتراز لازم۔ اور اسے داحط یا امام نماز بنانا اس کا وعظ سننا اس کے ویچے نماز پڑھنا ممنوع و حرام،

و هذا ما قال الامام ابن حجر المكي ونقله في النسيم مقر اعليه عند ذكر فتيا الامام ابى الحسن القاسمى المذكورة الظاهرا ان هذا جسا لا يابى ذلك لما فى عبارة من الدلالة على الانسواء فان ذكر يقيم ابي طالب فقط لم يكن صريحا فى ذلك فليس يظهر نعم ان كان السياق يدل على الانسواء كان كسما لوجوه بين النقطتين ا هـ۔

یہ دُئیے جو امام ابن حجر مکی نے فرمایا، صاحب نسیم اریاض نے اسے امام ابو الحسن القاسمی کے فتویٰ مذکورہ کے ساتھ نقل کر کے اسے مؤید و ثابت رکھا ظاہر یہی ہے کہ ہمارا مذہب اس کا انکار نہیں کرتا کیونکہ اس کی عبارت میں توہین پر دلالت ہے کیونکہ فقط یقیم ابو طالب سے جس عبارت میں صراحت توہین نہیں ہے ہاں جب کلام کا پس منظر توہین پر وال ہو گا تو یہ توہین بنے گا جیسا کہ اس صورت میں بنتا ہے جب وہ نون (یسیم ابو طالب، اونٹوں والا) کو جمع کر دیا گیا ہو مثلاً

کلمات بے ادبی کا معاذ اللہ خود کشادہ کنارہ دوسرے کا کہا ہوا ہے مگر عرض رد و انکار لٹولنے پر شفاء شریفین میں فرمایا،

ما لایاحة للحکایة قوله لغیر هذا من المقصدین فلا اسی بعد خلاقی هذا الایة فیس التفکک بعرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاحد بمباح و ذکرها علی وجه الحکایا مست و احادیث الناس و الغرض فی قیل و

مباح ہونے کا ایک پہلو یوں بھی ہو سکتا ہے کہ قائل اپنے معقول کو ان دو مقاصد کے علاوہ کسی اور انداز کے ساتھ بیان کرے میرے خیال کے مطابق اس طرح مگر تعلق ان امور میں باقی نہ رہے گا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت سے کسی کو کہیں مباح نہیں ہے ایسے کلمہ کا بطور حکایت یا لوگوں کی بات یا بطور بحث قیل و قال

قال وما لا يعنى فكل هذا مستوح و
يعضبه اشد في المنع والعقوبة فما كان
من المحاكاة له عن غير قصد او معرفة
بصدق امر ما حكاها اولس تكث عاداته
اولس يكت الكلام من البشاعة حديث
هو اولس يظهر على حاكيه استحصانه و
استصوابه من جوعت ذلك ونهى عن
العودة اليه وامن قوم ببعض الادب
فهو مستوجب له وامن كان لفظه
من البشاعة حيث هو كامن الادب
اشد وان انهم هذا المحاكاة في حكاها
انه اختلقه ونسبه الى غيره وكان
تلك عادته او ظهر استحصانه لذلك
فحكم هذا الحكم الساب نفسه يؤخذ بقوله
ولا تنفعه نسبتته الى غيره فيبساد
بقتله ويعجل الى الهدية امته (مختصا)

اور بے مقصد ذکر کرنا ممنوع ہے، بعض طرز بیان
عاقبت اور عقوبت میں زیادہ شدید ہے تو حکایت
کرنا اسلئے بے مقصد اور بے علمی میں حکایت کی یا
اس کی ایسی عادت نہیں یا وہ بات کھلی بے ادبی
نہیں یا اس طور کہ وہ اس کو پسند اور درست نہیں
مانتا، تو اس کو زجر کیا جائے گا، اور ستمند ایسا
کرنے سے منع کیا جائے گا اور اگر بطور ادب اس
کو کچھ سزا دی جائے تو وہ اس کا مستحق ہے اور اگر
وہ الفاظ کھلی بے ادبی ہوں تو سزا سہت ہوگی
اور اگر حکایت کرنے والا اس سے متہم ہو کہ حکایت
بیان کرتے ہوئے بناوٹ سے کام لیتا ہے، اور
غیر کی طرف منسوب کرتے ہوئے حکایت بیان
کرتے یا اس کی عادت ایسی ہے یا وہ بات
اس کے ہاں پسندیدہ ہو تو اس کا حکم وی ہوگا جو
سبب کرنے کا حکم ہے، یہ اس کی بات تصور ہوگی
اور غیر کی طرف منسوب کرنا اس کو مواخذہ سے نہ بچا
سکے گا لہذا فوراً نقل کیا جائے اور واصل جہنم
کیا جائے (مختصا) (ت)

ظاہر ہے کہ زید بے قید جس کے حال سے سوال ہے اگر قسم اول میں ہے تو ضرور اس پر حکم کھڑے
سائل نے اس کا پورا کلام نقل نہ کیا جس کے سیاق و سباق سے حال کھتا اور اگر اس قسم سے بچا بھی
جائے تو قسم سوم سے ہونا یقینی کہ وہ مدعی علم بننا و عطا کہتا ہے پھر مسلمانوں کے ہدایت کرنے پر بھی باز
نہ آیا مگر ہاں، یہ سب اس کے تین الفاظ سا بقدر ہے، رہا لفظ بیچارہ وہ ان سب سے سخت تر،
بیچارہ وہ کہ کسی بلا میں گرفتار اور بیکیس ہے پس بے یار و بے یار ہو جو اس سے خلاص کا کوئی حیلہ نہ پائے،

یہ ضرور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب عزوجل پر اقرار اور قرآن عظیم کی تکذیب اور کفار طاعت کی تصدیق ہے جنہوں نے یکا تھا، ان محمد و دعہ۔ (تحریر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھڑ دیا، جس پر سورۃ الفتنہ شریفہ نازل ہوئی،

والضحیٰ ۵ والیل اذا سجد ۵ ما ودعک
سربک وما قلی ۵ ولا خیرا خیر لك من
الاولیٰ ۵
اے پیارے تمہارے رُشتے درخشاں کی قسم تمہاری
زلفِ مشکیں کی قسم، نہ تمہیں تمہارے رب نے
چھوڑا نہ مزار ہوا، جو ان آگے آتی ہے تمہارے
لے گزشتہ آن سے بہتر ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کیا معاذ اللہ، ان کو اس ناپاک لفظ سے تعبیر کیا جائیگا جن کا رب فرماتا ہے،
لا تنصروا قعد نصروہ اللہ یغلبہ
اگر تم کوئی ان کی مدد نہ کرو تو اللہ واحد قہار ان کا
مددگار۔

کیا معاذ اللہ ان کو کہا جائے گا جن کے لئے ان کا مولیٰ عزوجل فرماتا ہے،
فان اللہ هو مولہ وجبریل وصہ لہ
المؤمنین بعد ذلک ظہیرکم
بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور میک
مسلمان اور اس کے بعد فرشتوں کی فوجیں ان
کی مدد کو حاضر ہیں۔

کیا معاذ اللہ ان کو کہا جائے گا جو اس ظاہری تنہائی اور ایک جہان برسرِ بدلت و پرغاشی ہونے کی حالت
میں اپنے پیار خانہ سے فرماتے تھے، لا تحزن ان اللہ معکم نہ کرو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
تو یہ ملعون کلمہ ان پہلوں سے بھی ملعون و خبیث تر ہے، تیرے قید خود بھی جانتا تھا کہ یہ سب سے بدتر ہے
ولہذا ایک بار کہ بناوٹ پر آیا اسی کو سوچ بچار بنایا اور اس سے بھی ہزار درجہ ملعون تر اس کا وہ ناپاک
نہجس گند خبیث قول ہے کہ میں نے تو یہی کہا ہے اللہ تعالیٰ یوں فرما رہا ہے، اس سے کھل گیا
کہ وہ ضرور بدوین گمراہ فاسد العقیدہ غفل الایمان بلکہ ظاہر ابا القصد مرکب تو ہیں حضور سید الانس و
الجان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کا وعظ سننا حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس سے

لے جامع الترمذی ابواب تفسیر سورۃ الفتنہ امین مکتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۶/۲
۱۵ المستدرک انکبیم ۹۳/۱ تا ۱۴
۱۶ ۶۶/۳
۱۷ ۶۶/۳
۱۸ ۶۶/۳

مناجلہ حرام، اسے سلام علیک کرنا حرام، اپنی تقریب میں اسے بلانا حرام، اپنا کوئی دینی کام اگرچہ صرف نکاح خوانی ہو اسے پہرہ کرنا حرام،

قال الله تعالى واحياءينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين
اور تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے
تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)
اس حالت میں شروعات پر جو اس کے معاون ہیں سب اس کی مثل ہیں اور ان سب کے یہی احکام،
قال الله تعالى ومن يتولهم منهم فانه منكم
اور تعالیٰ نے فرمایا: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی
رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے۔ (ت)

ظهر الله الامرض من خبثهم وخبث احسانهم (اور تعالیٰ ایسے لوگوں کے خبیث سے زمین کو پاک
کر دے۔ ت) لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلى الله تعالى على سيدنا و مولانا
محمد وآله وصحبه اجمعين آمين، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۹ از کاگوری درگاہ تکیہ شریف کالجہ مرسلہ سید سبط احمد صاحب خادم درگاہ

۲۳ رمضان ۱۳۳۵ھ

(۱) اگر کوئی مسلمان قبل شروع رمضان المبارک یہ لفظ استعمال کرے کہ ہندو ہوتے تو بہتر یہ تھیں؟
روزہ تو درگاہ پر ہے۔

(۲) دوسرا شخص ایسے لفظ بصرامت یہ بیان کرے کہ اگر پاک نے یہ تہنیں روزہ بنا سکتے ہیں پوری قید
ہے، بھوک پیاس لے کر آتے ہیں، بڑا ظلم ہے رمضان کو دنہ بٹے ظالم ہیں، لیکن جو ظلم کرتا ہے
تمہارے دین رہتا ہے۔

الجواب

یہ دونوں شخص یقیناً کافر و مرتد ہیں اگر حوریت رکھتے ہوں تو ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں
حور قول کو اختیار ہے کہ بعد عدت جس سے چاہیں نکاح کر لیں، یہ کافر اگر تو بہ نہ کریں اذ سر نو اسلام نہ لائیں
تو مسلمانوں کو ان سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، بیمار پڑیں تو انھیں پوچھنے جانا حرام، مر جائیں تو
ان کے جنازے میں شرکت حرام، انھیں غسل دینا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، ان کا جنازہ کندھے پر رکھنا

حرام، جنازے کے ساتھ جانا حرام، مقابر میں دفن کرنا حرام، ان کے اقارب اگر حکم شریعت مانیں تو ان کی موت پر ان کی لاشیں دفن عقوبت کے لئے جھنگی چاروں سے ٹھیلے پر ڈلو اگر مسلمانوں اور کافروں سب کی مقابر سے جہ کسی تنگ گڑھے میں گئے کی طرح پھینک کر اوپر سے پاٹ دیں وہ لاکھ جزاء العظیم ہے (اور بے انصافوں کی بھی سزا ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از علوٰی پور مدرسہ مولوی شفاعت اللہ صاحب طالب علم مدرسہ اہل سنت

۹ شوال ۱۳۳۵ھ

زید ایک مسجد کا امام ہے اور بکر بوجہ باہم شکر ربی زید کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تھا، بنائے شکر ربی اول یہ ہے کہ زید وارثی کتر داتا تھا، دویم یہ کہ زید بکر سے منافقانہ رسم رکھتا تھا کیونکہ ایک مرتبہ چند اہل غلو وغیرہم نے زید اور بکر کے درمیان اس شکر ربی کو دینے کے صلح کرادی تھی اور قرآن پاک درمیان میں دیا تھا، مگر قرآن پاک دینے پر بھی زید کا بغض نہ گیا اور وہ منافقانہ اپنے منافقانہ برتاؤ سے اپنا بغض ظاہر کرتا رہا، مگر اس مصالحت کے بعد زید نے چند دنوں کے لئے وارثی چھوڑ دی جس پر بکر زید کے پیچھے نماز پڑھنے لگا، چند روز کے بعد زید نے بکر پر ایک الزام لگایا جس کو بکر نے بعد تحقیق جھوٹا پایا اس پر بکر نے زید سے دریافت کیا کہ میرے اور تمہارے درمیان کلام پاک دیا کیا تھا پھر تم نے مجھ سے کیوں بغض رکھا اور کیوں میرے اوپر تممت لگائی، اس پر زید نے صریحاً جواب دیا کہ ایک قرآن شریف کیا اگر دو قرآن شریف درمیان ہو جائیں گے تب بھی تیری جانب سے میرا بغض نہ جائے گا، ایسی صورت میں زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

محبت و بغض قلبی حالت اختیار میں نہیں،

لَقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَسَمِي بِمَا أَمْلِكُ فَلَا تُؤْخَذُ فِيْهِمَا لَا أَمْلِكُ
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے،
یہ اس میں میرا حق ہے جس کا میں مالک ہوں
پس اس میں مواخذہ نہ فرما جس کا میں مالک
نہیں ہوں۔ (ت)

زید کے اس قول کو اس معنی پر محمول کرنا چاہئے کہ جب بھی میرا بغض نہ جائے گا کہا ہے نہ کہ جب بھی میرا بغض نہ چھوڑوں گا، یاں اگر بغض بدویر شرعی ہے اور اس پر کارروائی کرتا ہے، جیسے جھوٹی تمغیں لگانا اور اس امر میں مشہور ہے تو فاسق معصی ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور اسے امام بنانا گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۲۔ عبد الغنی رنگ ساز بریلی محلہ عقب کوتوالی ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پیر کے ساتھ مرید کو کیسا عقیدہ رکھنا چاہئے، آیا یہ کفایت ہے کہ میرا بچنے والا وہی ہے یا یہ کہ اس کے وسیلہ سے بچتا جاؤں گا جیسا کہ ایک شخص زید سے وہ یہ کہتا ہے کہ بچنے والا اور دینے والا پیر ہی ہے، اور مکر وہ یہ کہتا ہے کہ میرے بچنے والا نہیں بلکہ ان کے وسیلہ سے ان کے مرید بچتے جائیں گے اور بغیر وسیلہ پیر کے دربار خدا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی نہیں، اور اس امر میں زید ہمیشہ عرو سے اختلاف رکھتا ہے اب فیصلہ فرمادیں کہ ان میں سے کون حق پر ہے اور کون ناحق؟ اور جو حق پر نہیں ہے اس کو توبہ کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

بیٹنوا متوجروا (بیانی فرماؤ اور اجاب دات)

الجواب

عرو حق پر ہے اور زید کے وہ الفاظ کہ بچنے والا اور دینے والا پیر ہی ہے اپنے ظاہر پر بہت شنیع ہیں اور اگر اس کا ظاہر ہی اعتقاد قابل جو صریح کفر ہے بہر حال زید کو توبہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۳۔ کلیم پور ضلع کیری محلہ منی بستی مرسلہ محمد غفران الحق صاحب ۹ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا بسبیل اللہ کو کیا اس کو خبر تھی تمہارے دل کی، یعنی کیا خدا جانتا تھا تمہارے دل کی بات کو، تو اس بات کے کہنے سے اس نے خدا کی صفتِ علم سے انکار کیا یا نہیں؟ اور اس کلمہ کے کہنے سے وہ عورت خارج از ایمان ہوئی یا نہیں؟ اور ایمان سے خارج ہونے کی وجہ سے اس مرد کے نکاح میں رہی یا منکر بصفہ علم باری تعالیٰ ہونے کی وجہ سے ایمان جاتا رہا اور ایمانی جلنے کی وجہ سے اپنے خاوند کے جو کہ مسلمان ہے نکاح سے باہر ہوئی یا نہیں؟ اب وہ عورت توبہ کر کے بغیر عدت کے ایام گزارے اور بغیر دوسرے مرد سے نکاح کئے اپنے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے؟ اور پہلا ہمسرد خاوند کو دینا ہو گا یا ساقط ہو گیا؟ بیٹنوا متوجروا۔

الجواب

سائل نے ان زین و شواہد اول سے مکالمہ نہ لکھا جس سے اس قول زین کے معنی متعین ہوتے اس میں وہ پہلو بھی نکلتا ہے جس سے سلب علم نہ ہو مثلاً مرد نے دعویٰ کیا کہ فلاں وقت میرے دل میں یہ بات تھی عورت نے اس پر رد کیا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں اس وقت یہ بات ہونے کا گواہ کرے لہذا یہ الفاظ کے معنی کیا تھا رے دل میں یہ ارادہ ہونا علم الہی میں تھا اس صورت میں لزوم محذور نہیں۔ اللہ عز وجل فرماتا ہے:

وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلُوبًا مَلُوءَةً بِمَوْهَبَاتٍ مِّنْ بَيْنُونَةٍ
بِمَا لَا يَعْلَمُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ

اور وہ اللہ کے شریک ٹھراتے ہیں، تم فرمادو
ان کا نام تو لویا اسے بتاتے ہو جو اس کے علم میں

ساری زمین میں نہیں۔ (ت)

نیز ممکن ہے کہ استفہام تقریری ہو یعنی اس سے اقرار لینا چاہا کہ اللہ تعالیٰ عظیم باریت القصد وہ ہے جب وہ اقرار کرتا تو آجے اس پر تفریع کرتی مثلاً یہ کہ جب وہ دلوں کی خبر رکھتا ہے کیوں فاسد ارادہ دل میں لگے ہو تو ایسے محل سوال پر فی حکم نہیں ہو سکتا، ہاں اگر راستہ متحقق ہو کہ عورت نے وہ الفاظ معاذ اللہ لفظی علم کے لئے کہے اور جب تک کہ نہ مرتے، اس روایت کی بنا پر جس پر اب فتویٰ ہے نکاح سے نہ کلی، اگر وہ توبہ اور تجدید عام کرے تو نظر بظاہر الروایۃ دو گواہوں کے سامنے تجدید نکاح کر لیں اس سے زیادہ کی حاجت نہیں اور ہر حال میں ساقط نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ مسئلہ سیدہ اقیوب علی ساکن بریلی محمد کسکراوی ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مشائخ شرعیہ اس مسئلہ میں کہ زید بلا نکاح عورت اپنے گھر میں رکھتا ہے، چند مسلمانوں نے زید سے ہر نہ کہا کہ تو اپنا نکاح کر لے، زید نے جھوٹ کہا کہ میرا نکاح ہو چکا ہے میں اب نہ کروں گا، اور کسی کو اس کے نکاح کی خبر نہیں ہے، مسلمانوں نے کہا کہ تو مسلمان نہیں ہے جو شرعی حکم نہیں مانتا ہے زید نے جواب دیا کہ ہاں میں مسلمان نہیں ہوں لہذا سب مسلمانوں نے زید کو اپنی محفل سے اٹھا دیا بعد چند سے زید کہتا ہے کہ آپ میرا نکاح کر دو لہذا اسواں ہے کہ از روئے شرع زید زید کے واسطے کیا حکم ہے؟ والسلام

الجواب

وہ سب لوگ گنہگار ہوئے جنہوں نے اسے کہا کہ تو مسلمان نہیں، رجب وہ ایک عورت کو بی بی کی

طرح گھر میں رکھتا اور کہتا تھا کہ میرا نکاح ہو چکا ہے تو اسے جھٹکنے کی کوئی وجہ نہ تھی، نہ ان لوگوں کو نکاح نہ معلوم ہونے سے نکاح نہ ہونا لازم تھا ان لوگوں نے اپنی نادانی سے برخلاف شرع اسے اتنا تنگ کیا کہ آحسد شیطان نے اس سے کہلا دیا کہ ہاں وہ شخص مسلمان نہیں ہے، اس کئے سے اس کا ایمان جاتا رہا اور نکاح اگر کیا بھی تھا باطل ہو گیا اب وہ پھر مسلمان ہو کر اس کے بعد عورت کی رضامندی سے اس سے نکاح کرے اور یہ سب لوگ بھی توبہ کریں جنہوں نے ناحق تنگ کر کے یہاں تک فرت پہنچائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۶۵
۲۶۶

مسلمہ از شہر عکہ ذخیرہ مسجد نیاریان مسئولہ مولوی محمد افضل صاحب طالب علم درجہ اول

درسہ اہل سنت و جماعت ۱۱ محرم ۱۳۴۶ھ

(۱) عرض این ست کہ شخصے وعظہ گفت گفت کہ شہید را بر نبی پنج فضیلت زیادہ دارد حدیث بیان کرد راست ست یا نہ؟ بر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسیار تجاویز بیان کرد کہ در مصنف ابی الشکر مکتبہ یب فے کردی یعنی سر پرچہ گاہ در شہر مارک اسپ راندن و مستورات را بے پردہ بردن و غیر راست ست یا نہ؟ و گفتہ ابو الشکور در مصنف خود کہ زید و ازدہ سردار خود را کشت کہ من شما امر نکردم بچہ بقتل دے۔

(۱) عرض یہ ہے کہ ایک آدمی نے وعظ میں کہا شہید کو نبی پر پانچ درجے زیادہ فضیلت ہے یہ بات درست ہے یا نہیں؟ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق زیادتی کچھ بوجے کہا کہ ابو الشکور کے مصنف میں ان کی مکتبہ یب کی گئی ہے یعنی ان کے سردار لاشے پر گھوڑے دوڑائے گئے، خواتین کو بے پردہ کیا گیا یہ درست ہے یا غلط؟ ابو الشکور نے اپنے مصنف میں یہ بھی بیان کیا کہ زید نے اپنے بارہ سردار پر کتے ٹوٹے قتل کر دیا میں نے انہیں قتل حسین کا حکم نہیں دیا تھا۔

(۲) دیگر گفت کہ شہادت ناقصہ امام حسن را دادہ شدہ شہادت کاملہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادہ شدہ و رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید شدہ و گفت در بسیار این حدیث کہ بر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید فضیلت دارد معاذ اللہ بواسطہ جناب راست ست یا نہ؟

(۲) دوسرے یہ کہا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت ناقصہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کاملہ دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید نہیں اور اس نے اس حدیث کے بیان میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شہید کو فضیلت ہے (معاذ اللہ) امام حسین کے واسطہ سے آپ بتائیں یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) غیر نبی کو نبی پر فضیلت دینا کفر ہے اگر جزئی فضیلت مراد ہو تو یہ سب اہل ادبی و بد زبانی اور مسلمانوں کی بدخواہی اور دین و ایمان کے لئے ہے اور حد سے تجاوز کرنا ظلم ہے ان کا بعض غیر کفر و حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہے، جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھائیک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اسی طرح غیر ثابتہ منہ لم ملعونہ اور ثابتہ مذکورہ اہلیت کرام کی اہانت سے خالی نہیں، اہلیت کے فضائل و مناقب کا بیان ہونا چاہئے نہ یہ کہ ان کو عجیب رگاہ اور بے سہارا اور خستہ حال ثابت کیا جاسکے۔

میں نے عقل سے پوچھا بتاؤ ایمان کیلئے
تو عقل نے میرے دل کے کان میں کہا
ایمان سہرا پا ادب ہے۔

اور میں نے پلید اور اس کے ظالمانہ افعال و اقوال سے
کوئی سروکار نہیں اللہ تعالیٰ پہنچے اور اسکی امثال سے
پناہ عطا فرمائے۔

(۲) پہلی بات سب اہل ادبی اور دوسری کفر ہے
واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

(۱) غیر نبی را بر نبی تفضیل کفر است اگر فضل جزئی مراد دار دینیز بے ادب و بد زبان و بد خواہ مسلمانان و برہم زنی دین و ایمان مست و تجاوز از حد ظلم است و بعض اہل کفر و سائرش حرام، قتال قتائی و من یقتل حد و اللہ فقد ظلم نفسه و بچوں مظالم ملعونہ غیر ثابتہ و ثابتہ از پہلو سے آپا اہل بیت کرام را تہی نیست، فضائل و مناقب آنها نشر باید نہ آنچنانکہ در شمار زبوانی و خستگان و عجیب رگاہ ہا مشہور ہے۔

کردم از عقل سوالی کہ بگو ایمان چیست
عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است

و مارا بایزید و افعال و اقوال ظالمانہ و منافقانہ
آن پلید کار سے نیست، اعاذنا اللہ تعالیٰ
منہ و امثالہ۔

(۲) سخن اول بے ادبی و سخن آخر کفر۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔
مشتملہ

خدا کو ہر جگہ حاضر کہنا کیسا ہے ؟

الجواب

اللہ عز و جل جگہ سے پاک ہے، یہ لفظ بہت بُرے معنی کا استعمال رکھتا ہے اس سے احتراز
سۃ القرآن الکریم ۱/۶۵

لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 مسئلہ ۲۶۸ از ریاست بہاولپور مقام فرید آباد ڈاک خانہ غوث پور مرسلہ مولوی نور احمد صاحب فریدی
 ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

ہو الحق بشرت خط عالیہ عالی جناب حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہم
 العالی مجددانہ حاضرہ یا حضرت اقدس دام فیوضا تکم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قصہ
 آداب نیاز مندانہ بجا لاکر عارض ہوں کہ اس جگہ دربارہ مسئلہ وحدۃ الوجود سماع علماء میں سخت
 اختلاف ہے، زید کہتا ہے مسئلہ وحدۃ الوجود حق ہے اور صحیح ہے جو ایسے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام
 و اولیائے عظام علیہم الرضوان کا مشرب ہے اور سماع لاحلہ شرعاً درست ہے۔ ہر دو مسائل کا
 ثبوت کتب اسلامیہ سے موجود ہے، بجز اس کے خلاف ہے اور فتویٰ دیتا ہے کہ مشرب وحدۃ الوجود
 تمام کافر ہیں اور سماع بلا تخصیص مطلق حرام ہے اور اس کا مرتکب معاذ اللہ ملعون و کافر ہے اور ہر دو
 مسائل کا ثبوت کسی کتاب اسلامی میں نہیں، لہذا بجمال ادب معروض کہ بجز الہ کتب معبرہ فتوئے خود سے
 امت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو واپسی جواب رد و انہی نہیں کہ ان میں سے کون حق پر ہے اور کون
 کاذب تاکہ تشویش اور خطرہ ایمانی میں مسلمان نہ آئے، والا جو علی اللہ (اجر اللہ کے پاس ہے۔ ت)

الجواب

علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں تین چیزیں ہیں، توحید، وحدت، اتحاد۔ توحید ہمارا ایمان
 ہے اور اس میں شک کفر، اور وحدت وجود حق ہے، قرآن عظیم و احادیث و ارشادات اکابر دین سے
 ثابت، اور اس کے قائلوں کو کافر کہنا خود شیخیہ خبیثہ کفر ہے۔ رہا اتحاد وہ بیشک زندقہ و الحاد اور
 اس کا قائل ضرور کافر۔ اتحاد یہ کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا احاطہ

گر فرق مراتب کننی زنیقی ست

(اگر تو فرق مراتب نہ کرے تو زنیقی ست)

حاشا للہ الہ الہ ہے اور عبد عبد، ہرگز نہ عبد الہ ہو سکتا ہے نہ الہ عبد۔ اور وحدت وجود یہ کہ وہ صرف
 موجود واحد باقی سب ظلال و عکس ہیں۔ قرآن کریم میں ہے،

ھکل شئ ھالک الا وجہہ لہ ہر چیز فنا ہے سوائے اس کی ذات کے۔ (ت)

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، حضور اکرم فرماتے ہیں،
اصدق کلمۃ قالہا الشاع کلمۃ بسید سب میں سچی زیادہ بات جو کسی شاعر نے کہی لیجیہ
الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ینہ کی بات ہے کہ سُن لو اللہ عزوجل کے سوا ہر
چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔

کتب کثیرہ مفصلہ اصحابہ نیز مسند میں ہے سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی،

فاشهد ان اللہ لا رب غیریہ و انتک عامون علیٰ صعل غانثیہ

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم صلیع غیوب پر امین ہیں)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔

اقول یہاں فرماتے ہیں،

اول خشک اہل ظاہر کہ حق و حقیقت سے بے نصیب محض ہیں یہ وجود کو اللہ و مخلوق میں مشترک

سمجھے ہیں۔

دوہر اہل حق و حقیقت کہ بعض مذکور قائل وحدت وجود ہیں۔

ستوہر اہل زندہ و ضلالت کہ اللہ و مخلوق میں فرق کے منکر اور ہر شخص دشمنی کی الوہیت کے مقرر

ہیں ان کے خیال و اقوال اس تقریبی مثال سے روشنی ہوں گے، ایک بادشاہ اعلیٰ جاہ آئینہ خانہ میں

جلوہ فرما رہے جس میں تمام مختلف اقسام و اوصاف کے آئینے نصب ہیں، آئینوں کا تجربہ کرنے والا جانتا ہے

کہ ان میں ایک ہی شئی کا عکس کس قدر مختلف طوروں پر متغیٰ ہوتا ہے، بعض میں صورت صاف نظر آتی ہے

بعض میں دھندلی، کسی میں سیدھی کسی میں الٹی، ایک میں بڑی ایک میں چھوٹی، بعض میں تپلی بعض میں چڑنی

کسی میں خوشنما کسی میں بھونڈی، یہ اختلاف ان کی قابلیت کا ہوتا ہے ورنہ وہ صورت جس کا اس میں عکس

ہے خود واحد ہے، ان میں جو حالتیں پیدا ہوئیں متغیٰ ان سے مرزہ ہے، ان کے اُٹنے، بھونڈے، دھندلے

ہونے سے اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا واللہ العلیل الاعلیٰ (اور اللہ کی شان سب سے بلند۔ مت)

سہ الجامع الصیح لبخاری کتاب الادب باب ما یجوز من الشعر والجز قیدی کتب خانہ کراچی ۹۰۸/۲

سہ المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ قصہ اسلام سواد بن قارب دار الفکر بیروت ۶۰۹/۳

سہ القرآن الکریم ۶۰/۱۱

اب اس آئینہ خانے کو دیکھنے والے تہی قسم ہوئے،

اول نا سمجھ نپٹے انہوں نے گمان کیا کہ جس طرح بادشاہ موجود ہے یہ سب عکس بھی موجود ہیں کہ یہ بھی تو ہیں ایسے ہی نظر آ رہے ہیں جیسے وہ، ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ اس کے تابع ہیں جب وہ اٹھتا ہے یہ سب کھٹے ہو جاتے ہیں، وہ چلتا ہے یہ سب چلتے لگتے ہیں، وہ بیٹھتا ہے یہ سب بیٹھ جاتے ہیں تو عین یہ بھی اور وہ بھی، مگر وہ حاکم ہے یہ محکوم اور اپنی نادانی سے نہ سمجھا کہ وہاں تو بادشاہ ہی بادشاہ ہے یہ سب اسی کے عکس ہیں، اگر اس سے حجاب ہو جائے تو یہ سب صغیر ہستی سے معدوم محض ہو جائیں گے، ہو کیا جائیں گے اب بھی تو حقیقی وجود سے کوئی حصر ان میں نہیں حقیقۃً بادشاہ ہی موجود ہے باقی سب پر تو کی نمود ہے۔

دوم اہل نظر و عقل کامل، وہ اس حقیقت کو پہنچے اور اعتقاد بنائے کہ بیشک وجود ایک بادشاہ کے لئے ہے موجود ایک وہی ہے یہ سب ظل و عکس ہیں کہ اپنی مدد ذات میں اصلاً وجود نہیں رکھتے اس تجلی سے قطع نظر کہ کے دیکھو کہ پھر ان میں کچھ رہتا ہے، حاشا عدم محض کے سوا کچھ نہیں اور جب یہ اپنی ذات میں معدوم و خالی ہیں اور بادشاہ موجود، یہ اس نمود وجود میں اسی کے محتاج ہیں اور وہ سب سے غنی یہ ناقص ہیں، وہ تمام یہ ایک ذرہ کے بھی، ایک نہیں، اور وہ سلطنت کا ایک یہ کوئی کمال نہیں رکھتے۔ حیاء، علم، سمیع، بصر، قدرت، ارادہ، کلام سب سے خالی ہیں اور وہ سب کا جامع، تو یہ اس کا عین کیونکر ہو سکتے ہیں، لاجرم یہ نہیں کہ یہ سب وہی ہیں بلکہ وہی وہ ہے اور یہ صرف اس تجلی کی نمود، یہی حق و حقیقت ہے اور یہی وحدۃ الوجود۔

سوم عقل کے اند سے سمجھ کے اند سے ان نا سمجھ بچوں سے بھی گزر گئے، انہوں نے دیکھا کہ جو صورت بادشاہ کی ہے وہی ان کی، جو حرکت وہ کرتا ہے یہ سب بھی، تاج جیسا کہ اس کے سر پر ہے بعینہ ان کے سروں پر بھی، انہوں نے عقل و دانش کو پیٹھ دے کر بکنا شروع کیا کہ یہ سب بادشاہ ہیں اور اپنی سفاہت سے وہ تمام محبوب و نفاعتیں نقصان قواہل کے باعث ان میں تھی خود بادشاہ کو ان کا مورد کر دیا کہ جب یہ وہی ہیں تو ناقص عاجز محتاج آئے نمونہ سے بد نما، دھندلے کا جو عین ہے قطعاً انہیں ذماتہ سے متصف ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً (ظالم جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند و بابر ہے) انسان عکس ڈالنے میں آئینے کا محتاج ہے اور وجود حقیقی احتیاج سے پاک وہاں جسے آئینہ کہتے وہ خود بھی ایک ظل ہے پھر آئینے میں انسان کی صرف سطح مقابل کا عکس پڑتا ہے جس میں انسان

با ذکر دلائل تناسل توہین علوم دین و ہنک عالم متین
ست یا نہ، برشتی اول برشت تم موصوف چساں حکم
سے متصف کیا، یہ علم دین و عالم متین کی توہین ہے
یا نہیں؟ اگر ہے تو شاتم پر شرع محمدی کا کیا حکم
جاری ہوتا ہے؟ دلیل کے ساتھ بیان فرمائیں۔

الجواب

فقہائے کرام توہین عالم را کفر داشتند از در
مجمع الانہرست، من قال للعالم عویلم عینی
وجه الاستخفاف کفریہ آنجا اگر تاویل را
راہی بود توہین علم دین خود کفر خالص است۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔
فقہائے کرام نے عالم کی توہین کو کفر قرار دیا ہے،
مجمع الانہر میں ہے اگر کسی نے توہین کی نیت سے
عالم کو عویل (گھٹیا عالم) کہا تو یہ کفر ہے، اگر یہاں
تاویل کریں تو علم دین کی توہین خالص کفر ہے واللہ
تعالیٰ اعلم (ت)۔

پیشہ ۲۴۲ از کثیر خاص علم رنگریزان بخانہ منشی حیدر خان ابراہیم براستہ جہلم مرسلہ محمد یوسف صاحب
۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

- (۱) کوئی شخص فتنہ کا انکار کرے کہ فتنہ پر ایمان نہیں ہے تو کیا وہ مسلمان ہے یا کافر؟
- (۲) اگر وہ میں کوئی کہے کہ بعد خدا کے درجہ عالم کا ہے فقط، تو اس کا کیا حکم ہے؟
- (۳) اگر کوئی یوں کہے کہ آدم علیہ السلام نے کپڑا بننا ہے اور داؤد علیہ السلام نے آہن گروں کا کام
کیا ہے اور فلاں پیغمبر نے حجام کا کام کیا، تو اس میں کیا بے عزتی بیہوشی کی ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) فتنہ کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے،
قال اللہ تعالیٰ فلو لا نفی من کل فرقۃ
مہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین لہ
اور قرآن مجید کا انکار کفر ہے۔

(۲) اگر اس نے عالم سے مراد یہی عرفی علماء تھے جنہیں مولوی کہتے ہیں تو یہ کلمہ کفر ہو گا کہ اس
میں انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام پر علماء کی تفصیل لازم آتی ہے اور اگر مطلق عالم مراد لیا کہ انبیاء

علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل ہے تمام عالم سے اعلیٰ واعلم تو وہی ہیں، تو ضرور حق ہے اور جب بات محتمل ہے تو قائل پر کوئی حکم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے قرآن کلام سے متعین نہ ہوتا ہو۔

(۳) عجام کا کام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت کرنا تو اس شخص کا اقرار ہے، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑا بنانا سکھایا گیا، داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے لوہا نرم کیا گیا کہ وہ اس سے ڈبریں بناتے، یہ بیان اگر اس نے عمل تو یہی میں کیا تو کا فر مرتد ہے اور اگر کسی مجلس میں نیت صبح کے کھانے حرج نہیں، اور اگر نہ کوئی نیت خاسدہ تھی نہ میجر و ایسے ہی بے معنی حکایات کے طور پر بیان کیا تو بے ادب ہے اور قابلِ قہر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مشہدہ از شہر گنہ حلقہ قاضی دولہ مرسلہ حاجی سعد الدین صاحب ۳۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

تفضل جیسے نے ایک جلسہ عام میں منبر پر بیٹھ کر یہ کہا کہ آج میں ایک ایسی بات بیان کرتا ہوں جو آج تک حاضرین جلسہ نے نہ سنی ہو کیونکہ کسی عالم نور کسی فقیر نے آج تک بیان نہیں کیا وہ بات یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت خانے پر تشریف لے آئے آپ کی سوتی ٹوٹ گئی تھی وہاں اندیرا تھی اس کو دو تہہ شکر بریں تھیں تار کی کدھر سے نہ ملتی تھی حضور نے قسم فرمایا دندانِ اقدس کی روشنی سے وہ سوتی مل گئی، حضور نے خیال فرمایا کہ میرے دانت ایسے روشن ہیں کہ آج تک کسی کے ایسے نہ ہوئے اس تکبر کا وجہ سے حضور کا دندانِ اقدس جنگبِ اُحد میں شہید ہو گیا۔

(۲) حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے اس وجہ سے پاؤں شریف پر درم آگیا، کسی صاحب نے یہ عرض کیا کہ حضور پتھر آگ میں گرم کر کے سینگیں، حضور نے جس وقت پتھر آگ میں ڈالا اس نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی کہ ہم جو آگ ہم اس کا بدلہ تجھ کو دیں گے ان الفاظ سے توبہ ہوئی یا نہیں، اور ہوتی ہے تو کس حد تک، یہ وہ نون روایتیں صحیح ہیں یا غلط؟ اس کے بیان کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے اور سامعین پر اس کا گناہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ کس طرح اس گناہ سے بری ہوں؟

الجواب

پہلی روایت کہ قسم فرمانے سے سوتی ٹوٹ گئی، یہاں تک ٹھیک ہے، اس کے بعد جو اس بیان کرنے والے نے بڑھایا ہے وہ صریح کذب و اقرار ہے اور اس کے ساتھ جو اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت معاذ اللہ تکبر کا لفظ کہا وہ صریح کفر ہے وہ ایمان سے نکل گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی جیسے مجمع میں اس نے وہ ناپاک طعنوں لفظ کہا اسے حکم ہے کہ ایسے ہی

جمع میں توبہ کرے اور اسلام لائے، اگر نہ کرے تو مسلمان نہ ہو تو مسلمانوں کو اس سے سلام و کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کی شادی غمی میں شریک ہونا حرام، بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے غسل و کفن دینا حرام، اس کے جنازہ کی نماز حرام۔ بسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، مرنے کے بعد اسے کچھ ثواب پہنچانا حرام، بلکہ اس کے کفر پر مطلع ہو کر جو کوئی اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا کوئی معاملہ کرے گا اور اسے مسلمان جانے گا بلکہ اس کے کفر میں شک کرے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ شفا سے امام قاضی عیاض و بزاز و ذہبی و فقہی و جمع الانہر و درمختار وغیرہ میں ہے۔

من شك في عذابه وكفره فقد كفر به جس نے اس کے عذاب و کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ (ت)

(۲) اور وہ جو دوسری روایت پتھر کی اس نے بیان کی وہ بھی محض جھوٹ اور اس کا اقرار ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو وہ روایت اس پر جہنم کے پتھر بٹائے گی وہ لوگ جو ایسے کو بیان کرنے کے لئے بٹھاتے ہیں اور اس کا بیان سنتے ہیں سب سخت گنہگار ہیں اور اگر اس پہلی روایت کو سن کر پسند کیا تو وہ پسند کرنے والے سب اس کی مثل کا ذمہ گئے اور ان کی عورتیں کما حقہ سے مکمل گئیں، ان پر توبہ فرض ہے، اور یہ روایت اللہ کے ہاتھ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشتملہ از کنگ بخشی بازار مرسلہ داہر علی خاں سہاوری، مجاہد الدہلی ۱۳۳۶ھ
ایک اشتہار بجنبہ روانہ خدمت کرتا ہوں اس میں غلطی میں جو لکھا ہے اس سے مسلمانان کنگ بہت الجھن میں پڑ گئے ہیں کیونکہ جس کتاب کے حوالے سے لکھا ہے وہ غیر متعلقین کی کتاب کا حوالہ ہے اس واسطے مکلف ہوں کہ اس کا جواب دیجئے تاکہ مسلمانان کنگ کی بے چینی دور ہو۔

الجواب

ظاہر مسلمانوں کی پریشانی کا باعث یہ ہے کہ اس قول کو صاحب اشتہار کی طرف سے جے حالانکہ اس میں دو یا بیہ کا قول فعل کیا ہے، یہ قول دہلیہ کے پیشوا اسماعیل دہلوی کا ہے کہ اس نے تقریر الایمان میں لکھا اور شیطنیت پر سخت شیطنیت یہ کہ اس کلمہ کفر کو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیا کہ حضور فرماتے ہیں میں بھی تمہاری طرح ایک دن مکر مٹی میں پٹنے والا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توبہ کا کلمہ اور پھر اسے خود حضور کی طرف نسبت کرنا دوہرا استحقاق عذاب نار ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ حرم علی الارض ان تباعل اجساد الانبیاء، فنبی اللہ حتی یرزق لہ
بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے انبیاء کا بدن
کھانا زمین پر، اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی میے
جاتے ہیں۔

دوسری صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون
انبیاء اپنے مزاراتِ طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں
پڑھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از رادھی پر گجرات قریب احمد آباد مرسلہ حکیم محمد میاں صاحب، اجادی الثانی ۱۳۳۶
(۱) ایک مولوی صاحب و عظیمی اس طرح کہتے تھے: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے کلام پاک میں
یوں ارشاد فرماتے ہیں: ”اور کہیں اس طرح کہتے تھے: ارشاد فرماتا ہے:، کہیں تو اللہ فرماتے
ہیں اور کہیں اللہ فرماتا ہے، ایسے کلام کے کہنے سے انسان پر کفر شرک تو لازم نہیں آتا یا آتا ہے؟
گناہ گار ہوتا ہے یا نہیں؟ اور کتابوں کے مصنف نے ”اللہ فرماتے ہیں“ کیوں نہیں لکھا؟ اور
”فرماتا ہے“ لکھا، کیا وجہ؟

(۲) ابھی چند روز کی بات ہے کہ ایک شہر سے فتوے آئے ہیں اس میں کئی ٹہریں ہیں اس میں لکھا
ہے کہ ”بہشتی زیور“ سے انکار کرنے والا کافر ہے، اس کی عورت بھی نکاح سے خارج ہو گئی،
اقرار و انکار کرنے والے مسلمان ہی ہیں، مسلمانوں کو کافر کہنا جائز ہے؟ جنہوں نے مسلمانوں
کو کافر کہا اسے کیا چاہئے؟

الجواب

(۱) اللہ عز وجل کو ضار مفرد سے یاد کرنا مناسب ہے کہ وہ واحد احد فرد و تر ہے اور تعظیماً ضار
جمع میں بھی حرج نہیں، اس کی نظیر قرآن عظیم میں ضار متکلم ہیں تو صد ہا جگہ ہے، (مثلاً)
اتأفحن نزلنا الذکر و انسا لہ بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود

لہ سنن ابن ماجہ باب ذکر وفاتہ و دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹
لکھ مجمع الزوائد باب ذکر الانبیاء علیہم السلام دار الکتاب بیروت ۲۱۱/۸
المطالب العالیہ حدیث ۳۲۵۲ توزیع مجاہد احمد اباز مکہ المکرمة ۲۶۹/۳

لحفظون

اس کے نگہبان ہیں (ت)

اور ضمائر خطاب میں صرف ایک جگہ ہے وہ بھی کلام کافر سے کہ عرض کرے گا، سب ارجعون لعلیٰ اعمل
صلحاً (اے میرے رب مجھے واپس پھر دیکھئے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں۔ ت) اس میں ضمائر نے
تبادل فرمادی کہ یہ ارجع کی جمع باعتبار تکرار ہے یعنی ارجع ارجع ارجع ہاں ضمائر غیبست میں
بے ذکر مرجع صیغ جمع فارسی اور اردو میں بکثرت بلا تکرار آئے ہیں۔

آسمان بار امانت نترانست کشید قرعہ خال بنام من دیوانہ زدند
(آسمان امانت کا بوجھ نہ اٹھا سکا، قرعہ خال مجھ دیوانے کے نام نکلا۔ ت)

حکمر سعدی یار و زاول جنگ بہ ترکان دادند
(اے سعدی! روز اول سے جنگ ترکوں کو دے دی گئی ہے۔ ت)

سے زر ویت ماد تاہاں آفسریدند ز قدرت سر و بستان آفسریدند
(تیرے چہرہ اقدس سے روشنی چاند پیدا ہوتے ہیں تیرے قدر اور سے باغ کے سرو
اُگتے ہیں۔ ت)

ایسی جگہ لوگ کارکنانِ قضا و قدر کو مرجع بتاتے ہیں، بہر حال یونہی کہنا مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے، مگر اس میں کفر و شرک کا حکم کسی طرح نہیں ہو سکتا، نہ گناہ ہی کہا جائے گا بلکہ خلافِ اولیٰ۔
(۲) مسلمان کو کافر ٹھہرانا کفر ہے مگر اس کی کیا شکایت کہ ہمیشتی زیور کا مصنف اور اس کے
ماننے والے وہی ہیں جن کو علمائے حرمین شریفین فرما چکے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے،
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از کتب ذریعہ خلیع ہوشیار پور مرحلہ امجد علی خاں صاحب معرفت مولوی شفیق احمد صاحب
بیسپوئی تسلیم مدرسہ اہل سنت و جماعت ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ
اگر کوئی شخص آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کو بیل حدیث انا من موسیٰ اللہ (میں
اللہ کے نور سے ہوں۔ ت) نور انہی کا جو دمانے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ لفظ معنی فاسد کا موہم اور محوم سے بچنا واجب۔ رد المحتار میں ہے،

مجرد ایہاں المعنی المعال کاف فی
المعنی

نور کا اطلاق تعس ذات پر بھی ہے،
اللہ نور السموات والارض ہے۔
بلکہ حقیقت نور وہی ہے،
اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ (ت)

فان النور هو الظاهر بنفسه والمظهر
لغيره كما قال الامام حجة الاسلام الغزالي۔
اور حقیقت لغیرہ و مرقید میں روشنی کو کہتے ہیں وہ ایک عرض اور مخلوق ہے قالہ الامام

لسودی فی شرح صحیح مسلم (یہ بات امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہی ہے۔ ت)
معنی اول پر جزئیت محال اور اس کا ماننا کفر، اور معنی دوم پر جزئیت واقع، اور اس کا ماننا
صحیح، لہذا ایسے لفظ کے نوں مطلقاً اطلاق سے احتراز چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ مذکورہ المورثہ بالنسب کل مسلک پر بخش و تہوا ۱۹ ابتداء الاخرہ ۱۳۳۶ھ
ہول کے موقع پر سر بارادہ خصوص مسلمانوں کی دکانوں کے دو برو عظمہ عظمہ کے ہندو نے ایسے

شرمناک الفاظ میں حملہ کیا ایک گیت گایا جس میں مذمت کلام پاک اور توہین خدا و رسول صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تھی، وہ الفاظ یہ ہیں، گیت، مسلمانوں کی (دکیاں) پٹنے بیٹھیں قرآن اللہ مارے...
رسول مارے... ان الفاظ کو مسلمانان المورثہ سن کر بذریعہ کچری چارہ جوتی نہ کریں بلکہ ہندو کے معافی

چاہنے پر معافی دینے کو آمادہ ہو جائیں تو شرع کا کیا حکم ہے؟ آیا مسلمان مراخذہ دار ہوں گے یا نہیں؟
الجواب

اللعنة الله على الظالمين (سنن، ظالموں پر اللہ کی لعنت۔ ت) وہ بے عزت لوگ شاید

عہدہ وہ یہاں فحش الفاظ تھے۔

۱۔ رد المحتار کتاب الخطر والاباحۃ فصل فی البیوع دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۵۳/۵
۲۔ القرآن الکریم ۳۵/۲۳
۳۔ ۱۸/۱۱

مسلمان ہی نہ ہوں گے، جنہوں نے اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ایسے ناپاک طعنوں الفاظوں اور کچھ پروا نہ کی طعنوں گانے والے کافروں اور حبشیہ نسنے والوں کی خسرو و مل بجکت ہوگی وہ خوب جانتے ہوں گے کہ یہ باطن میں کافر اور ان کے دینی بھائی اور انھیں کی طرح ہونی کی آگ میں دینی محبت اور انسانی غیرت دونوں چھوٹے جیسے ہیں جب تو ان کے سامنے بے دغدغہ اللہ و رسولؐ کو برسرِ بار گالیاں دیں اور ان کے ساتھ بے غیرتوں کی بیٹیوں کو کیا کیا بکھائیں، اللعنة الله على الظالمين (سنو) ظالموں پر اللہ کی لعنت۔ ست) یہ بے عزت اگر واقع میں مسلمان نہیں ہیں تو انھیں جہنم میں جانے دیں وہاں اور جو مسلمان ہیں ان پر لازم ہے کہ جائز چارہ جوئی انتہا کو پہنچائیں ورنہ احبار اللہ کہ اور تہ ہوگی اور اللہ و رسول کو اور زیادہ گالیاں دی جائیں گی اور اس کا وبال ان سب خاموش رہنے والوں پر پڑے گا، اللعنة الله على الظالمين، اللہ و رسولؐ مل و ملا دھکے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقط چند بے غیرتوں کے نہیں کہ ان کے معافی دینے سے معافی ہو جائے اس میں ہر مسلمان مدعی ہے، امام قاضی عیاض شفا شریعت میں امام اجل (نوٹ) جواب ناممکن دستیاب ہوا)

۲۸۵ھ **مسئلہ** از خیر آباد محمد شیخ سداے صلح نیسا پور۔ مسئلہ اتیار علی صاحب ۴۴ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ کیا فرماتے ہیں علامتہ دینی اس مسئلہ میں کہ زید و ہندہ دونوں مسلمان حنفی المذہب زید و ہندہ ہندہ جاہل برقوقہ اور بد مزاج ہے، زید اپنی معمولی ضرورت بھر چکا کھا ہے اور اپنے مذہب کا پابند ہے، ہندہ کی بیوقوفی سے زید کچھ ناخوش ہو اس پر ہندہ تند مزاج ہو گئی، حالت نکواری میں فتنہ سے زید نے ہندہ سے یہ کہا کہ میں نے تم کو بار بار نصیحت کی کہ شہد مند نہ ہو اور پھر غصیت اپنی اور تمہاری لوگوں میں کی، اس کی بھی تم نے پروا نہ کی اب وجہ اذیت کا باقی ہے جو میں تم کو دے سکتا ہوں اور یہ شریعت کی تعلیم ہے گواہیت دینے کو طبیعت نہیں چاہتی اور اس کے بعد اگر راہ پر نہ آؤ گی پھر مجبوراً مجھ کو اخیرہ درجہ کا جو حکم ہے اس کی تعمیل کرنا ہوگی اگر تم کو میرے ساتھ رہنا منظور نہیں ہے تو تم آزادی حاصل کر سکتی ہو اور میں تم کو آزاد کر سکتا ہوں اس کے بعد جو میرا بی چاہے گا میں کروں گا اور جو تمہارا بی چاہے تم کرنا اور یہ کوئی ایسی بات نہیں کیونکہ شریعت کا یہ صاف حکم ہے کہ جب کسی طرح نباہ کی شکل نہ ہو تو آزادی ہونا چاہیے، اس پر ہندہ نے فتنہ میں یہ کہا کہ تجھ میں جلتے ایسی شریعت یا مری پڑے ایسی شریعت پڑے

(۱) اس فقرہ کے جاری کرنے سے عورت کس جرم یا گناہ کی مرتکب ہوئی اور اس کا دفعہ کیا ہے؟

- (۲) ایسے الفاظ کہنے سے عورت پر ارادت کا حکم تو نہیں ہوتا ہے؟
 (۳) اگر ارادت کا حکم عامہ ہوتا ہے تو نکاح ہندہ اور زید میں کوئی نقصان ہے یا نہیں؟
 (۴) اگر اس فعل سے نکاح میں کچھ نقصان ہو اور شوہر نے جماع کیا تو یہ فعل کیا ہوا؟
 (۵) اگر ایسی صورت میں جماع کیا اور حمل قرار پایا تو اولاد کیا کہلاوے گی، حلالی یا حرامی؟
 (۶) اور اگر کوئی حکم الفاظ بالاکہ وجہ سے عورت کے خلاف ہے اور اس نکاح میں کچھ نقصان نہیں تو اس کا دفعہ کیا ہے؟

الجواب

ہندہ مرتدہ کا فرہ ہوگئی، شوہر پر حرام ہوگئی، جب تک توبہ کر کے اسلام نہ لائے اس سے جماع حرام ہے، اس جماع سے جو اولاد ہوگی ولد الحرام ہوگی اگرچہ ولد الزنا نہ کہیں، ہندہ پر فرض ہے کہ اس طعن کو ناپاک لفظ سے توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو، اس کے بعد زید و گواہوں کے سامنے اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸۶ از شہر کنبہ محمد سومانی رولہ مسئولہ محمد یاسین صاحب ۶ سوال ۱۳۲۷ھ

کافر کو کفر کتنا چاہئے یا نہیں، زید کہتا ہے کہ نہیں کتنا چاہئے اس لئے کہ شاید مرتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے، زید اگر باز نہ آئے تو اس سے سلام علیک جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

کافر کو ضرور کفر کتنا جائے گا، زید کا خیال غلط ہے جہالت پر مبنی ہے اسے سمجھایا جائے اگر نہ مانے تو قابل ترک ہے پھر اس سے سلام علیک نہ کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸۷ از موضع موہن پور ڈاکخانہ دیورنیاں ضلع بریلی مرسلہ فور محمد فور بابت ۱۳ سوال ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت منکوحہ کو اسی روز اس کے خاوند نے طلاق دی اور اسی روز قاضی صاحب نے اس کا نکاح دوسرے شخص کے ساتھ پڑھا دیا قاضی مذکور سے کہا گیا کہ یہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ اس میں عدت کی ضرورت ہے، انہوں نے کہا کچھ ضرورت نہیں ہے، ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کتنے نکاح ایسے پڑھائے ہونگے انہوں نے کہا کہ سیکڑوں نکاح ہم نے ایسے ہی پڑھائے ہیں، حالانکہ وہ عورت بائع تھی اور اپنے شوہر کے یہاں آتی جاتی اور رہتی تھی اس حالت میں وہ نکاح جائز ہوا یا نہیں اور نکاح پڑھانے والے پر شریعت کا حکم کیا ہے؟ اس شخص کا نکاح پڑھنا ناجائز ہے یا نہیں؟ اور ان قاضی صاحب کا بھی نکاح رجا یا نہیں؟

الجواب

وہ نکاح حرام قطعی ہوا اور اس میں قربت زمانے خالص ہے، ان مرد و عورت پر فرض ہے کہ فوراً فوراً
مُجاہد ہو جائیں، اور عورت پر فرض ہے کہ عدت پوری کرے اس کے بعد نکاح کر سکتی ہے، قاضی جو عدت سے
نکاح خوانی کر رہا ہے نرا وحشی جنگل نہیں ہو سکتا، جو مسئلہ عدت سے آگاہ نہ ہو اس حالت میں اس کا
کہنا کہ "عدت کی کو ضرورت نہیں" کفر ہے اس کی عورت نکاح سے نکل گئی اور وہ ایمان سے خارج ہو گئی،
اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو، اس کے بعد اس کی عورت راضی ہو تو اس سے دوبارہ نکاح
کرے، ایسے شخص سے نکاح ہرگز نہ پڑھوایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مشہد ۲۸۳۷ از شہر ربلی کہنہ محلہ غیر بغیر صاحب مسئلہ اقبال رسول صاحب ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۷
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مرتبہ کسی جگہ بسم اللہ شریف میں گیا اور وہاں
سے جب واپس آیا تو اس کو اپنے دوست عمرو کے گھر جانے کا اتفاق ہوا، عمرو نے دریافت کیا کہ کہاں
گئے تھے، زید نے صاف کہہ دیا کہ مجھ کو بسم اللہ شریف میں جانے کا اتفاق ہوا، دوسرے دن زید شہر کو
پکڑا ذخیرہ خریدنے گیا تو سنے جب عمرو کے مکان پر سے گزرا تو عمرو نے بطور مذاق کے دریافت کیا
کہ بسم اللہ میں گئے تھے؟ چونکہ زید تھکا ہوا تھا گرمی زیادہ پڑ رہی تھی کچھ ہوش و حواس بجا نہ تھے غلطی سے
بے ساختہ اس کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ نعمو یا اللہ ستر پڑ گئی بسم اللہ، تمہیں ہر وقت مذاق ہی رہتا
ہے، بعد زید اتنا کہہ کر بہت شرمندہ ہوا اور اس نے توبہ کر لی، مگر پھر بھی وہ لوگ اس کو کافر کہنے لگے انہوں نے
تمام لوگوں کو مجبور کر کے کہلایا کہ یہ کافر ہے، حالانکہ اس نے صدق دل سے توبہ کر لی، اب اگر اور کوئی طریقہ
توبہ کرنے کا ہے وہ تحریر کر دیجئے اور ان لوگوں کی بابت تحریر کیجئے کہ وہ کس حالت میں ہیں جو کہ ایک مسلمان کو
توبہ کرنے کے بعد بھی کافر کہیں، زید کی مراد لفظ بسم اللہ سے نہ تھی بلکہ اس رسم سے جس میں لوگ بطور شادی
وغیرہ کے جمع ہو جاتے ہیں۔

الجواب

اس میں زید نے بُرا کیا بہت بُرا کیا اس پر توبہ فرض تھی وہ اس نے کر لی، اس کے بعد جو لوگ اسے
کافر کہتے ہیں سخت سخت اشد اشد گنہ گار و مستحق مذابحہ تار ہوتے ہیں، ڈریں ڈریں کہیں خود کھنڈ میں
نہ پڑیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
من عدا خلا بن نب لعدیمت حق یعملہ، یعنی جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے
لے جامع ترمذی اور اب صفحہ القیامۃ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۳/۲

سواء التوہدی عن معذرتی اللہ تعالیٰ
عنه وحسنه ، ای ذب قد تاب عنه کما
فی سواية ذکره فی الشرعة قالہ فی
المحلیۃ النذیۃ ۔
وہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب
نہ ہو (اسے تہذیبی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کیا اور اسے حسن کہا۔ یہاں
وہ گناہ مراد ہے جس سے توبہ کر لی گئی ہو ، جیسا کہ

شرعہ میں مذکور روایت میں ہے اسے حدیقۃ النثرۃ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ت)
والیہ ذب اللہ تعالیٰ هذا فی الذب فکیف
بالاکفاس وماله من قرار ۔ واللہ تعالیٰ
اعلم ۔
کیا بنے گا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۸۹۔ مسئلہ مولوی حشمت احمد صاحب سنی حنفی قادری رضوی مکنوی ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کثریم اللہ تعالیٰ وفہریم وابدیم وایدیم اس مسئلہ میں کہ سنتوں کے
محلہ میں ایک قادیانی آکر لبسا ، زید سستی نے مردوں عورتوں کو اس کے گھر میں جانے اس سے خلا ملایں جل
حتہ بجز رکھنے سے منع کیا ، منہ جس کے بیٹے وغیرہ مسئلہ عالیہ قادریہ میں بیعت میں اس نے کہا
کہ بٹے نہائیے پڑھ کے ملا ہو گے ہم عذاب ہی بھگت لیں گے ، اس بیچارے قادیانی کو دق کر رکھا ہے
تو اب ہندو کا کیا حکم ہے ؟ بتینواتو مجروا (بیان فرما کر اجر پائیے ۔ ت)

الجواب

ہندو نماز کی تحقیر کرنے ، عذاب الہی کو ہلکا ٹھہرانے اور قادیانی کو اس فعل مسلمانوں سے مظلوم
جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہو گئی اپنے شوہر
پر حرام ہو گئی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۹۰۔ ازراۃ تحصیل گوجران ضلع راولپنڈی مدرسہ تاج الدین امام مسجد ۱۶ صفر ۱۳۴۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بد مذہب کہتا ہے کہ فور حضرت کا غیر مخلوق ہے ۔

الجواب

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فور یعنی مخلوق الہی ہے ، مصنف جید الرزاق میں جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

یا جابر ان الله خلق قبل الاشياء نوساً
 تبلیک من نوسۃ ۱ (الحديث)
 جو حضور کے نور کو غیر مخلوق کے منکر قرآنِ عظیم ہے،
 قال الله تعالى خالق كل شيء فاعبدوه ۲
 والله تعالى علّم۔
 اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان سے
 پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔
 اللہ تعالیٰ کا فرمانِ مبارک ہے، وہ ہر شے کا
 خالق ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ واللہ تعالیٰ
 اعلم (ت)

مسئلہ ۲۹۱ از گونا سنٹرل انڈیا ریاست گواہار مرسلہ محمد صدیق سیکرٹری انجمن اسلامیہ
 ۱۴ صفر ۱۴۲۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ٹوٹنے کرتا ہے بکرا بطور صدقہ مرنض کے سر ہانے
 بندھاتا ہے اور مرنض کو سوار کرتا ہے (اگر وہ کھسی ہو) پھر اس بکرے کو دفن کرتا ہے اور وہ اس کو
 ضروری خیال کرتا ہے اور اس پر عامل ہو اور پتلا بنواوے اور مرغا گاڑا دے اور سیندور وغیرہ لگا دے
 جو طریقہ سحر سے ہے، آیا زید بتلائے شرک ہے یا نہیں؟ اور اس پر توبہ اور تجدید نکاح لازم ہے یا
 نہیں؟ اور ایسے شخص کو اہل اسلام کو امام اپنا بنانا چاہئے یا نہیں؟ اور اگر مسلمانوں سے کہا جادے
 کہ ایسے شخص پر زجر کرنا چاہئے اس کو کم از کم امامت سے معزول کر دیا جائے چند اہل پڑھ مسلمان یہ کہیں کہ ہم
 توبہ پر ایمان لائے ہیں، تو یہ کیسا ہے؟ اگر زید کے مراسم نیلام کفندہ شراب سے ہوں جو پارکی ہے
 اور آمدنی شراب سے وہ روپے دیتا ہو اور زید اسے بلا کراہت نہایت خوشی سے خرچ میں لاتا ہو اور
 اس نیوم کار شراب کے یہاں سے کھانا آتا ہو جو آمدنی شراب سے ہے اور زید بخوشی اسے کھاتا ہو تو
 زید کو امامت سے معزول کر دینا مسلمانوں کے لئے امر مستحسن ہے یا نہیں؟ اور جو ان پڑھ لوگ اس کے
 امام رہنے پر اصرار کریں ان کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب

بکرا دفن کرنا اور مرغا گاڑنا اور اسے صدقہ سمجھنا اور خصوصاً ضروری جاننا اور پتلا بنوانا یہ سب افعال
 شیاطین و ساحران ملعونین ہیں ان کے ساتھ اگر کوئی قول یا فعل یا اعتقاد کفری ہو تو ضرور کفر ہے ورنہ

کبیرہ اور سخت کبیرہ اور ناعل ناسق اور عذاب نار کا مستحق اور امامت کا محض نالائق، اسے معزول کرنا واجباً اور اس کے پیچھے نماز ممنوع و گناہ اور اس کا پھیرنا لازم، اور جو اس پر اس کی حمایت کرتے ہیں مورد عذاب و مستحق عقاب ہوتے ہیں خصوصاً وہ کہنے والے کہ کم تو زید پر ایمان لائے ہیں انھیں تجدید اسلام و نکاح پناہ ہے اور زید کو بھی جبکہ قولاً یا فعلاً کوئی کفر صریح اس سے ثابت نہ ہو ورنہ خود ہی اس کا نکاح باطل اور اسلام زائل، والیعا ذی اللہ، کافر سے دوستانہ رکھنا مسلمان کو شایان نہیں،

قل اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا تتحدوا
عدوی وعدوکم واولیاء تلحقون الیہم
بالمودة وقد کفروا بما جاءکم من الحق
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے ایمان والو میرے
اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انھیں
خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں
اس حق کے جو تمھارے پاس آیا۔ (ت)

شراب کی آمدنی کہ کافر کے پاس ہے اس کا وہ حکم نہیں جو مسلم کے پاس ہونے کا ہے، کافر کے بخوشی اپنے مال سے مسلمان کو دیتا ہے مسلمان کو اس کے لینے میں حرج نہیں اور آمدنی سے خریدے ہوئے کھانے میں تواور تو کسب سے کہ مسلمان کہ یہاں بھی جب تک عقدہ عقدہ دونوں حرام زہر پر جیت نہ ہوں اس کی بغاوت شنی مشتری کی طرف سرايت نہیں کرتی کہا ہو مذہب الامامہ المکرمی المعقوبیہ (جیسا کہ امام کرخی کا مذہب اور مفتی بر قول ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹۸ از کانپور محلہ فیصل خانہ قدیم مرسلہ مولانا مولوی سید محمد آصف صاحب ۲۸ صفر ۱۳۳۸ھ
قبلہ کو نہیں دیکھ داریں دامت فیوضہم بعد تسلیات قدویانہ التماس این کہ کتاب ارشاد رحمانی
تصنیف مولوی محمد علی سابق ناظم ندوہ جن کے بابت ان کے ایک پر بھائی نے مجھ سے کہا کہ وہ اب
سابق احوال و کوشش متعلق ندوہ سے تائب ہو گئے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم، حالات مولانا فضل الرحمن
صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ بخاری شریف کے سبق میں حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ
والسلام کے ذکر پر احمد میاں نے کہا کہ کرشن کے سولہ ہزار گویاں تھیں، اس پر مولانا مرحوم نے فرمایا
کہ یہ لوگ مسلمان تھے اور مصنف نے ان کے بعد لکھا ہے کہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر
فرمایا ہے کہ کسی مرد سے کہ کفر پر تانا و قتیقہ ثبوت شرعی نہ ہو حکم نہ لگانا چاہیے، اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ کل قوم ہاد (ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔ ت) اس تقدیر پر ہو سکتا ہے کہ

رام چندر اور گوکشن دلی یا نہی ہوں، لہذا خودی مکلف خدمت فیض و رجت ہے کہ حضرت مرزا امین جانجانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مکتوب وغیرہ میں یہ لکھا ہے اور حضور نے ملاحظہ فرمایا ہے، قول مذکور رام چندر اور گوکشن مرزا صاحب نے کسی شخص کے خواب کی تعبیر میں فرمایا ہے یہ بھی اس کتاب میں مرقوم ہے فقط۔

الجواب

مولوی محمد علی صاحب نے خیالات سابقہ سے تائب ہوئے نہ اس حکایت کی کچھ اصل جو مولانا فضل الرحمن کی طرف منسوب ہوئی، نہ یہ بات جناب مرزا صاحب نے کسی خواب کی تعبیر میں کہی بلکہ کسی خط کے جواب میں ایک مکتوب لکھا ہے اس میں ہندوؤں کے دین کو محض پر بنائے ظن و تخمین وین سماوی گمان کرنے کی ضرورت کو شش فرمائی ہے بلکہ معارف و مکاشفات و علوم عقلی و نقلی میں ان کا یہ طوطی مانا ہے بلکہ ان کی بت پرستی کو شرک سے منزہ اور صوفیہ کرام کے تصور پر ذبح کے مثل مانا ہے اور بحکم لکھل ائمہ مہسولہ (ہر امت کے لئے رسول ہے) ہندوستان میں بھی بعثت اختیار ہونا اور ان کے بزرگوں کا مرتبہ کمال تکمیل رکھنا لکھا ہے، مگر روم یا کریم نام نہیں بایں ہمو فرمایا ہے اور شاہ آہنا سکوت ادنیٰ ست نہ مارا جرم بکفر و ان کے بارے میں سکوت ادنیٰ ہے ہم پر ان کے ہلاک اتیان آہنا لازم ست و نہ یقین بہ نجات کفر اور ان کے اتباع کا ہلاک ہونا ماننا آہنا بر ما واجب و مادہ حسن ظن متحقق ست بے لازم نہیں اور نہ ان کی نجات پر یقین لازم ہے البتہ حسن ظن متحقق ہے (ت)

یہ اس تمام مکتوب کا خلاصہ ہے ان فقرات کا حال قبل اظہار خود آشکار، اگر یہ مکتوب مرزا صاحب کا ہے اور اگر ان کا ہے دلیل فرمان سبند میں پیش کیا جاسکتا ہے تو ان سے بدرجہا اقدم و اعلم حضرت زبدۃ العارفین سیدنا میر عبدالواحد بگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں کہ بارگاہ رسالت میں پیش اور سرکار کو مقبول ہو چکی، ص ۱۰۰ میں فرماتے ہیں:

مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری رادر ماہ ربیع الاول بحیث عرس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری کو ماہ ربیع الاول
مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری کو ماہ ربیع الاول
میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

ازدہ جا استندہ عائد کہ بعد از نماز پیشین حاضر شوند
 ہر وہ استندہ عاقبول کردہ حاضران پر سید نہ لے
 مخدوم ہر وہ استندہ عاقبول فرمودید و ہر جا بعد از نماز
 پیشین حاضر باید شد چگونہ میسر خواہ آخ فرمود کشن
 کو کافر و چند صد جا حاضر می شد اگر ابراہیمتہ وہ جا
 حاضر شود چہ عجبت۔
 میثم و مبارک میں و نثی مقالات سے دعوت شرکت
 دی گئی کہ نماز ظہر کے بعد تشریف لائیں آپ نے تمام
 کی استندہ عاقبول کر لی، حاضرین نے آپ سے پوچھا
 اسے مخدوم یا! آپ نے ہر جگہ نماز ظہر کے بعد دعوت
 قبل فرمائی ہے تو ہر جگہ بعد از نماز ظہر چاہیے کہ گاہ فرمایا، کشن
 جو کافر تھا وہ کی جگہ حاضر ہو سکتا ہے اگر ابراہیمتہ
 دس جگہ حاضر ہو گا تو کیا عجیب! (ت)

بات یہ ہے کہ نبوت و رسالت میں ادھام و تخمین کو دخل حاصل نہیں اللہ اعلم حیث یجعل مسئلہ
 (اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھنا ہے۔ ت) اللہ و رسول نے جن کو تفصیل نبی بتایا ہم ان پر
 تفصیل ایمان لائے اور باقی تمام انبیاء اللہ پر اجمالاً الکمل احصاہ رسول (ہر امت کے لئے رسول ہے ت)
 اسے مستلزم نہیں کہ ہر رسول کو ہم جانیں یا نہ جانیں تو خواہی تو ایسی اندھے کی لامحی سے ٹولیں کہ شاید
 یہ ہو شاید یہ ہو، کاسے کے سے ٹولنا اور کاسے کے سے شاید، اللہ باہتہ و مسئلہ (ہم اللہ تعالیٰ اور
 اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ ت) ہزاروں امتوں کا ہمیں نام و مقام تک معلوم نہیں و قر و نابین
 ذلک کثیراً (اور ان کے بچے میں بہت سی سنگتیں ہیں۔ ت) قرآن عظیم یا حدیث کریم میں رام و کرشن کا ذکر
 تک نہیں ان کے نفس و جوہر سوائے قوار ہنود ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ یہ واقع میں کچھ اشتراک بھی
 یا محض انیاب احوال و درجائی برستان خیال کی طرح ادھام تراشیدہ ہیں، قوار ہنود اگر حجت نہیں تو ان کا
 وجود ہی نا ثابت، اور اگر حجت ہے تو اسی قوار سے ان کا فسق و فجور و لہو و لعب ثابت، پھر کیا معنی کہ وجود
 کے لئے قوار ہنود مقبول اور احوال کے لئے مردود مانا جائے اور انھیں کامل و مکمل بلکہ ظن معاذ اللہ انبیاء
 رسل جانانا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۹۴ از رائے پور مالک متوسط گول بازار مرسلہ مرزا محمد جمیل بیگ ۲۹ صفر ۱۳۳۸ھ
 مندرجہ ذیل مکالمہ اس غرض سے علامتہ دین کی خدمت اقدس میں ارسال ہے کہ ازراہ و کرم

لے سبع سنابل حکایت مخدوم شیخ ابراہیم فتح جو پوری مکتبہ قادریہ لاہور ص ۱۷۰
 لے القرآن الکریم ۱۲۳/۹ لے القرآن الکریم ۳۷/۱۰
 لے ۳۸/۲۵

فِي مَمَرٍ اَلَّذِي دَقَّتْ لَا يَسْمَعُ رَفِيْدُهُ هَكَذَا مَقْرَبًا
میرے واسطے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ نہیں
گنجائش رکھتا ہے اُس وقت میں میرے ساتھ کوئی مقرب
فرشتہ نہ کوئی نبی بھیجا ہوا۔ (ت)

اور کھانا پینا سونا جاگنا جو خصائص بشریت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کئے جاتے
ہیں، اس بنا پر اپنے مثل سمجھنا جیسا کہ کفار اور مشرکین کہا کرتے تھے،

مَا لِي هَذَا الْمَرْسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَشْرَبُ
فی لا سواک لی
اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور باز اوروں
میں چلتا ہے۔ (ت)

سراسر بے ادبی و گستاخی ہے، جیسا مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اسے

گفت اینک ما بشر ایشان بشر
ما و ایشان بستر خوابیم و خود
ایں نداشتند ایشان از غمی
ہست فرستہ در میاں بے انتہا

(انہوں نے کہا ہم بھی بشر یہ بھی بشر، ہم سوتے ہیں کھاتے ہیں یہ بھی سوتے ہیں کھاتے ہیں)

یہ اندھا ہونے کی بنا پر نہیں جانتے کہ ان کے اور حضور کے درمیان بے انتہا فرق ہے)

یہ تو کفار و مشرکین کا قول تھا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس انصافاً بشر و خدا کے (میں)

تمہاری مثل بشر ہوں۔ (ت) کے کہنے پر مامور تھے جس کی حالت لفظ قتل کرتا ہے ورنہ جب ایک

مشکل ہے (تم میں سے کون ہے میری مثل۔ ت) ارشاد ہوا ہے اسے نزدیک کسی معنی پر تاویل کرے گا

لہذا اپنے مثل بشر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سمجھنا سب سے اور اس سے احترام لازم، کیونکہ

سے کار پا کاں را قیاس از خود بگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

(پاک لوگوں کے افعال کو اپنے اوپر قیاس مت کرنا اگرچہ کہنے میں شیر اور شیر (دودھ)

ایک جیسے ہیں۔ ت)

۱۔ الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ حدیث ۷۶۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۱۹۷

۲۔ القرآن الکریم ۷/۲۵

۳۔ مثنوی مولوی معنی حکایت مرد بقاں دروغن ریختن طوطی دفتر اول نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱

۴۔ القرآن الکریم ۱۸/۱۰

۵۔ صحیح البخاری باب کم التعزیر و الادب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰۱۲/۲

۶۔ مثنوی مولوی معنی حکایت مرد بقاں دروغن ریختن طوطی دفتر اول نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱

حق تو یہ ہے، مثلے بہت کم (مثل ہے کہ - ت) :

الجنس الى الجنس یسبیل و بہرول من ہدون صورت انسان واری۔

(ہر جنس اپنی جنس کی طرف میلان کرتی ہے، میرا دل لے جانے کے لئے تو نے انسان کی

صورت اختیار کی ہے - ت)

ربا یہ قصہ کہ صوفیائے کرام مثلاً حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یہ فرمایا کہ :

لما فی امر رفع من لواء محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا جہنم حضور اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تعالیٰ علیہ وسلم کے جہنم سے بلند ہو گا۔ (ت)

اسے اس کا یعنی زید کا نالائق حرکت کہنا صوفیاء صافی اور عارف بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں

سخت گستاخی اور سفلہ پی ہے، نہ اس سے مساوات کی جو آتی ہے اور نہ فضیلت ہی استغفر اللہ

پائی جاتی ہے بلکہ ان ظاہر بینوں کے لئے جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر سمجھے ہوئے ہیں

ایک تازیانہ ہے، ان کا یہ کلام صحت

گفتہ دو گفتہ اللہ بود

(اے کا کہنا اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے - ت)

کے مصداق ہے ورنہ صحت

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

(خاک کی عالم پاک کے ساتھ کیا نسبت ہو سکتی ہے - ت)

پس حضور انور اور دیگر بزرگوں علیہم التحیۃ والثناء کے کسی قول و فعل پر انھیں اپنے مثل بشر سمجھنا ضلالت

و بددینی ہے کیونکہ :

ہر مرتبہ از وجود علی دارد محو حفظ مراتب نہ کنی نزدیک سست

ہر مرتبہ وجود کے اعتبار سے الگ حکم رکھتا ہے اگر مراتب کے فرق کو سامنے نہیں رکھو گے تو گمراہ و زندقہ ہو جائے گا۔ ت

اسی بنا پر شیخ محقق فرماتے ہیں :

باجملہ حکم کردن در حال شریف سیدہ الکائنات علیہ سیدہ کائنات علیہ افضل الفضلۃ و اکمل التہیات کے

افضل الفضلۃ و اکمل التہیات بقیاس بلکہ حال مبارک میں عقل کے ساتھ بلکہ اپنی فطرت کی بنیاد

پدریافت معرفت خود از دائرہ جنس ادب بیرون است پر گشتگو کرنا جنس ادب سے باہر ہے
و حکم کلم در مشابہات دارد انتہی کلام عمرو۔ اور مشابہات میں گشتگو کے حکم میں ہے۔

عمر و کا کلام ختم ہوا۔ (تہ)

مستفی عرض کرتا ہے کہ جلد سے جلد اس کا جواب عنایت فرمایا جائے، اگر بواپسی ڈاک ہر تو عین احسان و
کرم ہے، اللہ تعالیٰ حضور کو جزائے خیر دے۔ فقط۔

الجواب

مستفی کو تعجیل اور فقیر بتیسیں روز سے عیال اور مسئلہ ظاہر و بین غیر محتاج دلیل، لہذا صرف
ان اجمالی کلمات پر اکتفا رہتا ہے، عمرو کا قول مسلمانوں کا قول ہے اور زید نے وہی کہا جو کائنات
کہا کرتے تھے:

قالوا ما انتم الا بشر مثلنا کافرو نے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی۔

بلکہ زید مدعی اسلام کا قول ان کافروں کے قول سے بعید تر ہے وہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو
اپنا سا بشر مانتے تھے اس لئے ان کی رسالت سے منکر تھے کہ۔

ما انتم الا بشر مثلنا و ما انون المرجمون تم تو نہیں مگر ہماری مثل بشر، اور رحمان نے کچھ
شئی ان انتم الا تکذبون نہیں اتارا تم زنا جھوٹ کہتے ہو (تہ)

واقعی جب ان نبی کے نزدیک وحی نبوت باطل تھی تو انہیں اپنی سی بشریت کے سوا کیا نظر آتا لیکن ان سے
زیادہ دل کے اندر وہ کہ وحی و نبوت کا اقرار کریں اور پھر انہیں اپنا ہی سا بشر جانیں، زید کو قتل
انما انما بشر مثلکم سوجھا اور میوحی الی نہ سوجھا جو غیر متناہی فرق ظاہر کرتا ہے، زید نے اتنا ہی ٹکرا
لیا جو کافر لیتے تھے، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بشریت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکیت سے
اعلیٰ ہے وہ ظاہری صورت میں ظاہر جنوں کی آنکھوں میں بشریت رکھتے ہیں جس سے مقصود خلق کا
ان سے انس حاصل کرنا اور ان سے فیض پانا، ولہذا ارشاد فرماتا ہے،

۱۔

۲۔ القرآن الکریم ۱۵/۳۶

۳۔ " "

۴۔ ۱۱۰/۱۸

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حبیب الی مت
 دنیا کما لطیف والنساء وجعت قرآ عینی
 فی الصلوة فانظر الی حکمت قوله صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم حبیب ولم یقل احببت
 وقال من دیکم فاضافها الیہم دونہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد دل علی انہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان جبہ خاصا
 بکلام عن وجل یدل علیہ قوله صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم وجعلت قرآ عینی فی الصلوة
 فكان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشری
 الظہر مدکی الی طین فكان صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم لا یأتی الی شیء من احوال البشریة
 الا تائب عتہ وتشریعا لہا لانه محتاج
 الی شیء من ذلک کما تقدم وللجہل بھذا
 الاوصاف الجبلة والخصال الحمیدة
 قال الجہل المسکین مال هذا الرسول
 یا کل الطعام ویمشی فی الاسواق لہ

تھاری دنیا میں سے خوشبو، عورتوں کی محبت اور
 میری آنکھوں کی ٹھنڈک نمازیں رکھی گئی تھیں یہ نہ فرمایا کہ میں
 ایسے دوست رکھا اور فرمایا تھاری دنیا میں سے۔ قرآن سے
 اوروں کی طرف اضافت فرمایا نہ کہ اپنے نفس کریم
 کی طرف، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، معلوم ہوا
 کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت
 اپنے مولیٰ عز وجل کما تہ خاص ہے جس پر یہ ارشاد
 کریم دلالت کرتا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک
 نمازیں رکھی گئی، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی ظاہر صورت بشریہ در باطن ملک ہے
 تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ
 افعال بشری محض اپنی امت کو انفس دلانے اور
 ان کے لئے تربیت قائم فرمانے کے واسطے
 کرتے تھے نہ یہ کہ حضور کو ان میں سے کسی شے کی
 کچھ حاجت ہو، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا انہیں
 اوصاف جلیلہ و فضائل حمیدہ سے جل کے باعث
 بیچارے جاہل یعنی کافرنے کہا اس رسول کو کیا بڑا
 کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔

عمر و سنی سچ کہا کہ یہ قول حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے نہ فرمایا بلکہ اس کے
 فرمانے پر مامور ہوئے جس کی حکمت تعلیم قاضی و تائیس امت و سد غلو نصرانیت ہے، اول دوم
 ظاہر اور سوم یہ کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی امت نے ان کے فضائل پر غلو اور خدا کا
 بیٹا کہا پھر فضائل محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتمجید کی عظمت شان کا اندازہ گون کر سکتا ہے،
 یہاں اس غلو کے سد یاب کے لئے تعلیم فرمائی گئی کہ کو میں تم جیسا بشر ہوں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں،

ہاں یوحی الی رسول ہوں۔ دفع افراط نصرا نیت کے لئے پہلا کلمہ تھا اور دفع تقریط ابلیسیہ کلمے
دوسرا کلمہ اسی کی نفیر ہے جو دوسری جگہ ارشاد ہوا،

قل سبحن ربی هل کنت الا بشرا
تم فرما دو پاکی ہے میرے رب کو میں خدا نہیں
میں تو انسان رسول ہوں۔

انھیں دونوں کے دفع کو کلمہ شہادت میں دونوں لفظ کریم جمع فرمائے گئے،
اشھد ان محمدًا عبداً ورسولہ۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں (ت)

بندے ہیں خدا نہیں، رسول ہیں خدا سے جدا نہیں، شیطنیت اس کی کہ دوسرا کلمہ امتیاز اعلیٰ پھرنا کہ
پہلے کلمہ تواضع پر اقتصار کرے، اسی ضلالت کا اثر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

دعویٰ مساوات کو صرف نالافتی حرکت کہا، نالافتی حرکت تو یہ بھی ہے کہ کوئی بلا وجہ زید کو چنانچہ مار دے
یعنی اس زید کو جس نے کفر ضلال نہ کیے ہوں، پھر کہاں یہ اور کہاں وہ دعویٰ مساوات کہ کفر خالص

ہے، اور اس کی اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف سے دعا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے ارفقیہت کا ادعا نسبت کرنا محض افراط اور کج فہمی ہے حاشا کوئی ولی کیسے ہی مرتبہ عظیم پر ہو

سرکار کے دائرہ غلامی سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا، الا براخیار تو دعویٰ مساوات کر نہیں کر سکتے،
شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

غلبہ فضائل سن کر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا، بهذا افضلکم محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان وجہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہوئے۔

ولی کس منہ سے دعویٰ ارفقیہت کرے گا اور جو کرے گا حاشا ولی نہ ہو گا شیطان ہو گا۔ حضرت سیدنا

بازید بسطامی اور ان کے امثال و نظائر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وقت ورود تہلیل خاص شجرہ موسیٰ ہوتے ہیں
میدان موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو درخت میں سے مائی دیا، یونس بنی اتی انا اللہ رب العالمین اسے موسیٰ! بیشک

میں اللہ ہوں رب سارے جہان کا۔ کیا یہ پڑنے کا تھا حاشا اللہ بلکہ واحد ہمارے جس نے

ہوئے عموم شریف کے، بھرپور وعظ کو آئے تھے، انہوں نے یہ کہا وظیفہ میں کہ جنت کی خرید و فروخت میں ایک دلال کی ضرورت ہے جیسے یہاں کوئی چیز خرید و فروخت کرنے میں دلال کی معرفت خرید و فروخت کرتے ہیں تو وہاں کے لئے بھی دلال پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ مجھے اس کے سوا دوسرا لفظ زیادہ اچھا اس موقع پر نہیں معلوم ہوتا، دلال یہی لفظ عمدہ ہے، اب دلال کسے کہتے ہیں، اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و تعریف ہوئی یا توہین، اس کے سوا اور کوئی لفظ زیادہ تعریف کے لائق ہے یا نہیں، ایسے لفظ کہنے سے ایمان کا کچھ نقصان ہے یا نہیں؟

(۲) مولود شریف حضرت کی پرستش میں بڑی ہنسکت ہوتی ہے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت کی ارواح کا آنا اور تعظیم کو اٹھنا یہ بھی بڑا ہے، تو یہ مولود کا پڑھنا اب بڑا ہے یا اچھا ہے؟
(۳) احمد سعید مدرسہ امینیہ دہلی امام سہری مسجد کے، ان کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے یا نہیں؟ اوپر کے سوالوں سے کیا معلوم ہوتا ہے؟ بیٹھو تو بھر دو۔

الجواب

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کی عطا سے مالک جنت ہیں مبعوث جنت ہیں، جسے چاہیں عطا فرمائیں، امام توحۃ الاسلام غزالی پھر امام احمد مستطانی مواہب لدنیہ پھر علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں،

ان الله تعالى ملكه الامراض كلها وان الله تعالى عليه وسلوكه ان يقطع ارض الجنة ما شاء منها لمن شاء فامرهم الدنيا اولیٰ

اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی تمام زمینوں کا حضور کو مالک کر دیا ہے، حضور جنت کی زمینوں کی جتنی چاہیں جسے چاہیں جاگیر بخشیں تو دنیا کی زمین کا کیا ذکر۔

دلالی ایک ذلیل پیشہ ہے ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، فتح القدر میں دلاں کو خاک و دب و حجام کے ساتھ شمار کیا ہے، عمارت یہ ہے،

احا شہادۃ اهل الصناعات الدنییۃ کالکساح والنزیال والمخاکل والحجام والاصحاح انہا تقبل لامنہا قد تولوا حقور

گھٹیا کاروبار کرنے والوں کی شہادت مشقت جادوب کش، ماشکی، جولاہا، حجام کی، تو اصح یہی ہے کہ قبول کی جائے گی کیونکہ یہ کام بہت سے

صالحون فالعلم القادر لا يسهى
على ظاهرا الصناعة ومثله الفخاسون و
الدلائل

صالح اور بزرگ لوگ بھی اپنا تے رسبے، تو جب
تک واضح طور پر مانع طعن و جرح نہ ہو محض کسی
کار و بار کو عدم صحت شہادت کی بنا و نہیں بنا
جاسکتا اور اسکی مثل حکم ہے جانور ہانکے دالوں اور دلاور کا۔

بلکہ درمختار میں ہے :

فی شرح الوهبانية لا تقبل شهادة بائع
لا كفان والحنوط وكذا الدلائل واعتمده
قدري افندي في دفتاته وذكر المصنف
في جريدة معينة محزون للبرانية ومختصة
انها لا تقبل شهادة الدلائل والصكاكين
واوكلاد المفتعلة على احوالهم ونحوه
في فتاوى مؤيد بن دق

شرح الوهبانية میں ہے کہ کسی وحنوط بیچنے والے کی
گوہی قبول نہیں کی جائے گی، اسی طرح دلال
کی گوہی کا بھی حکم ہے۔ قدري افندي نے اپنی
واقعات میں اس پر اکتفا کیا، مصنف نے برازیہ
کی طرف غصب کرتے ہوئے اجارہ معینہ میں اسے
ذکر کیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دلائل، اشنام
وہشدار، دالوں، دیکر، ہوتوگوں کے دروازوں پر
چکر لگاتے ہیں وغیرہ کی گوہی قبول نہیں کی جائے گی، فتاویٰ مؤید زادہ میں ایسے لوگوں کا یہی حکم بیان
ہوا ہے۔ (ت)

دال کا کام یہ ہے کہ مشتری سے بڑھوائے یا بانیع سے گھٹوائے جو ڈوڑ لٹاکر جھوٹ سیح ملا کر
زم گرم کر کر سودا کر اسے اور اپنے ٹکے سید سے کرے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس
ذلیل لفظ سے تعبیر کرنا صریح توہین ہے اور حضور اقدس کی توہین کفر، اس سے بہتر لفظ خیال کیونکر آتا
جب دل میں عظمت ہی نہیں

(۲) مجلس میلاد مبارک ذکر شریف سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور حضور کا ذکر اللہ عزوجل
کا ذکر، اور ذکر النبی سے بلا وجہ شرعی منع کرنا شیطان کا کام ہے اور ذکر شریف سے معاذ اللہ حضور کا ہتک
حرمت ہونا قائل کا محض کذب و افتراء ہے، ہاں بعض روایات موضوعہ اشعار نامشروعہ سے ایسا جو تو
اس سے مجلس شریف بڑی نہ ہو جائے گی جیسے بہت لوگ نماز میں قعدیل ارکان نہیں کرتے اور یہ حرام ہے

مگر اس سے خود نماز بُری نہ ہو جائے گی، شریعتِ آدمی حضور کے اختیار ہے اور قیامِ تعظیمی ذکرِ قدم شریعت کے لئے ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمِنَ الْعَظَمِ شَعْنُ شَيْءٍ خَالٍ مِّنْ تَقْوَىٰ
الْقُتُوبِ ۖ

سے ہے (ت)

(۳) اُدھر کے جوابوں سے اس کا حکم ظاہر ہو گیا فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۹۵ از مولیٰ ملک برہما مرسلہ ابراہیم ۵ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان شخص جو ایک اسلامیہ مدرسہ میں جس میں قرآن شریف اور اردو اور ضروری دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے، مدرسہ اعلیٰ ہے اس نے اپنے ماتحت مدرسین و طلبہ وغیرہ کی اطلاع کی غرض سے اس عبارت کے جواب میں دوسرے مدرسہ سے اپنے درجہ کے بورڈ پر لکھی تھی کہ: ”ہر کہ پسند و نصیحت گوئی نیکست بر آن کار کی“ (جو تو کسی کو نصیحت کرے اس پر پسند و نیک عمل کر۔ ت۔ یہ عبارت لکھنی اس بورڈ پر کہ ”کافر افسر کے حکم کی تعمیل کرنے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے“ دوسرے روز ایک شخص نے مدرسہ اعلیٰ سے دریافت کیا یہ عبارت بالکل سب سے دور کیس کا مذہب ہے، جواب دیا میں نے لکھا تھا میرے قلم کی نہیں ہے آپ لکھ کر علماء سے دریافت کر لیں اور متولی صاحب وغیرہ سے کہیں، اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ عبارت صحیح ہے قطع نظر از لیشہ و خوفِ شریعت میں کافر افسر کی حکم برداری کی تاکید آتی ہے، اگر شریعتِ مطہرہ سے اس حکم نہیں ہے تو جو شخص اس مذکورہ عبارت کو مذہبی حکم تاکید کی کہتا ہو اور سوال کرنے پر جواب دے کہ دریافت کرو متولی صاحب وغیرہ سے کہو اس کے لئے کیا حکم ہے اور تا وقتیکہ وہ اپنے اس عقیدہ فاسدہ سے باز نہ آئے اور توبہ نہ کرے اس پر سبقت سلام اور اس سے اختلاف بہتر ہے یا اجتناب بہ عکرا التماس یہ ہے کہ استفتاء مدرسہ اعلیٰ کو دکھایا گیا تو فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ اور بڑھادو کہ اگر کافر افسر کا حکم خلاف شرع محمدی نہ ہو، لہذا اب اس صورت میں یہ سوال ہے کہ اس عبارت کے زائد کرنے سے بھی کچھ حکم بدل جاوے گا یا نہیں؟ ان دونوں صورتوں میں بر صورت کا کیا جواب ہوگا؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب (اے اللہ! ہمیں حق و صواب کی رہنمائی عطا فرما۔ ت۔)

مسلمانوں کے دینی مذہبی کام میں کسی کا افسرینا دُور طرح ہے،
 اول قہری کر کوئی شخص مذہبی دست اندازی کر کے بالجبر افسر بن بیٹھے، جیسے فساق و ظالم ائمہ امامت
 نماذ کیا کرتے تھے۔

دوم ارادی کہ مسلمانوں کی جماعت خود اسے اپنے مذہبی کام میں پیشو بنائے۔
 اول نہ زیر بحث ہے نہ یہاں اس کلام و مکالمہ کا مفاد نہ عمل اضطرار پر احکام اختیار، لا جرم
 دوم مراد اور وہی مفہوم و مستفاد یعنی با اختیار خود کسی ہندو یا رافضی یا وہابی یا قادیانی کو مدرسہ دینیہ
 اسلامیہ پر افسر مقرر کیا گیا ہو اس کی نسبت درس کہتا ہے کہ اس کا حکم ماننے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے
 ہمارے مذہب سے اس نے اپنا کوئی خاص اختراعی مذہب دین اسلام سے جدا کر لیا ہو تو
 ویتیم غیر سبیل الموصین نولہ ما تولی و اور مسلمانوں کی راہ سے جدا ہوا چلے ہم اُسے اس
 نصلہ جہنم و ساءت مصیروا کے عالی پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل
 کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ چلنے کی۔ (ت)

کا مصداق ہے اور اگر دین اسلام مراد لیا تو شریعت مطہرہ پر کس قدر افسوس اور
 ان الذین یعتدون علی اللہ الکذب لا یفلحون ہ بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہوگا
 صاع قلیل ولہم عذاب الیم ہے عقوبت اترتا ہے، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے
 کا استحقاق ہے، شریعت مطہرہ نے اسلامی کام پر با اختیار خود ایسوں کو افسر مقرر کرنا ہی کب جائز رکھا ہے
 نہ کہ ان کے احکام کی تصویب اور ان کے ماننے کی تاکید، ان ہوا ضلال بعید (یہ واضح مگر ہی کے
 علاوہ کچھ نہیں۔ ت۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے،

یا ایہا الذین لا یلتذذوا بطائفة من دینکم یا ایہا الذین لا یلتذذوا بما عنکم قد بدت
 البغضاء من افواہہم و ما تخفی صدورہم اکبر قد بینا لکم الایات ان کنتم تعقلون ہا متہ اولاء
 اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہارے
 نصیحت رسانی میں کمی نہ کریں گے وہ جی سے چاہتے
 ہیں کہ تم مشقت میں پڑو، بیران کے مومنوں سے
 ظاہر ہو چکا ہے اور وہ جو ان کے سینوں میں ڈبکے
 اور بھیڑا ہے ہم نے تمہارے سامنے نشانیان

تحبونہم وراحبونکم وتؤمنون بالکتاب
کله واذ الحق کفر قالوا مات واذ اخنوخا عضوا
علیکم الاثام مل من الضبط قل موتوا بقیضکم
ان الله عليم بذات الصدور
انگلیاں چلیاں اسے محبوب باتم اس سے فرما دو کہ اپنی جلیں میں مرقاؤ، بیشک اللہ دلوں کی جانتا ہے۔

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

من استعمل سرجلا من عصا بة و فیہ من
هو ارضی الله من فقد خانت الله و
رسوله والمؤمنین سواہ الحاکم صحیح
واسطغانی والعقیلی وابن عدی والخطیب
عن عبد الله بن عباس عن رضی الله تعالی
عنہما۔
جس نے کسی جماعت پر ایک شخص کو مقرر کیا اور ان
میں وہ موجود ہے جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہے
تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور سب مسلمانوں سے
خیانت کی و اسے حاکم نے حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کر کے صحیح کہا طبرانی
عیسیٰ بن عری اور خطیب نے بھی اسے عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا (ت)

غایۃ البیان، علامہ آلکافی و جامع الرموز و رد المحتار وغیرہ میں ہے،

لا ینبغی ان یمتنعوا بالکافر فی امور الدین۔
یہ اس پر فرمایا کہ مسلمان اپنی قربانی کا جانور کسی یہودی سے ذبح کر اسے نہ کریں و تعلیم دین کی افسری
بالاختیار اسے دی جائے، اللہ تعالیٰ فرما چکا کہ تمہاری خیر خواہی و رکنار کبھی اپنی چلتی نقصان رسائی میں
کمی نہ کریں گے بحکمت و احمات شاہد میں ہم وطن ہندو سچ کل کتنا اتحاد اتفاق بگوار رہے ہیں اور
مسلمانوں کی خاص رسم مذہبی قربانی کا ذکر کیا ہی تھے اٹھاتے فساد مچاتے ہیں قابو پلے پر کیا کچھ مسلمان
لوٹے گئے، ذبح کئے گئے، جھوٹے گئے، اور دباویرہ و غیر ہم مذکورین تو ہنود یہود سے بھی بدتر ہا بدتر ہیں کہ
مسلمان ہی کو اسلام کے گئے پر خیر میں کہا بدینا کا فی غیر عام سالہ (جیسا کہ متعدد رسائل میں ہم نے اسے

سہ القرآن الکریم ۱۱۸-۱۱۹/۲

سہ المستدرک للحکم کتاب الاحکام دار الفکر بیروت ۹۲/۲
سہ رد المحتار کتاب الاضحیۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۰۸/۵

میان کیا۔ ت اگر وہاں دینی مدرسہ کا کسی ہندو یا رافضی و بابی وغیرہ کو افسر بنا رکھا ہے۔ اس کی خوشامد میں مدرسہ نے یہ فقرہ لکھا جب تو اس کا حال یہ تھا اور اگر کوئی افسر ایسا نہیں محض بلاوجہ مسلمانوں کے مذہبی مدرسہ پر غیر کی افسری فرض کر کے یہ حکم لکھا اور اعلان کے لئے بورڈ پر لٹکایا تو اس کے اور بھی مرض قلبی پر وال ہے اور بعد کو یہ عقیدہ کہ اس کا حکم خلاف شرع نہ ہو کی مفید شرط کی مسلمان میں نہیں کیس ہی جلیل القدر مسلمان افسر ہو اگرچہ خود اپنا باپ یا استاد یا پیر اس کا حکم وہی مانا جائے گا جو خلاف شرع نہ ہو لا طاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جائے گی۔ ت) یہ بیانات کہ ہم نے اوپر لکھے ان سے اور مدرسہ کے اندرونی بیرونی حالات سے اس کی مذہبی کیفیت کا اندازہ کیا جائے اگر واقعہ میں ہندو یا دہریہ وغیرہم کی طرف دینی امور میں اس کا میلان ہے تو اس سے اجتناب لازم اور اختوط ممنوع، اور اگر ایسا نہیں بلکہ ایک بھنی طاقت تھی کہ نادرا اس سے صادر ہوئی تو تعظیم کر دی جائے اگر اصرار نہ کرے اس سے ابتدا اسلام میں حرج نہیں جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹۹۹ھ ازالہ آباد دائرہ اجلیہ مسئولہ مولوی سید نذیر احمد صاحب ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا ارشاد فرماتے ہیں عہدے کی تعلیم و تربیت میں کس صورت میں عام اہل اسلام کو بے حد متعلق امور دنیاوی اتحاد کسی مشرک قوم سے اس طور پر کرنا کہ دوسروں میں عام اہل اسلام شریک ہو کر ناقوس بجیں، پھول رام گلین پر چڑھائیں، بٹے کی آواز بلند کریں یا قربانی میں گائے کی قربانی بند کر دیں جائز ہے یا ناجائز بہتر کتب ان امور کا کس ذریعہ مستوجب ہے یا مع حوالہ عبارات جواب درکار ہے۔

الجواب

مسلمان کو دوسرے کی شرکت حرام ہے، بلکہ تمنا ہے اسے کفر کہا اور اس میں بریت موانعت ہندو ناقوس بجانا بیشک کفر ہے اور عبودان کفار پر پھول چڑھانا کہ ان کا طریقہ عبادت ہے اشد و اخیش کفر، استہزاء و انتظار وغیرہ معتات اسفار میں ہے،

عبادة الصنم کفر ولا اعتبار بما فی قلبه	بیت کی عبادت کفر ہے، دل میں جو کچھ ہے اس کا
وکذا الموصوفین عیسى علیه الصلوة	اعتبار نہیں، اسی طرح اس کا حکم ہے اگر حضرت
یسجد لہ وکذا اتخاذ الصنم	عیسے علیہ السلام کی تصویر بنا کر اسے سجدہ کیا اسی
لذلک وکذا الوتر برب الیمسود	طرح سجدہ کیلئے بیت بنانے کا حکم ہے اسی طرح اگر کسی نے

و نصابی دخل کینستہم اولوید خل یت

مہود و نصاری کا زنا باندھا خواہ ان کے گناہ میں داخل ہوا یا نہ ہوا۔ (ت)

تذویر الابصار و در مختار میں ہے :

لا حصہ ریاسہ الشیروز و المہرجان (پانہ)
یقال ہدیۃ ہذا الیوم (ش) لایجوز ای
الہدایا باسم ہذین الیومین حواہ و ان
قصد تعظیہ کما یعظمہ المشرکون یکفر بہ

نیروز اور مہرجان کے نام پر عطیہ دیاجی طور کہ کہا جائے
یہ اس دن کا ہدیہ ہے (ش) جائز نہیں یعنی ای
دو دن ایام کے ناموں پر دیا دینا یا عوام ہے اور
اگر مشرکین کی طرح ان کی تعظیم بھی کرے گا تو کفر
ہوگا۔ (ت)

بحر الرائق و عالمگیری و مجمع الانہر و جامع الفصولین میں ہے :

یکفر بخروجہ الی نیروز المحوس و الموافقة
معہم فیما یفعلون فی ذلک الیوم و بشرائہ
یوم الشیروز شیاً لہ یکس یشترہ فسد
ذلک تعظیہا للشیروز لا للأکل و الشرب
و باہدائہ ذلک الیوم للمشرکین و لیسو
بیشہ تعظیہا ذلک الیوم

جو سیوں کے ساتھ نیروز میں اس طرح نکلنا کہ اس
دن وہ جو کریں گے یہ ان کی موافقت کرے تو یہ
کفر ہے، اسی طرح نیروز کے دن کی تعظیم کرتے ہوئے
یا مشرکین کو ہدیہ لینے کے لئے کوئی چیز خریدی کہ کھینے پینے
کیلئے نہ ہو وہ چیز اس سے پہلے نہیں خریدی تھی اگرچہ
وہ اثنہ ہی کیوں نہ ہو تو کفر ہوگا۔ (ت)

جامع الفصولین و مجمع الروض الازہر میں ہے :

قال ابوبکر بن طرخان من خروج الی السدة
(قال القاسمی ای میجمع اہل الکفر)
کفر اذ فیہ اعلان الکفر و کانہ اعان علیہ
و علی قیاس السدة الخروج الی الشیروز
و البواحقہ معہم فیما یفعلونہ

شیخ ابوبکر بن طرخان کہتے ہیں جو ستہ کی طرف نکلا
(علامہ علی قاسمی نے اس کا معنی اہل کفر کا اجتماع
کیا ہے) تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اس میں کفر کا
اعلان ہے گویا اس نے کفر پر مدد کی ہے، اس
پر قیاس ہے، نیروز میں نکلنا اور اس دن ان کے

سہ الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن العلوم الاسلامیہ کراچی ۱/۲۹۵
سہ در مختار شرح تذویر الابصار باب مسائل شتیٰ مطبع حقیقی دہلی ۲/۳۵۰
رد المحتار ۵/۴۸۱ دار احیاء التراث العربی بیروت
سہ مجمع الانہر شرح ملحق البحر باب ان الالفانہ الکفر انواع مطبع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۹۵

فی ذلک الیوم کفرہ (ت) موافق علی کرنا کہ یہ بھی کفر ہے (ت)

جے ہر ناطقہ کفار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
من تشبه بقوم فهو منهم (ت) جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کر لی وہ انہی

میں سے ہے۔ (ت)

پھر اگر معبودان کفار کی جے ہے تو کفر ہے اور اگر کافروں کی ہے تو فقہائے کرام اسے بھی کفر فرماتے ہیں،
فقہائے ظہیر و اشباہ والنظائر و تہذیب الاربعہ اور مختار میں ہے،

لوسم علی الذی تبجیلایکف لای تبجیل
الکافر کف ولو قال لمجوسی یا استاذ
تبجیلایکفر (ت) اگر کسی نے تعظیم کرتے ہوئے ذمی کو سلام دیا
تو کافر ہو جائیگا کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے، اگر
کسی نے مجوسی کو بطور تعظیم "اے استاذ" کہا

تو کفر ہے (ت)

بخاطر ہنود گائے کی قربانی ہر کفر حرام ہے والتفصیل فی انفس الفکر فی قربان البقر (اس کی تفصیل
ہماری کتاب "انفس الفکر فی قربان البقر" میں ملاحظہ کیجئے۔ ترکب کا حکم انہیں احکام سے ظاہر
ہو کر ترکب حرام ہے مستحق عذاب جہنم ہے اور جو ترکب کفر فقہی ہے جیسے دسہرے کی شرکت یا کافروں کی بے
ہون اس پر تنجید اسلام لازم ہے اور اپنی عورت سے تنجید نہ نکاح کرے اور جو قطعاً کافر ہو گیا جیسے
دسہرے میں بطور مذکور ہنود کے ساتھ ناقوس بجانے یا معبودان کفار پر ٹھولی پر ٹھانے والے کافر مرتد ہو گیا
اس کی عورت نکاح سے نکل گئی اگر تائب ہو اور اسلام لائے جب بھی عورت کو اختیار ہے بعد عدت
جس سے چاہے نکاح کرے اور بے توہم رہے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل و کفن دینا حرام اس کے جنازہ
کی شرکت حرام اسے مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام اس پر نماز پڑھنا حرام انی غیری ذلک من الاحکام (اس
کے علاوہ دیگر احکام بھی۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مستعملہ از میر محمد لال کرتی بازار مستولہ مولوی یحیٰ بخش صاحب مدرس حدیث اسلامیہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ
۲۰۲۲ء کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ بتقریب اتفاق ہندو مسلمانان میرٹھ میں

۳۱۳/۲	جامع الفصولین	فصل فی مسائل کلمات الکفر	اسلامی کتب خانہ کراچی
ص ۱۸۶	منہ الروض الازھر	فصل فی الکفر صریحا و کنیہ	مطبعہ ابائی مصر
۵۰/۲	ملک مسند امام احمد بن حنبل	حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	دار الفکر بیروت
۲۸۸/۱	ملک الاشباہ والنظائر	کتاب النیر باب الردۃ	ادارۃ الفرقان کراچی
۲۵/۲	درمختار	کتاب المحظر فصل فی البیع	مطبعہ مجتہدانی دہلی

ایک جلوس مہاتما گاندھی جی کا نکالا گیا جس میں ہندو مسلمان سب شریک تھے، علاوہ دیگر واقعات کے ایک واقعہ مسلمانان میرٹھ کا یہ ہوا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے عین جلوس میں قشتہ چندن وغیرہ مسلمانوں کے ماتھے پر لگایا ہے چندن لگوانے اور نہ لگوانے والے مسلمانوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس چندن لگانے میں ہندوؤں کی طرف سے کوئی جبر نہ تھا چنانچہ جن مسلمانوں نے انکار کیا انہوں نے انکار کرنے والے مسلمانوں کے ماتھے پر نہیں لگایا، اب اس جلوس میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی تین قسمیں تھیں جو برتیبہ ذیل درج سوال ہیں: امید کہ ہر ایک کا حکم شرع شریف علما سے کرام لایا بخافون لومۃ لاثم (وہ کسی ملامت کرنے والے کا خوف نہیں رکھتے۔ ت) کی شان پیش نظر فرماتے ہوئے تحریر فرما کر عند اللہ ماجر ہوں:

(۱) جو مسلمان اس جلسہ میں شریک ہوئے اور چندن وغیرہ لگوانے سے انکار کیا ان کی شرکت اس جلوس میں از روئے شریعت کیسی تھی۔

(۲) جن مسلمانوں نے چندن لگوانے سے ہندوؤں کو روکا نہیں بلکہ لگوا دیا پھر بعد کو اسی وقت یا تھوڑی دیر بعد اسی جلسہ میں اپنے ہاتھوں اور دھاروں سے صاف کر دیا ان کا کیا حکم ہے؟

(۳) جن مسلمانوں نے چندن لگوا دیا اور چندن لگاتے ہوئے جلسہ میں شریک رہے بلکہ چندن لگاتے ہوئے اپنے گھروں پر واپس آئے یا شام تک لگاتے رہے، ان کی بابت حکم شرع شریف کیا ہے؟

الجواب

حرام حرام سخت حرام تھی بلکہ فقہائے کرام کے طور پر حکم سخت تر، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من جامع المشرك وسكن معه فانه	جس نے کسی مشرک کے ساتھ اتفاق کیا اور اسی کے
مشرك، سواء ائود ائود بسند حسن و	ساتھ ٹھہرا وہ اسی کے مثل ہوگا۔ اسے ابو داؤد نے
علقہ الترمذی عن مسمر بن جندب	حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن سے
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	اور ترمذی نے قلیقا بیان کیا (ت)

دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

سۃ القرآن الحکم ۵/۵

سۃ سنن ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی الإقامة بارض المشرك آفتاب عالم پریس لاہور ۲۹/۶

من سود مع قوم فهو منهم رد الا الخطيب
عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه -
جس نے کسی قوم کی کثرت بڑھائی وہ انہی میں سے
ہوگا۔ اسے خطیب نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

تیسری حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
من کثر سواد قوم فهو منهم رد الا ابو یحییٰ
فی مسندہ وعلی بن معبد فی کتاب الطاعة
والمعصية عن عبد الله بن مسعود وابن
العباد فی الرضا عن ابی دس عن قولہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
جس نے کسی قوم کا جتنا بڑھایا پس وہ انہی میں سے
ہوگا۔ اسے ابو یحییٰ نے مسند میں اور علی بن معبد
نے کتاب الطاعة والمعصية میں حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اور ابن مبارک نے زہد
میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے
طور پر نقل کیا ہے۔ (ت)

مجمع الازہر شرح مفتی الاجر وفتاویٰ ظہیریہ واسبیاء والنظار و تنویر الابصار و در مختار وغیرہ
میں ہے،

یکھر متجھیل، الکافر حتی لو سلم علی الذمی
تجھیل کفر وبقولہ للجمعی یا استاذ
تجھیل۔
کافر کی تعلیم کفر ہے حتیٰ کہ اگر کسی نے ذمی کو تعلیم دیا
کہا تو یہ کفر ہے، کسی نے مجوسی کو بطور تعلیم یا استاد
کہا تو یہ بھی کفر ہے۔ (ت)

۲۱) قشتہ کرتے پر نگایا جاتا ہے صرف شعار کفار نہیں بلکہ خاص شعائر کفر بلکہ اس سے بھی اجتناب
خاص طریقت عبادت ہادیہ وغیرہ اصنام سے ہے اس کے لگانے پر راضی ہونا کفر پر رضا ہے اور اپنے لئے
ثبوت کفر پر رضا بالاجماع کفر ہے۔ مجمع الروض الازہر میں ہے،

من رضی بکفر نفس فقد کفر ای اجبہ عاد
بکفر غیرہ اختلف المشائخ
جو اپنی ذات کے کفر پر خوش ہو اور وہ باطل تعلق کا قریہ
اور جو کسی کے کفر پر خوش ہو اس کے بارے میں
مشائخ کا اختلاف ہے۔ (ت)

سے تاریخ ہنداد حدیث نمبر ۵۱۶ عبد اللہ بن عباس الشافعی دارالکتب العربیہ بیروت ۱۰/۴۱
سے نصب الرایۃ لحدیث الہدیۃ بحوالہ مسند ابی یحییٰ کتاب الطاعة والمعصية فی المکتبۃ الاسلامیہ بیروت ۲/۲۲۶
سے الاسبب والنظار کتاب المیر والردۃ ادارۃ المیزان کراچی ۱/۲۸۸
سے مجمع الروض الازہر شرح المفتی الکبیر فصل فی الکفر ص ۱۷۱ مکتبۃ ابی ابی الحلبي مصر ص ۱۷۱-۱۷۰

اور کفر پر رضا جیسی سو برس کے لئے ویسے ہی ایک لمحہ کے لئے، پونچھ ڈالنے سے کفر جو واقع ہو یا مٹ نہ جائیگا جب تک از سر نو اسلام نہ لائے، جیسے جو مہادیو کے آگے دن بھر سجدہ میں پڑ رہے وہ بھی کافر اور جو سجدہ کر کے سر اٹھائے وہ بھی کافر، واللہ اعلم بالصواب

(۲) وہ کافر تھے یہ کفر ہوئے، دونوں فریق اسلام سے نکل گئے اور ان کی عزتیں ان کے نکاح سے، ان پر ویسے ہی عجب کثیر میں ملے اعلانِ توبہ کرنا از سر نو مسلمان ہونا فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اد اعدت صیئة فاحدث عند هاقوبة الصبر
بالسر والعلانية رواه الامام احمد في
المنها والطلب في الكبر ليسد حسن
معاد بن جبل رضى الله تعالى عنه - والله تعالى
اعلم۔

جب کوئی برائی کا ارتکاب کرے تو توبہ بھی، کسی طہرہ
کی بجائے مثلاً خفیہ گناہ پر خفیہ توبہ اور اعلانیہ گناہ پر
اعلانیہ توبہ ضروری ہے۔ ۱۔ امام احمد نے زہر
میں اور امام جہرانی نے لہجہ الکبیر میں سند حسن کے ساتھ
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۳۰۳۔ مسئلہ از مجاہد فی میرٹھ جلسہ بازار مدرسہ امداد الاسلام معرفت مولوی عبدالمومن صاحب مدرس
۳۰۵۔ مسئلہ حافظ شیر محمد خاں امام مسجد و طالب علم مدرسہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و معتمدین شرع متین مسائل ذیل میں،

(۱) اگر قوم ہندو کا کوئی جلسہ ہو اور اس میں بہت سے مسلمان برضا و رغبت شامل ہوں اور ہندو مثل
اپنے مسلمانوں کی پیشانیوں پر بھی چند ننگائیں اور مسلمان بخوشی لگوائیں اور تا اختتام جلسہ اس کو پختہ پیشانیوں
پر باقی رکھیں تو مسلمانوں کا اپنی پیشانیوں پر قشقہ یعنی چند ننگا لگانا ان کے اسلام یا نکاح کے متعلق کیا حکم
رکھتا ہے؟

(۲) اسی جلسہ کے ہندو لیڈر کی مسلمانوں کو بیٹے پکارنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟
(۳) اور اگر بعض مسلمانوں کے بھائی ان کی رضا و رغبت کے چند ننگا دیا گیا ہو اور انہوں نے اس کو فوراً
پونچھ دیا ہو تو ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱) بخوشی لگانے دینا اور خود لگانا ایک ہی حکم ہے، شراب یا پیشاب خود پینے یا دوسرا پلانے اور پینے
سے کفر العمال بخلافہ بن خلیل فی الزہد حدیث ۱۰۱۸۔ موسسۃ الرسالہ بیروت ۲۰۹/۴

کھول دے دو نوں ایک ہی ہیں، قشتہ زنا کی طرح شعار کفر بلکہ اس سے بہت شمار ثبت پرستی ہے، زنا پر بعض ملکوں کے یہود و نصاریٰ ہیں مگر یہ ہے اور قشتہ خاص علامت و شمار مذہب مشرکین و عبدة الاصنام، وہ لوگ اسلام سے خارج ہو گئے اور ان کی عورتیں ان کے نکاح سے - استہزاء و استنفاذ میں ہے،

عبادة الاصنام کفر ولا اعتبار بجائی قبیہ و کذا
توزیر مبنیٰ ناس یہود و انصاری و غیر کئیستہم
اولہم یدخل
بُت کی عبادت کفر ہے جو دل میں تھا اس کا اعتبار نہیں، اسی طرح حکم ہے اگر یہود و نصاریٰ کا زنا باندھا تو ان کے گرجا میں داخل ہو یا نہ ہو (ت)

خلاصہ دلگیریہ و محیط و منخ الروض الانہر وغیرہ کتب معتبرہ میں ہے،

واللفظ لهذا فی الخلاصة من تزیر مبنیٰ ناس
اليہود و انصاری وان لہم یدخل کئیستہم
کفر و من شد علی وسطہ حبلا و قال
هذا انما ناس کفر و فی الظہیریۃ و حرم الزوج
و فی المحيط لان هذا تعریج ی ہو کشر
و فی الظہیریۃ من وضع فلسفۃ الجوس
علی رأسہ فقیل لہ فقال ینبغی ان یکون
انقلب سویا کفریہ

خلاصہ میں الفاظ یہ ہیں اگر کسی نے یہود و نصاریٰ کی طرح زنا باندھا تو کفر ہے اگرچہ ان کے گرجا میں داخل نہ ہو، جس کفر میں دستی باندھی اور کہا یہ زنا ہے وہ کافر ہو جائے گا۔ دلگیریہ میں ہے اس پر بیوی حرام ہو جائے گی۔ تفسیر میں لکھتا ہے صراحت کفر ہے۔ دلگیریہ میں ہے، جس نے عجمی کی ٹوپی پہنی اس پر یہ اعتراض کیا گیا کہ مادی درست ہونا چاہئے تو یہ کفر ہے۔ (ت)

فتاویٰ امام طاہر بخاری و بحر رائق و تنویر الابصار و در مختار و عالمگیری وغیرہ میں ہے،

واللفظ سادول من اھدی بیضۃ الی الجوس
یوم النور و مر کفریہ
شرح فقہ الکبر میں ہے،

یہ پہلی کتاب کے الفاظ ہیں جس نے نوروز کے دن کسی عجمی کو اندھ بھی تھم دیا تو یہ کفر ہے (ت)

ای لانه اعانہ علی کفروہ و اغوائہ او تشبہ
بہم فی اھد الیہ
سے استہزاء و استنفاذ

کیونکہ یہ کفر و اغوا پر مدد ہے یا ان کے ساتھ چلایا میں مشابہت ہے۔ (ت)

کتب السیر والردۃ
لک منخ الروض الانہر شرح الفقہ الاکبر
فصل فی الکفر صریحا و کنایۃ
مکتبہ جمعیۃ کونستہ پاکستان
مکتبہ البانی مصر
۲۹۵/۱
ص ۱۸۵
۳۸۰/۲
ص ۱۸۶

شفا شریف و اعلام بقواطع الاسلام میں ہے ،

کذا (ای یکفر) من فعل فاعلا جمع المسلمون
علیہ لایصدر الا من کافر وان کان صاحبہ
مصرحاً بالاسلام مع فعلہ کالمشعب الی
الکناش مع اھلبا بنیہم من الزنا نایر
وغیرہا۔

اسی طرح وہ بھی کافر ہے جس نے ایسا عمل کیا جس کے
بارے میں تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ
یہ صرف کافروں سے صادر ہو سکتا ہے اگرچہ
وہ شخص اس فعل کے ساتھ اپنے مسلمان
ہونے کا اعلان کرتا پھرے مثلاً اہل زمانیر کے ساتھ

زنا رہیں کر ان کے گروں میں جانا (ت)

(۲) حرام زام سخت حرام ، بے برن ہنود کا شمار ہے اور ہندو لیڈر کی بے پکارنا بحکم فقہائے کرام
خود کفر ہے ، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

اذا صدح الفاسق غضب الرب و اھستز
لذلت العرب یکی رواہ ابن ابی الدنیا فی
ذم لقیبة و ابو یعلیٰ فی مسندہ و لیسہن
فی شعب الایمان عن انس بن مالک و ابن
حدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما۔

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب عزوجل غضب
فرماتا اور عرب شیش الی بل جاتا ہے (اسے امام ابن ابی الدنیا
نے "ذم لقیبة" میں ، ابو یعلیٰ نے اپنی سند میں ،
بیہقی نے شعب الایمان میں انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے اور ابن حدی نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۔ ت)

فاسق کا یہ حال ہے نہ کہ مشرک ، فتاویٰ امام غیر الدین و اشباہہ علامہ محقق بکھر و من شیخ الاسلام
غزوی فرماتے ہیں و شرع مدنی علانی و مستفی و مجمع الاثر علامہ شیشی زادہ دہلوی وغیرہ میں ہے ،

تبیح الکا کفر کفر فلو سلم علی الذمی تبجیلا
کفر و لو قال للمجوسی یا استاذی تبجیلا
کفری

کافر کی تعظیم و توقیر کفر ہے اگر کسی نے ذمی کو بطور توقیر
سلام کیا تو یہ کفر ہے ، اگر کسی نے مجوسی کو تعظیماً
یا استاذ " کہا تو یہ بھی کفر ہے (ت)

(۳) مشقہ کا کفر ان پر عائد نہیں مگر ایسی جگہ کیوں گئے کہ یہ فوت پہنچی ایسے جیسے کی شرکت ہی حرام تھی

۳۷۸	کتبہ الحقیقہ استنبول ترکی	۳۸۸۶	حدیث	۲۸۸	باب السیر و الردۃ	۲۸۸	۱
۲۳۰/۲	دار الکتب العلمیہ بیروت	۲۸۸	حدیث	۲۸۸	باب السیر و الردۃ	۲۸۸	۱
۲۸۸	ادارۃ القرآن کراچی	۲۸۸	حدیث	۲۸۸	باب السیر و الردۃ	۲۸۸	۱

ہاں ایک دقیقہ اور ہے بلارضا و رغبت ہونا اور، اور اس فعل شفیق کی انتہا درجے تک کراہت و ناگواری اور، اگر اس کی رغبت نہ تھی اور جس نے لگایا اس کے ساتھ اس نے وہی برتاؤ کیا جو بلا وجہ منہ پر جوتا مارنے والے کے ساتھ کرتا جب تو جانتے کہ واقعی اس نے اس کفر کو مکروہ و ناگوار رکھا اور اگر جنس کر چُپ رہا اور پوچھ ڈالا یا بقدر ضرورت اس پر نہ بگڑا تو جانتے کہ کراہت بھی نہیں گور رغبت نہ ہو ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۶۱ از میر محمد صدر بازار پھلی محلہ عظیم درزی کی مسجد مرسلہ حکیم عبدالرحمن صاحب ۲۴ جادی الاولیٰ ۱۳۲۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شہر میرٹھ کے اندر مہاتاگانہ جی تشریف لائے، عجیب کثیر تھا، اہل ہندو کے بچوں نے کھیل تماشے کے طور پر اکثر مسلمانوں کے چندن لگایا اس کی بابت ہماری محمد صالح پیشکش امام جامع مسجد صدر نے فتویٰ دیا کہ جن مسلمانوں کے چندن لگایا ہے وہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں جب تک تجدید ایمان اور وہ بارہ نکاح نہ کر لیں، یتیموا تو جہدا۔

الجواب

مسلمانو! اللہ واحد ہمارے ذر و اوستوم و نکیل تہ شہرہ ہماڈ ہندو کے بچے ان کے باجگر لگاتے، یہ ضرور ان کی خوشی سے ہوا یا کم از کم اسے قبول کیا، بہر حال تجدید ایمان فرض ہے اور بعد تجدید ایمان بے تجدید نکاح عورتوں کو ہاتھ نہیں لگا سکتے، واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۳۶۲ از موضع رہت ضلع گی مرسلہ سید محمد صیب صاحب ۲۲ جادی الثانی ۱۳۲۸ھ
ہولی دیوالی ہندوؤں کا پرہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو یہ کس بنا پر جاری ہوا ہے؟ اس کی ابتداء کیسے ہوئی؟ مسلمان اگر اس کو کریں تو کیا ان پر کفر عائد ہوگا؟

الجواب

ہولی دیوالی ہندوؤں کے شیطانی تہوار ہیں، سب ایران خلافت غاروتی میں فتح ہوا بھاگے ہوئے آتش پرست کچھ ہندوستان میں آئے ان کے یہاں دو عیدیں تھیں، نوروز کہ تحویل عمل ہے اور مہرگان کہ تحویل میزان، وہ عیدیں اور ان میں آگ کی پرستش ہندوؤں نے ان سے سیکھیں اور یہ چاند سورج دونوں کو پوجتے ہیں ہذا ان کے وقتوں میں یہ ترمیم کی کہ میکہ سنگھ رانت کی پورنماشی میں ہولی اور سنگھ رانت کی امادس میں دیوالی یہ سب رسوم کفار ہیں، مسلمانوں کو ان میں شرکت حرام اور اگر پسند کریں تو صریح کفر۔ غرض العیون میں ہے،

اتفق مشایخنا ان من مہای امرا الکفر ہمارے مشائخ کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے کفار

حسبا فقد كفر حتى قالوا في رجل قال ترك
 اكله عند اكل الطعام حسن من الجبوس
 وترك المراجعة عند هم حال الحيض حسن
 فهو كافر لله والله تعالى اعلم۔
 کے کسی معاملہ کو اچھا کہا تو وہ کافر ہو جائے گا حتیٰ کہ
 انہوں نے اس شخص کو کافر قرار دیا جو یہ کہے کہ کھانے
 کے وقت مجھ کو ہاں گفتگو نہ کرنا بہت اچھا عمل
 ہے یا ان کے ہاں حالت حیض میں مجبستی نہ کرنا اچھا
 عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (د)

مسئلہ ۳۰۸ از مرضی امیر صلیع بریل ۲۲ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں کہ ایک بارات موضع نجومی سے موضع
 آریا میں آئی، بعد نکاح لڑکی کے باپ اور لڑکے کے چچا مسیحی بخش سے کسی بات پر نزاع لفظی واقع ہوئی
 جس کی وجہ سے تمام برادری کے خدامہ حسین بخش اور ان کے برادروں نے کھانا نہیں کھایا دوسرے روز
 رخصت کے وقت رحیم بخش لڑکی کے باپ نے سامان جیز وغیرہ دے کر کہا کہ یہ موجود ہے اس کو لے جاؤ اور
 لڑکی اس وقت رخصت کروں گا جس وقت حسین بخش دوپہ کھانا کھائیں گے، جب سب برادری نے
 حسین بخش دوپہ کو مجبور کیا تو برادری نے پر رخصت ہو گئے، پھر برادری والوں نے ان دونوں شخصوں
 سے کہا کہ جب تم کھانے کھانے پر رخصت ہو تو تم کو لازم ہے کہ باجم مل کر ایک دوسرے کا قصور معاف کر دو
 اس واسطے کہ سن کر رحیم بخش لڑکی کے باپ نے سب برادری کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ میں اپنے قصور پر نادم
 ہوں اور خدا اور رسول کے واسطے ان سے معافی چاہتا ہوں، یہ بات سن کر حیدر بخش نہایت غیظ و غضب
 میں یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے ہیں اور نہ ہم میں ایسے الفاظ کہنے والے کی نسبت
 شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر واقع میں اس نے یہ لفظ کہے ہیں کہ وہ خدا اور رسول کو نہیں جانتا تو کہنے والا اسلام سے نیا اور
 اس کی عورت اس کے نکاح سے بخل گئی، مسلمانوں پر فرض ہے کہ جب تک وہ توبہ کر کے از سر نو مسلمان
 نہ ہو اس کی موت و حیات کسی بات میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 مسئلہ ۳۱۰ از پندول بزرگ ڈاکھانہ رائے پور ضلع مظفر پور ۱۳ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ان مسائل میں کہ،

- (۱) از دُستِ فرمانِ اللہ و رسولِ عز و جل وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تریہ بخشا جائے گا یا نہیں؟
 (۲) حضرت منصور دُستِ تبریز و سرمد نے ایسا لفظ کہا جس سے خدائی ثابت ہوتی ہے تو وار پر آئے
 اور کمال کھینچی گئی لیکن وہ ولی اللہ گئے جاتے ہیں ملو فرعون، ایمان، شداد اور غردہ نے دعویٰ خدائی کیا تو
 کافر محمد فی النار ہوئے اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب

- (۱) یزید پلیدی کے بارے میں ائمہ اہلسنت کے تین قول ہیں، امام احمد و غیرہ کا براہے کافر جانتے ہیں
 تو ہرگز بخشش نہ ہوگی، اور امام غزالی و غیرہ مسلمان، تو اس پر کتنا ہی عذاب ہو یا لاخیر بخشش ضرور
 ہوگی، اور ہمارے امام سکوت فرماتے ہیں کہ نہ ہم مسلمان کہیں نہ کافر، لہذا ہم بھی سکوت کریں گے۔
 (۲) ان کافروں نے خود کہا طعون ہوئے اور انہوں نے خود نہ کہا اس نے کہا جیسے کہنا شایان ہے، آذین
 میں سے سمجھتا ہوئی جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درخت سے سُنا، اِنِّی اَنَا اللہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ میں ہی ہوں
 اللہ سارے جہان کا، کیا درخت نے کہا تھا، حاشا بلکہ اللہ نے تو نبی یہ حضرات اس وقت شجرہ موسیٰ بخشے ہیں۔
 مسئلہ ۳۱۱ از ملک برہما مسجد امیر پور تہ مرسلہ ہرن بدھ حریر خان قادی ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ
 ایک عالم کو ایک شخص نے گالی دی اس کی بیوی کو طلاق ٹھانے ہوئے گیا یا بعد قہر رجعت کر سکتا ہے؟

الجواب

- کسی خاص عام کو کسی دُبی و جبر سے گالی دینے سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی، ہاں مطلقاً علماء کو یا
 خاص کسی عالم کو جو جرمِ دین بُرا کھنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے مگر یہ
 فسخ نکاح ہونا سے طلاق نہیں، نہ ایک نہ تین، اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو اس سے نکاح
 کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 مسئلہ ۳۱۲ از بمبئی نشان پاڑہ کو اس روڈ طاہر فرہن بلڈنگ قیرٹا لا پوسٹ مرسلہ سیدہ اسد امہ حسین
 ۲۵ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جو خود کو عالم ظاہر کرتا ہے اپنے دُعا میں
 بیان کرتا ہے کہ زین نجاس جس میں کراماتِ قطب الاقطاب غوث الاعظم حضرت شیخ نجی الدین عبد القادر
 جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرقوم ہیں سرا سر غلط اور اس کا مؤلف مرد دوسہ، کتاب مذکور کا پڑھنا سُفنا حرام ہے؟

جناب غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال مثل قدی ہذا الخ وغیرہ کے غلط ہیں یا رسول اللہ در یا غوث کتنا حرام ہے، قصائد خوانی میلاد شریف ناجائز ہے، اولیاء اللہ وغیرہم پر فاتحہ خوانی مثل گی رحویں شریف وغیرہ کے ناجائز ہے، ان اقوال کی تائید و تصدیق قرآن شریف کی قسم سے کرتا ہے، پس اس صورت میں شخص مذکور کس فرقہ کا آدمی ہے اس کا عقیدہ مطابقت اہل سنت و جماعت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں سبہ تو ہم شیعوں کو اس کی مجلس و عظیم شریک ہونا کیسا اور اس کے اقوال پر یقین رکھ کر جو منکر کرامات اولیا پر جانے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

ایسے اقوال کا قائل نہیں ہونا مگر دہائی مسلمانوں کو اس کے وعظ میں جانا جائز نہیں، صحیح حدیث میں ارشاد ہوا،

ایاکم وایاہم لا یصلونکم ولا یفتنونکم ان سے بچو اور انہیں دور رکھو، وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں (مت)

کرامات اولیاء کا منکر گمراہ ہے، اہل سنت کا عقیدہ سب کرامات اولیاء ہی ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم مسئلہ ۳۱ از منہ ذہ ضلع فتح پور سہ سہ ڈاک خانہ خاص مرسلہ حافظ نجی الدین صاحب

۲۵ ربیع الآخر ۱۴۳۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید بلا عذر شرعی علی الاعلان روزہ رمضان المبارک کے ترک کرے اور اگر کسی نے نماز پڑھنے کے لئے کہا کہ اٹھو نماز پڑھو، تو جواب دیا کہ کون اٹھک بیٹھک کرے ابھی جتنے نمازی حاجی و حافظ ہیں سب بے ایمان ہیں یا کسی نے روزہ رکھنے کو کہا تو جواب دیا کہ کون بھوکا مرے جس کے گھر میں کھانا نہ ہو وہ روزہ رکھنے ہم سے تو بھوکا ہمیں مرا جاتا، انہیں روزہ رکھنے بہشت میں پہنچانا اور ماہ رمضان المبارک میں سربراہ روزانہ پر بیٹھ کر آب نوشی و حقہ نوشی خود کرتا اور کرتا ہے اگر کوئی منع کرتا ہے کہ روزہ داروں کے سامنے مت کھاؤ پو، تو جواب دیتا ہے کہ خدا سے چوری نہیں ہے تو بندے سے کون سی چوری ہے، صریح سب باتیں زید کی کیسی ہیں؟ زید ان باتوں سے مسلمان ہے یا نہیں؟ اور وہ لوگ کیسے ہیں جو زید کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں اور ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور زید کی ان باتوں سے خوش ہوتے ہیں، اس یہودہ بکے اور تمسخر کرنے سے زید کا نکاح اس کی عورت سے باطل

ہوایا قائم رہا، اگر باطل ہو تو اولاد اس کی کسی سے؛ تیرہ اور اس کے ساتھی کبھی کبھی جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز جمعہ وعیدین ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب

مؤثر مستفسرہ میں تیرہ پر حکم کفر ہے اور وہ لوگ جو اس کی ان باتوں سے خوش ہوتے ہیں ان پر بھی یہی حکم ہے، ان کے جمعہ وعیدین باطل ہیں، ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں، مسلمانوں کو ان سے میل جول حرام ہے، نہ ان کے پاس بیٹھا جائز،

قال الله تعالى واما ينسبونك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين
والله تعالى اعلم
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ اگر کوہ کسویٰ تسبیح انبالہ کو مٹی بارگہ ماسٹر صاحب مدرسہ جان میر خانساناں ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین میں ان مسائل میں، قصبہ کسویٰ کے اندر ایک مسجد ہے اس میں مسلمانان کی طرف سے ایک پیش امام مقرر ہیں، ہوں ے اپنے وطن کے، یہ بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایلی تھے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نام سے یاد کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(۱) کیا لغو ذباۃ ایلی کے نام سے حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرنے سے منقصت پاتی جاتی ہے، تو ایسے خال کے واسطے کیا حکم ہے؟ اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با حیات تو ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے اور نہ روضہ پاک سے باہر تشریف لا سکتے ہیں قیامت تک۔

(۲) کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے اور کیا روضہ پاک سے باہر تشریف نہیں لا سکتے؟ اور ایک مقام پر میلاد سرور کائنات علیہ التسلیم والتقیہ تھا وہاں ولادت کا ذکر میلاد خواں نے نہیں کیا، جلدی سے سلام پڑھ دیا اور پیش امام صاحب وعظ فرماتے بیٹھ گئے، اثنائے وعظ میں بیان کیا کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا اور میلاد شریف پڑھواتا ہے وہ جہنمی ہے۔

(۳) کیا تارک الصلوٰۃ کافر ہے؟

(۴) کیا میلاد شریف پڑھوانے والا جہنمی ہے ؟

الجواب

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول اعظم و نائب اکبر و خلیفہ اعظم ہیں، ایسی وہ ہوتا ہے جس کو پیام یا خط پہنچانے کے سوا کوئی سرداری اور عزت نہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اکرم میں اس لفظ کا استعمال کرنا بیشک خفیع و توہین ہے اور اس کا دبی علم ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کا۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام حیات حقیقی دنیاوی و روحانی جہانی سے زندہ ہیں، اپنے مزارات طیبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دے جاتے ہیں، یہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی سلطنت میں تصرف فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبياء احياء في قبورهم يصلون۔
حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے مزارات میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں (ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :
ان الله حرم على لارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حي يورث يث

بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارکہ کا زمین پر کھانا حرام فرما دیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دے جاتے ہیں (ت)

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
اذن للانبياء ان يخرجوا من قبورهم و يتصرفوا في ملكوت السموات و الارض يث

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے مزارات سے باہر جاتے اور آسمانوں اور زمین میں تصرف کی اجازت ہوتی ہے۔ (ت)

۷۸	خلافت اکیڈمی جیٹکورہ سوات	باب احوال اللہ فی قبرہم	شرح الصدور
۲۱/۸	دار الکتب العربیہ بیروت	باب ذکر الانبیاء علیہم السلام	مجمع الزوائد
۱۱۹	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	آخر کتاب الجنائز	لکھ سنن ابن ماجہ
۲۶۳/۲	دار الفکر بیروت	رسالہ تنویر الخلق	سنن الحدادی للفتاویٰ

(۳) نماز پڑھنا سخت کیرہ ہے مگر اس کے جہنمی ہونے پر یقین نہیں ہو سکتا کہ کفر کے سوا سب گناہ زیر مشیت الہی ہیں۔

(۴) اور میلاد مبارک پڑھوانے پر اگر جہنمی کے تو خود مستحق جہنم ہے۔

مسئلہ ۳۱۹ از سنجیدہ محکمہ جن سر اسے متصل مزار جناب میرن شاہ صاحب مرسلہ احمد خان
۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دینی اس مسئلہ میں کہ :

(۱) جو شخص یہ کہے کہ جناب سرور کائنات قبر موجودات میں نقصان تھا تو اتنا تھا کہ حضور خدا نہ تھے ایسے شخص کے چپکے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں ؟

(۲) جو مسلمان یہ کہے کہ حضرت کا خیال نماز میں آجائے تو نماز نہ ہوگی اور گمراہی کا خیال آئے تو نماز ہو جائے گی، ایسا کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں ؟ اور یہ کہنا حقارت نبی ہے یا نہیں ؟ اور حقارت نبی کفر ہے یا نہیں ؟ خدا تعالیٰ کو بڑا کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں ؟ بعض کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ شریعتیں کفر ہوں اور ایک مسلمان ہونے کی تر اس کو مسلمان فرمایا ہے اور آج کل ہزاروں مسلمانوں کو زبردستی کھینچ کر کافر بنایا جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

الجواب

(۱) اس نے اچھے لفظوں میں ادا نہ کیا مگر جوابات کسی حق ہے بیشک سوا الوہیت و مستلزمات الوہیت کے سب فضائل و کمالات حضور کے لئے ثابت ہیں، امام محمد بوسیری بڑہ شریفین فرماتے ہیں : ہ

دع ما ادعتہ النصاری فی مدیہم واحکم بباشت صدحافہ واحکم

(جو کچھ نصاریٰ نے اپنے نبی عسیدہ السلام کے بارے میں کہا تم وہ نہ کہو، اس کے علاوہ

ہر مرتبہ و مقام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بیان کر سکتے ہو۔ ت)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ہ

مخاں اور اخذ از بہر حفظ شرع و پاس دیں و اگر ہر وصف کثرت می خواہی اندر حد حش اطلاق

(شریعت و دین کا پاس کرتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نہ کہو اس کے علاوہ

ہر وصف کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح کر اور کلمہ کہہ سکتے ہو۔ ت)

(۲) یہ طعن بات ضرور کلمہ توہین ہے اور اس کے بغیث قائل پر بلا شبہ کفر لازم، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی یا فرشتہ کی توہین یا حضرت عزت جل جلالہ کو معاذ اللہ بڑا کھٹا بلا شبہ کفر ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کہیں نہیں فرمایا، یہ حضور پر محض افتراء ہے، نہ ہرگز علمائے متاخرین کسی مسلمان کو کھینچ کر کافربنائیں، یہ ان پر افتراء ہے، اور اس کی تفصیل رسالہ تمہید الاشیاع میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۲ از بہرائچ محلہ قاضی پورہ مسجد کالے خاں مرسلہ ذاب علی صاحب مؤذن مسجد
۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ ایک مدعی صوفیت نے ایک بزرگ کے عرس کی تقریب میں ہر طبقہ کے لوگوں کو بلایا یہاں تک کہ ہندو بھی بلائے گئے اور باوجود اطلاع معاند باطلہ ایک پھرار کو جلسہ میں تقریر کے واسطے کھڑا کیا اس شخص نے اس بڑے جلسے کے سامنے توجہ پرستی کے پردہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے مقبروں کی شان اقدس میں گستاخیاں کیں اور ان مقدس اور قدسی صفات حضرات کے مہر و تمل کو نہایت شرمناک کر، سی اور تار، سی سے تعزیر کیا مثلاً یہ کہ سرور عالم و عالمیاس کو جب جنگ اُحد میں مجروح کیا گیا تو وہ کچھ بھی نہ کر سکتے، حضرت علی رضی اللہ عنہ ابھی حرم سے اپنی جان کی حفاظت نہ کر سکے وغیرہ وغیرہ، اور ایک حکم حافظ عربی دان شخص نے ان بیانات کی تصدیق و تائید کی، جن لوگوں نے اس گستاخانہ مقرر کو بہ حقہ کیا تھا ان کو تنبیہ کی اور اس مدعی قصوف کی شان میں چند اشعار پڑھے گئے جب ایک شخص نے پایا کہ ان گستاخیوں اور بد زبانوں کا جواب دے اور ان معزز زاد، مقتدر حضرات کے مناقب بیان کرے تو اس مصدق و مزید و بانی جلسہ میں سرگوشی ہوئی اور منتظموں نے حصہ تقسیم کیا کہ لوگوں کے مجمع کو درجہ برہم کر دیا اور خود اس بیان زہر آلود پرندہ تقریر کرنے والے کو رد کا نہ کسی طرح اظہار ناخوشی کیا بلکہ ان لوگوں کو جو توبہ پر آمادہ تھے ہر امکانی طریقہ سے باز رکھنا چاہا، تو اس بانی محفل و مہر و مقرر سے عام مسلمانوں کو کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہئے اور ان کی دین داری کے متعلق کیا خیال رکھنا چاہئے؟

الجواب

سوال میں جو وہ لفظ ہیں یعنی شرمناک کمزوری اور نامردی اگر بعینہ یہ الفاظ اس مقرر نے کہے یا اور الفاظ طعنہ جو ان کے ہم معنی ہوں تو اس کے کافر متہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ایسے کہ من شک فی کفرہ فقد کفرہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے، اور اس تعذیر پر جتنے اس کے

موجود تھے سب مرتد ہیں اور جنہوں نے اس کی حمایت و طرفدار کے لئے اس کے رد سے روکا وہ سب بھی اسلام سے نکل گئے اس تقریر پر مسلمانوں کو ان کے ساتھ وہی برتاؤ لازم ہے جو مرتدین کے ساتھ ان سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، موت و حیات میں کوئی معاملہ اسلامی ان سے برتنا حرام، اور اگر رد سے روکنا اور مجمع منتشر کر دینا اس کی طرفداری اور حمایت کے لئے نہ ہو تو اس کے کلام طعون کو کفر نہ جاسے بلکہ باعثِ قود و صورتیں ہیں، ایک یہ کہ یہ انسداد و نحر یا نہ تہذیب نجیث کے باعث ہے قود اپنست و شیطنست ہے اور اس کے ترکب مذاب شہید کے مستوجب، اور اگر یہ بھی نہیں بلکہ رو میں اندیشہ فتنہ تھا رو کرنے واسطے کو اس سے بچانے کے لئے یہ بندش کی توجہاں محنت اندیشہ اور غلبہ مفسدہ ان روکنے والوں پر الزام نہیں،

انہ الاموال بالنیات وانما شکل المصروف
اعمال کا مدار نیات پر ہے اور ہر آدمی کا حکم اس
مانوی ہے
کی نیت کے مطابق ہے (ت)

اور اگر وہ الفاظ طعون کلام مقرر میں بعینہا تھے نہ ایسے الفاظ جو ان معنی کو مروی ہوں بلکہ سائل نے اس کا مقصد ایسا سمجھ کر اسے ان الفاظ سے تعبیر کیا تو اگر دلائل و قرائن و سیاق و سباق سے ثابت ہو کہ اس کا یہی مقصد تھا تو اس پر وہی حکم کفر و ارتداد ہے اور ظاہر اوروں کے لئے بھی وہی احکام عود کرینگے جبکہ انہوں نے بھی یہی مقصد سمجھ لیا، یہ مقصد ایسا واضح تھا جس کے سمجھنے میں کوئی اشتباہ نہ تھا، اور اگر دلائل و قرائن سے بھی مقصد ثابت ہو تا ہم اس میں شک نہیں کہ طرہ ذادب کے خلاف ہے، اس طور پر بیان دو ہی قول کا مشیوہ ہے یا تو محمد ان بے دین یا دیا بیان غور تو ہیں، اور دونوں مردود و گمراہ ہیں باقی سیاق و سباق کلام و غیرہ متعلقات کی سائل نے تفصیل نہ کی کہ کوئی شق متعین کی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲۱ از کوچین ضلع طیار محلہ مانا پٹیری مکان سید سید سلیمان قاسم مین مرسلہ حاجی طاہر محمد مولانا
۲۰ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خدا کو حاضر و ناظر سمجھنا کیسا ہے اور وہ کون ہے؟

الجواب

اللہ عزوجل شہید و بعید ہے اسے حاضر و ناظر نہ کہنا چاہئے یہاں تک کہ بعض علماء نے اس پر تکفیر کا خیال فرمایا اور اکابر کو اس کی لعنی کی حاجت ہوئی، محمود علامہ ابن وہبان میں ہے،

و یا حاضر دیا تا ظور لیس یکف و یث
جو ایسا کرتا ہے خطا کرتا ہے بچنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲ شعبان ۱۳۳۷ھ

مسئلہ ۳۲۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک امام کے مسلمان نے ایک کتاب ضوۃ نور الحق المبین عربی زبان میں لکھی اور پھپھو کر اپنے ہم خیالوں میں بے تعد و پانچ ہزار تقسیم کی اور اس کو مجالس عام میں برسرِ پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں صفحہ ۳۴ پر یہ لکھا ہے،

فالمسلمون الذین یشہدون بکلمۃ الاخلاص
وہم کافۃ اہل الجماعۃ والسنة وکلمۃ
الاخلاص ہی القوال من رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم انه من قالہا مخلصا
دخل الجنة وھی لا تغسل متہم وتردد علیہم
لا نہم لو یقرؤ الا بالرسول و حدیثہ وانکرو
مرتبۃ الوصی۔

اور صفحہ ۳۵ پر ہے،

وان امام من ماتکرم محل من الدین
محل الرسول۔

اور صفحہ ۳۶ پر ہے،

وان وصیہ سنۃ امیر المؤمنین نظیر
(ای نظیر الرسول) فی تمامہ وکمالہ۔

اور صفحہ ۳۷ پر ہے،

وکان من کاب فی ایامہ (ای ایام الرسول)
لا استطاعۃ لہم شب قبول کل الحکمۃ

محمیا جوان کے ایام میں تھا (یعنی
محضوہ کے ایام میں) کہ بیک وقت تمام حکمت کا

دفعۃً واحداً۔

قبول کرنا طقت میں نہ تھا (ت)

44
44

اور صفحہ ۱۶۳ پر حضرت جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت لکھا ہے جنہوں نے بارہ لاکھ شیعوں کو سستی بنا لیا تھا،

فمن وسواس غفاس وسوس فی صدور
الناس فضل داخل کشیزامن الناس
یعنی جعفر النہر والی قرین ابلیس الواقع
بہ عن رحمة الله الابلاس۔
وہ غفاس کے وسوس میں سے ہے اس نے
لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالے تو خود بھی گمراہ
اور بہت سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا یعنی جعفر النہر والی
وہ ابلیس کا سنگ ہے اس کی وجہ سے
رحمتہ الہی سے مایوسی ہوئی (ت)

پھر انہیں حضرت جعفر کی نسبت صفحہ ۱۶۳ پر ذلک الشیطان (وہ شیطان ہے۔ ت) کا لڈا ہے، پس
کیا حکم ہے شریعت کا ایسی کتاب کی نسبت جس میں اس قسم کے مذکورہ مضامین ہوں اور یہاں قوی ہے ایسی
کتاب لکھنے اور چھپوا کر تقسیم کرنے اور منبروں پر رکھنا پڑھوانے والے کی نسبت؟ اور کیا ارشاد ہے سستی
مسلمانوں کو کہ وہ اس کتاب کی ضللی اور صنف کتاب کی تحیہ کے لئے حائم ملک سے چارہ جوئی متا فونی
کریں یا نہ کریں؟

الجواب

یہ بات کیا سوال طلب ہے، رویش بین حاشی پر سس (اس کا چہرہ ہی دیکھ لے حال مست
پوچھ۔ ت) ظاہر ہے کہ ایسی ناپاک کتاب کسی رافضی غالی نجس القلب خبیث اللسان کی ہے، اس کی
اشاعت اشاعت فاحشہ، اس کا کھنا پڑھنا پڑھوانا سب اشدہ قطعی حرام، اس میں تمام اہلسنت بلکہ
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و کلمات کفریہ ہیں اس بارے میں قافونی چارہ جوئی اگر
مفید ہو ممنوع نہیں مگر نہ مانہ وہ ہے کہ اس سے لاکھ لاکھ درجے بدتر کتابیں شائع ہو رہی ہیں جن میں وہ
قطعی کفر ہیں کہ

من شك فی كفره وعذابه فقد كفر
جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی
کافر ہے (ت)

جیسے حفظ الایمان و براہین قاطعہ اور سب سے خبیث تر فلسفہ اجتماع جس میں سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجبوری القسب پہنچا تھا ہے، رسولوں کا ماننا محض لغویا ہے، رسول کی تعلیم باطل
 کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لکھا ہے کہ انھوں نے اپنے مقلدوں کی آزادی پامال کر دی اپنے
 اور اعتراض سے ان کی دین دوزی کی، اپنی سلطنت برقرار رکھنے کے لئے اپنی اور اپنے اہل بیت کی تعلیم کہ
 آیتیں قرآن میں بڑھادیں، قرآن اپنے دعویٰ توحید میں سچا نہیں، نبی کی تعلیم بُت پرستی ہے وغیرہ وغیرہ
 اشد ملعون کفر، پھر وہ جو قوم کے لیڈر بنے ہیں اس کے مصنف کے اسلام پر شہادت دیتے ہیں اور لکھتے ہیں
 کہ ہم نے ہر طرح تحقیق کر لیا اس میں کوئی بات کفر نہیں، اور بعض دوسرے دفتر اس کی اشاعت کر رہے
 ہیں فانی اللہ المشتکی وانا لله وانا الیہ راجعون ظہر الفساد فی البر والہجر بما کفبت اییدی
 الناس ومن بنا الرحمن المستعان علی ما تصفون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۳ از غیر پورٹالی اسٹیشن نامی واسے ریاست بہاولپور برخانقاہ مبارک مدرسہ عبد الرحیم نائب معلم
 مدرسہ عربیہ غیر پور شرقیہ ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اور خالد دونوں بھائی حقیقی ہیں، مسمیٰ زید بقضائے الہی
 فوت ہو گیا ہے اور اس کا برادر خالد موجود ہے اور زید مرحوم کی دو بیویاں اور دو بیٹیاں موجود ہیں زید
 مرحوم کے داماد نے مسمیٰ خالد کو کہا جو ب شریعت مہلد کہ حصہ تقسیم ہونا چاہیے کیونکہ ہم تم اہل اسلام پابند
 شریعت کے ہیں شرع محمدی پر فیصلہ ہونا چاہیے خالد جو مترکہ زید پر قابض و جابر ہے صاف کہہ دیا کہ ہم
 کو شریعت نامنظور ہے بلکہ رواج منظور، اب فرمائیے کہ عند الشریعت خالد کا کیا حکم ہے، نکاح رہا
 یا فسخ ہو گیا؟

الجواب

اگر یہ بیان واقعی ہے تو خالد پر حکم کفر ہے اور یہ کہ اس کا نکاح فسخ ہو گیا اس پر تو یہ فرض ہے، نئے
 سرے سے اسلام لائے، اس کے بعد اگر عورت راضی ہو اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ عالمگیر برہنہ ہے
 ادا قال امر جمل لغیرہ حکم الشریعہ جب کسی نے دوسرے سے کہا اس معاملہ میں شریعت
 ہد ولا الحادۃ کذا فقال ذلك الغیر کا حکم یہ ہے وہ دوسرا جوابا کہتا ہے میں تو رسم کے مطابق
 من برسم کارمی کنم بشرع یکہر عند بعض المشائخ کرول گا نہ کہ شرع کے مطابق، تو بعض مشائخ

اقول وهو سؤا التاثر لة اشد من هذا
بكثير فان هذا اخبار عن عمله والرجل
سما يعمل بالمعصية وهو لا يوحاها
فيكون عاصيا لا كافر لعدم الاستحسان
والاستحلال بخلاف ما شبه فانه صريح
في عدم قبول الشرع وترجيح الرسم عليه
فكان كالمسألة قبلها سماجل قال لخصمه
اذ هب معي الى الشرع قال بياوه ببارتا
بروم بے جبر روم يكفر لانه عاند الشرع
والله تعالى اعلم

کے نزدیک یہ کافر ہو جائے گا اور میں کہتا ہوں صورت
نازلہ مذکورہ صورت سے بہت زیادہ شدید ہے
کیونکہ اس میں عمل کی اطلاع ہے اور آدمی بہت
دفتر معصیت کا عمل کرتا ہے مگر اسے گناہ تصور
کرتا ہے اور دلی طور پر اس پر خوش نہیں ہوتا تو
اب عاصی ٹھہرانہ کہ کافر، کیونکہ اس سے اسے حلال
تصور نہیں کیا بخلاف سوائید صورت کے یہاں
قبولی شرع کا انکار ہے اور رسم کو اس پر ترجیح
دے رہا ہے یا اس سے قبل واسطے جیسا کہ کسی نے
مخالفت سے کہا میرے ساتھ شریعت کی طرف

چل تو وہ کہے لگا (یہاں) شریعت لائے تاکہ میں ہوں بغیر جبر کے میں نہیں جاؤں گا، تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ
اس نے شریعت سے عداوت کو رد کر رکھا (رواۃ اللہ تعالیٰ، الم، ۱۳)

مسئلہ ۳۲۴ از قصبہ کسیر کلان ڈاک خانہ خاص ضلع بلند شہر مسلمہ بلکہ الشکر صاحب ۵ رمضان ۱۳۳۷ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

طریقت شمار حقیقت آثار جناب مولانا مولوی اسماعیل رضا خاں صاحب دام ظلکم وفضلکم،
بعد ابلاغ سلام مسنون الاسلام کے گزارش ہے کیا فرماتے ہیں علمائے دین سوالات ذیل میں کہ بہشتی زلو
کے چھٹے حصے میں لکھا ہے کہ ”مردوں کے رؤیوں میں اوقات متبرکہ شب جمعہ وغیرہ میں اپنے گھروں کا نہیں آئیں
اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا دیکھو جیسا ایسا عقیدہ مت رکھنا“ باوجود احادیث صحیحہ اور اکثر روایات
کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے ارواح کا اثبات ثابت، اس باب میں ہر چند مولوی اشرف علی
تھانوی سے ان سب کتابوں کے اسمائے طیبہ وحوالہ جات جن سے ارواح کا اثبات نکلو کر دیا
رکھا کہ کیا یہ سب کتابیں ایسی ویسی ہیں، اگر ایسی ویسی ہیں تو ان کو ایسی ویسی کہنے والے کی نسبت
شرعاً شریفین میں کیا حکم ہے؟ اس پر مولوی صاحب نے جو جوابات جملہ خطوں کے بغیر دستخط اپنے
تقریر فرمائے ہیں وہ قابل ملاحظہ حضور میں لہذا ہر ایک خط کی نقل مع جواب اس کے تحریر کی جاتی ہے

(عزیزی منظر مدعہ کا پہلا خط بنام مولوی اشرف علی تھانوی) جناب مولوی صاحب رحمہ اللہ علیکم عرض ہے کہ جناب کی بعض تصنیفات مثل ہشتی زبور وغیرہ میں جلد رسوم مردیہ اہل اسلام مثلاً قیام میلاد شریف و اعراس بزرگان دین و قیام گیارہویں شریف و طریقی نیاز ایصالِ ثواب میت اور دعا کے لئے بروقت فاتحہ پڑھانا اور میت کا تیار دسوان میوان پہننا، سرسای، شمشاد ہی، برسی، سات جمعراتیں کرنا اور بزرگوں سے استفادہ چاہنا اور ای کے مزاروں پر چادریں چڑھانا اور حوروں کو قبور ادا دینے کو کام پر بغرض زیارت کے جاننا وغیرہ ناجائز و بدعت لکھا ہے۔ اور ای ایام میں ہماری طرف ایک رسالہ موسومہ معیہ آخرت" حقہ اول و دوم چھپ کر شائع ہوئے ہیں بغرض ملا حضرت جناب جبرہ تحریر پڑا رسالہ ہیں ان دونوں حقوں میں امر متہ کرہ بان کو بدلائل احادیث و اقوال مشائخ کرام علیہ السلام و روایات فقہ جائز و مستحسن ثابت کیا گیا ہے اور نیز جناب نے ہشتی زبور کے حقہ چھ کے اس بیان میں جس میں ان رسوم کا بیان ہے جو کسی کے مرنے میں برتی جاتی ہیں، لکھا ہے: "بعض یہ سمجھتے ہیں کہ ان تاریخوں اور جمعرات کے دن اور شب بارات وغیرہ کے دنوں میں مردوں کی رُو میں گھروں میں آتی ہیں اس بات کی بھی شرع شریف میں کچھ اصل نہیں اور ان کے آنے کی ضرورت کسی کی نہ کہ جو کچھ ثواب مردوں کو پڑایا جاتا ہے اس کو خود اس کے ٹھکانے پہنچ جاتا ہے پھر اس کو کون ضرور ہے کہ مارا مارا پھرے، پھر یہ بھی ہے کہ اگر مردہ نیک اور ہشتی ہے تو ایسی ہمارے جگر چھوڑ کر کیوں آنے لگا اور اگر بداد و دوزخی تو اس کو فرشتے کیوں چھوڑیں گے کہ حساب سے چھوٹ کر میر کر تا پھرے، غرض یہ بات بالکل بے جواز معلوم ہوتی ہے، اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھ کر تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا جس کتاب کو عالم سند نہ رکھیں وہ بھروسہ کی نہیں ہے۔"

برخلاف اس کے جناب مولانا شاہ سلامت رحمہ اللہ صاحب رام پوری نے اپنی کتاب عمدة القائمہ میں ارواح موتی کا اوقات متبرکہ میں اپنے گھروں کو آنا احادیث و کتب فقہ اقوال مشائخ کرام و علمائے عظام سے ثابت کیا ہے، مشتمل نمونہ وہ روایات بھی یہاں لکھی جاتی ہیں، سنئے، اشعۃ اللمعات میں مولانا حضرت شیخ عبدالحی محمد ث و مولوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں،

در بعض روایات آمدہ است کہ روح میت بعض روایات میں منقول ہے کہ جبہ کی رات میت کی می آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظری کند کہ تصدق روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی می کنند از مے یا نہ۔ طرف سے صدقہ کیا گیا ہے یا نہیں (ت)

دقائق الاخبار مصنف حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جس دن ہوتا ہے دن عید کا، یا دن جمعہ کا، یا روز عاشورہ کا، یا شب نصف شعبان، آتی ہیں رومیں مُردوں کی اور کھڑی ہوتی ہیں اُپر دروازوں اپنے گھروں کے، پس کہتی ہیں آیا ہے کوئی کہ یاد کرتا ہے مجھ کو، آیا ہے کوئی کہ رم کرے اوپر ہمارے، آیا ہے کوئی کہ یاد کرے غربت ہماری کو، اے وہ لوگو! کہ رہتے ہو تم بیچ گھروں ہمارے کے، اے لوگو! اپنے ہوسے تم ساتھ اس کے اور بہ نیت ہم ساتھ اس کے ہوسے، اور اے لوگو! کھڑے ہو تم بیچ کشادہ محلوں ہمارے کے، اور ہم درمیان قبروں تنگ کے، اور آیا ہے اے لوگو! ذلیل کیا تم نے تمہاری ہمارے کو، اے لوگو! نکاح کیا تم نے ساتھ عورتوں ہماری کے، آیا ہے کہ یاد کرے کوئی بیچ غربت اور فقر ہمارے کے، اعمال ناسے تمہارے کشادہ ہیں اور اعمال ناسے ہمارے پیچھے گئے۔

اور قریب قریب روایت اسی مضمون کی کتاب درر الحسان میں امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں،

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما، ذكنا
يوم العيد ويوم العشر ويوم الجمعة الاولى
من شهر رجب وليلة النصف من شعبان
وليلة الجمعة يخرج الاموات من قبورهم
ويقفون على ابواب بيوتهم ويقولون
ترحموا علينا في الليلة بصدقة ولو بقلعة
من خبز فاننا محتاجون اليها فنامت
لهيجهوا شيئا يرجعون بالحسرة

دستور القضاة مصنف صدر الدين رشيد تبریزی میں فتاویٰ فسفیہ سے منقول ہے،

اب ارواح المؤمنين يا تون في كل ليلة
لجمعة ويوم الجمعة فيقومون بفتاوى بيوتهم
ابلى ايمان کی ارواح ہر جمعہ کی رات اور دن کو اپنے
گھروں کے صحن میں آکر غناک آواز دیتی ہیں، اے

سے دقائق الاخبار

سے درر الحسان فی البعث وفعیم الجنان للسیوطی

شعیرتادی کل واحد منهم بصوت حزين يا اهل
ويا اولادى ويا اقربائى اعطفوا علينا
يا لصدقة واذكرنا ولا تنسونا وارحمونا فى
غربتنا قد كان هذا المال الذى فى ايديكم
فى ايدينا فيرجعون منهم باكياً حزيناً شعر
ينادى كل واحد منهم بصوت حزين اللهم
قلهم من الرحمة كما قهونا من الدعاء
والصدقة ۛ

میرے گھر والو، اے میری اولاد، اے میرے رشتہ دار
ہم پر صدقہ کر کے مہربانی کرو، ہمیں یاد رکھو ہمیں
بھول نہ جاؤ، ہماری غربت پر رحم کرو، یہ مال جو
تمہارے ہاتھوں میں ہے یہ کبھی ہمارے پاس
بھی تھا، پھر وہ غلگن روئے ہوئے واپس جاتے
ہیں، پھر ان میں سے ہر کوئی غلگن آواز سے کہتا
ہے اے اللہ! ان کو رحمت سے اسی طرح دور
فرما جس طرح انہوں نے ہمیں دعا و صدقہ سے
مالکس کیا ہے۔ (ت)

اشباہ والنظائر احکام جمہ میں سطور ہے، وہ یہ مجتمع الاسرار و آخر یعنی جمعہ کے دن رؤس اکمل ہوتی
ہیں۔ روضۃ الریاضین میں ہے،

مذہب اہل السنۃ ان اردو حوالہ موفی فی
بعض الاوقات من علیین وحقین یا قون الی
اجسادہم فی قبورہم عند ما یرید اللہ
تعالیٰ خصوصاً فی لیلة الجمعة و یومہا
و یجلسون و یتحدثون ۛ

اہل السنۃ کا یہ سبب یہ ہے اموات کی ارواح جب
اللہ تعالیٰ چاہتا ہے علیین اور حقین سے اپنے
اجسام کی طرف آتی ہیں خصوصاً جمعہ کی رات، دن
میں آپس میں میٹھ کر گفتگو کرتی ہیں۔ (ت)

بکثرت تطویل اس قدر ہی روایات پر بس اور نہ اور بھی کتب معتبرہ خزائن الروایات اور عوارف المعارف
اور تذکرۃ المرثی مصنف قاضی شہار اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے اردو ارجح موفی کا اوقات متبرکہ میں اپنے
گھروں کو آنا ثابت ہے، چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ عزیزی
ترجمہ سرور عزیزی میں فرماتے ہیں،

”مردے اوقات متبرکہ میں مثلاً شب جمعہ اور شب قدر میں اپنے اہل عزیزوں کے پاس گزرتے

ۛ دستور القضاۃ صدر الدین رشید تیریزی

ۛ الاشباہ والنظائر باب احکام الجمعہ

ۛ روضۃ الریاضین

ادارۃ القرآن کراچی ۲۳۹/۲

ہیں کہ وہ عزیزانِ اموات کو یاد کرتے ہیں قدرِ ضرورت یا

جناب آپ کی عبارت بالا دیکھئے اور ان سب روایات کے غور کرنے سے عوامِ اناس نہایت متنبہ
 اوہام اور مشکوک ہیں، اب سوال یہ ہے کہ آپ کے اقوال قابلِ تسلیم یا یہ جملہ روایات منقولہ اور کتب
 حوالہ جات روایات منقولہ کو کیا تصدیق جائے، آیا یہ سب کتب ایسی ایسی ہیں جن کی عالمِ سند نہیں رکھتے
 یا یہ کہ بھروسہ کی ہیں، اور مصنفین کتب مذکورہ کے اقوال قابلِ ماننے کے ہیں یا نہیں، مفیدِ آخرت میں جو کچھ
 تحقیق کیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں، یا یہ کہ وہی درست ہے جو جناب کی کتاب زشتی زیور وغیرہ میں لکھا ہے
 عند اللہ برائسی ڈاک جواب با صواب بنظر انصاف مستفید فرمائیے تاکہ خاطر جمع ہوں اللہ آپ کو اس کی
 جزائے خیر دے گا، جواب کے واسطے کلٹ مرسل ہے۔ ۵ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ

(پہلے خط کا جواب از طرف تھانوی)

السلام علیکم اگر تقدیر پر اکتفا ہے تو جو شخص آپ کے نزدیک قابلِ اعتماد ہو اس کا اتباع کیجئے اور
 اگر تحقیق کا شوق ہے تو یہ خط لے کر تشریف لے آئیے بشرطیکہ کچھ علوم و فنیہ سے مناسبت بھی ہو۔
 (دوسرا خط بنام تھانوی)

جناب تھانوی صاحب! السلام علیکم، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آنا اپنے گھروں
 کو ارداج موتی کا اوقاتِ متبرکہ مثلِ شبِ جمعہ وغیرہ میں احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے، جیسا کہ اشعۃ اللمعات
 میں ہے،

در بعض روایات آورده است کہ ارداج میت بعض روایات میں منقول ہے کہ جمعہ کی رات میت
 می آید خانہ تخرہ را شبِ جمعہ پس نظری کنند کہ کی رُوح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس
 تصدق سے کنند از دے یا نہ بلکہ کی طرف سے حدیث کیا گیا ہے یا نہ۔ (ت)

اور نیز اکثر کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت فقہ و حدیث و تفاسیر مثلاً وقایح الاخبار، درر الحسان
 دستور القضاء، فتاویٰ نسفیہ، اشباہ و النظائر، روضۃ الریاضین، خزائنہ الروایات، عوارف المعارف،
 تذکرۃ الموتی، فتاویٰ عزیزی و تفسیر عزیزی میں ارداج کا آنا مسطور، لیکن جناب کی زشتی زیور کے
 حصہ چہ میں ارداج موتی کا اوقاتِ متبرکہ میں اپنے گھروں میں نہ آنا اس شد و دہ کے ساتھ مذکور کہ اگر

سہ سرور عزیزی ترجمہ فتاویٰ عزیزی

سہ اشعۃ اللمعات باب زیارۃ القبور مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱۴/۱

ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا، تو سوال یہ ہے کہ یہ لکھنا جناب کا کس صورت پر معمول کیا جاوے، کیا سب کتابیں مذکور الصدور جن سے ارجح کا آنا ثابت، ایسی ویسی ہیں اور اگر نہیں تو ان کتابوں کو ایسی ویسی سمجھنے والے کے حق میں شرعاً شریعت کا کیا حکم ہے؟ عذراۃً غریبہ مگر جواب حق سے معذرت اور دستخط کے درپے نہ کریئے گا۔ ۳۴ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ

(دوسرے خط کا جواب از طرف تھانوی) :

وعلیکم السلام، چونکہ انداز عبارت سے مقصود اعتراض معلوم ہوتا ہے اور جس پر اعتراض کرنا مقصود ہو اس سے استفسار کرنا مناسب ہے اس لئے جواب نہیں دیا گیا کیونکہ مقصود استفسار سے دوسرا ہوتا ہے یعنی طلب حکم اعلیٰ اور ان دونوں غرضوں سے منافات معلوم۔

(تیسرا خط بنام تھانوی) :

جناب السلام علیکم، افسوس مسئلہ حل طلب جناب کو دوبارہ لکھا لیکن جواب جواب باوجودیکہ فقیر کو نہ اعتراض مرغوب نہ کوئی مناظرہ محبوب بلکہ اظہار حق مطلوب، کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت جن کے اسمائے طیبہ کچھ خطوں میں بالقدح ذکر ہے، جہاں ایسی ویسی ہیں تو ان کو ایسی ویسی سمجھنے والے کی نسبت جو حکم شرعاً ہو اس کے ٹکٹے میں آپ کو کیا تا مل ہے، ہاں البتہ آپ کے اس لفظ ایسی ویسی کے ٹکٹے میں شامل ضرور ہوتی ہیں شاید جس کی وجہ سے اظہار حق میں کچھ دریغ ہے، اگر ہر تعاضاۃً بشریت جناب سے کوئی سہو و غلط اس کلمہ ایسی ویسی کے ٹکٹے میں مندر ہے تو آگاہیت پر ان کلمات کی واپسی میں کیا عذر ہے اور اگر خاص کوئی تاویل ہے تو اس سے عذراۃً مع دستخط دھر کے برائسی ڈاک صاف طور سے عوام کو مطلع فرما دیجئے گا بلحاظ اس کے تاکہ ظن قائم کریں اگر آپ نے صاف صاف جواب جواب بھی نہ دیا تو پھر مجبوراً یہی مقصور ہو گا کہ آپ کو کتبہ معلوم سے انحراف ہے، اس پر پھر جو حکم شریعی ہو گا علماء اہل سنت و جماعت سے استغناء لے کر بذریعہ اشتہار مشہر کر دیا جائے گا۔ ۹ فروری ۱۹۱۹ء

(تیسرے خط کا جواب از طرف تھانوی) :

انسلام علیکم، مجھ کو جو کچھ عرض کرنا تھا کر چکا، فقط۔

جناب من! تینوں خط اس جواب ان کے پیش خدمت میں بعد از مدہ غفنی نہ رہے گا کہ مولوی صاحب نے اصل جواب کے مینے میں کسی قدر ایچ پیچ لگائے ہیں، اور جو مقصود سوال تھا ان کے جوابات میں وہ قطعی مفقود، اب سوال یہ ہے کہ اس عبارت دشمنی زیور سے کہ جس میں لکھا ہے "ارجح مرقی کا ادعا ثابت مبرکہ میں اپنے گھروں کو آنا اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا"

اس سے اور نیز خطوط مذکورہ کے جوابات سے یہ امر ثابت ہے یا نہیں کہ مولوی صاحب کو جملہ احادیث و روایات، کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت جن میں ارجح کائنات ثابت ایسی ویسی تسلیم اور جو شخص ان سب احادیث و روایات کو ایسی ویسی کہے اس کی نسبت شرع شریف میں کیا حکم ہے؟

الجواب

تتو فی نے حفظ الایمان میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین کی اور شدید گالیاں دیں جس پر علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق اس پر حکم کفر دیا اور صاف فرما دیا کہ :
من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر^۱ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔

اس کے بعد اس کی ایسی ویسی باتوں پر کیا انتقادات اور کتب دنیہ کی توہین کی کیا شکایت، صاعلی مسئلہ بعد الخطاء (خطا کے بعد اس کی مثل مجھ پر نہیں - ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشتمل ۳ ازاد، آر، ریٹوے ٹیلیگراف ٹریننگ اسکول مرسلہ سیدہ اعجاز احمد صاحبہ پیش ماٹر ۲۰ رمضان ۱۳۳۷ھ

میرے تاجدار آقا، حضور کے سلبیہ رحمت میں حق سبحانہ و تعالیٰ اس کمینہ کو امان عطا فرمائے
ایک صاحب کہتے ہیں جس کا ما حاصل یہ کہ اعمال صالحہ کرنے سے کبھی کبھی جنت میں جائے گا اگرچہ کس نہی یا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے، اس پر یہ آیت پیش کرتا ہے پارہ
لا یحب اللہ سورہ مائدہ ۵۴

ان الذین آمنوا والذین ہادوا والنصارى والنصارى من امن بالله والیوم الآخر وعمل صالحا فلا خوف علیہم ولا هم یحزنون^۲
اس میں کچھ شک نہیں جو کوئی مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ ان میں سے جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاوے اور نیک عمل بھی کرے تو قیامت کے دن ایسے لوگوں پر نہ کسی

قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ آزرہ خاطر رہیں گے۔

گویا کہ نصاریٰ یہودی وغیرہ اگر اللہ و روز آخرت پر ایمان لادیں اور نیک عمل کریں اگرچہ حضور صلی اللہ

تعالیٰ عید و سلم پر ایمان نہ لادیں تب بھی جنت کے مستحق ہیں، میں نے اس شخص کو اھنوا باللہ ورسوله (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ ت) اور نیز بعد کی آیت پڑھ کر بتایا کہ اول ایمان و عقیدہ ہے بعد کو اعمال صالحہ، اگر عقائد غلط نہ ہوں تو اعمال کے مجبوروں کی غلطیوں میں نہیں لاکر اعمال صالحہ کرے جنت کا مستحق نہیں اس کے جواب میں وہ یہ آیت پیش کرتا ہے حضور سے گزارش ہے کہ فوراً ہی اس کا زور اور اس کی آیت کے واضح معنی نیز بغیر مسلمان ہونے لاکر اعمال صالحہ کرے کسی طرح جنت کا مستحق نہیں سکا ثبوت کلامی کی یا سے ہو، ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے، گویا اس شخص کا حاصل یہ کہ جو شخص مشرک نہیں اگرچہ کسی نبی پر ایمان نہ لائے اس کو اعمال صالحہ اس کے کام آویں گے یعنی وہ جنت کا مستحق ہے اور نہ کلام سے ثبوت مانگتا ہے۔

الجواب

اللہ عز وجل اپنے غضب سے بچائے اور شیطان لعین کے دھوکوں سے پناہ دے۔ قرآن عظیم اول تا آخر انبیاء پر مٹونا اور حضور پر نور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والسلام پر خصوصاً ایمان لانے کا حکم دے رہا ہے، ان کی تکذیب کرنے والوں پر لعنت و عذاب اتارا رہا ہے، اور یہ کہ دین صرف دین اسلام ہے اور یہ کہ کافر کا کوئی عمل صالح نہیں سب باطل و ناکام ہے، جسے دن کو آفتاب نظر نہ آئے وہ اپنی آنکھوں کو روئے، ہم صہ با آیات کریمہ سے بعض کی تلاوت سے شرف لیں گے نہ اس لئے کہ جو دیدہ و دانستہ اندھا بنا ہو اس کی آنکھیں کھلیں اس کی قیامت کے دن بھی پٹ ہی ہوں گی۔

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَيْنًا وَجُوهٌ هُمْ كَسِبُوا
وَبِكُلِّ وَجْهٍ لَّيْسَ لَهُ خَلْقٌ مِّمَّنْ لَعِنَ اللَّهُ فِئْتَيْنِ
اِنَّ اِيَّاهُنَّ يَرْجِعْنَ لَعْنَتُهُمْ اِنَّهُنَّ كُنَّ هُنَّ
اِنَّ اِيَّاهُنَّ يَرْجِعْنَ لَعْنَتُهُمْ اِنَّهُنَّ كُنَّ هُنَّ

بلکہ اس لئے کہ کوئی جاہل سا جاہل مسلمان کسی ملعون کے دھوکے میں نہ آجائے۔
آیت ۱ سب سے پہلے ہی آیت جو اس کے فہم نے اپنے ثبوت میں پیش کی یہی اس کے زعم پر لعنت برسا رہی ہے، اس میں اللہ پر ایمان لانا تو شرط نجات فرمایا ہے، اس قدر تو وہ شخص بھی جانتا ہے مگر اللہ پر ایمان ہوتا تو اللہ پر ایمان کے معنی جانتا، اللہ پر ایمان یہ نہیں کہ لفظ اللہ مان لیا بلکہ ایمان تصدیق کا نام ہے، جو اللہ عز وجل کے ہر کلام کی تصدیق قطعی ہے دلی سے کرتا ہو وہ اللہ عز وجل پر ایمان رکھتا ہے اور جو اس کے کسی کلام میں شبہہ بھی لائے اسے ہرگز اللہ پر ایمان نہیں کہ اس کی سب باتوں کی تصدیق نہیں کرتا، اب کلام اللہ کو دیکھئے روشن تصریحوں سے انبیاء کے کرام و حضور سید الانام

علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کا بیان ہے، ازاں بعد محمد رسول اللہ ﷺ
 محمد اللہ کے رسول ہیں۔ یسٰۃ والقرآن الحکیم ۵ امک لعمی المرسلیٰ اے سردار مجھے حکمت والے
 قرآن کی قسم بیشک تم رسولوں سے ہو، واللہ یعلم انک لمرسولہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم اس
 کے رسول ہو۔ یوہی نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و یونس و یعقوب و ادیس و ایاس و لوط و یونس و
 اسمعیل و اسمٰعی و داؤد و سلیمان و زکریا و یحییٰ و ہود و شعیب و صالح و غیر ہم انبیاء علیہم الصلوٰۃ و
 الثناء کی نسبت، تو جو ان میں کسی کی نبوت میں شک کرے اللہ تعالیٰ کی تصدیق نہیں کرتا تو ہرگز ہرگز
 اللہ ہی پر ایمان نہیں رکھتا کسی طرح اس آیت کے حکم میں نہیں آسکتا، اصل یہ ہے کہ ایمان باللہ میں جملہ
 ضروریات دین پر ایمان داخل ہے کہ ان میں سے کسی بات کی تکذیب رب کی تکذیب ہے اور رب کی تکذیب
 رب کے ساتھ کفر ہے، پھر رب پر ایمان کہاں، یوم آخر بھی انہیں میں داخل ہے جسے جہنم کا نشان ہونے
 کے سبب نبی ذکر فرمایا، جس طرح آیت کریمہ:

وَالَّذِينَ يُوْثِقُونَ مَّا اُنْزِلَ اَيْلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْحَقِّ هُمْ يُوقَفُونَ ۝
 اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری
 طرف اترا اور جو سے پہلے اترا اور آخرت پر
 یقین رکھیں (ت)

میں اسے تین بار ذکر فرمایا کہ وہ جو قرآن عظیم پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے پہلی کتابوں پر بھی اور آخرت
 کا یقین رکھتے ہیں، آخرت پر ایمان قرآن عظیم پر ایمان میں آگیا پھر اگلی کتابوں پر ایمان میں آیا کہ سب میں
 اس کا ذکر ہے، تیسری بار اسے پھر نبی ذکر فرمایا یوہی یہاں ولذا جاہل صرافت ایمان باللہ و عمل صالح پر
 ایسے وعدے فرمائے یوم آخر کا ذکر نہ فرمایا شفاء سورۃ طلاق میں،

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ
 جنت تجری من تحتہا الانھار جلدیت
 فیہا اعداۃ احسن اللہ لہ سرزقا ۵
 جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک کام کرے اللہ انہیں
 جنتوں میں لے جائے گا جس کے نیچے نہریں
 جاری ہیں ہمیشہ ان میں رہیں بیشک اللہ نے ان
 کے لئے اپنا رزق کھا ہے۔ (ت)

اسی طرح سورہ تغابن میں بالجملہ ایمان باقرہ میں سب ضروریات کتابی، رسولوں، فرشتوں، قیامت وغیرہ پر ایمان لانا داخل ہے، قرآنیت کو یہ کہہ کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان یہود، نصرانی، صابئی کوئی بھی ہو جو تمام ضروریات دین پر اسلام لائے (قرآن عظیم کو کلام اللہ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا رسول اللہ اور خاتم النبیین مانے) کہ سب ضروریات دین اس میں آگئے جب تک وہ کوئی قول یا فعل منافی تصدیق نہ کرے، اور نیک کام کہے (یعنی شریعت مطہرہ محمدیہ کے مطابق کیونکہ ان کو خاتم النبیین مان چکا تو جو کام ان کی شریعت کے خلاف ہے فسوخ یا مردود ہے) اس پر کچھ خوف و غم نہیں، خلاصہ یہ کہ نعمت کچھ انھیں اشتیاق مسلمان کے لئے ہی حرم نہیں بلکہ کوئی بھی جو کسی بھی مذہب و ملت کا ہو جو اسلامی عقیدے مانے اور شریعت محمدی پر چلے اس پر کچھ خوف و غم نہیں تو آیہ کریمہ اس آیت کی تفسیر ہے کہ:

فان آمنوا بمثل ما انتم به فقد اهتدوا۔۔۔ اسے مسلمانو! اگر یہود و نصاریٰ بھی ان تمام باتوں پر ایمان لے آئیں جو تمہارا ایمان ہے تو وہ بھی ہدایت پا جائیں گے۔
یہی مطلب اس آیت کا ہے، منکر سوچے کہ اب اس کا باطل شبہہ کہہ گیا، مسلمان دیکھیں کہ جو آیت اس کا رد ہے اسی کو اپنی منہ پایا، یہ اگر تعصب ہیں تو انہیں لعین کا کیسا سخت دھوکا ہے و انعیب و باللہ رب العالمین۔

آیت ۲ ایک سخت چالاک کی جگہ کلام اللہ میں تحریف کے قبیل سے ہے اس آیت کو دکھانا اور اس سے متصل اوپر کی آیت کا چھپانا جو مطلب صاف فرما رہی ہے وہ آیہ کریمہ یہ ہے:

قل یا ہل الکشب لمستم علی شیء حق فقیموا
انثورة والاعجیل و ما انزل الیکو من
م بک و لیزیدن کثیرا منهم ما انزل
ایک من ربک طغیاناً و کفر فلا تأمن
علی لغو الکافرین لک

اے محبوب! ان یہود و نصاریٰ سے فرما دو کہ اے کتاب والو! تم نے بے باطل پر جو جہت تک تورات انجیل اور جو کچھ تمہارے رب سے تمہاری طرف اترا تھا اسے قائم نہ کرو، اور اے محبوب! بیشک ان میں بہتوں کو اس قرآن سے کسر کشی اور کفر بڑھے گا تو تم ان کافروں کا قہم نہ کھاؤ۔

قرآن عظیم فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ جب تک تورات و انجیل کو قائم نہ کریں نہ بے باطل پر ہیں اور

قرآن سے سرکشی کے کافر جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمانے اس کا قرآن عظیم سے سرکشی کرنا تو ظاہر و واضح اور اس نے قریت و انجیل بھی قائم نہ کی کہ ان میں ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارتیں تھیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي
يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ
وَالْإِنْجِيلِ يَهْدِيهِ

میں اپنی رحمت ان کیلئے لکھوں گا جو پروی کریں گے
رسول نبی امی کی جسے اپنے پاس لکھا ہوا پائیں گے
قریت و انجیل میں۔

اور فرماتا ہے،

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى
الْكُفْرِ أَوْ أَوْسَدُ مِنْهُمْ بَشَرًا (الْحَقُّ قَوْلُهُ تَعَالَى) ذَلِكَ
مُتَّبِعُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَهْدِيهِ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں
پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل (القولہ تعالیٰ)
ان کا یہ وصف قریت میں ہے اور ان کی شناخت ہے،
انجیل میں۔ (ت)

اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے،

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ
أَحْمَدٌ

میں بشارت دینا آیا ہوں ان رسول کی جن کا نام پاک
احمد ہے۔

تو جس نے احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمانا اس نے قریت و انجیل قائم نہ کی بلکہ چھینک دی اور قرآن عظیم
سے سرکش ہوا، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کافر ہے پھر ایمان میں کیونکر شامل ہو سکتا ہے، انصاف و انصاف
کے لئے خود وہی آیت کہ منکر نے پڑھی اور برابر کی آیت کہ اس نے چھڑ دی، کفایت کرتی ہیں صد ہا میں سے
تیر کا دو چار اور سنی لیجئے۔

آیت ۴ آید کریم الدین یقینون الرسول النبی الامی میں حضور کے اوصاف کو یاد کر کے
فرماتا ہے،

۱۵۷/۷	۱	۱	۱
۲۹/۴۸	۲	۲	۲
۶/۶۱	۳	۳	۳
۱۵۷/۷	۴	۴	۴

قالین امنوا به عزمرده ونصردا واتبعوا
النور انذی امرل معہ اولیک هم
المقدحون ۱۱

تو جو اس نبی اُمتی پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم
کردی اور اس نور کے پیرو ہوئے جو اس کے
ساتھ اتارا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

ثابت ہو اگر جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور ان کی تعظیم نہ کرے
ہرگز فلاح نہ پائے گا اگرچہ اپنے زلم میں کیسے ہی نیک عمل رکھتا ہو
آیت ۱۲، اس کے متصل فرماتا ہے،

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیع
الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ
الا هو یحیی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ
النبی الامی الذی نوہی باللہ وکلمتہ و
اتبعوا لعلکم تتقون ۱۲

اے محبوب! تم فرمادو کہ اے لوگو! میں تمام آدمیوں
کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ کہ زمین و آسمان
میں اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی سچا
عبود نہیں وہی بلائے اور مارے، تو ایمان لاؤ
اللہ اور اس کے رسول نبی اُمتی پر کہ اللہ اور اس

کے کلاموں پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پیروی کرو نہ تمہیں ہدایت ہو۔

معلوم ہوا کہ ہدایت تو نبی اُمتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے پر موقوف ہے جو ان کو نہ ماننے سے ہدایت
نہیں اور جب ہدایت نہیں ایمان کہاں، تو من امن باللہ والیومہ الآخر (جو کوئی پیچے دل سے اللہ
اور قیامت پر ایمان دے۔ ت) میں کیونکر آسکتا ہے۔

آیت ۱۳، ان الذین یکفرون باللہ ورسولہ
ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسولہ و
یقولون نوہن بعض و تکفر ببعض و
یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا
اولیک هم الکفرون حقا و اعتدنا للکفرین
عذابا مہینا ۱۳ والذین امنوا باللہ و

جیشک جو انکار کرتے ہیں اور اللہ اس کے رسولوں
کا اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں
جُدائی ڈال دیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائیں گے
اور کسی کے منکر ہوں گے اور چاہتے ہیں کہ سب پر
ایمان اور سب سے کفر کے بیچ میں کوئی راستہ
نکالیں ہی پس پتے کافر ہیں اور ہم نے کافروں

۱۵۷/۷ سورۃ القرآن الکریم

۱۵۸/۷ " ۱۵

۱۵۹/۵ " ۱۶

وسمه ولم یفرقوا بین احد منهم اولئک سوف یتوبہم حورہم وکان اللہ غفوراً
 کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو
 اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے
 اور ان میں کسی کے انکار اور باقی پر ایمان سے

ان میں جدائی نہ ڈالی عنقریب اللہ ان کو ان کے ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
 اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان میں جدائی ڈالنے والا پتکا
 کافر ہے، اور یہ کہ جو ان سب کو مانے اور ایک ہی کا منکر ہو وہ اللہ اور سب رسولوں کا منکر اور
 ویسا ہی پتکا کھٹکا کافر ہے، یہ نہیں کہ جو سب کو مانیں وہ مسلمان اور جو سب سے منکر وہ کافر، اور
 یہ جو بعض کو مانتے اور بعض کے منکر ہیں کچھ اور جوں، نہیں نہیں یہ بھی کل کے منکر کی طرح پڑے کافر ہیں
 بیچ میں کوئی اور راہ نکل ہی نہیں سکتی۔

بیشک اللہ کے نزدیک دین یہی اسلام ہے یہود و
 نصاریٰ نے دانستہ براہ کرکشی اس کا خلافت کیا
 وہ بد مذہبی تھے کافر بنوا جئے غم نہ ہوا اللہ ملہ
 حساب لینے والا ہے، اگر وہ تم سے جنگ کریں تو فرارو
 کریں اور میرے پیرو تو سب اللہ کے لئے اسلام
 لائے اور یہود و نصاریٰ و مشرکین سب سے کہو کیا
 تم مسلمان چوتے ہو، اگر اسلام لائیں تو راہ پا جائیں
 اور منہ پھیریں تم پر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ بندہ
 کو دیکھ رہا ہے۔

جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے وہ ہرگز
 قبول نہ فرمایا جائے گا اور اُسے آخرت میں خسارہ
 رہے گا۔

آیت ۶۱ ان المتین عند اللہ الاسلام
 وما اختلف الذین اتوا الکتاب الا من بعد
 ما جاءہم لعدم بعیا بینہم و من ہکثر
 بایت اللہ فان اللہ سریع الحساب و من
 حد جرت فقل اسلمت وجہی للہ و من
 اتبعن و قل للذین اتوا الکتاب والامیین
 واسلمتم وان اسلموا فقد اھتدوا وان
 تولوا فانما علیکم البلاغ واللہ بصیر
 بالعباد

آیت ۷۰ ومن یتبع غیر الاسلام ویسوا
 من یقبل عنہ وہو فی الآخرۃ من الخاسرین

۱۵۲ تا ۱۵۰/۳	سہ القرآن الکریم
۱۹-۲۰/۳	۲۰
۸۵/۳	۲۵

یہود و نصاریٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا
پہچانتے تھے جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور
ان میں ایک گروہ دانستہ حق کو چھپاتا ہے۔

آیت ۸ ، الذین اتینہم الکتاب یعرفونہ
کما یعرفون ابناءہم و ان ذلکما
منہم لیکتمون الحق و ہم یعلمون بہ

وہ جنہوں نے اپنی جان خسارہ میں ڈالی وہ ان پہچانے
ہوئے نبی پر ایمان نہیں لاتے۔

اور ساتویں پارہ میں اس کے بعد یوں فرمایا ،
الذین خسروا انفسہم فہم لایؤمنون بہ

اس سے پہلے اس نبی کے دیہلے سے کافروں پر
فتح مانگتے تھے جب وہ جانا پہچانا تشریف لایا اس
سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی عنایت کافروں پر۔

اور پہلے پارے میں صاف ترارشاد ہوا ،
وکانوا من قبل یتستفتحون علی الذین
کفروا فلما جاءہم ما عرفوا کفروا بہ
فلعلنا اللہ علی الکفارین

اور چونکہ انہوں نے کام کئے تھے ہم نے قصہ فرما کر
انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذائقے
کر دیا۔ (ت)

آیت ۹ ، وقد منا انی ما عملوا من
عمل فجعلنہ ہباء منثورا

ان سے فرمایا جائے گا کہ تم اپنے حصہ کی پاک چیرنی
اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے (ت)

اور فرماتا ہے ،
اذہبتم طیبتکم فی حیاتکم الدنیا

جس نے یہ سرود ایا آخرت اس کا کچھ حصہ
نہیں۔ (ت)

اور فرماتا ہے ،
مالہ فی الاخرۃ من خلاق

۱۲/۶	۱۳۹/۲
۲۳/۲۵	۸۹/۲
۱۰۲/۲	۲۰/۲۶

۱۳۹/۲	۱۲۹/۲
۸۹/۲	۸۹/۲
۲۰/۲۶	۲۰/۲۶

اور فرماتا ہے :

لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

اور فرماتا ہے :

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَعَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (ت)

بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حصرام کیا ہے (ت)

اور فرماتا ہے :

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَطَيِّبَاتٍ مِنَ الْمَرْحَقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے سب دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہی کی ہے۔ (ت)

اور فرماتا ہے :

مَنْ الذِّينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَسَرَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مَعَ كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝

اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھڑکا آیا آندھی کے دن میں ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا، یہی ہے دُور کی گمراہی۔ (ت)

ان ساتوں آیتوں کا حاصل ارشاد یہ ہے کہ کافر اگر کوئی بظاہر نیک کام مثل صدق وغیرہ کئے بھی تو اس کا بدلہ اسے دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں وہاں انھیں کچھ ہاتھ نہ آئے گا، جنت کا کھانا پینا کافروں کے لئے حرام ہے، پاکیزہ رزق اور زینت کے سامان آخرت میں خاص مسلمانوں کے لئے ہیں، کافروں کے اعمال کو اللہ تعالیٰ برباد کر کے ایسا کر دیتا ہے کہ جیسے روزی میں سے دھوپ آئے تو اس کے اندر ریزے سے اڑتے نظر آتے ہیں اور ہاتھ میں لو تو کچھ نہیں، کافروں کے اعمال کی یہ مثال ہے کہ سخت شدید آندھی کے دن میں کہیں کچھ راکھ پڑی ہو جسے آندھی کے جھونکے

اڑا لے گئے کہ اب وہ دُور سے بھی نہیں دکھائی دیتے کچھ ہاتھ آتا تو بڑی بات ہے۔
 نسأل الله العفو والعافية لمن لا تمنع قلوبنا
 ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا ہی سوال کرتے
 ہیں، اے ہمارے پروردگار! نہ ٹھیکرھا فرما ہمارے
 دلوں کو بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت سے
 نوازا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بلاشبہ
 تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا
 حلقہ وسیع و وسیعہ و آلہ و صحبہ اجمعین
 آمین، واللہ تعالیٰ اعلم۔
 نزول ہر تمام مخلوق سے افضل تمام رسولوں کے سربراہ اور ان کے آل و اصحاب سبھی پر۔ واللہ
 تعالیٰ اعلم (ت)

۳۲۶ مسئلہ
 ۲ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں،

(۱) اکثر دیہات میں جو قربانیاں ہوتی ہیں تو ان قربانیوں کے سر بہشتی کو دیتے ہیں اور کسی گاؤں میں یہ
 رسم ہے کہ حجام کو دیتے ہیں وہ لوگوں سے کہنا کہ علمائے دین سے کہیں حکم اس بات کا نہیں دیا
 اور نہ علمائے دین سے سنا گیا کہ قربانی کا سر بہشتی کو یا حجام کو دیا جائے، تو وہ لوگ قربانی کو کھنسنہ
 کہنے لگے کہ اگر یہ حق بہشتی کا نہ ہوتا تو ہمارے باپ دادا کیوں دیتے، کیا ان کے زمانے میں عالم
 نہ تھے، ہم باپ دادا کی رسم نہ چھوڑیں گے چاہے ہماری قربانی مقبول ہو یا نہ ہو، اس کو خدا ہی
 جانتا ہے۔

(۲) یہ کہ بہشتی کتا ہے کہ یہ حق ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے چل آتا ہے اور عالم
 خود اب تک دیتے چلے آ رہے ہیں، اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ دیتے تو علمائے دین کیوں قربانی کے
 سراپے دیتے، بلکہ کتا ہے کہ جو ہمارے حق کو بیٹے وہ عالم نہیں ہے، معاذ اللہ اب علمائے دین
 فرمادیں کہ یہ حق بہشتی وغیرہ کتا ہے یا نہیں، یا علمائے دین اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 پر بہتان باندھا گیا ہے!

(۳) یہ کہ جو لوگ قربانی کرتے ہیں یا کر چکے ہیں، اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ چاہے ہماری قربانی مقبول ہو یا نہ ہو
 ہم اپنے باپ دادا کا رسم نہیں چھوڑیں گے چاہے عالم کچھ بھی کہیں، تو ان کا یہ کتنا کیسا ہے؟ اور

احکام شرعی انکشاف کیا جائے اس میں اور اگر کوئی دوسرا مسلمان اس سے تعلقات پیدا کرے تو اس کے واسطے کیا حکم شرعی ہے؟

الجواب

جبکہ اس نے ترویج پرستش بت میں سہی کی اس پر لزوم کفر ہوا، اس کی عورت نکاح سے مکمل گئی، اس پر فرض ہے کہ علانیہ مسلمانوں کے سامنے توبہ کرے اور سب سے کفر پڑھے، مسلمان ہو اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کی ضرورت ہے، توبہ و تجدید اسلام سے پہلے جو لوگ اس حال سے واقف ہو کر اس سے میل جول رکھیں مستحبی سزا و عذاب ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۳۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب شریف ہیں اور ان کے برتاؤ برخلاف حکم خدا و رسول کے برتاؤ میں آتا ہے کہ دارمی منڈواتے ہیں، اور لوگ اگر ان سے کچھ کہتے ہیں کہ آپ کو دارمی منڈوانا غیر مناسب ہے تو لوگوں کو جواب فرماتے ہیں کہ میری طبیعت کا اختیار ہے اور میری طبیعت کا حکم ہے، ایسا شخص حلال کو حرام جانے اور حرام کو حلال جانے ان صاحب کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ اس کا جواب باصواب مع حدیث و فقہ کے مرقوم فرمادیں اللہ آپ کو اجر عظیم عطا فرمادے گا۔

الجواب

دارمی منڈوانا حرام ہے اور اس پر یہ جواب کہ میری طبیعت کا اختیار ہے گناہ پر اصرار اور سخت سزا کا سزاوار ہے، مگر اسے حرام کو حلال جانتا نہیں سمجھا جاتا اس لئے کہ میری طبیعت کا اختیار ہے اور میری طبیعت کا اختیار ہے بہت فرق ہے، دوم بھی تحلیل حرام میں حریج نہیں نہ کہ اول۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳۴ از فتح گنج غریبی مرسلہ حبیب شاہ دہلوی شاہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قصبہ فتح گنج غریبی میں آج واقع بروز شنبہ کو ایک پختہ اسلامی قائم کی گئی اور اس میں یہ بات پیش کی گئی کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس سے علیک سلیک اور میل اسلامی طریقہ پر ترک کر دیا جائے اور حقہ پانی اسلامی طریقہ پر بند کر دیا جائے، جب یہ مجمع ہوا اور مسلمان سب جمع ہو گئے تو پیش امام کہ جو نماز جمعہ و عیدین و پنجو قہ کا ہے اس کو بلایا گیا تو اس کا اس نے جواب دیا کہ مجھ کو اس سے کچھ تعلق نہیں آج تو میں نمازوں کا ہندوؤں کا تہوار ہے

وہاں پر مندر میں جاتا ہوں اور مسئلہ دھوکہ دہا کے لیے اس کی نجات سے کیا مطلب، تو جو شخص ایسے الفاظ کہے اور اس کے گرد اسلام میں کہ جہاں پر سوائے نماز کی پابندی کے اور کوئی انتظام کی ضرورت نہ تھی اس کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟ اور شرع شریف کا ایسے شخص پر کیا حکم ہے؟ جمعہ منقریب ہے جمعہ سے پیشتر یا جمعہ تک جواب مل جانا چاہئے۔

الجواب

اس شخص کے پیچھے نماز باطل محض ہے اس پر کفر لازم، اس کی عورت نکاح سے نکل گئی جب تک نئے سرے سے مسلمان نہ ہو اس سے سلام کلام بھی حرام ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیا معنی؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

- مسئلہ ۳۲۵ از شہر لکھنؤ محلہ گدھیا کمال جمال مسئلہ عابد حسین عباسی ۱۴ محرم ۱۳۳۹ھ
- (۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہنود کی خوشی کرنے کی خاطر اور اتفاق پیدا کرنے کی خاطر سے گائے کی قربانی یا روزمرہ کے لئے گائے کا ذبیحہ بند کرنا کیسا ہے، ہندوستان کی حالت ملاحظہ فرماتے ہوئے حکم شرع سے مطلع فرمائیے۔
- (۲) قوم ہنود کی ہمدردی گزشتہ و آئندہ کے صلہ میں اور باہمی اتحاد رکھنے کی غرض سے گائے کی قربانی ترک کر دینا شرعاً جائز ہے یا نہ؟
- (۳) فی الواقع اگر مولوی عبد الباری صاحب وغیرہ اس کے متعلق فتویٰ دے چکے ہیں اس پر عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟
- (۴) اور ایسے محرکین کی کمیٹی میں شرکت کرنا چاہئے یا نہ؟ اور اس کے محرک اور مرتکب عند اللہ ماجر و گنہ گار ہوں گے یا نہ؟
- (۵) گائے، بھیر، بکری یا اونٹ وغیرہ میں منجانب شریعت مختار ہونا اس کے کیا معنی ہیں؟
- میتنوا قسوجروا۔

الجواب

ہندوستان میں گائے کی قربانی جاری رکھنا واجب ہے اور خوشنودی ہنود کے لئے اس کا بند کرنا حرام، مولوی عبد الباری کے باپ مولانا عبد الوہاب صاحب مرحوم اور استاد مولوی عبد الحمید صاحب لکھنؤی کے فتوے اس بارے میں ہو چکے ہیں اور ہمارے رسالہ النفس الفکر میں کافی دوائی بیان ہے اور ہنود سے اتحاد عوام منہج کفر ہے جس کے نتائج طشت از یام ہیں، اس اتحاد کے مناسفہ و اسلے خود

ہے قرآن و حدیث کی تمام عمریت پرستی پر نثار کر دیتے ہیں خسرو الدنیا والہ الدین ذلک
 هو الخسران المبین والعیاذ باللہ سب العالمین (وہ دنیا و دین دونوں میں خسار سے
 میں ہے اور یہی واضح گمان ہے اور پناہ اللہ رب العالمین کی ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوٹ

جلد چار و دہم ختم ہوئی، عنوان کتاب السید جاری ہے
 پندرہویں جلد بھی ان شاء اللہ مسید پر مشتمل ہوگی۔